# نہج البلاغہ

اِس کتاب میں مشہور و معروف صحابی، خلیفہ چہارم، زوجِ فاطمۃ الزہرا، فاتح خیبر
اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ملفوظات کی مشہور و معروف کتاب

"نہج البلاغہ" سے منتخب

## سیرت، خطبات، خطوط، وصیتیں، نصیحتیں
## دعائیں، معاہدات و حلف، کرامات اور اقوال
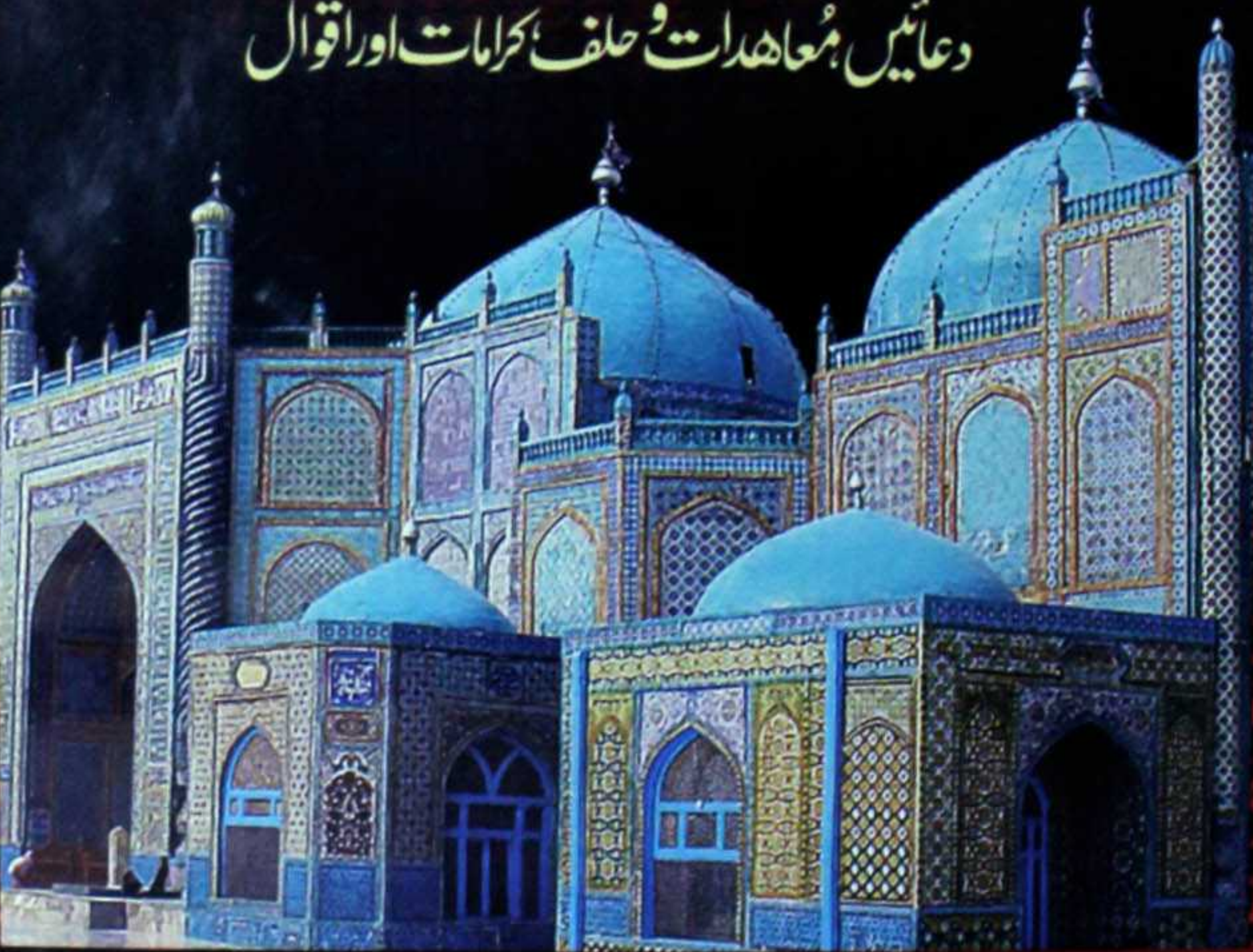

مقرر
امیر المومنین ابو الحسن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ترجمہ
مفتی محمد وسیم اکرم القادری

ترتیب و تشکیل
محمد الیاس عادل

بیت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تصویر۔

اس کنویں کی تصویر جس سے اکثر حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی استعمال فرمایا کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چاقو کی تصویر، جو عراق کے عجائب گھر میں موجود ہے۔
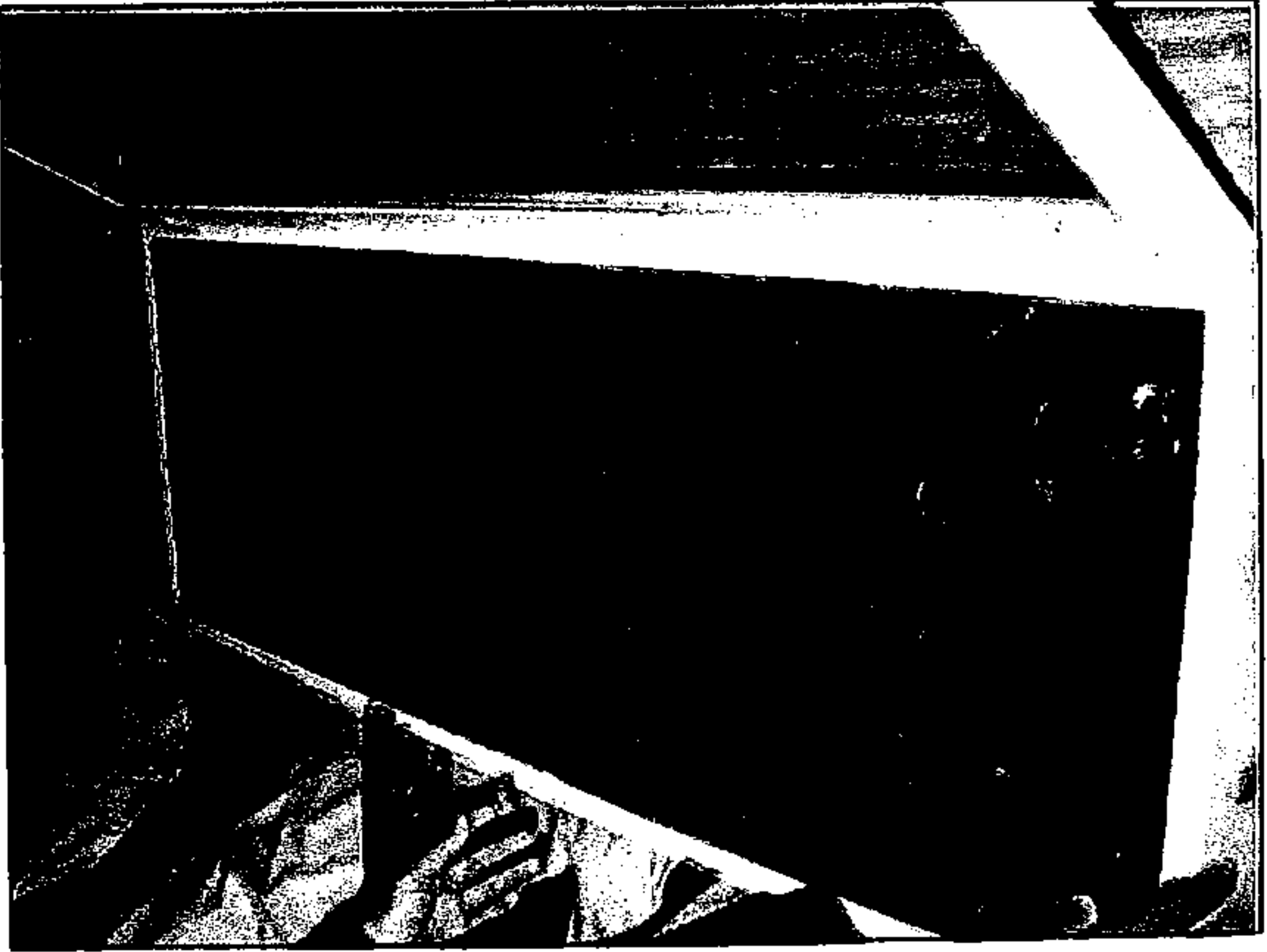
اکثر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے استعمال میں رہنے والی تلوار۔

تین ٹن سے زیادہ وزنی پتھر کی تصویر جو ایک ایک پہاڑی سے گرا
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ایک ہاتھ سے روک لیا۔
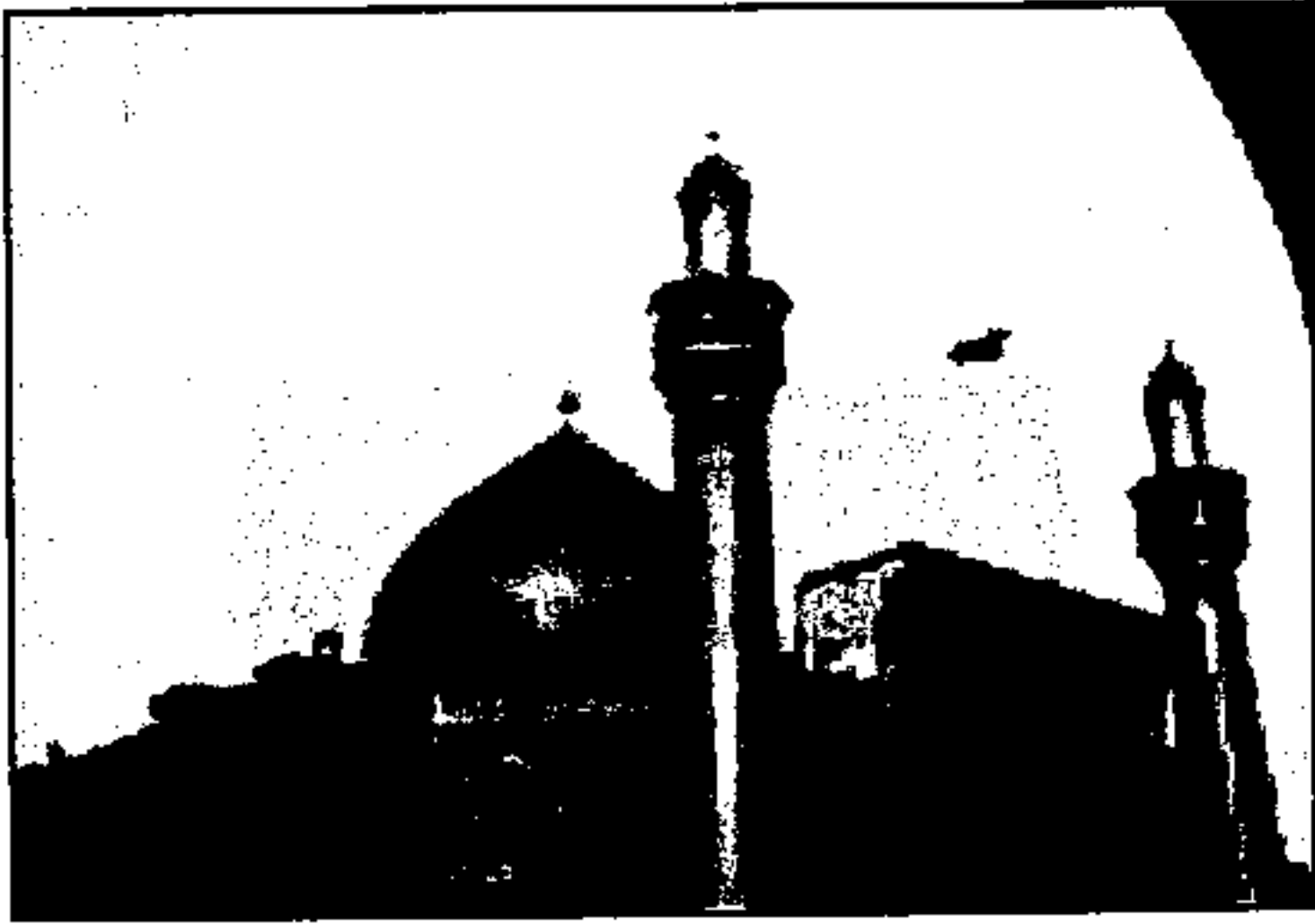
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کی تصویر۔
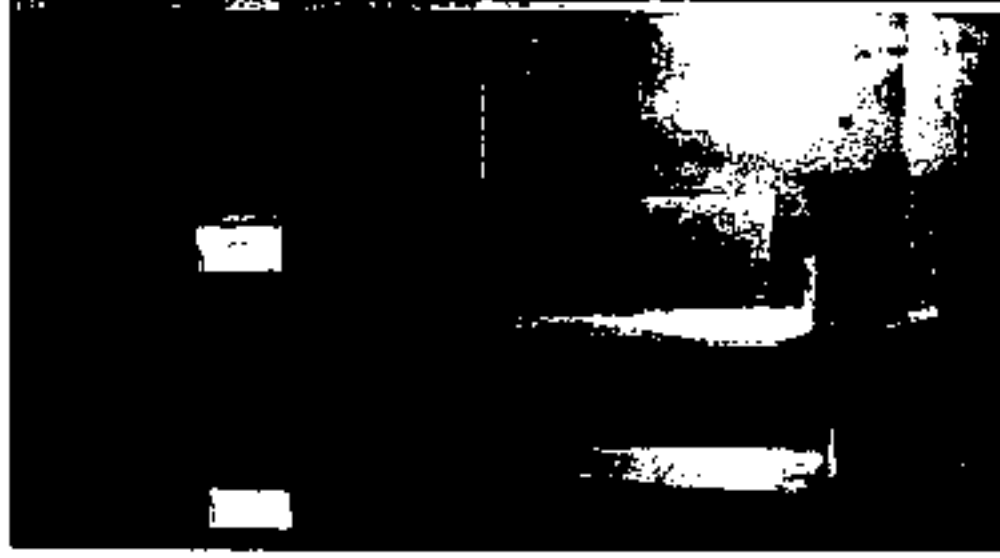
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے استعمال میں رہنے والی مختلف تلواریں۔

مزار علی رضی اللہ عنہ کے ایک دروازے کی تصویر۔
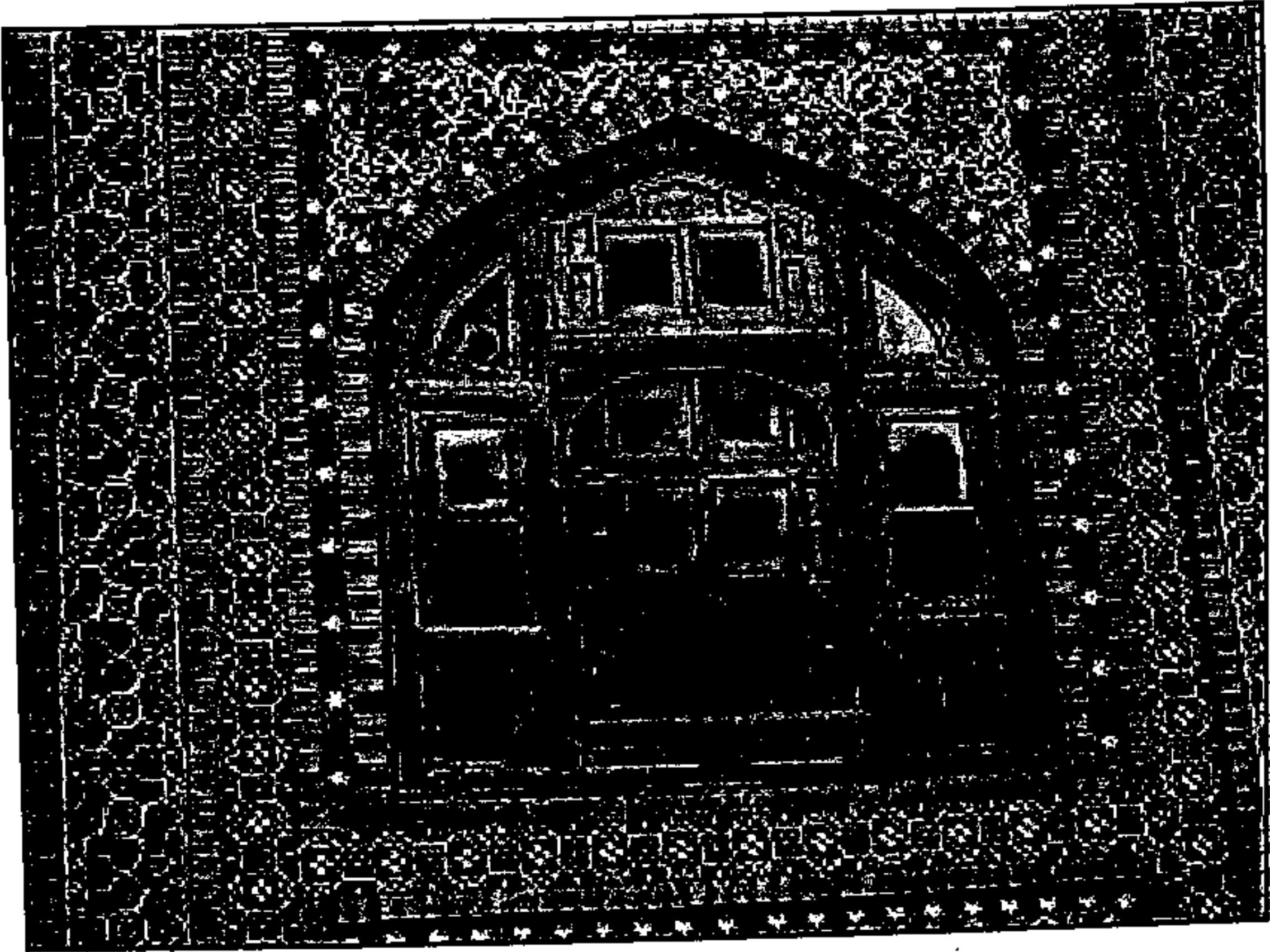
مزار علی رضی اللہ عنہ کی ایک کھڑکی کی تصویر۔
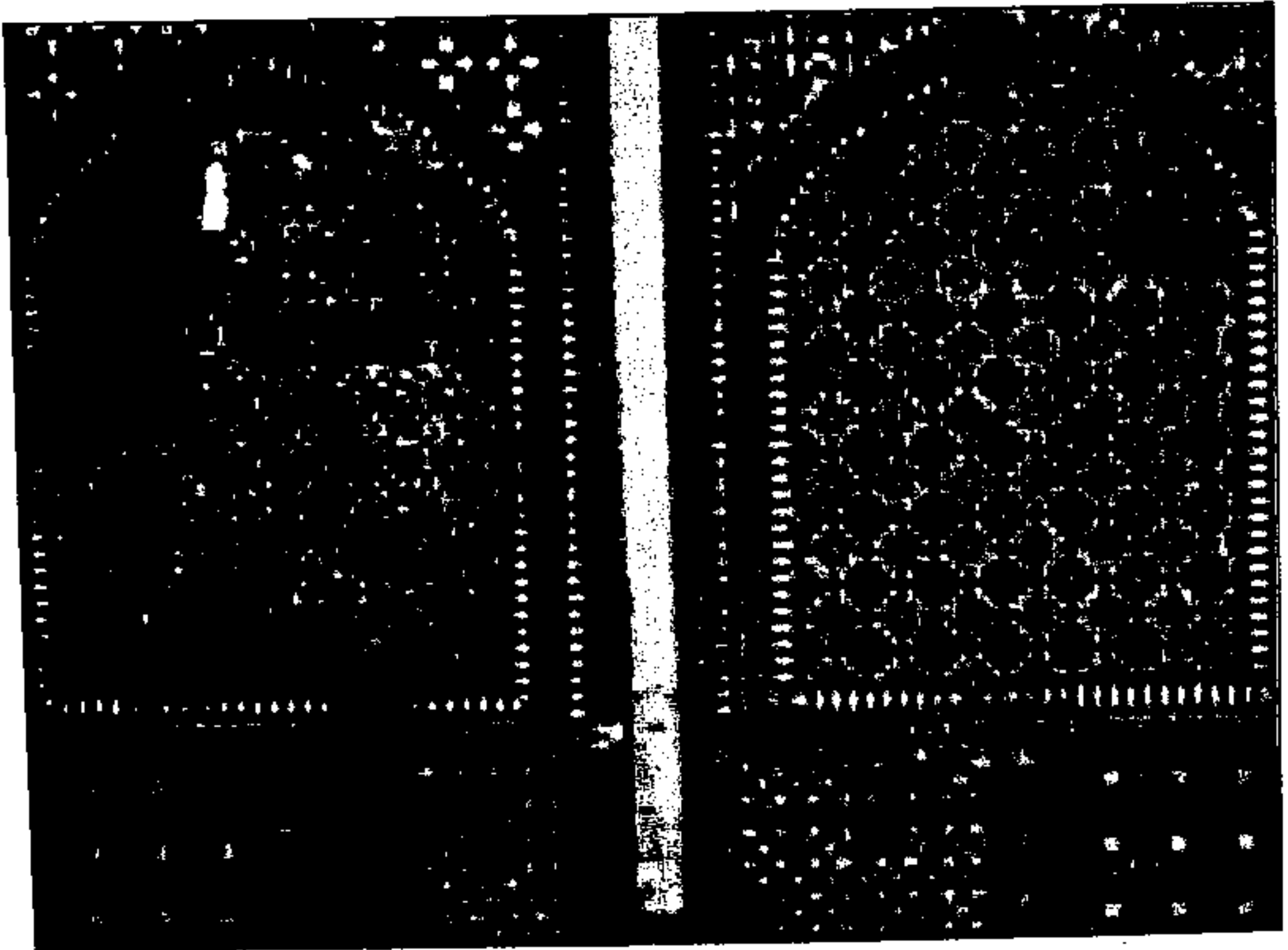
مزار مبارک کی جالی جس کے سوراخوں سے قبر انور کو دیکھا جاتا ہے۔

عربی اور اُردو

# نہج البلاغہ

جدید

اِس کتاب میں مشہور و معروف صحابی، خلیفہ چہارم، زوجِ فاطمۃ الزہرا، فاتح خیبر اسد اللہ الغالب سیّدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ملفوظات کی مشہور و معروف کتاب

"نہج البلاغہ" سے منتخب

## سیرت، خُطبات، خُطوط، وصیّتیں، نصیحتیں

## دعائیں، مُعاہدات و حلف، کرامات اور اقوال

مقرّر

**امیر المومنین ابوالحسن سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ**

ترجمہ

**مفتی محمد وسیم اکرم القادری**

ترتیب و تشکیل

**محمد الیاس عادل**

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ، اردو بازار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
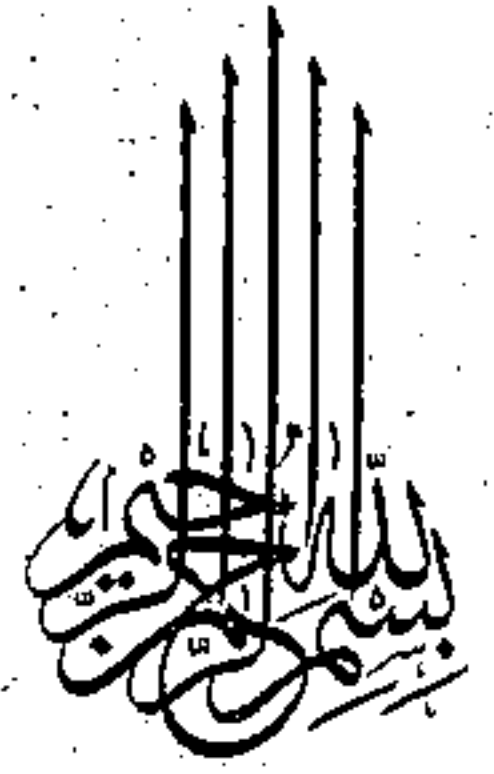
اللہ کے نام شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔




| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | ...... ...... | نہج البلاغہ (مترجم) |
| ترجمہ | ...... ...... | مفتی محمد وسیم اکرم القادری |
| ترتیب وتشکیل | ...... ...... | محمد الیاس عادل |
| ناشر | ...... ...... | مشتاق احمد |
| اہتمام | ...... ...... | سلمان منیر |
| عربی پروف ریڈنگ | ...... ...... | قاری بشیر احمد (سمبڑیال) |
| | | حافظ برکت علی (رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف) |
| اُردو پروف ریڈنگ | ...... ...... | ارسلان احمد |
| ٹائٹل ڈیزائن | ...... ...... | عاطف بٹ |
| سیٹنگ | ...... ...... | گل گرافکس |
| پرنٹرز | ...... ...... | آر۔آر۔پرنٹرز، لاہور |
| قیمت | ...... ...... | روپے |




## استدعاء

ادارہ مشتاق بک کارنر کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف یا مترجم کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ (ناشر)

# انتساب

امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کے بیٹوں

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

کے نام

جن کی نرمی و لطافت

مشہور و معروف ہے

# فہرست

| عنوان | صفحہ |
|---|---|

# سیرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

# مقدمۃ الکتاب
(از مترجم)

## باب نمبر 1:

# سیرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

## تعارف:

خلیفہ چہارم خلیفہ برحق وزوج بتول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ لقب اسد اللہ وحیدر ومرتضٰی ہے۔ نام گرامی علی ہے۔ آپ حضور اقدس ﷺ کے چچا ابوطالب کے فرزند ہیں۔ عام الفیل کے تیس برس بعد جب کہ حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک تیس برس تھی جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ آپ نجیب الطرفین ہاشمی تھے۔ آپ نے اپنے بچپن ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور حضور اکرم ﷺ کے زیر تربیت ہر وقت آپ ﷺ کی امداد ونصرت میں لگے رہتے تھے آپ مہاجرین اوّلین اور عشرہ مبشرہ میں اپنے بعض خصوصی درجات کے لحاظ سے بہت زیادہ ممتاز تھے۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد انصار و مہاجرین نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی آپ کی خلافت چار سال آٹھ ماہ نو دن ہے۔

(تاریخ الخلفاء وازالۃ الخفاء)

## حلیہ مبارک:

قد میانہ رنگ گندم گوں آنکھیں بڑی بڑی چہرہ پُر رونق وخوبصورت سینہ چوڑا اور اس پر بال تھے تمام بدن گٹھا ہوا پیٹ بڑا اور نکلا ہوا سر میں بال نہ تھے ریش مبارک بڑی اور اتنی چوڑی تھی کہ ایک مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک پھیلی تھی آخر میں بال بالکل سفید ہو گئے تھے۔

## ازواج واولاد:

۲ ہجری میں سیّدۃ النساء جنت حضرت فاطمہؓ سے آپ کا نکاح ہوا نکاح کے وقت آپ کی عمر مبارک چوبیس سال اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر پندرہ یا سترہ برس تھی۔ خاتون جنت جب تک حیات رہیں آپ نے نکاح ثانی نہ فرمایا جب سیّدہ دنیا سے تشریف لے گئیں تو بعد میں آپ۔ نے متعدد شادیاں کیں اور ان سے کثرت کے ساتھ اولادیں ہوئیں آپ کے چودہ لڑکے اور سترہ

لڑکیاں تھیں ان میں سے امام حسنؓ، امام حسینؓ اور عمرؓ سے آپ کا سلسلہ نسل جاری رہا۔

## از روئے احادیث:

جناب علی رضی اللہ عنہ کے مقام کے بارے میں احادیث میں کثیر روایات موجود ہیں، ان میں سے چند ملاحظہ کیجئے:

### حدیث نمبر ۱:

عن زیدبن ارقم ان النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

حضرت زید بن ارقمؓ سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

### حدیث نمبر ۲:

عن ام سلمته قالت قال رسول اللّٰہ لا یحب علیا منافق ولا یبغضه مومن

حضرت اُم سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ علی سے منافق محبت نہیں کرتا اور ان سے مومن بغض نہیں رکھتا۔

(ترمذی۔احمد)

### حدیث نمبر ۳:

قال رسول من سب علیا فقد سبنی

حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے علی کو بُرا کہا اُس نے مجھ کو بُرا کہا۔ (احمد)

### حدیث نمبر ۴:

وعن بن عمرقالااخی رسول اللّٰہ علیه اللّٰہ علیه و سلم بین اصحابه فجاء علی ترمع عیناہ فقال اخیت بین اصحابك وله تواخ بینی و بین احد فقال رسول اللّٰہ انت اخی فی الدنیا والا خرۃ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم دین و دنیا میں میرے بھائی ہو۔ (ترمذی)

### حدیث نمبر ۵:

عن عمرن ابن حصین ان النبی صلی اللہ علیه و سلم قال ان علیا منی و انا منه و هو ولی کل مومن۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ ہر مومن کے ولی ہیں۔

امام احمدؒ نے مناقب میں ابورافع سے روایت کی کہ جب غزوہ اُحد میں حضور ﷺ کو کفار نے گھیر لیا تو ان میں سے بعض حضرات لپٹے ہوئے تھے حضرت علیؓ نے ان جھنڈے والوں کو قتل کیا تو حضرت جبرئیلؑ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ علی نے حق ادا کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں آپ دونوں سے ہوں۔ (مرقات)

## حدیث نمبر ۶:

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ لعلی انت منی بمنزلته ھرون من موسی۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے علی تم مجھ سے اس درجہ میں ہو جو ھارون کو موسیٰ سے تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

## حدیث نمبر ۷:

ترمذی اور حاکم نے بریدہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور مجھے یہ بھی خبر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت رکھتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان کے نام بتا دیجئے آپ نے ارشاد فرمایا ان میں سے ایک علیؓ ہیں باقی تین حضرات کے سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ تین حضرات یہ ہیں: حضرت ابوذرؓ، حضرت مقدادؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ۔

## حدیث نمبر ۸:

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں جو کچھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوا وہ اور کسی کی شان میں نازل نہیں ہوا۔

## حدیث نمبر ۹:

البزار، حاکم اور ابویعلی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تمہاری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے کہ یہودیوں نے ان سے یہاں تک بغض وعداوت رکھی کہ اُن کی (معصومہ) ماں پر بہتان لگایا اور نصاریٰ نے ان سے محبت تو اتنی کی جس کے وہ لائق نہ تھے یاد رکھو دو چیزیں انسان کو تباہ برباد کر دیتی ہیں ایک تو اتنی محبت کہ وہ محبوب میں وہ باتیں سمجھنے لگے جو حقیقت میں اس میں موجود نہ ہو دوسرے اس قدر شدید بغض وعداوت کہ بُرا کہتے کہتے تہمت لگانے سے بھی نہ چوکے۔

## حدیث نمبر ۱۰:

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جتنی احادیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں کسی اور صحابی کی فضیلت میں وارد نہیں ہوئیں۔ (مستدرک للحاکم)

## شجاعت و بہادری:

"شجاعت میں آپ کی ذات گرامی بے مثل تھی خدا نے آپ کو بازوئے خیبر شکن اور پنجہ شیر افگن عطا فرمایا۔ بارگاہ نبوت سے اسد اللہ کا لقب عطا ہوا غزوہ بدر سے شہادت تک قدم قدم پر فقید المثال شجاعت کا مظاہرہ کیا صاحب ذوالفقار کی دلیری و شجاعت کے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

## غزوہ بدر:

حق و باطل کے اس پہلے معرکہ میں جب قریش کی صف سے تین بہادر جو بڑے نامی تھے نکل کر مسلمانوں کو مقابلہ کے لیے للکارا تو ان کی دعوت پر تین انصاریوں نے لبیک کہا قریش کے بہادروں نے ان کا نام و نسب پوچھا جب یہ معلوم ہوا کہ یہ یثرب کے نوجوان ہیں تو لڑنے سے انکار کر دیا اور آنحضرت کو پکارا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے مقابلہ میں ہمارے ہمسر آدمی بھیجو۔ اسی وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان سے تین عزیزوں کے نام لیے حمزہؓ، علیؓ اور عبیدہؓ تینوں اپنے حریفوں کے سامنے میدان میں آئے حضرت علیؓ نے اپنے حریف ولید کو ایک ہی وار میں تہ تیغ کر دیا اس کے بعد جھپٹ کر عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کی اور ان کے حریف شیبہ کو بھی قتل کر دیا مشرکین نے طیش میں آ کر عام حملہ کر دیا یہ دیکھ کر مجاہدین بھی نعرۂ تکبیر کے ساتھ کفار میں گھس گئے اور عام جنگ شروع ہو گئی، شیر خدا نے صفیں کی صفیں اُلٹ دیں اور ذوالفقار حیدری نے بجلی کی طرح چمک چمک کر اعدائے اسلام کے جسموں کو جہنم کا ایندھن بنایا۔ اس پیکر شجاعت نے اس معرکہ میں ۲۱ کفار کو جہنم واصل کیا۔

## غزوہ اُحد:

بدر میں ذلیل و خوار ہونے کے بعد مشرکین نے اعادہ کیا کہ اپنی تمام قوت کو یکجا کر کے مسلمانوں پر اس زور کا حملہ کیا جائے تا کہ وہ ختم ہو جائیں عام لوگ شاید یہ خیال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اُحد میں شکست ہوئی حالانکہ یہ بات نہیں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جس پہاڑ پر تعینات فرمایا تھا وہ وہاں سے یہ سمجھ کر آگے بڑھ گئے شاید کفار کو شکست ہو گئی ہے۔ جس مقام پر سے صحابہ نے جگہ چھوڑی اسی جگہ سے کفار نے حملہ کیا جس کی وجہ سے کفار آپ کی طرف بڑھے اور آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور سر مبارک پر بھی زخم آیا تو کافی صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد گھیرا ڈال لیا تا کہ آپ کی حفاظت کی جائے اس دوران حضرت مصعب بن عمیرؓ دوران حفاظت شہید ہوئے اس کے بعد علم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنبھالا۔ مشرکین کے علم بردار ابو سعد بن ابی طلحہ نے مقابلہ کے لئے للکارا شیر خدا نے بڑھ کر ایسا حملہ کیا کہ وہ خاک و خون میں تڑپنے لگا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام وقت حضور ﷺ کے ساتھ رہے اور معرکہ کے بعد آپ ﷺ کو گھر لے آئے اور آپ کی تیمارداری میں لگ گئے۔

## غزوہ خندق:

اس غزوہ میں قریش اور دوسرے قبائل جن کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی خندق کے قریب پہنچ چکے تھے ان میں ایک دیو قامت شخص عمرو بن عبدود بھی تھا جس کی دھاک اس کی جسامت کی وجہ سے دور دور تک پھیلی ہوئی تھی عمرو گھوڑے کو اپنے

کندھوں پر اٹھا سکتا تھا اور پانچ آدمیوں پر بھاری تھا (عکرمہ بن ابو جہل) جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ جو آپ میں سے سب سے بہادر ہے اسے لاؤ وہ میرے اس آدمی کا مقابلہ کرکے اگر اس کو گرا دے تو تم ہم سب کو قتل کر دینا مسلمانوں کی قیام گاہ میں کھلبلی مچی ہوئی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بے قابو نہ ہونے دیا۔ عمرو بن عبدود نے کہا قسم ہے ہبل اور عزیٰ کی تم میں سے مجھے کوئی بھی نظر نہیں آتا جو میرا مقابلہ کر سکے۔ اس موقع پر حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی کھڑے تھے کائنات کے اس عظیم شجاع نے سیاح لامکاں کی بے مثل آنکھوں کی طرف دیکھا جہاں سے اذن مل چکا تھا۔ آپ ؐ نے آگے بڑھ کر اپنا عمامہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر باندھا اور دعا دی۔ آپؓ آگے عمرو کے مقابلہ میں گئے وہ گھوڑے سے اُترا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس زور سے وار کیا کہ لوگ سمجھے کہ اس کی تلوار نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کام تمام کر دیا ہے لیکن آپ وار بچا گئے۔ عمرو نے کئی وار کیے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیر متوقع طور پر اپنے آپ کو بچایا اور پھر شیر خدا نے اس زور کا حملہ کیا کہ عمرو کی گردن کٹ گئی اور نخوت و گھمنڈ کا یہ پہاڑ ریت کے ذروں میں مل گیا اور جہنم واصل ہوا۔

## غزوۂ خیبر:

سات ہجری میں جب خیبر پر فوج کشی ہوئی یہاں پر یہودیوں کے بڑے بڑے قلعے موجود تھے جن کا مفتوح ہونا آسان نہ تھا پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تسخیر پر مامور ہوئے لیکن کامیابی نہ ہوئی (لیکن کامیابی کا سہرا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر باندھا جانا تھا)۔ آخر ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جب لوگوں نے صبح پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک یہ آس لگائے بیٹھا تھا کہ جھنڈا اسے دیا جاوے۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے فرمایا انہیں بلاؤ چنانچہ انہیں لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے اچھے ہو گئے گویا انہیں کوئی درد تھا ہی نہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا عطا کیا۔ (بخاری۔ مسلم)

علَم ملنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کی طرف بڑھے اُدھر سے یہودیوں کا سردار مرحب بڑے جوش و خروش کیساتھ یہ رجز پڑھتا ہوا نکلا:

قد علمت خیبر انی مرحب     شاکی السلاح بطل مجرب

خیبر مجھ کو جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، سلح پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں

اذالحروب اقبلت تلھب

جب کہ لڑائی کی آگ بھڑکتی ہے

فاتح خیبر نے اس متکبرانہ رجز کا جواب دیا:

انا الذی سمتنی امی حیدرہ کلیث غابات کریہ المنظرہ

میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا،

یہ کہہ کر آپ آگے بڑھے اور جھپٹ کر ایک ہی وار میں اُس کا کام تمام کر دیا اس کے بعد قوت حیدری نے حیرت انگیز شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک ہاتھ سے ہی قلعہ کے دروازہ کو اُکھاڑ ڈالا اور دوران جنگ میں ایک ہاتھ میں تلوار اور ایک ہاتھ میں دروازہ تھامے ہوئے تھے اور بے مثال بہادری کا مظاہرہ کیا روایات میں آتا ہے کہ اس دروازہ کو چالیس آدمی ہمت کر کے اُٹھا سکتے تھے بعض روایات میں آتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم کہ اس دروازہ کو میں نے اپنی جسمانی قوت سے نہیں بلکہ ایمانی قوت کے ساتھ اُکھاڑا سبحان اللہ کیا شان ہے مولا علی کے بازوؤں اور طاقت کی قارئین جب علی کی طاقت بے مثل ہے تو نبی ﷺ کی طاقت کا اندازہ لگانے کی کس کے بس کی بات ہے یہ تو طاقت دینے والا جانے یا لینے والا جانے۔

## جنگ صفین:

کامل ابن اثیر میں ہے کہ لشکر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے صرف بارہ جاں نثاروں کو ساتھ لے کر لشکر معاویہ پر حملہ کر دیا اور پورے لشکر کو چیرتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمہ کے قریب پہنچ گئے اور پکار کر فرمایا اے معاویہ طرفین کے لوگ مفت میں مارے جائیں کیا فائدہ آؤ میرے میرے مقابلہ میں نکلو جو اپنے حریف کو مار دے وہی مستقل ہو جائے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاویہ سے کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات تو ٹھیک ہے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم جانتے ہو کہ ان کا مقابلہ کرنے جو جاتا ہے وہ زندہ نہیں بچتا۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تمہارا مطلب سمجھتا ہوں تم مجھے مروانا چاہتے ہو مجھے معاف رکھو۔

## علم و فضل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچپن ہی سے درسگاہ نبوت میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا جس کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہا۔ مسند امام احمدؒ میں خود اُن سے روایت ہے کہ میں روزانہ صبح معمولاً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا ایک روایت سے ثابت ہے کہ رات دن میں دوبار اس قسم کا موقع ملتا تھا اکثر سفر میں بھی آپ ﷺ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ آپ صحابہ کرام میں غیر معمولی تجربہ اور فضل و کمال کے مالک تھے اور

انامدینتہ العلم و علی بابھا

(میں علم کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں) جیسی شان سے متصف ہوئے دوسرے صحابہ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریری کام انجام دیتے تھے کاتبان وحی میں آپ کا بھی نام ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو مکاتیب و فرامین لکھے جاتے تھے ان میں سے بعض آپ کے دست مبارک کے لکھے ہوتے تھے حدیبیہ کا صلح نامہ آپ ہی نے لکھا تھا۔

ذیل میں ہم آپ کے علوم قرآن و حدیث فقہ و اجتہاد قضا و فیصلے کے بارے میں کچھ لکھ کر مستفید ہوتے ہیں۔

تفسیر اور علوم قرآن: اسلام کے علوم و معارف کا اصل سرچشمہ قرآن ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سرچشمہ سے پوری طرح سیراب تھے اور ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں قرآن یاد کر لیا تھا نہ صرف یاد بلکہ قرآن کریم کی ایک ایک آیات کے معنی اور شان نزول سے واقف تھے ابن سعد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا بخدا جتنی آیات قرآنی نازل ہوئیں ان سب کا مجھے علم ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ کس بارے میں اور کہاں نازل ہوئیں اور کس طرح نازل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ احسان ہے کہ اس نے مجھے قلب سلیم عقل و شعور اور زبان گویائی عطا فرمائی ہے ابن سعد نے ابی طفیل کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن شریف کے بارے میں مجھ سے پوچھو میں ہر آیت کی بابت جانتا ہوں کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دن میں۔ میدان پر اتری یا پہاڑ پر چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مفسرین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے اور صحابہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اس کمال میں آپ کا کوئی شریک نہیں قرآن پاک سے اجتہاد اور مسائل کے استنباط میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ علم ناسخ و منسوخ میں بھی آپ کو کامل حاصل تھا اور آپ اس کو بڑی اہمیت دیتے تھے اور جو لوگ اس علم کو نہ جانتے تھے ان کو درس و وعظ سے روک دیتے تھے۔ آیات کی تفسیر و تاویل کے متعلق آپ سے کثرت سے روایتیں ملتی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان ظاہری علوم کے علاوہ کچھ خاص باتیں اور بھی بتائی تھیں چنانچہ ان کے شاگردوں نے ان سے پوچھا کہ کیا قرآن کے سوا کچھ اور بھی آپ کے پاس ہے؟ فرمایا قسم ہے اس کی جو دانہ پھاڑ کر درخت اُگاتا ہے اور جو جان کو (جسم کے اندر) پیدا کرتا ہے قرآن کے سوا میرے پاس کچھ اور نہیں لیکن قرآن سمجھنے کی قوت (فہم) یہ دولت خدا جس کو چاہے دے ان کے علاوہ چند حدیثیں میرے پاس ہیں۔
(بخاری کتاب الدیات و ابن حنبل ج اول ص ۹۷-۱۰۰)

**علم حدیث:**

مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن سے لے کر وفات نبوی تک تیس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و رفاقت میں بسر کئے اس لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ کر اسلام کے احکام و فرائض اور ارشادات نبوی کے سب سے بڑے عالم آپ ہی تھے۔ پھر تمام اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں وفات نبوی کے کے بعد سب سے زیادہ عمر آپ نے پائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تقریباً تیس برس ارشادات و افادات کی مسند پر جلوہ گر رہے خلفائے ثلاثہ کے عہد میں بھی یہ خدمت آپ ہی کے سپرد رہی۔ ان کے بعد خود آپ کے زمانہ خلافت میں بھی یہ فیض بدستور جاری رہا اس لیے تمام خلفاء میں احادیث کی روایت کا زمانہ آپ کو سب سے زیادہ ملا اسی لیے خلفائے سابقین کے مقابلہ میں آپ کی روایتوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے لیکن احادیث کی روایت میں آپ بھی اپنے پیشرو خلفاء اور اکابر صحابہ کی طرح متشدد تھے اس لیے دوسرے کثیر الروایہ صحابہ کے مقابلہ میں آپ کی روایتیں بہت کم ہیں چنانچہ آپ سے کل ۵۸۶ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے بیس (۲۰) حدیثوں پر بخاری و مسلم دونوں کا اتفاق ہے اور ۹ حدیثیں صرف بخاری میں ہیں مسلم میں نہیں اور دس (۱۰) حدیثیں مسلم میں ہیں بخاری میں نہیں اس طرح صحیحین میں آپ کی کل ۳۹ حدیثیں ہیں آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اپنے رفقاء اور ہمعصروں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خاتون جنت سے روایتیں کی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اقدس، آپ ﷺ کی نماز ومناجات دعا ونوافل کے متعلق سب سے زیادہ روایتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہروقت رفاقت نبوی میں رہتے تھے اور ان کو عبادتوں سے خاص شغف تھا۔ احادیث کو قلمبند کرنے کا شرف جن چند صحابہ کو حاصل ہے ان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں آپ نے فقہی احکام کے متعلق چند حدیثیں لکھی تھیں جن کا نام صحیفہ رکھا تھا اس صحیفہ کا ذکر حدیث کی کتابوں میں آتا ہے اس تحریر کو آپ نے لپیٹ کر اپنی تلوار کی نیام میں رکھا ہوا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب کتابۃ العلم ج ۲ و کتاب الاعتصام ومسند احمد بن حنبل ج ا ص ۷۹)

**فقہ واجتہاد:**

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فقہ واجتہاد میں بھی کامل دستگاہ حاصل تھی بلکہ علم کی وسعت سے دیکھا جائے تو آپ کو اُمت مسلمہ کا سب سے بڑا فقیہ، مدبر مفسر، مجتہد ماننا پڑے گا بڑے بڑے صحابہ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی کبھی کبھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل وکمال کا ممنون ہونا پڑتا تھا فقہ واجتہاد کے لیے کتاب وسنت کے علم کے علاوہ سرعت فہم، دقیقہ سنجی، دوراندیشی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے اور جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کمالات خداداد حاصل تھے مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کی تہہ تک آپ کی نکتہ رس نگاہ آسانی سے پہنچ جاتی تھی آپ کے چند فقیہانہ نکتے حسب ذیل ہیں۔

1: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک مجنون زانیہ عورت پیش کی گئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ ممکن نہیں کیونکہ مجنون حدود شرعی سے مستثنیٰ ہیں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ارادہ سے باز آ گئے۔ (ازالۃ الخفاء)

2: ایک دفعہ حج کے موسم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شکار کا گوشت پکا کر پیش کیا لوگوں نے احرام کی حالت میں اس کے کھانے کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے جواز کے قائل تھے انہوں نے کہا حالت احرام میں خود شکار کر کے کھانا منع ہے لیکن جب کسی غیر محرم نے شکار کیا ہے تو اس کے کھانے میں کیا حرج ہے؟ دوسروں نے اس سے اختلاف کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ اس مسئلہ میں قطعی فیصلہ کس سے معلوم ہوگا؟ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا چنانچہ انہوں نے اُن سے جا کر دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جن لوگوں کو یہ واقعہ یاد ہو وہ شہادت دیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ احرام کی حالت میں ہیں یہ ان کو کھلا دو جو احرام میں نہیں ہیں۔ حاضرین میں سے بارہ (12) آدمیوں نے شہادت دی یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء نے اس کھانے سے پرہیز کیا۔ (ازالۃ الخفاء)

3: ایک دفعہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک بار پاؤں دھونے کے بعد کتنے دن

تک موزوں پر مسح کر سکتے ہیں فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا کر دریافت کرو۔ ان کو معلوم ہوگا کیونکہ وہ سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ سائل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا مسافر تین دن تین رات تک اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک۔

(مسند ابن حنبل ج 1، ص 92 جلد 6،)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علم اور انکی اجتہادی قوت کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ان کے حریف بھی دقیق اور مشکل مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھ کر دریافت کیا کہ خنثیٰ (مخنث) کی مواثت کی کیا صورت ہے یعنی وہ مرد قرار دیا جائے یا عورت؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے حریف بھی علم دین میں ہمارے محتاج ہیں پھر جواب دیا کہ پیشاب گاہ سے اندازہ کرنا چاہئے کہ وہ مرد ہے یا عورت۔

فقہی مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وسعت نظر کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ جو بات نہیں جانتے تھے اس کو آنحضرت ﷺ سے دریافت کرتے تھے بعض ایسے مسائل جو شرم وحیا اور اپنے رشتہ کی نزاکت کے باعث خود براہ راست نہیں پوچھ سکتے تھے اس کو کسی دوسرے کے ذریعہ سے پوچھوا لیتے تھے۔ چنانچہ مزی کا ناقص وضو ہونا آپ نے اس طرح بالواسطہ دریافت کرایا تھا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گو تمام عمر مدینہ منورہ میں رہے لیکن آپ کی خلافت کا زمانہ تمام تر کوفہ میں گزرا اور احکام اور مقدمات کے فیصلے کا زیادہ موقع نہیں پیش آیا اس لئے آپ کے مسائل واجتہادات کی زیادہ تر اشاعت عراق میں ہوئی اسی بنا پر حنفی فقہ کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت علی ہی کے فیصلوں پر ہے۔

## قضا اور فیصلے:

ان ہی خصوصیات کی بنا پر مقدمات کے فیصلوں اور قضا کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی موزوں تھے اور اس بات کو صحابہ کرام عام طور پر تسلیم کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ "اقضانا علی" یعنی ہم میں مقدمات کے فیصلوں کے لئے سب سے موزوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں (طبقات ابن سعد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم (صحابہ) کہا کرتے تھے کہ مدینہ والوں میں سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (مستدرک حاکم)

آنحضرت ﷺ کی جوہر شناس نگاہ نے حضرت علی کی اس استعداد و قابلیت کا پہلے ہی اندازہ کر لیا تھا اور آپ ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "اقضاہم علی" کی سند مل چکی تھی اور ضرورت کے اوقات میں قضا کی خدمت آپ کے سپرد کی جاتی تھی، چنانچہ جب اہل یمن نے اسلام قبول کیا تو حضور اکرم ﷺ نے وہاں کے عہدہ قضاء کے لئے آپ کو منتخب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہاں نئے نئے مقدمات پیش ہوں گے اور مجھے قضا کا تجربہ اور علم ہی نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو راہ راست اور تمہارے دل کو ثبات واستقلال بخشے گا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے مقدمات کے فیصلوں میں کبھی پریشانی نہ ہوئی۔

(مسند ابن حنبل ج 1 ص 3 و حاکم ج 3 ص 135)

حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قضا اور مقدمات کے بعض اصول بھی سکھائے چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا علی جب تم دو آدمیوں کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے لگو تو صرف ایک آدمی کا بیان سن کر فیصلہ نہ کرو اس وقت تک اپنے فیصلے کو روکو جب تک دوسرے کا بیان بھی نہ سن لو۔

(مسند ابن حنبل ج 1 ص 99)

مقدمات میں علم یقین کے لئے اہل مقدمہ اور گواہوں سے جرح اور ان سے سوالات کرنا بھی آپ کے اصول قضا میں داخل تھا ایک مرتبہ ایک زانیہ عورت نے آپ کی عدالت میں اپنی نسبت جرم زنا کا اعتراف کیا آپ نے اسے پے در پے متعدد سوالات کئے جب وہ آخر تک اپنے بیان پر قائم رہی تو اس وقت سزا کا حکم دیا۔

(مسند ابن حنبل ج 1 ص 140)

اسی طرح لوگوں نے ایک شخص کو چوری کے الزام میں پکڑ کر پیش کیا اور دو گواہ بھی پیش کر دیئے آپ نے گواہوں کو دھمکی دی کہ اگر تمہاری گواہی جھوٹی نکلی تو میں یہ سزا دوں گا یہ کروں گا وہ کروں گا اس کے بعد کسی دوسرے کام میں مصروف ہو گئے اس سے فراغت کے بعد دیکھا کہ دونوں گواہ موقع پا کر چل دیئے تو آپ نے ملزم کو بے قصور پا کر چھوڑ دیا۔

(تاریخ الخلفاء بحوالہ مصنف ابی شیبہ)

یمن میں آپ نے دو عجیب و غریب واقعات کا فیصلہ کیا یمن نیا نیا مسلمان ہوا تھا پرانی باتیں ابھی تازہ تھیں ایک عورت کا مقدمہ پیش ہوا جس سے ایک ماہ کے اندر تین مرد خلوت کر چکے تھے نو ماہ بعد اس کے لڑکا ہوا جب کہ مسئلہ کھڑا ہو گیا کہ وہ لڑکا کس کا قرار دیا جائے۔ ہر ایک نے اس کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس لڑکے کی دیت کے تین حصے کئے پھر قرعہ ڈالا جس کے نام قرعہ نکلا اس کے حوالہ لڑکا کر دیا اور بقیہ دونوں کو دیت کے تین حصوں میں سے دو حصے اس سے لے کر دلوا دیئے آپ نے غلام کے مسئلہ پر اس کو قیاس کیا حضور اکرم ﷺ نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فیصلہ سنا تو آپ ﷺ نے تبسم فرمایا۔

(مستدرک حاکم ج 3 ص 135)

دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ چند لوگوں نے شیر پھنسانے کے لئے ایک کنواں کھودا تھا شیر اس میں گر گیا چند اشخاص ہنسی مذاق میں ایک دوسرے کو کنویں کی طرف دھکیل رہے تھے کہ اتفاق سے ایک کا پیر پھسلا اور وہ اس کنویں میں گر گیا اس نے اپنی جان بچانے کے لئے بدحواسی میں دوسرے کی کمر پکڑی وہ بھی سنبھل نہ سکا اور گرتے گرتے اس نے تیسرے کی کمر تھام لی تیسرے نے چوتھے کو پکڑ لیا غرض چاروں اس کنویں میں گر پڑے اور شیر نے چاروں کو مار ڈالا ان مقتولین کے ورثا باہم آمادہ جنگ ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو اس ہنگامہ فساد سے روکا اور فرمایا کہ ایک رسول ﷺ کو موجودگی میں یہ فتنہ فساد مناسب نہیں میں فیصلہ کرتا ہوں۔ اگر وہ پسند نہ ہو تو دربار رسالت میں جا کر تم اپنا مقدمہ پیش کر سکتے ہو لوگوں نے رضامندی ظاہر کی آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جن لوگوں نے یہ کنواں کھودا تھا ان کے قبیلوں سے ان مقتولین کے خون بہا کی رقم اس طرح وصول کی جائے کہ ایک پوری، ایک ایک تہائی، ایک ایک چوتھائی، ایک آدھی پہلے مقتول کو ایک چوتھائی خون بہا دوسرے کو ثلث تیسرے کو نصف اور چوتھے کو پورا خون بہا دلا دیا لوگ اس

بظاہر عجیب و غریب فیصلہ سے راضی نہ ہوئے اور حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر ہو کر اس فیصلہ کا مرافعہ (اپیل) عدالت نبوی ﷺ میں پیش کی۔ آنحضرت ﷺ نے اس فیصلہ کو برقرار رکھا۔

(مسند ابن حنبل، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 77)

اب غور کیجئے کہ اصل جرم ان لوگوں کا تھا جنہوں نے آبادی کے قریب کنواں کھود کر شیر پھنسانے کی غلطی کی تھی اس لئے کسی متعین قاتل نہ ہونے کے سبب سے قسامت کے اصول سے خون بہا کواں کو کھودنے والوں اور ان کے قبیلوں پر عائد کر دیا۔

ایک اور مقدمہ اس سے بھی زیادہ دلچسپ فیصلہ آپ نے فرمادیا دو شخص (غالباً مسافر) تھے ایک کے پاس تین روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس پانچ روٹیاں تھیں دونوں مل کر ایک ساتھ کھانے کو بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک تیسرا مسافر بھی آگیا وہ بھی کھانے میں شریک ہو گیا کھانے سے جب فراغت ہوئی تو اس تیسرے نے آٹھ درہم اپنے حصہ کی روٹیوں کی قیمت دے دی اور آگے بڑھ گیا جس شخص کی پانچ روٹیاں تھیں اس نے سیدھا حساب یہ کیا کہ اپنی پانچ روٹیوں کی قیمت پانچ درہم لی اور دوسرے کو ان کی تین روٹیوں کی قیمت تین درہم دیئے مگر وہ اس پر راضی نہ ہوا اور نصف کا مطالبہ کیا یہ معاملہ عدالت حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پیش ہوا آپ نے دوسرے کو نصیحت فرمائی کہ تمہارا رفیق جو فیصلہ کر رہا ہے اس کو قبول کر لو اس میں زیادہ نفع تمہارا ہے لیکن اس نے کہا کہ حق کے ساتھ جو فیصلہ ہو مجھے منظور ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حق تو یہ ہے کہ تم کو صرف ایک درہم ملے اور تمہارے رفیق کو سات درہم ملنے چاہئے اس عجیب فیصلہ سے وہ متحیر ہو گیا آپ نے فرمایا کہ تم تین آدمی تھے تمہاری تین روٹیاں تھیں اور تمہارے رفیق کی پانچ تم دونوں نے برابر کھائیں اور ایک تیسرے کو بھی برابر کا حصہ دیا تمہاری تین روٹیوں کے حصے تین جگہ کئے جائیں تو (نو) ٹکڑے ہوتے ہیں تم اپنے نو ٹکڑوں اور اس کے پندرہ ٹکڑوں کو جمع کرو تو ٹوٹل 24 ٹکڑے بنتے ہیں تینوں میں سے ہر ایک نے برابر ٹکڑے کھائے تو فی کس آٹھ ٹکڑے ہوتے ہیں تم نے اپنے نو سے آٹھ خود کھائے اور ایک تیسرے مسافر کو دیا تمہارے رفیق نے اپنے پندرہ ٹکڑوں میں سے آٹھ خود کھائے اور سات تیسرے کو دیئے اس لئے آٹھ درہم میں سے ایک کے تم اور سات کا تمہارا رفیق مستحق ہے۔

(تاریخ الخلفاء سیوطی)

کبھی کبھی کوئی لغو مقدمہ پیش ہوتا تو آپ زندہ دلی کا ثبوت دیتے تھے ایک شخص نے دوسرے شخص کو یہ کہہ کر پیش کیا کہ اس نے خواب میں دیکھا ہے کہ یہ شخص میری ماں کی آبروریزی کر رہا ہے۔ فرمایا ملزم کو دھوپ میں لے جا کر کھڑا کرو اور اس کے سایہ کو سو کوڑے مارو۔ (ایضاً)

دُراج نے قاضی شریح کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ صفین میں شرکت کے لئے تیار ہوئے تو معلوم ہوا کہ آپ کی زرہ کھو گئی ہے جب جنگ ختم ہو گئی اور آپ کوفہ واپس تشریف لائے تو ایک یہودی کے پاس آپ نے اپنی زرہ دیکھی آپ نے اس سے فرمایا کہ زرہ تو میری ہے نہ میں نے اس کو فروخت کیا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے پھر یہ تیرے پاس کیسے آگئی اس نے کہا یہ زرہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے آپ نے فرمایا میں قاضی کے پاس جاتا ہوں تا کہ وہ فیصلہ کر دے۔ چنانچہ آپ قاضی شریح کے پاس آئے اور ان کے برابر بیٹھ گئے اور قاضی شریح سے کہا اگر میرا مخالف یہودی نہ ہوتا تو میں اس کے برابر ہی

عدالت میں مخصوص مقام پر کھڑا ہوتا لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے یہود کو حقیر سمجھا ہے تو تم بھی ان کو حقیر سمجھو قاضی شریح نے کہا آپ کا دعویٰ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ زرہ میری ہے نہ میں نے اس کو فروخت کیا ہے نہ ہی ہبہ۔ قاضی شریح نے یہودی سے پوچھا تمہارا کیا جواب ہے یہودی نے کہا کہ زرہ میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے قاضی شریح نے کہا یا امیر المومنین آپ کا کوئی گواہ بھی ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے میرا ایک غلام قنبر اور میرا فرزند حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کے گواہ ہیں کہ زرہ میری ہے قاضی شریح نے کہا کہ بیٹے کی گواہی باپ کے واسطے (مقدمہ میں) درست نہیں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہل جنت کی گواہی نا درست و نا جائز ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل جنت کے سردار ہیں بات یہاں تک ہی پہنچی تھی کہ اس یہودی نے باآواز بلند کہا کہ اے امیر المومنین آپ مقدمہ کے تصفیہ کے لئے مجھے قاضی کے پاس لے آئے باوجودیکہ آپ امیر المومنین (صاحب اختیار) ہیں اور پھر قاضی نے آپ سے اس طرح جراح کی جس طرح عام لوگوں سے کی جاتی ہے۔ یہی آپ کے دین کی سچائی ہے بیشک زرہ آپ ہی کی ملکیت ہے میں مسلمان ہوتا ہوں یہ کہہ کر کلمہ پڑھ لیا۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ دو آدمی لڑائی جھگڑا کرتے ہوئے آئے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا ایک گدھا تھا اس شخص کی گائے نے اس کو مار ڈالا ہے حاضرین میں سے ایک نے کہا کہ جانوروں کے فعل کا کوئی کیا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کے درمیان فیصلہ کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا کہ وہ دونوں جانور بندھے ہوئے تھے یا کھلے ہوئے تھے؟ یا ان میں سے ایک بندھا ہوا تھا گدھے کے مالک نے کہا کہ میرا گدھا بندھا ہوا تھا اور اس کی گائے کھلی ہوئی تھی اور یہ اس کے ساتھ کھڑا تھا گائے کے مالک نے اس بات کی تصدیق کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا یہ فیصلہ ہے کہ گائے کا مالک گدھے کے نقصان کا ذمہ دار ہے حضور ﷺ نے فرمایا علی کا فیصلہ درست ہے چنانچہ وہی فیصلہ جاری کیا گیا۔

(نور الابصار 88)

## سوال و جواب:

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ آپ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے بتایئے ہمارا رب کب سے ہے یہ سن کر آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ ایسی ذات نہیں کہ "کبھی نہیں تھا اور پھر پیدا ہو گیا" وہ ہمیشہ سے ہے نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ اس کی انتہا ہے تمام نہایتیں اس سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہیں اور ہر انتہا کی انتہا ہے یہ سن کر وہ یہودی اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دس آدمی آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمارا سوال ایک ہی ہے لیکن ہم اس کا جواب الگ الگ چاہتے ہیں آپ نے پوچھا کیا سوال ہے انہوں نے کہا "علم بہتر ہے یا مال" آپ نے اس طرح جواب دینا شروع کیا۔

1۔ علم افضل ہے اس لئے کہ مال کی تجھے حفاظت کرنی پڑتی ہے جبکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے۔

2۔ علم افضل ہے اس لئے کہ مال فرعون وہامان کا ترکہ ہے اور علم انبیاء کی میراث ہے۔
3۔ علم اعلیٰ ہے مال سے کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔
4۔ علم اعلیٰ ہے کہ مال دیر تک رکھنے سے فرسودہ ہوجاتا ہے مگر علم کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔
5۔ علم بہتر ہے مال سے کہ مال کو ہروقت چوری کا خطرہ ہے علم کو نہیں۔
6۔ علم بہتر ہے کہ صاحب مال کبھی کبھی بخیل کہلاتا ہے مگر صاحب علم کریم ہی کہلاتا ہے۔
7۔ علم افضل ہے کہ اس سے دل کو روشنی ملتی ہے اور مال سے دل تیرہ وتار ہوجاتا ہے۔
8۔ علم اعلیٰ ہے کہ مال سے بے شمار دشمن پیدا ہوجاتے ہیں مگر علم سے ہردلعزیزی حاصل ہوتی ہے۔
9۔ علم بہتر ہے کہ یوم قیامت کو مال کا حساب ہوگا مگر علم پر کوئی حساب نہ ہوگا۔
10۔ علم افضل ہے مال سے کہ کثرت مال سے فرعون وغیرہ نے خدائی کا دعویٰ کیا مگر کثرت علم سے رسول پاک ﷺ نے ما عبدناک کا حق عبادت کالیا۔

## خلافت

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد تین دن تک مسندِ خلافت خالی رہی اس عرصہ میں لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس منصب کے قبول کرنے کے لئے سخت اصرار کیا انہوں نے پہلے اس بارگراں کے اٹھانے سے انکار کردیا لیکن مہاجرین وانصار کے اصرار سے مجبور ہوکر خلافت کو قبول فرمایا اور اس واقعہ کے تیسرے دن 21 ذی الحجہ دوشنبہ کے دن مسجد نبوی ﷺ میں جناب مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئی بیعت کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مطالبہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا جب تک لوگ راہِ راست پر نہیں آجاتے اور مملکت میں تمام امور میں نظم وضبط نہیں آجاتا میں اس وقت تک تمہاری رائے پر عمل نہیں کرسکتا لیکن اس کے ساتھ مجھے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقوق اور قصاص کی فکر ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت حکومت پر جلوہ افروز ہوئے جب فتنوں نے سر اٹھالیا تھا۔ لہٰذا آپ کے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی آپ کو چند مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس وقت آپ کو خلیفہ منتخب کیا گیا اس وقت مدینہ منورہ قاتلین عثمان کے قبضہ میں تھا اور لاقانونیت کا دور دورہ تھا اتفاق سے وہ مفسدین جنہوں نے ہنگامہ برپا کرکے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرچکے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا سانحہ نہایت اہم تھا اور اس کا قصاص لیا جانا چاہیے تھا مگر اصل قاتلوں کا پتہ صرف مفسدوں کو تھا موقع کا عینی شاہد موجود نہ تھا اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نہایت پریشان کن مرحلہ عثمانی عمال تھے آپ نے تمام عثمانی عمال کو معزول کردیا چنانچہ بصرہ پر عثمان بن حنیف کوفہ پر عمارہ بن شہاب یمن میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم مصر پر قیس بن سعد اور شام پر سہیل بن حنیف کو گورنر مقرر کردیا تھے مقرر کردہ عاملوں میں سے کوفہ کا عامل راستے ہی سے لوٹ آیا اہل کوفہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ کسی دوسرے آدمی کو قبول

کرنے سے انکار کر دیا قیس بن سعد نے بڑی حکمت سے اپنے عہدہ کا چارج لیا یمن اور بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمال کو تسلیم کر لیا گیا شام کے نامزد والی جب سرحد شام میں داخل ہوئے تو انہیں آگے جانے سے روک دیا گیا اور وہ بھی واپس آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام میں ایک قاصد کو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیعت کے لئے بھیجا لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب تک قاتلین عثمان سے قصاص نہ لیا جائے گا اس وقت تک بیعت نہ ہو گی۔ صورت حال ابتر ہو چکی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے سنبھالا دینے کی بطور احسن کوشش کی لیکن وہ امت مسلمہ کو جنگ وجدال سے نہ بچا سکے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ہمراہ لے کر مکہ مکرمہ سے ہوتے ہوئے بصرہ پہنچے اور یہاں پہنچ کر قصاص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطالبہ کیا جس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کی خبر ملی تو آپ بھی عراق تشریف لے گئے بصرہ راستے ہی میں پڑتا تھا وہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سامنا حضرت طلحہ وزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا اور یہاں جنگ ہوئی یہ لڑائی جنگ جمل کے نام سے مشہور ہے اس جنگ میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے ان کے علاوہ طرفین کے تیرہ ہزار مسلمان کام آ گئے یہ واقعہ جمادی الآخر 36ء میں پیش آیا۔ بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پندرہ روز قیام کیا اور پھر کوفہ تشریف لے گئے آپ کے کوفہ پہنچنے کے بعد آپ پر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خروج کر دیا ان کے ساتھ شامی لشکر تھا کوفہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بڑھے اور صفین کے مقام پر ماہ صفر 37ھ میں خوب معرکہ آرائی ہوئی اور لڑائی کا یہ سلسلہ کئی روز جاری رہا آخر کار حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غور و فکر کرنے کے بعد شامیوں نے قرآن مجید نیزوں پر بلند کر دیئے لوگوں نے اس صورت میں لڑائی سے ہاتھ روک لیا (جنگ موقوف کر دی) طرفین سے صلح کے لئے ایک شخص بطور حکم مقرر ہوا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکم مقرر ہوئے دونوں حضرات نے ایک معاہدہ تحریر کیا کہ آئندہ سال مقام اذرح میں جمع ہو کر اصلاح امت کے بارے میں گفتگو کی جائے گی اس معاہدے کے بعد طرفین کے لوگ اپنے اپنے مقام کو واپس ہو گئے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ واپس چلے گئے جب آپ کوفہ واپس آ گئے تو ایک جماعت (خوارج) آپ کا ساتھ چھوڑ کر الگ ہو گئی اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے انکار کر کے لاحکم الا اللہ (سوائے اللہ کے کسی کا حکم نہیں) کا نعرہ بلند کیا اور اپنا لشکر بنا کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معرکہ آرائی کا ارادہ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی سرکوبی کے لئے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا طرفین میں جنگ ہوئی لڑائی کے بعد کچھ لوگ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں شامل ہو گئے اور کچھ اپنے عقیدے پر جمے رہے اور مقابلہ سے بھاگ کر نہروان چلے گئے اور وہاں پہنچ کر انہوں نے لوٹ مار شروع کر دی آخر کار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہروان پہنچے اور ان سب کو تہ تیغ کر ڈالا۔ خوارج سے یہ جنگ 38ھ میں ہوئی اسی سال 38ھ میں سابقہ معاعدہ کے مطابق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام مقام اذرح میں جمع ہوئے عمر بن العاص اپنی چرب زبانی اور زور بیان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چھا گئے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سے معزول کر دیا اور حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت پر فائز کر کے ان سے خلافت پر بیعت کر لی اس فیصلے سے لوگوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت سے لوگوں نے بدستور خلافت پر قائم رکھا (یعنی آپ ہی کو خلیفہ تسلیم کیا) اور بہت سے لوگ آپ سے کٹ گئے۔

باوجود اس کے کہ آپ کے دور خلافت میں مسلمانوں میں باہمی نزاع ہوا فتنہ وفساد زور وشور سے پھیلا لیکن آپ نے بحیثیت خلیفہ مسلمانوں کے درمیان صلح وصفائی کی بہت کوشش کی فتنہ وفساد کی آگ کو بجھانے کی سعی فرمائی اور اس ڈھب سے اور اس طرز سے خلافت کا وقت گزارا کہ خلفائے ثلاثہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ جنگ وجدال کے باوجود آپ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھتے تھے مال غنیمت کی تقسیم اسی طرح فرماتے تھے جیسے خلفائے ثلاثہ کے دور میں ہوتی بیت المال کی کڑی نگرانی فرماتے اقربا پروری کو سخت ناپسند فرماتے اور جو کچھ اپنے پاس ہوتا غرباء فقراء میں تقسیم فرما دیتے آپ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں معمولی چادر اوڑھے ہوئے تھے جسد مبارک کانپ رہا تھا ایک شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین بیت المال میں آپ کا اور آپ کے اہل و عیال کا بھی حق ہے آپ خود پر اتنی تکلیف کیوں سہتے ہیں جواب میں فرمایا میں تمہارے حصہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا یہ چادر میں مدینہ سے لایا تھا عہد خلافت میں تنہا بازار تشریف لے جاتے کمزوروں اور ناتوانوں کی مدد فرماتے اور مسافروں کی رہنمائی فرماتے اپنا سارا کام سنت رسول ﷺ کی پیروی میں اپنے ہاتھ سے انجام فرماتے اکثر فرش خاکی پر آرام فرماتے مشکل سے مشکل حالات میں بھی نہ گھبراتے اور اصلاح و احوال کے لئے مقدور بھر جدوجہد فرماتے رہے اور کبھی حوصلہ پست نہ ہوا خلافت کے بار گراں کے باوجود آپ ہمہ وقت عبادت وریاضت میں مصروف رہتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ علی قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔ (یعنی رات کو اللہ کے حضور کھڑا ہونے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے تھے)

قارئین یہ خلافت مرتضوی کی چند جھلکیاں ہیں جو میں نے آپ کے سامنے نہایت اختصار کے ساتھ پیش کی ہیں آپ کے دور خلافت کا بیان ایک مستقل تصنیف کا متقاضی ہے لیکن ابھی ہم نے آپ کی ذات کی کچھ اور صفات بھی بیان کرنی ہیں اس لئے یہاں اختصار سے کام لیا ہے تاکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات کا ہر رنگ ہم دیکھ سکیں۔

## کرامات

مولائے کائنات کی کرامات تو بے شمار ہیں لیکن یہاں میں چند کرامات پیش کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے ہمیں یہ بھی جان لینا چاہئے کہ کرامت کس کو کہتے ہیں۔

### کرامت کیا ہے:

مومن متقی سے اگر کوئی ایسی نادر الوجود و تعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادت نہیں ہوا کرتی تو اس کو ''کرامت'' کہتے ہیں اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء علیہم السلام سے اعلان نبوت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو ''ارھاص'' اور اعلان نبوت کے بعد ہوں تو ''معجزہ'' کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو ''معونت'' کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مطابق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو ''استدراج'' کہا جاتا ہے۔

## قبر والوں سے سوال و جواب:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں گئے تو آپ نے قبروں کے سامنے کھڑے ہو کر باآواز بلند فرمایا کہ اے قبر والو! اسلام علیکم ورحمۃ اللہ! کیا تم لوگ اپنی خبریں ہمیں سناؤ گے یا ہم تم لوگوں کو تمہاری خبریں سنائیں؟ اس کے جواب میں قبروں سے آواز آئی "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اے امیر المومنین آپ ہی ہمیں سنایئے کہ ہماری موت کے بعد ہمارے گھروں میں کیا کیا معاملات ہوئے؟ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ قبر والو! تمہارے بعد تمہارے گھر والوں کی خبر یہ ہے کہ تمہاری بیویوں نے دوسرے لوگوں سے نکاح کرلیا اور تمہارے مال و دولت کو تمہارے وارثوں نے آپس میں تقسیم کرلیا اور تمہارے چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہو کر در بدر پھر رہے ہیں اور تمہارے مضبوط اور اونچے اونچے محلوں میں تمہارے دشمن آرام اور چین کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اس کے جواب میں قبر والوں میں سے ایک مردہ کی یہ دردناک آواز آئی کہ اے امیر المومنین! ہماری خبر یہ ہے کہ ہمارے کفن پرانے ہو کر پھٹ چکے ہیں اور جو کچھ ہم نے دنیا میں خرچ کیا تھا اس کو ہم نے یہاں پالیا ہے اور جو کچھ ہم دنیا میں چھوڑ آئے تھے اس میں ہمیں گھاٹا اٹھانا پڑا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج2 ص823)

## گرتی ہوئی دیوار تھم گئی:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دیوار کے سائے میں ایک مقدمہ کا فیصلہ فرمانے کے لئے بیٹھ گئے درمیان مقدمہ میں لوگوں نے شور مچایا کہ اے امیر المومنین! یہاں سے اٹھ جایئے یہ دیوار گر رہی ہے آپ نے نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ فرمایا کہ مقدمہ کی کارروائی جاری رکھو اللہ تعالیٰ بہترین حافظ و ناصر و نگہبان ہے۔ چنانچہ اطمینان کے ساتھ آپ اس مقدمہ کا فیصلہ فرما کر جب وہاں سے چل دیئے تو فوراً وہ دیوار گر گئی۔

(ازالۃ الخفاء مقصد 2، ص273)

## در خیبر کا وزن جو آپ نے اٹھایا تھا:

جنگ خیبر میں جب گھمسان کی جنگ ہونے لگی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ڈھال کٹ کر گر پڑی تو آپ نے جوش جہاد میں آگے بڑھ کر قلعہ خیبر کا پھاٹک اکھاڑ ڈالا اور اس کے ایک کواڑ کو ڈھال بنا کر اس پر دشمنوں کی تلواروں کو روکتے تھے یہ کواڑ اتنا بھاری تھا اور وزنی کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد چالیس آدمی مل کر بھی اس کو نہ اٹھا سکے۔ (زرقانی ج2، ص230)

## کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا:

روایت ہے کہ ایک حبشی غلام امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتہائی مخلص محب تھا شامت اعمال سے اس نے ایک مرتبہ چوری کرلی لوگوں نے اس کو پکڑ کر دربار خلافت میں پیش کردیا اور غلام نے اپنے جرم کا اقرار بھی کرلیا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جب وہ اپنے گھر کو روانہ ہوا تو راستہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن

الکراء سے اس کی ملاقات ہوگئی ابن الکراء نے پوچھا کہ تمہارا ہاتھ کس نے کاٹا ہے تو اس غلام نے کہا امیر المومنین ویعسوب المسلمین داماد رسول وزوج بتول نے ابن الکراء نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو تمہارا ہاتھ کاٹ دیا پھر بھی تم اس قدر اعزاز و اکرام اور مدح وثناء کے ساتھ ان کا نام لیتے ہو؟ غلام نے کہا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے حق پر میرا ہاتھ کاٹا اور مجھے عذاب جہنم سے بچالیا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی گفتگو سنی اور امیر المومنین سے اس کا تذکرہ کیا تو امیر المومنین نے اس غلام کو بلوا کر اس کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی کلائی پر رکھ کر رومال سے چھپا دیا پھر کچھ پڑھنا شروع کر دیا اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ رومال ہٹاؤ جب لوگوں نے رومال ہٹایا تو غلام کا کٹا ہوا ہاتھ کلائی سے اس طرح جڑ گیا تھا کہ کہیں کٹنے کا نشان بھی نہیں تھا۔

(تفسیر کبیر ج 5 ص 479)

## ذرا دیر میں قرآن مجید ختم کر لیتے:

یہ کرامت روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ گھوڑے پر سوار ہوتے وقت ایک پاؤں رکاب میں رکھتے اور قرآن مجید شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رکاب میں رکھ کر گھوڑے کی زین پر بیٹھنے تک اتنی دیر میں ایک قرآن مجید ختم کر لیا کرتے تھے۔

(شواہد النبوۃ ص 160)

## اشارہ سے دریا کی طغیانی ختم:

ایک مرتبہ نہر فرات میں ایسی خوفناک طغیانی آگئی کہ سیلاب میں تمام کھیتیاں غرقاب ہوگئیں لوگوں نے آپ کے دربار گوہر بار میں فریاد کی آپ فوراً ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ مبارک وعمامہ زیب تن فرما کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور آدمیوں کی ایک جماعت جس میں حجرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے آپ کے ساتھ چل پڑے آپ نے پل پر پہنچ کر اپنے عصاء سے نہر فرات کی طرف اشارہ کیا تو نہر کا پانی ایک گز کم ہوگیا پھر دوسری مرتبہ اشارہ فرمایا تو مزید ایک گز کم ہوگیا جب تیسری بار اشارہ کیا تو تین گز پانی اتر گیا اور سیلاب ختم ہوگیا لوگوں نے شور مچادیا کہ امیر المومنین بس کیجئے یہی کافی ہے۔

(شواہد النبوۃ ص 162)

## آپ کو جھوٹا کہنے والا اندھا ہوگیا:

علی بن زاذان کا بیان ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ کوئی بات ارشاد فرمائی تو ایک بدنصیب نے نہایت ہی بے باکی کے ساتھ یہ کہہ دیا کہ اے امیر المومنین آپ جھوٹے ہیں آپ نے فرمایا کہ اے شخص اگر میں سچا ہوں تو ضرور تو قہر الٰہی میں گرفتار ہو جائے گا اس گستاخ نے کہہ دیا کہ آپ میرے لئے بددعا کیجئے مجھے اس کی پروا نہیں ہے اس کے منہ سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ بالکل ہی اچانک وہ شخص دونوں آنکھوں سے اندھا ہوگیا اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔

(ازالۃ الخفاء مقصد 237)

## فالج زدہ اچھا ہو گیا:

علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "طبقات" میں ذکر فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دونوں شاہزادگان امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حرم کعبہ میں حاضر تھے کہ ناگہاں یہ سنا کہ ایک شخص بہت ہی گڑگڑا کر اپنی حاجت کے لئے دعا مانگ رہا ہے اور زار زار رو رہا ہے آپ نے حکم دیا کہ اس شخص کو میرے پاس لاؤ وہ شخص اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے بدن کی ایک کروٹ فالج زدہ تھی اور وہ زمین پر گھسٹتا ہوا آپ کے سامنے آیا آپ نے اس کا مقصد دریافت کیا تو اس نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں بہت ہی بے باکی کے ساتھ قسم قسم کے گناہوں میں دن رات منہمک رہتا تھا اور میرا باپ جو بہت ہی صالح اور پابند شریعت مسلمان تھا بار بار مجھ کو ٹوکتا اور گناہوں سے منع کرتا رہتا تھا میں نے ایک دن اپنے باپ کی نصیحت سے ناراض ہو کر اس کو مار دیا اور میری مار کھا کر میرا باپ رنج و غم میں ڈوبا ہوا حرم کعبہ میں آیا اور میرے لئے بددعا کرنے لگا ابھی اس کی دعا ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ بالکل اچانک ہی میری ایک کروٹ پر فالج کا اثر ہو گیا اور میں زمین پر گھسٹ کر چلنے لگا اس غیبی سزا سے مجھے بڑی عبرت حاصل ہوئی اور میں نے رو رو کر اپنے باپ سے اپنے جرم کی معافی طلب کی اور میرے باپ نے اپنی شفقت پدری سے مجبور ہو کر مجھ پر رحم کھایا اور مجھے معاف کر دیا اور کہا کہ بیٹا چل جہاں میں نے تیرے لئے بددعا کی تھی اسی جگہ اب میں تیرے لئے صحت و سلامتی کی دعا مانگوں گا چنانچہ میں اپنے باپ کو اونٹنی پر سوار کر کے مکہ معظمہ لا رہا تھا کہ راستے میں بالکل ناگہاں اونٹنی ایک مقام پر بدک کر بھاگنے لگی اور میرا باپ اس کی پیٹھ پر سے گر کر دو چٹانوں کے درمیان ہلاک ہو گیا اور اب میں اکیلا ہی حرم کعبہ میں آ کر دن رات رو رو کر خدا تعالیٰ سے اپنی تندرستی کے لئے دعائیں مانگتا رہتا ہوں امیر المومنین نے ساری سرگزشت سن کر فرمایا اے شخص! اگر واقعی تیرا باپ تجھ سے خوش ہو گیا تھا تو اطمینان رکھ کہ خداوند کریم بھی تجھ سے خوش ہو گیا ہے اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں بہ حلف شرعی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا باپ مجھ سے خوش ہو گیا تھا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کی حالت زار پر رحم کھا کر اس کو تسلی دی اور چند رکعت نماز پڑھ کر اس کی تندرستی کے لئے دعا مانگی پھر فرمایا اے شخص اٹھ کھڑا ہو جا یہ سنتے ہی وہ شخص بلا تکلف کھڑا ہو گیا اور چلنے لگا آپ نے فرمایا کہ اے شخص! اگر تو قسم کھا کر یہ نہ کہا ہوتا کہ تیرا باپ تجھ سے خوش ہو گیا تھا تو میں ہرگز تیرے لئے دعا نہ کرتا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج2 ص863)

## شوہر عورت کا بیٹا نکلا:

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانہ خلافت سے کچھ دور ایک مسجد کے پہلو میں دو میاں بیوی رات بھر جھگڑا کرتے رہے صبح کو امیر المومنین نے دونوں کو بلا کر جھگڑے کا سبب دریافت فرمایا شوہر نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں کیا کروں؟ نکاح کے بعد مجھے اس عورت سے بے انتہا نفرت ہو گئی۔ یہ دیکھ کر بیوی مجھ سے جھگڑا کرنے لگی پھر بات بڑھ گئی اور رات بھر لڑائی ہوتی رہی تو آپ نے تمام حاضرین دربار کو باہر نکال دیا اور عورت سے فرمایا کہ دیکھ میں تجھ سے جو سوال کروں اس کا سچ سچ جواب دینا پھر آپ نے فرمایا اے عورت! تیرا نام یہ ہے تیرے باپ کا نام یہ ہے عورت نے کہا بالکل ٹھیک آپ نے بتایا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اے عورت تو یاد کر تو زنا کاری سے حاملہ ہوگئی تھی اور ایک مدت تک تو اور تیری ماں اس حمل کو چھپاتی رہی اجب دردزہ شروع ہوا تو تیری ماں تجھے اس گھر سے باہر لے گئے اور جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر تو نے میدان میں ڈال دیا اتفاق سے ایک کتا اس بچے کے پاس آیا تیری ماں نے اس کتے کو پتھر مارا لیکن وہ پتھر بچے کو لگا اور اس کا سر پھٹ گیا تیری ماں کو بچے پر رحم آ گیا اور اس نے بچے کے زخم پر پٹی باندھ دی پھر تم دونوں وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں اس کے بعد اس بچے کی تم دونوں کو کچھ بھی خبر نہیں ملی کیا یہ واقعہ سچ ہے؟ عورت نے کہا کہ ہاں اے امیر المومنین یہ پورا واقعہ حرف بحرف صحیح ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اے مرد تو اپنا سر کھول کر اس کو دکھا دے مرد نے سر کھولا تو اس زخم کا نشان موجود تھا اس کے بعد امیر المومنین نے فرمایا کہ اے عورت یہ مرد تیرا شوہر نہیں ہے بلکہ تیرا بیٹا ہے تم دونوں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم دونوں کو حرام کاری سے بچا لیا اب تو اپنے اس بیٹے کو لے کر اپنے گھر چلی جا۔

(شواہد النبوۃ ص 167)

## پتھر اٹھایا تو چشمہ ابل پڑا:

مقام صفین کو جاتے ہوئے آپ کا لشکر ایک ایسے میدان سے گزرا جہاں پانی نایاب تھا پورا لشکر پیاس کی شدت سے بے تاب ہو گیا وہاں کے گرجا گھر میں ایک راہب رہتا تھا اس نے بتایا کہ یہاں سے دو کوس کے فاصلے پر پانی مل سکے گا کچھ لوگوں نے اجازت طلب کی تا کہ وہاں سے جا کر پانی پئیں یہ سن کر آپ اپنے خچر پر سوار گئے اور ایک جگہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس جگہ تم لوگ زمین کو کھودو چنانچہ لوگوں نے زمین کی کھدائی شروع کر دی تو ایک پتھر ظاہر ہوا لوگوں نے اس پتھر کو نکالنے کی انتہائی کوشش کی لیکن تمام آلات بے کار ہو گئے اور وہ پتھر نہ نکل سکا یہ دیکھ کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ نے اپنی سواری سے اتر کر آستین چڑھائی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اس پتھر کی دراڑ میں ڈال کر زور لگایا تو وہ پتھر نکل پڑا اور اس کے نیچے سے ایک نہایت ہی صاف شفاف اور شیریں پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا اور تمام لشکر اس پانی سے سیراب ہو گیا لوگوں نے اپنے جانوروں کو بھی پانی پلایا اور لشکر کی تمام مشکوں کو بھی بھر لیا پھر آپ نے اس پتھر کو اس کی جگہ پر رکھ دیا گرجا گھر کا عیسائی راہب آپ کی یہ کرامت دیکھ کر سامنے آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ فرشتہ ہیں؟ آپ نے کہا نہیں اس نے پوچھا کیا آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا پھر آپ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا میں پیغمبر مرسل حضرت محمد بن عبداللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صحابی ہوں اور مجھ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چند باتوں کی وصیت بھی فرمائی ہے یہ سن کر وہ عیسائی راہب کلمہ شریف پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گیا آپ نے فرمایا تم نے اتنی مدت تک اسلام کیوں قبول نہ کیا تھا؟ راہب نے کہا کہ ہماری کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اس گرجا گھر کے قریب جو ایک چشمہ پوشیدہ ہے اس چشمہ کو وہ شخص ظاہر کرے گا جو یا تو نبی ہوگا یا نبی کا صحابی ہوگا۔ چنانچہ میں اور مجھ سے پہلے بہت سے راہب اس گرجا گھر میں اسی انتظار میں مقیم رہے اب آپ نے یہ چشمہ ظاہر کر دیا تو میری مراد بر آئی اس لئے میں نے آپ کے دین کو قبول کر لیا راہب کی تقریر سن کر آپ رو پڑے اور اس قدر روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا الحمدللہ کہ ان لوگوں کی کتابوں میں بھی میرا ذکر ہے۔ یہ راہب مسلمان ہو کر آپ کے خادموں میں شامل ہو گیا اور آپ کے لشکر میں داخل ہو کر شامیوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گیا آپ نے اس کو اپنے دست مبارک سے دفن کیا اور اس کے لئے مغفرت کی

دعا فرمائی۔ (شواہد النبوۃ ص 124)

## جودوسخا:

جودوسخا میں فرق یہ ہے کہ سخی وہ ہوتا ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور جواد وہ ہے جو خود نہ کھائے بلکہ دوسروں کو بغیر کسی غرض وعوض کے کھلائے اور بخیل وہ ہے جو نہ خود کھائے اور نہ دوسروں کو کھلائے جواد حقیقی حق سبحانہ کی صفت ہے جو بغیر کسی غرض وعوض کے مخلوقات کو نوازتا ہے اور پھر اللہ کی عطا سے اس کائنات کے سب سے بڑے جواد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اس صفت جوادیت سے اپنے تمام صحابہ کو نوازا ہے اور بلاشبہ جو صحابی جتنے قریب رہے وہ اتنے ہی فیضیاب ہوئے ذیل میں ہم مولائے کائنات جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جودوسخا کے چند واقعات پیش کرتے ہیں۔

الذین ینفقون اموالھم باللیل و النھار سرا وعلا نیۃO

(پارہ 3، رکوع 2 سورۃ بقرہ)

"وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں دن اور رات میں چھپے اور ظاہر۔"

1۔ یہ آیت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ کے پاس صرف چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا ایک رات میں ایک دن میں ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر صدقہ کرنا بہت ہی افضل عمل ہے اور بالخصوص چھپ کر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ بھی دیا ظاہر کر کے بھی اور پوشیدہ بھی تاکہ بہتر پر بھی عمل ہو جائے اور بہتر سے بہتر پر بھی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ نے راہ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کئے تھے دس ہزار رات کو، دس ہزار دن میں، دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر۔ دونوں اقوال کے مطابق دونوں اصحاب کی شان نمایاں ہو رہی ہے یا یوں سمجھ لیا جائے کہ یہ آیت دونوں اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔

2۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہو گئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام بیمار پرسی کو تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تمہارے فرزند بیمار ہیں تم اللہ کے لئے کوئی نذر مانو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ خاتون جنت اور آپ کی لونڈی فضہ سب نے تین روزوں کی نذر مانی دونوں شہزادے اللہ کے فضل وکرم سے صحت یاب ہوئے تو تینوں نے روزے رکھے جس دن روزہ رکھا اس دن گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ شمعون یہودی کے پاس گئے اور چند سیر جو بطور قرض لائے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس میں سے کچھ جو چکی میں پیسے اور گھر کے پانچ آدمیوں کے حساب سے شام کی روٹیاں پکائیں اور افطار کے وقت لا کر سامنے رکھیں ابھی لقمہ لے کر منہ میں نہ ڈالا تھا کہ دروازے پر آ کر ایک فقیر نے سوال کیا کہ سلامتی ہو تم پر اے اہل بیت رسول اللہ! میں ایک مسکین مسلمان ہوں تمہارے دروازے پر آیا ہوں مجھے کھانا دو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے خوانوں پر کھلائے گا یہ سن کر ان مقدس حضرات نے وہ ساری

روٹیاں اس مسکین سائل کے حوالے کردیں اور خود پانی پی کر سورہے دوسرے دن پھر روزہ رکھا اسی طرح کچھ جو پیس کر شام کو کھانا تیار کیا افطار کے وقت ایک یتیم آگیا وہ روٹیاں اس کو دے دیں اور پانی پی کر تیسرے دن کا بھی روزہ رکھ لیا تیسرے دن ایک غلام آیا اور ساری روٹیاں اس کے حوالے کردیں چوتھے روز صبح کو اٹھے تو بھوک کی شدت اور ضعف سے چلنے پھرنے کی طاقت نہ تھی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے اس وقت حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سب کی حالت دیکھی تو بے قرار ہوئے یہاں تک کہ آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبر کی تلقین فرمائی اس وقت جبریل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہا اے اہل بیت رسول اللہ تمہیں مبارک ہو کہ تمہاری شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یؤفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما واسیرا الخ(سورہ الدھر)

(یہ ہیں وہ لوگ) جو اپنی منتیں پوری کرتے ہیں۔ اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی پھیلی ہوئی ہے اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین ویتیم واسیر کو۔

(تفسیر کبیر 276/8، خازن ومدارک 340/4، الریاض النضر 302/2، روح البیان 546/6)

3 محمد بن کعب قرظی (تابعی) کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک وقت وہ تھا جب میں بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا اور آج وہ وقت ہے کہ میں ایک دن میں چار ہزار دینار صدقہ کرتا ہوں۔

(اسد الغابہ ج 3، ص 23-24)

اس سے آپ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں کہ آپ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کس قدر مال راہ خدا میں غربا و فقراء کو عنایت فرمایا کرتے تھے آج حب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دعویٰ کرنے والوں کو ذرا دامن میں جھانکنا چاہئے کہ وہ مال واسباب کے ہوتے ہوئے لوگوں کی جو ضرورت مند ہوتے ہیں کس قدر مدد کرتے ہیں اور اپنے دعویٰ میں کس قدر سچے ہیں کیونکہ جس سے محبت ہوتی ہے انسان اس کی خصلتوں کو بھی اپناتا ہے۔

4 ایک دن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں آپ نے فرمایا اس لئے رو رہا ہوں کہ سات دن سے کوئی مہمان میرے گھر نہیں آیا۔

(کیمیائے سعادت ص 530)

سبحان اللہ کیا شان ہے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ سخاوت کا موقع نہ ملنے پر روتے ہیں اور آج ہم ہیں جو ان کی محبت کے دعویٰ دار ہیں کسی کو دینا پڑے تو رونا آتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے "جب دنیا تمہارے سامنے (پاس) آئے تو خرچ کرو کیونکہ وہ تم ہی کو پہنچے گی اور جب وہ تم سے منہ موڑے تب بھی خرچ کرو کہ آخر کار وہ رہنے والی نہیں۔"

(کیمیائے سعادت ص 517)

# خلفائے ثلاثہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم

## حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہم:

ابن عساکر نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے لکھا ہے جس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ میں تشریف لائے تو ابن الکواء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر آپ سے دریافت کیا کہ آپ ہمیں یہ بتلایئے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میرے بعد تم خلیفہ ہو گے یہ بات کہاں تک سچ ہے کیونکہ آپ سے زیادہ صحیح بات اور کون کہہ سکتا ہے آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی وعدہ فرمایا تھا جب میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی سب سے پہلے تصدیق کی تو اب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ کیوں تراشوں اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اس قسم کا کوئی وعدہ فرمایا ہوتا تو میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر کیوں کھڑا ہونے دیتا میں ان دونوں حضرات کو قتل کر ڈالتا خواہ میرا ساتھ دینے والا کوئی بھی نہ ہوتا یہ تو سب کو معلوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفعتاً نہ کسی نے قتل کیا اور نہ یکا یک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری نے شدت اختیار کی اور مؤذن نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز (پڑھانے) کے لئے حسب معمول بلایا تو پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بموجب حکم نماز پڑھائی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشاہدہ فرمایا اس عرصہ میں ایک بار جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ارادہ سے باز رکھنا چاہا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی عورتیں ہو جاؤ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہو کہ وہ نماز پڑھائیں جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو ہم نے اپنے معاملات میں (دربارِ خلافت) غور کیا اور پھر ایسے شخص کو اپنی دنیا کے واسطے بھی اختیار کیا جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین (امامت) کے لئے منتخب فرمایا تھا کیونکہ نماز دین کی اصل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین اور دنیا دونوں کے قائم رکھنے والے تھے۔ لہٰذا ہم سب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کر لی اور سچی بات بھی یہی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اس کے اہل بھی تھے۔ اسی واسطے آپ کی خلافت میں کسی نے اختلاف نہیں کیا اور نہ کسی نے کسی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا اور نہ کسی نے آپ کی خلافت سے روگردانی کی میں نے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسی بناء پر آپ کا حق ادا کیا اور آپ کی اطاعت کی آپ نے جو دے دیا وہ بخوشی قبول کر لیا اور جہاں کہیں آپ نے مجھے جنگ کے لئے بھیجا میں گیا اور دل کھول لڑا۔ یہاں تک کہ ان کے حکم سے شرعی سزائیں بھی دیں (حد جاری کی) یہاں تک کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔

ابن عساکر نے سوید بن غفلہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ

ابوسفیان حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے اور کہا: اے علی اور اے عباس کیا بات ہے کہ خلافت

قریش کے اس قبیلے میں گئی جو مرتبہ کے اعتبار سے کم اور تعداد کے لحاظ سے بھی قلیل ہی ہے بخدا اگر تم دونوں آمادہ ہو تو ہم مدینہ کو اپنے حامیوں اور مؤیدین کے لشکر سے بھر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا خدا کی قسم میں ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتا اگر ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس خلافت کا اہل نہ سمجھا ہوتا تو ہم اس آسانی سے منصب خلافت ان کے حوالہ نہ کرتے اے ابوسفیان اہل ایمان کا شعار خلوص وصداقت ہے وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں خواہ ان کے مستقر اور ان کے اجسام میں مکانی طور پر کتنا ہی فاصلہ کیوں نہ ہو قلب وزبان کا تفاوت اور قول وعمل کا تضاد منافقین کا شیوہ ہے۔
(المرتضٰی بحوالہ کنز العمال ج 3 ص 141)

امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عقبہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مسجد سے نکل کر ٹہلنے لگے آپ نے دیکھا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں آپ نے بڑھ کر ان کو اپنے کاندھے پر اٹھالیا اور فرمایا: میرے ماں باپ قربان، یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں علی کے نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنسنے لگے۔
(صحیح البخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی)

ان تمام باتوں سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان دونوں اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کتنی محبت تھی اور وہ (رحماء بینھم) کے مصداق آپس میں کتنے رحمدل تھے اور ایک دوسرے سے کتنی محبت رکھتے تھے۔

## حضرت عمر فاروق اور علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اور ان کی جگہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامزد ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کے لئے اس لئے نامزد کیا تھا کہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قوت فیصلہ مستقل مزاجی اور عقل ورائے کی پختگی بدرجہ اتم موجود ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے کی طرح میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی حقوق ادا کئے اور مکمل طور پر ان کی اطاعت کی جو کچھ انہوں نے مجھے عطا کیا میں نے لیا انہوں نے مجھے جنگوں میں بھیجا جہاں میں نے دشمنوں سے مقابلے کئے اور آپ کے عہد میں بھی اپنے کوڑوں سے مجرموں کو سزا دی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خیر خواہ قابل اعتماد رفیق ومشیر تھے حکیمانہ انداز میں مشکل سے مشکل مسئلہ کو اس طرح حل کر دیتے کہ شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہ رہتی ایک روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "لولا علی لھلک عمر" اگر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔
(الاستیعاب از ابن عبد البر 2015)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیت المقدس کے سفر پر گئے تو اپنی جگہ پر قائم مقام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو بنا کر گئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں

دے دیا تھا اور یہ دلیل ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتنی عزت دل میں رکھتے تھے اور ان کا آپس میں کس درجہ پیار تھا۔

## حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے خلیفہ منتخب کرنے کی ذمہ داری ایک مجلس کے سپرد کی جو چھ افراد پر مشتمل تھی وہ چھ افراد یہ تھے۔ 1، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، 2، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، 3، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبید اللہ، 4، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن العوام، 5، حضرت سعد بن ابی وقاص، 6، اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ابن عساکر نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خیال آیا کہ اب خلافت کا بار میرے کندھوں پر رکھ دیا جائے گا اور یہ مجلس میرے برابر کسی دوسرے کو حیثیت نہیں دے گی اور مجھے ہی خلیفہ منتخب کرے گی اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور ہم سے وعدہ لیا کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے جس کو خلیفہ مقرر کر دے ہم سب اس کی اطاعت کریں گے اور اس کے احکام کو برضا و رغبت بجالائیں گے اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر خود بیعت کی اس وقت میں نے سوچا کہ میری اطاعت بیعت پر غالب آ گئی۔ اور مجھ سے جو وعدہ لیا گیا وہ (اصل میں) دوسرے کی بیعت کے لئے تھا بہر حال میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بھی بیعت کی اور پہلے خلفاء کی طرح ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقوق ادا کیے ان کی قیادت میں جنگیں لڑیں ان کے عطیات کو قبول کیا اور شرعی سزائیں بھی دیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد میں نے سوچا کہ وہ دونوں خلیفہ جن کی میں نے لفظ بالصلوٰۃ کے ساتھ بیعت کی تھی انتقال فرما چکے ہیں اور جن کی بیعت کے لئے مجھ سے وعدہ لیا گیا تھا وہ بھی اب رخصت ہو گئے پس یہ سوچ کر میں نے بیعت لینا شروع کر دی۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے مدافعت اور باغیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے اجازت طلب کی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں خدا کا واسطہ اس شخص کو دیتا ہوں جو اللہ کو جانتا ہے اور اس کو حق سمجھتا ہے اور اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ میرا اس پر کوئی حق ہے۔ ایک پچھنے لگانے بھر بھی میری خاطر خون نہ بہائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ اجازت طلب کی اور انہوں نے دوبارہ یہی جواب دیا پھر وہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسجد میں آئے اذان ہوئی لوگوں نے کہا "ابا الحسن آگے بڑھیے اور نماز پڑھایئے" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا "امام جب کہ خانہ قید میں ہے میں نماز نہیں پڑھاؤں گا لیکن میں تنہا اپنی نماز پڑھوں گا چنانچہ تنہا نماز پڑھ کر اپنے گھر چلے گئے۔

(عثمان بن عفان ذوالنورین و معنو د استاد صادق عرجون ص 218-219)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناکہ بندی جب اور بھی سخت ہو گئی اور ان کے لئے باہر سے کسی قسم کا رابطہ رکھنے کا موقعہ نہ رہا ان کے پاس جو پانی تھا وہ ختم ہو گیا مسلمانوں سے انہوں نے پانی طلب کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنی سواری پر گئے اور پانی کا ایک مشکیزہ لے کر اندر داخل ہوئے بڑی مشقت سے وہاں پہنچ سکے۔ باغیوں نے ان کو برا بھلا کہا اور سخت وست کہا اور اُن کی سواری کے جانور کو بھگا دیا۔ (المرتضیٰ بحوالہ ابن کثیر ج 7، ص 187)

خلفائے ثلاثہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے ایک فرزند کا نام عمر دوسرے کا ابوبکر اور تیسرے کا نام عثمان رکھا۔

(المرتضیٰ بحوالہ البدایہ والنہایہ ج 7 ص 331-332)

عام طور پر لوگ اپنے فرزندوں کا نام انہیں لوگوں کے نام پر رکھتے ہیں جن سے دلی تعلق ہوتا ہے اور جن کو مثالی انسان سمجھا جاتا ہے۔

## حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم:

ہمارے معاشرے میں دو گروہ ایسے ہیں جن میں سے ایک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ انتہائی بغض وعناد رکھتا ہے جب کہ دوسرا گروہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی اہل بیت کے ساتھ اپنے بغض کا اظہار کر دیتا ہے لیکن ہم دونوں کے بغض کو خدا اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث سمجھتے ہیں اور دونوں سے محبت کو ایمان کا حصہ جانتے ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ دونوں اصحاب کا بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیا مقام تھا اور دونوں کا آپس میں کیسا تعلق تھا۔

ایک ایسی شخصیت کے الفاظ تحریر کرنا بے فائدہ نہ ہوگا جو اہل شریعت اور اہل طریقت کے نزدیک مسلم الثبوت ہیں جن کو دنیائے اسلام مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"وہ اختلافات اور جھگڑے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان میں واقع ہوئے خواہش نفسانی کے باعث ہرگز نہیں تھے یہ حضرات خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت پاک میں تزکیہ کے مقام میں پہنچ چکے تھے اور امارگی سے انہیں آزادی مل گئی تھی۔
میں مجدد پاک اس قدر جانتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بابت میں حق پر تھے اور ان کے مخالف خطا پر تھے لیکن ان کی یہ خطا خطاء اجتہادی ہے جو حد فسق تک نہیں پہنچاتی بلکہ اس طرح کی خطا میں ملامت کی بھی گنجائش نہیں کیونکہ خطاء اجتہادی میں مخطی کے لئے بھی ایک درجہ ثواب ہے اور یزید بدقسمت صحابہ کرام میں سے نہیں اس کی بدبختی میں کیسے کلام ہوسکتا ہے اس بدبخت نے جو کام کیا وہ کوئی کافر فرنگ بھی نہیں کرسکتا۔"

(مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر 54، ص 191-192)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا تم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرتے ہو؟ عرض کیا ہاں فرمایا تمہارے دونوں کے درمیان چپقلش ہوگی پوچھا پھر اس کے بعد کیا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ کی معافی اور خوشنودی عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کی معافی اور خوشنودی سے راضی ہوئے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

ولو شاء اللّٰه ما قتتلوا ولكن اللّٰه يفعل ما يريد○

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے لیکن اللہ جو ارادہ کرتا وہ کرتا ہے۔

(تفسیر درمنثور جلد اول ص 322، مطبوعہ بیروت طبع جدید)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بہت سی ایسی خوبیاں تھیں جس سے ان کے اسلام اور مسلمانوں سے محبت کا پتہ چلتا

ہے جس کو بہت سے مؤرخین نے ذکر کیا ہے جن میں ابن کثیر بھی ہیں ابن کثیر نے لکھا ہے۔

1۔ شہنشاہ روم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملانے کی خواہش ظاہر کی چونکہ ان کا اقتدار رومی سلطنت کے لئے خطرہ بن چکا تھا اور شامی فوجیں اس کی افواج کو مغلوب کر کے ذلیل کر چکی تھیں اس لئے اس نے جب دیکھا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ میں مشغول ہیں تو وہ بڑی فوج لے کر ساتھ کسی قریب کے ملک میں آیا اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لالچ دی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو لکھا۔

بخدا اگر تم نہ رکے اور اے لعین تو اپنے ملک واپس نہ گیا تو ہم اور ہمارے چچازاد بھائی (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دونوں آپس میں مل جائیں گے اور تجھ کو تیرے قلمرو سے خارج کر دیں گے اور روئے زمین کو (اس کی وسعت کے باوجود تجھ پر تنگ کر دیں گے یہ سن کر شاہ روم ڈر گیا اور جنگ بندی کی اپیل کی۔

(المرتضیٰ البدایہ والنہایہ ج 8 ص 119)

اس بات سے معلوم ہوا کہ دفاع اسلام اور مسلمانوں کے اجتماعی تحفظ کے لئے دونوں اصحاب کے نظریات یکساں تھے اختلاف صرف قصاص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تھا کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہتے تھے کہ پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے جب کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہتے تھے کہ پہلے مملکت سے فتنوں کا سد باب ہو جائے۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلین کو سزا دی جائے گی۔

2۔ ضرار صدائی ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا کچھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات بیان کرو (اس نے یوں کہا) جب وہ مسکراتے تو یوں لگتا کہ دانت جڑے ہوئے موتی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کچھ اور صفات بیان کرو ضرار کہتا ہے کہ اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم کرے بخدا وہ بہت زیادہ جاگنے والے، کم نیند کرنے والے اور رات دن کے اکثر اوقات تلاوت قرآن کرنے والے تھے یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور فرمایا اب بس کر و خدا کی قسم اللہ رحم کرے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعی ایسے تھے۔

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد جناب معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رویہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیسا تھا اور دونوں شہزادگان کا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کیا خیال تھا۔

3۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر سال دس لاکھ دینار بطور نذرانہ دیا کرتے تھے۔ یہ رقم تحفہ جات کے علاوہ تھی جو مختلف اقسام سے ان کو دیئے جاتے تھے۔

(مقتل ابی مخنف ص 7 مطبوعہ نجف اشرف)

4۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زندگی بھر حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کوئی برائی اپنے بارے میں نہ پائی اور نہ ہی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے کسی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور نہ ہی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں میں سے کسی وعدہ کو توڑا اور نہ ہی ان سے کسی بہتری اور بھلائی کو کبھی روکا۔

(الاخبار الطوال ص 325، بین معاویہ وعمرو بن العاص مطبوعہ بیروت طبع جدید)

5۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خط لکھا کہ مجھے آپ کا رقعہ ملا اور جو کچھ آپ نے کہا میں اسے بخوبی سمجھ گیا میرے بھائی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو آپ کے ساتھ عہد و پیمان کیے تھے ان کو توڑنے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔
(مقتل ابی مخنف ص 2، مقدمہ مطبوعہ نجف اشرف طبع جدید)

6۔ حضرت امام جعفر صادق سے قطب روانڈی نے روایت کی ہے کہ ایک دن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ ابن جعفر سے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے بھیجے گئے نذرانہ جات سے اس مہینہ کی شروع تاریخوں میں تم تک پہنچ جائیں گے جب مہینہ شروع ہوا تو امام موصوف کے اعلان کے مطابق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے بہت سا مال آ گیا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت مقروض تھے اپنے حصہ سے قرضہ ادا کرنے کے بعد بقیہ اپنے گھر والوں اور دوستوں میں تقسیم کر دیئے اس طرح امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی قرضہ ادا کرنے کے بعد بقیہ مال کے تین حصے کیے ایک حصہ اپنے گھر والوں اور دوستوں کو دیدیا اور دو حصے اپنے بچوں کو روانہ کر دیئے حضرت عبداللہ بن جعفر نے بھی اپنے حصہ کی رقم سے اپنا قرض ادا کرنے کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایلچی کو بطور اظہار خوشی کچھ دیا جب یہ خبر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے ان کے لئے مقررہ رقم میں اضافہ کر دیا۔
(جلاء العیون جلد 1 ص 376 در زندگانی امام مطبوعہ تہران)

اب جو لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان تعلقات کو نہ جانے کن معنوں سے تعبیر کرتے ہیں ان کو دیکھنا چاہئے کہ اگر جیسی بات یہ کرتے ہیں ایسی بات ہوتی تو جناب علی المرتضیٰ کی آل پاک کبھی بھی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلق نہ جوڑتی اور نہ مراعات لیتی لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے۔

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان جھگڑوں، اختلافات اور تنازعات کے بارے میں خاموش رہنا چاہئے کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے باہمی تنازعات کو دور کر دے گا۔ ارشاد ربانی ہے۔

ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین

ان کے دلوں میں جو باہمی رنجش ہو گی ہم اس کو دور کر دیں گے اور وہ بھائی بھائی ہو جائیں گے وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔
(غنیۃ الطالبین ص 182 مترجم شمس بریلوی)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سعد سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا نہ کہنے کی وجہ دریافت کرنا۔

حدیث نمبر 6098 میں ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تمہیں ابوتراب (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو برا کہنے سے کیا چیز مانع ہے؟ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی 676ھ اپنی کتاب شرح مسلم میں اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

علماء نے کہا ہے کہ اس قسم کی احادیث کی تاویل کرنا واجب ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول میں یہ تصریح نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنے کا حکم دیا

تھا بلکہ ان سے برا نہ کہنے کا سبب دریافت کیا تھا کہ آیا تم ان کو تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے برا نہیں کہتے یا اس کا کوئی اور سبب ہے اگر تم ان کو تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے برا نہیں کہتے تو تم حق پر ہو اور تمہارا نظریہ درست ہے اور اگر اس کا سبب کوئی اور ہے تو اس کو بیان کرو غالباً حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق اس جماعت سے تھا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہتی تھی اس کے باوجود حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا نہیں کہتے تھے اس وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سوال کیا تھا اس حدیث کی دوسری تاویل یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو خطا نہیں کہتے اور لوگوں سے نہیں کہتے کہ ہماری رائے اور اجتہاد صحیح ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اور اجتہاد غلط تھا۔

(بحوالہ شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی ج6، ص964)

اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ حضرت امیر معایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زہد و تقویٰ اور ان کے خشوع و خضوع سے آگاہ تھے صرف رائے میں اختلاف تھا ذاتی نہیں یاد رہے کہ مجتہد اگر اجتہاد میں غلطی پر بھی ہو تو اس کے لئے ایک اجر ہے اور یہ بات احادیث و آثار اور اقوال سلف صالحین سے ثابت ہے کہ جو تنازعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ہوا۔ اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطا پر تھے لیکن ایک اجر کے مستحق ہیں اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا یہ تقاضا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہا جائے بلکہ سکوت اختیار کرنا چاہیے۔

## شہادت:

خوارج کے تین افراد عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی، برک بن عبداللہ التمیمی اور عمرو بن بکیر التیمی مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے اور آپس میں یہ عہد کر لیا کہ ہم تین افراد ان تین افراد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر کے اصل قضیہ ہی پاک کر دیں گے (کہ انہی لوگوں کی وجہ سے یہ خلفشار برپا ہوا ہے) تا کہ مسلمانوں کو ان جھگڑوں سے نجات مل جائے چنانچہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برک نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمرو بن بکیر نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کا عہد کر لیا کہ ان تینوں کو ایک ہی رات میں رمضان المبارک میں قتل کر دیں گے چنانچہ یہ تینوں بدبخت ان شہروں کو روانہ ہوئے جہاں جہاں ان کو اپنے نامزد کردہ شخص کو قتل کرنا تھا ان میں سب سے پہلے ابن ملجم کوفہ میں پہنچا اس نے وہاں پہنچ کر دوسرے خوارج سے رابطہ قائم کر کے اپنا ارادہ ان پر ظاہر کیا کہ وہ 17 رمضان المبارک 40ھ کو جمعہ کی شب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دے گا۔

ادھر 17 رمضان المبارک 40ھ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علی الصبح بیدار ہو کر اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت نے میرے ساتھ کجروی اختیار کی ہے اور اس نے سخت نزاع برپا کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے جواب

میں مجھ سے فرمایا کہ تم اللہ سے دعا کرو چنانچہ میں نے بارگاہِ رب العزت میں اس طرح دعا کی کہ الٰہی مجھے تو ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں پہنچا دے اور میرے بجائے ان لوگوں کا واسطہ ایسے شخص سے ڈال دے جو اچھے نہ ہوں ابھی آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ اتنے میں ابا ح مؤذن نے آ کر آواز دی الصلوٰۃ الصلوٰۃ! چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے چلے راستے میں آپ لوگوں کو نماز کے لئے آواز دے دے کر جگاتے جاتے تھے کہ اتنے میں ازلی بدبخت ابن ملجم سے سامنا ہوا اور اس نے اچانک آپ پر تلوار کا ایک بھرپور وار کیا وار اتنا شدید تھا کہ آپ کی پیشانی کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جا کر ٹھہری اتنی دیر میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور قاتل کو پکڑ لیا زخم بہت کاری تھا پھر بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ و ہفتہ تک بقید حیات رہے مگر اتوار کی شب میں آپ کی روح بارگاہِ اقدس کی طرف پرواز کر گئی۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو غسل دیا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

کسے را میسر نہ شد ایں سعاد
بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

## روضہ مبارک:

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ کے بعد آپ کو دار الامارت کوفہ میں رات کے وقت دفن کر دیا۔ ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف کو اس لئے ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ کہیں بدبخت خارجی اس کی بھی بے حرمتی نہ کریں بعد میں آپ کے فرزند امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے جسد مبارک کو کوفہ سے مدینہ منورہ منتقل کر دیا تھا۔ مبرو نے محمد بن حبیب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل ہونے والا پہلا جسم مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔

ابن عساکر نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسد مبارک مدینہ منورہ لے جانے لگے تاکہ وہاں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے اقدس میں دفن کریں جسم کو ایک اونٹ پر رکھا ہوا تھا رات کا وقت تھا وہ اونٹ راستہ میں کسی طرف بھاگ گیا اور اس کا کوئی پتہ نہیں چلا بعض کہتے ہیں کہ تلاش و جستجو کے بعد وہ اونٹ بنو طے میں مل گیا اور آپ کو اسی سرزمین میں دفن کر دیا گیا۔

ابن سعد طبقات میں فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں مدفون ہیں۔

ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجف اشرف میں مدفون ہیں جہاں مرقد انور آج بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

حافظ ابو عبداللہ نے اپنے استاد سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو وصیت فرمائی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھ کو ایک تخت پر رکھ کر نجف اشرف لے جانا، جہاں تم دونوں ایک سفید پتھر دیکھو گے جس میں نور چمکتا ہوگا پھر اس مقام پر زمین کھودنا زمین کھودتے ہوئے تم تختہ پاؤ گے وہ میری قبر ہے لہٰذا مجھے وہاں دفن کر دینا۔

(سفینۂ نوح بحوالہ حاکم شمس التواریخ ص 1290/4)

علامہ دمیری حیوۃ الحیوان میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید شکار کھیلنے کے لئے نکلا اس نے اپنے چیتوں کو شکار پر چھوڑا شکار دوڑ کر ایک قبر کے پاس جا کر ٹھہر گیا چیتے بھی قبر سے دور ہٹ کر کھڑے ہو گئے ہارون رشید اس بات سے سخت حیران ہوا کہ راستے میں ایک شخص آ گیا۔ جس کو حالات معلوم تھے اس نے کہا امیر المومنین یہ قبر انور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے ہارون رشید نے کہا تجھے کیونکر معلوم ہوا اس نے کہا میرا باپ حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس قبر کی زیارت کے لئے آیا کرتا تھا اور وہ اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے اور امام باقر اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس قبر انور کی زیارت کو آتے تھے اور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا پورا علم حاصل تھا۔

ہارون رشید نے حکم دے کر وہاں ایک پتھر کا کتبہ لگا دیا یہ پہلی تعمیر تھی جو نجف اشرف میں آپ کے مزار مبارک پر بنائی گئی اس کے بعد سلاطین سامانیہ کے عہد میں وہاں بہت سی عمارتیں بنائی گئیں۔

(سفینہ نوح بحوالہ الریاض النضر وض ص 335/2)

آخر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بارے میں ہے ملاحظہ فرمائیں۔

احمد اور حاکم نے بسند صحیح عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن یاسر سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ دو شخص سب سے زیادہ شقی ہیں ایک تو آل ثمود میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا اور دوسرا جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا اور تمہاری داڑھی خون میں تربتر ہو جائے گی۔

## اقوال:

اب آخر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال زریں پیش کرتے ہیں۔ آپ کے اقوال روشنی کے وہ مینار ہیں جن پر عمل کر کے آدمی جہالت کے اندھیروں سے نکل کے ہدایت کا نور حاصل کر لیتا ہے۔

1: سب سے بڑی خیانت قوم کے ساتھ غداری ہے۔

2: ذلت کی بجائے تکلیف اٹھانا بہتر ہے۔

3: کہاوتیں اور مثالیں عقلمندوں اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بیان کی جاتی ہیں نادانوں کو ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

4: شریفوں کے واسطے یہ بڑی مصیبت ہے کہ ان کو شریروں کی خاطر مدارت کی ضرورت پیش آئے۔

5: اگر تمہیں اپنے مخالف پر غلبہ و قدرت حاصل ہو جائے تو عفو سے کام لو یہی غلبے کی نعمت کے لئے اظہار تشکر ہے۔

6: سب سے نادار شخص وہ ہے جو کسی کو دوست نہ بنا سکے اور اس سے بھی زیادہ تہی دست وہ ہے جو دوستوں کو پا کر انہیں کھو دے۔

7: جسے اپنے رد کر دیتے ہیں اسے غیر اپنا لیتے ہیں۔

8: جس کو اس کا اچھا عمل آگے نہیں بڑھا سکا اسے نسب کوئی عزت نہیں دے سکے گا۔

9: زہد کا افضل مرتبہ اپنے زہد کو چھپانا ہے۔
10: اصل تمنا آرزوؤں کے ترک کر دینے کا نام ہے۔
11: جس کی امیدیں بڑھتی جائیں اس کے اعمال بگڑتے جاتے ہیں۔
12: فرائض کو ضائع کر کے نوافل کے ذریعے قرب خدا حاصل نہیں ہوسکتا۔
13: وہ گناہ جو تمہیں افسردہ کر دے اس نیکی سے بہتر ہے جو مغرور بنا دے۔
14: صبر دو طرح کا ہوتا ہے ناپسندیدہ بات پر صبر اور دوسرے مرغوب چیز پر صبر یعنی ضبط کرنا
15: ضرورت کا پورا نہ کرنا اس سے بہتر ہے کہ کسی کم ظرف سے کچھ طلب کیا جائے۔
16: تھوڑا دینے سے کیا شرمانا بہر حال نہ دینے سے تو بہتر ہے۔
17: جب سے میں نے حق کو پایا ہے اس کے بارے میں کبھی شک کا شکار نہیں ہوا۔
18: تم سمجھنے کے لئے سوال و جواب کیا کرو الجھنے کے لئے نہیں۔
19: اللہ کی نافرمانیوں سے بچو کہ وہ گواہ بھی ہے اور (کل کو) حاکم بھی وہی ہوگا۔
20: سب سے سنگین گناہ وہی ہے جسے کرنے والا معمولی سمجھ کر کرے۔
21: جو شخص کسی صاحب ایمان سے اپنی ضرورت بیان کرے تو گویا وہ اللہ کے سامنے بیان کر رہا ہے اور اگر وہ کسی کافر کے در پر دستک دے تو سمجھ لے وہ اللہ کی شکایت اس کے پاس لے کر گیا ہے۔
22: دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے ایک طالب علم اور دوسرا طالب دنیا۔
23: ظالم کے لئے وہ لمحے بہت شدید ہوتے ہیں جب مظلوم کو اس پر فوقیت حاصل ہو جائے۔
24: دوستی اختیار کرو مگر آبرو ہاتھ سے نہ جانے دو۔
25: کسی کے ایمان کا اندازہ اس کے وعدوں سے لگاؤ۔
26: حماقت سے زیادہ کوئی مفلسی اور تنگدستی نہیں۔
27: جو شخص لوگوں میں انصاف کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔
28: عالم کے سامنے تیرا پڑھنا اور عالم کا تیرے سامنے پڑھنا برابر ہے۔
29: لوگ ایک زمانہ بھی دیکھیں گے کہ مومن شخص کو غلام سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا
30: سب سے بڑی تونگری عقل ہے۔
31: احمق کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ تم کو نفع پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے لیکن پہنچ جاتا ہے ضرر
32: جب رزق ملتا ہے تو عقل سے نہیں ملتا بلکہ یہ رزق تقدیر ہی سے حاصل ہوتا ہے۔
33: اپنا راز سوائے اپنی ذات کے کسی پر ظاہر نہ کر۔

34: جب حوادث زمانہ انتہا کو پہنچ جاتے ہیں تو اس کے بعد کشادگی جلد آ جاتی ہے۔

35: جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ وہ بعید کو قریب اور قریب کو بعید کر دیتا ہے۔

36: قرآن پر عمل کرو اس لئے کہ عالم وہی شخص ہے جو علم پر عمل بھی کرے اور اپنے عمل کو علم کے مطابق بنائے۔

37: خوش اخلاقی بہترین دوست ہے۔

38: عقل و شعور بہترین ساتھی ہے۔

39: ادب بہترین میراث ہے۔

40: بغیر طلب کے کچھ دینا سخاوت ہے۔

41: زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔

42: محبت دور کے لوگوں کو قریب اور عداوت قریب کے لوگوں کو دور کر دیتی ہے۔

43: کوئی شخص گناہ کے علاوہ کسی چیز سے خوفزدہ نہ ہو۔

44: کسی چیز کے سیکھنے میں شرم نہ کرو۔

45: صبر اور ایمان کی مثال سر اور جسم جیسی ہے جب صبر جاتا رہتا ہے تو ایمان رخصت ہو جاتا ہے گویا جب سر اڑ گیا تو جسم کی طاقت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

46: کامل فقیہہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور لوگوں کو گناہ کرنے کی ڈھیل نہ دے۔

47: وہ علم نہیں جس کو اچھی طرح سمجھا نہ گیا۔

48: وہ کام کرو جو بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو اور عمل صالح کرنے میں زیادہ سے زیادہ سعی کرو کیونکہ عمل صالح بغیر تقویٰ قابل قبول نہیں ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس عمل میں خلوص نہ ہو وہ کیسے قابل قبول ہو سکتا ہے۔

49: جب دنیا کسی پر مہربان ہوتی ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی مستعار دیتی ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو اس کی اپنی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔

50: عالم کو کسی مسئلہ میں دریافت کرنے پر (جب کہ وہ اس سے کماحقہ واقف نہ ہو) یہ کہنے میں شرم نہیں کرنا چاہئے کہ میں اس مسئلہ سے واقف نہیں ہوں۔

## علم و فضل

علقمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے "مدینہ کے سب سے بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ عطاء سے دریافت کیا گیا کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے صحابہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کوئی عالم تھا؟ تو عطاء نے کہا "خدا کی قسم مجھے کوئی ایسا شخص معلوم نہیں"، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی بات ثابت ہو جاتی تو ہم کسی دوسرے کی جانب رجوع نہ کرتے۔

(اسد الغابہ ج 4 ص 140)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین الٰہی میں سب سے شدید عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ حیا والے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں ایسے کٹھن مسئلے سے کہ اس کا حل ابو الحسن یعنی حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نہ ہو۔

عہد فاروقی میں ایک عورت پیش ہوئی جس کا قصہ یہ تھا کہ وہ جنگل میں جارہی تھی پیاس سے بیتاب ہوگئی۔ ایک چرواہا اس کو نظر آیا اس نے اس سے پانی مانگا اس بدنیت نے کہا کہ پانی پلاؤں گا اگر تو اپنی جان پر مجھ کو قابو دے گی اس عورت نے مجبور ہو کر اقرار کرلیا اور اس چرواہے نے اس کے ساتھ بدفعلی کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام سے اس عورت کے سنگسار کرنے کے متعلق مشورہ کیا۔ حضرت شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو مضطر تھی اس پر حد نہیں ہوسکتی چنانچہ آپ ہی کی رائے بحال رہی اور وہ عورت چھوڑ دی گئی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر آپ سے فرمایا کرتے تھے کہ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ مجھ کو تمہارے بعد تک زندہ نہ رکھے۔

## علم قرآن کے مضمون میں لگاتا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے ابن عباس! عشاء کی نماز پڑھ کر تم قبرستان پہنچ جانا چنانچہ میں نے نماز پڑھی اور وہاں پہنچ گیا اس رات چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ فرمایا الحمد للہ کے الف کی تفسیر کیا ہے؟ میں نے کہا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں انہوں نے ایک ساعت گفتگو فرمائی۔ پھر فرمایا الحمد کے لام کی تفسیر کیا ہے؟ میں نے کہا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں انہوں نے ایک ساعت گفتگو فرمائی۔

پھر فرمایا الحمد کی حاء کی تفسیر کیا ہے؟ میں نے کہا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں انہوں نے ایک ساعت گفتگو فرمائی۔ پھر فرمایا الحمد للہ کے میم کی تفسیر کیا ہے؟ میں نے کہا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں انہوں نے ایک ساعت گفتگو فرمائی۔ پھر فرمایا الحمد للہ کے دال کی تفسیر کیا ہے؟ میں نے کہا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں انہوں نے ایک ساعت گفتگو فرمائی۔ یہاں تک کہ صبح کاذب نمودار ہوگئی آپ نے فرمایا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر جاؤ اور صبح کی نماز کی تیاری کرو میں وہاں سے اٹھا تو جو کچھ آپ نے فرمایا تھا اسے محفوظ کرچکا تھا۔ پھر میں نے غور کیا تو قرآن پاک کے بارے میں میرا علم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کے سامنے اس طرح تھا جیسے سمندر کے سامنے ایک حوض۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے سامنے اور میرا علم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کے سامنے اور میرا علم کیا اور صحابہ کا علم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس طرح ہیں جیسے ایک قطرہ سات سمندروں کے سامنے ہو غور کرو کہ مخلوق کے علم و معارف میں کتنا فرق ہے۔

(برکات آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم مصنف علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی مترجم محمد عبدالحکیم شرف قادری ص 132-131)

## محبان علی:

دار قطنی نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ اے ابوالحسن تو اور تیرے محب جنت میں ہوں گے اور ایک قوم تیری محبت کا دعویٰ کرے گی اور پھر اسلام کو رسوا کرے گی اور اسے پھینک کر دین سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ یہ بُرے اخلاق والے روافض ہوں گے انہیں پاؤ تو ان سے جنگ کرو کیونکہ مشرک ہیں۔ دار قطنی نے کہا یہ حدیث کثیر اسناد سے ثابت ہے۔

(بحوالہ شرف سادات ص 326)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی شرف سادات کے ص 203 تا 205 میں فرماتے ہیں کہ میں نے زمخشری کی تفسیر کشاف میں طویل حدیث دیکھی جسے ان سے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں نقل فرمایا ہے۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔

جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا وہ شہید فوت ہوا۔

خبردار جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا وہ بخشا ہوا فوت ہوا۔

خبردار جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا وہ توبہ تائب ہو کر فوت ہوا۔

خبردار جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا وہ کامل ایمان کے ساتھ مومن فوت ہوا۔

سنو جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا اسے پہلے ملک الموت اور پھر منکر نکیر جنت کی بشارت دیتے ہیں۔

سنو جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا وہ جنت میں اس طرح جائے گا جیسے عروس اپنے شوہر کے ساتھ گھر جاتی ہے۔

سنو جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

سنو جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا وہ اہل سنت والجماعت پر فوت ہوا۔

جان لو جو شخص بغض آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فوت ہوا قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کی پیشانی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس شدہ تحریر ہوگا۔

جان لو جو شخص بغضِ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فوت ہوا وہ کافر مرا۔

خبردار جو شخص بغضِ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فوت ہوا اور وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل وہ لوگ ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پرورش میں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب ہیں اور بے شک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تعلق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آل کا ہے۔

صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ جب آیت مودت نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

علی و فاطمہ ابناھما یعنی علی و فاطمہ اور ان کے بیٹے

☆☆☆☆

**باب نمبر 2:**

# حضرت علیؓ، سیدہ فاطمہ الزہرہؓ اوران کی اولاد کی فضیلت

## گھرانہ علی المرتضی رضی اللہ عنہ:

عن انس بن مالك رضی اللّٰه عنه عنِ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم كان یمر بباب فامطة ستة اذا خرج الی صلاة الفجر، یقول: الصلاة! یا اهل البیت ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِیْرًا﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے اہل بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے)۔۔۔۔اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک وصاف کر دے۔''

1: ترمذی، الجامع صحیح، 5:352، رقم 3206
2: احمد بن حنبل، المسند: 3:259، 285
3: احمد بن حنبل فضائل الصحابہ، 2:761، رقم 1340، 1341
4: ابن ابی شیبہ، المصنف 6:388، رقم: 32272
5: شیبانی، الآحاد والمثانی۔ 5:360، رقم 2953
6: عبد بن حمید، المسند: 367، رقم 1223
7: حاکم، المستدرک، 3:172، رقم 4748
8: طبرانی، المعجم الکبیر، 3:56، رقم 2671
9: بخاری نے ''الکنیٰ'' (ص: 25، رقم 205) میں ابوالحمراء سے حدیث روایت کی ہے جس میں آپ ﷺ کے اس عمل کی مدت نو ماہ بیان کی گئی ہے۔
10: عبد بن حمید نے المسند (ص 173، رقم 475) میں امام بخاری کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔
11: ابن حبان نے، طبقات المحدثین باصبهان (4:148) میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت میں آٹھ ماہ کا ذکر کیا ہے۔

12: ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 218:7

13: ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 134:2

14: مزی، تہذیب الکمال، 35، 250، 251

15: ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 483:3

16: سیوطی نے، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (613:5) میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

17: سیوطی نے، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (607:6) میں حضرت ابو الحمراء سے روایت کی ہے۔

18: شوکانی، فتح القدیر، 280:4

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی قولہ: ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ﴾ قال: نزلت فی خمسۃ: فی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلی، فاطمہ، والحسن، والحسین رضی اللّٰہ عنہم۔

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارکہ۔۔۔اے اہل بیت اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے۔۔۔کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں۔۔۔حضور نبی کریم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔

1: طبرانی، المعجم الاوسط، 380:3، رقم: 3456

2: طبرانی، المعجم الصغیر، 231:1، رقم 375

3: ابن حبان، طبقات المحدثین باصبہان، 384:3

4: خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 278:10

5: طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، 6:22

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گھرانہ ہی اہل کساء ہے:

عن صفیۃ بنت شیبۃ، قالت: قالت عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا: خرج النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود۔ فجاء الحسن بن علی رضی اللّٰہ عنہما فادخلہ، ثم جاء الحسین رضی الہ عنہ فدکل معہ، ثم جاء ت فاطمۃ رضی اللّٰہ عنہا فادخلہا، ثم جاء علی رضی اللّٰہ عنہ فادخلہ، ثم قال: ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا﴾

صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون کے کجاووں کے نقش بنے ہوئے

تھے پس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: "اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک وصاف کر دے۔"

عن عمر بن ابی سلمة ربیب النبی ﷺ، قال: لما نزلت هذه الآیة علی النبی ﷺ ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴾ فی بیت ام سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسینا رضی اللّٰه عنهم فجللهم بکساء، وعلی رضی اللّٰه عنهم خلف ظهره فجلله بکساء، ثم قال: اللهم! هؤلاء اهل بیت، فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ "اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔" نازل ہوئی: تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن، اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پیچھے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا، الٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک وصاف کر دے۔"

## زوجہ علی سیدۃ نساء العالمین:

عن عائشة رضی اللّٰه عنها، ان النبی ﷺ قال و هو فی مرضه الذی توفی فیه: یا فاطمة! الا ترضین ان تکونی سیدة نساء العالمین وسیدة نساء هذه الامة وسیدة نساء المؤمنین۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔

عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت: اقبلت فاطمة تمشی کان مشیتها مشی النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم، فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم، مرحبا بابنتی۔ ثم اجلسها عن یمینه او عن شماله، ثم اسر الیها حدیثا فبکت، فقلت لها: لما تبکین؟ ثم اسر الیها حدیثا فضحکت، فقلت ما رایت کالیوم فرحا اقرب من حزن، فسالتها عما قال، فقالت: ما کنت لافشی سر رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ان جبریل

كان يعارضني القرآن كل سنة مرة، وانه عارضني العام مرتين، ولا اراه الا حضر اجلي، وانك اول اهل بيتي لحاقا بي، فبكيت فقال: اما ترضين، ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة، او نساء المؤمنين! فضحكت لذلك۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور اُن کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پوچھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کرسکتی۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے اُن سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آپہنچا ہے۔ اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملوگی۔ اس بات نے مجھے رلایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو؟ پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔

عن مسروق: حدثتني عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها، قالت قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا فاطمة! الا ترضين ان تكوني سيدة نساء المؤمنين۔ او سيدة نساء هذه الامة۔

حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه، ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: ان ملكا من السماء لم يكن زارني، فاستاذن الله في زيارتي، فبشرني او اخبرني ان فاطمة سيدة نساء امتي۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔

**اولادِ علی:**

عن حذیفة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ان هذا ملك لم ینزل الارض قط قبل هذه اللیلة استاذن ربه ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة، وان الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا۔ اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے: فاطمہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔

عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال لفاطمة رضی اللّٰه عنها: الا ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة۔ وابناك سیدا شباب اهل الجنة۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر خوشی نہیں کہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللّٰه عنه قال: خط رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فی الارض اربعة خطوط۔ قال: تدرون ما هذا؟ فقالوا: اللّٰه و رسوله اعلم۔ فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: افضل نساء اهل الجنة: خدیجة بنت خویلد، و فاطمة بنت محمد، و آسیة بنت مزاحم امراة فرعون، ومریم ابنة عمران رضی اللّٰه عنهم اجمعین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار (4) لکیریں کھینچیں اور فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت کی تمام عورتوں سے افضل ترین (چار) ہیں۔ خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنھن اجمعین۔

عن صالح قال: قالت عائشة لفاطمة بنت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم الا ابشرك ان سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم یقول: سیدات اهل الجنة اربع مریم بن عمران و فاطمة بن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و خدیجة بنت خویلد، و آسیة امراة فرعون۔

حضرت صالح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں! (وہ یہ کہ) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اہل جنت

کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔

## حرمت جہنم:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لفاطمۃ رضی اللّٰہ عنہا: ان اللّٰہ غیر معذبك ولا ولدك۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔

عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فاطمۃ حصنت فرجہا فحرمہا اللّٰہ وذریتہا علی النار۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔

عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم انما سمیت بنتی فاطمۃ لان اللّٰہ فطمہا وفطم محبیہا عن النار۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلک کر دیا ہے۔''

## زوجہ علی کا مقام:

عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما: ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا سافر کان آخر الناس عہدا بہ فاطمۃ و اذا قدم من سفر کان اول الناس بہ عہدا فاطمۃ رضی اللّٰہ عنہا۔ فقال لہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فداك ابی و امی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔ اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں۔ اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ فداك ابی و امی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے

تھے۔ (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

عن المسور بن مخرمة: ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال: فاطمة بضعة منى، فمن اغضبها اغضبنى۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

عن محمد بن على قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم انما فاطمة بضعة منى، فمن اغضبها اغضبنى۔

محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

عن على رضى اللّٰه عنه انه كان عند رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فقال: اى شى خير للمرأة؟ فسكتوا، فلما رجعت قلت لفاطمة! اى شى خير للنساء؟ قالت: الا يراهن الرجال۔ فذكرت ذلك للنبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم، فقال انما فاطمة بضعة منى۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: عورت کے لئے کونسی شے بہتر ہے؟ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ جب میں گھر لوٹا تو میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا بتاؤ عورت کے لئے کونسی شے بہتر ہے؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا۔ عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُسے غیر مرد نہ دیکھے۔ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔

عن عائشة ام المؤمنين رضى اله عنها قالت: كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم اذا رآها قد اقبلت رحب بها، ثم قام اليها فقبلها، ثم اخذبيدها فجاء بها حتى يجلسها فى مكانه۔ وكانت اذا رات النبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم رحبت به، ثم قامت اليه فقبلته صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے۔ پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور اُنہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔

عن ام المؤمنين عائشة رضی اللّٰه عنها انها قالت: كانت (فاطمة) اذا دخلت عليه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم رحب بها و قام اليها فاخذ بيدها فقبلها و اجلسها فى مجلسه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر اُن کا استقبال کرتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے اور اُنہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔

عن ام المؤمنين عائشة رضی اللّٰه عنها انها قالت: كانت (فاطمة) اذا دخلت عليه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم قام اليها فقبلها ورحب بها واخذ بيدها۔ فاجلسها فى مجلسه وكانت هى اذا دخل عليها رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قامت اليه مستقبلة وبلت يده۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو کر اُن کا استقبال فرماتے، اُنہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیتیں۔

عن علی انه دخل على النبى صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم وقد بسط شملة، فجلس عليها هو وفاطمة و علی والحسن و الحسين، ثم اخذ النبى صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم بمجامعه فعقد عليهم، ثم قال: اللهم ارض عنهم كما انا عنهم راض۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اُس پر حضور ﷺ حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اُس چادر کے کنارے پکڑے اور اُن پر ڈال کر اُس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا! اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔

عن ثوبان مولى رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم قال: كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم اذا سافر كان آخر عهده بانسان من اهله فاطمة، و اول من يدخل عليها اذا قدم فاطمة۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں،

اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔

عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما: ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا سافر کان آخر الناس عہدا بہ فاطمۃ، واذا قدم من سفر کان اول الناس بہ عہدا فاطمۃ رضی اللّٰہ عنہا۔ فقال لہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فداك ابی و امی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتی اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں۔ اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے، (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

عن ابن عباس قال: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قدم من سفر قبل ابنتہ فاطمۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے۔

عن جمیع بن عمیر التیمی، قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسئلت ای الناس کان احب الی رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قالت: فاطمۃ، فقیل: من الرجال؟ قالت: زوجہا ان کان ما علمت صواما قواما۔

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا عرض کیا گیا مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا اُن کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔

عن ابن بریدۃ، عن ابیہ، قال: کان احب النساء ای رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔

عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن، قال: اخبرنی اسامۃ بن زید، قال: کنت جالسا اذا جاء علی و العباس رضی اللّٰہ عنہما یستاذنان، فقالا: یا اسامۃ استاذن لنا علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللّٰہ! علی و العباس یستاذنان، فقال:

اتدری، ما جاء بهما؟ قلت: لا، فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم لکنی ادری، ائذن لهما، فدخلا، فقالا یا رسول اللّٰه جئناك نسالك ای اهلك احب الیك؟ قال: فاطمة بنت محمد۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے کہا: اُسامہ! ہمارے لئے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما (حاضری کی) اجازت مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں انہیں آنے دو۔ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم یہ بات جاننے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اہلِ بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد۔

عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه، قال: قال علی بن ابی طالب رضی اللّٰه عنه یا رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ایما احب الیك: انا ام فاطمة؟ قال: فاطمة احب الی منك، وانت اعز علی منها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم میرے نزدیک اُس سے زیادہ عزیز ہو۔

عن ابن ابی نجیح عن ابیه، قال: اخبرنی من سمع علیا علی منبر الکوفة یقول: دخل علینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فجلس عند رؤوسنا فدعا باناء فیه ماء فاتی به فدعا فیه بالبرکة ثم رشه علینا، فقلت: یا رسول اللّٰه! انا احب الیك ام هی؟ قال: هی احب الی منك وانت اعز علی منها۔

ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے منبر کوفہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا برتن منگوایا۔ آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ فرمایا: مجھے یہ تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔

عن عائشة ام المؤمنین رضی اللّٰه عنها، قالت: ما رایت احدا اشبه سمتا و دلا وهدیا برسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فی قیامها و قعودها من فاطمة بنت رسول اللّٰه

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واطوار، سیرت وکردار اور نشست وبرخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

عن عائشة ام المؤمنين رضی اللّٰہ عنها قالت: ما رايت احدا من الناس كان اشبه بالنبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم كلاما ولا حديثا ولا جلسة من فاطمة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اندازِ گفتگو میں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

عن انس بن مالك رضی اللّٰہ عنه قال لم يكن احد اشبه برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم من الحسن بن علی، و فاطمة صلوات اللّٰہ علیهم اجمعين۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔

عن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت اجتمع نساء النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فلم يغادر منهن امراة، فجاء ت فاطمة تمشی كان مشيتها مشية رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: مرحبا بابنتی۔ فاجلسها عن يمينه او عن شماله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔

عن مسروق: حدثتنی عائشة ام المؤمنين رضی اللّٰہ عنها قالت: انا كنا ازواج النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم عنده جميعا، لم تغادر منا واحدة، فاقبلت فاطمة علیها السلام تمشی، ولا واللّٰہ ما تخفی مشيتها من مشية رسول اللّٰہ ﷺ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں، پس اللہ کی قسم ان کا چلنا حضور ﷺ کے چلنے سے ذرہ بھر مختلف نہ تھا۔

عن المسور بن مخرمة رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم انما فاطمة شجنة منی يبسطنی ما يبسطها و يقبضنی ما يقبضها۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔[1]

عن سعيد بن ابان القرشي، قال: دخل عبد اللّٰه بن حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب على عمر بن عبدالعزيز، وهو حدث السن وله وفرة، فرفع عمر مجلسه واقبل عليه، وقضى حوائجه، ثم اخذ عكنة من عكنه، فغمزها حتى اوجعه، وقال: اذكرها عندك للشفاعة۔ فلما خرج لامه قومه وقالوا: فعلت هذا بغلام حدث! فقال: ان الثقة حدثني حتى كاني اسمعه من في رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم

انما فاطمة بضعة مني، يسرني ما يسرها۔

وانا اعلم ان فاطمة رضي اللّٰه عنها لو كانت حية، لسرها ما فعلت بابنها۔ قالوا: فما معنى غمزك بطنه، وقولك ما قلت؟ قال: انه ليس احد من بني هاشم الا وله شفاعة، فرجوت ان اكون في شفاعة هذا۔

سعید بن ابان قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جو کہ ابھی نوعمر تھے، اپنے ایک کام کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے۔ پس (اُن کے آنے پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی مجلس برخاست کر دی اور اُن کا استقبال کیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ پھر اُن کے پیٹ کے بل کو اس قدر دبایا کہ انہیں درد محسوس ہوئی، اور فرمایا یہ بات (قیامت کے دن) شفاعت کے وقت یاد رکھنا۔ جب وہ سید چلے گئے تو لوگوں نے انہیں ملامت کی اور کہا: آپ نے ایک نوعمر لڑکے کی اتنی آؤ بھگت کی؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ راوی سے حدیث مبارکہ اس طرح سنی ہے کہ گویا میں خود رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں (کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں)

بے شک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو اسے خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے۔

(پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات ہوتیں تو وہ اس عمل سے ضرور خوش ہوتیں جو میں نے ان کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کا ان کے پیٹ میں چٹکی لگانے کا کیا مطلب ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنی ہاشم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے شفاعت کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو۔ پس میں نے چاہا کہ میں اس لڑکے کی شفاعت کا حق دار بنوں۔

عن المسور بن مخرمة: ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال: فاطمة بضعة

منی، فمن اغضبها اغضبنی۔
حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لفاطمۃ: ان اللّٰہ یغضب لغضبك، ویرضی لرضاك
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔

عن المسور بن مخرمۃ، قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی، یؤ دینی ما آذاھا۔
حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔

عن عبداللّٰہ بن الزبیر رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی، یؤ ذینی ما آذاھا، وینصبنی ما انصبھا۔
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے۔ اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے، اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔

عن زید بن ارقم رضی اللّٰہ عنہ، ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی و فاطمۃ و الحسن و الحسین رضی اللّٰہ عنہ: انا حرب لمن حاربتم، وسلم لمن سالمتم
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے، اور جس سے تم صلح کرو گے میں اُس سے صلح کروں گا۔

عن زید بن ارقم رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لفاطمۃ والحسن و الحسین انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم۔
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔

عن ابی ھریرۃ رض اللّٰہ عنہ قال: نظر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم الی علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین، فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف نظر التفات کی اور ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے۔)

عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من ابغضنا اھل البیت فھو منافق۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم اہل بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔

عن زر قال: قال علی رضی اللّٰہ عنہ: لا یحبنا منافق ولا یبغضنا مؤمن۔

حضرت زر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منافق شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ محبت نہیں کرتا اور مؤمن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔

عن جابر بن عبداللّٰہ الانصاری رضی اللّٰہ عنھما قال: خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یقول: ایھا الناس! من ابغضنا اھل ابیت حشرہ اللّٰہ یوم القیامۃ یھودیا۔ فقلت: یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وان صام وصلی؟ قال: وان صام وصلی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''جس نے ہم اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا روزِ قیامت اُس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے (اس کے باوجود دشمن اہل بیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کی عبادات کو رد فرما کر اُسے یہودیوں کے ساتھ اُٹھائے گا۔)

عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ! لا یبغضنا اھل البیت احد الا ادخلہ اللّٰہ النار۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہلِ بیت سے بغض رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں نہ ڈالے۔

عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لو ان رجلا صفن بین الرکن والمقام، فصلی وصام، ثم لقی اللّٰہ وھو مبغض لاھل بیت محمد دخل النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کے پاس رُکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ (بھی) رکھے اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔

عن معاوية بن حديج، عن الحسن بن علي رضى الله عنهما، انه قال له: يا معاوية بن حُديج! اياك وبغضنا فان رسول الله ﷺ قال لا يبغضنا ولا يحسدنا احد الا ذيد عن الحوض يوم القيامة بسياط من نار۔

حضرت معاویہ بن خدیج نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ بن خدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے۔ ہمارے ساتھ بغض و حسد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے ذرے سے دُھتکارانہ جائے۔

عن عائشة رضى الله عنها قالت: اجتمع نساء النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فلم يغادر منهن امراة، فجاء ت فاطمة تمشي كانَ مشيتها مشية رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مرحبا بابنتي۔ فاجلسها عن يمينه او عن شماله، ثم انه اسر اليها حديثا فبكت فاطمة، ثم انه سارها فضحكت ايضا، فقلت لها: ما يبكيك؟ فقالت: ما كنت لافشي سر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ فقلت: ما رايت كاليوم فرحا اقرب من حزن۔ فقلت لها حين بكت اخصك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بحديثه دوننا ثم تبكين؟ وسالتها عما قال، فقالت ما كنت لافشي سر رسول الله ﷺ۔ حتى اذا قبض سالتها، فقالت: انه كان حديثني ان جبريل كان يعارضه بالقرآن كل عام مرة، وانه عارضه به في العام مرتين، ولا اراني الا قد حضر اجلي، وانك اول اهلي لحوقا بي، ونعم السلف انا لك۔ فبكيت لذلك ثم انه سارني، فقال: الا ترضين ان تكوني سيدة نساء المؤمنين، او سيدة نساء هذه الامة۔ فضحكت لذلك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں جن کی چال بالکل رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر آپ ﷺ نے اُن سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت

فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وجہ سے روئیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات کی ہے۔ پھر بھی آپ رو رہی ہیں۔ اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ تو اُنہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشاء نہیں کروں گی حتیٰ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوگیا تو میں نے پھر پوچھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا ہے اور اور مجھے یقین ہے کہ اب میرا وصال کا وقت آگیا ہے، اور میرے بعد میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملوگی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش رو ہوں۔ تب میں رونے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو، یا میری اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو اتو میں اس وجہ سے ہنس پڑی۔

عن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت: دعا النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فاطمة ابنته فی شکواہ الذی قبض فیها، فسارها بشیئ فبکت، ثم دعاها فسارها فضحکت، قالت: فسالتها عن ذلك، فقالت: سارنی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فاخبرنی: انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه، فبکیت، ثم سارنی فاخبرنی: انی اول اهلِ بیته اتبعه، فضحکت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پھر اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر اُنہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

عن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت: بینما انا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فی بیت یلاعبنی و الاعبه اذ دخلت علینا فاطمة، فاخذ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم بیدها فاقعدها خلفه و ناجاها بشیئ لا ادری ماهو، فنظرت الی فاطمة تبکی، ثم اقبل الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فحدثنی و لاعبنی، ثم اقبل علیها فلاعبها و ناجاها بشیئ، فنظرت الی فاطمة و اذا هی تضحك فقام رسول اللّٰہ

صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فخرج، فقلت لفاطمة: ماالذى ناجاك به رسول لاله ﷺ؟ قالت: ليس كلاما اسر الى رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم اخبرك به، قلت: اذكرك اللّٰه والرحم، قالت: اخبرنى: انه مقبوض قد حضر اجله، فبكيت لفراق رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم ثما اقبل الى فناجاتنى: انى اول من لحق به من اهل بيته، فضحكت للقاء رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گھر میں تھی، ہم آپس میں مزاح کر رہے تھے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اور کچھ سرگوشی فرمائی۔ مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا سرگوشی تھی۔ پھر میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف دیکھا تو وہ رو رہی تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے۔ مجھ سے بات چیت کی۔ پھر اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے مزاح فرمایا اور سرگوشی کی۔ میں نے دیکھا کہ فاطمہ ہنس رہی ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی فرمائی؟ وہ بولیں: جو بات آپ ﷺ نے مجھے چپکے سے بتائی، میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتی ہوں۔ وہ بولیں: آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کا بتایا کہ آپ کا وقت آپہنچا ہے۔ پس میں آپ ﷺ کی جدائی پر رو پڑی، آپ ﷺ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے چپکے سے بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے ملوں گی۔ تو میں آپ ﷺ کی ملاقات کی (آس میں) ہنس پڑی۔

عن المسور قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فاطمة شجنة منى يبسطنى ما بسطها ويقبضنى ما قبضها۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہ میری شاخ ثمر بار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کر دیتی ہے۔

عن ابن عباس رضى اللّٰه عنهما رفعه: انا شجرة، و فاطمة حملها، و على لقاحها، والحسن والحسين ثمرتها، والمحبون اهل البيت ورقها، من الجنة حقا حقا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ اُس کی ٹہنی ہے۔ علی اُس کا شگوفہ اور حسن و حسین اُس کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں۔ یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے یہ حق ہے۔

عن عبداللّٰه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم ان فاطمة احصنت فرجها، فحرم اللّٰه ذريتها على النار

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی اولاد پر آگ حرام کردی ہے۔

عن عبداللّٰہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فاطمة حصنت فرجھا و ان اللّٰہ عزوجل ادخلھا یا حصان فرجھا و ذریتھا الجنة۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی عصمتِ مطہرہ کے طفیل اُسے اور اُس کی اولاد کو جنت میں داخل فرمادیا۔

## نکاح بحکم ربانی:

63۔ عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنھما، عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال ان اللّٰہ امرنی ان ازوج فاطمة من علی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔

64۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یا انس! اتدری ما جاء نی بہ جبریل من صاحب العرش؟ قال: ان اللّٰہ امرنی ان ازوج فاطمة من علی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبرئیل میرے پاس صاحبِ عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔

عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال: بینما رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المسجد، اذ قال صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی: ھذا جبریل یخبرنی ان اللّٰہ عزوجل زوجك فاطمة، و اشھد علی تزویجك اربعین الف ملك، و اوحٰ الی شجرة طوبی ان انثری علیھم الدر و الیاقوت، فنثرت علیھم الدر و الیاقوت، فابتدرت الیہ الحور العین یلتقطن من الطباق الدر و الیاقوت، فھم یتھا دونہ بینھم الی یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ جبرئیل ہے جو مجھے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کردی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔

عن علی رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اتانی ملك،

فقال: یا محمد! ان اللّٰہ تعالیٰ یقرا علیک السلام، ویقول لک: انی قد زوجت فاطمۃ ابنتک من علی بن ابی طالب فی الملا الاعلی، فزوجھا منہ فی الارض۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاءِ اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔

## دعائے برکت:

عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ قال: دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لفاطمۃ اللھم! انی اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطان الرجیم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: باری تعالیٰ میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

عن بریدۃ رضی اللّٰہ عنہ، قال: فلما کان لیلۃ البناء قال: یا علی! لا تحدث شیئا حتی تلقانی، فدعا النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بماء فتوضا منہ ثم افرغہ علی علی، فقال: اللھم! بارک فیھما و بارک علیھما و بارک لھما فی شبلھما۔ و فی روایۃ عنہ: و بارک لھما فی نسلھما۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اُس سے وضو کیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

"ان دونوں کے لئے ان کی نسل میں بھی برکت مقدر فرما دے۔"

# عظمت و شانِ علی رضی اللہ عنہ اعلاناتِ نبوی کی روشنی میں

## حدیث نمبر 1:

عن شعبۃ، عن سلمۃ بن کھیل، قال: سمعتُ أبا الطفیل یحدّث عن أبی سریحۃ. أو زید بن أرقم، (شک شعبۃ) عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم، قال: مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ.

(قال :) و قد روی شعبة هذا الحديث عن ميمون أبی عبد الله عن زيد بن أرقم عن النبی صلی الله عليه و آله وسلم.

شعبہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ۔۔۔یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما۔۔ سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبداللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

1۔ ترمذی، الجامع الصحیح، 6 : 79، ابواب المناقب، رقم : 3713
2۔ طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 195، 204، رقم : 5071، 5096
3۔ ابن ابی عاصم، السنہ : 603، 604، رقم : 1361، 1363، 1364، 1367، 1370
4۔ ابن اثیر، اسد الغابہ، 6 : 132

ترمذی نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے، اور شعبہ نے یہ حدیث میمون ابوعبداللہ کے طریق سے زید بن ارقم سے بھی روایت کی ہے۔

1۔ حاکم، المستدرک، 3 : 134، رقم : 4652
2۔ طبرانی، المعجم الکبیر، 12 : 78، رقم : 12593
3۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 12 : 343
4۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 108

یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل کتب میں مروی ہے :

1۔ ابن ابی عاصم، السنہ : 602، رقم : 1355
2۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 366، رقم : 32072

یہ حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی درج ذیل کتب میں منقول ہے :

1۔ ابن ابی عاصم، السنہ : 602، رقم : 1354
2۔ طبرانی، المعجم الکبیر، 4 : 173، رقم : 4052
3۔ طبرانی، المعجم الاوسط، 1 : 229، رقم : 348

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں روایت کی گئی ہے :

1۔ ابن ابی عاصم، السنہ : 602، 605، رقم : 1358، 1375

2۔ ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 139 : 3، رقم 937 :
یہ حدیث ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل کتب میں منقول ہے:
1۔ ابن ابی عاصم، السنۃ 601 :، رقم 1353 :
2۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، 602 : 11، رقم 32904 :
ہیثمی نے موارد الظمآن (ص 544 :، رقم 2204 :) میں ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔
بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث عبدالرزاق نے المصنف، 225 : 11، رقم 20388 : میں روایت کی ہے۔
یہ حدیث حُبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے اِن کتب میں مروی ہے:
1۔ ابن ابی عاصم، السنۃ 602 :، رقم 1359 :
2۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، 608 : 11، رقم 32946 :
ابن اثیر نے اسد الغابہ 412 : 3) میں عبداللہ بن یامیل سے یہ روایت نقل کی ہے۔
طبرانی نے یہ حدیث المعجم الکبیر 179 : 3)، رقم 3049 :) میں حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے۔
یہ حدیث حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے اِن کتب میں مروی ہے:
1۔ طبرانی، المعجم الکبیر، 252 : 19، رقم 646 :
2۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، 106 : 9

## حدیث نمبر 2 :

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم : ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ إنّ علیاً مِنی و أنا منہ، و ھو ولی کل مؤمن من بعدی.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ پھر فرمایا : بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا ولی ہے۔

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 78 : 6، ابواب المناقب، رقم 3712 :
2. نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 77 :، 92، رقم 65 :، 86
نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہیں۔
3. نسائی، السنن الکبریٰ، 132 : 5، رقم 8484 :
4۔ احمد بن حنبل کی المسند 437 : 4)، 438) میں بیان کردہ روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں : و قد تغیر وجھہ، فقال : دعوا علیاً، دعوا علیاً، ان علیاً منی و انا منہ، و ھو ولی کل مؤمن بعدی (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا، پھر آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، علی (کی مخالفت کرنا) چھوڑ دو، بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے)۔

5. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 620، رقم 1060 :

6. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 80، رقم 12170 :

7۔ حاکم نے المستدرک (3 : 110، 111، رقم 4579 :) میں اس روایت کو مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، جبکہ ذہبی نے اس پر خاموشی اختیار کی ہے۔

8۔ ابن حبان نے الصحیح (15 : 373، 374، رقم 6929 :) میں یہ حدیث قوی سند سے روایت کی ہے۔

9۔ ابو یعلی نے المسند (1 : 293، رقم 355 :) میں اسے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں، جبکہ ابن حبان نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

10۔ طیالسی کی المسند (ص 111 :، رقم 829 :) میں بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ما لھم ولعلی (انہیں علی کے بارے میں اتنی تشویش کیوں ہے)؟

11. ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، 6 : 294

12. محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 3 : 129

13. ہیثمی، موارد الظمآن، 543، رقم 2203 :

14. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 142، رقم 36444 :

## حدیث نمبر 3 :

عن سعد بن أبي وقاص، قال : سمعتُ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یقول : مَن کنتُ مولاہ فعليّ مولاہ، و سمعتُہ یقول : أنت مني بمنزلۃ ھارون من موسی، إلا أنہ لا نبي بعدي، و سمعتہ یقول : لأعطینّ الرأیۃ الیوم رجلا یحب اللّٰہ و رسولہ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا : تم میری جگہ پر اسی طرح ہو جیسے ہارون، موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا : میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

1۔ ابن ماجہ، السنن (1 : 90)، المقدمہ، رقم 121 :)

2۔ امام نسائی نے یہ حدیث خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص 32 :، 33، رقم 91 :) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

3. ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 608 :، رقم 1386 :

4. مزی، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الأطراف، 302 : 3، رقم 3901 :

## حدیث نمبر 4 :

عن البراء بن عازب، قال :أقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في حجته التي حج، فنزل في بعض الطريق، فأمر الصلاة جامعة، فأخذ بيد علي رضي الله عنه، فقال :ألستُ أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا :بلى، قال :ألستُ أولى بكل مؤمن من نفسه؟ قالوا :بلى، قال :فهذا ولي من أنا مولاه، اللهم والِ من والاه، اللهم عادِ من عاداه.

براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا : کیوں نہیں ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پس یہ اُس کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔

1. ابن ماجہ، السنن، 88 : 1، المقدمہ، رقم 116 :

2۔ ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ (ص 603 : ، رقم 1362 : ) میں مختصراً ذکر کی ہے۔

3. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 168 : 4

4. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 602 : 11، رقم 32904 :

یہ حدیث صحیح ہے۔

## حدیث نمبر 5 :

عن البراء بن عازب رضي الله عنه، قال :كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في سفر، فنزلنا بغدير خم فنودي فينا الصلاة جامعة وكسح لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تحت شجرتين فصلى الظهر وأخذ بيد عليّ، فقال :ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا :بلى، قال :ألستم تعلمون أني أولى بكل مؤمن من نفسه؟ قالوا :بلى، قال :فأخذ بيد عليّ، فقال :من كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللّهم والِ من والاه وعادِ من عاداه. قال :فلقيه عمر رضي الله عنه بعد ذلك، فقال له :هنيئاً يا ابن أبي طالب! أصبحتَ وأمسيتَ مولى كل مؤمنٍ ومؤمنة.

براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا : کیوں نہیں ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا : کیوں نہیں ! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا : اے ابن ابی طالب ! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔

1۔ احمد بن حنبل نے المسند (4 : 281) میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث دو مختلف اسناد سے بیان کی ہے۔

2. احمد بن حنبل، المسند، 1:119.

3۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2:610، رقم: 1042

4. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 78، رقم 12167 :

5 محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ 125 :

6. محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 3 : 126، 127

7۔ مناوی نے فیض القدیر (6 : 217) میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ سنا تو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) کہا : اے ابو طالب کے بیٹے ! آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے۔

8. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 133، 134، رقم 36420 :

9۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب فضائل الصحابہ (2 : 610)، رقم (1042 :) میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ، واحب من احبہ۔ قال شعبۃ : اوقال : والبغض من لغضہ ((اے اللہ) جو (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ جو (علی) کی مدد کرے اُس کی تو مدد فرما، جو اِس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر۔ شعبہ کا کہنا ہے کہ اِس کی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو (علی) سے بغض رکھے تو (بھی) اس سے بغض رکھ)۔

10۔ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (2 : 623، 624) میں کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ھنیئا لک یا علی (اے علی ! آپ کو مبارک ہو) کے الفاظ کہے۔

11. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 4 : 169

**حدیث نمبر 6 :**

عن ابن بريدة عن أبيه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: مَن كنتُ وليه فعليٌّ وليه.

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 361
2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 563، رقم 947 :
3. ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 601 : 603، رقم 1351 :، 1366
4. حاکم، المستدرک، 2 : 131، رقم 2589 :
5. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 57، رقم 12114 :
6. طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 166، رقم 4968 :
7. طبرانی، المعجم الاوسط، 3 : 100، 101، رقم 2204 :
8. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 108
9. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 11 : 602، رقم 32905 :

10۔ یہی حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حسام الدین ہندی نے کنز العمال (15 : 168، 169، رقم 36511 :) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

**حدیث نمبر 7 :**

عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال: لمّا رجع رسولُ الله صلى الله عليه وآله وسلم مِن حجة الوداع و نزل غدير خم، أمر بدوحات، فقممن، فقال: كأنّي قد دعيتُ فأجبتُ، إني قد تركتُ فيكم الثقلين، أحدهما أكبر من الآخر: كتاب الله تعالىٰ، و عترتي، فانظروا كيف تخلفوني فيهما، فإنّهما لن يتفرقا حتى يردا عليَّ الحوض. ثم قال: إن الله عزوجل مولاي و أنا مولى كلِ مؤمن. ثم أخذ بيد عليٍّ، فقال: مَن كنتُ مولاه فهذا وليه، اللّٰهم والِ من والاه و عادِ من عاداه.

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا اور وہ لگا دیے گئے پھر فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری آل۔ اب دیکھنا

یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ (کوثر) پر میرے سامنے آئیں گی۔ پھر فرمایا : بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مؤمن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔

1. حاکم، المستدرک، 3 : 109، رقم : 4576
2. طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 166، رقم : 4969
3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 169
4. نسائی، السنن الکبریٰ، 5 : 45، 130، رقم : 8148، 8464

## حدیث نمبر 8 :

عن ابن واثلة أنه سمع زيد بن أرقم، يقول : نزل رسولُ الله صلى الله عليه و آله وسلم بين مكة و المدينة عند شجرات خمس دوحات عظام، فكنس الناسُ ما تحت الشجرات، ثم راح رسولُ الله صلى الله عليه و آله وسلم عيشة، فصلى، ثم قام خطيباً فحمد الله و أثنى عليه و ذكر و وعظ، فقال ما شاء الله أن يقول : ثم قال : أيها الناس! إني تاركٌ فيكم أمرين، لن تضلوا إن اتبعتموهما، و هما كتابَ الله و أهلَ بيتي عترتي، ثم قال : أتعلمون إني أولى بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ ثلاث مرّاتٍ، قالوا : نعم، فقال رسولُ الله صلى الله عليه و آله وسلم : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه.

ابن واثلہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا اور لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت/اولاد ہیں۔ اس کے بعد فرمایا : کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا : ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

1. حاکم، المستدرک، 3 : 109، 110، رقم : 4577
2. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 4 : 168

4. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 1 : 381، رقم 1657 :

**حدیث نمبر 9 :**

عن زيد بن أرقم رضى الله عنه، قال :خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى انتهينا إلى غدير خم، فأمر بروح فكسح في يوم ما أتى علينا يوم كان أشدّ حراً منه، فحمد الله و أثنى عليه، و قال :يا أيها الناس إنّه لم يبعث نبيٌّ قط إلا ما عاش نصف ما عاش الذى كان قبله و إني أوشك أن أدعى فأجيب، و إنى تارك فيكم ما لن تضلوا بعده كتاب الله عزوجل .ثم قام و أخذ بيد على رضى الله عنه، فقال :يا أيها الناس مَن أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا :الله و رسوله أعلم، ألستُ أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا :بلى، قال :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه.

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ غدیر خم پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور وہ دن بہت گرم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا :اے لوگو! اللہ تعالی نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا :اے لوگو ! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟ سب نے کہا :اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا :کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ اُنہوں نے کہا : کیوں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

1. حاکم، المستدرک، 3 : 533، رقم 6272 :
2. طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 171، 172، رقم 4986 :
3. ہیثمی نے مجمع الزوائد (105:9) میں کہا ہے کہ اس حدیث کے ایک راوی حبیب بن خلاد انصاری کو میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔
4. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 11 : 602، رقم 32904 :

یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

**حدیث نمبر 10 :**

عن سعد بن أبى وقاص رضى الله عنه، قال :لقد سمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه

وآلہ وسلم یقول فی علیّ ثلاث خصال، لأن یکون لی واحدۃ منھن أحبّ إلیّ من حمر النعم. سمعتہ یقول: إنہ بمنزلۃ ھارون من موسی، إلا أنہ لا نبی بعدی، و سمعتہ یقول: لأعطینّ الرأیۃ غداً رجلاً یحبّ اللہ و رسولہ، و یحبّہ اللہ و رسولہ و سمعتہ یقول: مَن کنتُ مولاہ، فعلیّ مولاہ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک موقع پر) ارشاد فرمایا: علی میری جگہ پر اسی طرح ہیں جیسے ہارون موسیٰ کی جگہ پر تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

1. نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 33 :، 34، 88، رقم 10 :، 80

2. نسائی نے یہ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے الفاظ سے بھی خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص: 88، رقم: 80) میں بیان کی ہے۔

3۔ حسام الدین ہندی نے کنز العمال (163 : 15)، رقم 36496 :) میں عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت چند الفاظ کے اضافے کے ساتھ ذکر کی۔

اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

## حدیث نمبر 11 :

أخرج سفیان بن عیینۃ عن سعد بن أبی وقاص (فی مناقب علیّ) رضی اللہ عنھم، إن لہ لمناقب أربع: لأن یکون لی واحدۃ منھن أحب إلیّ مِن کذا و کذا، ذکر حمر النعم قولھا: لأعطینّ الرایۃ، و قولھا: بمنزلۃ ھارون من موسیٰ، و قولھا: من کنتُ مولاہ، و نسی سفیان الرابعۃ.

سفیان بن عیینہ (مناقب علی رضی اللہ عنہ کے ضمن میں) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا بھی حامل ہوتا تو اسے فلاں فلاں چیز حتی کہ سرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب رکھتا۔ وہ چار خوبیاں یہ تھیں: (پہلی خوبی اُنہیں غزوہ خیبر کے موقع پر) جھنڈے کا عطا ہونا ہے۔ (دُوسری خوبی) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کے متعلق یہ فرمانا کہ (تیرا اور میرا تعلق ایسے ہے) جیسے ہارون اور موسیٰ کا (تعلق ہے)۔ (تیسری خوبی) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کے متعلق یہ فرمانا کہ جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)۔ (راویءِ حدیث) سفیان بن عیینہ کو چوتھی خوبی

بھول گئی۔

.1ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 607 :، رقم 1385 :

.2احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 643 : 2، رقم 1093 :

.3ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 151 : 3، رقم 948 :

## حدیث نمبر 12 :

عن عبد الرحمن بن سابط (فی مناقب علیّ)، قال :قال سعد :سمعتُ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله و سلم یقول فی علیّ ثلاث خصال، لأن یکون لی واحدة منهنّ أحب إلیّ مِن الدنیا و ما فیها، سمعتُ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله و سلم یقول :مَن کنتُ مولاه، و أنت منّی بمنزلة هارون مِن موسیٰ، و لأعطینّ الرأیة.

عبدالرحمٰن بن سابط (مناقبِ علی کے ضمن میں) روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا :میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین ایسی خصلتیں بیان فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے عطا ہوتو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں (اُس کا علی مولا ہے)، اور علی میری جگہ ایسا ہے جیسے موسیٰ کی جگہ ہارون، اور میں اُسے علم عطا کروں گا (جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حبیب ہے اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے حبیب ہیں)۔

.1ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 608 :، رقم 1386 :

.2ابن ابی شیبہ، المصنف، 61 : 12، رقم 12127 :

.3ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 207 : 3، رقم 1008 :

.4ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 88 : 45، 89

ضیاء مقدسی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

## حدیث نمبر 13 :

عن رفاعة بن إیاس الضبی، عن أبیه، عن جده، قال :کنّا مع علیّ رضی اللّٰه عنه یوم الجمل، فبعث إلی طلحة بن عبید اللّٰه أن القنی، فأتاه طلحة، فقال :نشدك اللّٰه، هل سمعتَ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یقول :مَن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللّٰهم والِ من والاه و عادِ من عاداه؟ قال :نعم، قال :فَلِمَ تقاتلنی؟ قال :لم أذکر، قال :فانصرف طلحةُ.

رفاعہ بن ایاس ضبی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا: (اُس کے بعد) طلحہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے۔

1. حاکم، المستدرک، 3 : 371، رقم 5594 :
2. بیہقی، الاعتقاد 373 :
3۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (9 : 107) میں لکھا ہے کہ یہ حدیث بزار نے نذیر سے روایت کی ہے۔
4۔ حسام الدین ہندی، کنز العمال، 11 : 332، رقم 31662 :

## حدیث نمبر 14 :

عن بريدة بن الحصيب، قال: غزوتُ مع عليّ اليمن فرأيتُ منه جفوة، فلما قدمتُ على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذكرتُ عليا، فتنقصته، فرأيتُ وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يتغيّر، فقال: يا بريدة! ألستُ أولى بالمؤمنين مِن أنفسهم؟ قلتُ: بلى، يا رسولَ الله! قال: مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (جنگ سے) واپس آیا تو میں نے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نامناسب انداز سے کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 347 :
2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 584، 585، رقم 989 :
3. نسائی، السنن الکبریٰ، 5 : 130، رقم 8465 :
4. حاکم، المستدرک، 3 : 110، رقم 4578 :
5. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 84، رقم 12181 :

.6ابن ابی عاصم، الآحاد والمثانی، 325 : 4، 326
.7شاشی، المسند، 127 : 1
.8طبرانی، المعجم الاوسط، 229 : 1، رقم 348 :
.9مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، 147 : 10
.10ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، 23 : 4
11۔ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ 168 : 4)؛ 457 : 5) میں کہا ہے کہ نسائی کی بیان کردہ روایت کی اسناد جید قوی ہیں اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔
.12حسام الدین ہندی، کنزالعمال، 134 : 13، رقم 36422 :

## حدیث نمبر 15 :

عن میمون أبی عبد اللہ، قال :قال زید بن أرقم رضی اللّٰہ عنہ و أنا أسمع :نزلنا مع رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم بواد یقال لہ وادی خم، فأمر بالصلاۃ، فصلاھا بھجیر، قال :فخطبنا و ظلل لرسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم بثوب علی شجرۃ سمرۃ من الشمس، فقال :ألستم تعلمون أو لستم تشھدون أنی أولٰی بکل مؤمن من نفسہ؟ قالوا :بلی، قال :فمن کنتُ مولاہ فإن علیا مولاہ، اللّٰھم اعادِ من عاداہ و والِ من والاہ.

حضرت میمون ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا : ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک وادی ۔۔۔ جسے وادی خم کہا جاتا تھا ۔۔۔ میں اترے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ دیا درآنحالیکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مؤمن کی جان سے قریب تر ہوں؟ لوگوں نے کہا : کیوں نہیں ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔

.1احمد بن حنبل، المسند، 372 : 4
.2بیہقی، السنن الکبریٰ، 131 : 5
3۔طبرانی نے یہ حدیث المعجم الکبیر 195 : 5)، رقم 5068 :) میں ایک اور سند سے روایت کی ہے۔
.4ہیثمی، مجمع الزوائد، 104 : 9
.5حسام الدین ہندی، کنزالعمال، 157 : 13، رقم 36485 :
6۔ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ، 172 : 4)) میں اس روایت کی سند کو جید اور رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 16 :

عن عطية العوفي، قال :سألت زيد بن أرقم، فقلتُ له :أنّ ختناً لي حدثني عنك بحديث في شأن علي رضي الله عنه يوم غدير خم، فأنا أحب أن أسمعه منك، فقال : إنكم معشر أهل العراق فيكم ما فيكم، فقلت له :ليس عليك مني بأس، فقال :نعم، كنا بالجحفة، فخرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلينا ظهراً و هو أخذ بعضد علي رضي الله عنه فقال :يا أيها الناس !ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا :بلى، قال :فمن كنتُ مولاه فعلي مولاه، قال :فقلتُ له :هل قال : اللهم !وال من والاه و عاد من عاداه؟ فقال :إنما أخبرك كما سمعتُ.

عطیہ عوفی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا :میرا ایک داماد ہے جو غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے آپ سے (براہِ راست) سنوں۔ زید بن ارقم نے کہا :آپ اہلِ عراق ہیں تمہاری عادتیں تمہیں سلامت رہیں۔ پس میں نے کہا کہ میری طرف سے تمہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا :ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :اے لوگو !کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مؤمنین کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں !تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ عطیہ نے کہا :میں نے مزید پوچھا :کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا :اے اللہ !جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس (علی) سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ؟ زید بن ارقم نے کہا :میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 4 : 368.

2۔ نسائی نے یہ حدیث حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص 97 :، رقم 92 :) میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے۔ اس کے بارے میں ہیثمی نے مجمع الزوائد (9 : 107) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

3. طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 195، رقم : 5070

4. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 105، رقم : 36343

5۔ میمون ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث مبارکہ بیان کی۔ حسام الدین ہندی نے یہ حدیث کنز العمال (13 : 104، 105، رقم : 36342) میں بیان کی ہے۔

### حدیث نمبر 17 :

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كنا بالجحفة بغدير خم إذ خرج علينا رسول اللهﷺ، فأخذ بيد علي رضي الله عنه فقال :من كنت مولاه فعليّ مولاه.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ ہم جحفہ میں غدیر خم کے مقام پر تھے، جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

.1ابن ابی شیبہ، المصنف، 59 : 12، رقم 12121 :

2۔ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ 173 : 4)) میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ذہبی نے اِس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

.3حسام الدین ہندی، کنز العمال، 137 : 13، رقم 32433 :

### حدیث نمبر 18 :

عن علي رضي الله عنه، أن النبي قام بحفرة الشجرة بخم، و هو آخذ بيد علي رضي الله عنه فقال: أيها الناس ألستم تشهدون أن الله ربكم؟ قالوا: بلى، قال: ألستم تشهدون أن الله و رسوله أولى بكم من أنفسكم قالوا: بلى، و أن الله و رسوله مولاكم؟ قالوا :بلى، قال :فمن كنتُ مولاه فإن هذا مولاه.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اے لوگو ! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟ اُنہوں نے کہا : کیوں نہیں ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟ اُنہوں نے کہا : کیوں نہیں ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔

.1ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 603 :، رقم 1360 :

2۔حسام الدین ہندی نے یہ حدیث کنز العمال 140 : 13)، رقم 36441 :) میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن راہویہ، ابن جریر، ابن ابی عاصم اور محاملی نے امالی میں روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

### حدیث نمبر 19 :

عن حذيفة بن أسيد الغفاري . . . فقال :يا أيها الناس إني قد نبأني اللطيف الخبير أنه لن يعمر نبي إلا نصف عمر الذي يليه من قبله، و إني لأظن أني يوشك أن أدعى

فاجيب، و إني مسؤول، و إنكم مسؤولون، فماذا أنتم قائلون؟ قالوا: نشهد أنك قد بلغتَ و جهدتَ و نصحتَ، فجزاك الله خيراً، فقال: أليس تشهدون أن لا إله إلا الله، و أن محمداً عبده و رسوله، و أن جنته حقٌ و ناره حقٌ، و أن الموت حقٌ، و أن البعث بعد الموت حقٌ، و أن الساعة آتية لا ريب فيها و أن الله يبعث من في القبور؟ قالوا: بلى، نشهد بذالك، قال: اللهم اشهد، ثم قال: يا أيها الناس إن الله مولاى و أنا مولى المؤمنين و أنا أولى بهم من أنفسهم، فمن كنتُ مولاه فهذا مولاه يعني علياً رضى الله عنه. اللهم وال من والاه، و عاد من عاداه. ثم قال: يا أيها الناس إني فرطكم و إنكم واردون على الحوض، حوضٌ أعرض ما بين بصرى و صنعاء، فيه عدد النجوم قد حانٌ من فضة، و إني سائلكم حين تردون عليّ عن الثقلين، فانظروا كيف تخلفوني فيهما، الثقل الأكبر كتاب الله عزوجل سببٌ طرفه بيد الله و طرفه بأيديكم فاستمسكوا به لا تضلوا و لا تبدلوا، و عترتي أهل بيتي، فإنه قد نبأني اللطيف الخبير أنما لن ينقضيا حتى يردا عليّ الحوض.

حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کرلوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔ اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان

دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو ا پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف، اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہلِ بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔

1. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 180، 181، رقم 3052 :

2. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 67، رقم 2683 :

3. طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 166، 167، رقم 4971 :

4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 164، 165

## حدیث نمبر 20 :

عن جرير قال :شهدنا الموسم في حجة مع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم، و هى حجة الوداع، فبلغنا مكاناً يقال له غدير خم، فنادى :الصلاة جامعة، فاجتمعنا المهاجرون والأنصار، فقام رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم وسطنا، فقال :أيها الناس ابم تشهدون؟ قالوا :نشهد أن لا إله إلا الله؟ قال :ثم مه؟ قالوا :و أن محمداً عبده و رسوله، قال :فمَن وليكم؟ قالوا :الله و رسوله مولانا، قال :من وليكم؟ ثم ضرب بيده إلى عضد على رضى الله عنه، فأقامه فنزع عضده فأخذ بذراعيه، فقال : من يكن الله و رسوله مولياه فإن هذا مولاه، اللهم اوالِ من والاه، و عادِ من عاداه، اللهم امن أحبه من الناس فكن له حبيباً، و من أبغضه فكن له مُبغضا.

حضرت جریر سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیر خم کہتے ہیں۔ نماز با جماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا : اے لوگو ! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پھر کس کی؟ انہوں نے کہا : بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا : اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر فرمایا : تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا : اللہ اور اُس کا رسول جس کے مولا ہیں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اے اللہ ! جو

• اسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔

1.طبرانی، المعجم الکبیر، 357 : 2، رقم 2505 :

2.ہیثمی، مجمع الزوائد، 106 : 9

3.حسام الدین ہندی، کنز العمال، 138 : 13، 139، رقم 36437 :

## حدیث نمبر 21 :

عن عمرو ذی مر و زید بن أرقم قالا :خطب رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یوم غدیر خم، فقال :من کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللھم اوالِ من والاہ و عادِ من عاداہ، و انصرُ من نصرہ و أعِنْ من أعانہ.

عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما، اور جو اِس کی اعانت کرے تو اُس کی اعانت فرما۔

1.طبرانی، المعجم الکبیر، 192 : 5، رقم 5059 :

2۔نسائی نے خصائص امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص 100 :، 101، رقم 96 :) میں عمرو ذی مر سے روایت لی ہے۔

3.ہیثمی، مجمع الزوائد، 104 : 9، 106

4.ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 170 : 4

5.حسام الدین ہندی، کنز العمال، 609 : 11، رقم 32946 :

## حدیث نمبر 22 :

آیتِ کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

(القرآن، المائدہ، (3 : 5)

(آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا)

کی شانِ نزول میں محدثین ومفسرین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے:

عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ، قال :مَن صام یوم ثمان عشرۃ من ذی الحجۃ کتب لہ صیام ستین شھراً، و ھو یوم غدیر خم لما أخذ النبیا بید علیّ بن أبی طالب رضی اللّٰہ عنہ، فقال :ألست ولیّ المؤمنین؟ قالوا :بلی، یا رسول اللّٰہ ! قال :مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، فقال عمر بن الخطاب :بخٍ بخٍ لک یا ابن أبی طالب !أصبحتَ مولای و

مولی کل مسلم، فأنزل الله (اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (60) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا میں مؤمنین کا والی نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا : مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی : آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔

1. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 290 : 8

2. طبرانی، المعجم الأوسط، 324 : 3

8۔ سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (259 : 2) میں آیت مذکورہ کی شان نزول کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے روز من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے الفاظ فرمائے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

## حدیث نمبر 23 :

امام فخر الدین رازی (يَـا أَيُّهَـا الـرَّسُولُ بَلِّغْ مَـآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ) (القرآن، المائدہ، 5 : 67) (اے (برگزیدہ) رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے (وہ سارا لوگوں کو) پہنچا دیجئے) کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

نزلت الآية في فضل عليّ بن أبي طالب عليه السلام، و لما نزلت هذه الآية أخذ بيده و قال : مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم والِ من والاه و عادِ من عاداه. فلقيه عمر رضي الله عنه، فقال : هنيئاً لك يا ابن أبي طالب، أصبحتَ مولای و مولی كلِ مؤمنٍ و مؤمنة. و هو قول ابن عباس و البراء بن عازب و محمد بن علي.

یہ آیتِ مبارکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے، جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے، اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ اُس کے (فوراً) بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا : اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، اب آپ میرے اور ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا قرار پائے ہیں۔

اِسے عبداللہ بن عباس، براء بن عازب اور محمد بن علی رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

1. رازی، التفسیر الکبیر، 49 : 12، 50

2. ابن ابی حاتم رازی نے تفسیر القرآن العظیم (1172 : 4)، رقم : 6609) میں عطیہ عوفی سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت

نقل کی کہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 67 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔

## حدیث نمبر 24 :

آیتِ کریمہ (اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ O) (القرآن، المائدہ، 5 : 55) (بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں O) کی شانِ نزول میں بیشتر محدثین نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی ہے:

عن عمار بن ياسر رضى الله عنه، يقول :وقف على عليّ بن أبي طالب رضى الله عنه سائل و هو راكع فى تطوّع فنزع خاتمه فأعطاه السائل، فأتى رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فأعلمه ذلك، فنزلتْ على النبي صلى الله عليه و آله وسلم هذا الآية : (اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ) فقرأها رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم ثم قال :من كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم اوالِ من والاه و عادِ من عاداه.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے۔ اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کھینچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کی خبر دی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی : (بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔

1. طبرانی، المعجم الاوسط، 7 : 129، 130، رقم 6228 :
2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 119
3. احمد بن حنبل، المسند، 4 : 372
4. حاکم، المستدرک، 3 : 119، 371، رقم حدیث 4576، 5594 :
5. طبرانی، المعجم الکبیر، 4 : 174، رقم 4053 :
6. طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 195، 203، 204، رقم 5068، 5069، 5092، 5097
7. طبرانی، المعجم الصغیر، 1 : 65

8. ہیثمی، موارد الظمآن 544 : ، رقم 2205 :
9. ہیثمی، مجمع الزوائد، 17 : 7
10. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 377 : 7
11۔ خطیب بغدادی نے یہ حدیثِ مبارکہ تاریخ بغداد 343 : 12)) میں مَن کنتُ مولاہ فعلی مولاہ کے الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے بھی نقل کی ہے۔
12. ابن اثیر، اسد الغابہ، 362 : 2
13. ابن اثیر، اسد الغابہ، 487 : 3
14. ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 106 : 2، 174، رقم 480 :، 553
15. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 332 : 11، 333، رقم 31662 :
16. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 104 : 13، 169، رقم 36340 :،
17۔ حسام الدین ہندی نے کنز العمال 609 : 11)، رقم 32950 :) میں لکھا ہے :
طبرانی نے اس حدیث کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بارہ 12)) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد بن حنبل نے اسے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور کثیر صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت کیا ہے۔ حاکم نے المستدرک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور تیس 30)) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابو نعیم نے کتاب فضائل الصحابہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اور خطیب بغدادی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

## حدیث نمبر 25 :

عن عمار بن ياسر رضي الله عنه، قال :قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم : أوصي من آمن بي و صدقني بولاية عليّ بن أبي طالب، مَن تولاه فقد تولاني و مَن تولاني فقد تولى الله عزوجل و مَن أحبه فقد أحبني، و من أحبني فقد أحب الله عزوجل و من أبغضه فقد أبغضني و من أبغضني فقد أبغض الله عزوجل.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔

1. ہیثمی، مجمع الزوائد، 108 : 9، 109
2. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 611 : 11، رقم 32958 :

ہیثمی نے اس حدیث کو طبرانی سے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

**حدیث نمبر 26 :**

عن علیؓ أن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم قال یوم غدیر خم :مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ.

(خود) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

1۔احمد بن حنبل نے المسند 152 : 1))

2۔ہیثمی نے اسے مجمع الزوائد 107 : 9)) میں نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

.3ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 604 :،رقم 1369 :

.4طبرانی، المعجم الاوسط،448 : 7،رقم 6878 :

.5ابن کثیر، البدایہ والنہایہ،171 : 4

.6حسام الدین ہندی، کنز العمال،77 : 13،168،رقم 32950 :،36511

**حدیث نمبر 27 :**

عن عبد اللّٰہ بن بریدۃ الأسلمی، قال :قال النبیا :مَن کنتُ ولیہ فإنّ علیاً ولیہ .و فی روایۃ عنہ :مَن کنتُ ولیّہ فعلیّ ولیّہ.

عبداللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔ اُنہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :) جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔

.1حاکم، المستدرک،129 : 2،رقم 2589 :

.2احمد بن حنبل، المسند،350 : 5،358،361

.3نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 85 :،86،رقم 77 :

.4نسائی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (ص:98،رقم 93) میں یہ روایت لی ہے۔

.5عبدالرزاق، المصنف،225 : 11،رقم 20388 :

.6ابن ابی شیبہ، المصنف،84 : 12،رقم 12181 :

7۔ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء 23 : 4)) میں اسے مختصراً من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

.8مناوی، فیض القدیر،218:6

9۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (9 : 108) میں اسے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ بزار کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔
10۔ حسام الدین ہندی نے کنزالعمال (11 : 602، رقم : 32905) میں مختصراً من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

امام حاکم نے اس روایت کو شرطِ شیخین کے مطابق صحیح قرار دیا ہے، اور اس حدیث کو ابوعوانہ سے ایک دوسرے طریق سے سعد بن عبیدہ سے بھی بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے المستدرک میں بریدہ اسلمی سے ایک اور جگہ (3 : 110، رقم : 4578) بھی اِسی حدیث کو مختصراً بیان کیا ہے۔

## حدیث نمبر 28 :

متذکرہ بالا حدیث کو دوسرے مقام پر ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یوں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ما بال أقوام ينتقصون عليًّا، من ينتقص عليّاً فقد تنقصني، و من فارق علياً فقد فارقني، إن عليّاً مني، و أنا منه، خُلق من طينتي و خُلقت من طينة إبراهيم، و أنا أفضل من إبراهيم، ذرية بعضها من بعض و الله سميع عليم، . . . و إنه وليكم من بعدي، فقلت : يا رسول الله! بالصحبة ألا بسطت يدك حتى أبايعك على الإسلام جديداً؟ قال : فما فارقته حتى بايعته على الإسلام.

ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔۔۔۔ وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا : یارسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔

1. طبرانی، المعجم الاوسط، 7 : 49، 50، رقم : 6081
2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 128

## حدیث نمبر 29 :

عن عمرو بن ميمون، قال ابن عباس رضی الله عنهما : قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم : من كنتُ مولاه فإنّ مولاه عليّ.

عمرو بن میمون حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا علی مولا ہے۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 331

2۔ ابن ابی عاصم کی کتاب السنہ (ص 600 : 601، رقم 1351 :) میں اس روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مَن کنتُ ولیّہ فعلی ولیہ (جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے)۔

3. نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 44 : 46، رقم 23 :

4. حاکم، المستدرک، 134 - 132 : 3، رقم 4652 :

5. طبرانی، المعجم الکبیر، 77 : 12، 78، رقم 12593 :

6. ہیثمی، مجمع الزوائد، 119 : 9، 120

7. محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 174 : 3، 175

6. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی 158 - 156 :

نسائی کی بیان کردہ حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ابو بلج فرازی کے سوا احمد کے تمام رجال صحیح ہیں، جبکہ وہ ثقہ ہے۔

حاکم کی بیان کردہ حدیث کو ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

## حدیث نمبر 30 :

(قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :) ألا !إن الله وليي و أنا ولي كل مؤمن، من كنتُ مولاه فعليّ مولاه.

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :) آگاہ رہو ! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

1۔ حسام الدین ہندی نے اسے کنز العمال 608 : 11)، رقم 32945 :) میں روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حدیث ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

2. ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 328 : 4

## حدیث نمبر 31 :

عن أبي يزيد الأودي عن أبيه، قال :دخل أبو هريرة المسجد فاجتمع إليه الناس، فقام إليه شاب، فقال :أنشدك بالله، أسمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : مَن كنتُ مولاه فعلي مولاه، اللهم !والِ من والاه .فقال :أشهد أن سمعتَ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم !وال من والاه، و عاد من عاداه

ابو یزید اودی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے اردگرد جمع ہوگئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ؟ اِس پر انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔

1. ابویعلی، المسند، 11 : 307، رقم 6423 :
2. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 68، رقم 12141 :
3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 105، 106
4. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 174 : 4

## حدیث نمبر 32 :

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 366
2. نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 90 :، رقم 83 :
3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 598، 599، رقم 1021 :
4. ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 2 : 105، رقم 479 :
5. بیہقی، السنن الکبری، 5 : 131
6. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 104

امام نسائی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
ضیاء مقدسی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔
امام ہیثمی نے احمد بن حنبل کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔
7. ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ (170:4) میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد جید ہیں۔

## حدیث نمبر 33 :

عن عميرة بن سعد رضی اللّٰه عنه، انه سمع علياً رضی اللّٰه عنه و هو ينشد فی الرحبة :مَن سمع رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه عليه و آله وسلم يقول :مَن كنتُ مولاه فعلیٌّ مولاه؟ فقام ستة نفر فشهدوا.

عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے؟ تو (اِس پر)

چھ 6)) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

.1 نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 89 :، 91، رقم 82 ؛ 85،

.2 طبرانی، المعجم الاوسط، 134 : 3، رقم 2275 :

.3 بیہقی، السنن الکبری، 132 : 5

.4 مزی، تہذیب الکمال، 397 : 22، 398

.5 ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ (4"171) میں عمیر بن سعد رضی عنہ سے جو روایت لی ہے اُس میں ہے کہ گواہی دینے والے بارہ (12) آدمی تھے۔ جن میں حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔

## حدیث نمبر 34 :

عن أبی الطفیل، عن زید بن أرقم، قال :نَشَدَ علیّ الناس :من سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یقول یوم غدیر خم :ألستم تعلمون أنی أولی بالمؤمنین مِن أنفسھم؟ قالوا :بلٰی، قال :فمَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم اوالِ من والاہ، و عادِ من عاداہ .فقام أثنا عشر رجلاً فشھدوا بذلك.

ابو طفیل زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو : کیا تم نہیں جانتے کہ میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ اُنہوں نے کہا : کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس گفتگو پر) بارہ 12)) آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔

.1 طبرانی، المعجم الاوسط، 576 : 2، رقم 1987 :

.2 ہیثمی، مجمع الزوائد، 106 : 9

.3 حسام الدین ہندی، کنز العمال، 157 : 13، رقم 36485 :

.4 شوکانی، در السحابہ 211 :

## حدیث نمبر 35 :

عن سعید بن وھب و عن زید بن یثیع قال :نَشَدَ علیّ الناسَ فی الرحبة مَن سمع رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یقول یوم غدیر خم إلا قام .قال :فقام مِن قبل سعید ستة و مِن قبل زید ستة، فشھدوا أنھم سمعوا رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یقول لعلی رضی اللّٰہ عنہ یوم غدیر خم :ألیس اللّٰہ أولی بالمؤمنین؟ قالوا :

بلی .قال :اللھم !من کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللھم !وال من والاہ و عادِ من عاداہُ.

سعید بن وہب اور زید بن یثیع روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں : چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ 6) زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ اُنہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا : کیا اللہ مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا : کیوں نہیں ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے۔

1.احمد بن حنبل، المسند، 118 : 1

2.نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب 90 :، 100، رقم 84 :، 95

3.ابن ابی شیبہ، المصنف، 67 : 12، رقم 12140 :

4.طبرانی، المعجم الاوسط، 69 : 3، 134، رقم 2130 :، 2275

5.طبرانی، المعجم الصغیر، 65 : 1

6.ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 105 : 2، 106، رقم 480 :

7.ابو نعیم، حلیۃ الأولیاء وطبقات الاصفیاء، 26 : 5

8.ہیثمی، مجمع الزوائد، 107 : 9، 108

9.حسام الدین ہندی، کنز العمال، 157 : 13، رقم 36485 :

نسائی کی بیان کردہ دونوں روایات کی اسناد صحیح ہیں۔

ہیثمی نے طبرانی کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

## حدیث نمبر 36 :

عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال:شهدتُ علياً رضي اللّٰه عنه في الرحبة ينشد الناس:أنشد الله مَن سمع رسولَ الله صلى اللّٰه عليه و آله وسلم يقول يوم غدير خم:مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه. لما قام فشهد، قال عبد الرحمن:فقام إثنا عشر بدرياً كأني أنظر إلى أحدهم، فقالوا :نشهد أنا سمعنا رسولَ الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول يوم غدير خم :ألستُ أولى بالمؤمنين من أنفسهم و أزواجي أمهاتهم؟ فقلنا : بلى، يا رسول الله. قال:فمن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، اللهم !والِ مَن والاه، و عادِ من عاداه.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وسیع میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِ خم کے دن ۔۔۔ جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے ۔۔۔ فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمٰن نے کہا : اس پر بارہ (12) بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا : ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِ خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا : کیا میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟ سب نے کہا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 119 : 1
2. طحاوی، مشکل الآثار، 308 : 2
3. ضیاء مقدسی، الاحادیث المختارہ، 80 : 2، 81، رقم 458 :
4. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 236 : 14
5. ہیثمی، مجمع الزوائد، 105 : 9، 106
6. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 170 : 13، رقم 36515 :
7. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 170 : 4
8. شوکانی، درالسحابہ 209 :

ہیثمی فرماتے ہیں کہ اسے ابویعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حسام الدین ہندی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن جریر، سعید بن منصور اور ابن اثیر جزری نے بھی روایت کیا ہے۔

احمد بن حنبل نے یہ حدیثِ مبارکہ المسند 88 : 1) میں زیاد بن ابی زیاد سے بھی روایت کی ہے۔ اُسے ہیثمی نے مجمع الزوائد 106 : 9) میں نقل کیا ہے اور اُس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

## حدیث نمبر 37 :

عن عبد الرحمن بن أبی لیلی، قال : خطب علی رضی اللہ عنہ فقال : أنشد اللہ امرء نشدۃ الإسلام سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یوم غدیر خم أخذ بیدی، یقول : ألستُ أولی بکم یا معشرَ المسلمین مِن أنفسکم؟ قالوا : بلی، یا رسول اللہ، قال : مَن کنتُ مولاہ فعلیّ مولاہ، اللّٰھم اوالِ مَن والاہ، وعادِ مَن عاداہ، وانصُر مَن نصرہ، واخذل مَن خذلہ، إلا قام فشھد، فقام بضعۃ عشر رجلاً فشھدوا، و کتم فما فنوا من الدنیا إلا عموا و برصوا۔

عبدالرحمن بن ابی لیلٰی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو: اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اِس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟ اس پر تیرہ 13)) سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہو کر یا برص کی حالت میں مر گئے۔

1. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 158، رقم 36487 :

## حدیث نمبر 38 :

عن الأصبغ بن نباتة، قال: نَشَدَ علی رضی اللّٰه عنه الناسَ في الرحبة: مَن سمع النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یوم غدیر خم؟ ما قال إلا قام، ولا یقوم إلا مَن سمع رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یقول، فقام بضعة عشر رجلا فیهم: أبو أیوب الأنصاری، و أبو عمرة بن محصن، و أبو زینب، و سهل بن حنیف، و خزیمة بن ثابت، و عبد اللّٰه بن ثابت الأنصاری، و حُبشی بن جنادة السلولی، و عبید بن عازب الأنصاری، و النعمان بن عجلان الأنصاری، و ثابت بن ودیعة الأنصاری، و أبو فضالة الأنصاری، و عبدالرحمن بن عبد رب الأنصاریث، فقالوا: نشهد أنّا سمعنا رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یقول: ألا! إنّ اللّٰه ولیی وأنا ولی المؤمنین، ألا! فمَن کنتُ مولاه فعلیّ مولاه، اللهم! والِ مَن والاه، و عادِ مَن عاداه، و أحبَّ مَن أحبه، و أبغض مَن أبغضه، و أعن مَن أعانه.

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے غدیر خم کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہو، وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیرہ 13)) سے زائد افراد کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری، ابوعمرہ بن محصن، ابوزینب، سہل بن حنیف، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن ثابت انصاری، حبشی بن جنادہ سلولی، عبید بن عازب انصاری، نعمان بن عجلان انصاری، ثابت بن ودیعہ انصاری، ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمن بن عبدرب انصاری رضی اللہ عنھم تھے۔ ان سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: لوگو! آگاہ رہو! اللہ میرا ولی ہے اور میں مؤمنین کا ولی ہوں، خبردار! (آگاہ رہو) جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو

اُس سے عداوت رکھ، جو اِس سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ اور جو اِس کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما۔

.1ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ 465:3

.2طحاوی، مشکل الآثار، 308:2

## حدیث نمبر 39 :

عن عمرو بن ذی مُر و سعید بن وھب و عن زید بن یثیع قالوا: سمعنا علیا یقول نشدت اللّٰہ رجلا سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم، لم اقام ،فقام ثلاثۃ عشر رجلا فشھدوا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: الست اولی بالمؤمنین من انفسھم؟ قالوا: بلی، یا رسول اللّٰہ! قال: فاخذ بید علی، فقال: من کنت مولاہ فھذا مولاہ، اللھم! وال من والاہ، وعاد من عاداہ، و احب من احبہ، وابغض من یبغضہ و انصر من نصرہ، واخذل من خذلہ۔

عمرو بن ذی مر، سعید بن وھب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے، تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اس (علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اس (علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔''

.1حسام الدین ہندی، کنز العمال، 131 : 13، رقم 36417 :

.2ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 158 : 45

.3ابن اثیر کی اسد الغابہ 487 : 3) میں ابو اسحاق سے لی گئی روایت میں ہے : یزید بن ودیعہ اور عبد الرحمٰن بن مدلج گواہی چھپانے کے سبب بیماری میں مبتلا ہوئے۔

## حدیث نمبر 40 :

عن زاذان بن عمر قال: سمعت علیا رضی اللّٰہ عنہ فی الرحبۃ وھو ینشد الناس: من شھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم غدیر خم وھو یقول ما قال، فقام

ثلاثة عشر رجلا فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو يقول: من كنت مولاه فعلى مولاه۔

زاذان بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ کہتے سنا، کس نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (13) آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا مولا علی ہے۔''

1. ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 465 : 3
2. طحاوی، مشکل الآثار، 308 : 2

3۔ ابن اثیر نے اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (362 : 2) میں یعلیٰ بن مرہ سے ایک روایت بیان کی ہے جس میں گواہان میں یزید یا زید بن شراحیل کا بھی ذکر ہے، جبکہ یعلیٰ بن مرہ سے ہی بیان کردہ ایک اور روایت (137 : 3) میں عامر بن لیلیٰ کا ذکر ہے، ایک اور مقام (282 : 5) پر گواہان میں ناجیہ بن عمرو کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

## حدیث نمبر 41 :

عن زيد بن أرقم، قال استشهد على الناس، فقال :أنشد الله رجلا سمع النبى صلى الله عليه وآله وسلم يقول :اللّٰهم !من كنتُ مولاه، فعلى مولاه، اللهم !وال من والاه، و عاد من عاداه، قال :فقام ستة عشر رجلاً، فشهدوا.

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : اے اللہ ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ پس اس (موقع) پر سولہ (16) آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 370 : 5
2. طبرانی، المعجم الکبیر، 171 : 5، رقم 4985 :
3. محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، 125 : 126
4. محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 127 : 3
5. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 461 : 5
6. ہیثمی، مجمع الزوائد، 106 : 9

ہیثمی نے کہا ہے کہ جنہوں نے اس واقعہ کو چھپایا اُن کی بصارت چلی گئی۔

## حدیث نمبر 42 :

عن عمير بن سعد أن عليا جمع الناس في الرحبة و أنا شاهد، فقال :أنشد الله رجلا سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول :من كنت مولاه فعلي مولاه، فقام ثمانية عشر رجلا فشهدوا أنهم سمعوا نبي صلى الله عليه و آله وسلم يقول :ذالك.

عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ (18) افراد نے کھڑے ہوکر گواہی دی۔

1۔ہیثمی نے مجمع الزوائد (9 : 108) میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُس کی اسناد حسن ہیں۔
.2 حسام الدین ہندی، کنز العمال، 13 : 154، 155، رقم 36480 :
.3 شوکانی، در السحابہ : 211

## حدیث نمبر 43 :

عن أبي الطفيل، قال :جمع علي رضي الله عنه الناس في الرحبة، ثم قال لهم :أنشد الله كل امرء مسلم سمع رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول يوم غدير خم ما سمع لما قام، فقام ثلاثون من الناس، و قال أبو نعيم :فقام ناس كثير فشهدوا حين أخذه بيده، فقال للناس :أتعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا :نعم، يا رسول الله !قال :من كنت مولاه فهذا مولاه، اللهم !والِ من والاه و عاد من عاداه، قال فخرجتُ و كأنّ في نفسي شياً فلقيتُ زيد بن أرقم فقلتُ له :إني سمعتُ عليا رضي الله عنه يقول كذا و كذا، قال فما تنكر قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ذلك له.

ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر اُن سے فرمایا : میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس (30) افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابو نعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ (ہمیں وہ وقت یاد ہے) جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا : کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ سب نے کہا : ہاں، یا رسول اللہ ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ ! تو اُسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔ راوی کہتے ہیں

کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور انہیں کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟

1۔احمد بن حنبل نے المسند (4 : 370)
2.نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: 84 رقم: 72
3.بزار، المسند، 133 : 2
4.احمد بن حنبل فضائل الصحابہ، 682 : 2، رقم 1167 :
5۔ابن حبان کی الصحیح 376 : 15)، رقم 6931 :)
6.ابن ابی عاصم، کتاب السنہ 603 :، رقم 1366 :
7۔حاکم نے المستدرک 109 : 3)، رقم 4576 :) میں اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔
8.بیہقی، السنن الکبریٰ، 134 : 5
9۔یہ حدیث مختصر الفاظ سے طبرانی نے المعجم الکبیر 195 : 5)، رقم 5071 :) میں روایت کی ہے۔
10.محب طبری، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ، 127 : 3
11.ہیثمی، مجمع الزوائد، 104 : 9
12.ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ 171 : 4)) میں لکھا ہے کہ رحبہ سے مراد کوفہ کی مسجد کی کھلی جگہ ہے۔
13۔ہیتمی نے الصواعق المحرقہ (ص 122 :) میں لکھا ہے کہ یہ حدیث حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے روایت کی ہے اور اس کے طرق کی کثیر تعداد صحیح یا حسن کے ذیل میں آتی ہے۔
14.شوکانی، در السحابہ 209 :
نسائی نے اسے ابو طفیل کے علاوہ عامر بن واثلہ سے بھی روایت کیا ہے۔
ابن حبان نے ابو طفیل کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور اس کے رجال کو ثقہ کہا ہے۔
حاکم نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

## حدیث نمبر 44 :

عن رياح بن الحرث قال :جاء رهط إلى علي رضى الله عنه بالرحبة فقالوا :السلام عليك يا مولانا !قال :كيف أكون مولاكم وأنتم قوم عرب؟ قالوا :سمعنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم غدير خم يقول :من كنتُ مولاه فإن هذا مولاه، قال رياح :فلما مضوا تبعتهم فسألت من هؤلاء؟ قالوا :نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاري.

ریاح بن حرث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا : اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا : میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قوم عرب ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں مانتے)۔ انہوں نے کہا : ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا ہے : جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ حضرت ریاح رضی اللہ عنہ نے کہا : جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے، اُن میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

1. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 419.
2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 572، رقم : 967.
3. ابن ابی شیبہ، المصنف، 12 : 60، رقم : 12122.
4. طبرانی، المعجم الکبیر، 4 : 173، 174، رقم : 4052، 4053.
5. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 103، 104.
6. محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 2 : 169.
7. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 4 : 172.

ہیثمی نے اس روایت کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

## حدیث نمبر 45 :

عن عمر رضی اللّٰہ عنہ :و قد نازعہ رجل فی مسألۃ، فقال :بینی و بینک ھذا الجالس، و أشار إلی علیّ بن أبی طالب رضی اللّٰہ عنہ، فقال الرجل :ھذا الأبطن! فنھض عمر رضی اللّٰہ عنہ عن مجلسہ و أخذ بتلبیبہ حتی شالہ من الأرض، ثم قال : أتدری من صغرت، مولای و مولی کل مسلم!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی مسئلے میں جھگڑا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا۔۔۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ تو اس آدمی نے کہا : یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا : کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔

محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 3 : 128

محب طبری نے کہا ہے کہ ابن سمان نے اس کی تخریج کی ہے۔

## حدیث نمبر 46 :

و عن عمر رضی اللّٰہ عنہ و قد جاء ہ أعرابیان یختصمان، فقال لعلی رضی اللّٰہ عنہ : إقض بینھما یا أبا الحسن !فقضی علی رضی اللّٰہ عنہ بینھما، فقال أحدھما :ھذا یقضی بیننا !فوَثَبَ إلیہ عمر رضی اللّٰہ عنہ و أخذ بتلبیبہ، و قال :ویحك !ما تدری من ھذا؟ ھذا مولای و مولی کل مؤمنٍ، و من لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بدو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا :اے ابوالحسن !ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا :تو ہلاک ہو !کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو اِن کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔

1۔ محب طبری نے یہ روایت ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی (ص 126 :) میں بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن سمان نے اپنی کتاب الموافقۃ میں ذکر کیا ہے۔

.2 محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 128 : 3

## حدیث نمبر 47 :

عن عمر أنہ قال :علیّ مولی من کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم مولاہ.

عن سالم قیل لعمر :إنك تصنع بعلیّ شیئا ما تصنعہ بأحد من أصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم، قال :إنہ مولای.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا :رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے مولا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولا ہیں۔

حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے (عموماً) نہیں کرتے !(اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا :وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔

.1 محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 128 : 3

## حدیث نمبر 48 :

عن یزید بن عمر بن مورق قال :کنت بالشام و عمر بن عبد العزیز یعطی الناس، فتقدمتُ إلیہ فقال لی :ممن أنتَ؟ قلت :مِن قریش، قال :مِن أی قریش؟ قلتُ :مِن بنی ھاشم، قال :مِن أی بنی ھاشم؟ قال :فسکتُّ. فقال :مِن أی بنی ھاشم؟ قلتُ :

مولى عليّ، قال :مَن عليّ؟ فسكتُ، قال :فوضع يده على صدري و قال :و أنا و الله مولىٰ عليّ بن أبي طالب عليه السلام، ثم قال :حدثني عدة أنّهم سمعوا النبي صلى الله عليه و آله وسلم يقول :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، ثم قال :يا مزاحم اكم تعطى أمثاله؟ قال :مائة أو مائتي درهم، قال :إعطه خمسين ديناراً، وقال ابن أبي داؤد :ستين ديناراً لولايته عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه ، ثم قال :ألحق ببلدك فسيأتيك مثل ما يأتي نظراءك.

یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: بخدا! میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔ اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیل کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (100) یا دو سو (200) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے کہا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس (50) دینار دے دو، اور ابنِ ابی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (60) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیل کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔

1. ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، 5 : 364
4. ابن اثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، 6 : 427، 428

## حدیث نمبر 49 :

عن الزهري قال :سمعت أبا جنيدة جندع بن عمرو بن مازن، قال :سمعت النبيا يقول :من كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار، و سمعته و إلا صُمّتا، يقول .و قد انصرف من حجة الوداع فلما نزل غدير خُمّ قام في الناس خطيباً وأخذ بيد علي رضي الله عنه، و قال :من كنت وليه فهذا وليه، اللّهم اوَال من والاه، وعاد من عاداه. قال عبيد الله : فقلت للزهري :لا تحدّث بهذا بالشام، وأنت تسمع ملء

أذنيك سب علي رضي الله عنه، فقال :و الله إن عندي من فضائل علي رضي الله عنه ما لو تحدثت بها لقُتلتُ.

زہری سے روایت ہے کہ ابوجنیدہ جندع بن عمرو بن مازن نے کہا : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔(اور یہ فرمان) میں نے خود سنا ہے ورنہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے، لوگوں کو خطاب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا : جس کا میں ولی ہوں یہ (علی) اُس کا ولی ہے، اے اللہ ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ عبید اللہ نے کہا : میں نے زہری سے کہا : ایسی باتیں ملک شام میں بیان نہ کرنا ورنہ تو وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت میں اتنی باتیں سنے گا کہ تیرے کان بھر جائیں گے۔(اس کے جواب میں) امام زہری نے فرمایا : خدا کی قسم ! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اِتنے فضائل میرے پاس محفوظ ہیں کہ اگر میں اُنہیں بیان کروں تو مجھے قتل کر دیا جائے۔

ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 572 : 1، 573

## حدیث نمبر 50 :

عن عَمرو بن العاص رضي الله عنه، قال :سئله رجلٌ عن عليّ رضي الله عنه، قال :يا عَمرو إنّ أشياخنا سمعوا رسولَ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم يقول :مَن كنتُ مولاه فعليّ مولاه، فحق ذلك أم باطل؟ فقال عمروٌ :حق و أنا أزيدك :إنه ليس أحد من صحابة رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم له مناقب مثل مناقب عليّ.

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُن سے کسی شخص نے پوچھا : اے عمرو ! ہمارے بزرگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ یہ بات درست ہے یا غلط؟ عمرو نے کہا : درست ہے، اور میں آپ کو مزید بتاؤں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم میں سے کسی کے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے مناقب نہیں ہیں۔

ابن قتیبہ دینوری، الامامہ والسیاسہ، 113 : 1

## حدیث نمبر 51 :

عن علي رضي الله عنه قال: عمّمني رسولُ الله صلى الله عليه و آله وسلم يوم غدير خم بعمامة سدلها خلفي، ثم قال :إن الله عزوجل أمدني يوم بدر و حنين بملائكة يعتمون هذه العمة، فقال :إنّ العمامةَ حاجزةٌ بين الكفر و الإيمان.

(خود) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن ایسے عمامے سے میری دستار بندی کروائی اس کا شملہ پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین میں (جن) فرشتوں کے ذریعے میری مدد کی، انہوں نے اسی ہیئت کے عمامے باندھ رکھے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک عمامہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

1. طیالسی، المسند 23 : ، رقم 154 :
2. حسام الدین ہندی، کنز العمال، 306 : 15، 482، رقم 41141 : ، 41909
3. بیہقی، السنن الکبریٰ، 14 : 10

حسام الدین ہندی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو طیالسی کے علاوہ بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابن منیع نے بھی روایت کیا ہے۔ حسام الدین ہندی نے انّ العمامۃ حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

عبد الاعلیٰ بن عدی سے بھی یہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُن کی دستار بندی فرمائی اور دستار کا شملہ پیچھے لٹکا دیا۔ یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے:

1. ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 170 : 3
2. محب طبری، الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، 194 : 3

☆☆☆

# خطبات

## امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

خطبہ 1:

## و من كلام له: لابنه محمد بن الحنفية لما اعطاه الراية

تَزُولُ الْجِبَالُ وَ لَا تَزُلْ، عَضَّ عَلٰى نَاجِذِكَ، اَعِرِ اللّٰهَ جُمْجُمَتَكَ، تِدْ فِي الْاَرْضِ قَدَمَكَ، ارْمِ بِبَصَرِكَ اَقْصَى الْقَوْمِ، وَ غُضَّ بَصَرَكَ، وَ اعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ

☆☆☆

خطبہ نمبر 1:

## جنگی عزیمت

جب اپنے لشکر کا پرچم امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے محمد بن حنفیہ کو عطا فرمایا تو کہا:

اے بیٹے! پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائیں، مگر تم اپنی جگہ سے جنبش نہ کرنا۔ اپنے دانتوں کو مضبوطی سے ایک دوسرے میں پیوست رکھنا۔ اپنے کاسۂ سر کو خدا کے لیے عاریت دے دو۔ زمین میں اپنے پاؤں میخ کی طرح جما دینا۔ تمہاری نگاہوں کی زد دشمن کے لشکر کی آخری صف پر رہے۔ اپنی نظر جھکائے رکھنا اور اے بیٹے! اس بات پر ایمان رکھو کہ فتح و فیروزی صرف خدا کی طرف سے ہے۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 2:

## وَ مِنْ خُطْبَةٍ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَحْمَدُهٗ اسْتِتْمَامًا لِنِعْمَتِهٖ، وَ اسْتِسْلَامًا لِعِزَّتِهٖ، وَ اسْتِعْصَامًا مِنْ مَعْصِيَتِهٖ، وَ اَسْتَعِينُهٗ فَاقَةً اِلٰى كِفَايَتِهٖ اِنَّهٗ لَا يَضِلُّ مَنْ هَدَاهُ. وَ لَا يَئِلُ مَنْ عَادَاهُ وَ لَا يَفْتَقِرُ مَنْ كَفَاهُ، فَاِنَّهٗ اَرْجَحُ مَا وُزِنَ وَ اَفْضَلُ مَا خُزِنَ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، شَهَادَةً مُمْتَحَنًا اِخْلَاصُهَا، مُعْتَقَدًا مُصَاصُهَا، نَتَمَسَّكُ بِهَا اَبَدًا مَا اَبْقَانَا، وَ نَدَّخِرُهَا لِاَهَاوِيلِ مَا يَلْقَانَا فَاِنَّهَا عَزِيمَةُ الْاِيمَانِ، وَ فَاتِحَةُ الْاِحْسَانِ وَ مَرْضَاةُ الرَّحْمٰنِ، وَ مَدْحَرَةُ الشَّيْطَانِ.

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالدِّينِ الْمَشْهُورِ، وَ الْعِلْمِ الْمَاْثُورِ وَ

الْكِتابِ الْمَسْطُورِ، وَ النُّورِ السّاطِعِ، وَ الضِّياءِ اللامِعِ، وَ الْاءَمْرِ الصّادِعِ. اِزاحَةً لِلشُّبُهاتِ، وَ احْتِجاجا بِالبَيِّناتِ، وَ تَحْذِيرا بِالْآياتِ، وَ تَخْوِيفا بِالمُثْلاتِ وَ النّاسُ فِى فِتَنٍ انْجَذَمَ فِيها حَبْلُ الدِّينِ وَ تَزَعْزَعَتْ سَوارِى الْيَقِينِ، وَ اخْتَلَفَ النَّجْرُ وَ تَشَتَّتَ الْاءَمْرُ، وَ ضاقَ الْمَخْرَجُ وَ عَمِىَ الْمَصْدَرُ فَالْهُدى خامِلٌ، وَ الْعَمى شامِلٌ. عُصِىَ الرَّحْمنُ، وَ نُصِرَ الشَّيْطانُ، وَ خُذِلَ الْاِيمانُ، فَانْهارَتْ دَعآئِمُهُ، وَ تَنَكَّرَتْ مَعالِمُهُ، وَ دَرَسَتْ سُبُلُهُ، وَ عَفَتْ شُرُكُهُ.

اءَطاعُوا الشَّيْطانَ فَسَلَكُوا مَسالِكَهُ، وَوَرَدُوا مَناهِلَهُ، بِهِمْ سارَتْ اءَعْلامُهُ، وَ قامَ لِواؤُهُ فِى فِتَنٍ داسَتْهُمْ بِاءَخْفافِها، وَ وَطِئَتْهُمْ بِاءَظْلافِها وَ قامَتْ عَلى سَنابِكِها، فَهُمْ فِيها تائِهُونَ حائِرُونَ جاهِلُونَ مَفْتُونُونَ فِى خَيْرِ دارٍ وَ شَرِّ جِيرانٍ، نَوْمُهُمْ سُهُودٌ، وَ كُحْلُهُمْ دُمُوعٌ، بِاءَرْضٍ عالِمُها مُلْجَمٌ وَ جاهِلُها مُكْرَمٌ.

## وَ مِنْها وَ يَعْنِى آلَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّم

هُمْ مَوْضِعُ سِرِّهِ وَ لَجَاءُ اءَمْرِهِ وَ عَيْبَةُ عِلْمِهِ وَ مَوْئِلُ حُكْمِهِ وَ كُهُوفُ كُتُبِهِ، وَ جِبالُ دِينِهِ، بِهِمْ اءَقامَ انْحِناءَ ظَهْرِهِ وَ اءَذْهَبَ ارْتِعادَ فَرائِصِهِ.

## مِنْها فى الْمُنافِقِين

زَرَعُوا الْفُجُورَ، وَ سَقَوْهُ الْغُرُورَ، وَ حَصَدُوا الثُّبُورَ. لا يُقاسُ بِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ هذِهِ الاُمَّةِ اَحَدٌ وَ لا يُسَوَّى بِهِمْ مَنْ جَرَتْ نِعْمَتُهُمْ عَلَيْهِ اَبَدا. هُمْ اءَساسُ الدِّينِ، وَ عِمادُ الْيَقِينِ، إلَيْهِمْ يَفِىءُ الْغالِى، وَ بِهِمْ يَلْحَقُ التّالِى وَ لَهُمْ خَصائِصُ حَقِّ الْوِلايَهِ، وَ فِيهِمُ الْوَصِيَّةُ وَ الْوِراثَهُ، الآنَ اِذْ رَجَعَ الْحَقُّ اِلى اَهْلِهِ وَ نُقِلَ اِلى مُنْتَقَلِهِ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 2:**

## شکر......گراں قدر سرمایہ

**شکر:**

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نعمت خداوندی کی تکمیل پر اس کی تعریف کرتا ہوا اور عزت ذات الٰہی کو تسلیم کرتا ہوا اور اس کی معصیت سے دامن کشاں ہوتا ہوا میں خدا کا سپاس و شکر ادا کرتا ہوں۔ احتیاج اور ضرورت (کے سلسلہ) میں اُسی سے کمک کا طالب ہوں کہ وہ کفایت کرے۔ جسے اس نے ہدایت دی وہ گمراہ نہیں ہوسکتا۔ جس سے اس نے دشمنی کی وہ نجات نہیں پاتا اور جس کو وہ کافی ہوا (پھر) وہ منتشر اور پراگندہ نہیں ہوسکتا۔ بلاشبہ شکر کا پلہ سب سے گراں ہے سب سے اچھا سرمایہ ہے جو جمع کیا گیا۔

## گواہی توحید ورسالت:

میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک وہمتا نہیں یہ وہ گواہی ہے جس کا اخلاص پرکھ لیا گیا جس کا اعتقاد و شائبہ شرک سے پاک ہے زندگی بھر میں اسی سے وابستہ رہوں گا خطرے کے مقامات اور دہشت کے اوقات کے لیے اسے محفوظ رکھوں گا۔ اس لیے کہ یہ شہادت ایمان کی عزیمت احسان کا آغاز رضائے الٰہی اور شیطان کو فرار پر مجبور کردینے والی چیز ہے (نیز) میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں خدائے بزرگ و برتر نے دین مشہور (اسلام) علم ماثور، کتاب مسطور، نور ساطع، ضیاء لامع اور حکم محکم کے ساتھ بھیجا تا کہ شبہات برطرف ہوں اور کھلے ہوئے واضح اور محکم دلائل سے حجت کی جاسکے آیات قرآن سے تنبیہ اور (امم ماضیہ پر) عذاب الٰہی سے ڈرائے اس کا مقصد حاصل ہو۔

## فتنوں کی یلغار:

لوگ ایسے فتنوں میں مبتلا ہوگئے کہ دین کی رسی پارہ پارہ ہوگئی ایمان و یقین کے ستون متزلزل ہوگئے۔ اصل (دین) اخلاقی (مسئلہ) بن گیا اور کار دین درہم و برہم ہوگئے (فتنوں سے) بچ نکلنے کا راستہ تنگ اور ہدایت کی طرف آنے کی راہ تاریک ہوگئی۔ ہدایت گمنام ہوگئی اور کوری و گمراہی عام ہوگئی۔ خدا کی نافرمانی کی گئی شیطان کی مدد کی گئی ایمان بے یار و مددگار رہ گیا۔ اس کے ستون گرگئے اور آثار و نشانات بدل گئے اس کے رستے خراب اور راہیں نابود ہوگئیں۔

## شیطان کی پیروی:

لوگوں نے شیطان کی پیروی اختیار کرلی۔ اسی شیطانی راستے پر قدم فرسائی کرنے لگے اسی کے سرچشمہ پر ڈیرا ڈال دیا (پھر) یہ لوگ اس کے پرچم (لہراتے) آگے بڑھے شیطان کا پرچم ایسے دور فتن میں بلند ہوا کہ ان فتنوں نے لوگوں کو پامال کردیا اور اپنے کھروں سے روند دیا اور پھر اپنے پنجوں کے بل کھڑا ہوگیا۔ تو وہ لوگ ششدر و حیران (کھڑے) ہیں۔ یہ نادان (لوگ) وہاں فتنہ میں گرفتار تھے جو دنیا کی بہترین جگہ ہے۔ البتہ اس کے ہمسائے بدترین ہیں جن کا خواب بے خوابی اور جن کا سرمۂ چشم گریہ ہے (یہ سب کچھ اس) سرزمین پر ہوا کہ جہاں دانا کی زبان بند اور نادان باعزت وارجمند ہیں۔

## آلِ رسول کی فضیلت:

آل رسول راز دار‘ جائے پناہ‘ علم کی ودیعت گاہ‘ حکمت کے ملجاء وماویٰ‘ اوراس کی کتابوں‘ رسول ﷺ کی حفاظت کے لیے پہاڑ ہیں یہی ہیں جنہوں نے دین کی جھکی ہوئی پشت کو راست کیا اور بازوئے اسلام کی لرزش‘ انہی کے دم سے دور ہوئی۔

## منافق وفاسق:

منافق و فاسق وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے نافرمانی کا بیج بویا۔ غفلت اور فریب کے پانی سے اُسے سینچا (پھر) اس کھیتی (کی فصل) کاٹ کر اپنے اپنے لیے ہلاکت مہیا کی۔

## مقام اہل بیت:

آل محمد ﷺ کا اس امت میں کسی پر بھی قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ جن پر انہوں نے ہمیشہ احسان کیے۔ ان کو کبھی بھی ان لوگوں کے برابر نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ آل رسول ﷺ‘ اساس دپایہ وستون ایمان ویقین ہیں۔ راہ حق سے دور انہی کی طرف رجوع کرتے ہیں‘ اور تھک کر (پیچھے) رہ جانے والے ان ہی سے آکر ملتے ہوتے ہیں۔ فرائض امامت انہی کی ذات مجتمع ہیں‘ ان ہی میں وصیت اور وراثت ہے۔ اب حق اپنے اہل کی طرف واپس آچکا ہے اور جو اس کا مقام تھا وہاں پہنچ چکا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 3:

### وَ مِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلامُ الْمَعْرُوفَهُ بِالشِّقْشِقِيَّهِ

اءَما وَ اللّٰهِ لَقَدْ تَقَمَّصَهَا فُلانٌ وَ اِنَّهُ لَيَعْلَمُ اَنَّ مَحَلّى مِنْها مَحَلُّ الْقُطْبِ مِنَ الرَّحى، يَنْحَدِرُ عَنّى السَّيلُ وَ لا يَرْقى اِلَىَّ الطَّيْرُ. فَسَدَلْتُ دُونَها ثَوْبًا وَ طَوَيْتُ عَنْها كَشْحا، وَ طَفِقْتُ اءرْتَئى بَيْنَ ا نْ اَصُولَ بيدٍ جَذّاءَ اءوْ اءصْبِرَ عَلَى طَخْيَةٍ عَمْياءَ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ. وَ يَشِيبُ فِيهَا الصَّغِيرُ، وَ يَكْدَحُ فِيها مُومِنٌ حَتّى يَلْقى رَبَّهُ، فَراءَيْتُ اءَنَّ الصَّبْرَ عَلى هاتا اءَحْجى فَصَبَرْتُ وَ فِى الْعَيْنِ قَذًى، وَ فِى الْحَلْقِ شَجا، اَرى تُراثِي نَهْبا

حَتّى مَضَى الاَوَّلُ لِسَبِيْلِهِ فَاَءدْلى بِها اِلَى فُلانٍ بَعْدَهُ

شَتّانَ ما يَوْمى عَلى كُورِها

وَیَوْمُ حَیَّانَ اَخِی جَابِرٍ فَیَا عَجَبًا بَیْنَا

☆☆☆

**خطبہ نمبر3:**

## خطبہ شقشقیہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ شقشقیہ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

**دنیا وتخت حکومت سے بیزاری:**

خدا کی قسم! فلاں نے پیراہن خلافت پہن لیا، حالانکہ وہ میرے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ میرا خلافت میں وہی مقام ہے جو چکی کے اندر اس کی کیلی کا ہوتا ہے میں وہ (کوہ بلند ہوں) جس پر سے سیلاب کا پانی گزر کر نیچے گر جاتا ہے اور مجھ تک پرندہ پر نہیں مار سکتا۔ (اس کے باوجود) میں نے دنیا کے آگے پردہ لٹکا دیا اور اس سے پہلو تہی کر لی اور سوچنا شروع کیا کہ اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں سے حملہ کروں یا اس سے بھیانک تیرگی پر صبر کر لوں جس میں سن رسیدہ بالکل ضعیف اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور مومن اس میں جدوجہد کرتا ہوا اپنے پروردگار کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ مجھے اس اندھیر پر صبر ہی قرین عقل نظر آیا۔ لہٰذا میں نے صبر کیا، حالانکہ آنکھوں میں (غبار اندوہ کی) خلش تھی اور حلق میں (غم و رنج کے) پھندے لگے ہوئے تھے۔ میں اپنی میراث کو لٹتے دیکھ رہا تھا:

"کہاں یہ دن جو ناقہ کے پالان پر کٹتا ہے اور کہاں وہ دن جو حیان برادر جابر کی صحبت میں گزرتا تھا۔"

☆☆☆

**خطبہ نمبر4:**

## وَمِنْ خطبة له وهی من اء فصح کلامه علیه السلام

بِنَا اهْتَدَیْتُمْ فِی الظَّلْمَاءِ وَتَسَنَّمْتُمُ الْعَلْیَاءَ وَبِنَا انْفَجَرْتُمْ عَنِ السِّرَارِ وُقِرَ سَمْعٌ لَمْ یَفْقَهِ الْوَاعِیَةَ وَکَیْفَ یُرَاعِی النَّبْاَۃَ مَنْ اَصَمَّتْهُ الصَّیْحَةُ؟ رَبَطَ جَنَانٌ لَمْ یُفَارِقْهُ الْخَفَقَانُ، مَا زِلْتُ اَنْتَظِرُ بِکُمْ عَوَاقِبَ الْغَدْرِ وَاَتَوَسَّمُکُمْ بِحِلْیَةِ الْمُغْتَرِّیْنَ حَتّٰی سَتَرَنِیْ عَنْکُمْ جِلْبَابُ الدِّیْنِ وَبَصَّرَنِیْکُمْ صِدْقُ النِّیَّةِ اَقَمْتُ لَکُمْ عَلٰی سَنَنِ الْحَقِّ فِی جَوَادِّ الْمَضَلَّةِ حَیْثُ تَلْتَقُوْنَ وَلَا دَلِیْلَ وَتَحْتَفِرُوْنَ وَلَا تُمِیْهُوْنَ، اَلْیَوْمَ اُنْطِقُ لَکُمُ الْعَجْمَاءَ ذَاتَ الْبَیَانِ اِعْزَبَ رَاْیُ امْرِءٍ تَخَلَّفَ عَنِّیْ مَا

شَکَکْتُ فِی الْحَقِّ مُذْ اُرِیْتُہٗ، لَمْ یُوْجِسْ مُوْسٰی ع خِیْفَۃً عَلٰی نَفْسِہٖ بَلْ اَشْفَقَ مِنْ غَلَبَۃِ الْجُھَّالِ وَ دُوَلِ الضَّلَالِ، اَلْیَوْمَ تَوَاقَفْنَا عَلٰی سَبِیْلِ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ مَنْ وَثِقَ بِمَآءٍ لَمْ یَظْمَأْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 4:

# حقِ نصیحت

### گھرانہ ہدایت:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

"تم لوگوں نے ہماری ہی وجہ سے تاریکیوں میں ہدایت کا راستہ پایا ہے اور بلندی کے کوہان پر قدم جمائے ہیں اور ہماری ہی وجہ سے اندھیری راتوں سے اُجالے کی طرف باہر آئے ہو۔

### مطمئن دل:

وہ کان بہرے ہو جائیں جو پکارنے والے کی آواز نہ سن سکیں اور وہ لوگ بھلا دھیمی آواز کو کیا سن سکیں گے جن کے کان بلند ترین آوازوں کے سامنے بھی بہرے ہی رہے ہوں۔ مطمئن دل وہی ہوتا ہے جو یادِ الٰہی اور خوفِ خدا میں مسلسل دھڑکتا رہتا ہے۔ میں روزِ اول سے تمہاری غداری کے انجام کا انتظار کر رہا ہوں اور تمہیں فریب خوردہ لوگوں کے انداز سے پہچان رہا ہوں۔ مجھے تم سے دینداری کی چادر نے پوشیدہ کر دیا ہے، لیکن صدقِ نیت نے میرے لئے تمہارے حالات کو آئینہ کر دیا ہے۔ میں نے تمہارے لئے گمراہی کی منزلوں میں حق کے راستوں پر قیام کیا ہے۔ جہاں تم ایک دوسرے سے ملتے تھے لیکن کوئی راہنما نہ تھا اور کنواں کھودتے تھے لیکن پانی نصیب نہ ہوتا تھا۔

آج میں تمہارے لئے اپنی اس زبان خاموش کو گویا بنا رہا ہوں جس میں بڑی قوتِ بیان ہے۔ یاد رکھو کہ اس شخص کی رائے گم ہو گئی ہے جس نے مجھ سے روگردانی کی ہے۔ میں نے روزِ اول سے آج تک حق کے بارے میں کبھی شک نہیں کیا ہے۔ (میرا سکوت مثلِ موسیٰ ہے) موسیٰ کو اپنے نفس کے بارے میں خوف نہیں تھا۔ انہیں دربارِ فرعون میں صرف یہ خوف تھا کہ کہیں جاہل جادوگر اور گمراہ حکام عوام کی عقلوں پر غالب نہ آ جائیں۔ آج ہم سب حق و باطل کے راستہ پر آمنے سامنے ہیں اور یاد رکھو جسے پانی پر اعتماد ہوتا ہے وہ پیاسا نہیں رہتا۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 5:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَيُّهَا النَّاسُ شُقُّوا اَمْوَاجَ الْفِتَنِ بِسُفُنِ النَّجَاةِ وَ عَرِّجُوا عَنْ طَرِيقِ الْمُنَافَرَةِ وَ ضَعُوا تِيجَانَ الْمُفَاخَرَةِ، اَفْلَحَ مَنْ نَهَضَ بِجَنَاحٍ اَوِ اسْتَسْلَمَ فَاَرَاحَ، مَاءٌ آجِنٌ وَ لُقْمَةٌ يَغَصُّ بِهَا آكِلُهَا، وَ مُجْتَنِي الثَّمَرَةِ لِغَيْرِ وَقْتِ اِينَاعِهَا كَالزَّارِعِ بِغَيْرِ اَرْضِهِ.
فَاِنْ اَقُلْ يَقُولُوا :حَرَصَ عَلَى الْمُلْكِ وَ اِنْ اَسْكُتْ يَقُولُوا :جَزِعَ مِنَ الْمَوْتِ هَيْهَاتَ بَعْدَ اللَّتَيَّا وَالَّتِي وَاللّٰهِ لَابْنُ اَبِي طَالِبٍ آنَسُ بِالْمَوْتِ مِنَ الطِّفْلِ بِثَدْيِ اُمِّهِ بَلِ انْدَمَجْتُ عَلَى مَكْنُونِ عِلْمٍ لَوْ بُحْتُ بِهِ لَاضْطَرَبْتُمُ اضْطِرَابَ الْاَرْشِيَةِ فِي الطَّوِيِّ الْبَعِيدَةِ

☆☆☆

خطبہ نمبر 5:

# خلافت کی پیش کش کا جواب

## مفاخرت کے تاج:

آپ رضی اللہ عنہ کو جب بیعت کی پیش کش کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اے لوگو! فتنوں کی موجوں کو نجات کی کشتیوں سے چیر کر پار ہو جاؤ! منافرت کی راہ چھوڑ دو اور مفاخرت و بزرگی کے تاج سر سے اُتار کر زمین پر پھینک دو۔ جو پر و بال (یار و یاور) کے ساتھ اٹھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے حالات کو ان کے حال پر چھوڑا اس نے راحت پائی۔

## حقیقت حکومت:

یہ (ذمہ داری) تو ایک گندہ پانی ہے۔ وہ لقمہ ہے جس کے کھانے والے کو اچھو ہو جاتا ہے اور وقت سے پہلے خوشہ چیننی کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی غیر کی زمین پر کاشت کرے۔ اگر اب میں کچھ کہتا ہوں تو لوگ کہیں گے یہ امارت کی حرص ہے اور اگر خاموش رہتا ہوں تو ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ کہیں گے کہ مرنے سے اور جان دینے سے ڈرتا ہوں۔ افسوس میں چھوٹے بڑے ہر طرح کے مصائب جھیل چکا ہوں۔ خدا کی قسم! ابو طالب کا بیٹا موت سے اس سے زیادہ مانوس ہے جتنا ایک طفل شیر

خوار پستان مادر سے مانوس ہوتا ہے۔ نہیں یہ بات نہیں۔

## رازدارنبی:

میرے سکوت کا راز وہ اسرار ہیں کہ جو کچھ جانتا ہوں اگر اُسے افشا کردوں تو تم یوں لرزنے اور کانپنے لگو گے جس طرح گہرے کنوؤں میں رسیاں لرزتی اور کانپتی ہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 6

### و من کلام له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ اللّٰهِ لَا اَكُونُ كَالضَّبُعِ تَنامُ عَلٰى طُوْلِ اللَّدْمِ حَتّٰى يَصِلَ اِلَيْها طَالِبُها وَ يَخْتِلَها رَاصِدُها وَ لٰكِنّي اَضْرِبُ بِالْمُقْبِلِ اِلَى الْحَقِّ الْمُدْبِرَ عَنْهُ وَ بِالسَّامِعِ الْمُطِيعِ الْعاصِيَ الْمُرِيبَ اَبَدًا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَيَّ يَوْمِي

## خطبہ نمبر 6:

### عزم واستقامت

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدا کی قسم میں اس بجو کی طرح نہ ہوں گا جو لگاتار کھٹکھٹائے جانے سے سوتا ہوا بن جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا طلب گار (شکاری) اس تک پہنچ جاتا ہے اور گھات لگا کر بیٹھنے والا اس پر اچانک قابو پالیتا ہے بلکہ میں تو حق کی طرف بڑھنے والوں اور گوش برآواز اطاعت شعاروں کو لے کر ان خطاء وشک میں پڑنے والوں پر اپنی تلوار چلاتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ میری موت کا دن آجائے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 7:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ يذم فيها اتباع الشَّيْطٰن

اِتَّخَذُوا الشَّيْطٰنَ لِاَمْرِهِمْ مِلاكًا وَ اتَّخَذَهُمْ لَهُ اَشْراكًا، فَباضَ وَ فَرَّخَ فِي صُدُورِهِمْ وَ دَبَّ وَ دَرَجَ فِي حُجُورِهِمْ فَنَظَرَ بِاَعْيُنِهِمْ وَ نَطَقَ بِاَلْسِنَتِهِمْ فَرَكِبَ بِهِمُ الزَّلَلَ وَ زَيَّنَ لَهُمْ

الْخَطَلَ فِعْلَ مَنْ قَدْ شَرِكَهُ الشَّيْطٰنُ فِي سُلْطَانِهِ وَ نَطَقَ بِالْبَاطِلِ عَلَى لِسَانِهِ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 7:**

## اتباع شیطان

آپ رضی اللہ عنہ نے شیطان کے پیروکاروں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

ان لوگوں نے شیطان کو اپنے امور کا مالک و مختار بنالیا ہے اور اس نے انہیں اپنا آلۂ کار قرار دے لیا ہے اور انہیں کے سینوں میں انڈے بچے دیئے ہیں اور وہ انہیں کی آغوش میں پلے بڑھے ہیں۔ اب شیطان انہیں کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور انہیں کی زبان سے بولتا ہے۔ انہیں لغزش کی راہ پر لگادیا ہے اور ان کے لئے غلط باتوں کو آراستہ کردیا ہے جیسا کہ اس نے انہیں اپنے کاروبار میں شریک بنالیا ہو اور اپنے حروف باطل کو انہیں کی زبان سے ظاہر کرتا ہو۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 8:**

## و من کلام لہ عَلَيْهِ السَّلامُ

وَقَدْ اَرْعَدُوْا وَ اَبْرَقُوْا، وَ مَعَ هٰذَيْنِ الْاَمْرَيْنِ الْفَشَلُ، وَ لَسْنَا نُرْعِدُ حَتّٰى نُوْقِعَ وَ لَا نُسِيلُ حَتّٰى نُمْطِرَ

☆☆☆

**خطبہ نمبر 8:**

## ہمارا طرز عمل

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ رعد کی طرح گرجے اور بجلی کی طرح چمکے۔ مگر ان دونوں باتوں کے باوجود بزدلی ہی دکھائی اور ہم جب تک دشمن پر ٹوٹ نہیں پڑتے گرجتے نہیں اور جب تک عملی طور پر برس نہیں پڑتے لفظوں کا سیلاب نہیں بہاتے۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 9:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

الا وَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ جَمَعَ حِزْبَهُ وَ اسْتَجْلَبَ خَيْلَهُ وَ رَجِلَهُ وَ إِنَّ بَصِيرَتِي لَمَعِي مَا لَبَّسْتُ عَلٰى نَفْسِي وَ لا لُبِّسَ عَلَيَّ وَ ايْمُ اللّٰهِ لَاُفْرِطَنَّ لَهُمْ حَوْضاً اَنَا مَاتِحُهُ لا يَصْدُرُونَ عَنْهُ وَ لا يَعُودُونَ إِلَيْهِ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 9:

## شیطان کی شیطانیت

آپ رضی اللہ عنہ نے شیطان کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ کہ شیطان نے اپنے گروہ کو جمع کر لیا ہے اور اپنے پیادہ وسوار سمیٹ لیے ہیں، لیکن پھر بھی میرے ساتھ میری بصیرت ہے۔ نہ میں نے کسی کو دھوکا دیا ہے اور نہ واقعاً دھوکہ کھایا ہے۔ خدا کی قسم! میں ان کے لئے ایسے حوض کو چھلکاؤں گا جس کا پانی نکالنے والا بھی میں ہی ہوں گا کہ یہ نہ نکل سکیں گے اور نہ پلٹ کر آسکیں گے۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 10:

## مِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلامُ يَذْكُرُ فِيهَا ابْتِدَاءَ خَلْقِ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ وَ خَلْقِ اٰدَمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لا يَبْلُغُ مِدْحَتَهُ الْقَآئِلُونَ، وَ لا يُحْصِي نَعْمَآءَهُ الْعَادُّونَ، وَ لا يُؤَدِّي حَقَّهُ الْمُجْتَهِدُونَ، الَّذِي لا يُدْرِكُهُ بُعْدُ الْهِمَمِ، وَ لا يَنَالُهُ غَوْصُ الْفِطَنِ، الَّذِي لَيْسَ لِصِفَتِهِ حَدٌّ مَحْدُودٌ، وَ لا نَعْتٌ مَوْجُودٌ، وَ لا وَقْتٌ مَعْدُودٌ وَ لا اَجَلٌ مَمْدُودٌ، فَطَرَ الْخَلَآئِقَ بِقُدْرَتِهِ، وَ نَشَرَ الرِّيَاحَ بِرَحْمَتِهِ، وَ وَتَّدَ بِالصُّخُورِ مَيَدَانَ اَرْضِهِ

اَوَّلُ الدِّيْنِ مَعْرِفَتُهُ، وَ كَمالُ مَعْرِفَتِهِ التَّصْدِيقُ بِهِ وَ كَمالُ التَّصْدِيقِ بِهِ تَوْحِيدِهِ الاِخْلاصُ لَهُ، وَ كَمالُ الاِخْلاصِ لَهُ نَفْيُ الصِّفاتِ عَنْهُ، لِشَهادَةِ كُلِّ صِفَةٍ اَنَّها غَيْرُ الْمَوْصوفِ، وَ شَهادَةِ كُلِّ مَوْصوفٍ اَنَّهُ غَيْرُ الصِّفَةِ.

فَمَنْ وَصَفَ اللّٰهَ سُبْحانَهُ فَقَدْ قَرَنَهُ، وَ مَنْ قَرَنَهُ فَقَدْ ثَنّاهُ وَ مَنْ ثَنّاهُ فَقَدْ جَزّاءَهُ، وَ مَنْ جَزّاهُ فَقَدْ جَهِلَهُ، وَ مَنْ جَهِلَهُ فَقَدْ اءشارَ اِلَيْهِ.

وَ مَنْ اءشارَ اِلَيْهِ فَقَدْ حَدَّهُ، وَ مَنْ حَدَّهُ فَقَدْ عَدَّهُ، وَ مَنْ قالَ فِيمَ؟ فَقَدْ ضَمَّنَهُ، وَ مَنْ قالَ عَلامَ؟ فَقَدْ اءخْلى مِنْهُ.

كائِنٌ لا عَنْ حَدَثٍ مَوْجُودٌ لا عَنْ عَدَمٍ، مَعَ كُلِّ شَيْءٍ لا بِمُقارَنَةٍ، وَ غَيْرُ كُلِّ شَيْءٍ لا بِمُزايَلَةٍ، فاعِلٌ لا بِمَعْنَى الْحَرَكاتِ وَ الآلَةِ، بَصِيرٌ اِذْ لا مَنْظورَ اِلَيْهِ مِنْ خَلْقِهِ، مُتَوَحِّدٌ اِذْ لا سَكَنَ يَسْتَاْنِسُ بِهِ وَ لا يَسْتَوْحِشُ لِفَقْدِهِ، اِنْشَاءَ الْخَلْقَ اِنْشاءً وَ اِبْتَدَاهُ ابْتِداءً، بِلا رَوِيَّةٍ اَجالَها. وَ لا تَجْرِبَةٍ اِسْتَفادَها، وَ لا حَرَكَةٍ اَحْدَثَها، وَ لا هَمامَةِ نَفْسٍ اضْطَرَبَ فيها، اءحالَ الاَشْياءَ لاَوْقاتِها، وَ لاَمَ بَيْنَ مُخْتَلِفاتِها، وَ غَرَّزَ غَرائِزَها وَ اَلْزَمَها اَشْباحَها عالِما بِها قَبْلَ اِبْتِدائِها مُحِيطا بِحُدودِها وَ اِنْتِهائِها، عارِفا بِقَرائِنِها وَ اَحْنائِها.

ثُمَّ اِنْشاءَ سُبْحانَهُ فَتْقَ الاَجْواءِ وَ شَقَّ الاَرْجاءِ وَ سَكائِكَ الْهَواءِ، فَاءجْرى فِيها ماءً مِتَلاطِما تَيّارُهُ، مُتَراكِما زَخّارُهُ، حَمَلَهُ عَلى مَتْنِ الرِّيحِ الْعاصِفَةِ، وَ الزَّعْزَعِ الْقاصِفَةِ، فَاءمَرَها بِرَدِّهِ، وَ سَلَّطَها عَلى شَدِّهِ، وَ قَرَنَها اِلى حَدِّهِ، الْهَواءُ مِنْ تَحْتِها فَتِيقٌ، وَ الْماءُ مِنْ فَوْقِها دَفِيقٌ، ثُمَّ اءنْشَاءَ سُبْحانَهُ رِيحا اِعْتَقَمَ مَهَبَّها وَ اَدامَ مُرَبَّها، وَ اءعْصَفَ مَجْراها، وَ اءبْعَدَ مَنْشاها، فَاءمَرَها بِتَصْفِيقِ الْماءِ الزَّخّارِ، وَ اِثارَةِ مَوْجِ الْبِحارِ.

فَمَخَضَتْهُ مَخْضَ السِّقاءِ، وَ عَصَفَتْ بِهِ عَصْفَها بِالْفَضاءِ، تَرُدُّ اَوَّلَهُ عَلى آخِرِهِ، وَ ساجِيَهُ عَلى مائِرِهِ، حَتّى عَبَّ عُبابُهُ، وَرَمى بِالزَّبَدِ رُكامُهُ فَرَفَعَهُ فِي هَواءٍ مُنْفَتِقٍ، وَ جَوٍّ مُنْفَهِقٍ، فَسَوّى مِنْهُ سَبْعَ سَماواتٍ جَعَلَ سُفْلاهُنَّ مَوْجا مَكْفُوفا وَ عُلْياهُنَّ سَقْفا مَحْفوظا، وَ سَمْكا مَرْفوعا. بِغَيْرِ عَمَدٍ يَدْعَمُها، وَ لا دِسارٍ يَنْتَظِمُها، ثُمَّ زَيَّنَها بِزِينَةِ الْكَواكِبِ، وَ ضِياءِ الثَّواقِبِ، وَ اَجْرى فِيها سِراجا مُسْتَطِيرا، وَ قَمَرا مُنِيرا، فِي فَلَكٍ دائِرٍ، وَ سَقْفٍ سائِرٍ، وَ رَقِيمٍ مائِرٍ.

ثُمَّ فَتَقَ ما بَيْنَ السَّماواتِ الْعُلى، فَمَلاَءَهُنَّ اءطْوارا مِنْ مَلآئِكَتِهِ، مِنْهُمْ سُجُودٌ لا يَرْكَعُونَ، وَ رُكُوعٌ لا يَنْتَصِبُونَ، وَ صافُّونَ لا يَتَزايَلُونَ، وَ مُسَبِّحُونَ لا يَسْاءمُونَ. لا يَغْشاهُمْ نَوْمُ الْعُيُونِ، وَ لا سَهْوُ الْعُقُولِ، وَ لا فَتْرَةُ الاَبْدانِ، وَ لا غَفْلَةُ النِّسْيانِ، وَ مِنْهُمْ اُمَناءُ عَلى وَحْيِهِ، وَ اءلْسِنَةٌ اِلَى

رُسُلِهِ، وَ مُخْتَلِفُونَ بِقَضائِهِ وَ اءمرِهِ، وَ مِنْهُمُ الْحَفَظَةُ لِعِبادِهِ، وَالسَّدَنَةُ لاٴبْوابِ جِنانِهِ، وَ مِنْهُمُ الثّابِتَةُ فِی الاٴرَضِینَ السُّفْلٰی اٴقدامُهُمْ، وَالْمارِقَةُ مِنَ السَّمآءِ الْعُلْیآ اٴعْناقُهُمْ، وَالْخارِجَةُ مِنَ الاٴقْطارِ اٴرْکانُهُمْ، وَالْمُناسِبَةُ لِقَوآئِمِ الْعَرْشِ اٴکْتافُهُمْ، ناکِسَةٌ دُونَهُ اٴبْصارُهُمْ، مُتَلَفِّعُونَ تَحْتَهُ بِاٴجْنِحَتِهِمْ، مَضْرُوبَةٌ بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ مَنْ دُونَهُمْ حُجُبُ الْعِزَّةِ وَ اٴسْتارُ الْقُدْرَةِ. لا یَتَوَهَّمُونَ رَبَّهُمْ بِالتَّصْوِیرِ، وَ لا یُجْرُونَ عَلَیْهِ صِفاتِ الْمَصْنُوعِینَ، وَ لا یَحُدُّونَهُ بِالاٴماکِنِ، وَ لا یُشِیرُونَ اِلَیْهِ بِالنَّظآئِرِ.

## مِنْها فِی صِفَةِ خَلْقِ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلامُ

ثُمَّ جَمَعَ سُبْحانَهُ مِنْ حَزْنِ الاٴرْضِ وَ سَهْلِها، وَ عَذْبِها وَ سَبَخِها، تُرْبَةً سَنَّها بِالْماءِ حَتّٰی خَلَصَتْ، وَ لاطَها بِالْبَلَّةِ حَتّٰی لَزَبَتْ، فَجَبَلَ مِنْها صُورَةً ذاتَ اٴحْناءٍ وَ وُصُولٍ وَ اٴعْضاءٍ وَ فُصُولٍ. اٴجْمَدَها حَتَّی اسْتَمْسَکَتْ، وَ اٴصْلَدَها حَتّٰی صَلْصَلَتْ، لِوَقْتٍ مَعْدُودٍ، وَ اٴجَلٍ مَعْلُومٍ.

ثُمَّ نَفَخَ فِیها مِنْ رُوحِهِ فَمَثُلَتْ اِنْساناً ذا اٴذْهانٍ یُجِیلُها، وَ فِکَرٍ یَتَصَرَّفُ بِها، وَ جَوارِحَ یَخْتَدِمُها، وَ اٴدَواتٍ یُقَلِّبُها، وَ مَعْرِفَةٍ یَفْرُقُ بِها بَیْنَ الْحَقِّ وَالْباطِلِ وَالاٴذْواقِ وَالْمَشامِّ وَالاٴلْوانِ وَالاٴجْناسِ، مَعْجُوناً بِطِینَةِ الاٴلْوانِ الْمُخْتَلِفَةِ، وَالاٴشْباهِ الْمُؤْتَلِفَةِ، وَالاٴضْدادِ الْمُتَعادِیَةِ وَالاٴخْلاطِ الْمُتَبایِنَةِ، مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ، وَالْبَلَّةِ وَالْجُمُودِ، وَالْمَساءَةِ وَالسُّرُورِ وَاسْتَاٴدَی اللّٰهُ سُبْحانَهُ الْمَلٰئِکَةَ وَدِیعَتَهُ لَدَیْهِمْ وَ عَهْدَ وَصِیَّتِهِ اِلَیْهِمْ، فِی الاٴذْعانِ بِالسُّجُودِ لَهُ وَالْخُشُوعِ لِتَکْرِمَتِهِ.

فَقالَ سُبْحانَهُ: (اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلِیسَ) اعْتَرَتْهُ الْحَمِیَّةُ وَ غَلَبَتْ عَلَیْهِ الشِّقْوَةُ وَ تَعَزَّزَ بِخِلْقَةِ النّارِ، وَاسْتَوْهَنَ خَلْقَ الصَّلْصالِ، فَاٴعْطاهُ اللّٰهُ النَّظِرَةَ اسْتِحْقاقاً لِلسُّخْطَةِ وَاسْتِتْماماً لِلْبَلِیَّةِ، وَاِنْجازاً لِلْعِدَةِ، فَقالَ: (اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِینَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ).

ثُمَّ اٴسْکَنَ سُبْحانَهُ آدَمَ داراً اٴرْغَدَ فِیها عِیشَتَهُ، وَ آمَنَ فِیها مَحَلَّتَهُ، وَ حَذَّرَهُ اِبْلِیسَ وَ عَداوَتَهُ، فَاغْتَرَّهُ عَدُوُّهُ نَفاسَةً عَلَیْهِ بِدارِ الْمُقامِ وَ مُرافَقَةِ الاٴبْرارِ، فَباعَ الْیَقِینَ بِشَکِّهِ وَالْعَزِیمَةَ بِوَهْنِهِ. وَ اسْتَبْدَلَ بِالْجَذَلِ وَجَلاً، وَ بِالاغْتِرارِ نَدَماً، ثُمَّ بَسَطَ اللّٰهُ سُبْحانَهُ لَهُ فِی تَوْبَتِهِ، وَ لَقّاهُ کَلِمَةَ رَحْمَتِهِ، وَ وَعَدَهُ الْمَرَدَّ اِلٰی جَنَّتِهِ. فَاٴهْبَطَهُ اِلٰی دارِ الْبَلِیَّةِ، وَ تَناسُلِ الذُّرِّیَّةِ.

وَ اصْطَفٰی سُبْحانَهُ مِنْ وَلَدِهِ اٴنْبِیآءَ اٴخَذَ عَلَی الْوَحْیِ مِیثاقَهُمْ، وَ عَلٰی تَبْلِیغِ الرِّسالَةِ

امانتهم، لما بدل اكثر خلقه عهد الله اليهم فجهلوا حقه، و اتخذوا الانداد معه، و اجتالتهم الشياطين عن معرفته، و اقتطعتهم عن عبادته، فبعث فيهم رسله و واتر اليهم انبياءه ليستادوهم ميثاق فطرته، و يذكروهم منسي نعمته، و يحتجوا عليهم بالتبليغ، و يثيروا لهم دفائن العقول و يروهم آيات المقدرة.

من سقف فوقهم مرفوع، و مهاد تحتهم موضوع، و معايش تحييهم، و آجال تفنيهم، و اوصاب تهرمهم، و احداث تتابع عليهم، و لم يخل سبحانه خلقه من نبي مرسل، او كتاب منزل، او حجة لازمة، او محجة قائمة، رسل لا تقصر بهم قلة عددهم، و لا كثرة المكذبين لهم، من سابق سمي له من بعده، او غابر عرفه من قبله.

على ذلك نسلت القرون، و مضت الدهور، و سلفت الآباء و خلفت الابناء، الى ان بعث الله سبحانه محمدا رسول الله صلى الله عليه و آله لانجاز عدته، و تمام نبوته، مأخوذا على النبيين ميثاقه، مشهورة سماته، كريما ميلاده. و اهل الارض يومئذ ملل متفرقة، و اهواء منتشرة، و طرائق متشتتة، بين مشبه لله بخلقه، او ملحد في اسمه او مشير الى غيره، فهداهم به من الضلالة، و انقذهم بمكانه من الجهالة. ثم اختار سبحانه لمحمد صلى الله عليه و آله لقاءه، و رضي له ما عنده و اكرمه عن دار الدنيا و رغب به عن مقارنة البلوى. فقبضه اليه كريما صلى الله عليه و آله، و خلف فيكم ما خلفت الانبياء في اممها اذ لم يتركوهم هملا، بغير طريق واضح، و لا علم قائم، كتاب ربكم فيكم مبينا حلاله و حرامه و فرائضه و فضائله و ناسخه و منسوخه، و رخصه و عزائمه، و خاصه و عامه، و عبره و امثاله، و مرسله و محدوده، و محكمه و متشابهه.

مفسرا مجمله و مبينا غوامضه، بين مأخوذ ميثاق في علمه و موسع على العباد في جهله، و بين مثبت في الكتاب فرضه، و معلوم في السنة نسخه، و واجب في السنة اخذه، و مرخص في الكتاب تركه، و بين واجب، و زائل في مستقبله، و مباين بين محارمه من كبير اوعد عليه نيرانه، او صغير ارصد له غفرانه و بين مقبول في ادناه موسع في اقصاه.

## منها في ذكر الحج

و فرض عليكم حج بيته الذي جعله قبلة للانام يردونه ورود الانعام و يألهون اليه ولوه الحمام جعله سبحانه علامة لتواضعهم لعظمته و اذعانهم لعزته، و اختار من خلقه سماعا ا

جَابُوا اِلَيْهِ دَعْوَتَهُ، وَ صَدَّقُوا كَلِمَتَهُ، وَ وَقَفُوا مَوَاقِفَ اَنْبِيَآئِهِ، وَ تَشَبَّهُوا بِمَلٰٓئِكَتِهِ الْمُطِيفِيْنَ بِعَرْشِهِ يُحْرِزُوْنَ الْاَرْبَاحَ فِي مَتْجَرِ عِبَادَتِهِ .وَ يَتَبَادَرُوْنَ عِنْدَهُ مَوْعِدَ مَغْفِرَتِهِ، جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى لِلْاِسْلَامِ عَلَمًا وَ لِلْعَآئِذِيْنَ حَرَمًا، فَرَضَ حَجَّهُ وَ اَوْجَبَ حَقَّهُ وَ كَتَبَ عَلَيْكُمْ وِفَادَتَهُ فَقَالَ سُبْحَانَهُ" :وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ."

☆☆☆

## خطبہ نمبر 10:

# تخلیق باری تعالیٰ

### ذات باری تعالیٰ اور اس کی نشانیاں:

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے آسمان اور زمین کی تخلیق کی ابتداء اور تخلیق حضرت آدم علیہ السلام کے تذکرہ کے ساتھ حج بیت اللہ کی عظمت و رفعت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی حقیقی مدح تک بولنے والوں کے کلام کی رسائی نہیں ہے اور گننے والے اس کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتے ہیں۔ خوب خوب کوشش کرنے والے بھی اس کا حق ادا نہیں کر سکتے ہیں، نہ ہمتوں کی بلندیاں اس کا حقیقی ادراک کر سکتی ہیں اور نہ عقل و شعور کی گہرائی اس کی تہ تک پہنچ سکتی ہیں۔ باری تعالیٰ کی ذات کے لئے نہ حدود و قیود ہیں اور نہ ہی توصیفی کلمات۔ نہ مقررہ وقت ہے اور نہ آخری مدت۔ اس نے تمام مخلوقات کو صرف اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے اور پھر اپنی رحمت ہی سے ہوائیں چلائی ہیں اور زمین کی حرکت کو پہاڑوں کی میخوں سے سنبھال کر رکھا ہے۔

### حقیقی توحید:

دین کی شروعات اس کی معرفت سے ہے اور معرفت کا حقیقی عروج اس کی تصدیق ہے۔ تصدیق کا عروج توحید کا اقرار ہے اور توحید کا حقیقی کمال اخلاص ہے اور اخلاص کا کمال اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر ذات (معبود) کی نفی ہے کہ صفت کا مفہوم خود ہی گواہ ہے کہ وہ موصوف سے الگ کوئی شے ہے اور موصوف کا مفہوم ہی یہ ہے کہ وہ صفت کے علاوہ کوئی اور ذات ہے۔ اس کے لئے الگ سے صفات کا اثبات ایک شریک کا اثبات ہے اور اس کا لازمی نتیجہ ذات کا تعدد ہے اور تعدد کا مقصد اس کے لئے اجزاء کا عقیدہ ہے اور اجزاء کا عقیدہ صرف جہالت ہے معرفت نہیں ہے اور جو بے معرفت ہو گیا اس نے اشارہ کرنا شروع کر دیا اور جس نے اس کی طرف اشارہ کیا اس نے اسے ایک سمت میں محدود کر دیا اور جس نے محدود کر دیا اس نے اسے گنتی کا ایک شمار کر لیا جو کہ معدود ہے۔

## واجب الوجود و واجب الشہود:

جس نے یہ سوال اٹھایا کہ وہ کس چیز میں ہے؟ اس نے اسے کسی کے ضمن میں قرار دے دیا۔ جس نے یہ کہا کہ وہ کس کے اوپر قائم ہے؟ اس نے نیچے کا علاقہ خالی کرالیا۔

اس کی ہستی حادث نہیں ہے اور اس کا وجود عدم کی تاریکیوں سے نہیں نکلا ہے۔ وہ ہر شے کے ساتھ ہے، لیکن مل کر نہیں۔ وہ ہر چیز سے الگ ہے، لیکن جدائی کی بنیاد پر نہیں۔ وہ فاعل ہے، لیکن حرکات و آلات کے ذریعہ نہیں اور وہ اس وقت بھی بصیر تھا جب دیکھی جانے والی مخلوق کا پتہ نہیں تھا۔ وہ اپنی ذات میں بالکل اکیلا ہے اور اس کا کوئی ایسا ساتھی نہیں ہے جس کو پا کر اُنس محسوس کرے اور کھو کر پریشان ہو جانے کا احساس کرے۔

## تخلیق مخلوق اور طبائع:

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو از غیب تخلیق کیا اور اس کی تخلیق کی ابتداء بغیر کسی فکر کی جولانی کے کی، بغیر کسی تجربہ سے فائدہ اٹھائے ہوئے کی، حرکت کے ایجاد کیئے ہوئے یا نفس کے افکار کی الجھن میں پڑے ہونے کے بغیر کی۔ تمام اشیاء کو اُن کے اوقات کے حوالے کر دیا اور پھر ان کے اختلافات میں تناسب پیدا فرما دیا۔ سب کی طبیعتیں مقرر کر دیں اور پھر انہیں شکلیں عطا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ تمام باتیں مخلوق کو تخلیق کرنے سے پہلے معلوم تھیں اور وہ ان کے حدود اور ان کی انتہا کو خوب جانتا تھا۔ اسے ہر چیز کی ذاتیات کا بھی علم تھا اور اس کے ساتھ شامل ہو جانے والی اشیاء کا بھی۔

## فضاء و ہوا کی تخلیق:

اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد فضاء کی وسعتیں، اس کے اطراف و اکناف اور ہواؤں کے طبقات ایجاد کیے اور ان کے درمیان وہ پانی بہا دیا جس کی لہروں میں تلاطم تھا اور موجیں تہ بہ تہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک تیز و تند ہوا کے کندھے پر لاد دیا، پھر ہوا کو الٹنے پلٹنے اور روک کر رکھنے کا حکم دے دیا اور اس کی حدوں کو پانی کی حدوں سے یوں ملا دیا کہ نیچے ہوا کی وسعتیں تھیں اور اوپر پانی کی موجیں۔

اس کے بعد ایک اور ہوا ایجاد کی جس کی حرکت میں کوئی تولیدی صلاحیت نہیں تھی، اسے مرکز پر روک کر اس کے جھونکوں کو تیز کر دیا، اس کے میدان کو وسیع تر بنا دیا اور پھر اسے حکم دے دیا کہ اس بحر زخار کا متھ ڈالے اور موجوں کو الٹ پلٹ دے۔ چنانچہ اس نے سارے پانی کو ایک مشکیزہ کی طرح متھ ڈالا اور اسے فضائے بسیط میں اس طرح لے کر چلی کہ اول کو آخر پر الٹ دیا اور ساکن کو متحرک پر پلٹ دیا۔ اس کے نتیجہ میں پانی کی سطح بلند ہو گئی اور اس کے اوپر ایک جھاگ کی تہہ بن گئی۔

## آسمان اور اس کے متعلقات کی تخلیق:

پھر اللہ تعالیٰ نے اس جھاگ کو پھیلی ہوئی ہوا اور کھلی ہوئی فضا میں بلند کر دیا اور اس سے سات آسمان پیدا کر دیئے جس کی نچلی سطح ایک ٹھہری ہوئی موج کی طرح تھی اور اوپر کا حصہ ایک محفوظ سقف اور بلند عمارت کے مانند تھا۔ نہ اس کا کوئی ستون تھا جو سہارا دے سکے اور نہ کوئی بندھن تھا جو منظم کر سکے۔ پھر ان آسمانوں کو ستاروں سے مزین کیا، ان میں تابندہ نجوم کی روشنی پھیلا دی اور ان کے درمیان ایک ضوفگن چراغ اور ایک روشن ماہتاب رواں کر دیا جس کی حرکت ایک گھومنے والے فلک اور ایک متحرک چھت اور جنبش کرنے والی تختی میں تھی۔

## حالات ملائکہ:

پھر اس نے بلند ترین آسمانوں کے درمیان شگاف پیدا کیے اور انہیں طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا جن میں سے بعض سجدہ میں ہیں تو رکوع کی نوبت نہیں آتی ہے، بعض رکوع میں ہیں تو سر نہیں اٹھاتے ہیں، بعض صف باندھے ہوئے ہیں تو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے ہیں اور بعض مشغول تسبیح ہیں تو خستہ حال نہیں ہوتے ہیں۔ سب کے سب وہ ہیں کہ نہ ان کی آنکھوں پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور نہ عقلوں پر سہو ونسیان کا۔ نہ بدن میں سستی پیدا ہوتی ہے اور نہ دماغ میں نسیان کی غفلت۔ ان میں سے بعض کو وحی کا امین اور رسولوں کی طرف قدرت کی زبان بنایا گیا ہے جو اس کے فیصلوں اور احکام کو برابر لاتے رہتے ہیں اور کچھ اس کے بندوں کے محافظ اور جنت کے دروازوں کے دربان ہیں اور بعض وہ بھی ہیں جن کے قدم زمین کے آخری طبقہ میں ثابت ہیں اور گردنیں بلند ترین آسمانوں سے بھی باہر نکلی ہوئی ہیں۔ ان کے اطراف بدن اقطار عالم سے وسیع تر ہیں اور ان کے کندھے پایہ عرش کے اٹھانے کے قابل ہیں۔ ان کی نگاہیں عرش الٰہی کے سامنے جھکی ہوئی ہیں اور وہ اس کے نیچے پروں کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ اُن کے اور دیگر مخلوقات کے درمیان عزت کے حجاب اور قدرت کے پردے حائل ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کے بارے میں شکل وصورت کا تصور بھی نہیں کرتے ہیں اور نہ اس کے حق میں مخلوقات کی صفات کو جاری کرتے ہیں۔ وہ نہ اسے مکان میں محدود کرتے ہیں اور نہ اس کی طرف اشباہ ونظائر سے اشارہ کرتے ہیں۔

## تخلیق حضرت آدم علیہ السلام:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمین کے سخت ونرم اور شور وشیریں حصوں سے مٹی کو جمع کیا، اسے پانی سے اس قدر بھگویا کہ بالکل خالص ہو گئی اور پھر تری میں اس قدر گوندھا کہ لیسدار بن گئی۔ پھر اس سے ایک ایسی صورت بنائی جس میں موڑ بھی تھے اور جوڑ بھی، اعضاء بھی تھے اور جوڑ بند بھی۔ پھر اسے اس قدر خشک کیا کہ مضبوط ہو گئی، اس قدر سخت کیا کہ کھنکھنانے لگی اور یہ صورت حال ایک وقت معین اور مدت خاص تک برقرار رہی جس کے بعد اس میں مالک نے اپنی روح کمال پھونک دی اور اسے ایسا انسان بنا دیا جس میں ذہن کی جولانیاں بھی تھیں اور فکر کے تصرفات بھی، کام کرنے والے اعضاء وجوارح بھی تھے اور حرکت کرنے والے ادوات وآلات بھی، حق وباطل میں فرق کرنے والی معرفت بھی تھی اور مختلف ذائقوں، خوشبوؤں اور

رنگ وروغن میں تمیز کرتے کی صلاحیت بھی۔ اسے مختلف قسم کی مٹی سے بنایا گیا جس میں موافق اجزاء بھی پائے جاتے تھے اور متضاد عناصر بھی اور اس میں گرمی، سردی، تری اور خشکی جیسے کیفیات بھی پائی جاتی تھیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ اس کی امانت کو واپس کریں اور اس کی عہد پر عمل کریں یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سر جھکا دیں اور ان کی کرامت کا اقرار کرلیں۔ چنانچہ اس نے صاف صاف اعلان کردیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، اور سب نے سجدہ بھی کرلیا، سوائے ابلیس کے۔ اسے تعصب نے گھیرلیا، اس پر بدبختی غالب آگئی اور اس نے آگ سے پیدا ہونے کو عزت کی وجہ اور خاک سے پیدا ہونے کو ذلت کی وجہ قرار دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے غضب کا مکمل استحقاق قرار دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے آزمائش کی تکمیل اور اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے یہ کہہ کر مہلت دے دی:

"تجھے قیامت تک کے لئے مہلت دی جاتی ہے۔"

اس کے بعد پروردگار نے آدم علیہ السلام کو ایک ایسے گھر میں ساکن کردیا جہاں کی زندگی خوشگوار اور مامون ومحفوظ تھی اور پھر انہیں شیطان اور اس کی عداوت سے بھی باخبر کردیا، لیکن دشمن نے ان کے جنت کے قیام اور نیک بندوں کی رفاقت سے جل کر انہیں دھوکہ دے دیا اور انہوں نے بھی اپنے یقین محکم کو شک اور عزم مستحکم کو کمزوری کے ہاتھوں فروخت کردیا۔ اس طرح مسرت کے بدلے خوف کو لے لیا اور ندامت کا سامان فراہم کرلیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے توبہ کا سامان فراہم کردیا، اپنے کلمات رحمت کی تلقین کردی اور ان سے جنت میں واپسی کا وعدہ کر کے انہیں آزمائش کے لیے دنیا میں اتار دیا جہاں نسلوں کا سلسلہ قائم ہونے والا تھا۔

## سلسلہ انبیاء کرام علیہم السلام:

اس کے بعد اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے انبیاء کا انتخاب کیا جن سے وحی کی حفاظت اور پیغام کی تبلیغ کی امانت کا عہد لیا۔ اس لئے کہ دوسری مخلوقات نے عہد الٰہی کو بدل دیا تھا، اس کے حق سے ناواقف ہوگئے تھے، اس کے ساتھ دوسرے خدا بنالئے تھے اور شیطان نے انہیں معرفت کی راہ سے ہٹا کر عبادت سے یکسر جدا کردیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے درمیان رسول بھیجے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ قائم کیا تاکہ وہ ان سے فطرت کی امانت کو واپس لیں، انہیں بھولی ہوئی نعمت یاد دلائیں، تبلیغ کے ذریعہ ان پر اتمام حجت کریں اور ان کو عقل کے اسباب، فنا ہونے والی زندگی، بوڑھا بنا دینے والے امراض اور پے درپے پیش آنے والے حادثات سے مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے کبھی اپنی مخلوقات کو نبی مرسل یا کتاب منزل یا حجت لازم یا طریق واضح سے محروم نہیں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے رسول بھیجے جنہیں نہ عدد کی قلت کام سے روک سکتی تھی اور نہ جھٹلانے والوں کی کثرت۔ جو پہلے رسول آئے ان کو بعد والوں کا حال معلوم تھا اور جو بعد میں آئے انہیں پہلوں کے بارے میں علم۔ یوں ہی صدیاں گزرتی رہیں اور زمانے بیتتے رہے۔ آباء واجداد جاتے رہے اور اولاد واحفاد آتے رہے۔

## آمد النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم:

بالآخر اللہ تعالیٰ نے عہد کو مکمل فرمانے اور نبوت کو مکمل کرنے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا جن کے بارے میں انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا جا چکا تھا اور جن کی علامتیں مشہور اور ولادت مسعود و مبارک تھی۔ اس وقت اہل زمین متفرق مذاہب، منتشر خواہشات اور مختلف راستوں پر گامزن تھے۔ کوئی اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کی شبیہ بتا رہا تھا، کوئی اس کے ناموں کو بگاڑ رہا تھا اور کوئی دوسرے خدا کا اشارہ دے رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سب کو گمراہی سے ہدایت دی اور جہالت سے باہر نکال لیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کو پسند کیا اور انعامات سے نوازنے کے لئے اس دار دنیا سے بلند کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مصائب سے نجات دلا دی، نہایت احترام سے اپنی بارگاہ میں طلب کر لیا اور امت میں ویسا ہی انتظام کر دیا جیسا کہ دیگر انبیاء نے کیا تھا کہ انہوں نے بھی قوم کو لاوارث نہیں چھوڑا تھا جس کے لئے کوئی واضح راستہ اور مستحکم نشان نہ ہو۔

## کتاب ربانی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب چھوڑی جس کے حلال و حرام، فرائض و فضائل، ناسخ و منسوخ، رخصت و عزیمت، خاص و عام، عبرت و امثال، مطلق و مقید اور محکم و متشابہ سب کو واضح کر دیا تھا۔ اس کتاب میں مجمل کی تفسیر کر دی گئی اور گتھیوں کو سلجھا دیا تھا۔

قرآن مجید میں بعض وہ آیات ہیں جن کے علم کا عہد لیا گیا ہے اور بعض سے ناواقفیت کو معاف کر دیا گیا ہے۔ بعض احکام کے ترک کرنے کا ذکر تھا، بعض احکام ایک وقت میں واجب ہوئے ہیں اور مستقبل میں ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے محرمات میں بعض پر جہنم کی سزا سنائی گئی ہے اور بعض گناہ صغیرہ ہیں جن کی بخشش کی امید دلائی گئی ہے۔ بعض احکام ہیں جن کا مختصر بھی قابل قبول ہے اور زیادہ کی بھی گنجائش پائی جاتی ہے۔

## کعبۃ اللہ و حج بیت اللہ کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے لوگوں (اہل اسلام) پر حج بیت اللہ کو فرض فرمایا اور بیت اللہ کو لوگوں کے لئے قبلہ بنایا۔ بیت اللہ میں لوگ پیاسے جانوروں کی طرح بے تابانہ آتے ہیں اور ویسا ہی انس رکھتے ہیں جیسا کبوتر اپنے آشیانہ سے رکھتا ہے۔ حج بیت اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت کے سامنے جھکنے کی علامت اور اپنی عزت و ایقان کی نشانی قرار دیا ہے۔ اس نے مخلوقات میں سے ان بندوں کا انتخاب کیا ہے جو اس کی آواز سن کر لبیک کہتے ہیں اور اس کے کلمات کی تصدیق کرتے ہیں۔ حاجی انبیاء کرام کے مواقف میں وقوف کرتے ہیں اور طواف عرش کرنے والے فرشتوں کا انداز اختیار کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی عبادت کے معاملہ میں برابر فائدے حاصل کر رہے ہیں اور مغفرت کی وعدہ گاہ کی طرف تیزی سے سبقت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو اسلام کی نشانی اور بے پناہ افراد کی پناہ گاہ قرار دیا ہے۔ اس کے حج کو فرض کیا ہے اور اس کے حق کو واجب۔ تمہارے اوپر اس گھر کی حاضری کو لکھ دیا ہے اور صاف اعلان کر دیا ہے:

''اللہ کے لئے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ اس کے گھر کا حج کریں جن کے پاس بھی اس راہ کو طے کرنے کی استطاعت پائی جاتی ہو''

☆☆☆

## خطبہ 11:

وَمِن كَلَامٍ لَه عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَظْفَرَهُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ: وَدِدْتُ اَنَّ اَخِيْ فُلَانًا كَانَ شَاهِدَنَا لِيَرَى مَا نَصَرَكَ اللّٰهُ بِهِ عَلَى اَعْدَائِكَ. فَقَالَ لَهُ

اَهَوَى اَخِيْكَ مَعَنَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدْ شَهِدَنَا، وَلَقَدْ شَهِدَنَا فِي عَسْكَرِنَا هٰذَا اَقْوَامٌ فِي اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَاَرْحَامِ النِّسَآءِ، سَيَرْعَفُ بِهِمُ الزَّمَانُ وَيَقْوَى بِهِمُ الْاِيْمَانُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 11:

جب اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو جنگ میں غلبہ عطا کیا تو اس موقعہ پر آپ کے ایک ساتھی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا فلاں بھائی بھی یہاں موجود ہوتا تو وہ بھی دیکھتا کہ اللہ نے کیسی آپ کو دشمنوں پر فتح و کامرانی عطا فرمائی ہے تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تمہارا بھائی ہمیں دوست رکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! تو آپ نے فرمایا کہ وہ ہمارے پاس موجود تھا، بلکہ ہمارے اس لشکر میں وہ اشخاص بھی موجود تھے جو ابھی مردوں کی صلب اور عورتوں کے شکم میں ہیں۔ عنقریب زمانہ انہیں ظاہر کرنے گا اور ان سے ایمان کو تقویت پہنچے گی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 12:

وَمِن كَلَامٍ لَه عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُنْتُمْ جُنْدَ الْمَرْاَةِ وَاَتْبَاعَ الْبَهِيْمَةِ، رَغَا فَاَجَبْتُمْ، وَعُقِرَ فَهَرَبْتُمْ، اَخْلَاقُكُمْ دِقَاقٌ، وَعَهْدُكُمْ شِقَاقٌ، وَدِيْنُكُمْ نِفَاقٌ، وَمَآؤُكُمْ زُعَاقٌ، وَالْمُقِيْمُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ مُرْتَهَنٌ بِذَنْبِهِ، وَ

الشَّاخِصُ عَنْکُمْ مُتَدَارَکٌ بِرَحْمَةٍ مِنْ رَبِّهٖ، کَاَنِّیْ بِمَسْجِدِکُمْ کَجُؤْجُؤِ سَفِیْنَةٍ، قَدْ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَیْهَا الْعَذَابَ مِنْ فَوْقِهَا وَ مِنْ تَحْتِهَا، وَ غَرِقَ مَنْ فِیْ ضِمْنِهَا.

وَ فِیْ رِوَایَةٍ وَ ایْمُ اللّٰهِ لَتَغْرَقَنَّ بَلْدَتُکُمْ حَتّٰی کَاَنِّیْ انْظُرُ اِلٰی مَسْجِدِهَا کَجُؤْجُؤِ سَفِیْنَةٍ اَوْ نَعَامَةٍ جَاثِمَةٍ، وَ فِیْ رِوَایَةٍ کَجُؤْجُؤِ طَیْرٍ فِیْ لُجَّةِ بَحْرٍ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 12:

# گناہوں کے ہاتھوں رہن

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

افسوس تم لوگ ایک عورت کے سپاہی اور ایک جانور کے پیچھے چلنے والے تھے جس نے بلبلانا شروع کیا تو تم لبیک کہنے لگے اور وہ زخمی ہوگیا تو تم بھاگ کھڑے ہوئے۔ تمہارے اخلاقیات پست۔ تمہارا عہد نا قابل اعتبار۔ تمہارا دین نفاق اور تمہارا پانی شور ہے۔ تمہارے درمیان قیام کرنے والا گویا گناہوں کے ہاتھوں رہن ہے اور تم سے نکل جانے والا گویا رحمت پروردگار کو حاصل کر لینے والا ہے۔ میں تمہاری اس مسجد کو اس عالم میں دیکھ رہا ہوں جیسے کشتی کا سینہ۔ جب خدا تمہاری زمین پر اوپر نیچے ہر طرف سے عذاب بھیجے گا تو سارے اہل شہر غرق ہو جائیں گے۔

(دوسری روایت میں ہے) خدا کی قسم تمہارا شہر غرق ہونے والا ہے یہاں تک کہ گویا میں اس کی مسجد کو ایک کشتی کے سینہ کی طرح یا ایک بیٹھے ہوئے شترمرغ کی شکل میں دیکھ رہا ہوں۔

(تیسری روایت میں) جیسے پرندہ کا سینہ سمندر کی گہرائیوں میں۔

ایک روایت میں آپ کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے۔ تمہارا شہر خاک کے اعتبار سے سب سے زیادہ بدبودار ہے کہ پانی سے سب سے زیادہ قریب ہے اور آسمان سے سب سے زیادہ دور ہے۔ اس میں شر کے دس حصوں میں سے نو حصے پائے جاتے ہیں۔ اس میں مقیم گناہوں کے ہاتھوں گرفتار ہے۔

اور اس سے نکل جانے والا عفو الٰہی میں داخل ہو گیا۔ گویا میں تمہاری اس بستی کو دیکھ رہا ہوں کہ پانی نے اسے اس طرح ڈھانپ لیا ہے کہ مسجد کے کنگروں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا ہے اور وہ کنگرے بھی جس طرح پانی کی گہرائی میں پرندہ کا سینہ۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 13:

## و من کلام له عَلَيْهِ السَّلامُ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ

اَرْضُكُمْ قَرِيبَةٌ مِنَ الْمَآءِ، بَعِيدَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ، خَفَّتْ عُقُولُكُمْ، وَ سَفِهَتْ حُلُومُكُمْ فَاَنْتُمْ غَرَضٌ لِنَابِلٍ، وَ اُكْلَةٌ لِاٰكِلٍ، وَ فَرِيسَةٌ لِصَآئِلٍ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 13:

## بصرہ والوں کی مذمت

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہاری سرزمین آب دریا سے قریب اور آسمان سے دور ہے۔ تمہاری عقلیں کم ہیں اور تمہارے حلم، علم اور بردباری کا استعمال بے موقع ہوتا ہے۔ اسی لیے تم ہر تیر انداز کا نشانہ بن جاتے ہو، ہر کھانے والے کے لیے لقمہ تر ثابت ہوتے ہو اور ہر صیاد کا شکار ہو جاتے ہو۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 14:

## و من کلام له عَلَيْهِ السَّلامُ فيما رَدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَطَائِعِ عُثْمَانَ

وَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُهُ قَدْ تُزُوِّجَ بِهِ النِّسَآءُ وَ مُلِكَ بِهِ الْاِمَاءُ لَرَدَدْتُهُ، فَاِنَّ فِي الْعَدْلِ سَعَةً، وَ مَنْ ضَاقَ عَلَيْهِ الْعَدْلُ فَالْجَوْرُ عَلَيْهِ اَضْيَقُ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 14:

## قیام عدل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عطا کردہ جاگیریں مسلمانوں کو پلٹائیں تو فرمایا:

خدا کی قسم! اگر مجھے ایسا مال بھی کہیں نظر آتا جو عورتوں کے مہر اور کنیزوں کی خریداری پر صرف کیا جا چکا ہوتا تو اسے بھی واپس پلٹا لیتا۔ چونکہ عدل کے تقاضوں کو پورا کرنے میں وسعت ہے اور جسے عدل کی صورت میں تنگی محسوس ہو اُسے ظلم کی صورت میں اور زیادہ تنگی محسوس ہوگی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 15:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ لَمَّا بُويِعَ بِالْمَدِينَةِ

ذِمَّتِي بِمَآ أَقُولُ رَهِينَةٌ، وَ أَنَا بِهِ زَعِيمٌ، إِنَّ مَنْ صَرَّحَتْ لَهُ الْعِبَرُ عَمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْمَثُلَاتِ حَجَزَتْهُ التَّقْوٰى عَنْ تَقَحُّمِ الشُّبُهَاتِ، أَلَا وَ إِنَّ بَلِيَّتَكُمْ قَدْ عَادَتْ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّكُمْ ص، وَ الَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَتُبَلْبَلُنَّ بَلْبَلَةً، وَ لَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً، وَ لَتُسَاطُنَّ سَوْطَ الْقِدْرِ، حَتّٰى يَعُودَ أَسْفَلُكُمْ أَعْلَاكُمْ وَ أَعْلَاكُمْ أَسْفَلَكُمْ، وَ لَيَسْبِقَنَّ سَابِقُونَ كَانُوا قَصَّرُوا، وَ لَيُقَصِّرَنَّ سَبَّاقُونَ كَانُوا سَبَقُوا، وَ اللّٰهِ مَا كَتَمْتُ وَشْمَةً، وَ لَا كَذَبْتُ كِذْبَةً، وَ لَقَدْ نُبِّئْتُ بِهٰذَا الْمَقَامِ وَ هٰذَا الْيَوْمِ، أَلَا وَ إِنَّ الْخَطَايَا خَيْلٌ شُمُسٌ حُمِلَ عَلَيْهَآ أَهْلُهَا وَ خُلِعَتْ لُجُمُهَا فَتَقَحَّمَتْ بِهِمْ فِي النَّارِ، أَلَا وَ إِنَّ التَّقْوٰى مَطَايَا ذُلُلٌ حُمِلَ عَلَيْهَا أَهْلُهَا وَ أُعْطُوا أَزِمَّتَهَا فَأَوْرَدَتْهُمُ الْجَنَّةَ، حَقٌّ وَ بَاطِلٌ، وَ لِكُلٍّ أَهْلٌ، فَلَئِنْ أَمِرَ الْبَاطِلُ لَقَدِيمًا فَعَلَ، وَ لَئِنْ قَلَّ الْحَقُّ فَلَرُبَّمَا وَ لَعَلَّ، وَ لَقَلَّمَآ أَدْبَرَ شَيْءٌ فَأَقْبَلَ.

### و من هذه الخطبة

شُغِلَ مَنِ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ أَمَامَهُ، سَاعٍ سَرِيعٌ نَجَا، وَ طَالِبٌ بَطِيءٌ رَجَا، وَ مُقَصِّرٌ فِي النَّارِ هَوٰى، الْيَمِينُ وَ الشِّمَالُ مَضَلَّةٌ، وَ الطَّرِيقُ الْوُسْطٰى هِيَ الْجَادَّةُ، عَلَيْهَا بَاقِي الْكِتَابِ وَ آثَارُ النُّبُوَّةِ، وَ مِنْهَا مَنْفَذُ السُّنَّةِ، وَ إِلَيْهَا مَصِيرُ الْعَاقِبَةِ. هَلَكَ مَنِ ادَّعٰى، وَ خَابَ مَنِ افْتَرٰى، مَنْ أَبْدٰى صَفْحَتَهُ لِلْحَقِّ هَلَكَ، وَ كَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ لَا يَعْرِفَ قَدْرَهُ، لَا يَهْلِكُ عَلَى التَّقْوٰى سِنْخُ أَصْلٍ، وَ لَا يَظْمَأُ عَلَيْهَا زَرْعُ قَوْمٍ، فَاسْتَتِرُوا فِي بُيُوتِكُمْ، وَ أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ، وَ التَّوْبَةُ مِنْ وَرَآئِكُمْ، وَ لَا يَحْمَدْ حَامِدٌ إِلَّا رَبَّهُ، وَ لَا يَلُمْ لَائِمٌ إِلَّا نَفْسَهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 15

# آزمائشی دور

### تقویٰ وعبرت:

جب آپ رضی اللہ عنہ کی مدینہ میں بیعت کی گئی تو آپ نے فرمایا:

میں اپنے قول کا خود ذمہ دار اور اس کی صحت کا ضامن ہوں۔ جس شخص پر گزشتہ اقوام کی سزاؤں نے عبرتوں کو واضح کر دیا ہو اسے تقویٰ شبہات میں داخل ہونے سے یقیناً روک دے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! آج تمہارے لئے وہ آزمائشی دور پلٹ آیا ہے جو اس وقت تھا جب پروردگار نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا۔ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تھا کہ تم سختی کے ساتھ تہ و بالا کیے جاؤ گے۔

### آزمائش کی صورت:

تمہیں باقاعدہ چھانا جائے گا اور دیگ کی طرح چمچے سے الٹ پلٹ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اسفل اعلیٰ ہو جائے اور اعلیٰ اسفل بن جائے اور جو پیچھے رہ گئے ہوں وہ آگے بڑھ جائیں اور جو آگے بڑھ گئے ہیں وہ پیچھے آ جائیں۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے نہ کسی کلمہ کو چھپایا ہے اور نہ کوئی غلط بیانی کی ہے اور مجھے اس منزل اور اس دن کی پہلے ہی خبر دے دی گئی تھی۔

### سرکش سواریاں اور سوار:

یاد رکھو کہ خطائیں وہ سرکش سواریاں ہیں جن پر اہل خطا کو سوار کر دیا جائے اور ان کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دیا جائے اور وہ سوار کو لے کر جہنم میں پھاند پڑیں۔

### تقویٰ کی سواریاں اور اس کے سوار:

تقویٰ ان رام کی ہوئی سواریوں کے مانند ہے جن پر لوگ سوار کیے جائیں اور ان کی لگام ان کے ہاتھوں میں دے دی جائے تو وہ اپنے سواروں کو جنت تک پہنچا دیں۔

### حق وباطل:

دنیا میں حق و باطل دونوں ہیں اور دونوں کے اہل بھی ہیں۔ اب اگر باطل زیادہ ہو گیا ہے تو یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے اور اگر حق کم ہو گیا ہے تو یہ بھی ہوتا رہا ہے اور اس کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ کوئی شے پیچھے ہٹ جانے کے بعد دوبارہ منظر عام پر آ جائے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 16:

# و من كلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صِفَةِ مَن يَتَصَدّى لِلْحُكْمِ بَيْنَ الا مة وَ لَيْسَ لِذلكَ بِاَهْلٍ

إِنَّ أَبْغَضَ الْخَلَائِقِ إِلَى اللّٰهِ رَجُلَانِ: رَجُلٌ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى نَفْسِهِ، فَهُوَ جَائِرٌ عَنْ قَصْدِ السَّبِيلِ، مَشْغُوفٌ بِكَلَامِ بِدْعَةٍ وَ دُعَاءِ ضَلَالَةٍ، فَهُوَ فِتْنَةٌ لِمَنِ افْتَتَنَ بِهِ، ضَالٌّ عَنْ هَدْيِ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، مُضِلٌّ لِمَنِ اقْتَدَى بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ وَفَاتِهِ، حَمَّالٌ خَطَايَا غَيْرِهِ، رَهْنٌ بِخَطِيئَتِهِ، وَ رَجُلٌ قَمَشَ جَهْلاً، مُوضِعٌ فِي جُهَّالِ الْأُمَّةِ، غَارٌّ فِي أَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ، عَمٍ بِمَا فِي عَقْدِ الْهُدْنَةِ، قَدْ سَمَّاهُ أَشْبَاهُ النَّاسِ عَالِماً وَ لَيْسَ بِهِ.

بَكَّرَ فَاسْتَكْثَرَ مِنْ جَمْعٍ، مَا قَلَّ مِنْهُ خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ، حَتَّى إِذَا ارْتَوَى مِنْ مَاءٍ آجِنٍ، وَ اكْتَنَزَ مِنْ غَيْرِ طَائِلٍ جَلَسَ بَيْنَ النَّاسِ قَاضِياً ضَامِناً لِتَخْلِيصِ مَا الْتَبَسَ عَلَى غَيْرِهِ، فَإِنْ نَزَلَتْ بِهِ إِحْدَى الْمُبْهَمَاتِ هَيَّأَ لَهَا حَشْواً رَثّاً مِنْ رَأْيِهِ ثُمَّ قَطَعَ بِهِ، فَهُوَ مِنْ لَبْسِ الشُّبُهَاتِ فِي مِثْلِ نَسْجِ الْعَنْكَبُوتِ، لَا يَدْرِي أَصَابَ أَمْ أَخْطَأَ.

فَإِنْ أَصَابَ خَافَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَخْطَأَ، وَ إِنْ أَخْطَأَ رَجَا أَنْ يَكُونَ قَدْ أَصَابَ، جَاهِلٌ خَبَّاطُ جَهَالَاتٍ، عَاشٍ رَكَّابُ عَشَوَاتٍ، لَمْ يَعَضَّ عَلَى الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ، يَذْرِي الرِّوَايَاتِ إِذْرَاءَ الرِّيحِ الْهَشِيمَ، لَا مَلِيءٌ وَ اللّٰهِ بِإِصْدَارِ مَا وَرَدَ عَلَيْهِ وَ لَا هُوَ أَهْلٌ لِمَا فُوِّضَ إِلَيْهِ لَا يَحْسَبُ الْعِلْمَ فِي شَيْءٍ مِمَّا أَنْكَرَهُ، وَ لَا يَرَى أَنَّ مِنْ وَرَاءِ مَا بَلَغَ مِنْهُ مَذْهَباً لِغَيْرِهِ، وَ إِنْ أَظْلَمَ عَلَيْهِ أَمْرٌ اكْتَتَمَ بِهِ لِمَا يَعْلَمُ مِنْ جَهْلِ نَفْسِهِ.

تَصْرُخُ مِنْ جَوْرِ قَضَائِهِ الدِّمَاءُ، وَ تَعَجُّ مِنْهُ الْمَوَارِيثُ، إِلَى اللّٰهِ أَشْكُو مِنْ مَعْشَرٍ يَعِيشُونَ جُهَّالاً، وَ يَمُوتُونَ ضُلَّالاً، لَيْسَ فِيهِمْ سِلْعَةٌ أَبْوَرُ مِنَ الْكِتَابِ إِذَا تُلِيَ حَقَّ تِلَاوَتِهِ، وَ لَا سِلْعَةٌ أَنْفَقُ بَيْعاً وَ لَا أَغْلَى ثَمَناً مِنَ الْكِتَابِ إِذَا حُرِّفَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَ لَا عِنْدَهُمْ أَنْكَرُ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَ لَا أَعْرَفُ مِنَ الْمُنْكَرِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 16:

# جاہل اور جہالت

## بدعتی و گمراہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کچھ نہیں جانتا مگر اپنے تئیں سب سے بڑا عالم سمجھتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق دو شخص ہیں۔ ایک وہ شخص کہ اللہ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے' چنانچہ وہ میانہ روی سے آگے نکل گیا ہے' بدعت میں مشغول اور دعوت گمراہی کا دل دادہ بن گیا ہے۔ تو یہ اس شخص کے لیے سبب فتنہ وفساد ہے' جو اس کے واسطہ سے فتنوں میں مبتلا ہوتا ہے' اپنے اسلاف کی راہ راست سے ہٹا ہوا ہے، جب تک زندہ رہا اور مرنے کے بعد بھی اپنے ماننے والوں اور پیروؤں کے لئے گمراہ کنندہ ہے۔ غیروں کے گناہوں کا بوجھ اپنے سر لادتا ہے' حالانکہ خود اپنے گناہوں میں رہن ہے۔

## نادانیوں کا جامع:

دوسرا وہ کہ جس نے اپنے تئیں نادانیوں اور جہالتوں کو جمع کرلیا ہے اور جہاں اُمت میں (نادانیوں اور جہالتوں کی توسیع واشاعت کے لیے) سرگرداں ہے اور فتنہ وفساد کی تاریکیوں میں رواں دواں ہے۔ موقع اصلاح سے انجان ہے۔ عوام نے اسے دانا وبینا سمجھ لیا ہے، حالانکہ (سرتاپا) نادان وجاہل ہے۔ وہ صبح یوں کرتا ہے کہ ان چیزوں کے زیادہ کرنے میں کوشاں ہے جن کا کم ہونا بہت ہونے سے بہتر ہے۔ آخرکار جب وہ متعفن پانی (غلط اور بیہودہ باتوں) سے اپنی پیاس بجھا چکا اور لاطائل باتوں سے بھرپور ہوچکا تو لوگوں میں قاضی بن کر بیٹھ گیا۔ جن باتوں میں دوسروں کو شبہے ہوتے ہیں ان میں دانا وبینا بن گیا۔ پس اگر اُس کے سامنے کوئی ایسی بات آتی ہے جو صاف نہ ہو تو بھرتی کی باتیں کرنے لگتا ہے اور پھر ان پر جم جاتا ہے۔ وہ ان شبہات کے باعث تار عنکبوت میں اسیر ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ صحیح کہہ رہا ہے یا غلط۔ اگر بہ فرض محال ٹھیک بھی کہا تو (دل میں) خائف رہتا ہے کہ کہیں غلط نہ ہو اور اگر غلطی کرگیا تو دل میں اُمید رکھتا ہے کہ لوگ اس غلطی کو صحیح باور کرلیں گے۔ ایسا شخص جاہل ہے اور جہالت کے (گھٹا ٹوپ اندھیرے میں) ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے' کم نظر ہے اور ایسی سواری پر سوار جسے سامنے کی چیز نظر نہیں آتی۔ اس نے علم کی لکڑی کو کبھی نہیں چبایا (یہ جاہل) روایات کے ساتھ وہ سلوک کرتا ہے' جس طرح ہوا خشک تنکوں کو منتشر کردیتی ہے' خدائے واحد کی قسم! اگر اس سے کچھ دریافت کیا جائے تو صحیح جواب نہیں دے سکتا اور جو امور اسے سونپے جائیں ان کی یافت واہلیت نہیں رکھتا۔ جس چیز سے (اپنی جہالت کے باعث) انکار کرتا ہے یہ نہیں جانتا کہ دوسرا اس کا علم رکھ سکتا ہے نہ باور کرتا ہے کہ جو کچھ اس کے علم میں ہے دوسرے اس سے زیادہ بھی جان سکتے ہیں۔ اگر کوئی بات بالکل اس کے بس میں نہیں آتی تو اسے دوسروں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس لیے کہ اپنی حیثیت (علم ودانش

سے) خوب واقف ہے اس کے غلط فیصلوں سے خون ناحق زبان حال سے فریاد کناں ہیں اور (صرف یہی نہیں بلکہ) میراثیں باآواز بلند نالہ وفغاں کر رہی ہیں۔

## اہل جہالت کی نشانیاں:

اس گروہ کی میں خدا سے شکایت کرتا ہوں جس کی زندگی جہل ونادانی میں گذری، اور ضلالت وگمراہی کے عالم میں جسے موت آئی اس کے نزدیک جب قرآن کی تلاوت صحیح اسلوب سے کی جائے تو اس سے بڑھ کر کوئی متاع کاسد نہیں، اور اگر قرآن کے حروف والفاظ ہی اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جائیں۔ تو اس سے زیادہ متاع گراں بہا اور کوئی نہیں اور ان کے نزدیک بات سے زیادہ کوئی چیز بری نہیں، اور بری چیز سے زیادہ اچھی نہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 17:

# و من کلام له عَلَيْهِ السَّلامُ فی ذَمِّ اخْتِلافِ الْعُلَماءِ فِی الْفُتْيا

تَرِدُ عَلَى اَحَدِهِمُ الْقَضِيَّةُ فِي حُكْمٍ مِنَ الْاَحْكَامِ فَيَحْكُمُ فِيهَا بِرَاْيِهِ، ثُمَّ تَرِدُ تِلْكَ الْقَضِيَّةُ بِعَيْنِهَا عَلَى غَيْرِهِ فَيَحْكُمُ فِيهَا بِخِلَافِهِ، ثُمَّ يَجْتَمِعُ الْقُضَاةُ بِذٰلِكَ عِنْدَ اِمَامِهِمُ الَّذِي اسْتَقْضَاهُمْ فَيُصَوِّبُ آرَاءَهُمْ جَمِيعًا، وَ اِلٰهُهُمْ وَاحِدٌ، وَ نَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ، وَ كِتَابُهُمْ وَاحِدٌ، اَفَاَمَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِخْتِلَافِ فَاَطَاعُوهُ؟ اَمْ نَهَاهُمْ عَنْهُ فَعَصَوْهُ؟ اَمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ دِينًا نَاقِصًا فَاسْتَعَانَ بِهِمْ عَلَى اِتْمَامِهِ؟ اَمْ كَانُوا شُرَكَاءَ لَهُ فَلَهُمْ اَنْ يَقُولُوا وَ عَلَيْهِ اَنْ يَرْضَى؟ اَمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ دِينًا تَامًّا فَقَصَّرَ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنْ تَبْلِيغِهِ وَ اَدَائِهِ؟ وَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ يَقُولُ: مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَ قَالَ: فِيهِ تِبْيَانٌ لِكُلِّ شَيْءٍ وَ ذَكَرَ اَنَّ الْكِتَابَ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَ اَنَّهُ لَا اخْتِلَافَ فِيهِ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَ اِنَّ الْقُرْآنَ ظَاهِرُهُ اَنِيقٌ، وَ بَاطِنُهُ عَمِيقٌ، لَا تَفْنَى عَجَائِبُهُ وَ لَا تَنْقَضِي غَرَائِبُهُ وَ لَا تُكْشَفُ الظُّلُمَاتُ اِلَّا بِهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 17:

# اختلاف مسائل جائز یا ناجائز

### مخالف آراء:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فتاویٰ میں علماء کے بلاوجہ مختلف الآرا ہونے کی مذمت میں فرمایا:
جب ان میں سے کسی ایک کے سامنے کوئی معاملہ فیصلہ کے لئے پیش ہوتا ہے تو وہ اپنی رائے سے اس کا حکم لگا دیتا ہے۔ پھر وہی مسئلہ بعینہ دوسرے کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ اس پہلے حکم کے خلاف حکم دیتا ہے پھر یہ تمام کے تمام قاضی اپنے اس خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انہیں قاضی بنا رکھا ہے تو وہ سب کی رایوں کو صحیح قرار دیتا ہے۔ حالانکہ ان کا اللہ ایک' نبی ایک اور کتاب ایک ہے۔

### اختلاف تصدیق یا تکذیب:

انہیں غور تو کرنا چاہئے کہ کیا اللہ نے انہیں اختلاف کا حکم دیا تھا اور یہ اختلاف کر کے اس کا حکم بجالاتے ہیں یا اُس نے تو حقیقتاً اختلاف سے منع کیا ہے اور یہ اختلاف کر کے عمداً اس کی نافرمانی کرنا چاہتے ہیں؟ یا یہ کہ اللہ نے دین کو ادھورا چھوڑ دیا تھا اور ان سے تکمیل کے لیے ہاتھ بٹانے کا خواہشمند ہوا تھا یہ کہ اللہ کے شریک تھے کہ انہیں اس کے احکام میں دخل دینے کا حق ہو اور اس پر لازم ہو کہ وہ اس پر رضامند رہے؟ یا یہ کہ اللہ نے تو دین کو مکمل اتارا تھا مگر اس کے رسول ﷺ نے اس کے پہنچانے اور ادا کرنے میں کوتاہی کی تھی۔؟

### مکمل ترین کتاب:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تو یہ فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور اس میں ہر چیز کا واضح بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ قرآن کے بعض حصے بعض حصوں کی تصدیق کرتے ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ اللہ کا یہ ارشاد ہے کہ اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کا بھیجا ہوا ہوتا تو تم اس میں کافی اختلاف پاتے اور یہ کہ اس کا ظاہر خوش نما اور باطن گہرا ہے۔ نہ اس کے عجائبات مٹنے والے اور نہ اس کے لطائف ختم ہونے والے ہیں۔ ظلمت (جہالت) کا پردہ اسی سے چاک کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 18:

من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ قالَهُ لِلا شْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَ هُوَ عَلى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَخْطُبُ، فَمَضى فِي بَعْضِ كَلامِهِ شَيْءٌ اعْتَرَضَهُ الا شْعَثُ فَقالَ: يا اءَميرَالمؤ منينَ، هٰذِهِ عَلَيْكَ لا لَكَ، فَخَفَضَ عَلَيْهِالسّلامُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمّ قالَ

مَا يُدْرِيكَ مَا عَلَيَّ مِمَّا لِيْ؟ عَلَيْكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ لَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ، حَآئِكٌ ابْنُ حَآئِكٍ، مُنَافِقٌ ابْنُ كَافِرٍ وَاللَّهِ لَقَدْ اءَسَرَكَ الْكُفْرُ مَرَّةً وَ الْإِسْلَامُ اءُخْرىٰ فَما فَدَاكَ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَالُكَ وَ لَا حَسَبُكَ! وَ إِنَّ امْرَأً دَلَّ عَلى قَوْمِهِ السَّيْفَ، وَ ساقَ إِلَيْهِمُ الْحَتْفَ، لَحَرِيٌّ اءَنْ يَمْقُتَهُ الاءَقْرَبُ، وَ لا يَأْمَنَهُ الاءَبْعَدُ.

اءَقُولُ: يُرِيدُ ع اءَنَّهُ اءُسِرَ فِي الْكُفْرِ مَرَّةً، وَ فِي الاِ سْلامِ مَرَّةً. وَ اءَمّا قَوْلُهُ ع (دَلَّ عَلى قَوْمِهِ السَّيْفَ) فَاءَرادَ بِهِ حَديثا كانَ لِلا شْعَثِ مَعَ خالِدِ بْنِ الْوَليدِ بِالْيَمامَةِ، غَرَّ فِيهِ قَوْمَهُ، وَ مَكَرَ بِهِمْ حَتّى وَقَعَ بِهِمْ خالِدٌ، وَ كانَ قَوْمُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُسَمُّونَهُ عُرْفَ النارِ، وَ هُوَ اسْمٌ لِلْغادِرِ عِنْدَهُمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 18:

### قریب والوں کی نفرت اور دور والے کا عدم بھروسہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب منبر کوفہ پر خطبہ دے رہے تھے اور اشعث بن قیس نے ٹوک دیا کہ یہ بیان آپ خود اپنے خلاف دے رہے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے نگاہوں کو نیچا کر کے سکوت فرمایا اور پھر پُر جلال انداز سے فرمایا:
تجھے کیا خبر کہ کون سی بات میرے موافق ہے اور کون سی میرے خلاف ہے۔؟ تجھ پر خدا اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت۔ تو بُن باف اور تانے بانے درست کرنے والے کا فرزند ہے۔ تو منافق ہے اور تیرا باپ کھلا ہوا کافر تھا۔ خدا کی قسم! تو ایک مرتبہ کفر کا قیدی بنا اور دوسری مرتبہ اسلام کا، لیکن نہ تیرا مال کام آیا نہ حسب۔ اور جو شخص بھی اپنی قوم کی طرف تلوار کو راستہ بتائے گا اور موت کو کھینچ کر لائے گا وہ اس بات کا حقدار ہے کہ قریب والے اُس سے نفرت کریں اور دور والے اس پر بھروسہ نہ کریں۔
اشعث بن قیس ایک مرتبہ دور کفر میں قیدی بنا تھا اور دوسری مرتبہ اسلام لانے کے بعد۔ تلوار کی رہنمائی کا مقصد یہ ہے کہ

جب یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چڑھائی کی تو اس نے اپنی قوم سے غداری کی اور سب کو خالد کی تلوار کے حوالہ کر دیا جس کے بعد سے اس کا لقب "عرف النار" ہو گیا جو اس دور میں ہر غدار کا لقب ہوا کرتا تھا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 19:

و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ و فيه ينفر من الغفلة و ينبه إلى الفرار لله

فَإِنَّكُمْ لَوْ عَايَنْتُمْ مَا قَدْ عَايَنَ مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ لَجَزِعْتُمْ وَ وَهِلْتُمْ، وَ سَمِعْتُمْ وَ أَطَعْتُمْ، وَ لٰكِنْ مَحْجُوبٌ عَنْكُمْ مَا قَدْ عَايَنُوا، وَ قَرِيبٌ مَا يُطْرَحُ الْحِجَابُ، وَ لَقَدْ بُصِّرْتُمْ إِنْ أَبْصَرْتُمْ، وَ أُسْمِعْتُمْ إِنْ سَمِعْتُمْ، وَ هُدِيتُمْ إِنِ اهْتَدَيْتُمْ، بِحَقٍّ أَقُولُ لَكُمْ:

لَقَدْ جَاهَرَتْكُمُ الْعِبَرُ، وَ زُجِرْتُمْ بِمَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ، وَ مَا يُبَلِّغُ عَنِ اللّٰهِ بَعْدَ رُسُلِ السَّمَآءِ إِلَّا الْبَشَرُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 19:

# بعد از موت...... کھلی نشانیاں

### پردہ و حجاب:

اس خطبے میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کو بعد از مرگ کن حالات سے سابقہ پڑے گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! اگر تم وہ چیز دیکھ لیتے جو تم میں سے وہ لوگ دیکھ چکے ہیں جو مر چکے ہیں تو بلاشبہ تم کانپ جاتے، خوفزدہ ہو جاتے، (پھر تم کلمہ) حق سنتے (بھی اور اس کی پیروی بھی) کرتے، لیکن جو کچھ وہ (لوگ جو وفات پا چکے ہیں) دیکھ رہے ہیں، تمہاری نگاہ (ظاہر) سے محجوب ہے، لیکن پردہ اٹھا ہی چاہتا ہے۔ اگر تم دیکھنا چاہتے تو وہ کون سی چیز تھی جو تمہیں دکھائی نہیں گئی؟ اگر تم سننا چاہتے تو ہر چیز سنا دی گئی تھی۔ ہدایت حاصل کرنا چاہتے تو راہ ہدایت بھی دکھا دی گئی تھی۔

### واضح احکام:

لوگو! میں تم سے کہتا ہوں کہ عبرتیں اور نصیحتیں تم پر کھولی جا چکی ہیں اور قابل احتراز چیزوں سے تمہیں روکا بھی جا چکا ہے۔

## فریضہ تبلیغ:

ہاں! تبلیغ! تو یاد رکھو! آسمانی رسولوں کے بعد فریضہ تبلیغ اب جس پر عائد ہوتا ہے وہ بشر ہی ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 20:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ و هى كلمة جامعة للعظة و الحكمة

فَإِنَّ الْغَايَةَ أَمَامَكُمْ، وَإِنَّ وَرَآءَكُمُ السَّاعَةَ تَحْدُوكُمْ، تَخَفَّفُوا تَلْحَقُوا، فَإِنَّمَا يُنْتَظَرُ بِأَوَّلِكُمْ آخِرُكُمْ. أَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْكَلامَ لَوْ وُزِنَ بَعْدَ كَلامِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ، وَ بَعْدَ كَلامِ رَسُولِ اللّٰهِ ص بِكُلِّ كَلامٍ لَمَالَ بِهِ راجحا وَ بَرَّزَ عَلَيْهِ سابقا. فَاءَمَّا قَوْلُهُ ع تَخَفَّفُوا تَلْحَقُوا فما سُمِعَ كَلامٌ اءَقَلَّ مِنْهُ مَسْمُوعا وَ لا اءَكْثَرَ مَحْصُولا، وَ ما اءَبْعَدَ غَوْرَها مِنْ كَلِمَةٍ، وَاءَنْقَعَ نُطْفَتَها مِنْ حِكْمَةٍ، وَ قَدْ نَبَّهْنا فِي كِتابِ الْخَصائِصِ عَلَى عِظَمِ قَدْرِها وَ شَرَفِ جَوْهَرِها.

## خطبہ نمبر 20:

# ساعت موت

## موت عقب میں:

آپ رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ حکمت و موعظت کا جامع ترین خطبہ ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تمہاری منزل مقصود تمہارے سامنے ہے۔ موت کی ساعت تمہارے عقب میں ہے، جو تمہیں آگے کی طرف لے چل رہی ہے۔ ہلکے پھلکے رہو تا کہ آگے بڑھنے والوں کو پا سکو۔ تمہارے اگلوں کو پچھلوں کا انتظار کرایا جا رہا ہے۔ (کہ یہ بھی ان تک پہنچ جائیں)

## دو کلمات......موازنہ:

کلام خدا اور رسول ﷺ کے بعد جس کلام سے بھی ان کلمات کا موازنہ کیا جائے تو حسن و خوبی میں اُن کا پلہ بھاری رہے گا اور ہر حیثیت سے بڑھے چڑھے رہیں گے۔ آپ کا یہ ارشاد کہ تخففوا تلحقوا اس سے بڑھ کر تو کوئی جملہ سننے ہی میں نہیں آیا جس کے الفاظ کم ہوں اور معنی بہت ہوں۔ اللہ اکبر! کتنے اس کلمہ کے معنی بلند اور اس حکمت کا چشمہ صاف و شفاف ہے اور ہم نے

اپنی کتاب خصائص میں اس فقرے کی عظمت اور اس کے معنی کی بلندی پر روشنی ڈالی ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 21:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

الا وَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ ذَمَّرَ حِزْبَهُ، وَ اسْتَجْلَبَ جَلَبَهُ، لِيَعُودَ الْجَوْرُ إِلَى أَوْطَانِهِ، وَ يَرْجِعَ الْبَاطِلُ إِلَى نِصَابِهِ، وَ اللّٰهِ مَا أَنْكَرُوا عَلَيَّ مُنْكَراً، وَ لا جَعَلُوا بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ نِصفاً، وَ إِنَّهُمْ لَيَطْلُبُونَ حَقّاً هُمْ تَرَكُوهُ، وَ دَماً هُمْ سَفَكُوهُ، فَلَئِنْ كُنْتُ شَرِيكَهُمْ فِيهِ فَإِنَّ لَهُمْ لَنَصِيبَهُمْ مِنْهُ، وَ لَئِنْ كَانُوا وَلُوهُ دُونِي فَمَا التَّبِعَةُ إِلا عِنْدَهُمْ، وَ إِنَّ أَعْظَمَ حُجَّتِهِمْ لَعَلَى أَنْفُسِهِمْ، يَرْتَضِعُونَ أُمّاً قَدْ فَطَمَتْ، وَ يُحْيُونَ بِدْعَةً قَدْ أُمِيتَتْ.

يا خَيْبَةَ الدَّاعِي أَمَنْ دَعا وَ إِلامَ أُجِيبَ وَ إِنِّي لَرَاضٍ بِحُجَّةِ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَ عِلْمِهِ فِيهِمْ، التهديد بالحرب فَإِنْ أَبَوْا أَعْطَيْتُهُمْ حَدَّ السَّيْفِ وَ كَفَى بِهِ شَافِيا مِنَ الْبَاطِلِ وَ نَاصِرا لِلْحَقِ، وَ مِنَ الْعَجَبِ بَعْثُهُمْ إِلَيَّ أَنْ أَبْرُزَ لِلطِّعَانِ وَ أَنْ أَصْبِرَ لِلْجِلَادِ هَبِلَتْهُمُ الْهَبُولُ، لَقَدْ كُنْتُ وَ مَا أُهَدَّدُ بِالْحَرْبِ، وَ لا أُرْهَبُ بِالضَّرْبِ، وَ إِنِّي لَعَلَى يَقِينٍ مِنْ رَبِّي، وَ غَيْرِ شُبْهَةٍ مِنْ دِينِي.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 21:

# شیطان صفت گروہ

## شیطانی فوج:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ کہ شیطان نے اپنے گروہ کو بھڑکانا شروع کر دیا ہے اور فوج کو جمع کر لیا ہے تاکہ ظلم اپنی منزل پر پلٹ آئے اور باطل اپنے مرکز کی طرف واپس آ جائے۔ خدا کی قسم! ان لوگوں نے نہ مجھ پر کوئی سچا الزام لگایا ہے اور نہ میرے اور اپنے درمیان کوئی انصاف کیا ہے۔ یہ مجھ سے اس حق کا مطالبہ کر رہے ہیں جو خود انہوں نے نظر انداز کیا ہے اور اس خون کا تقاضا کر رہے ہیں جو خود انہوں نے بہایا ہے۔ پھر اگر میں ان کے ساتھ شریک تھا تو ان کا بھی تو ایک حصہ تھا اور وہ تنہا مجرم تھے تو

ذمہ داری بھی انہیں پر ہے۔ بیشک ان کی عظیم ترین دلیل بھی انہیں کے خلاف ہے۔ یہ اس ماں سے دودھ پینا چاہتے ہیں جس کا دودھ ختم ہو چکا ہے اور اس بدعت کو زندہ کرنا چاہتے ہیں جو مر چکی ہے۔ ہائے کس قدر نامراد یہ جنگ کا داعی ہے۔ کون پکار رہا ہے؟ اور کس مقصد کے لئے اس کی بات سنی جا رہی ہے؟ میں اس بات سے خوش ہوں کہ پروردگار کی حجت ان پر تمام ہو چکی ہے اور وہ ان کے حالات سے باخبر ہے۔

## منزل یقین:

اب اگر ان لوگوں نے حق کا انکار کیا ہے تو میں انہیں تلوار کی باڑھ عطا کروں گا کہ وہی باطل کی بیماری سے شفا دینے والی اور حق کی واقعی مددگار ہے۔ حیرت انگیز بات ہے کہ یہ لوگ مجھے نیزہ بازی کے میدان میں نکلنے اور تلوار کی جنگ سہنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ رونے والیاں ان کے غم میں روئیں۔ مجھے تو کبھی بھی جنگ سے خوفزدہ نہیں کیا جا سکا ہے اور نہ میں شمشیر زنی سے مرعوب ہوا ہوں۔ میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے منزل یقین پر ہوں اور مجھے دین کے بارے میں کسی طرح کا کوئی شک نہیں ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 22:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ لَعَمْرِي ما عَلَيَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَ خَابَطَ الْغَيَّ مِنْ إِدْهَانٍ وَ لَا إِيهَانٍ فَاتَّقُوا اللَّهَ عِبَادَ اللَّهِ، وَ فِرُّوا إِلَى اللَّهِ مِنَ اللَّهِ، وَ امْضُوا فِي الَّذِي نَهَجَهُ لَكُمْ، وَ قُومُوا بِمَا عَصَبَهُ بِكُمْ، فَعَلِيٌّ ضَامِنٌ لِفَلْجِكُمْ آجِلاً إِنْ لَمْ تُمْنَحُوهُ عَاجِلاً.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 22:

### دنیوی واخروی کامیابی اور اس کی شرائط

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رورعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بھاگ کر اس کے دامن رحمت میں پناہ لو۔ تم اللہ کی

دکھائی ہوئی راہ پر چلو اور اُس کے عائد کردہ احکام بجالاؤ (اگر ایسا ہو تو) علی تمہاری نجات اُخروی کا ضامن ہے، اگر دنیوی کامرانی تمہیں حاصل نہ ہو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 23:

# وَمن خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

مَا هِيَ إِلا الْكُوفَةُ أَقْبِضُهَا وَ أَبْسُطُهَا، إِنْ لَمْ تَكُونِي إِلا أَنْتِ تَهُبُّ أَعَاصِيرُكِ فَقَبَّحَكِ اللَّهُ.

وَ تَمَثَّلَ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ:

لَعَمْرُ أَبِيكَ الْخَيْرِ يَا عَمْرُو إِنَّنِي

عَلَى وَضَرٍ مِنْ ذَا الْإِنَاءِ قَلِيلِ

ثُمَّ قَالَ ع:

أُنْبِئْتُ بُسْرا قَدِ اطَّلَعَ الْيَمَنَ وَ إِنِّي وَ اللَّهِ لَأَظُنُّ أَنَّ هَؤُلاءِ الْقَوْمَ سَيُدَالُونَ مِنْكُمْ بِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى بَاطِلِهِمْ وَ تَفَرُّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ، وَ بِمَعْصِيَتِكُمْ إِمَامَكُمْ فِي الْحَقِّ وَ طَاعَتِهِمْ إِمَامَهُمْ فِي الْبَاطِلِ، وَ بِأَدَائِهِمُ الْأَمَانَةَ إِلَى صَاحِبِهِمْ وَ خِيَانَتِكُمْ وَ بِصَلاحِهِمْ فِي بِلادِهِمْ وَ فَسَادِكُمْ.

فَلَوِ ائْتَمَنْتُ أَحَدَكُمْ عَلَى قَعْبٍ لَخَشِيتُ أَنْ يَذْهَبَ بِعِلاقَتِهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ مَلِلْتُهُمْ وَ مَلُّونِي وَ سَئِمْتُهُمْ وَ سَئِمُونِي، فَأَبْدِلْنِي بِهِمْ خَيْرا مِنْهُمْ وَ أَبْدِلْهُمْ بِي شَرّا مِنِّي، اللَّهُمَّ مُثْ قُلُوبَهُمْ كَمَا يُمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، أَمَا وَ اللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ لِي بِكُمْ أَلْفَ فَارِسٍ مِنْ بَنِي فِرَاسِ بْنِ غَنْمٍ:

هُنَالِكَ لَوْ دَعَوْتَ أَتَاكَ مِنْهُمْ

فَوَارِسُ مِثْلُ أَرْمِيَةِ الْحَمِيمِ

ثُمَّ نَزَلَ ع مِنَ الْمِنْبَرِ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 23:

# اہل کوفہ کا طرز عمل

## اہل کوفہ کے بست وکشاد:

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہی کوفہ ہے جس کا بست وکشاد میرے ہاتھ میں ہے۔ اے کوفہ اگر تو ایسا ہی رہا اور یونہی تیری آندھیاں چلتی رہیں تو خدا تیرا برا کرے گا۔ (اس کے بعد شاعر کے اس شعر کی تمثیل بیان فرمائی):

"اے عمرو! تیرے اچھے باپ کی قسم! مجھے تو اس برتن کی تہ میں لگی ہوئی چکنائی ہی ملی ہے۔"

## اہل کوفہ کی کمزوریاں:

اس کے بعد فرمایا:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ بسر یمن تک آ گیا ہے اور خدا کی قسم میرا خیال یہ ہے کہ عنقریب یہ لوگ تم سے اقتدار کو چھین لیں گے۔ اس لئے کہ یہ اپنے باطل پر متحد ہیں اور تم اپنے حق پر متحد نہیں ہو۔ یہ اپنے پیشوا کی باطل میں اطاعت کرتے ہیں اور تم اپنے امام کے حق میں بھی نافرمانی کرتے ہو۔ یہ اپنے مالک کی امانت اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور تم خیانت کرتے ہو۔ یہ اپنے شہروں میں امن وامان رکھتے ہیں اور تم اپنے شہر میں بھی فساد کرتے ہو۔

میں تو تم سے کسی کو لکڑی کے پیالہ کا بھی امین بناؤں تو یہ خوف رہے گا کہ وہ کنڈا لے کر بھاگ جائے گا۔

## دعائے مدد:

خدایا! میں ان سے تنگ آ گیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں۔ میں ان سے اُکتا گیا ہوں اور یہ مجھ سے اُکتا گئے ہیں۔ لہٰذا مجھے ان سے بہتر قوم عنایت کر دے، انہیں مجھ سے "بدتر" حاکم دیدے اور ان کے دلوں کو یوں پگھلا دے جس طرح پانی میں نمک گھولا جاتا ہے۔ خدا کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ان سب کے بدلے مجھے بنی فراس بن غنم کے صرف ایک ہزار سپاہی مل جائیں۔ جن کے بارے میں ان کے شاعر نے کہا تھا:

"اس وقت اگر تو انہیں آواز دے گا تو ایسے شہسوار سامنے آئیں گے جن کی تیز رفتاری گرمیوں کے بادلوں سے زیادہ سریع تر ہوگی۔"

☆☆☆

## خطبہ نمبر 24:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَذِيرًا لِلْعَالَمِينَ وَ أَمِينًا عَلَى التَّنْزِيلِ وَ أَنْتُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ عَلَى شَرِّ دِينٍ وَ فِي شَرِّ دَارٍ مُنِيخُونَ بَيْنَ حِجَارَةٍ خُشْنٍ وَ حَيَّاتٍ صُمٍّ تَشْرَبُونَ الْكَدِرَ وَ تَأْكُلُونَ الْجَشِبَ وَ تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَ تَقْطَعُونَ أَرْحَامَكُمْ الْأَصْنَامُ فِيكُمْ مَنْصُوبَةٌ وَ الْآثَامُ بِكُمْ مَعْصُوبَةٌ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 24:

# نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور اپنے احکام کا امین بنا کر مبعوث فرمایا۔ اس حالت میں کہ اے گروہ عرب! تم بدترین دین پر، بدترین گھر میں پتھریلی زمین اور خطرناک سانپوں میں اقامت گزین تھے۔ تم گندہ پانی پیتے اور خراب کھانے کھاتے تھے۔ ایک دوسرے کا خون بہانے میں لگے رہتے تھے، قطع رحم کیا کرتے تھے، اصنام تمہارے درمیان لگے ہوئے تھے گناہوں سے تمہارا دامن آلودہ تھا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 25:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللّٰهُ لِخَاصَّةِ أَوْلِيَائِهِ وَ هُوَ لِبَاسُ التَّقْوَى وَ دِرْعُ اللّٰهِ الْحَصِينَةُ وَ جُنَّتُهُ الْوَثِيقَةُ فَمَنْ تَرَكَهُ رَغْبَةً عَنْهُ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ الذُّلِّ وَ شَمِلَهُ الْبَلَاءُ وَ دُيِّثَ بِالصَّغَارِ وَ الْقَمَاءِ وَ ضُرِبَ عَلَى قَلْبِهِ بِالْإِسْهَابِ وَ أُدِيلَ الْحَقُّ مِنْهُ بِتَضْيِيعِ الْجِهَادِ وَ سِيمَ الْخَسْفَ وَ مُنِعَ النَّصَفَ.

ألا و إنی قد دعوتکم إلی قتال هؤلاء القوم لیلاً و نهارا و سرّا و إعلانا، و قلت لکم اغزوهم قبل أن یغزوکم فواللّه ما غزی قوم قطّ فی عقر دارهم إلا ذلّوا فتواکلتم و تخاذلتم حتّی شنّت علیکم الغارات و ملکت علیکم الأوطان و هذا أخو غامد قد وردت خیله الأنبار و قد قتل حسّان بن حسّان البکری و أزال خیلکم عن مسالحها و لقد بلغنی أنّ الرّجل منهم کان یدخل علی المرأة المسلمة و الأخری المعاهدة فینتزع حجلها و قلبها و قلائدها و رعثها ما تمتنع منه إلا بالاسترجاع و الاسترحام ثمّ انصرفوا وافرین ما نال رجلاً منهم کلم و لا أریق لهم دم فلو أنّ امرأً مسلما مات من بعد هذا أسفا ما کان به ملوما بل کان به عندی جدیرا فیا عجبا عجبا و اللّه یمیت القلب و یجلب الهمّ من اجتماع هؤلاء القوم علی باطلهم و تفرّقکم عن حقّکم فقبحا لکم و ترحا حین صرتم غرضا یرمی.

یغار علیکم و لا تغیرون و تغزون و لا تغزون و یعصی اللّه و ترضون فإذا أمرتکم بالسّیر إلیهم فی أیّام الحرّ قلتم: هذه حمارّة القیظ أمهلنا یسبّخ عنّا الحرّ و إذا أمرتکم بالسّیر إلیهم فی الشّتاء قلتم: هذه صبارّة القرّ أمهلنا ینسلخ عنّا البرد کلّ هذا فرارا من الحرّ و القرّ فإذا کنتم من الحرّ و القرّ تفرّون فأنتم و اللّه من السّیف أفرّ.

یا أشباه الرّجال و لا رجال حلوم الأطفال و عقول ربّات الحجال لوددت أنّی لم أرکم و لم أعرفکم معرفة و اللّه جرّت ندما و أعقبت سدما قاتلکم اللّه لقد ملأتم قلبی قیحا و شحنتم صدری غیظا و جرّعتمونی نغب التّهمام أنفاسا و أفسدتم علیّ رأیی بالعصیان و الخذلان حتّی قالت قریش:

إنّ ابن أبی طالب رجل شجاع و لکن لا علم له بالحرب للّه أبوهم و هل أحد منهم أشدّ لها مراسا و أقدم فیها مقاما منّی؟ لقد نهضت فیها و ما بلغت العشرین و ها أنا ذا قد ذرّفت علی السّتّین و لکن لا رأی لمن لا یطاع.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 25:

# جہاد سے منہ موڑنے کا انجام

## خواری کا سبب:

جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے اللہ نے اپنے خاص دوستوں کے لئے کھولا ہے۔ یہ پرہیزگاری کا لباس اللہ کی محکم زرہ اور مضبوط سپر ہے۔ جو اس سے پہلو بچاتے ہوئے اُسے چھوڑ دیتا ہے خدا اُسے ذلت وخواری کا لباس پہنا دیتا ہے اور مصیبت وابتلاء کی چادر اوڑھا دیتا ہے، ذلتوں اور خواریوں کے ساتھ ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ مدہوشی وغفلت کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے۔ جہاد کو ضائع وبرباد کرنے سے حق اس کے ہاتھ سے لے لیا جاتا ہے۔ ذلت اُسے سہنا پڑتی ہے اور انصاف اس سے روک لیا جاتا ہے۔

## اپنے ساتھیوں سے خطاب:

میں نے اس قوم سے لڑنے کے لئے رات بھی اور دن بھی علانیہ بھی اور پوشیدہ بھی تمہیں پکارا اور للکارا اور تم سے کہا کہ قبل اس سے کہ وہ جنگ کے لئے بڑھیں تم ان پر دھاوا بول دو۔ خدا کی قسم! جن افراد قوم پر ان کے گھروں کی حدود کے اندر ہی حملہ ہو جاتا ہے۔ وہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔ لیکن تم نے جہاد کو دوسروں پر ٹال دیا اور ایک دوسرے کی مدد سے پہلو بچانے لگے۔ یہاں تک کہ تم پر غارت گریاں ہوئیں اور تمہارے شہروں پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا۔

## بنی غامد کا طرز عمل:

اسی بنی غامد کے آدمی ہی کو دیکھ لو کہ اس کی فوج کے سوار شہر انبار کے اندر پہنچ گئے، حسان ابن حسان البکری کو قتل کر دیا، تمہارے محافظ سواروں کو سرحدوں سے ہٹا دیا اور مجھے تو یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ اس جماعت کا ایک آدمی مسلمان اور ذمی عورتوں کے گھروں میں گھس جاتا تھا اور ان کے پیروں سے کڑے، گلوبند اور گوشوارے اتار لیتا تھا اور ان کے پاس اس سے حفاظت کا کوئی ذریعہ نظر نہ آتا تھا۔ سوا اس کے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے صبر سے کام لیں یا خوشامدیں کر کے اس سے رحم کی التجا کریں۔ وہ لدے پھندے ہوئے پلٹ گئے۔ نہ کسی کے زخم آیا نہ کسی کا خون بہا۔ اب اگر کوئی مسلمان ان سانحات کے بعد رنج وملال سے مر جائے تو اُسے ملامت نہیں کی جا سکتی، بلکہ میرے نزدیک ایسا ہی ہونا چاہئے۔

## شکوہ:

العجب! ثم العجب! خدا کی قسم! ان لوگوں کا باطل پر ایکا کر لینا اور تمہاری جمعیت کا حق سے منتشر ہو جانا، دل کو مردہ کر دیتا ہے اور رنج واندوہ بڑھا دیتا ہے۔ تمہارا برا ہو۔ تم غم وحزن میں مبتلا رہو! تم تو تیروں کا از خود نشانہ بنے ہوئے ہو! تمہیں ہلاک

وتاراج کیا جا رہا ہے، مگر تمہارے قدم حملے کے لئے نہیں اٹھتے۔ وہ تم سے لڑ بھڑ رہے ہیں اور تم جنگ سے جی چراتے ہو۔ اللہ کی نافرمانیاں ہو رہی ہیں اور تم راضی ہو رہے ہو۔ اگر گرمیوں میں تمہیں جنگ کی طرف بڑھنے کے لئے کہتا ہوں تو تم یہ کہتے ہو کہ یہ انتہائی شدت کی گرمی کا زمانہ ہے، اتنی مہلت دیجئے کہ گرمی کا زور ٹوٹ جائے۔ اور اگر سردیوں میں چلنے کے لئے کہتا ہوں تو تم یہ کہتے ہو کہ کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا ہے' اتنا ٹھہر جائیے کہ سردی کا موسم گزر جائے۔ یہ سب سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے باتیں ہیں۔ جب تم سردی اور گرمی سے اس طرح بھاگتے ہو تو پھر خدا کی قسم! تم تلواروں کو دیکھ کر اس سے کہیں زیادہ بھاگو گے۔ اے مردوں کی شکل وصورت والے نامردو! تمہاری عقلیں بچوں کی سی اور تمہاری سمجھ حجلہ نشین عورتوں کے مانند ہے۔ میں تو یہی چاہتا تھا کہ نہ تم کو دیکھتا نہ تم سے جان پہچان ہوتی۔ ایسی شناسائی جو ندامت کا سبب اور رنج واندوہ کا باعث بنی ہے۔ اللہ تمہیں مارے! تم نے میرے دل کو پیپ سے بھر دیا ہے اور میرے سینے کو غیظ وغضب سے چھلکا دیا ہے۔ تم نے مجھے غم وحزن کے جرعے پے در پے پلائے' نافرمانی کر کے میری تدبیر ورائے کو تباہ کر دیا۔ یہاں تک کہ قریش کہنے لگے کہ علی ہے تو مرد شجاع، لیکن جنگ کے طور طریقوں سے واقف نہیں۔

اللہ اُن کا بھلا کرے! کیا ان میں سے کوئی ہے جو مجھ سے زیادہ جنگ کی مزاولت رکھنے والا اور میدان وغا مجھ سے پہلے کارنمایاں کیا ہو۔ میں تو ابھی بیس برس کا بھی نہ تھا کہ حرب وضرب کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور اب تو ساٹھ سے اوپر ہو گیا ہوں' لیکن اُس کی رائے ہی کیا جس کی بات نہ مانی جائے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 26:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

فَإِنَّ الدُّنْيَا اَدْبَرَتْ وَ آذَنَتْ بِوَدَاعٍ وَ إِنَّ الْاٰخِرَةَ قَدْ اَقْبَلَتْ وَ اَشْرَفَتْ بِاطِّلَاعٍ اَلَا وَ إِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارَ وَ غَدًا السِّبَاقَ وَ السَّبَقَةُ الْجَنَّةُ وَ الْغَايَةُ النَّارُ، اَفَلَا تَائِبٌ مِنْ خَطِيئَتِهِ قَبْلَ مَنِيَّتِهِ؟ اَلَا عَامِلٌ لِنَفْسِهِ قَبْلَ يَوْمِ بُؤْسِهِ اَلَا وَ إِنَّكُمْ فِي اَيَّامِ اَمَلٍ مِنْ وَرَائِهِ اَجَلٌ، فَمَنْ عَمِلَ فِي اَيَّامِ اَمَلِهِ قَبْلَ حُضُورِ اَجَلِهِ، فَقَدْ نَفَعَهُ عَمَلُهُ وَ لَمْ يَضْرُرْهُ اَجَلُهُ وَ مَنْ قَصَّرَ فِي اَيَّامِ اَمَلِهِ قَبْلَ حُضُورِ اَجَلِهِ فَقَدْ خَسِرَ عَمَلُهُ وَ ضَرَّهُ اَجَلُهُ.

اَلَا فَاعْمَلُوا فِي الرَّغْبَةِ كَمَا تَعْمَلُونَ فِي الرَّهْبَةِ اَلَا وَ إِنِّي لَمْ اَرَ كَالْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا وَ لَا كَالنَّارِ نَامَ هَارِبُهَا اَلَا وَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَنْفَعُهُ الْحَقُّ يَضُرُّهُ الْبَاطِلُ وَ مَنْ لَا يَسْتَقِيمُ بِهِ الْهُدَى يَجُرُّ بِهِ الضَّلَالُ إِلَى الرَّدَى اَلَا وَ إِنَّكُمْ قَدْ اُمِرْتُمْ بِالظَّعْنِ وَ دُلِلْتُمْ عَلَى الزَّادِ وَ إِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ

عَلَيْكُمُ اثْنَتَانِ اتِّبَاعُ الْهَوٰى وَ طُولُ الْاَمَلِ فَتَزَوَّدُوا فِي الدُّنْيَا مِنَ الدُّنْيَا مَا تَحْرُزُونَ بِهِ اَنْفُسَكُمْ غَدًا.

## اَقُوْلُ

بِهِ قَاطِعًا لِعَلَائِقِ الْاٰمَالِ، وَ قَادِحًا زِنَادَ الْاِتِّعَاظِ وَالْاِزْدِجَارِ، وَ مِنْ اَعْجَبِهِ قَوْلُهُ ع ) :(اَلَا وَ اِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارَ وَ غَدًا السِّبَاقَ، وَالسَّبْقَةُ الْجَنَّةُ وَالْغَايَةُ النَّارُ() فَاِنَّ فِيهِ مَعَ فَخَامَةِ اللَّفْظِ وَ عِظَمِ قَدْرِ وَالْغَايَةُ النَّارُ() فَخَالَفَ بَيْنَ اللَّفْظَيْنِ لِاخْتِلَافِ الْمَعْنَيَيْنِ، وَ لَمْ يَقُلْ :وَالسَّبْقَةُ النَّارُ، كَمَا قَالَ وَالسَّبْقَةُ الْجَنَّةُ، لِاَنَّ الْاِسْتِبَاقَ اِنَّمَا يَكُوْنُ اِلٰى اَمْرٍ مَحْبُوبٍ وَ غَرَضٍ مَطْلُوبٍ، وَ هٰذِهِ صِفَةُ الْجَنَّةِ، وَ لَيْسَ هٰذَا الْمَعْنٰى مَوْجُودًا فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا.

رُهُ ذٰلِكَ فَصَلَحَ اَنْ يُعَبَّرَ بِهَا عَنِ الْاَمْرَيْنِ مَعًا فَهِيَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ كَالْمَصِيرِ وَالْمَالِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :قُلْ تَمَتَّعُوا فَاِنَّ مَصِيرَكُمْ اِلَى النَّارِ، وَ لَا يَجُوزُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ اَنْ يُقَالَ سَبْقَتُكُمْ اِلَى النَّارِ.

فِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى :وَالسُّبْقَةُ الْجَنَّةُ بِضَمِّ السِّينِ، وَالسُّبْقَةُ عِنْدَهُمْ اسْمٌ لِمَا يُجْعَلُ لِلسَّابِقِ اِذَا سَبَقَ مِنْ مَالٍ اَوْ عَرَضٍ، وَالْمَعْنَيَانِ مُتَقَارِبَانِ، لِاَنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ جَزَاءً عَلٰى فِعْلِ الْاَمْرِ الْمَذْمُومِ، وَ اِنَّمَا يَكُوْنُ جَزَاءً عَلٰى فِعْلِ الْاَمْرِ الْمَحْمُودِ

☆☆☆

### خطبہ 26:

## امید دنیا کا قاطع

### میدان عمل و مقابلہ:

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور اس نے اپنے وداع کا اعلان کر دیا ہے۔ آخرت سامنے آرہی ہے اور اس کے آثار نمایاں ہو گئے ہیں۔ یاد رکھو کہ آج میدان عمل ہے اور کل مقابلہ ہو گا جہاں سبقت کرنے والے کا انعام جنت ہو گا اور بد عمل کا انجام جہنم ہو گا۔ کیا اب بھی کوئی ایسا نہیں ہے جو موت سے پہلے خطاؤں سے توبہ کر لے اور سختی کے دن سے پہلے اپنے نفس کے لئے عمل کر لے۔

## امید،عمل اور موت:

یاد رکھو کہ تم آج امیدوں کے دنوں میں ہو جس کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے تو جس شخص نے امید کے دنوں میں موت آنے سے پہلے عمل کر لیا اسے اس کا عمل یقیناً فائدہ پہنچائے گا اور موت کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی، لیکن جس نے موت سے پہلے امید کے دنوں میں عمل نہیں کیا اس نے عمل کی منزل میں گھاٹا اٹھایا اور اس کی موت بھی نقصان دہ ہوگی۔

## راحت وخوف:

آگاہ ہو جاؤ! تم لوگ راحت کے حالات میں اسی طرح عمل کرو جس طرح خوف کے عالم میں کرتے ہو۔ کہ میں نے جنت جیسا کوئی مطلوب نہیں دیکھا ہے جس کے طلب گار سب سو رہے ہیں اور جہنم جیسا کوئی خطرہ نہیں دیکھا ہے جس سے بھاگنے والے سب خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

## حق و باطل کی کشمکش:

یاد رکھو کہ جسے حق فائدہ نہ پہنچا سکے گا اسے باطل ضرور نقصان پہنچائے گا اور جسے ہدایت سیدھے راستہ پر نہ لا سکے گی اسے گمراہی بہر حال کھینچ کر ہلاکت تک پہنچا دے گی۔

## خواہشات کی اتباع اور امیدوں کی طولانی:

آگاہ ہو جاؤ کہ تمہیں کوچ کا حکم مل چکا ہے اور تمہیں زادِ سفر بھی بتایا جا چکا ہے اور تمہارے لئے سب سے بڑا خوفناک خطرہ دو چیزوں کا ہے۔ خواہشات کا اتباع اور امیدوں کا طولانی ہونا۔ لہٰذا جب تک دنیا میں ہو اس دنیا سے وہ زادِ راہ حاصل کر لو جس کے ذریعہ کل اپنے نفس کا تحفظ کر سکو۔

## نفرت دنیا......عمدہ ترین کلام:

اگر کوئی ایسا کلام ہو سکتا ہے جو انسان کی گردن پکڑ کر اسے زہد کی منزل تک پہنچا دے اور اسے عمل آخرت پر مجبور کر دے تو وہ یہی کلام ہے۔ یہ کلام دنیا کی امیدوں کے قطع کرنے اور وعظ و نصیحت قبول کرنے کے جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے کافی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ حضرت کا یہ ارشاد کہ ''آج میدان عمل ہے اور کل مقابلہ۔ اس کے بعد منزل مقصود جنت ہے اور انجام جہنم۔ اس میں الفاظ کی عظمت، معانی کی قدر و منزلت، تمثیل کی صداقت اور تشبیہ کی واقعیت کے ساتھ وہ عجیب وغریب رازِ نجات اور لطافت مفہوم ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنت و جہنم کے بارے میں ''سبقۃ'' اور ''غایۃ'' کا لفظ استعمال کیا ہے جس میں صرف لفظی اختلاف نہیں ہے بلکہ واقعاً معنوی افتراق و امتیاز پایا جاتا ہے کہ نہ جہنم کو سبقۃ (منزل) کہا جا سکتا ہے اور نہ جنت کو غایۃ (انجام) کہ جہاں تک انسان خود بخود پہنچ جائے گا۔ جنت کے لئے دوڑ دھوپ کرنا ہوگی جس کے بعد انعام ملنے والا ہے اور

جہنم بدعملی کے نتیجہ میں خود بخود سامنے آجائے گا۔ اس کے لئے کسی اشتیاق اور محنت کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی بنیاد پر آپ نے جہنم کو غایۃ قرار دیا ہے جس طرح کہ قرآن مجید نے اسے "مصیر" سے تعبیر کیا ہے "فان مصیرکم الی النار"۔

حقیقتاً اس نکتہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کا باطن انتہائی عجیب وغریب اور اس کی گہرائی انتہائی لطیف ہے اور یہ تنہا اس کلام کی بات نہیں ہے۔ حضرت کے کلمات میں عام طور سے یہی بلاغت پائی جاتی ہے اور اس کے معانی میں اسی طرح کی لطافت اور گہرائی نظر آتی ہے۔

بعض روایات میں جنت کے لئے سبقہ کے بجائے سبقۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی انعام کے ہیں اور کھلی ہوئی بات ہے کہ انعام بھی کسی مذموم عمل پر نہیں ملتا ہے بلکہ اس کا تعلق بھی قابل تعریف اعمال ہی سے ہوتا ہے لہٰذا عمل بہر حال ضروری ہے اور عمل کا قابل تعریف ہونا بھی لازمی ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 27:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَيُّهَا النَّاسُ الْمُجْتَمِعَةُ اَبْدَانُهُمُ الْمُخْتَلِفَةُ اَهْوَاؤُهُمْ كَلَامُكُمْ يُوهِي الصُّمَّ الصِّلَابَ وَ فِعْلُكُمْ يُطْمِعُ فِيكُمُ الْاَعْدَآءَ اتَقُولُونَ فِي الْمَجَالِسِ كَيْتَ وَ كَيْتَ فَإِذَا جَآءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حِيدِي حَيَادِ مَا عَزَّتْ دَعْوَةُ مَنْ دَعَاكُمْ وَ لَا اسْتَرَاحَ قَلْبُ مَنْ قَاسَاكُمْ اَعَالِيلُ بِاَضَالِيلَ وَ سَاَلْتُمُونِي التَّطْوِيلَ دِفَاعَ ذِي الدَّيْنِ الْمَطُولِ لَا يَمْنَعُ الضَّيْمَ الذَّلِيلُ وَ لَا يُدْرَكُ الْحَقُّ إِلَّا بِالْجِدِّ.

اَيَّ دَارٍ بَعْدَ دَارِكُمْ تَمْنَعُونَ وَ مَعَ اَيِّ إِمَامٍ بَعْدِي تُقَاتِلُونَ الْمَغْرُورُ وَ اللّٰهِ مَنْ غَرَرْتُمُوهُ وَ مَنْ فَازَ بِكُمْ فَازَ بِالسَّهْمِ الْاَخْيَبِ وَ مَنْ رَمَى بِكُمْ فَقَدْ رَمَى بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ اَصْبَحْتُ وَ اللّٰهِ لَا اُصَدِّقُ قَوْلَكُمْ وَ لَا اَطْمَعُ فِي نَصْرِكُمْ وَ لَا اُوعِدُ الْعَدُوَّ بِكُمْ مَا بَالُكُمْ؟ مَا دَوَاؤُكُمْ؟ مَا طِبُّكُمْ؟ الْقَوْمُ رِجَالٌ اَمْثَالُكُمْ اَقَوْلاً بِغَيْرِ عِلْمٍ! وَ غَفْلَةً مِنْ غَيْرِ وَرَعٍ! وَ طَمَعًا فِي غَيْرِ حَقٍّ؟!

☆☆☆

## خطبہ 27:

### تنبیہہ

### چناں وچنیں وحیدی حیاد:

آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ سے منہ چرانے والوں کے لئے فرمایا:
اے لوگو! تمہارے جسم تو مجتمع ہیں لیکن راہیں جدا جدا ہیں۔ تمہاری باتیں سخت پتھروں کو نرم کرتی اور تمہارے کام (بے عملی) دشمنوں کو تمہارے لیے لالچ دلاتا ہے۔ اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر تم چنان اور چنیں کرتے ہو اور جب دشمن سے جنگ و پیکار کا وقت آتا ہے تو ''حیدی حیاد'' کا نعرہ لگانے لگتے ہو۔ تمہیں پکارنے والے کی آواز کامیاب نہ ہوئی اور جس نے تمہارے لیے زحمت برداشت کی اور رنج سہا اُسے راحت اور آسائش نہ ملی۔ تمہارے بہانے عذر لنگ اور گمراہیاں ہیں۔ تم ٹال مٹول کرنے والے قرض دار کی طرح ٹالنے کی کوشش کرتے ہو۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ذلیل انسان ظلم وستم کو روک نہیں سکتا اور حق بغیر سعی وکوشش کے پایا نہیں جاسکتا۔ ذرا سوچو اپنا گھر چھن جانے کے بعد کس کے گھر کی حفاظت کرو گے اور میرے بعد کس امام کے پرچم تلے جہاد کرو گے۔ خدا کی قسم! جو تمہارا فریب خوردہ ہے وہ بڑے گھاٹے میں ہے اور تمہاری کمک سے کامیاب ہوا اس نے جوئے کے خالی دیئے ہوئے تیر سے کھیل جیتا۔ جس نے تمہارے سہارے تیر چلائے اس نے گویا سوفار (نوک تیر) شکستہ تیر سے نشانہ اڑایا۔

### ساتھیوں کی مذمت:

بخدا! اب میری حالت یہ ہے کہ نہ تمہاری کسی بات پر اعتماد کرسکتا ہوں، نہ تمہاری کمک اور مدد کی خواہش کرسکتا ہوں اور نہ دشمن کو تم سے ڈرا سکتا ہوں۔ تمہارا کیا حال ہوگیا ہے؟ تمہارے درد کی کوئی دوا نہیں اور تمہارے مرض کا کوئی علاج نہیں! دشمن کے آدمی بھی تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں۔ تم ناسمجھی کی باتیں کرتے ہو، احتیاط اور خوف خدا سے بے پروا ہو کر غفلت میں سرشار ہو چکے ہو۔ اس چیز کا لالچ کرتے ہو جس کا استحقاق تم نے پیدا ہی نہیں کیا۔!

☆☆☆

## خطبہ نمبر 28:

### و من کلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَعْنَى قَتْلِ عُثْمَانَ

لَوْ اَمَرْتُ بِهِ لَكُنْتُ قَاتِلًا اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ لَكُنْتُ نَاصِرًا غَيْرَ اَنَّ مَنْ نَصَرَهُ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ

يَقُوْلَ: خَذَلَهُ مَنْ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ وَ مَنْ خَذَلَهُ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَقُوْلَ: نَصَرَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ۔

☆☆☆

**خطبہ 28:**

## بری الذمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی حقیقت اور اس دور کے فتنہ وفساد کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا:
اگر میں ان کے قتل کا حکم دیتا' تو البتہ ان کا قاتل ٹھہرتا اور اگر اُن کے قتل سے (دوسروں کو) روکتا تو اُن کا معاون و مددگار ہوتا (میں بالکل غیر جانبدار رہا) لیکن حالات ایسے تھے کہ جن لوگوں نے اُن کی نصرت وامداد کی' وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ ہم ان کی نصرت نہ کرنے والوں سے بہتر ہیں اور جن لوگوں نے ان کی نصرت سے ہاتھ اٹھالیا وہ نہیں خیال کرتے کہ ان کی مدد کرنے والے ہم سے بہتر وبرتر ہیں۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 29:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِيْ دَهْرٍ عَنُوْدٍ وَ زَمَنٍ كَنُوْدٍ يُعَدُّ فِيْهِ الْمُحْسِنُ مُسِيْئًا وَ يَزْدَادُ الظَّالِمُ فِيْهِ عُتُوًّا لَا نَنْتَفِعُ بِمَا عَلِمْنَا وَ لَا نَسْاَلُ عَمَّا جَهِلْنَا وَ لَا نَتَخَوَّفُ قَارِعَةً حَتّٰى تَحُلَّ بِنَا فَالنَّاسُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَصْنَافٍ:
مِنْهُمْ مَنْ لَا يَمْنَعُهُ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَهَانَةُ نَفْسِهِ وَ كَلَالَةُ حَدِّهِ وَ نَضِيْضُ وَفْرِهِ.
وَ مِنْهُمُ الْمُصْلِتُ لِسَيْفِهِ وَ الْمُعْلِنُ بِشَرِّهِ وَ الْمُجْلِبُ بِخَيْلِهِ وَ رَجِلِهِ.
قَدْ اَشْرَطَ نَفْسَهُ وَ اَوْبَقَ دِيْنَهُ لِحُطَامٍ يَنْتَهِزُهُ اَوْ مِقْنَبٍ يَقُوْدُهُ اَوْ مِنْبَرٍ يَفْرَعُهُ وَ لَبِئْسَ الْمَتْجَرُ اَنْ تَرَى الدُّنْيَا لِنَفْسِكَ ثَمَنًا وَ مِمَّا لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ عِوَضًا، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَطْلُبُ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ وَ لَا يَطْلُبُ الْاٰخِرَةَ بِعَمَلِ الدُّنْيَا قَدْ طَامَنَ مِنْ شَخْصِهِ وَ قَارَبَ مِنْ خَطْوِهِ وَ شَمَّرَ مِنْ ثَوْبِهِ وَ زَخْرَفَ مِنْ نَفْسِهِ لِلْاَمَانَةِ وَ اتَّخَذَ سِتْرَ اللّٰهِ ذَرِيْعَةً اِلَى الْمَعْصِيَةِ.
وَ مِنْهُمْ مَنْ اَقْعَدَهُ عَنْ طَلَبِ الْمُلْكِ ضُئُوْلَةُ نَفْسِهِ وَ انْقِطَاعُ سَبَبِهِ فَقَصَرَتْهُ الْحَالُ عَلٰى حَالِهِ فَتَحَلّٰى بِاسْمِ الْقَنَاعَةِ وَ تَزَيَّنَ بِلِبَاسِ اَهْلِ الزَّهَادَةِ وَ لَيْسَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ مَرَاحٍ وَ لَا مَغْدًى، وَ بَقِيَ رِجَالٌ غَضَّ اَبْصَارَهُمْ ذِكْرُ الْمَرْجِعِ وَ اَرَاقَ دُمُوْعَهُمْ خَوْفُ الْمَحْشَرِ فَهُمْ بَيْنَ شَرِيْدٍ نَادٍّ وَ

خَائِفٍ مَقْمُوعٍ وَ سَاكِتٍ مَكْعُومٍ وَ دَاعٍ مُخْلِصٍ وَ ثَكْلَانَ مُوجَعٍ.
قَدْ اَخْمَلَتْهُمُ التَّقِيَّةُ وَ شَمِلَتْهُمُ الذِّلَّةُ فَهُمْ فِي بَحْرٍ اُجَاجٍ اَفْوَاهُهُمْ ضَامِزَةٌ وَ قُلُوبُهُمْ قَرِحَةٌ، قَدْ وَعَظُوا حَتَّى مَلُّوا، وَ قُهِرُوا حَتّى ذَلُّوا وَ قُتِلُوا حَتّى قَلُّوا، فَلْتَكُنِ الدُّنْيَا اَصْغَرَ فِي اَعْيُنِكُمْ اَصْغَرَ مِنْ حُثَالَةِ الْقَرَظِ، وَ قُرَاضَةِ الْجَلَمِ، وَ اتَّعِظُوا بِمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَبْلَ اَنْ يَتَّعِظَ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَ ارْفُضُوهَا ذَمِيمَةً فَاِنَّهَا قَدْ رَفَضَتْ مَنْ كَانَ اَشْغَفَ بِهَا مِنْكُمْ.

☆☆☆

## خطبہ 29:

# اربعہ اقسام کے لوگ

## حال واحوال:

اے لوگو! ہم اس زمانہ میں ہیں کہ جس زمانہ کے لوگ ستم گار اور کفران نعمت کرنے والے ہیں۔ جس میں نیکوکار شخص بدکردار شمار کیا جاتا ہے اور ظالم اپنی نخوت میں بڑھتا جاتا ہے۔ جو چیزیں ہمیں معلوم ہیں ان سے بہرہ یاب نہیں ہوتے۔ جن چیزوں سے ہمارے زمانہ کے لوگ ناواقف ہیں انہیں جاننے والوں سے دریافت نہیں کرتے' جب تک کوئی مصیبت رونما نہیں ہوتی اس سے خائف نہیں ہوتے (آج کل) چار طرح کے لوگ ملتے ہیں:

## پہلا گروہ:

وہ لوگ کہ انہیں فتنہ وفساد سے جو چیز روکے ہوئے ہے' وہ ہے ان کی بے چارگی اور طاقت اور سرمائے کی کمی۔

## دوسرا گروہ:

وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی تلوار نیام سے باہر نکال لی ہے' اپنا شر ظاہر کر دیا ہے' اپنے آسان سواروں اور پیادوں کو اکٹھا کر لیا ہے۔ اپنے نفس کو شرارت پر آمادہ کر لیا ہے اور اپنے دین کو برباد کر لیا ہے' صرف اسی دنیا کے لیے جسے وہ حاصل کر رہے ہیں اور اسی لشکر کے لیے جس کی سالاری کر رہے ہیں۔ اسی کے لیے جس پر سر بلند ہیں۔ لیکن یہ بہت برا سودا ہے کہ دنیا کو اپنے نفس کی قیمت اور اپنے اجر خداوندی کو اس کا عوض قرار دے دو۔!

## تیسرا گروہ:

وہ لوگ جو آخرت کے کام کر کے دنیا کے طلب گار ہیں لیکن دنیا میں نیک کام کر کے آخرت کے طالب نہیں۔ انہوں نے اپنے جسم کو پست کر دیا ہے! اپنے قدموں کو قریب رکھا' اپنے دامن کو سمیٹ لیا' امانت کے لیے اپنے نفس کو سنوار لیا اور خدا کی پردہ پوشی کو

اپنی معصیت اور زشت کاری کا ذریعہ قرار دے دیا۔

## چوتھا گروہ:

وہ لوگ جنہیں ان کی کمتری اور بے یارو مددگاری نے حکومت حاصل کرنے سے روک دیا ہے' اس حالت نے انہیں اپنی صورت حال کا پابند بنا دیا ہے تو انہوں نے اپنی بے عملی کو قناعت کا نام دے رکھا' اور زاہدوں کا لباس پہن لیا ہے' حالانکہ صبح ہو یا شام' انہیں اصحاب زہد و طاعت سے کوئی ربط و تعلق نہیں۔

## ذکر دنیا:

اب رہے وہ لوگ جن کی نگاہوں کو قیامت کی یاد نے جھکا دیا ہے اور جن کے آنسوؤں کو خوف محشر نے رواں کر دیا ہے تو ان میں سے بعض تو راندہ و شہر بدر ہیں۔ کچھ لوگ مظلوم و خائف کوئی دہن بستہ اور خاموش۔ بعض ان میں سے خلوص و ایمانداری کی بنا پر حق کی دعوت دیتے ہیں۔ کچھ وہ ہیں کہ اندوہگین اور رنجور ہیں' ظالموں کی دہشت نے انہیں گوشہ نشین کر دیا ہے اور ذلت و خواری نے ان کا چاروں طرف سے احاطہ کر رکھا ہے۔ یہ لوگ ایک دریائے شور میں (اس طرح ہیں کہ) ان کے منہ بند' اور دل زخمی ہیں' انہوں نے لوگوں کو پند و نصیحت کی' یہاں تک کہ (یہ بے نتیجہ کام کرتے کرتے) دل تنگ ہو گئے' یہ اتنے دبائے گئے کہ مغلوب ہو گئے۔ اتنے قتل کیے گئے کہ کم ہو گئے۔ لہٰذا اس دنیا کی حیثیت تمہاری نگاہ میں قرظ درخت سلم کے بھوسے اور بھیڑ بکری کے قینچی سے تراشے ہوئے بالوں سے بھی زیادہ حقیر و سبک ہونا چاہئے۔ ان سے عبرت حاصل کرو جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں' قبل اس کے کہ تمہارے بعد والے تم سے سبق لیں اور اس دنیا کو ذلیل سمجھ کر چھوڑ دو' اس لیے کہ اس نے ان کا ساتھ بھی نہیں دیا جو تم سے کہیں زیادہ اس پر فریفتہ تھے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 30:

و من خطبة له ع عند خروجه لقتال اهل البصرة ،قال عبدالله بن عباس دخلت على امير المؤ منين بذي قار و هو يخصف نعله ، فقال لي حكمة مبعث الرسل ، ثم يذكر فضله و يذم الخارجين

مَا قِيمَةُ هٰذَا النَّعْلِ؟ فَقُلْتُ :لا قِيمَةَ لَها .قَالَ عَلَيْهِ السَّلامُ وَ اللّٰهِ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِمْرَتِكُمْ اِلا اَنْ اُقِيمَ حَقًّا اَوْ اَدْفَعَ بَاطِلًا.

ثُمَّ خَرَجَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ سُبْحانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ يَقْرَاُ كِتَابًا، وَ لَا

يَدَّعِي نُبُوَّةً، فَسَاقَ النَّاسَ حَتَّى بَوَّآهُمْ مَحَلَّتَهُمْ، وَ بَلَّغَهُمْ مَنْجاتَهُمْ، فَاسْتَقَامَتْ قَناتُهُمْ، وَ اطْمَأَنَّتْ صَفَاتُهُمْ، اَما وَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَفِي سَاقَتِهَا، حَتَّى تَوَلَّتْ بِحَذَافِيرِها، مَا عَجَزْتُ وَ لا جَبُنْتُ، وَ إِنَّ مَسِيرِي هٰذَا لِمِثْلِهَا، فَلَأَنْقُبَنَّ الْبَاطِلَ حَتَّى يَخْرُجَ الْحَقُّ مِنْ جَنْبِهِ. مَا لِي وَ لِقُرَيْشٍ؟ وَ اللّٰهِ لَقَدْ قَاتَلْتُهُمْ كَافِرِينَ، وَ لَا قَاتِلَنَّهُمْ مَفْتُونِينَ، وَ إِنِّي لَصَاحِبُهُمْ بِالْأَمْسِ كَمَا أَنَا صَاحِبُهُمُ الْيَوْمَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 30:

# قیام عدل وانصاف

### حکومت سے جوتا عزیز:

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ سے جنگ کے لئے نکلے تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں مقام ذی قار میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ اپنا جوتا ٹانک رہے ہیں۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اس جوتے کی کیا قیمت ہوگی؟ میں نے کہا: ''اب تو اس کی کچھ بھی قیمت نہ ہوگی۔'' تو آپ نے فرمایا: ''اگر میرے پیش نظر حق کا قیام اور باطل کا مٹانا نہ ہوتو تم لوگوں پر حکومت کرنے سے یہ جوتا مجھے کہیں زیادہ عزیز ہے۔'' پھر آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں میں یہ خطبہ دیا:

### قریش سے نزع:

''اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو اس وقت بھیجا کہ جب عربوں میں نہ کوئی کتاب (آسمانی) کا پڑھنے والا تھا، نہ کوئی نبوت کا دعوے دار۔ آپ نے ان لوگوں کو ان کے (صحیح) مقام پر اُتارا اور نجات کی منزل پر پہنچا دیا۔ یہاں تک کہ اُن کے سارے غم جاتے رہے اور حالات محکم و استوار ہو گئے۔ خدا کی قسم! میں بھی ان لوگوں میں تھا جو اس صورت حال میں انقلاب پیدا کررہے تھے۔ یہاں تک کہ انقلاب مکمل ہو گیا۔ میں نے (اس کام میں) نہ کمزوری دکھائی نہ بزدلی سے کام لیا اور اب بھی میرا اقدام ویسے ہی مقصد کے لئے ہے کہ میں باطل کو چیر کر حق کو اس کے پہلو سے نکال لوں۔ مجھے قریش سے وجہ نزاع ہی اور کیا ہے۔؟ خدا کی قسم! میں نے تو ان سے جنگ کی جبکہ وہ کافر تھے اور اب بھی جنگ کروں گا جبکہ وہ باطل کے ورغلانے میں آچکے ہیں اور جس شان سے میں کل اُن کا مدمقابل رہ چکا ہوں ویسا ہی آج ثابت ہوں گا۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 31:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ فِي اِسْتنفارُ الناس إلى اءهلِ الشامْ

اُفٍّ لكُمْ لَقَدْ سَئِمْتُ عِتابَكُمْ اارَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيا مِنَ الْآخِرَةِ عِوَضا؟ وَ بِالذُّلِّ مِنَ الْعِزِّ خَلَفا؟ إذا دَعَوْتُكُمْ إلى جِهادِ عَدُوِّكُمْ دارَتْ اَعْيُنُكُمْ كَاَنَّكُمْ مِنَ الْمَوْتِ فِي غَمْرَةٍ، وَ مِنَ الذُّهُولِ فِي سَكْرَةٍ، يُرْتَجُ عَلَيْكُمْ حَوارِي فَتَعْمَهُونَ، وَ كَاَنَّ قُلُوبَكُمْ مَأْلُوسَةٌ، فَاَنْتُمْ لا تَعْقِلُونَ، ما اَنْتمْ لِي بِثِقَةٍ سَجِيسَ اللَّيالِي، وَ ما اَنْتُمْ بِرُكْنٍ يُمالُ بِكُمْ، وَ لا زَوافِرُ عِزٍّ يُفْتَقَرُ إلَيْكُمْ، ما اَنْتُمْ إلا كَاِبِلٍ ضَلَّ رُعاتُها، فَكُلَّما جُمِعَتْ مِنْ جانِبٍ انْتَشَرَتْ مِنْ آخَرَ، لَبِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ سُعْرُ نارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ، تُكادُونَ وَ لا تَكِيدُونَ، وَ تُنْتَقَصُ اَطْرافُكُمْ فَلا تَمْتَعِضُونَ، لا يُنامُ عَنكُمْ وَ اَنْتُمْ فِي غَفْلَةٍ ساهُونَ. غُلِبَ وَ اللّٰهِ الْمُتَخاذِلُونَ، وَ اَيْمُ اللّٰهِ إنِّي لَاَظُنُّ بِكُمْ اَنْ لَوْ حَمِسَ الْوَغى، وَ اسْتَحَرَّ الْمَوْتُ قَدِ انْفَرَجْتُمْ عَنِ ابْنِ اَبِي طالِبٍ انْفِراجَ الرَّاْسِ.

وَ اللّٰهِ إنَّ امْرَاً يُمَكِّنُ عَدُوَّهُ مِنْ نَفْسِهِ يَعْرُقُ لَحْمَهُ، وَ يَهْشِمُ عَظْمَهُ، وَ يَفْرِي جِلْدَهُ، لَعَظِيمٌ عَجْزُهُ، ضَعِيفٌ ما ضُمَّتْ عَلَيْهِ جَوانِحُ صَدْرِهِ اِاَنْتَ فَكُنْ ذاكَ إنْ شِئْتَ فَاَمّا اَنا فَوَاللّٰهِ دُونَ اَنْ اُعْطِيَ ذٰلِكَ ضَرْبٌ بِالْمَشْرَفِيَّةِ تَطِيرُ مِنْهُ فَراشُ الْهامِ وَ تَطِيحُ السَّواعِدُ وَ الْاَقْدامُ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ امَنْ يَشاءُ.

اَيُّهَا النّاسُ إنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقًّا، وَ لَكُمْ عَلَيَّ حَقٌّ، فَاَمّا حَقُّكُمْ عَلَيَّ فَالنَّصِيحَةُ لَكُمْ وَ تَوْفِيرُ فَيْئِكُمْ عَلَيْكُمْ، وَ تَعْلِيمُكُمْ كَيْلا تَجْهَلُوا، وَ تَاْدِيبُكُمْ كَيْما تَعْلَمُوا وَ اَمّا حَقِّي عَلَيْكُمْ فَالْوَفاءُ بِالْبَيْعَةِ، وَ النَّصِيحَةُ فِي الْمَشْهَدِ وَ الْمَغِيبِ، وَ الْإجابَةُ حِينَ اَدْعُوكُمْ وَ الطّاعَةُ حِينَ آمُرُكُمْ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 31:**

## ساتھیوں پر اظہار افسوس اور انہیں نصیحت

**آزاداونٹنیاں:**

حیف ہے تمہارے حال پر۔ میں تمہیں ملامت کرتے کرتے تھک گیا۔ کیا تم لوگ واقعتاً آخرت کے عوض زندگانی دنیا پر

راضی ہو گئے ہو اور تم نے ذلت کو عزت کا بدل سمجھ لیا ہے؟ کہ جب میں تمہیں دشمن سے جہاد کی دعوت دیتا ہوں تو تم گمراہ ہوتے جا رہے ہو اور تمہارے دلوں پر دیوانگی کا اثر ہو گیا ہے کہ تمہاری سمجھ ہی میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ تم کبھی میرے لئے قابل اعتماد نہیں ہو سکتے ہو اور نہ ایسا ستون ہو جس پر بھروسہ کیا جا سکے اور نہ عزت کے وسائل ہو جس کی ضرورت محسوس کی جا سکے تم تو ان اونٹوں جیسے ہو جن کے چرواہے گم ہو جائیں کہ جب ایک طرف سے جمع کئے جاتے ہیں تو دوسری طرف سے بھڑک جاتے ہیں۔

خدا کی قسم! تم بدترین افراد ہو جن کے ذریعہ آتش جنگ کو بھڑکایا جا سکے۔ تمہارے ساتھ مکر کیا جاتا ہے اور تم کوئی تدبیر بھی نہیں کرتے ہو۔ تمہارے علاقے کم ہوتے جا رہے ہیں اور تمہیں غصہ بھی نہیں آتا ہے۔ دشمن تمہاری طرف سے غافل نہیں ہے مگر تم غفلت کی نیند سو رہے ہو۔ خدا کی قسم سستی برتنے والے ہمیشہ مغلوب ہو جاتے ہیں اور بخدا میں تمہارے بارے میں یہی خیال رکھتا ہوں کہ اگر جنگ نے زور پکڑ لیا اور موت کا بازار گرم ہو گیا تو تم فرزند ابو طالب سے یوں ہی الگ ہو جاؤ گے جس طرح جسم سے سر الگ ہو جاتا ہے۔

خدا کی قسم اگر کوئی شخص اپنے دشمن کو اتنا قابو دے دیتا ہے کہ وہ اس کا گوشت اُتار لے اور ہڈی توڑ ڈالے اور کھال کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو ایسا شخص عاجزی کی آخری سرحد پر ہے اور اس کا وہ دل انتہائی کمزور ہے جو اس کے پہلوؤں کے درمیان ہے۔ تم چاہو تو ایسے ہی ہو جاؤ لیکن میں خدا گواہ ہے کہ اس نوبت کے آنے سے پہلے وہ تلوار چلاؤں گا کہ کھوپڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑتی دکھائی دیں گی اور ہاتھ پیر کٹ کٹ کر گرتے نظر آئیں گے۔ اس کے بعد خدا جو چاہے گا وہ کرے گا۔

## میرے اور تمہارے حقوق:

اے لوگو! یقیناً ایک حق میرا تمہارے ذمہ ہے اور ایک حق تمہارا میرے ذمہ ہے۔ تمہارا حق میرے ذمہ یہ ہے کہ میں تمہیں نصیحت کروں، بیت المال کا مال تمہارے حوالے کر دوں، تمہیں تعلیم دوں تا کہ تم جاہل نہ رہ جاؤ اور ادب سکھاؤں تا کہ با عمل ہو جاؤ۔ اور میرا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ بیعت کا حق ادا کرو، حاضر و غائب ہر حال میں خیر خواہ رہو، جب پکاروں تو لبیک کہو اور جب حکم دوں تو اطاعت کرو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 32:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ بَعْدُ التَّحْكِيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ إِنْ اَتَى الدَّهْرُ بِالْخَطْبِ الْفَادِحِ، وَ الْحَدَثِ الْجَلِيلِ، وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَيْسَ مَعَهُ إِلٰهٌ غَيْرُهُ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ صلى الله عليه و آله:

اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مَعْصِيَةَ النَّاصِحِ الشَّفِيقِ الْعَالِمِ الْمُجَرِّبِ تُورِثُ الْحَسْرَةَ وَ تُعْقِبُ النَّدَامَةَ، وَ قَدْ كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ فِي هٰذِهِ الْحُكُومَةِ أَمْرِي ، وَ نَخَلْتُ لَكُمْ مَخْزُونَ رَأْيِي ، لَوْ كَانَ يُطَاعُ لِقَصِيرٍ أَمْرٌ ، فَأَبَيْتُمْ عَلَيَّ إِبَاءَ الْمُخَالِفِينَ الْجُفَاةِ، وَ الْمُنَابِذِينَ الْعُصَاةِ، حَتّٰى ارْتَابَ النَّاصِحُ بِنُصْحِهِ، وَ ضَنَّ الزَّنْدُ بِقَدْحِهِ، فَكُنْتُ أَنَا وَ إِيَّاكُمْ كَمَا قَالَ أَخُو هَوَازِنَ:

أَمَرْتُكُمْ أَمْرِي بِمُنْعَرَجِ اللِّوَى

فَلَمْ تَسْتَبِينُوا النُّصْحَ إِلَّا ضُحَى الْغَدِ

☆☆☆

## خطبہ 32:

## تحکیم کے بعد

حمد وثنا خدا ہی کے لیے ہے خواہ زمانہ کیسے ہی تکلیف دہ حادثہ میں کیوں نہ مبتلا کر دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ محمد ﷺ اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں اللہ ان پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کرے۔ امابعد! تجربہ کار عالم دین اور شفیق ناصح کی نافرمانی ہمیشہ حیرانی اور سرگشتگی کا سبب ہوتی ہے اور پایاں کار ندامت و پشیمانی رونما ہوتی ہے! میں نے تمہیں اس تحکیم کے بارے میں اپنے خیال سے واقف کر دیا تھا اپنی مخلصانہ رائے تمہارے سامنے پیش کر دی اے کاش قیصر کی رائے پر عمل کیا گیا ہوتا۔

مگر تم نے تو جفا پیشہ مخالفوں اور عہد شکن معصیت کاروں کی طرح میری بات سننے اور ماننے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ نصیحت گر کو خود اپنی نصیحت میں شبہ ہوا اور چقماق نے اپنی آگ کو سامنے لانے میں کمی کی۔ پس میری اور تمہاری مثال بالکل ویسی ہی ہے جیسا کہ بنو ہوازن کے ایک شاعر نے کہا ہے میں نے مقام منعرج اللویٰ میں تمہیں اپنی رائے سے خبر دار کیا تھا۔ لیکن دوسرے دن وقت چاشت سے پہلے تم پر اس کی حقیقت واضح نہ ہوئی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 33:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تَخْوِيفِ أَهْلِ النَّهْرَوَانِ

فَأَنَا نَذِيرٌ لَكُمْ أَنْ تُصْبِحُوا صَرْعٰى بِأَثْنَاءِ هٰذَا النَّهَرِ، وَ بِأَهْضَامِ هٰذَا الْغَائِطِ، عَلٰى غَيْرِ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ، وَ لَا سُلْطَانٍ مُبِينٍ مَعَكُمْ، قَدْ طَوَّحَتْ بِكُمُ الدَّارُ، وَ احْتَبَلَكُمُ الْمِقْدَارُ، وَ قَدْ كُنْتُ

نَهَيْتُكُمْ عَنْ هٰذِهِ الْحُكُومَةِ، فَاءَبَيْتُمْ عَلَيَّ إِبَاءَ الْمُخَالِفِينَ الْمُنَابِذِينَ، حَتّٰى صَرَفْتُ رَاءيِي إِلٰى هَوَاكُمْ وَ اَنْتُمْ مَعَاشِرُ اَخِفَّاءُ الْهَامِ، سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ، وَ لَمْ آتِ لَا اَبَا لَكُمْ بُجْرًا، وَ لَا اَرَدْتُ بِكُمْ ضُرًّا۔

☆☆☆

## خطبہ 33:

# قضائے الٰہی

اہل نہروان کو اُن کے انجام سے ڈراتے ہوئے فرمایا:

میں تمہیں متنبہ کر رہا ہوں کہ تم لوگ اس نہر کے موڑوں اور اس نشیب کی ہموار زمینوں پر قتل ہو ہو کر گرے ہوئے ہو گے۔ اس عالم میں کہ نہ تمہارے پاس اللہ کے سامنے (عذر کرنے کے لیے) کوئی واضح دلیل ہوگی نہ کوئی روشن ثبوت۔ اس طرح کہ تم اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے اور پھر قضائے الٰہی نے تمہیں اپنے پھندے میں جکڑ لیا۔ میں نے تو تمہیں پہلے ہی روکا تھا، لیکن تم نے میرا حکم ماننے سے مخالف پیمان شکنوں کی طرح انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ مجبوراً مجھے بھی اپنی رائے کو ادھر موڑنا پڑا جو تم چاہتے تھے۔ تم ایک ایسا گروہ ہو جس کے افراد کے سر عقلوں سے خالی اور فہم و دانش سے عاری ہیں۔ خدا تمہارا برا کرے میں نے تمہیں نہ کسی مصیبت میں پھنسایا ہے نہ تمہارا برا چاہا تھا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 34:

# و من كلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَقُمْتُ بِالْاَمْرِ حِينَ فَشِلُوا، وَ تَطَلَّعْتُ حِينَ تَقَبَّعُوا، وَ نَطَقْتُ حِينَ تَعْتَعُوا، وَ مَضَيْتُ بِنُورِ اللّٰهِ حِينَ وَقَفُوا وَ كُنْتُ اَخْفَضَهُمْ صَوْتًا، وَ اَعْلَاهُمْ فَوْتًا، فَطِرْتُ بِعِنَانِهَا، وَ اسْتَبْدَدْتُ بِرِهَانِهَا، كَالْجَبَلِ لَا تُحَرِّكُهُ الْقَوَاصِفُ، وَ لَا تُزِيلُهُ الْعَوَاصِفُ، لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ فِيَّ مَهْمَزٌ، وَ لَا لِقَائِلٍ فِيَّ مَغْمَزٌ.

الذَّلِيلُ عِنْدِي عَزِيزٌ حَتّٰى آخُذَ الْحَقَّ لَهُ، وَ الْقَوِيُّ عِنْدِي ضَعِيفٌ حَتّٰى آخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ، رَضِينَا عَنِ اللّٰهِ قَضَاءَهُ، وَ سَلَّمْنَا لِلّٰهِ اَمْرَهُ، اءتَرَانِي اءكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ص ؟ وَ اللّٰهِ لَاءنَا اَوَّلُ مَنْ صَدَّقَهُ فَلَا اَكُونُ اَوَّلَ مَنْ كَذَبَ عَلَيْهِ، فَنَظَرْتُ فِي اَمْرِي فَإِذَا طَاعَتِي قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِي، وَ اِ

ذَا الْمِیثَاقُ فِیْ عُنُقِیْ لِغَیْرِیْ۔

☆☆☆

**خطبہ 34:**

## خلافت، عظمت اور بہادری

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے اس وقت اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ قیام کیا جب سب نامراد ہو گئے تھے، اُس وقت سر اُٹھایا جب سب گوشوں میں چھپے ہوئے تھے، اس وقت بولا جب سب گونگے ہو گئے تھے اور اس وقت نور خدا کے سہارے آگے بڑھا جب سب ٹھہرے ہوئے تھے۔ میری آواز سب سے دھیمی تھی لیکن میرے قدم سب سے آگے تھے۔ میں نے عنان حکومت سنبھالی تو اس میں قوت پرواز پیدا ہو گئی اور میں تن تنہا اس میدان میں بازی لے گیا۔ میرا ثبات پہاڑوں جیسا تھا جنہیں نہ تیز ہوائیں ہلا سکتی تھیں اور نہ آندھیاں ہٹا سکتی تھیں۔ نہ کسی کے لئے میرے کردار میں طعن وطنز کی گنجائش تھی اور نہ کوئی عیب لگا سکتا تھا۔ یاد رکھو کہ تمہارا ذلیل میری نگاہ میں عزیز ہے یہاں تک کہ اس کا حق دلوا دوں اور تمہارا عزیز میری نگاہ میں ذلیل ہے یہاں تک کہ اس سے حق لے لوں۔ میں قضائے الٰہی پر راضی ہوں اور اس کے حکم کے سامنے سراپا تسلیم ہوں۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے بارے میں کوئی غلط بیانی کر سکتا ہوں جب کہ سب سے پہلے میں نے آپ کی تصدیق کی ہے تو اب سب سے پہلے جھوٹ بولنے والا نہیں ہو سکتا ہوں۔ میں نے اپنے معاملہ میں غور کیا تو میرے لئے اطاعت رسول ﷺ کا مرحلہ بیعت پر مقدم تھا اور میری گردن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کا طوق پہلے سے پڑا ہوا تھا۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 35:**

و من خطبه له عَلَيْهِ السَّلَامُ و فيها علة تسمية الشبهة شبهة ثم بيان حال الناس فيها

وَإِنَّمَا سُمِّيَتِ الشُّبْهَةُ شُبْهَةً لِأَنَّهَا تُشْبِهُ الْحَقَّ، فَأَمَّا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ فَضِيَاؤُهُمْ فِيهَا الْيَقِينُ، وَ دَلِيلُهُمْ سَمْتُ الْهُدَى، وَ أَمَّا أَعْدَاءُ اللَّهِ فَدُعَاؤُهُمْ فِيهَا الضَّلَالُ، وَ دَلِيلُهُمُ الْعَمَى، فَمَا يَنْجُو مِنَ الْمَوْتِ مَنْ خَافَهُ، وَ لَا يُعْطَى الْبَقَاءَ مَنْ أَحَبَّهُ.

☆☆☆

خطبہ 35:

## حقیقت موت

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
شبہ کا نام ''شبہ'' اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ حق سے ملتا جلتا نظر آتا ہے۔ پس دوستانِ خدا کے لیے ان کا یقین راہ راست کا رہبر ہوتا ہے۔ دشمنان خدا کی دعوت میں گمراہی اور ضلالت ہوتی ہے اور ان کی رہنمائی بے بصیرتی اور سرگردانی کی موجب ہے۔ جو بیم مرگ سے لرزاں ہے وہ اس (موت) سے کبھی بچ نہیں سکتا اور جو ہمیشہ زندہ رہنا چاہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہتا۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 36:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

مُنِيتُ بِمَنْ لا يُطِيعُ إِذَا أَمَرْتُ وَ لا يُجِيبُ إِذَا دَعَوْتُ، لا أَبَا لَكُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ بِنَصْرِكُمْ رَبَّكُمْ؟ أَمَا دِينٌ يَجْمَعُكُمْ، وَ لا حَمِيَّةَ تُحْمِشُكُمْ؟ أَقُومُ فِيكُمْ مُسْتَصْرِخاً، وَ أُنَادِيكُمْ مُتَغَوِّثاً، فَلا تَسْمَعُونَ لِي قَوْلاً، وَ لا تُطِيعُونَ لِي أَمْراً، حَتَّى تَكَشَّفَ الأُمُورُ عَنْ عَوَاقِبِ الْمَسَاءَةِ، فَمَا يُدْرَكُ بِكُمْ ثَارٌ، وَ لا يُبْلَغُ بِكُمْ مَرَامٌ، دَعَوْتُكُمْ إِلَى نَصْرِ إِخْوَانِكُمْ فَجَرْجَرْتُمْ جَرْجَرَةَ الْجَمَلِ الأَسَرِّ، وَ تَثَاقَلْتُمْ تَثَاقُلَ النِّضْوِ الأَدْبَرِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ مِنْكُمْ جُنَيْدٌ مُتَذَائِبٌ ضَعِيفٌ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُونَ.

☆☆☆

خطبہ 36:

## مخالفت خلیفہ سے روکنا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:
میرا ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا ہے جنہیں حکم دیتا ہوں تو مانتے نہیں۔ بلاتا ہوں تو آواز پر لبیک نہیں کہتے۔ تمہارا برا ہو اب اپنے اللہ کی نصرت کرنے میں تمہیں کس چیز کا انتظار ہے۔؟ کیا دین تمہیں ایک جگہ اکٹھا نہیں کرتا اور غیرت و حمیت تمہیں جوش میں نہیں لاتی؟ میں تم میں کھڑا ہو کر چلاتا ہوں اور مدد کے لئے پکارتا ہوں' لیکن تم نہ میری کوئی بات سنتے ہو' نہ میرا کوئی

حکم مانتے ہو یہاں تک کہ ان نافرمانیوں کے برے نتائج کھل کر سامنے آجائیں۔ نہ تمہارے ذریعے خون کا بدلا لیا جا سکتا ہے نہ کسی مقصد تک پہنچا جا سکتا ہے۔ میں نے تم کو تمہارے ہی بھائیوں کی مدد کے لئے پکارا تھا۔ مگر تم اُس اونٹ کی طرح بلبلانے لگے۔ جس کی ناف میں درد ہو رہا ہو اور اس لاغر کمزور شتر کی طرح ڈھیلے پڑ گئے۔ جس کی پیٹھ زخمی ہو۔ پھر میرے پاس تم لوگوں کی ایک چھوٹی سی متزلزل و کمزور فوج آئی۔ اس عالم میں کہ گویا اُسے اس کی نظروں کے سامنے موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 37:

وَ من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ فِي الْخَوارِج لَما سَمِع قولهم)(لا حكم إ لا للّٰه ) قَالَ

كَلِمَةُ حَقٍّ يُرَادُ بِهَا بَاطِلٌ، نَعَمْ إِنَّهُ لا حُكْمَ إِلا لِلّٰهِ وَ لَكِنْ هٰؤُلَاءِ يَقُولُونَ :لا إِمْرَةَ، وَ إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ اَمِيرٍ بَرٍّ اءوْ فَاجِرٍ، يَعْمَلُ فِي إِمْرَتِهِ الْمُؤْمِنُ، وَ يَسْتَمْتِعُ فِيهَا الكَافِرُ، و يُبَلِّغُ اللّٰهُ فِيهَا الْاَجَلَ، وَ يُجْمَعُ بِهِ الْفَيْءُ وَ يُقَاتَلُ بِهِ الْعَدُوُّ، وَ تَأْمَنُ بِهِ السُّبُلُ، وَ يُؤْخَذُ بِهِ لِلضَّعِيفِ مِنَ الْقَوِيِّ حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ وَ يُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ.

وَ فِي رِوَايَةٍ اءُخْرى اَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ تَحْكِيمَهُمْ قَالَ

حُكْمَ اللّٰهِ اَنْتَظِرُ فِيكُمْ وَ قَالَ :اءمَّا الْإِمْرَةُ الْبَرَّةُ فَيَعْمَلُ فِيهَا التَّقِيُّ، وَ اَمَّا الْإِمْرَةُ الْفَاجِرَةُ فَيَتَمَتَّعُ فِيهَا الشَّقِيُّ، إِلى اَنْ تَنْقَطِعَ مُدَّتُهُ، وَ تُدْرِكَهُ مَنِيَّتُهُ.

☆☆☆

## خطبہ 37:

### حکم و تحکیم

آپ رضی اللہ عنہ نے جب خوارج کا یہ مقولہ سنا کہ "حکم اللہ کے علاوہ کسی کے لئے نہیں ہے۔" تو فرمایا:

یہ ایک کلمہ حق ہے جس سے باطل معنی مراد لئے گئے ہیں۔ بیشک حکم صرف اللہ کے لئے ہے، لیکن ان لوگوں کا کہنا ہے کہ حکومت اور امارت بھی صرف اللہ کے لئے ہے باطل ہے، کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ نظام انسانیت کے لئے ایک حاکم کا ہونا بہر حال ضروری ہے، چاہے نیک کردار ہو یا فاسق کہ حکومت کے زیر سایہ ہی مومن کو کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے، دشمنوں سے جنگ کی جاتی ہے، رشتوں کا تحفظ کیا جاتا ہے اور طاقتور سے کمزور کا حق لیا جاتا ہے تا کہ نیک کردار انسان کو راحت ملے

اور بدکردار انسان سے راحت ملے۔

## دو حکومتیں

ایک روایت میں ہے کہ جب آپ کو تحکیم کی اطلاع ملی تو فرمایا:
"میں تمہارے بارے میں حکم خدا کا انتظار کر رہا ہوں۔"

پھر فرمایا:
حکومت نیک ہوتی ہے تو متقی کو کام کرنے کا موقع ملتا ہے اور حاکم فاسق و فاجر ہوتا ہے تو بدبختوں کو مزہ اڑانے کا موقع ملتا ہے یہاں تک کہ اس کی مدت تمام ہو جائے اور موت اسے اپنی گرفت میں لے لے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 38:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ و فيها ينهى عن الغدر و يحذر منه

ايها الناس إِنَّ الْوَفَآءَ تَوْاءَمُ الصِّدْقِ وَ لا اَعْلَمُ جُنَّةً اَوْقَى مِنْهُ، وَ ما يَغْدِرُ مَنْ عَلِمَ كَيْفَ الْمَرْجِعُ، وَلَقَدْ اَصْبَحْنا فِي زَمَانٍ قَدِ اتَّخَذَ اَكْثَرُ اَهْلِهِ الْغَدْرَ كَيْسا، وَ نَسَبَهُمْ اَهْلُ الْجَهْلِ فِيهِ إِلى حُسْنِ الْحِيلَةِ، ما لَهُمْ؟ قاتَلَهُمُ اللّٰهُ اقَدْ يَرَى الْحُوَّلُ الْقُلَّبُ وَجْهَ الْحِيلَةِ وَ دُونَهُ مَانِعٌ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ وَ نَهْيِهِ فَيَدَعُهَا رَاْىَ عَيْنٍ بَعْدَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهَا، وَ يَنْتَهِزُ فُرْصَتَهَا مَنْ لا حَرِيجَةَ لَهٗ فِي الدِّيْنِ.

☆☆☆

## خطبہ 38:

### مکر و حیلہ کی مذمت

اس خطبہ میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مکر و حیلہ کو اپنا شعار بنانے سے منع فرمایا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"یاد رکھو! وفا سچائی کے ساتھ ہے اور میرے علم میں کوئی سپر ایسی نہیں جو اس سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہو۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ اسے خدا کی طرف پھر واپس جانا ہے وہ غدر و بے وفائی کا ارتکاب کر ہی نہیں سکتا۔ ہم ایسے زمانے میں ہیں کہ بہت سے لوگ مکر و زیرکی (عقلمندی) سمجھے ہوئے ہیں اور نادانوں نے انہیں مدبر سمجھ رکھا ہے۔ یہ مکر و غدر کرنے والے لوگ اپنے اس فعل قبیح سے فائدہ بھی کیا حاصل کرتے ہیں؟ خدا ان لوگوں کو غارت کرے۔! معاملات کے نشیب و فراز کو جاننے

والا (زیرک) ہر کام کا حیلہ اور تدبیر جانتا ہے لیکن وہ اس سے کام اس لئے نہیں لیتا کہ امر و نہی خدا نے اس حرکت سے روک رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرد زیرک قدرت و اختیار اور آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص معاملات دین میں معصیت کرنے سے ذرا بھی باک نہ رکھتا ہو وہ فرصت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اور ہر کام میں مکر و حیلہ کو شامل کر لیتا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 39:

### و من خطبه له و فيه يحذر من اتباع الهوى و طول الامل فى الدنيا

اَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ اثْنَانِ: اتِّبَاعُ الْهَوَى، وَ طُولُ الْاَمَلِ، فَاَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَ اَمَّا طُولُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ، اَلا وَ إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ وَلَّتْ حَذَّاءَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ اصْطَبَّهَا صَابُّهَا، اَلا وَ إِنَّ الْآخِرَةَ قَدْ اَقْبَلَتْ، وَ لِكُلٍّ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ اَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَ لا تَكُونُوا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ وَلَدٍ سَيُلْحَقُ بِاَبِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ إِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَ لا حِسَابَ، وَ غَداً حِسَابٌ وَ لا عَمَلَ۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 39:

### خواہشات اور امیدوں کے پھیلاؤ کی مذمت

#### دو چیزوں کا ڈر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ دو باتوں کا ڈر ہے۔ ایک خواہشوں کی پیروی اور دوسرے امیدوں کا پھیلاؤ۔ خواہشوں کی پیروی وہ چیز ہے جو حق سے روک دیتی ہے اور اُمیدوں کا پھیلاؤ آخرت کو بھلا دیتا ہے۔

#### فرزند آخرت و ابناء دنیا:

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا تیزی سے جا رہی ہے اور اس میں سے کچھ باقی نہیں رہ گیا، مگر اتنا ہے کہ جیسے کوئی انڈیلنے والا برتن کو انڈیلے تو اس میں کچھ تری باقی رہ جاتی ہے اور آخرت کا اودھر رخ لئے ہوئے آ رہی ہے اور دنیا و آخرت ہر ایک والے خاص آدمی ہوتے ہیں۔ تو تم فرزند آخرت بنو اور ابناء دنیا نہ بنو۔ اس لئے کہ ہر بیٹا روز قیامت اپنی ماں سے منسلک

ہوگا۔ آج عمل کا دن ہے اور حساب نہیں ہے اور کل حساب کا دن ہوگا عمل نہ ہو سکے گا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 40:

## و من کلام له عَلَيْهِ السَّلامُ

قَبَّحَ اللّٰهُ مَصْقَلَةَ فَعَلَ فِعْلَ السَّادَةِ، وَ فَرَّ فِرارَ الْعَبِيدِ، فَما اَنْطَقَ مَادِحَهُ حَتّٰى اَسْكَتَهُ، وَ لا صَدَّقَ واصِفَهُ حَتّٰى بَكَّتَهُ، وَ لَوْ اَقامَ لَاَخَذْنا مَيْسُورَهُ، وَ انْتَظَرْنا بِمالِهِ وُفُورَهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 40:

## حسن گفتگو

اس کلام میں ایک ایسے شخص کا ذکر ہے جس نے دھوکا دیا اور بدعہدی کی، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑے مناسب اور مستحسن انداز میں فرمایا:

خدا مصقلہ کا برا کرے۔ اس نے کام بڑے لوگوں جیسا کیا اور غلاموں کی طرح بھاگ گیا۔ ابھی اپنے مداح کو اس نے بولنے بھی نہ دیا تھا کہ خاموش کر دیا اور توصیف کنندہ کی تصدیق بھی نہ کی تھی کہ اسے سرزنش کر دی۔ اگر وہ یہاں رہتا تو ہم اس سے اتنا ہی لیتے جتنا اس کے امکان میں ہوتا اور (باقی کے لیے) اُس کے مال میں اضافہ کے منتظر رہتے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 41:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ غَيْرَ مَقْنُوطٍ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَ لا مَخْلُوٍّ مِنْ نِعْمَتِهِ، وَ لا مَاْيُوسٍ مِنْ مَغْفِرَتِهِ، وَ لا مُسْتَنْكَفٍ عَنْ عِبادَتِهِ الَّذِى لا تَبْرَحُ مِنْهُ رَحْمَةٌ، وَ لا تُفْقَدُ لَهُ نِعْمَةٌ، وَ الدُّنْيا دارٌ مُنِيَ لَها الْفَناءُ، وَ لِاَهْلِها مِنْها الْجَلاءُ، وَ هِيَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَ قَدْ عَجِلَتْ لِلطَّالِبِ، وَ الْتَبَسَتْ بِقَلْبِ النَّاظِرِ، فَارْتَحِلُوا مِنْها بِاَحْسَنِ ما بِحَضْرَتِكُمْ مِنَ الزَّادِ، وَ لا تَسْاَلُوا فِيها فَوْقَ الْكَفافِ، وَ لا تَطْلُبُوا مِنْها اَكْثَرَ مِنَ الْبَلاغِ.

## خطبہ نمبر 41:

# رحمت الٰہی اور حرص دنیا کا تذکرہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی رحمت سے نا اُمیدی نہیں اور جس کی نعمتوں سے کسی کا دامن خالی نہیں۔ نہ اس کی مغفرت سے کوئی مایوس ہے نہ اس کی عبادت سے کسی کو عار ہوسکتا ہے اور نہ اس کی رحمتوں کا سلسلہ ٹوٹتا ہے اور نہ اس کی نعمتوں کا فیضان کبھی رکتا ہے۔ دنیا ایک ایسا گھر ہے جس کے لئے فنا طے شدہ امر ہے۔ اور اس کے بسنے والوں کے لئے یہاں سے بہر صورت نکلنا ہے۔ یہ دنیا شیریں و شاداب ہے۔ اپنے چاہنے والے کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے اور دیکھنے والے کے دل میں سما جاتی ہے، جو تمہارے پاس بہتر سے بہتر توشہ ہو سکے۔ اُسے لے کر دنیا سے چل دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس دنیا میں اپنی ضرورت سے زیادہ نہ چاہو اور جس سے زندگی بسر ہو سکے اس سے زیادہ کی خواہش نہ کرو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 42:

# و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ عِنْدَ عَزمه عَلى الْمَسير إلى الْشام

اللّٰهُمَّ إِنِّى اعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِىْ السَّفَرِ وَ اَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِى الْاَهْلِ وَ لَا يَجْمَعُهُمَا غَيْرُكَ لِاَنَّ الْمُسْتَخْلَفَ لَا يَكُونُ مُسْتَصْحَبًا وَ الْمُسْتَصْحَبُ لَا يَكُونُ مُسْتَخْلَفًا.

## اَقُوْلُ

وَ اِبْتِداء هٰذا الْكَلام مَروِى عَنْ رَسول اللّٰه ص وَ قَدْ قَفاه اءَمير المؤ منين ع باء بلغ كَلام وَ تَممهُ باء حُسنِ تَمامِ مَنْ قَوْلَه وَ لا يَجْمَعَهُما غَيْرك إلى آخر الفصل

☆☆☆

## خطبہ نمبر 42:

### دعائے علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا تو اس دعا کو رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے پڑھا:

''خدایا! میں سفر کی مشقت اور واپسی کے اندوہ و غم اور اہل و مال و اولاد کی بدحالی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور گھر کا نگراں ہے کہ یہ دونوں کام تیرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں کرسکتا ہے کہ جسے گھر میں چھوڑ دیا جائے وہ سفر میں کام نہیں آتا ہے اور جسے سفر میں ساتھ لے لیا جائے وہ گھر کی نگرانی نہیں کرسکتا ہے۔

اس دعا کا ابتدائی حصہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے اور آخری حصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کی بہترین توضیح ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 43:

### و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ فِي ذِكْرِ الكوفة

كَاءَنِّي بِكِ يَا كُوفَةُ تُمَدِّينَ مَدَّ الْاءَدِيمِ الْعُكَاظِيِّ تُعْرَكِينَ بِالنَّوَازِلِ وَ تُرْكَبِينَ بِالزَّلَازِلِ وَ إِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّهُ مَا اءَرَادَ بِكِ جَبَّارٌ سُوءا إِلا ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِشَاغِلٍ اَوْرَمَاهُ بِقَاتِلٍ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 43:

### شہر کوفہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شہر کوفہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

اے کوفہ! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تجھے چرم عکاظی کی طرح کھینچا جا رہا ہے آفات و حوادث گونا گوں سے پامال کیا جا رہا ہے اور متواتر انقلابوں سے زیر و زبر کیا جا رہا ہے۔ میں جانتا ہوں! تیرے ساتھ جو ستمگر بھی بدی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور کسی نہ کسی بلا میں مبتلا کر دے گا یا کسی قاتل کو اس پر مسلط کر دے گا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 44:

### وَ مِنْ خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ عِنْدَ الْمَسِيرِ إلى الشام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا وَقَبَ لَيْلٌ وَ غَسَقَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا لَاحَ نَجْمٌ وَ خَفَقَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مَفْقُودِ الْإِنْعَامِ وَ لَا مُكَافَإِ الْإِفْضَالِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَعَثْتُ مُقَدِّمَتِي وَ أَمَرْتُهُمْ بِلُزُومِ هَذَا الْمِلْطَاطِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرِي وَ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَقْطَعَ هَذِهِ النُّطْفَةَ إِلَى شِرْذِمَةٍ مِنْكُمْ مُوَطِّنِينَ أَكْنَافَ دِجْلَةَ فَأُنْهِضَهُمْ مَعَكُمْ إِلَى عَدُوِّكُمْ وَ أَجْعَلَهُمْ مِنْ أَمْدَادِ الْقُوَّةِ لَكُمْ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 44:

### اللہ تعالیٰ کے انعامات واحسانات

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شام کے سفر کی ابتداء کرتے ہوئے کہا:

اللہ کے لئے حمد وثنا ہے جب بھی رات آئے اور اندھیرا پھیلے اور اللہ کے لئے تعریف وتوصیف ہے جب بھی ستارہ نکلے اور ڈوبے، اس اللہ کے لئے مدح وستائش ہے کہ جس کے انعامات کبھی ختم نہیں ہوتے اور جس کے احسانات کا بدلہ اُتارا نہیں جاسکتا۔

آگاہ رہو کہ میں نے فوج کا ہراول دستہ آگے بھیج دیا ہے اور اُسے حکم دیا ہے کہ میرا فرمان پہنچنے تک اس دریا کے کنارے پڑاؤ ڈالے رہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس پانی کو عبور کرکے اس چھوٹے سے گروہ کے پاس پہنچ جاؤں جو اطراف دجلہ میں آباد ہے اور اسے بھی تمہارے ساتھ دشمنوں کے مقابلہ میں کھڑا کروں اور انہیں تمہاری کمک کے لئے ذخیرہ بناؤں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 45:

### وَ مِنْ خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَطَنَ خَفِيَّاتِ الْأُمُورِ وَ دَلَّتْ عَلَيْهِ أَعْلَامُ الظُّهُورِ وَ امْتَنَعَ عَلَى عَيْنِ الْبَصِيرِ فَلَا عَيْنُ مَنْ لَمْ يَرَهُ تُنْكِرُهُ وَ لَا قَلْبُ مَنْ أَثْبَتَهُ يُبْصِرُهُ سَبَقَ فِي الْعُلُوِّ فَلَا شَيْءَ أَعْلَى مِنْهُ وَ قَرُبَ

فِي الدُّنُوِّ فَلَا شَيْءَ اَقْرَبُ مِنْهُ، فَلَا اسْتِعْلَاؤُهُ بَاعَدَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ وَ لَا قُرْبُهُ سَاوَاهُمْ فِي الْمَكَانِ بِهِ.

لَمْ يُطْلِعِ الْعُقُولَ عَلٰى تَحْدِيدِ صِفَتِهِ وَ لَمْ يَحْجُبْهَا عَنْ وَاجِبِ مَعْرِفَتِهِ فَهُوَ الَّذِي تَشْهَدُ لَهُ اَعْلَامُ الْوُجُودِ عَلٰى اِقْرَارِ قَلْبِ ذِي الْجُحُودِ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُولُهُ الْمُشَبِّهُونَ بِهِ وَ الْجَاحِدُونَ لَهُ عُلُوًّا كَبِيرًا

☆☆☆

## خطبہ نمبر 45:

# علم وصفات الٰہی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ساری تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو مخفی امور کی گہرائیوں سے باخبر ہے اور اس کے وجود کی رہنمائی ظہور کی تمام نشانیاں کر رہی ہیں۔ وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں آنے والا نہیں ہے، لیکن کسی نہ دیکھنے والے کی آنکھ اس کا انکار نہیں کر سکتی ہے اور نہ کسی اثبات کرنے والے کا دل اس کی حقیقت کو دیکھ سکتا ہے۔ وہ بلندیوں میں اتنا آگے ہے کہ کوئی شے اس سے بلند تر نہیں ہے اور قربت برابر کی جگہ پر لا سکتی ہے۔ اس نے عقلوں کو اپنی صفتوں کی حدوں سے باخبر نہیں کیا اور بقدر واجب معرفت سے محروم بھی نہیں رکھا۔ وہ ایسی ہستی ہے کہ اس کے انکار کرنے والے کے دل پر اس کے وجود کی نشانیاں شہادت دے رہی ہیں۔ وہ مخلوقات سے تشبیہ دینے والے اور انکار کرنے والے دونوں کی باتوں سے بلند و بالا تر ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 46:

# و من كلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّمَا بَدْءُ وُقُوعِ الْفِتَنِ اَهْوَاءٌ تُتَّبَعُ وَ اَحْكَامٌ تُبْتَدَعُ يُخَالَفُ فِيهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ يَتَوَلّٰى عَلَيْهَا رِجَالٌ رِجَالًا عَلٰى غَيْرِ دِينِ اللّٰهِ فَلَوْ اَنَّ الْبَاطِلَ خَلَصَ مِنْ مِزَاجِ الْحَقِّ لَمْ يَخْفَ عَلَى الْمُرْتَادِينَ وَ لَوْ اَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ مِنْ لَبْسِ الْبَاطِلِ انْقَطَعَتْ عَنْهُ اَلْسُنُ الْمُعَانِدِينَ وَ لٰكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هٰذَا ضِغْثٌ وَ مِنْ هٰذَا ضِغْثٌ فَيُمْزَجَانِ فَهُنَالِكَ يَسْتَوْلِي الشَّيْطَانُ عَلٰى اَوْلِيَائِهِ وَ يَنْجُو الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ الْحُسْنٰى.

**خطبہ نمبر 46:**

## فساد کا بنیادی سبب

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فتنوں کے رونما ہونے کا نفسیاتی سبب اور فساد کی بنیادی علت کے بیان کے بارے میں فرمایا:

بلاشبہ! فتنہ و فساد کا وقوع خواہشات نفس اور خود ساختہ (خلاف شرع) احکام کی پیروی کے باعث ہوتا ہے، جن میں کتاب خدا کی مخالفت کی جاتی ہے یا دین الٰہی کے خلاف لوگوں کو انسانوں کا حاکم بنا دیتے ہیں۔ اگر باطل حق کی آمیزش سے خالی ہوتا تو حق تلاش کرنے والوں سے پوشیدہ نہ رہتا۔ اسی طرح اگر باطل میں حق کی چاشنی نہ ہوتی تو پھر دشمنوں کو لب کشائی کا موقع نہ ملتا۔ اصل میں کچھ حق ہوتا ہے اور کچھ باطل اور ان دونوں کو ملا دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ وہ مرحلہ ہے جہاں شیطان اپنے حلقہ بگوشوں پر قابو پالیتا ہے اور صرف وہی لوگ (شیطان کی گمراہی اور ضلالت سے) نجات پاتے ہیں (جو اس کی چال کو سمجھتے ہیں) اور جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت پہلے سے موجود ہے۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 47:**

## ومن خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلَا وَ اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَصَرَّمَتْ وَ آذَنَتْ بِانْقِضَاءٍ وَ تَنَكَّرَ مَعْرُوفُهَا وَ اَدْبَرَتْ حَذَّاءَ فَهِيَ تَحْفِزُ بِالْفَنَاءِ سُكَّانَهَا وَ تَحْدُو بِالْمَوْتِ جِيرَانَهَا وَ قَدْ اَمَرَّ فِيهَا مَا كَانَ حُلْوًا وَ كَدِرَ مِنْهَا مَا كَانَ صَفْوًا فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا سَمَلَةٌ كَسَمَلَةِ الْإِدَاوَةِ وَ جُرْعَةٌ كَجُرْعَةِ الْمَقْلَةِ لَوْ تَمَزَّزَهَا الصَّدْيَانُ لَمْ يَنْقَعْ فَاَزْمِعُوا عِبَادَ اللّٰهِ الرَّحِيلَ عَنْ هٰذِهِ الدَّارِ الْمَقْدُورِ عَلَى اَهْلِهَا الزَّوَالُ وَ لَا يَغْلِبَنَّكُمْ فِيهَا الْاَمَلُ وَ لَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمْ فِيهَا الْاَمَدُ.

فَوَاللّٰهِ لَوْ حَنَنْتُمْ حَنِينَ الْوُلَّهِ الْعِجَالِ وَ دَعَوْتُمْ بِهَدِيلِ الْحَمَامِ وَ جَاَرْتُمْ جُؤَارَ مُتَبَتِّلِي الرُّهْبَانِ وَ خَرَجْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ الْتِمَاسَ الْقُرْبَةِ اِلَيْهِ فِي ارْتِفَاعِ دَرَجَةٍ عِنْدَهُ اَوْ غُفْرَانِ سَيِّئَةٍ اَحْصَتْهَا كُتُبُهُ وَ حَفِظَتْهَا رُسُلُهُ لَكَانَ قَلِيلًا فِيمَا اَرْجُو لَكُمْ مِنْ ثَوَابِهِ وَ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ عِقَابِهِ.

وَ اللّٰهِ لَوِ انْمَاثَتْ قُلُوبُكُمْ انْمِيَاثًا وَ سَالَتْ عُيُونُكُمْ مِنْ رَغْبَةٍ اِلَيْهِ اَوْ رَهْبَةٍ مِنْهُ دَمًا ثُمَّ عُمِّرْتُمْ فِي الدُّنْيَا مَا الدُّنْيَا بَاقِيَةٌ، مَا جَزَتْ اَعْمَالُكُمْ عَنْكُمْ وَ لَوْ لَمْ تُبْقُوا شَيْئًا مِنْ جُهْدِكُمْ اَنْعُمَهُ عَلَيْكُمْ

الْعِظَامَ وَ هُدَاهُ إِيَّاكُمْ لِلْإِيمَانِ.

## وَ مِنْهَا فِي ذِكْرِ يَوْمِ النحرِ وَ صفة الا ضحية

وَ مِنْ تَمَامِ الْأُضْحِيَّةِ اسْتِشْرَافُ أُذُنِهَا وَ سَلَامَةُ عَيْنِهَا فَإِذَا سَلِمَتِ الْأُذُنُ وَ الْعَيْنُ سَلِمَتِ الْأُضْحِيَّةُ وَ تَمَّتْ وَ لَوْ كَانَتْ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ تَجُرُّ رِجْلَهَا إِلَى الْمَنْسَكِ.

☆☆☆

### خطبہ نمبر 47:

## زہدو پرہیز گاری

### تلخ وشیریں دنیا:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ! دنیا جا رہی ہے اور اس نے اپنی رخصت کا اعلان کر دیا ہے اور کئی جانی پہچانی چیزیں بھی اجنبی ہو گئی ہیں۔ وہ تیزی سے منہ پھیر رہی ہے اور اپنے باشندوں کو فنا کی طرف لے جا رہی ہے اور اپنے ہمسایوں کو موت کی طرف دھکیل رہی ہے۔ اس کی شیرینی تلخ ہو چکی ہے اور اس کی صفائی مکدر ہو چکی ہے۔ اب اس میں صرف اتنا ہی پانی باقی رہ گیا ہے جو تہہ میں بچا ہوا ہے اور وہ نپا تلا گھونٹ رہ گیا ہے جسے پیاسا پی بھی لے تو اس کی پیاس نہیں بجھ سکتی ہے۔ لہٰذا بندگان خدا اب اس دنیا سے کوچ کرنے کا ارادہ کر لو جس کے رہنے والوں کا مقدر زوال ہے اور خبردار اتم پر خواہشات غالب نہ آنے پائیں اور اس مختصر مدت کو طویل نہ سمجھ لینا۔

### ثواب وعذاب اور خوف وامید:

خدا کی قسم اگر تم ان اونٹنیوں کی طرح بھی فریاد کرو جن کا بچہ گم ہو گیا ہو اور ان کبوتروں کی طرح نالہ وفغاں کرو جو اپنے جھنڈ سے الگ ہو گئے ہوں اور ان راہبوں کی طرح بھی گریہ کرو جو اپنے گھر بار چھوڑ چکے ہوں اور مال اور اولاد کو چھوڑ کر قربت خدا کی تلاش میں نکل پڑو تا کہ اس کی بارگاہ میں درجات بلند ہو جائیں یا وہ گناہ معاف ہو جائیں جو اس کے دفتر میں ثبت ہو گئے ہیں اور فرشتوں نے انہیں محفوظ کر لیا ہے تو بھی یہ سب اس ثواب سے کم ہو گا جس کی میں تمہارے بارے میں امید رکھتا ہوں یا جس عذاب کا تمہارے بارے میں خوف رکھتا ہوں۔

## اعمال بمقابلہ انعام:

خدا کی قسم! اگر تمہارے دل بالکل پگھل جائیں اور تمہاری آنکھوں سے آنسوؤں کے بجائے رغبت ثواب یا خوف عذاب میں خون جاری ہو جائیں اور تمہیں دنیا میں آخر تک باقی رہنے کا موقع دے دیا جائے تو بھی تمہارے اعمال اس کی عظیم ترین نعمتوں اور ایمان کا بدلہ نہیں ہو سکتے ہیں، چاہے ان کی راہ میں تم کوئی کسر اٹھا کر نہ رکھو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 48:

### و من کلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَمَّا قَوْلُكُمْ :اءَ كُلُّ ذٰلِكَ كَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا اءُ بَالِي دَخَلْتُ إِلَى الْمَوْتِ اَوْ خَرَجَ الْمَوْتُ إِلَيَّ، وَ اَمَّا قَوْلُكُمْ :شَكًّا فِي اءَهْلِ الشَّامِ فَوَاللّٰهِ مَا دَفَعْتُ الْحَرْبَ يَوْمًا إِلا وَ اءَنَا اءَطْمَعُ اءَنْ تَلْحَقَ بِيْ طَآئِفَةٌ فَتَهْتَدِيَ بِيْ وَ تَعْشُوَ إِلٰى ضَوْئِى وَ ذٰلِكَ اَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقْتُلَهَا عَلَى ضَلَالِهَا وَ إِنْ كَانَتْ تَبُوْءُ بِآثَامِهَا.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 48:

### موت کی گھبراہٹ

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہارا یہ سوال کہ کیا یہ تاخیر موت کی ناگواری سے ہے تو خدا کی قسم! مجھے موت کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اس کے پاس وارد ہو جاؤں یا وہ میری طرف نکل کر آ جائے۔ اور تمہارا یہ خیال کہ مجھے اہل شام کے باطل کے بارے میں کوئی شک ہے تو خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک دن بھی جنگ کو نہیں ٹالا ہے، مگر اس خیال سے کہ شاید کوئی گروہ مجھ سے ملحق ہو جائے اور ہدایت پا جائے اور میری روشنی میں اپنی کمزور آنکھوں کا علاج کر لے کہ یہ بات میرے نزدیک اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ میں ان کی گمراہی کی بناء پر انہیں قتل کر دوں، اگرچہ اس قتل کا گناہ انہی کے ذمہ ہوگا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 49:

### و من کلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ لاءِ صْحابه

اءَمَّا إِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَيْكُمْ بَعْدِى رَجُلٌ رَحْبُ الْبُلْعُومِ مُنْدَحِقُ الْبَطْنِ يَأْكُلُ مَا يَجِدُ وَ يَطْلُبُ مَا لَا يَجِدُ فَاقْتُلُوهُ وَ لَنْ تَقْتُلُوهُ اءَلَا وَ إِنَّهُ سَيَأْمُرُكُمْ بِسَبِّى وَ الْبَرَاءَةِ مِنِّى فَاءَمَّا السَّبُّ فَسُبُّونِى ، فَإِنَّهُ لِى زَكَاةٌ وَ لَكُمْ نَجَاةٌ؛ وَ اءَمَّا الْبَرَاءَةُ فَلَا تَتَبَرَّءُوا مِنِّى فَإِنِّى وُلِدْتُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ سَبَقْتُ إِلَى الْإِيمَانِ وَ الْهِجْرَةِ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 49:

### زبان ودل

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرے بعد جلد ہی تم پر ایک ایسا شخص مسلط ہوگا جس کا حلق کشادہ اور پیٹ بڑا ہوگا۔ جو پائے گا نگل جائے گا اور جو نہ پاسکے گا اس کی اسے ڈھونڈ لگی رہے گی۔ (بہتر تو یہ ہے کہ) تم اُسے قتل کر ڈالنا، لیکن یہ معلوم ہے کہ تم اُسے ہرگز قتل نہ کرو گے۔ وہ تمہیں حکم دے گا کہ مجھے (حضرت علی) برا کہو اور مجھ سے بیزاری کا اظہار کرو۔ جہاں تک برا کہنے کا تعلق ہے مجھے برا کہہ لینا۔ اس لئے کہ یہ میرے لئے پاکیزگی کا سبب اور تمہارے لئے (دشمنوں سے) نجات پانے کا باعث ہے، لیکن (دل سے) بیزاری اختیار نہ کرنا اس لئے کہ میں دین فطرت پر پیدا ہوا ہوں اور ایمان وہجرت میں سابق ہوں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 50:

### و من کلام لهعَلَيْهِ السَّلَامُ كلم بِهِ الْخَوارِج

اَصَابَكُمْ حَاصِبٌ وَ لَا بَقِيَ مِنْكُمْ آبِرٌ، اءَبَعْدَ إِيمَانِي بِاللَّهِ وَ جِهَادِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَشْهَدُ عَلَى نَفْسِي بِالْكُفْرِ؟ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ فَأُوبُوا شَرَّ مَآبٍ وَ ارْجِعُوا عَلَى اءَثَرِ الْاءَعْقَابِ، اَمَا إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي ذُلًّا شَامِلًا وَ سَيْفًا قَاطِعًا وَ اَثَرَةً يَتَّخِذُهَا الظَّالِمُونَ فِيكُمْ سُنَّةً.

## خطبہ نمبر 50:

# مذمتِ خوارج

جب خوارج تحکیم سے کنارہ کش ہو گئے اور "لاحکم الا اللہ" کا نعرہ لگانے لگے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
خدا کرے تم پر سخت آندھیاں آئیں اور کوئی تمہارے حال کا اصلاح کرنے والا نہ رہے۔ کیا میں پروردگار پر ایمان لانے اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کرنے کے بعد اپنے بارے میں کفر کا اعلان کردوں۔؟ ایسا کروں گا تو میں گمراہ ہوجاؤں گا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہ جاؤں گا۔ جاؤ پلٹ جاؤ! اپنی بدترین منزل کی طرف اور واپس چلے جاؤ اپنے نشانات قدم پر۔ مگر آگاہ ہو کہ میرے بعد تمہیں ہمہ گیر ذلت اور کاٹنے والی تلوار کا سامنا کرنا ہوگا اور اس طریقہ کار کا مقابلہ کرنا ہوگا جسے ظالم تمہارے بارے میں اپنی سنت بنالیں گے یعنی ہر چیز کو اپنے لئے مخصوص کر لینا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 51:

وقال ع لما قتل الخوارج فقيل له :يا اءمير المؤ منين هلك القوم باء جمعهم :
كَلَّا وَ اللّٰهِ، إِنَّهُمْ نُطَفٌ فِيْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ قَرَارَاتِ النِّسَآءِ كُلَّمَا نَجَمَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُهُمْ لُصُوْصًا سَلَّابِيْنَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 51:

# خوارج ہر زمانے میں رہیں گے

جب (جنگ نہروان میں) خوارج قتل ہو گئے تو عرض کیا گیا: "یا امیر المومنین! وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔" حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "نہیں خدا کی قسم! نہیں۔! ابھی تو یہ مردوں کے صلبوں اور عورتوں کے رحموں کے اندر نطفہ کی شکل میں موجود ہیں۔ ہر زمانہ میں جب ان کا کوئی سینگ ظاہر ہوگا اسے قطع کر دیا جائے گی۔ یہاں تک کہ ان کا آخری طبقہ چوروں اور ڈاکوؤں پر مشتمل ہوگا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 52:

# و قال عَلَيْهِ السَّلامُ فِي الخوارج

لَا تُقَاتِلُوا الْخَوَارِجَ بَعْدِيْ فَلَيْسَ مَنْ طَلَبَ الْحَقَّ فَاَخْطَاَهُ كَمَنْ طَلَبَ الْبَاطِلَ فَاَدْرَكَهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 52:

# خوارج سے جنگ

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خبردار! میرے بعد خروج کرنے والوں سے جنگ نہ کرنا کہ حق کی طلب میں نکل کر بھٹک جانے والا اس کا جیسا نہیں ہوتا ہے جو باطل کی تلاش میں نکلے اور حاصل بھی کر لے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 53:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا دَارٌ لَا يُسْلَمُ مِنْهَا اِلَّا فِيهَا وَ لَا يُنْجِي بِشَيْءٍ كَانَ لَهَا ابْتُلِيَ النَّاسُ بِهَا فِتْنَةً فَمَا اَخَذُوهُ مِنْهَا لَهَا اُخْرِجُوا مِنْهُ وَ حُوسِبُوا عَلَيْهِ وَ مَا اَخَذُوهُ مِنْهَا لِغَيْرِهَا قَدِمُوا عَلَيْهِ وَ اَقَامُوا فِيهِ فَاِنَّهَا عِنْدَ ذَوِي الْعُقُولِ كَفَيْءِ الظِّلِّ بَيْنَا تَرَاهُ سَابِغًا حَتَّى قَلَصَ وَ زَائِدًا حَتَّى نَقَصَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 53:

# دنیا دار الآزمائش

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سنو! دنیا وہ سرا ہے کہ جس میں کوئی شخص سلامت نہیں رہ سکتا مگر اس میں (صحیح طور پر) رہ کر کوئی شخص اس کی اس چیز

سے نجات نہیں حاصل کر سکتا جس میں وہ مبتلا ہو گیا ہے' اس دنیا کے اندر لوگ امتحان و آزمائش میں مبتلا ہیں۔ ان مبتلائے دنیا لوگوں نے جو کچھ دنیا سے لے لیا ہے۔ اس سے نکال باہر کیے جائیں گے اور ان لوگوں سے (پورا پورا) محاسبہ کیا جائے گا۔ اور جو چیزیں (ان لوگوں نے) اس دنیا سے اس کے غیر (عالم آخرت) کے لیے لی ہیں' ان پر یہ پہنچائے جائیں گے اور وہ ہیں ہمیشہ اقامت گزیں رہیں گے یہ دنیا عقل مندوں کے نزدیک (انقلاب احوال میں) سایہ کی طرح ہے ابھی پھیلا ہوا دیکھا تھا پھر سمٹ گیا ابھی زیادہ نظر آ رہا تھا کم ہو گیا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر :54

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَ بَادِرُوا اٰجَالَكُمْ بِاَعْمَالِكُمْ وَ ابْتَاعُوْا مَا يَبْقٰى لَكُمْ بِمَا يَزُوْلُ عَنْكُمْ وَ تَرَحَّلُوْا فَقَدْ جُدَّ بِكُمْ وَ اسْتَعِدُّوْا لِلْمَوْتِ فَقَدْ اَظَلَّكُمْ وَ كُوْنُوْا قَوْمًا صِيحَ بِهِمْ فَانْتَبَهُوْا وَ عَلِمُوْا اَنَّ الدُّنْيَا لَيْسَتْ لَهُمْ بِدَارٍ فَاسْتَبْدَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثًا وَ لَمْ يَتْرُكْكُمْ سُدًى وَ مَا بَيْنَ اَحَدِكُمْ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ اَوِ النَّارِ اِلَّا الْمَوْتُ اَنْ يَنْزِلَ بِهٖ وَ اِنَّ غَايَةً تَنْقُصُهَا اللَّحْظَةُ وَ تَهْدِمُهَا السَّاعَةُ لَجَدِيْرَةٌ بِقِصَرِ الْمُدَّةِ وَ اِنَّ غَائِبًا يَحْدُوْهُ الْجَدِيْدَانِ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ لَحَرِيٌّ بِسُرْعَةِ الْاَوْبَةِ، وَ اِنَّ قَادِمًا يَقْدُمُ بِالْفَوْزِ اَوِ الشِّقْوَةِ لَمُسْتَحِقٌّ لِاَفْضَلِ الْعُدَّةِ فَتَزَوَّدُوْا فِي الدُّنْيَا مَا تَحْرُزُوْنَ بِهٖ اَنْفُسَكُمْ غَدًا فَاتَّقٰى عَبْدٌ رَبَّهٗ نَصَحَ نَفْسَهٗ وَ قَدَّمَ تَوْبَتَهٗ وَ غَلَبَ شَهْوَتَهٗ فَاِنَّ اَجَلَهٗ مَسْتُوْرٌ عَنْهُ وَ اَمَلَهٗ خَادِعٌ لَهٗ وَ الشَّيْطَانُ مُوَكَّلٌ بِهٖ يُزَيِّنُ لَهُ الْمَعْصِيَةَ لِيَرْكَبَهَا وَ يُمَنِّيْهِ التَّوْبَةَ لِيُسَوِّفَهَا اِذَا هَجَمَتْ مَنِيَّتُهٗ عَلَيْهِ اَغْفَلَ مَا يَكُوْنُ عَنْهَا، فَيَا لَهَا حَسْرَةً عَلٰى ذِيْ غَفْلَةٍ اَنْ يَكُوْنَ عُمُرُهٗ عَلَيْهِ حُجَّةً وَ اَنْ تُؤَدِّيَهٗ اَيَّامُهٗ اِلٰى شِقْوَةٍ نَسْاَلُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَجْعَلَنَا وَ اِيَّاكُمْ مِمَّنْ لَا تُبْطِرُهٗ نِعْمَةٌ وَ لَا تُقَصِّرُ بِهٖ عَنْ طَاعَةِ رَبِّهٖ غَايَةٌ وَ لَا تَحُلُّ بِهٖ بَعْدَ الْمَوْتِ نَدَامَةٌ وَ لَا كَاٰبَةٌ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 54:

# نیک اعمال میں سبقت

### فانی دے کر باقی خریدنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بندگان خدا! اللہ سے ڈرو اور اعمال کے ساتھ اجل کی طرف سبقت کرو۔ اس دنیا کے فانی مال کے ذریعہ باقی رہنے والی آخرت کو خرید لو اور یہاں سے کوچ کر جاؤ کہ تمہیں تیزی سے لے جایا جا رہا ہے اور موت کے لئے آمادہ ہو جاؤ کہ وہ تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ اس قوم جیسے ہو جاؤ جسے پکارا گیا تو فوراً ہوشیار ہو گئی اور اس نے جان لیا کہ دنیا اس کی منزل نہیں ہے تو اسے آخرت سے بدل لیا۔ اس لئے کہ پروردگار نے تمہیں بیکار نہیں پیدا کیا ہے اور نہ جہل چھوڑ دیا ہے۔

### جنت و جہنم اور آدمی کے درمیان وقفہ:

یاد رکھو! کہ تمہارے اور جنت و جہنم کے درمیان اتنا ہی وقفہ ہے کہ موت نازل ہو جائے اور انجام سامنے آ جائے۔

### قصیرۃ المدۃ اور جلد آنے والی:

وہ مدت حیات جسے ہر لحظہ کم کر رہا ہو اور ہر ساعت اس کی عمارت کو منہدم کر رہی ہو وہ قصیر المدۃ ہی سمجھنے کے لائق ہے اور وہ موت جسے دن و رات دھکیل کر آگے لا رہے ہوں اسے بہت جلد آنے والا ہی خیال کرنا چاہیے۔ وہ شخص جس کے سامنے کامیابی یا ناکامی اور بدبختی آنے والی ہے اسے بہترین سامان مہیا ہی کرنا چاہیے۔

### دنیا زادراہ:

لہٰذا تم دنیا میں رہ کر دنیا سے زادراہ حاصل کر لو جس سے کل اپنے نفس کا تحفظ کر سکو۔ اس کا راستہ یہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار سے ڈرے۔ اپنے نفس سے اخلاص رکھے، توبہ کو مقدم کرے۔ خواہشات پر غلبہ حاصل کرے اس لئے کہ اس کی اجل اس سے پوشیدہ ہے اور اس کی خواہش اسے مسلسل دھوکہ دینے والی ہے اور شیطان اس کے سر پر سوار ہے جو معصیتوں کو آراستہ کر رہا ہے تاکہ انسان مرتکب ہو جائے اور توبہ کی امیدیں دلاتا ہے تاکہ اس میں تاخیر کرے یہاں تک کہ غفلت اور بے خبری کے عالم میں موت اس پر حملہ آور ہو جاتی ہے۔ ہائے کس قدر حسرت کا مقام ہے کہ انسان کی عمر ہی اس کے خلاف حجت بن جائے اور اس کا روزگار ہی اسے بدبختی تک پہنچا دے۔ پروردگار سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں قرار دے جنہیں نعمتیں مغرور نہیں بناتی ہیں اور کوئی مقصد اطاعت خدا میں کوتاہی پر آمادہ نہیں کرتا ہے اور موت کے بعد ان پر ندامت اور رنج و غم کا نزول نہیں ہوتا ہے۔

**خطبہ نمبر 55:**

# وَ من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ تَسْبِقْ لَهٗ حَالٌ حَالاً فَيَكُوْنَ اَوَّلاً قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرًا وَ يَكُوْنَ ظَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ بَاطِنًا، كُلُّ مُسَمًّى بِالْوَحْدَةِ غَيْرُهٗ قَلِيْلٌ وَ كُلُّ عَزِيْزٍ غَيْرُهٗ ذَلِيْلٌ وَ كُلُّ قَوِىٍّ غَيْرُهٗ ضَعِيْفٌ، وَ كُلُّ مَالِكٍ غَيْرُهٗ مَمْلُوْكٌ، وَ كُلُّ عَالِمٍ غَيْرُهٗ مُتَعَلِّمٌ، وَ كُلُّ قَادِرٍ غَيْرُهٗ يَقْدِرُ وَ يَعْجِزُ، وَ كُلُّ سَمِيْعٍ غَيْرُهٗ يَصَمُّ عَنْ لَطِيْفِ الْاَصْوَاتِ وَ يُصِمُّهٗ كَبِيْرُهَا وَ يَذْهَبُ عَنْهُ مَا بَعُدَ مِنْهَا. وَ كُلُّ بَصِيْرٍ غَيْرُهٗ يَعْمٰى عَنْ خَفِىِّ الْاَلْوَانِ وَ لَطِيْفِ الْاَجْسَامِ وَ كُلُّ ظَاهِرٍ غَيْرُهٗ بَاطِنٌ وَ كُلُّ بَاطِنٍ غَيْرُهٗ غَيْرُ ظَاهِرٍ لَمْ يَخْلُقْ مَا خَلَقَهٗ لِتَشْدِيْدِ سُلْطَانٍ وَ لَا تَخَوُّفٍ مِنْ عَوَاقِبِ زَمَانٍ وَ لَا اسْتِعَانَةٍ عَلٰى نِدٍّ مُثَاوِرٍ وَ لَا شَرِيْكٍ مُكَاثِرٍ وَ لَا ضِدٍّ مُنَافِرٍ وَ لٰكِنْ خَلَائِقُ مَرْبُوْبُوْنَ وَ عِبَادٌ دَاخِرُوْنَ. لَمْ يَحْلُلْ فِى الْاَشْيَاءِ فَيُقَالَ: هُوَ كَائِنٌ وَ لَمْ يَنْاَ عَنْهَا فَيُقَالَ: هُوَ مِنْهَا بَائِنٌ لَمْ يَؤُدْهُ خَلْقُ مَا ابْتَدَاَ وَ لَا تَدْبِيْرُ مَا ذَرَاَ وَ لَا وَقَفَ بِهٖ عَجْزٌ عَمَّا خَلَقَ وَ لَا وَلَجَتْ عَلَيْهِ شُبْهَةٌ فِيْمَا قَضٰى وَ قَدَّرَ بَلْ قَضَاءٌ مُتْقَنٌ وَ عِلْمٌ مُحْكَمٌ وَ اَمْرٌ مُبْرَمٌ اَلْمَأْمُوْلُ مَعَ النِّقَمِ الْمَرْهُوْبُ مَعَ النِّعَمِ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 55:**

# توحید و صفاتِ باری تعالیٰ

تمام حمد اُس اللہ کے لئے ہے کہ جس کی ایک صفت سے دوسری صفت کو تقدم نہیں کہ وہ آخر ہونے سے پہلے اول اور باطن ہونے سے پہلے ظاہر رہا ہو۔ اللہ کے علاوہ جسے بھی ایک کہا جائے گا' وہ قلت و کمی میں ہوگا۔ اس کے سوا ہر باعزت ذلیل اور ہر قوی کمزور و عاجز اور ہر مالک مملوک' اور ہر جاننے والا سیکھنے والے کی منزل میں ہے اس کے علاوہ ہر قدرت و تسلط والا کبھی قادر ہوتا ہے۔ اور کبھی عاجز اور اس کے علاوہ ہر سننے والا خفیف آوازوں کے سننے سے قاصر ہوتا ہے اور بڑی آوازیں (اپنی گونج سے) اُسے بہرا کر دیتی ہیں اور دور کی آوازیں اس تک پہنچتی نہیں ہیں اور اس کے ماسوا ہر دیکھنے والا مخفی رنگوں اور لطیف جسموں کے دیکھنے سے نابینا ہوتا ہے۔ کوئی ظاہر اس کے علاوہ باطن نہیں ہوسکتا اور کوئی باطن اُس کے سوا ظاہر نہیں ہوسکتا۔ اس نے اپنی کسی مخلوق کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ اپنے اقتدار کی بنیادوں کو مستحکم کرے یا زمانے کے عواقب و نتائج سے اُسے کوئی خطرہ تھا یا کسی برابر والے کے حملہ آور ہونے یا کثرت پر اترانے والے شریک یا بلندی میں ٹکرانے والے

مدمقابل کے خلاف اسے مدد حاصل کرنا تھی؛ بلکہ یہ ساری مخلوق اسی قبضے میں ہے اور سب اُس کے عاجز و ناتواں بندے ہیں۔ وہ دوسری چیزوں میں سمایا ہوا نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ وہ ان کے اندر ہے اور نہ اُن چیزوں سے دور ہے کہ یہ کہا جائے کہ وہ ان چیزوں سے الگ ہے۔ ایجاد خلق اور تدبیر عالم نے اُسے خستہ و درماندہ نہیں کیا۔ اور نہ (حسب منشاء) چیزوں کے پیدا کرنے سے عجز اُسے دامن گیر ہوا ہے اور نہ اُسے اپنے فیصلوں اور اندازوں میں شبہ لاحق ہوا ہے۔
بلکہ اُس کے فیصلے مضبوط، علم محکم اور احکام قطعی ہیں۔ مصیبت کے وقت بھی اُس کی آس رہتی ہے اور نعمت کے وقت بھی اُس کا ڈر لگا رہتا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 56:

### و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ

مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ اسْتَشْعِرُوا الْخَشْيَةَ وَ تَجَلْبَبُوا السَّكِينَةَ وَ عَضُّوا عَلَى النَّوَاجِذِ فَإِنَّهُ اَنْبَى لِلسُّيُوفِ عَنِ الْهَامِ وَ اَكْمِلُوا اللَّامَةَ وَ قَلْقِلُوا السُّيُوفَ فِي اَغْمَادِهَا قَبْلَ سَلِّهَا وَ الْحَظُوا الْخَزْرَ وَ اطْعُنُوا الشَّزْرَ وَ نَافِحُوا بِالظُّبَى وَ صِلُوا السُّيُوفَ بِالْخُطَى وَ اعْلَمُوا اَنَّكُمْ بِعَيْنِ اللّٰهِ وَ مَعَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ فَعَاوِدُوا الْكَرَّ وَ اسْتَحْيُوا مِنَ الْفَرِّ فَإِنَّهُ عَارٌ فِي الْاَعْقَابِ وَ نَارٌ يَوْمَ الْحِسَابِ وَ طِيبُوا عَنْ اَنْفُسِكُمْ نَفْسًا وَ امْشُوا إِلَى الْمَوْتِ مَشْيًا سُجُحًا وَ عَلَيْكُمْ بِهَذَا السَّوَادِ الْاَعْظَمِ وَ الرِّوَاقِ الْمُطَنَّبِ فَاضْرِبُوا ثَبَجَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ كَامِنٌ فِي كِسْرِهِ وَ قَدْ قَدَّمَ لِلْوَثْبَةِ يَدًا وَ اَخَّرَ لِلنُّكُوصِ رِجْلًا فَصَمْدًا صَمْدًا حَتَّى يَنْجَلِيَ لَكُمْ عَمُودُ الْحَقِّ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ يَتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 56:

### خطبہ ہمت و استقلال

#### وقار کی چادر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
مسلمانو! خوف خدا کو اپنا شعار بنالو، سکون و وقار کی چادریں اوڑھ لو اور دانت جمالو کیونکہ اس طرح تلواریں سر پر لگ کے

اچٹ جاتی ہیں۔ زرہ کو مکمل طور پر سے پہن کر اور تلواروں کو میان سے نکالنے سے پہلے اچھی طرح جنبش دے کر دیکھ لو دشمن کو گوشہ چشم سے خشم ناک تیوروں کے ساتھ دیکھتے رہو۔ دائیں بائیں نیزہ گھماتے رہو۔ دشمن کو نوک شمشیر پر رکھ لو۔ تلواریں اگر کوتاہ ہیں تو قدم بڑھا کر انہیں دشمنوں تک پہنچا دو اور یاد رکھو کہ خدا تمہیں، تمہارے کردار و استقامت کو دیکھ رہا ہے اور تم برادر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو۔ پیہم بڑھ بڑھ کر نگادرزن ہو۔

## جنگ سے فراری:

فرار کے (ارادہ سے) شرماؤ اس لیے کہ یہ اولاد کے لیے موجب ننگ اور قیامت کے دن استحقاق جہنم کا سبب ہے۔

## خوب قدم جماؤ:

تمہیں چاہئے کہ اللہ کی راہ میں جان دینے سے خوش ہو اور سکون کے ساتھ موت کی طرف قدم بڑھاؤ۔ (اور ہاں) تمہارے لئے ضروری ہے کہ اس انبوہ اور طنابوں والے سراپردے اور رواق (سراپردہ) پر حملہ کرو کیونکہ شیطان اسی کے گوشہ میں پنہاں ہے اور اس نے جست کرنے کے لیے ایک ہاتھ آگے اور جلد بھاگ جانے کے لیے ایک پاؤں پیچھے کر رکھا ہے۔ پس ثابت قدم اور استقامت کو ہاتھ سے نہ جانے دو تاکہ حق کا منارہ تم پر ظاہر ہو جائے اور تم برتر و بالا ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ ہرگز تمہارے اعمال کی جزا دینے میں کمی روا نہیں رکھے گا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 57:

اَنصارِ، قَالُوا :لَمَّا انتَهَتْ إلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع اءَنبَاءُ السَّقِيفَةِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ قَالَ :مَا قَالَتِ الاٴَنْصَارُ؟ قَالُوا :قَالَتْ :مِنَّا اءَمِيرٌ وَ مِنْكُمْ اَمِيرٌ قَالَ

فَهَلَّا احْتَجَجْتُمْ عَلَيْهِمْ بِاءَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَصَّى بِاءَنْ يُحْسَنَ إلَى مُحْسِنِهِمْ وَ يُتَجَاوَزَ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

قَالُوا وَ مَا فِي هَذَا مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ع :لَوْ كَانَ الْإِمَامَةُ فِيهِمْ لَمْ تَكُنِ الْوَصِيَّةُ بِهِمْ ثُمَّ قَالَ ع فَمَا ذَا قَالَتْ قُرَيْشٌ قَالُوا احْتَجَّتْ بِاءَنَّهَا شَجَرَةُ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِه فَقَالَ ع احْتَجُّوا بِالشَّجَرَةِ وَ اءَضَاعُوا الثَّمَرَةَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 57:

### شجرہ وثمرہ

رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سقیفہ بنی ساعدہ کی خبریں پہنچیں تو آپ نے پوچھا: ''انصار نے کیا احتجاج کیا۔؟'' لوگوں نے بتایا کہ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ ایک امیر ہمارا ہو اور ایک تمہارا۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے ان کے خلاف یہ استدلال کیوں نہیں کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے تمہارے نیک کرداروں کے ساتھ حسن سلوک اور خطا کاروں سے درگزر کرنے کی وصیت فرمائی ہے۔؟ لوگوں نے کہا کہ اس میں کیا استدلال ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر امامت وامارت ان کا حصہ ہوتی تو ان سے وصیت کی جاتی نہ کہ ان کے بارے میں وصیت کی جاتی۔ اس کے بعد آپ نے سوال کیا کہ قریش کی دلیل کیا تھی؟ لوگوں نے کہا کہ وہ اپنے کو رسول اکرم ﷺ کے شجرہ میں ثابت کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ افسوس! انہوں نے شجرہ سے استدلال کیا اور ثمرہ کو ضائع کر دیا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 58:

و من کلام له لما قلّد محمّد بن ابی بکر مصر فملکت علیه وقتل

وَ قَدْ اَرَدْتُ تَوْلِيَةَ مِصْرَ هاشِمَ بْنَ عُتْبَةَ وَ لَوْ وَلَّيْتُهُ إِيَّاهَا لَمَّا خَلَّى لَهُمُ الْعَرْصَةَ وَ لَا اَنْهَزَهُمُ الْفُرْصَةَ بِلَا ذَمٍّ لِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ فَلَقَدْ كَانَ إِلَيَّ حَبِيبًا وَ كَانَ لِي رَبِيبًا.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 58:

### محبوب و پروردہ

محمد ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مصر کی حکومت سپرد کی اور نتیجہ میں ان کے خلاف غلبہ حاصل کر لیا گیا اور وہ قتل کر دیے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے تو چاہا تھا کہ ہاشم ابن عتبہ کو مصر کا والی بناؤں، اور اگر اُسے حاکم بنا دیا ہوتا تو وہ کبھی دشمنوں کے لئے میدان خالی نہ کرتا، اور نہ انہیں مہلت دیتا۔ اس سے محمد ابن ابی بکر کی مذمت مقصود نہیں۔ وہ تو مجھے بہت محبوب اور میرا پروردہ تھا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 59:

# و من كلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذَمِّ اصحابه

كَمْ اُدَارِيكُمْ كَمَا تُدَارَى الْبِكَارُ الْعَمِدَةُ وَ الثِّيَابُ الْمُتَدَاعِيَةُ اِكُلَّمَا حِيصَتْ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّكَتْ مِنْ آخَرَ كُلَّمَا اَطَلَّ عَلَيْكُمْ مَنْسِرٌ مِنْ مَنَاسِرِ اَهْلِ الشَّامِ اَغْلَقَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بَابَهُ وَ انْجَحَرَ انْجِحَارَ الضَّبَّةِ فِي جُحْرِهَا وَ الضَّبُعِ فِي وِجَارِهَا اِالذَّلِيلُ وَ اللّٰهِ مَنْ نَصَرْتُمُوْهُ وَ مَنْ رُمِيَ بِكُمْ فَقَدْ رُمِيَ بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ.

اِنَّكُمْ وَ اللّٰهِ لَكَثِيْرٌ فِي الْبَاحَاتِ قَلِيْلٌ تَحْتَ الرَّايَاتِ وَ اِنِّي لَعَالِمٌ بِمَا يُصْلِحُكُمْ وَ يُقِيْمُ اَوَدَكُمْ وَ لٰكِنِّي لَا اَرَى اِصْلَاحَكُمْ بِاِفْسَادِ نَفْسِي اَضْرَعَ اللّٰهُ خُدُوْدَكُمْ وَ اَتْعَسَ جُدُوْدَكُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ الْحَقَّ كَمَعْرِفَتِكُمُ الْبَاطِلَ وَ لَا تُبْطِلُوْنَ الْبَاطِلَ كَاِبْطَالِكُمُ الْحَقَّ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 59:

# ترغیب جہاد

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

میں کب تک راہ خدا میں جہاد کے لیے حاضر نہ ہونے پر تمہاری ملاطفت کرتا رہوں؟ جس طرح زخمدار کوہان والے اونٹوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جاتا ہے یا پھٹے پرانے کپڑے کہ جب وہ ایک طرف سے سیے جاتے ہیں دوسری طرف سے مسک جاتے ہیں! مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ اگر شام کے لشکروں میں سے کوئی لشکر تمہارے سامنے آیا تو تم میں ہر شخص (موت کے ڈر سے) دبک کر اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا، جس طرح گوہ اپنے سوراخ میں یا بجو اپنے بھٹ میں گھس جاتا ہے۔ بخدا! تم اپنے گھروں میں تو بہت نظر آتے ہو اور پرچم تلے کم۔ میں ان تدبیروں سے آگاہ ہوں جو تمہاری اصلاح کر سکتی ہیں اور تمہاری کجی کو دور کر سکتی ہیں، لیکن میں اسے پسند نہیں کرتا کہ اپنے نفس کو تباہ کر کے تمہاری اصلاح کروں! خدا تمہارے چہروں کو ذلیل و خوار کرے! خدا تمہارے حصوں کو ضائع کر دے! تم حق کی اتنی بھی شناخت نہیں رکھتے ہو جتنی باطل کی شناخت تمہیں ہے اور باطل کو اتنا بھی رد نہیں کرتے جتنا حق کو رد کرتے ہو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 60:

### و قال فِي سِحرة اليَوم الَّذي ضُرِبَ فِيه

مَلَكَتْنِي عَيْنِي وَ اءَنَا جَالِسٌ فَسَنَحَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ص فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا ذَا لَقِيتُ مِنْ اُمَّتِكَ مِنَ الْاءَوَدِ وَ اللَّدَدِ فَقَالَ :ادْعُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ :اَبْدَلَنِي اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا لِي مِنْهُمْ وَ اَبْدَلَهُمْ بِي شَرًّا لَهُمْ مِنِّي .

☆☆☆

## خطبہ نمبر 60:

جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر اقدس پر شہید کرنے کے لیے ضرب لگائی گئی تو آپ نے فرمایا:

**بہتر قوم سخت رہنما:**

ابھی میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک آنکھ لگ گئی اور ایسا محسوس ہوا کہ رسول اکرم ﷺ سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کی امت سے بے پناہ کجروی اور دشمنی کا مشاہدہ کیا ہے۔ فرمایا کہ بددعا کرو۔ تو میں نے یہ دعا کی:

"خدایا! مجھے ان سے بہتر قوم دیدے اور انہیں مجھ سے سخت تر رہنما دیدے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 61:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ فِيْ ذَمِ اءَهْلِ الْعَرَاق

اَمَّا بَعْدُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ فَإِنَّما اَنْتُمْ كَالْمَرْاءَةِ الْحَامِلِ حَمَلَتْ، فَلَمَّا اَتَمَّتْ اَمْلَصَتْ، وَ مَاتَ قَيِّمُهَا، وَ طَالَ تَأَيُّمُهَا، وَ وَرِثَهَا اءَبْعَدُهَا، اَمَا وَ اللّٰهِ مَا اَتَيْتُكُمُ اخْتِيَارًا، وَ لٰكِنْ جِئْتُ إِلَيْكُمْ سَوْقًا، وَ لَقَدْ بَلَغَنِي اَنَّكُمْ تَقُولُونَ :عَلِيٌّ يَكْذِبُ.

قَاتَلَكُمُ اللّٰهُ، فَعَلَى مَنْ اَكْذِبُ؟ اءَ عَلَى اللّٰهِ؟ فَاءَنَا اءَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ !اَمْ عَلَى نَبِيِّهِ؟ فَاءَنَا اَوَّلُ مَنْ صَدَّقَهُ !كَلَّا وَ اللّٰهِ لكِنَّهَا لَهْجَةٌ غِبْتُمْ عَنْهَا، وَ لَمْ تَكُونُوا مِنْ اَهْلِهَا، وَيْلُ اُمِّهِ (وَيْلُمِّهِ) كَيْلًا بِغَيْرِ ثَمَنٍ لَوْ كَانَ لَهُ وِعَاءٌ وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاءَهُ بَعْدَ حِينٍ.

## خطبہ نمبر 61:

# اہل عراق اور علی المرتضیٰ

اہل عراق کی مذمت میں فرمایا:

اے اہل عراق! تم اُس حاملہ عورت کے مانند ہو جو حاملہ ہونے کے بعد حمل کے دن پورے کرے تو مرا ہوا بچہ گرا دے اور اس کا شوہر بھی مر چکا ہو اور رنڈاپے کی مدت بھی دراز ہو چکی ہو اور (قریبی نہ ہونے کی وجہ سے) دور کے عزیز ہی اس کے وارث ہوں۔ بخدا! میں تمہاری طرف بخوشی نہیں آیا' بلکہ حالات سے مجبور ہو کر آ گیا۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم کہتے ہو کہ علی کذب بیانی کرتا ہے۔ خدا تمہیں ہلاک کرے! بتاؤ! میں کس پر جھوٹ باندھ سکتا ہوں؟ کیا میں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے؟ حالانکہ میں تو سب سے پہلے اس پر ایمان لانے والا ہوں۔ اور کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہے؟ حالانکہ میں سب سے پہلے ان کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ خدا کی قسم! ایسا ہرگز نہیں! بلکہ وہ ایک ایسا انداز کلام تھا جو تمہارے سمجھنے کا نہ تھا اور نہ تم میں اس کے سمجھنے کی اہلیت تھی۔ میں تو بغیر کسی عوض کے (علمی جواہر ریزے) ناپ ناپ کر دے رہا ہوں۔ کاش کہ ان کے لئے کسی کے ظرف میں سمائی ہوتی۔ ٹھہرو! کچھ دیر بعد تم بھی اس کی حقیقت کو جان لو گے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 62:

# وَ مِنْ خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ عِلّمُ فِيها الناس الصَّلاة عَلى النَبى صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ داحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَ داعِمَ الْمَسْمُوكَاتِ، وَ جَابِلَ الْقُلُوبِ عَلىٰ فِطْرَتِهَا، شَقِيِّهَا وَ سَعِيدِهَا، اجْعَلْ شَرَآئِفَ صَلَوَاتِكَ وَ نَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ، الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَ الْفَاتِحِ لِمَا انْغَلَقَ، وَ الْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ، وَ الدَّافِعِ جَيْشَاتِ الْاَبَاطِيلِ، وَ الدَّامِغِ صَوْلَاتِ الْاَضَالِيلِ، كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ، قَائِمًا بِاَمْرِكَ، مُسْتَوْفِزًا فِي مَرْضَاتِكَ، غَيْرَ نَاكِلٍ عَنْ قُدُمٍ، وَ لَا وَاهٍ فِي عَزْمٍ، وَاعِيًا لِوَحْيِكَ، حَافِظًا لِعَهْدِكَ، مَاضِيًا عَلىٰ نَفَاذِ اَمْرِكَ، حَتّٰى اَوْرىٰ قَبَسَ الْقَابِسِ، وَ اَضَاءَ الطَّرِيقَ لِلْخَابِطِ، وَ هُدِيَتْ بِهِ الْقُلُوبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَ الْآثَامِ، وَ اَقَامَ بِمُوضِحَاتِ الْاَعْلَامِ، وَ نَيِّرَاتِ الْاَحْكَامِ، فَهُوَ اَمِينُكَ الْمَاْمُونُ، وَ خَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ، وَ شَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ، وَ بَعِيثُكَ بِالْحَقِّ، وَ رَسُولُكَ اِلَى الْخَلْقِ، اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِي ظِلِّكَ، وَ اجْزِهِ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ، اَللّٰهُمَّ اَعْلِ عَلىٰ بِنَاءِ الْبَانِينَ بِنَاءَهُ، وَ اَكْرِمْ لَدَيْكَ مَنْزِلَتَهُ، وَ اَ

تَمِمْ لَهُ نُورَهُ، وَ اجْزِهِ مِنِ ابْتِعَاثِكَ لَهُ مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ، مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ، وَ خُطْبَةٍ فَصْلٍ، اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ فِي بَرْدِ الْعَيْشِ وَ قَرَارِ النِّعْمَةِ، وَ مُنَى الشَّهَوَاتِ، وَ اَهْوَاءِ اللَّذَّاتِ، وَ رَخَاءِ الدَّعَةِ، وَ مُنْتَهَى الطُّمَانِيْنَةِ وَ تُحَفِ الْكَرَامَةِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 62:

# عظمت و رفعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے زمینوں کو بچھانے اور آسمانوں کو بلندیوں پر روکنے والے! اور اے خوش نصیب و بدنصیب دلوں کو فطرت پر پیدا کرنے والے! اپنی بہترین رحمتیں اور روز افزوں درود اپنے اس بندے اور برگزیدہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو خاتم وحی و رسالت ہیں اور مشکلات کے راستوں کا کھولنے اور آسان کرنے والے ہیں۔ جنہوں نے حق (دین و شریعت) کو حق (براہان و عقل) سے آشکار کیا، جنہوں نے باطل کے لشکروں کو دھکیل دیا اور جنہوں نے گمراہی اور ضلالت کو نابود کیا۔ یہ درود اس شان کے ہوں جس شان سے استقلال کے ساتھ انہوں نے یہ بار اٹھایا۔ اس بار کو انہوں نے تیرے حکم کی فرماں پذیری اور تیری خوشنودی کے حصول میں عجلت کرتے ہوئے قوت و توانائی کے ساتھ اس طرح اٹھالیا کہ نہ تو آگے بڑھنے سے قدم پیچھے ہٹائے اور نہ عزم میں سستی آنے دی۔ انہوں نے تیری وحی کو محفوظ کیا' تیرے عہد و پیمان کی نگہداشت کی اور تیرے فرمان نافذ کرکے رہے۔ یہاں تک کہ (علم و دانش، خدا پرستی اور حق پرستی کی) آگ بھڑک اٹھی، غلط راستوں کے چلنے والوں پر حق کا راستہ کھل گیا اور گناہوں اور فتنوں میں ڈوبے ہوئے دل (دماغ) ان کے طفیل میں ہدایت پاگئے۔ انہوں نے واضح نشانات کو قائم کیا اور نورانی احکام جاری فرمائے۔ وہ تیرے اسرار و رموز کے امین اور قیامت کے دن (نیکوکاروں اور بدکاروں پر) تیری جانب سے شاہد اور گواہ ہوں گے۔ وہ سچائی کے ساتھ تیرے بندوں کی طرف (تیری طرف سے) بھیجے ہوئے رسول تھے۔ بارخدایا! اپنے سایہ رحمت میں تو انہیں بہت بڑا حصہ عطا فرما اور اپنے فضل و کرم کے بیش از بیش حصہ سے سرفراز کر۔ ان کے دین کی شان کو تمام بانیان دین کی عمارت سے بلند و بالا کر اور ان کے درجہ و منزلت کو اپنے نزدیک گراں قدر قرار دے اور اُن کے نور کو اور کمال تک پہنچا' (تاکہ تمام دنیا اس سے بہرہ ور ہو) مقبول گواہی اچھے کلام اور قول فیصل (درمیان حق و باطل) کے اعتبار سے انہیں بہترین جزا دے۔

بارخدایا! ہمیں اور ان کو خوشگوار زندگی، دائمی نعمتوں، آرام انگیز خواہشوں، انتہائی سکون، کرامت و شرف کی منزل میں شریک کردے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب فرما۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 63:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ لِما عَزَموا عَلى بَيْعَة عُثْمان

لَقَدْ عَلِمْتُمْ اءنِّي اَحَقُّ النَّاسِ بِها مِنْ غَيْرِي، وَ وَ اللّهِ لَا سُلِمَنَّ مَا سَلِمَتْ اُمُورُ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يَكُنْ فِيها جَوْرٌ إلا عَلَيَّ خاصَّةً، الْتِمَاسا لِاءجْرِ ذلِكَ وَ فَضْلِهِ، وَ زُهْدًا فِيما تنافَسْتُمُوهُ مِنْ زُخْرُفِهِ وَ زِبْرِجِهِ۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 63:

# مسلمانوں کے امور کا نظم ونسق

جب لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا ارادہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم جانتے ہو کہ مجھے اوروں سے زیادہ خلافت کا حق پہنچتا ہے۔ خدا کی قسم! جب تک مسلمانوں کے امور کا نظم ونسق برقرار رہے گا اور صرف میری ہی ذات ظلم وجور کا نشانہ بنتی رہے گی، میں خاموشی اختیار کرتا رہوں گا تا کہ (اس صبر پر) اللہ سے اجر وثواب طلب کروں اور اس زیب وزینت اور آرائش کو ٹھکرا دوں جس پر تم مٹے ہوئے ہو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 64:

قَالُوا: اُخِذَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَسِيرًا يَوْمَ الْجَمَلِ فَاسْتَشْفَعَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ إلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَكَلَّمَاهُ فِيهِ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ، فَقَالا لَهُ: يُبايِعُكَ يَا اءمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقالَ

اءوَلَمْ يُبايِعْنِي بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ؟ لا حَاجَةَ لِي فِي بَيْعَتِهِ إنَّهَا كَفٌّ يَهُودِيَّةٌ لَوْ بَايَعَنِي بِيَدِهِ لَغَدَرَ بِسَبَّتِهِ، اءمَا إنَّ لَهُ إمْرَةً كَلَعْقَةِ الْكَلْبِ اءنْفَهُ، وَ هُوَ اءبُو الْاءكْبُشِ الْاءرْبَعَةِ، وَ سَتَلْقَى الْاءمَّةُ مِنْهُ وَ مِنْ وَلَدِهِ يَوْمًا اءحْمَرَ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 64:

# مروان ابن الحکم کی بدبختی

کہا جاتا ہے کہ جب مران بن الحکم گرفتار ہو گیا تو حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما نے امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی سفارش کی اور آپ نے اسے آزاد کر دیا تو دونوں حضرات نے عرض کیا: "یا امیر المومنین! یہ اب آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"کیا اس نے قتل عثمان کے بعد میری بیعت نہیں کی تھی؟ مجھے اس کی بیعت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک یہودی قسم کا ہاتھ ہے۔ اگر ہاتھ سے بیعت کر بھی لے گا تو رکیک طریقہ سے اسے توڑ ڈالے گا۔ یاد رکھو! اسے بھی حکومت ملے گی مگر صرف اتنی دیر جتنی دیر میں کتا اپنی ناک چاٹتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ چار بیٹوں کا باپ بھی ہے اور امت اسلامیہ اس سے اور اس کی اولاد سے بدترین دن دیکھنے والی ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 65:

و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ لَما بَلَغَه اتهام بَنى اُ ميّة له بالْمُشاركة فِي دَمِّ عُثْمان

اءوَلَمْ يَنْهَ بَنِي اءمَيَّةَ عِلْمُها بِي عَنْ قَرْفِي اءوَما وَزَعَ الْجُهَّالَ سابِقَتِي عَنْ تُهَمَتِي وَلَما وَعَظَهُمُ اللَّهُ بِهِ اءبْلَغُ مِنْ لِسانِي اءنَا حَجِيجُ الْمارِقِينَ، وَ خَصِيمُ الْمُرْتابِينَ، وَ عَلَى كِتابِ اللَّهِ تُعْرَضُ الاْءمْثالُ، وَ بِما فِي الصُّدُورِ تُجازَى الْعِبادُ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 65:

### بنو امیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا بنو امیہ میرے حالات سے پورے طور پر واقف ہونے کے باوجود اور یہ جاہل میری سبقت اسلامی سے آشنا ہوتے ہوئے بھی میری عیب جوئی سے باز نہیں آئیں گے (لیکن میں ان سے کیا امید کروں؟ یہ لوگ) پند الٰہی سے بھی نصیحت نہیں حاصل کرتے جو میرے بیان سے کہیں فصیح تر ہے۔ بلاشبہ میں دین سے نکل جانے والوں پر دلیل قائم کرنے والا ہوں اور جو

لوگ اسلام کے بارے میں شک کرتے ہیں ان کا دشمن ہوں۔ بلاشبہ امور مشتبہ قرآن مجید ہی کے سامنے بغرض فیصلہ پیش کیے جاسکتے ہیں! اور لوگ اپنے عقائد ہی کے مطابق بدلہ پائیں گے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 66:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ في الحث على العمل الصالح

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ حُكْمًا فَوَعٰى وَ دُعِيَ إِلٰى رَشَادٍ فَدَنَا، وَ أَخَذَ بِحُجْزَةِ هَادٍ فَنَجَا رَاقَبَ رَبَّهُ، وَ خَافَ ذَنْبَهُ، قَدَّمَ خَالِصًا، وَ عَمِلَ صَالِحًا، اكْتَسَبَ مَذْخُورًا، وَ اجْتَنَبَ مَحْذُورًا، وَ رَمٰى غَرَضًا، وَ أَحْرَزَ عِوَضًا، كَابَرَ هَوَاهُ، وَ كَذَّبَ مُنَاهُ، جَعَلَ الصَّبْرَ مَطِيَّةَ نَجَاتِهِ، وَ التَّقْوٰى عُدَّةَ وَفَاتِهِ، رَكِبَ الطَّرِيقَةَ الْغَرَّآءَ، وَ لَزِمَ الْمَحَجَّةَ الْبَيْضَآءَ، اغْتَنَمَ الْمَهَلَ، وَ بَادَرَ الْأَجَلَ، وَ تَزَوَّدَ مِنَ الْعَمَلِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 66:

## مرد صالح کا مقام وفضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمل صالح پر آمادہ کرتے ہوئے فرمایا:

خدا رحمت نازل کرے اس بندہ پر جو کسی حکمت کو سنے تو محفوظ کر لے اور اسے کسی ہدایت کی دعوت دی جائے تو اس سے قریب تر ہو جائے، کسی راہنما سے وابستہ ہو جائے تو نجات حاصل کر لے، اپنے پروردگار کو ہر وقت نظر میں رکھے اور گناہوں سے ڈرتا رہے، خالص اعمال کو آگے بڑھائے اور نیک اعمال کرتا رہے، قابل ذخیرہ ثواب حاصل کرے اور قابل پرہیز چیزوں سے اجتناب کرے، مقصد کو نگاہوں میں رکھے اور اجر سمیٹ لے، خواہشات پر غالب آجائے اور تمناؤں کو جھٹلا دے، صبر کو نجات کا مرکب بنالے اور تقویٰ کو وفات کا ذخیرہ قرار دے لے، روشن راستہ پر چلے اور واضح شاہراہ کو اختیار کر لے، مہلت حیات کو غنیمت قرار دے اور موت کی طرف خود سبقت کرے اور عمل کا زادراہ لے کر آگے بڑھے۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 67:**

## من کلمات کان عَلَیْهِ السَّلامُ یَدْعُو بها

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ما أنْتَ أعْلَمُ بِهِ مِنِّی، فَإنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَةِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ما وَأیْتُ مِنْ نَفْسِی وَلَمْ تَجِدْ لَهُ وَفَاءً عِنْدِی، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ما تَقَرَّبْتُ بِهِ إلَیْكَ بِلِسانِی ثُمَّ خالَفَهُ قَلْبِی، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی رَمَزاتِ الألْحاظِ، وَسَقَطاتِ الألْفاظِ، وَشَهَواتِ الْجَنانِ، وَهَفَواتِ اللِّسانِ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 67:**

## نفس وروح کی خطائیں

وہ کلمات جن کے ساتھ اکثر حضرت علی رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے:

خدایا! میرے ان گناہوں کو بخش دے جن کا علم مجھ سے زیادہ تجھے ہے اور یہ گناہ دوبارہ سرزد ہوں تو بھی (ازراہ رحم کرم) دوبارہ مجھے معاف کر دے۔ خدایا! میں نے اپنے نفس سے (اطاعت و بندگی الہی کے) جو وعدے کیے تھے اور ان وعدوں کو تو نے مجھ سے وفا ہوتے نہ پایا' اس پر بھی تو درگزر سے کام لے! نیز اگر میں نے زبان سے تیرا تقرب ڈھونڈا اگر چہ میرے دل نے میرا ساتھ نہ دیا تو بھی معاف فرما دے۔ اے میرے پروردگار! میرے گوشہ چشم کے اشاروں، فضول باتوں، نامناسب امیدوں اور لغزش زبان کو بھی معاف فرما دے۔!

☆☆☆

**خطبہ نمبر 68:**

## و من خطبة له عَلَیْهِ السَّلامُ

مَعاشِرَ النَّاسِ، إنَّ النِّسَاءَ نَوَاقِصُ الْإیمَانِ، نَوَاقِصُ الْحُظُوظِ، نَوَاقِصُ الْعُقُولِ، فَأمَّا نُقْصانُ إیمانِهِنَّ فَقُعُودُهُنَّ عَنِ الصَّلاةِ وَالصِّیامِ فِی أیَّامِ حَیْضِهِنَّ، وَأمَّا نُقْصانُ عُقُولِهِنَّ فَشَهادَةُ امْرَأتَیْنِ كَشَهادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ، وَأمَّا نُقْصانُ حُظُوظِهِنَّ فَمَوَارِیثُهُنَّ عَلَى الأنْصَافِ مِنْ مَوَارِیثِ الرِّجالِ فَاتَّقُوا شِرارَ النِّسَاءِ، وَكُونُوا مِنْ خِیارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ، وَلا تُطِیعُوهُنَّ فِی الْمَعْرُوفِ حَتّى

لا يَطْمَعْنَ فِي الْمُنكَرِ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 68:

## عورتوں کی مذمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! عورتیں ایمان میں ناقص، حصوں میں ناقص اور عقل میں ناقص ہوتی ہیں۔ نقص ایمان کا ثبوت یہ ہے کہ ایام کے دور میں نماز اور روزہ انہیں چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور ناقص العقل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور حصہ و نصیب میں کمی یوں ہے کہ میراث میں ان کا حصہ مردوں سے آدھا ہوتا ہے۔ بری عورتوں سے ڈرو۔ اور اچھی عورتوں سے بھی چوکنا رہا کرو۔ تم اُن کی اچھی باتیں بھی نہ مانو تا کہ آگے بڑھ کر وہ بری باتوں کے منوانے پر نہ اتر آئیں۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 69:

و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ قالَهُ لِبَعْضِ اَصْحابه لِما عِزْمِ عَلَى الْمَسير إلى الخَوارِج ، وَ قَدْ قالَ له :ياأمير المؤ منين إ سَرت فِي هذا الوَقت خَشيت اَنْ لا تَظْفر بِمُرادك ، مِنْ طريق عِلم النُجوم .فَقالَ

اَتَزْعَمُ اَنَّكَ تَهْدِيْ إلَى السَّاعَةِ الَّتِيْ مَنْ سَارَ فِيها صُرِفَ عَنْهُ السُّوْءُ؟ وَ تُخَوِّفُ السَّاعَةِ الَّتِيْ مَنْ سَارَ فِيهَا حَاقَ بِهِ الضُّرُّ؟ فَمَنْ صَدَّقَكَ بِهٰذَا فَقَدْ كَذَّبَ الْقُرْآنَ، وَ اسْتَغْنَى عَنِ الاِسْتِعَانَةِ بِاللّٰهِ فِي نَيْلِ الْمَحْبُوبِ وَ دَفْعِ الْمَكْرُوهِ، وَ تَبْتَغِي فِي قَوْلِكَ لِلْعَامِلِ بِاَمْرِكَ اَنْ يُوْلِيَكَ الْحَمْدَ دُوْنَ رَبِّهِ، لاَنَّكَ بِزَعْمِكَ اَنْتَ هَدَيْتَهُ إلَى السَّاعَةِ الَّتِيْ نالَ فِيهَا النَّفْعَ، وَ اَمِنَ الضُّرَّ!.

ثُمَّ اَقْبَلَ ع عَلَى النَّاسِ فَقَالَ

اَيُّهَا النَّاسُ اِيَّاكُمْ وَ تَعَلُّمَ النُّجُومِ إلاّ ما يُهْتَدَى بِهِ فِيْ بَرٍّ اَوْ بَحْرٍ، فَإِنَّهَا تَدْعُوْ إلَى الْكَهَانَةِ، وَ الْمُنَجِّمُ كَالْكَاهِنِ، وَ الْكَاهِنُ كَالسَّاحِرِ، وَ السَّاحِرُ كَالْكَافِرِ، وَ الْكَافِرُ فِي النَّارِ، سِيرُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ

خطبہ نمبر 69:

## علم نجوم

جنگ خوارج کے لئے نکلتے وقت بعض اصحاب نے کہا کہ امیر المومنین! اس سفر کے لئے کوئی دوسرا وقت اختیار فرمائیں۔ اس وقت کامیابی کے امکانات نہیں ہیں کہ علم نجوم کے حسابات سے یہی اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ تمہیں وہ ساعت معلوم ہے جس میں نکلنے والے سے بلائیں ٹل جائیں گی اور تم اس ساعت سے ڈرانا چاہتے ہو جس میں سفر کرنے والا نقصانات میں گھر جائے گا؟ یاد رکھو! جو تمہارے اس بیان کی تصدیق کرے گا وہ قرآن کی تکذیب کرنے والا ہوگا اور محبوب اشیاء کے حصول اور ناپسندیدہ امور کے دفع کرنے میں مدد خدا سے بے نیاز ہو جائے گا۔ کیا تمہاری خواہش یہ ہے کہ تمہارے افعال کے مطابق عمل کرنے والا پروردگار کے بجائے تمہاری ہی تعریف کرے، اس لئے کہ تم نے اپنے خیال میں اسے اس ساعت کا پتہ دیا ہے جس میں منفعت حاصل کی جاتی ہے اور نقصانات سے محفوظ رہا جاتا ہے۔

اے لوگو! خبردار نجوم کا علم مت حاصل کرو مگر اتنا ہی جس سے بر و بحر میں راستے دریافت کیے جا سکیں۔ کہ یہ علم کہانت کی طرف لے جاتا ہے اور منجم بھی ایک طرح کا کاہن (غیب کی خبر دینے والا) ہو جاتا ہے۔ جب کہ کاہن جادوگر جیسا ہوتا ہے اور جادوگر کافر جیسا ہوتا ہے اور کافر کا انجام جہنم ہے۔ چلو نام خدا لے کر نکل پڑو۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 70:

## و من کلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ فی الزهد

اَيُّهَا النَّاسُ، الزَّهَادَةُ قِصَرُ الْاَمَلِ، وَ الشُّكْرُ عِنْدَ النِّعَمِ، وَ الْوَرَعُ عِنْدَ الْمَحَارِمِ، فَإِنْ عَزَبَ ذٰلِكَ عَنْكُمْ فَلَا يَغْلِبِ الْحَرَامُ صَبْرَكُمْ، وَ لَا تَنْسَوْا عِنْدَ النِّعَمِ شُكْرَكُمْ فَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ بِحُجَجٍ مُسْفِرَةٍ ظَاهِرَةٍ، وَ كُتُبٍ بَارِزَةِ الْعُذْرِ وَاضِحَةٍ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 70:

# حقیقی زہد و تقویٰ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے زہد و تقویٰ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اے لوگو! امیدوں کی کمی اور نعمت پر خدا کا شکر ادا کرو! محارم سے اجتناب زہد ہے! اگر ان چیزوں پر تم عمل نہ کر سکو تو کم از کم حرام کو اپنی شکیبائی پر غالب نہ آنے دو۔ ہاں! نعمت خداوندی پر سپاس گزاری بھی نہ بھولو۔ کیونکہ خدا نے اپنی ظاہر و روشن حجتوں اور واضح کتب آسمانی سے تمہارے لیے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 71:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ وَ تَسْمى العزاء وَ هي الخُطْبَة العَجيبَة

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا بِحَوْلِهٖ وَ دَنَا بِطَوْلِهٖ مَانِحِ كُلِّ غَنِيمَةٍ وَ فَضْلٍ وَ كَاشِفِ كُلِّ عَظِيمَةٍ وَ اَزْلٍ اَحْمَدُهُ عَلَى عَوَاطِفِ كَرَمِهٖ وَ سَوَابِغِ نِعَمِهٖ وَ اُومِنُ بِهٖ اَوَّلاً بَادِيًا وَ اَسْتَهْدِيهِ قَرِيبًا هَادِيًا وَ اَسْتَعِينُهُ قَاهِرًا قَادِرًا وَ اَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ كَافِيًا نَاصِرًا وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَرْسَلَهُ لِاِنْفَاذِ اَمْرِهٖ وَ اِنْهَاءِ عُذْرِهٖ وَ تَقْدِيمِ نُذُرِهٖ۔

اُوصِيكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِیْ ضَرَبَ لَكُمُ الْاَمْثَالَ، وَ وَقَّتَ لَكُمُ الْآجَالَ وَ اَلْبَسَكُمُ الرِّيَاشَ وَ اَرْفَغَ لَكُمُ الْمَعَاشَ وَ اَحَاطَ بِكُمُ الْاِحْصَاءَ وَ اَرْصَدَ لَكُمُ الْجَزَاءَ وَ آثَرَكُمْ بِالنِّعَمِ السَّوَابِغِ وَ الرِّفَدِ الرَّوَافِغِ وَ اَنْذَرَكُمْ بِالْحُجَجِ الْبَوَالِغِ فَاَحْصَاكُمْ عَدَدًا وَ وَظَّفَ لَكُمْ مُدَدًا فِي قَرَارِ خِبْرَةٍ وَ دَارِ عِبْرَةٍ اَنْتُمْ مُخْتَبَرُونَ فِيهَا وَ مُحَاسَبُونَ عَلَيْهَا۔

فَاِنَّ الدُّنْيَا رَنِقٌ مَشْرَبُهَا رَدِغٌ مَشْرَعُهَا يُونِقُ مَنْظَرُهَا وَ يُوبِقُ مَخْبَرُهَا غُرُورٌ حَائِلٌ وَ ضَوْءٌ آفِلٌ وَ ظِلٌّ زَائِلٌ وَ سِنَادٌ مَائِلٌ حَتَّى اِذَا اَنِسَ نَافِرُهَا وَ اطْمَاَنَّ نَاكِرُهَا قَمَصَتْ بِاَرْجُلِهَا وَ قَنَصَتْ بِاَحْبُلِهَا وَ اَقْصَدَتْ بِاَسْهُمِهَا وَ اَعْلَقَتِ الْمَرْءَ اَوْهَاقَ الْمَنِيَّةِ قَائِدَةً لَهُ اِلَى ضَنْكِ الْمَضْجَعِ وَ وَحْشَةِ الْمَرْجِعِ وَ مُعَايَنَةِ الْمَحَلِّ وَ ثَوَابِ الْعَمَلِ، وَ كَذٰلِكَ الْخَلَفُ يَعْقُبُ السَّلَفَ۔

لَا تُقْلِعُ الْمَنِيَّةُ اخْتِرَامًا وَ لَا يَرْعَوِی الْبَاقُونَ اجْتِرَامًا يَحْتَذُونَ مِثَالاً وَ يَمْضُونَ اَرْسَالاً اِلَى غَايَةِ الْاِنْتِهَاءِ وَ صَيُّورِ الْفَنَاءِ حَتَّى اِذَا تَصَرَّمَتِ الْاُمُورُ وَ تَقَضَّتِ الدُّهُورُ وَ اَزِفَ النُّشُورُ اَ

خْرَجِهِمْ مِنْ ضَرَآئِحِ الْقُبُورِ وَ اَوْكَارِ الطُّيُورِ وَ اَوْجِرَةِ السِّبَاعِ وَ مَطَارِحِ الْمَهَالِكِ سِرَاعًا إِلَى اَمْرِهِ مُهْطِعِينَ إِلَى مَعَادِهِ رَعِيلاً صُمُوتًا قِيَامًا صُفُوفًا يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي عَلَيْهِمْ لَبُوسُ الاسْتِكَانَةِ وَ ضَرَعُ الاسْتِسْلَامِ وَ الذِّلَّةِ قَدْ ضَلَّتِ الْحِيَلُ وَ انْقَطَعَ الْأَمَلُ وَ هَوَتِ الْأَفْئِدَةُ كَاظِمَةً وَ خَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ مُهَيْنِمَةً وَ أَلْجَمَ الْعَرَقُ وَ عَظُمَ الشَّفَقُ وَ اُرْعِدَتِ الْأَسْمَاعُ لِزَبْرَةِ الدَّاعِي إِلَى فَصْلِ الْخِطَابِ وَ مُقَايَضَةِ الْجَزَآءِ وَ نَكَالِ الْعِقَابِ وَ نَوَالِ الثَّوَابِ.

عِبَادٌ مَخْلُوقُونَ اقْتِدَارًا وَ مَرْبُوبُونَ اقْتِسَارًا وَ مَقْبُوضُونَ احْتِضَارًا وَ مُضَمَّنُونَ اَجْدَاثًا وَ كَائِنُونَ رُفَاتًا وَ مَبْعُوثُونَ اَفْرَادًا وَ مَدِينُونَ جَزَآءً وَ مُمَيَّزُونَ حِسَابًا قَدْ اُمْهِلُوا فِي طَلَبِ الْمَخْرَجِ وَ هُدُوا سَبِيلَ الْمَنْهَجِ وَ عُمِّرُوا مَهَلَ الْمُسْتَعْتِبِ وَ كُشِفَتْ عَنْهُمْ سُدَفُ الرِّيَبِ وَ خُلُّوا لِمِضْمَارِ الْجِيَادِ وَ رَوِيَّةِ الارْتِيَادِ وَ اَنَاةِ الْمُقْتَبِسِ الْمُرْتَادِ فِي مُدَّةِ الْأَجَلِ وَ مُضْطَرَبِ الْمَهَلِ.

فَيَالَهَا اَمْثَالاً صَائِبَةً وَ مَوَاعِظَ شَافِيَةً لَوْ صَادَفَتْ قُلُوبًا زَاكِيَةً وَ اَسْمَاعًا وَاعِيَةً وَ آرَاءً عَازِمَةً وَ اَلْبَابًا حَازِمَةً فَاتَّقُوا اللّٰهَ تَقِيَّةَ مَنْ سَمِعَ فَخَشَعَ وَ اقْتَرَفَ فَاعْتَرَفَ وَ وَجِلَ فَعَمِلَ وَ حَاذَرَ فَبَادَرَ وَ اَيْقَنَ فَاَحْسَنَ وَ عُبِّرَ فَاعْتَبَرَ وَ حُذِّرَ فَحَذِرَ وَ زُجِرَ فَازْدَجَرَ وَ اَجَابَ فَاَنَابَ وَ رَاجَعَ فَتَابَ، وَ اقْتَدَى فَاحْتَذَى وَ اُرِيَ فَرَاَى فَاَسْرَعَ طَالِبًا وَ نَجَا هَارِبًا فَاَفَادَ ذَخِيرَةً وَ اَطَابَ سَرِيرَةً وَ عَمَرَ مَعَادًا وَ اسْتَظْهَرَ زَادًا لِيَوْمِ رَحِيلِهِ وَ وَجْهِ سَبِيلِهِ وَ حَالِ حَاجَتِهِ وَ مَوْطِنِ فَاقَتِهِ وَ قَدَّمَ اَمَامَهُ لِدَارِ مُقَامِهِ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ جِهَةَ مَا خَلَقَكُمْ لَهُ وَ احْذَرُوا مِنْهُ كُنْهَ مَا حَذَّرَكُمْ مِنْ نَفْسِهِ وَ اسْتَحِقُّوا مِنْهُ مَا اَعَدَّ لَكُمْ بِالتَّنَجُّزِ لِصِدْقِ مِيعَادِهِ وَ الْحَذَرِ مِنْ هَوْلِ مَعَادِهِ.

## مِنْهَا

جَعَلَ لَكُمْ اَسْمَاعًا لِتَعِيَ مَا عَنَاهَا وَ اَبْصَارًا لِتَجْلُوَ عَنْ عَشَاهَا وَ اَشْلَاءً جَامِعَةً لِاَعْضَائِهَا مُلَائِمَةً لِاَحْنَائِهَا فِي تَرْكِيبِ صُوَرِهَا وَ مُدَدِ عُمُرِهَا بِاَبْدَانٍ قَائِمَةٍ بِاَرْفَاقِهَا وَ قُلُوبٍ رَائِدَةٍ لِاَرْزَاقِهَا فِي مُجَلِّلَاتِ نِعَمِهِ وَ مُوجِبَاتِ مِنَنِهِ وَ حَوَاجِزِ عَافِيَتِهِ وَ قَدَّرَ لَكُمْ اَعْمَارًا سَتَرَهَا عَنْكُمْ وَ خَلَّفَ لَكُمْ عِبَرًا مِنْ آثَارِ الْمَاضِينَ قَبْلَكُمْ مِنْ مُسْتَمْتَعِ خَلَاقِهِمْ وَ مُسْتَفْسَحِ خَنَاقِهِمْ

اَرْهَقَتْهُمُ الْمَنَايَا دُونَ الْآمَالِ وَ شَذَّبَهُمْ عَنْهَا تَخَرُّمُ الْآجَالِ لَمْ يَمْهَدُوا فِي سَلَامَةِ الْاَبْدَانِ وَ لَمْ يَعْتَبِرُوا فِي اُنُفِ الْاَوَانِ فَهَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ إِلاَّ حَوَانِيَ الْهَرَمِ وَ اَهْلُ غَضَارَةِ الصِّحَّةِ إِلاَّ نَوَازِلَ السَّقَمِ وَ اَهْلُ مُدَّةِ الْبَقَاءِ إِلاَّ آوِنَةَ الْفَنَاءِ مَعَ قُرْبِ الزِّيَالِ وَ اُزُوفِ الانْتِقَالِ وَ عَلَزِ الْقَلَقِ وَ اَلَمِ الْمَضَضِ وَ غُصَصِ الْجَرَضِ وَ تَلَفُّتِ الاسْتِغَاثَةِ بِنُصْرَةِ الْحَفَدَةِ وَ

الْأَقْرِبَاءِ وَ الْأَعِزَّةِ وَ الْقُرَنَاءِ فَهَلْ دَفَعَتِ الْأَقَارِبُ أَوْ نَفَعَتِ النَّوَاحِبُ وَ قَدْ غُودِرَ فِي مَحَلَّةِ الْأَمْوَاتِ رَهِينًا وَ فِي ضِيقِ الْمَضْجَعِ وَحِيدًا قَدْ هَتَكَتِ الْهَوَامُّ جِلْدَتَهُ وَ أَبْلَتِ النَّوَاهِكُ جِدَّتَهُ وَ عَفَتِ الْعَوَاصِفُ آثَارَهُ وَ مَحَا الْحَدَثَانُ مَعَالِمَهُ وَ صَارَتِ الْأَجْسَادُ شَحِبَةً بَعْدَ بَضَّتِهَا وَ الْعِظَامُ نَخِرَةً بَعْدَ قُوَّتِهَا وَ الْأَرْوَاحُ مُرْتَهَنَةً بِثِقَلِ أَعْبَائِهَا مُوقِنَةً بِغَيْبِ أَنْبَائِهَا لَا تُسْتَزَادُ مِنْ صَالِحِ عَمَلِهَا وَ لَا تُسْتَعْتَبُ مِنْ سَيِّءِ زَلَلِهَا.

أَوَلَسْتُمْ أَبْنَاءَ الْقَوْمِ وَ الْآبَاءَ وَ إِخْوَانَهُمْ وَ الْأَقْرِبَاءَ تَحْتَذُونَ أَمْثِلَتَهُمْ وَ تَرْكَبُونَ قِدَّتَهُمْ وَ تَطَئُونَ جَادَّتَهُمْ فَالْقُلُوبُ قَاسِيَةٌ عَنْ حَظِّهَا لَاهِيَةٌ عَنْ رُشْدِهَا سَالِكَةٌ فِي غَيْرِ مِضْمَارِهَا كَأَنَّ الْمَعْنِيَّ سِوَاهَا وَ كَأَنَّ الرُّشْدَ فِي إِحْرَازِ دُنْيَاهَا.

وَ اعْلَمُوا أَنَّ مَجَازَكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ وَ مَزَالِقِ دَحْضِهِ وَ أَهَاوِيلِ زَلَلِهِ وَ تَارَاتِ أَهْوَالِهِ.

فَاتَّقُوا اللَّهَ عِبَادَ اللَّهِ تَقِيَّةَ ذِي لُبٍّ شَغَلَ التَّفَكُّرُ قَلْبَهُ وَ أَنْصَبَ الْخَوْفُ بَدَنَهُ وَ أَسْهَرَ التَّهَجُّدُ غِرَارَ نَوْمِهِ وَ أَظْمَأَ الرَّجَاءُ هَوَاجِرَ يَوْمِهِ وَ ظَلَفَ الزُّهْدُ شَهَوَاتِهِ وَ أَوْجَفَ الذِّكْرُ بِلِسَانِهِ وَ قَدَّمَ الْخَوْفَ لِأَمَانِهِ وَ تَنَكَّبَ الْمَخَالِجَ عَنْ وَضَحِ السَّبِيلِ وَ سَلَكَ أَقْصَدَ الْمَسَالِكِ إِلَى النَّهْجِ الْمَطْلُوبِ وَ لَمْ تَفْتِلْهُ فَاتِلَاتُ الْغُرُورِ وَ لَمْ تَعْمَ عَلَيْهِ مُشْتَبِهَاتُ الْأُمُورِ. ظَافِرًا بِفَرْحَةِ الْبُشْرَى وَ رَاحَةِ النُّعْمَى فِي أَنْعَمِ نَوْمِهِ وَ آمَنِ يَوْمِهِ وَ قَدْ عَبَرَ مَعْبَرَ الْعَاجِلَةِ حَمِيدًا وَ قَدَّمَ زَادَ الْآجِلَةِ سَعِيدًا وَ بَادَرَ مِنْ وَجَلٍ وَ أَكْمَشَ فِي مَهَلٍ وَ رَغِبَ فِي طَلَبٍ وَ ذَهَبَ عَنْ هَرَبٍ وَ رَاقَبَ فِي يَوْمِهِ غَدَهُ وَ نَظَرَ قُدُمًا أَمَامَهُ فَكَفَى بِالْجَنَّةِ ثَوَابًا وَ نَوَالًا وَ كَفَى بِالنَّارِ عِقَابًا وَ وَبَالًا وَ كَفَى بِاللَّهِ مُنْتَقِمًا وَ نَصِيرًا وَ كَفَى بِالْكِتَابِ حَجِيجًا وَ خَصِيمًا.

أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ الَّذِي أَعْذَرَ بِمَا أَنْذَرَ وَ احْتَجَّ بِمَا نَهَجَ وَ حَذَّرَكُمْ عَدُوًّا نَفَذَ فِي الصُّدُورِ خَفِيًّا وَ نَفَثَ فِي الْآذَانِ نَجِيًّا فَأَضَلَّ وَ أَرْدَى وَ وَعَدَ فَمَنَّى وَ زَيَّنَ سَيِّئَاتِ الْجَرَائِمِ وَ هَوَّنَ مُوبِقَاتِ الْعَظَائِمِ حَتَّى إِذَا اسْتَدْرَجَ قَرِينَتَهُ وَ اسْتَغْلَقَ رَهِينَتَهُ أَنْكَرَ مَا زَيَّنَ وَ اسْتَعْظَمَ مَا هَوَّنَ وَ حَذَّرَ مَا أَمَّنَ.

## مِنْهَا فِي صِفَةِ خَلْقِ الْإِنْسَانِ

أَمْ هَذَا الَّذِي أَنْشَأَهُ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْحَامِ وَ شُغُفِ الْأَسْتَارِ نُطْفَةً دِهَاقًا وَ عَلَقَةً مِحَاقًا وَ جَنِينًا وَ رَاضِعًا وَ وَلِيدًا وَ يَافِعًا ثُمَّ مَنَحَهُ قَلْبًا حَافِظًا وَ لِسَانًا لَافِظًا وَ بَصَرًا لَاحِظًا لِيَفْهَمَ مُعْتَبِرًا وَ يُقَصِّرَ مُزْدَجِرًا حَتَّى إِذَا قَامَ اعْتِدَالُهُ وَ اسْتَوَى مِثَالُهُ نَفَرَ مُسْتَكْبِرًا وَ خَبَطَ سَادِرًا.

مَاتِحًا فِي غَرْبِ هَوَاهُ كَادِحًا سَعْيًا لِدُنْيَاهُ فِي لَذَّاتِ طَرَبِهِ وَ بَدَوَاتِ أَرَبِهِ ثُمَّ لَا يَحْتَسِبُ رَزِيَّةً وَ لَا يَخْشَعُ تَقِيَّةً فَمَاتَ فِي فِتْنَتِهِ غَرِيرًا وَ عَاشَ فِي هَفْوَتِهِ يَسِيرًا لَمْ يُفِدْ عِوَضًا وَ لَمْ يَقْضِ مُفْتَرَضًا دَهَمَتْهُ فَجَعَاتُ الْمَنِيَّةِ فِي غُبَّرِ جِمَاحِهِ وَ سَنَنِ مِرَاحِهِ فَظَلَّ سَادِرًا وَ بَاتَ سَاهِرًا فِي غَمَرَاتِ الْآلَامِ وَ طَوَارِقِ الْأَوْجَاعِ وَ الْأَسْقَامِ بَيْنَ أَخٍ شَقِيقٍ وَ وَالِدٍ شَفِيقٍ وَ دَاعِيَةٍ بِالْوَيْلِ جَزَعًا وَ لَادِمَةٍ لِلصَّدْرِ قَلَقًا وَ الْمَرْءُ فِي سَكْرَةٍ مُلْهِثَةٍ وَ غَمْرَةٍ كَارِثَةٍ وَ أَنَّةٍ مُوجِعَةٍ وَ جَذْبَةٍ مُكْرِبَةٍ وَ سَوْقَةٍ مُتْعِبَةٍ ثُمَّ أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ مُبْلِسًا وَ جُذِبَ مُنْقَادًا سَلِسًا ثُمَّ أُلْقِيَ عَلَى الْأَعْوَادِ رَجِيعَ وَصَبٍ وَ نِضْوَ سَقَمٍ تَحْمِلُهُ حَفَدَةُ الْوِلْدَانِ وَ حَشَدَةُ الْإِخْوَانِ إِلَى دَارِ غُرْبَتِهِ وَ مُنْقَطَعِ زَوْرَتِهِ وَ مُفْرَدِ وَحْشَتِهِ حَتَّى إِذَا انْصَرَفَ الْمُشَيِّعُ وَ رَجَعَ الْمُتَفَجِّعُ أُقْعِدَ فِي حُفْرَتِهِ نَجِيًّا لِبَهْتَةِ السُّؤَالِ وَ عَثْرَةِ الِامْتِحَانِ وَ أَعْظَمُ مَا هُنَالِكَ بَلِيَّةً نُزُولُ الْحَمِيمِ وَ تَصْلِيَةُ الْجَحِيمِ وَ فَوْرَاتُ السَّعِيرِ وَ سَوْرَاتُ الزَّفِيرِ لَا فَتْرَةٌ مُرِيحَةٌ وَ لَا دَعَةٌ مُزِيحَةٌ وَ لَا قُوَّةٌ حَاجِزَةٌ وَ لَا مَوْتَةٌ نَاجِزَةٌ وَ لَا سِنَةٌ مُسَلِّيَةٌ بَيْنَ أَطْوَارِ الْمَوْتَاتِ وَ عَذَابِ السَّاعَاتِ إِنَّا بِاللَّهِ عَائِذُونَ.

عِبَادَ اللَّهِ أَيْنَ الَّذِينَ عُمِّرُوا فَنَعِمُوا وَ عُلِّمُوا فَفَهِمُوا وَ أُنْظِرُوا فَلَهَوْا وَ سُلِّمُوا فَنَسُوا أُمْهِلُوا طَوِيلًا وَ مُنِحُوا جَمِيلًا وَ حُذِّرُوا أَلِيمًا وَ وُعِدُوا جَسِيمًا احْذَرُوا الذُّنُوبَ الْمُوَرِّطَةَ وَ الْعُيُوبَ الْمُسْخِطَةَ.

أُولِي الْأَبْصَارِ وَ الْأَسْمَاعِ وَ الْعَافِيَةِ وَ الْمَتَاعِ هَلْ مِنْ مَنَاصٍ أَوْ خَلَاصٍ أَوْ مَعَاذٍ أَوْ مَلَاذٍ أَوْ فِرَارٍ أَوْ مَحَارٍ أَمْ لَا فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ أَمْ أَيْنَ تُصْرَفُونَ أَمْ بِمَا ذَا تَغْتَرُّونَ وَ إِنَّمَا حَظُّ أَحَدِكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ذَاتِ الطُّولِ وَ الْعَرْضِ قِيدُ قَدِّهِ مُتَعَفِّرًا عَلَى خَدِّهِ الْآنَ عِبَادَ اللَّهِ وَ الْخِنَاقُ مُهْمَلٌ وَ الرُّوحُ مُرْسَلٌ فِي فَيْنَةِ الْإِرْشَادِ وَ رَاحَةِ الْأَجْسَادِ وَ بَاحَةِ الِاحْتِشَادِ وَ مَهَلِ الْبَقِيَّةِ وَ أُنُفِ الْمَشِيَّةِ وَ إِنْظَارِ التَّوْبَةِ وَ انْفِسَاحِ الْحَوْبَةِ قَبْلَ الضَّنْكِ وَ الْمَضِيقِ وَ الرَّوْعِ وَ الزُّهُوقِ وَ قَبْلَ قُدُومِ الْغَائِبِ الْمُنْتَظَرِ وَ إِخْذَةِ الْعَزِيزِ الْمُقْتَدِرِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 71:

## خطبہ عزاء

**حمد وصلوۃ:**

اس خطبہ کا نام خطبہ عزاء ہے جو امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے عجیب وغریب خطبوں میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت علی المرتضی

رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنی طاقت کے اعتبار سے بلند' اپنی بخشش کے لحاظ سے قریب ہے۔ ہر نفع وزیادتی کا عطا کرنے والا' اور ہر مصیبت و ابتلاء کا دور کرنے والا ہے۔ میں اُس کے کرم کی نوازشوں اور نعمتوں کی فراوانیوں کی بناء پر اس کی حمد وثناء کرتا ہوں میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ چونکہ وہ اول وظاہر ہے اور اس سے ہدایت چاہتا ہوں چونکہ وہ قریب تر اور ہادی ہے اور اس سے مدد چاہتا ہوں' چونکہ وہ قادر وتوانا ہے اور اُس پر بھروسہ کرتا ہوں' چونکہ وہ ہر طرح کی کفایت واعانت کرنے والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے عبد ورسول ﷺ ہیں۔ جنہیں احکام کے نفاذ اور حجت کے اتمام اور عبرتناک واقعات پیش کر کے پہلے سے متنبہ کر دینے کے لئے بھیجا۔

## آزمائش وانعامات:

خدا کے بندو! میں تمہیں اُس اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہارے (سمجھانے کے) لئے مثالیں پیش کیں اور تمہاری زندگی کے اوقات مقرر کیے۔ تمہیں (مختلف) لباسوں سے ڈھانپا اور تمہارے رزق کا سامان فراواں کیا۔ اُس نے تمہارا پورا جائزہ لے رکھا ہے اور تمہارے لئے جزا مقرر کی ہے اور تمہیں اپنی وسیع نعمتوں اور فراخ عطیوں سے نوازا اور موثر دلیلوں سے تمہیں متنبہ کر دیا ہے۔ وہ ایک ایک کر کے تمہیں گن چکا ہے اور اس مقام آزمائش ومحل عبرت میں اس نے تمہاری عمریں مقرر کر دی ہیں اس میں تمہاری آزمائش ہے اور اس کی درآمد وبرآمد پر تمہارا حساب ہوگا۔

## مٹ جانے والا دھوکا:

اس دنیا کا گھاٹ گندلا اور سیراب ہونے کی جگہ کیچڑ سے بھری ہوئی ہے۔ اس کا ظاہر خوشنما' اور باطن تباہ کن ہے۔ یہ ایک مٹ جانے والا دھوکا' غروب ہو جانے والی روشنی' ڈھل جانے والا سایہ اور جھکا ہوا ستون ہے۔

## موت وقبر:

جب اس سے نفرت کرنے والا اس سے دل لگا لیتا ہے اور اجنبی اس سے مطمئن ہو جاتا ہے' تو یہ اپنے پیروں کو اٹھا کر زمین پر دے مارتی ہے اور اپنے جال میں پھانس لیتی ہے اور اپنے تیروں کا نشانہ بنا لیتی ہے اور اُس کے گلے میں موت کا پھندا ڈال کر تنگ وتار قبر اور وحشت ناک منزل تک لے جاتی ہے کہ جہاں سے وہ اپنا ٹھکانا (جنت یا دوزخ دیکھ لے' اور اپنے کئے کا نتیجہ پالے۔

## کردار..... باہم ملے جلے:

بعد میں آنے والوں کی حالت بھی اگلوں کی سی ہے۔ نہ موت کانٹ چھانٹ سے منہ موڑتی ہے اور نہ باقی رہنے والے گناہ سے باز آتے ہیں۔ باہم ایک دوسرے کے طور طریقوں کی پیروی کرتے ہیں اور یکے بعد دیگرے منزل منتہا ومقام فنا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

## قیامت......سزا و جزاء:

یہاں تک کہ جب تمام معاملات ختم ہو جائیں گے اور دنیا کی عمر تمام ہو جائے گی اور قیامت کا ہنگام آجائے گا تو اللہ سب کو قبر کے گوشوں' پرندوں کے گھونسلوں' درندوں کے بھٹوں اور ہلاکت گاہوں سے نکالے گا۔ گروہ در گروہ' صامت و ساکت' ایستادہ وصف بستہ امر الٰہی کی طرف بڑھتے ہوئے اور اپنی جائے بازگشت کی جانب دوڑتے ہوئے' نگاہ قدرت ان پر حاوی اور پکارنے والے کی آواز ان سب کے کان میں آتی ہوئی ہوگی۔ اور ضعف و بے چارگی کی وجہ سے ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔ حیلے اور ترکیبیں غائب اور اُمیدیں منقطع ہو چکی ہوں گی۔ دل مایوسانہ خاموش ہو جائیں گے۔ پسینہ منہ میں پھندا ڈال دے گا۔ وحشت بڑھ جائے گی۔ اور جب انہیں آخری فیصلہ سنانے عملوں کا معاوضہ دینے' اور عذاب وعقوبت اور اجر وثواب کے لئے بلایا جائے گا' تو پکارنے والے کی گرجدار آواز سے کان لرز اٹھیں گے۔ یہ بندے اُس کے اقتدار کا ثبوت دینے کے لئے وجود میں آئے ہیں۔ اور غلبہ وتسلط کے ساتھ ان کی ترتیب ہوئی ہے۔ نزع کے وقت ان کی روحیں قبض کر لی جاتی ہیں اور قبروں میں رکھ دیئے جاتے ہیں۔ (جہاں) یہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور پھر قبروں سے اکیلے اٹھائے جائیں گے اور عملوں کے مطابق جزا پائیں گے اور سب کو الگ الگ حساب دینا ہوگا۔ انہیں دنیا میں رہتے ہوئے گلوخلاصی کا موقع دیا گیا تھا۔ اور سیدھا راستہ بھی دکھایا جا چکا تھا' اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مہلت بھی دی گئی تھی۔ شک وشبہات کی تاریکیاں ان سے دور کر دی گئی تھیں اور اس مدت حیات و آماجگاہ عمل میں انہیں کھلا چھوڑ دیا گیا تھا تاکہ آخرت میں دوڑ لگانے کی تیاری اور سوچ بچار سے مقصد کی تلاش کر لیں اور اتنی مہلت پائیں' جتنی فوائد کے حاصل کرنے اور اپنی آئندہ منزل کا سامان کرنے کے لئے ضروری ہے۔

## لاتعداد امثلہ:

یہ کتنی ہی صحیح مثالیں اور شفا بخش نصیحتیں ہیں۔ بشرطیکہ انہیں پاکیزہ دل اور سننے والے کان اور مضبوط رائیں اور ہوشیار عقلیں نصیب ہوں۔

## دنیا کے بندھنوں سے چھوٹنے والا:

اللہ سے ڈرو اس شخص کی مانند جس نے نصیحت کی باتوں کو سنا تو جھک گیا۔ گناہ کیا تو اس کا اعتراف کیا، ڈرا تو عمل کیا۔ خوف کیا تو نیکیوں کی طرف بڑھا۔ قیامت کا یقین کیا تو اچھے اعمال بجالایا۔ عبرتیں دلائی گئیں تو اس نے عبرت حاصل کی۔ خوف دلایا گیا تو برائیوں سے رک گیا۔ اللہ کی پکار پر لبیک کہی تو پھر اس کی طرف رخ موڑ لیا۔ اس کی طرف توبہ وانابت کے ساتھ متوجہ ہوا، (اگلوں کی) پوری پوری پیروی کی اور حق کے دکھائے جانے پر اُسے دیکھ لیا۔ ایسا شخص طلب حق کے لئے سرگرم عمل رہا اور دنیا کے بندھنوں سے چھوٹ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اُس نے اپنے لئے ذخیرہ فراہم کیا، باطن کو پاک وصاف رکھا' آخرت کا گھر آباد کر لیا، سفر آخرت اور اُس کی راہ نوردی کے لئے اور احتیاج کے مواقع اور فکر فاقہ کے مقامات کے پیش نظر اس نے زاد راہ اپنے ہمراہ بار کر لیا ہے۔

## ہول قیامت:

اللہ کے بندو! اپنے پیدا ہونے کی غرض وغایت کے پیش نظر اُس سے ڈرتے رہو' اور جس حد تک اُس نے تمہیں ڈرایا ہے۔ اُس حد تک اُس سے خوف کھاتے رہو' اور اس سے اس کے سچے وعدے کا ایفاء چاہتے ہوئے اور ہول قیامت سے ڈرتے ہوئے ان چیزوں کا استحقاق پیدا کرو' جواس نے تمہارے لئے مہیا کر رکھی ہیں۔

## اعضائے جسمانی اور عمریں:

اس نے تمہارے لئے کان بنائے تا کہ ضروری اور اہم چیزوں کو سن کر محفوظ رکھیں' اور اس نے تمہیں آنکھیں دی ہیں تا کہ وہ کوری و بے بصری سے نکل کر روشن وضیا بار رہوں اور جسم کے مختلف حصے جن میں سے ہر ایک میں بہت سے اعضاء ہیں جن کے پیچ وخم اُن کی مناسبت سے ہیں اپنی صورتوں کی ترکیب اور عمر کی مدتوں کے تناسب کے ساتھ ساتھ ایسے بدنوں کے ساتھ جو اپنی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں اور ایسے دلوں کے ساتھ ہیں جو اپنی غذائے روحانی کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ علاوہ دیگر بڑی نعمتوں اور احسان مند بنانیوالی بخششوں اور سلامتی کے حصاروں کے اور اس نے تمہاری عمریں مقرر کر دی ہیں جنہیں تم سے مخفی رکھا ہے۔

## گزشتہ ادوار اور ان کے اہل......عبرت ہی عبرت

گزشتہ لوگوں کے حالات وواقعات سے تمہارے لئے عبرت اندوزی کے مواقع باقی رکھ چھوڑے ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنے حظ نصیب سے لذت اندوز تھے اور کھلے بندوں آزاد پھرتے تھے کس طرح اُمیدوں کے برآنے سے پہلے موت نے انہیں جالیا اور عمر کے ہاتھ نے انہیں اُن امیدوں سے دور کر دیا۔ اس وقت انہوں نے کچھ سامان نہ کیا کہ جب بدن تندرست تھے اور اس وقت عبرت ونصیحت حاصل نہ کی کہ جب جوانی کا دور تھا۔ کیا یہ بھر پور جوانی والے کمر جھکا دینے والے بڑھاپے کے منتظر ہیں اور صحت کی تروتازگی والے ٹوٹ پڑنے والی بیماریوں کے انتظار میں ہیں۔ اور یہ زندگی والے فنا کی گھڑیاں دیکھ رہے ہیں؟ جب چل چلاؤ کا ہنگام نزدیک اور کوچ قریب ہوگا اور بستر مرگ پر قلق واضطراب کی بے قراریاں اور سوز وتپش کی بے چینیاں اور لعاب دہن کے پھندے ہونگے اور عزیز واقارب اور اولاد واحباب سے مدد کے لیے فریاد کرتے ہوئے ادھر ادھر کروٹیں بدلنے کا وقت آگیا ہوگا' تو کیا قریبیوں نے موت کو روک لیا یا رونے والیوں کے (رونے نے) کچھ فائدہ پہنچایا۔؟ اُسے تو قبرستان میں قبر کے ایک تنگ گوشے کے اندر جکڑ باندھ کر اکیلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ سانپ اور بچھوؤں نے اس کی جلد کو چھلنی کر دیا ہے۔ اور (وہاں کی) پامالیوں نے اس کی تروتازگی کو فنا کر دیا ہے۔ آندھیوں نے اس کے آثار مٹاڈالے اور حادثات نے اس کے نشانات تک محو کر دیئے۔ تروتازہ جسم لاغر وپژمردہ ہوگئے۔ ہڈیاں گل سڑ گئیں اور روحیں گناہ کے بارگراں کے نیچے دبی پڑی ہیں اور غیب کی خبروں پر یقین کر چکی ہیں، لیکن ان کے لئے اب نہ اچھے عملوں میں اضافہ کی کوئی صورت اور نہ بداعمالیوں سے توبہ کی کچھ گنجائش ہے۔

## سابقہ امم سے تعلق:

کیا تم انہی مر چکنے والوں کے بیٹے' باپ' بھائی' اور قریبی نہیں ہو۔؟ آخر تمہیں بھی تو ہو بہو انہی کے سے حالات کا سامنا کرنا اور انہی کی راہ پر چلنا ہے' اور انہی کی شاہرہ پر گزرنا ہے۔ مگر دل اب بھی حظ و سعادت سے بے رغبت اور ہدایت سے بے پروا ہیں اور غلط میدان میں جا رہے ہیں۔ گویا ان کے علاوہ کوئی اور مراد و مخاطب ہے' اور گویا ان کے لئے دنیا سمیٹ لینا ہی صحیح راستہ ہے۔ یاد رکھو کہ تمہیں گزرنا ہے صراط پر اور وہاں کی ایسی جگہوں پر جہاں قدم لڑکھڑانے لگتے ہیں۔ اور پیر پھسل جاتے ہیں اور قدم قدم پر خوف و دہشت کے خطرات ہیں۔

## مرد زیرک کی مثل:

اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح وہ مرد زیرک و دانا ڈرتا ہے کہ جس کے دل کو (عقبیٰ کی) سوچ بچار نے اور چیزوں سے غافل کر دیا ہو اور خوف نے اُس کے بدن کو تعب و کلفت میں ڈال دیا ہو' اور نماز شب نے اس کی تھوڑی بہت نیند کو بھی بیداری سے بدل دیا ہو۔ اور اُمید ثواب میں اس کے دن کی تپتی ہوئی دوپہریں پیاس میں گزرتی ہوں اور زہد و ورع نے اس کی خواہشوں کو روک دیا ہو۔ اور ذکر الٰہی سے اُس کی زبان ہر وقت حرکت میں ہو۔ خطروں کے آنے سے پہلے اس نے خوف کھایا ہو اور کٹی پھٹی راہوں سے بچتا ہوا سیدھی راہ پر ہو لیا ہو' اور راہ مقصود پر آنے کے لئے سیدھا راستہ اختیار کیا ہو' نہ خوش فریبیوں نے اس میں پیچ و تاب پیدا کیا ہو' اور نہ مشتبہ باتوں نے اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا ہو۔ بشارت کی خوشیوں اور نعمت کی آسائشوں کو پا کر میٹھی نیند سوتا ہے۔ اور امن چین سے دن گزارتا ہے۔ وہ دنیا کی عبور گاہ سے قابل تعریف سیرت کے ساتھ گذر گیا اور آخرت کی منزل پر سعادتوں کے ساتھ پہنچا۔ وہاں کے خطروں کے پیش نظر اس نے نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا اور اچھائیوں کے لئے اس وقفہ حیات میں تیز گام چلا۔ طلب آخرت میں دلجمعی و رغبت سے بڑھتا گیا اور برائیوں سے بھاگتا رہا۔

## انتقام و حجت:

آج کے لئے دوزخ سے بڑھ کر کیا ہوگا؟ اور انتقام لینے اور مدد کرنے کے لئے اللہ سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے؟ اور سند و حجت بن کر اپنے خلاف سامنے آنے کے لئے قرآن سے بڑھ کر کیا ہے۔؟

## عذر تراشی اور شیطان کا بہکاوا:

میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے ڈرانے والی چیزوں کے ذریعے عذر تراشی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی' اور سیدھی راہ دکھا کر حجت تمام کر دی ہے اور تمہیں اُس دشمن سے ہوشیار کر دیا ہے جو چپکے سے سینوں میں نفوذ کر جاتا ہے اور کانا پھوسی کرتے ہوئے کانوں میں پھونک دیتا ہے۔ چنانچہ وہ گمراہ کر کے تباہ و برباد کر دیتا ہے اور وعدے کر کے طفل تسلیوں سے ڈھارس بندھائے رکھتا ہے۔ پہلے تو بڑے سے بڑے جرموں کو سنوار کر سامنے لاتا ہے اور بڑے بڑے مہلک گناہوں کو ہلکا اور سبک کر کے دکھاتا ہے۔ اور جب بہکائے ہوئے نفس کو گمراہی کے ڈھوے پر لگا دیتا ہے اور اُسے

اپنے پھندوں میں اچھی طرح جکڑ لیتا ہے تو جسے سجایا تھا اس کو برا کہنے لگتا ہے اور جسے ہلکا اور سبک دکھایا تھا اس کی گراں باری واہمیت بتاتا ہے۔ اور جس نے مطمئن اور بے خوف کیا تھا۔ اس سے ڈرانے لگتا ہے۔

## پیدائش انسان اور انسان کا غرور و تکبر:

یا پھر اسے دیکھو جسے (اللہ نے) ماں کے پیٹ کی اندھیاریوں اور پردے کی اندرونی تہوں میں بنایا۔ جو ایک (جراثیم حیات) سے چھلکتا ہوا نطفہ اور بے شکل وصورت منجمد خون تھا۔ پھر انسانی خدوخال کے سانچے میں ڈھل کر) جنین بنا اور پھر طفل شیر خوار اور پھر حد رضاعت سے نکل کر طفل نوخیز اور پھر پورا بولنے والی زبان اور دیکھنے والی آنکھیں دیں تاکہ عبرت حاصل کرتے ہوئے کچھ سمجھے بوجھے اور نصیحت کا اثر لیتے ہوئے برائیوں سے باز رہے مگر ہوا یہ کہ جب اس کے اعضاء میں توازن اور اعتدال پیدا ہو گیا اور اس کا قد وقامت اپنی بلندی پر پہنچ گیا تو غرور و سرمستی میں آ کر ہدایت سے بھڑک اٹھا' اور اندھا دھند بھٹکنے لگا۔ اس طرح کہ رندی وہوس ناکی کے ڈول بھر بھر کے کھینچ رہا تھا اور نشاط وطرب کی کیفیتوں اور ہوس بازی کی تمناؤں کو پورا کرنے میں جان کھپائے ہوئے تھا۔ نہ کسی مصیبت کو خاطر میں لاتا تھا نہ کسی ڈر اندیشے کا اثر لیتا تھا۔ آخر انہی شوریدگیوں میں غافل و مدہوش حالت میں مر گیا اور جو تھوڑی بہت زندگی تھی اسے بیہودگیوں میں گزار گیا نہ ثواب کمایا نہ کوئی فریضہ پورا کیا۔

## موت کا ہتھوڑا اور مابعد الموت:

ابھی وہ باقی ماندہ سرکشیوں کی راہ ہی میں تھا کہ موت لانے والی بیماریاں اس پر ٹوٹ پڑیں کہ وہ بھونچکا سا ہو کر رہ گیا اور اس نے رات اندوہ ومصیبت کی کلفتوں اور درد وآلام کی سختیوں میں جاگتے ہوئے اس طرح گزار دی کہ وہ حقیقی بھائی' مہربان باپ' بے چینی سے فریاد کرنیوالی ماں اور بیقراری سے سینہ کوٹنے والی بہن کے سامنے سکرات کی مدہوشیوں اور سخت بدحواسیوں اور دردناک چیخوں اور سانس اکھڑنے کی بے چینیوں اور نزع کی درماندہ کر دینے والی شدتوں میں پڑا ہوا تھا۔ پھر اُسے کفن میں نامرادی کے عالم میں لپیٹ دیا گیا اور وہ بڑے چپکے سے بلا مزاحمت دوسروں کی نقل وحرکت کا پابند رہا۔ پھر اُسے تختے پر ڈالا گیا۔ اس عالم میں کہ وہ محنت مشقت سے خستہ حال اور بیماریوں کے سبب سے نڈھال ہو چکا تھا۔ اسے سہارا دینے والے نوجوانوں' اور تعاون کرنے والے بھائیوں نے کاندھا دے کر پردیس کے گھر تک پہنچا دیا کہ جہاں میل ملاقات کے سارے سلسلے ٹوٹ جاتے ہیں اور جب مشایعت کرنے والے اور مصیبت زدہ عزیز واقارب پلٹ آئے' تو اسے قبر کے گڑھے میں اٹھا کر بٹھا دیا گیا۔ فرشتوں کے سوال وجواب کے واسطے سوال کی دہشتوں اور امتحان کی ٹھوکریں کھانے کے لئے اور پھر وہاں کی سب سے بڑی آفت کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی اور جہنم میں داخل ہونا ہے اور دوزخ کی لپٹیں اور بھڑکتے ہوئے شعلوں کی تیزیاں ہیں نہ اس میں راحت کے لئے کوئی وقفہ ہے اور نہ سکون وراحت کے لئے کچھ دیر کے لئے بچاؤ ہے۔ نہ روکنے والی کوئی قوت ہے' اور نہ اب سکون دینے والی موت' نہ تکلیف کو بھلا دینے کے لئے نیند' بلکہ وہ ہر وقت قسم قسم کی موتوں اور گھڑی گھڑی کے نت نئے عذابوں میں ہوگا۔ ہم اللہ ہی سے پناہ کے خواستگار ہیں۔

## بچاؤ کی جگہ:

اللہ کے بندو! وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں عمریں دی گئیں تو وہ نعمتوں سے بہرہ یاب ہوتے رہے اور انہیں بتایا گیا تو وہ سب کچھ سمجھ گئے اور وقت دیا گیا تو انہوں نے وقت غفلت میں گزار دیا' اور صحیح وسالم رکھے گئے تو اس نعمت کو بھول گئے۔ انہیں لمبی مہلت دی گئی تھی' اچھی اچھی چیزیں بھی انہیں بخشی گئی تھیں' دردناک عذاب سے انہیں ڈرایا بھی گیا تھا اور بڑی چیزوں کے اُن سے وعدے بھی کیے گئے تھے۔ (تو اب تم ہی) ورطۂ ہلاکت میں ڈالنے والے گناہوں اور اللہ کو ناراض کرنے والی خطاؤں سے بچتے رہو۔

اے چشم وگوش رکھنے والو! اے صحت وثروت والو! کیا بچاؤ کی کوئی جگہ یا چھٹکارے کی کوئی گنجائش ہے؟ یا کوئی پناہ گاہ یا ٹھکانا ہے؟ بھاگ نکلنے کا موقع یا پھر دنیا میں پلٹ کر آنے کی کوئی صورت ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر کہاں بھٹک رہے ہو' اور کدھر کا رخ کئے ہوئے ہو' یا کن چیزوں کے فریب میں آ گئے ہو؟ حالانکہ اس لمبی چوڑی زمین میں سے تم میں سے ہر ایک کا حصہ اپنے قد بھر کا ٹکڑا ہی تو ہے کہ جس میں وہ مٹی سے اٹا ہوا رخسار کے بل پڑا ہوگا۔ یہ ابھی غنیمت ہے خدا کے بندے' جبکہ گردن میں پھندا نہیں پڑا ہوا ہے اور روح بھی آزاد ہے۔ ہدایت حاصل کرنے کی فرصت اور جسموں کی راحت اور ملسوں کے اجتماع اور زندگی کی بقایا مہلت اور از سرِنو اختیار سے کام لینے کے مواقع اور توبہ کی گنجائش' اور اطمینان کی حالت میں قبل اس کے کہ تنگی وضیق میں پڑ جائے اور خوف واضمحلال اس پر چھا جائے اور قبل اس کے کہ موت آ جائے اور قادر وغالب کی گرفت اُسے جکڑ لے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تو بدن لرزنے لگے' رونگٹے کھڑے ہو گئے' آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور دل کانپ اُٹھے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 72:

### و من کلام له عَلَيهِ السَّلامُ فِي صِفة الدُّنيا

مَا اَصِفُ مِنْ دَارٍ اَوَّلُهَا عَنَاءٌ وَ آخِرُهَا فَنَاءٌ فِي حَلَالِهَا حِسَابٌ وَفِي حَرَامِهَا عِقَابٌ مَنِ اسْتَغْنَى فِيهَا فُتِنَ وَ مَنِ افْتَقَرَ فِيهَا حَزِنَ وَ مَنْ سَاعَاهَا فَاتَتْهُ وَ مَنْ قَعَدَ عَنْهَا وَ اتَتْهُ وَ مَنْ اَبْصَرَ بِهَا بَصَّرَتْهُ وَ مَنْ اَبْصَرَ اِلَيْهَا اَعْمَتْهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 72:

# دنیا کی ابتداء وانتہاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دنیا کی صفات کے بارے میں فرمایا:

میں اس دنیا کے بارے میں کیا کہوں جس کی ابتدا رنج وغم اور انتہا فنا ونیستی ہے۔ اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عتاب۔ جو اس میں غنی ہو جائے وہ آزمائشوں میں مبتلا ہو جائے وہ رنجیدہ وافسردہ ہو جائے۔ جو اس کی طرف دوڑ لگائے اس کے ہاتھ سے نکل جائے اور جو منہ پھیر کر بیٹھ رہے اس کے پاس حاضر ہو جائے۔ جو اس کو ذریعہ بنا کر آگے دیکھے اسے بینا بنا دے اور جو اس کو منظور بنا لے اسے اندھا بنا دے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 73:

# و من خطبة

اَمَا وَ اللّٰهِ اِنِّی لَیَمْنَعُنِی مِنَ اللَّعِبِ ذِکْرُ الْمَوْتِ وَ اِنَّهٗ لَیَمْنَعُهٗ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ نِسْیَانُ الْاٰخِرَةِ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 73:

# مذاق اور موت

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خبردار! موت کی یاد مجھے شوخی (مذاق) اور کھیل سے دور رکھتی ہے اور آخرت فراموشی نے عمرو کو گفتار حق سے روک رکھا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 74:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَدْ عَلِمَ السَّرَآئِرَ وَ خَبَرَ الضَّمَائِرَ لَهُ الْاِحَاطَةُ بِكُلِّ شَیْءٍ وَ الْغَلَبَةُ لِكُلِّ شَیْءٍ وَ الْقُوَّةُ عَلٰی كُلِّ

شَيْءٍ عظة الناس فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُ مِنْكُمْ فِي اَيَّامِ مَهَلِهِ قَبْلَ إِرْهَاقِ اَجَلِهِ وَ فِي فَرَاغِهِ قَبْلَ اَوَانِ شُغُلِهِ وَ فِيْ مُتَنَفَّسِهِ قَبْلَ اَنْ يُؤْخَذَ بِكَظَمِهِ وَ لْيُمَهِّدْ لِنَفْسِهِ وَ قَدَمِهِ وَ لْيَتَزَوَّدْ مِنْ دَارِ ظَعْنِهِ لِدَارِ إِقَامَتِهِ.
فَاللَّهَ اللَّهَ اَيُّهَا النَّاسُ فِيمَا اسْتَحْفَظَكُمْ مِنْ كِتَابِهِ وَ اسْتَوْدَعَكُمْ مِنْ حُقُوقِهِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثًا وَ لَمْ يَتْرُكْكُمْ سُدًى وَ لَمْ يَدَعْكُمْ فِي جَهَالَةٍ وَ لَا عَمًى قَدْ سَمَّى آثَارَكُمْ وَ عَلِمَ اَعْمَالَكُمْ وَ كَتَبَ آجَالَكُمْ وَ اَنْزَلَ عَلَيْكُمُ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ
وَ عَمَّرَ فِيكُمْ نَبِيَّهُ اَزْمَانًا حَتَّى اَكْمَلَ لَهُ وَ لَكُمْ فِيمَا اَنْزَلَ مِنْ كِتَابِهِ دِينَهُ الَّذِي رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَ اَنْهَى إِلَيْكُمْ عَلَى لِسَانِهِ مَحَابَّهُ مِنَ الْاَعْمَالِ وَ مَكَارِهَهُ وَ نَوَاهِيَهُ وَ اَوَامِرَهُ وَ اَلْقَى إِلَيْكُمُ الْمَعْذِرَةَ وَ اتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الْحُجَّةَ وَ قَدَّمَ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ وَ اَنْذَرَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَاسْتَدْرِكُوا بَقِيَّةَ اَيَّامِكُمْ، وَ اصْبِرُوا لَهَا اَنْفُسَكُمْ فَإِنَّهَا قَلِيلٌ فِي كَثِيرِ الْاَيَّامِ الَّتِي تَكُونُ مِنْكُمْ فِيهَا الْغَفْلَةُ وَ التَّشَاغُلُ عَنِ الْمَوْعِظَةِ وَ لَا تُرَخِّصُوا لِاَنْفُسِكُمْ فَتَذْهَبَ بِكُمُ الرُّخَصُ مَذَاهِبَ الظَّلَمَةِ وَ لَا تُدَاهِنُوا فَيَهْجُمَ بِكُمُ الْإِدْهَانُ عَلَى الْمَعْصِيَةِ.
عِبَادَ اللَّهِ إِنَّ اَنْصَحَ النَّاسِ لِنَفْسِهِ اَطْوَعُهُمْ لِرَبِّهِ وَ إِنَّ اَغَشَّهُمْ لِنَفْسِهِ اَعْصَاهُمْ لِرَبِّهِ وَ الْمَغْبُونُ مَنْ غَبَنَ نَفْسَهُ وَ الْمَغْبُوطُ مَنْ سَلِمَ لَهُ دِينُهُ وَ السَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ وَ الشَّقِيُّ مَنِ انْخَدَعَ لِهَوَاهُ وَ غُرُورِهِ وَ اعْلَمُوا اَنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَ مُجَالَسَةَ اَهْلِ الْهَوَى مَنْسَاةٌ لِلْإِيمَانِ وَ مَحْضَرَةٌ لِلشَّيْطَانِ جَانِبُوا الْكَذِبَ فَإِنَّهُ مُجَانِبٌ لِلْإِيمَانِ.
الصَّادِقُ عَلَى شَفَا مَنْجَاةٍ وَ كَرَامَةٍ وَ الْكَاذِبُ عَلَى شَرَفِ مَهْوَاةٍ وَ مَهَانَةٍ وَ لَا تَحَاسَدُوا فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ لَا تَبَاغَضُوا فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ وَ اعْلَمُوا اَنَّ الْاَمَلَ يُسْهِي الْعَقْلَ وَ يُنْسِي الذِّكْرَ فَاَكْذِبُوا الْاَمَلَ فَإِنَّهُ غُرُورٌ وَ صَاحِبُهُ مَغْرُورٌ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 74:

# نفس کا خیر خواہ

### موت کے حائل ہونے سے پہلے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ دل کی نیتوں اور اندر کے بھیدوں کو جانتا پہچانتا ہے۔ وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور ہر شے پر چھایا ہوا ہے اور ہر

چیز پر اس کا زور چلتا ہے تم میں سے جسے کچھ کرنا ہو، اُسے موت کے حائل ہونے سے پہلے مہلت کے دنوں میں اور مصروفیت سے قبل فرصت کے لمحوں میں اور گلا گھٹنے سے پہلے سانس چلنے کے زمانہ میں کر لینا چاہئے۔ وہ اپنے لئے اور اپنی منزل پر پہنچنے کے لئے سامان کو مہیا کر لے اور اس گذرگاہ سے منزل اقامت کے لئے زاد فراہم کرتا جائے۔

## حقوق وفرائض کی ادائیگی:

اے لوگو! اللہ نے اپنی کتاب میں جن چیزوں کی حفاظت تم سے چاہی ہے اور جو حقوق تمہارے ذمے کیے ہیں اُن کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ نے تمہیں بے کار پیدا نہیں کیا اور نہ اُس نے تمہیں بے قید و بند جہالت و گمراہی میں کھلا چھوڑ دیا ہے۔

## اچھے برے عمل اور قیام حجت:

اُس نے تمہارے کرنے اور نہ کرنے کے اچھے برے کام تجویز کر دیئے اور (پیغمبر ﷺ کے ذریعے) سکھا دیئے ہیں۔ اُس نے تمہاری عمریں لکھ دی ہیں، اور تمہاری طرف ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے اور اپنے نبی ﷺ کو زندگی دے کر مدتوں تم میں رکھا، یہاں تک کہ اُس نے اپنی اُتاری ہوئی کتاب میں اپنے نبی ﷺ کے لئے اور تمہارے لئے اس دین کو جو اُسے پسند ہے کامل کر دیا۔ اور اُن کی زبان سے اپنے پسندیدہ اور ناپسندیدہ افعال کی تفصیل اور اپنے اوامر و نواہی تم تک پہنچائے۔ اُس نے اپنے دلائل تمہارے سامنے رکھ دیئے اور تم پر اپنی حجت قائم کر دی اور پہلے سے ڈرا دھمکا دیا۔ اور آنے والے سخت عذاب سے خبردار کر دیا۔

## آنے والے تھوڑے دن:

اب تم اپنی زندگی کے بقیہ دنوں میں پہلی کوتاہیوں کی تلافی کرو اور اپنے نفسوں کو اُن دنوں کی کلفتوں کا متحمل بناؤ۔ اس لئے کہ یہ دن تو ان دنوں کے مقابلے میں بہت کم ہیں جو تمہاری غفلتوں میں بیت گئے اور وعظ و پند سے بے رخی میں کٹ گئے۔ اپنے نفسوں کے لئے جائز چیزوں میں بھی ڈھیل نہ دو، ورنہ یہ ڈھیل تمہیں ظالموں کی راہ پر ڈال دے گی۔ اور مکروہات میں بھی سہل انگاری سے کام نہ لو، ورنہ یہ نرم روی اور بے پرواہی تمہیں معصیت کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔

## خیر خواہ اور بدبخت نفس:

اللہ کے بندو! لوگوں میں وہی سب سے زیادہ اپنے نفس کا خیر خواہ ہے، جو اپنے اللہ کا سب سے زیادہ مطیع و فرمانبردار ہے اور وہی سب سے زیادہ اپنے نفس کو فریب دینے والا ہے جو اپنے اللہ کا سب سے زیادہ گنہگار رہے۔ اصلی فریب خوردہ وہ ہے جس نے اپنے نفس کو فریب دے کر نقصان پہنچایا۔ اور قابل رشک و غبطہ وہ ہے جس کا دین محفوظ رہا، اور نیک بخت وہ ہے جس نے دوسروں سے پند و نصیحت کو حاصل کر لیا اور بدبخت وہ ہے جو ہوا و ہوس کے چکر میں پڑ گیا اور یاد رکھو! کہ تھوڑا سا ریا

بھی شرک ہے اور ہوس پرستوں کی مصاحبت ایمان فراموشی کی منزل اور شیطان کی آمد کا مقام ہے۔

**سچ اور جھوٹ:**

راست گفتار نجات اور بزرگی کی بلندیوں پر ہے اور دروغ گو پستی و ذلت کے کنارے پر ہے باہم حسد نہ کرو۔ اس لئے کہ حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔ اور کینہ و بغض نہ رکھو۔ اس لئے کہ یہ نیکیوں کو چھیل ڈالتا ہے، اور سمجھ لو کہ آرزوئیں عقلوں پر سہو کا، اور یاد الٰہی پر نسیان کا پردہ ڈال دیتی ہیں۔ اُمیدوں کو جھٹلاؤ۔ اس لئے کہ یہ دھوکا ہیں اور اُمیدیں باندھنے والا فریب خوردہ ہے۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 75:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلَهَ اِلا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ الاَوَّلُ لا شَيْءَ قَبْلَهُ وَ الآخِرُ لا غَايَةَ لَهُ لا تَقَعُ الاَوْهَامُ لَهُ عَلَى صِفَةٍ وَ لا تَعْقِدُ الْقُلُوْبُ مِنْهُ عَلَى كَيْفِيَّةٍ وَ لا تَنَالُهُ التَّجْزِئَةُ وَ التَّبْعِيضُ وَ لا تُحِيطُ بِهِ الاَبْصَارُ وَ الْقُلُوْبُ.

## مِنْهَا

فَاتَّعِظُوا عِبَادَ اللّٰهِ بِالْعِبَرِ النَّوَافِعِ وَ اعْتَبِرُوْا بِالْآيِ السَّوَاطِعِ وَ ازْدَجِرُوا بِالنُّذُرِ الْبَوَالِغِ وَ انْتَفِعُوا بِالذِّكْرِ وَ الْمَوَاعِظِ فَكَاَنْ قَدْ عَلِقَتْكُمْ مَخَالِبُ الْمَنِيَّةِ وَ انْقَطَعَتْ مِنْكُمْ عَلائِقُ الاُمْنِيَّةِ وَ دَهِمَتْكُمْ مُفْظِعَاتُ الاُمُورِ وَ السِّيَاقَةُ إِلَى الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ وَ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَ شَهِيدٌ سَائِقٌ يَسُوقُهَا إِلَى مَحْشَرِهَا وَ شَاهِدٌ يَشْهَدُ عَلَيْهَا بِعَمَلِهَا.

## مِنْهَا فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ

دَرَجَاتٌ مُتَفَاضِلاتٌ وَ مَنَازِلُ مُتَفَاوِتَاتٌ لا يَنْقَطِعُ نَعِيمُهَا وَ لا يَظْعَنُ مُقِيمُهَا وَ لا يَهْرَمُ خَالِدُهَا وَ لا يَبْاَسُ سَاكِنُهَا

☆☆☆

## خطبہ نمبر 75:

# اعمال کی نگرانی

### صفات باری تعالیٰ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ ایسا اول ہے جس سے پہلے کچھ نہیں ہے اور ایسا آخر ہے جس کی کوئی حد معین نہیں ہے۔ خیالات اس کی کسی صفت کا ادراک نہیں کر سکتے ہیں اور دل اس کی کوئی کیفیت طے نہیں کر سکتا ہے۔ اس کی ذات کے نہ اجزا ہیں اور نہ ٹکڑے اور نہ وہ دل ونگاہ کے احاطہ کے اندر آ سکتا ہے۔

### اثر وموعظت:

بندگان خدا! مفید عبرتوں سے نصیحت حاصل کرو اور واضح نشانیوں سے عبرت کو بلیغ ڈرانے والی چیزوں سے اثر قبول کرو اور ذکر وموعظت سے فائدہ حاصل کرو۔ یہ سمجھو کہ گویا موت اپنے پنجے تمہارے اندر گاڑ چکی ہے اور امیدوں کے رشتے تم سے منقطع ہو چکے ہیں اور دہشت ناک حالات نے تم پر حملہ کر دیا ہے اور آخری منزل کی طرف لے جانے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ یاد رکھو کہ "ہر نفس کے ساتھ ایک ہنکانے والا ہے اور ایک گواہ رہتا ہے"۔ ہنکانے والا قیامت کی طرف کھینچ کر لے جا رہا ہے اور گواہی دینے والا اعمال کی نگرانی کر رہا ہے۔

### صفات جنت:

جنت کے درجات مختلف اور اس کی منزلیں پست وبلند ہیں لیکن اس کی نعمتیں ختم ہونے والی نہیں ہیں اور اس کے باشندوں کو کہیں اور کوچ کرنا نہیں ہے۔ اس میں ہمیشہ رہنے والا کبھی بوڑھا نہیں ہوتا اور اس کے رہنے والوں کو فقر وفاقہ سے سابقہ نہیں پڑتا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 76:

### ومن خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ اَحَبِّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَيْهِ عَبْدًا اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَاسْتَشْعَرَ الْحُزْنَ وَ تَجَلْبَبَ

الْخَوْفَ فَزَهَرَ مِصْبَاحُ الْهُدَى فِي قَلْبِهِ وَ اَعَدَّ الْقِرَى لِيَوْمِهِ النَّازِلِ بِهِ فَقَرَّبَ عَلَى نَفْسِهِ الْبَعِيدَ وَ هَوَّنَ الشَّدِيدَ نَظَرَ فَاَبْصَرَ وَ ذَكَرَ فَاسْتَكْثَرَ وَارْتَوَى مِنْ عَذْبٍ فُرَاتٍ سُهِّلَتْ لَهُ مَوَارِدُهُ فَشَرِبَ نَهَلاً وَ سَلَكَ سَبِيلاً جَدَدا.

قَدْ خَلَعَ سَرَابِيلَ الشَّهَوَاتِ وَ تَخَلَّى مِنَ الْهُمُومِ إِلا هَمّا وَاحِدا انْفَرَدَ بِهِ فَخَرَجَ مِنْ صِفَةِ الْعَمَى وَ مُشَارَكَةِ اَهْلِ الْهَوَى وَ صَارَ مِنْ مَفَاتِيحِ اَبْوَابِ الْهُدَى وَ مَغَالِيقِ اَبْوَابِ الرَّدَى قَدْ اَبْصَرَ طَرِيقَهُ وَ سَلَكَ سَبِيلَهُ وَ عَرَفَ مَنَارَهُ وَ قَطَعَ غِمَارَهُ وَ اسْتَمْسَكَ مِنَ الْعُرَى بِاَوْثَقِهَا وَ مِنَ الْحِبَالِ بِاَمْتَنِهَا فَهُوَ مِنَ الْيَقِينِ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الشَّمْسِ قَدْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ فِي اَرْفَعِ الاُمُورِ مِنْ إِصْدَارِ كُلِّ وَارِدٍ عَلَيْهِ وَ تَصْيِيرِ كُلِّ فَرْعٍ إِلَى اَصْلِهِ مِصْبَاحُ ظُلُمَاتٍ كَشَّافُ عَشَوَاتٍ مِفْتَاحُ مُبْهَمَاتٍ دَفَّاعُ مُعْضِلاَتٍ دَلِيلُ فَلَوَاتٍ يَقُولُ فَيُفْهِمُ وَ يَسْكُتُ فَيَسْلَمُ قَدْ اَخْلَصَ لِلَّهِ فَاسْتَخْلَصَهُ.

فَهُوَ مِنْ مَعَادِنِ دِينِهِ وَ اَوْتَادِ اَرْضِهِ قَدْ اَلْزَمَ نَفْسَهُ الْعَدْلَ فَكَانَ اَوَّلَ عَدْلِهِ نَفْيُ الْهَوَى عَنْ نَفْسِهِ يَصِفُ الْحَقَّ وَ يَعْمَلُ بِهِ لاَ يَدَعُ لِلْخَيْرِ غَايَةً إِلا اَمَّهَا وَ لاَ مَظِنَّةً إِلا قَصَدَهَا قَدْ اَمْكَنَ الْكِتَابَ مِنْ زِمَامِهِ فَهُوَ قَائِدُهُ وَ إِمَامُهُ يَحُلُّ حَيْثُ حَلَّ ثَقَلُهُ وَ يَنْزِلُ حَيْثُ كَانَ مَنْزِلُهُ.

وَ آخَرُ قَدْ تَسَمَّى عَالِمًا وَ لَيْسَ بِهِ فَاقْتَبَسَ جَهَائِلَ مِنْ جُهَّالٍ وَ اَضَالِيلَ مِنْ ضُلَّالٍ وَ نَصَبَ لِلنَّاسِ اَشْرَاكًا مِنْ حَبَائِلِ غُرُورٍ وَ قَوْلِ زُورٍ قَدْ حَمَلَ الْكِتَابَ عَلَى آرَائِهِ وَ عَطَفَ الْحَقَّ عَلَى اَهْوَائِهِ يُؤْمِنُ النَّاسَ مِنَ الْعَظَائِمِ وَ يُهَوِّنُ كَبِيرَ الْجَرَائِمِ يَقُولُ اَقِفُ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ وَ فِيهَا وَقَعَ وَ يَقُولُ اَعْتَزِلُ الْبِدَعَ وَ بَيْنَهَا اضْطَجَعَ.

فَالصُّورَةُ صُورَةُ إِنْسَانٍ وَ الْقَلْبُ قَلْبُ حَيَوَانٍ لاَ يَعْرِفُ بَابَ الْهُدَى فَيَتَّبِعَهُ وَ لاَ بَابَ الْعَمَى فَيَصُدَّ عَنْهُ وَ ذَلِكَ مَيِّتُ الاَحْيَاءِ عترة النبى فَاَيْنَ تَذْهَبُونَ وَ اَنَّى تُؤْفَكُونَ وَ الاَعْلاَمُ قَائِمَةٌ وَ الْآيَاتُ وَاضِحَةٌ وَ الْمَنَارُ مَنْصُوبَةٌ فَاَيْنَ يُتَاهُ بِكُمْ وَ كَيْفَ تَعْمَهُونَ وَ بَيْنَكُمْ عِتْرَةُ نَبِيِّكُمْ وَ هُمْ اَزِمَّةُ الْحَقِّ وَ اَعْلاَمُ الدِّينِ وَ اَلْسِنَةُ الصِّدْقِ فَاَنْزِلُوهُمْ بِاَحْسَنِ مَنَازِلِ الْقُرْآنِ وَ رِدُوهُمْ وُرُودَ الْهِيمِ الْعِطَاشِ.

اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوهَا عَنْ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ إِنَّهُ يَمُوتُ مَنْ مَاتَ مِنَّا وَ لَيْسَ بِمَيِّتٍ وَ يَبْلَى مَنْ بَلِيَ مِنَّا وَ لَيْسَ بِبَالٍ فَلاَ تَقُولُوا بِمَا لاَ تَعْرِفُونَ فَإِنَّ اَكْثَرَ الْحَقِّ فِيمَا تُنْكِرُونَ وَ اَعْذِرُوا مَنْ لاَ حُجَّةَ لَكُمْ عَلَيْهِ وَ اَنَا هُوَ.

اَلَمْ اَعْمَلْ فِيكُمْ بِالثَّقَلِ الاَكْبَرِ وَ اَتْرُكْ فِيكُمُ الثَّقَلَ الاَصْغَرَ قَدْ رَكَزْتُ فِيكُمْ رَايَةَ الْإِيمَانِ

وَ وَقَفْتُكُمْ عَلَى حُدُوْدِ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَ اَلْبَسْتُكُمُ الْعَافِيَةَ مِنْ عَدْلِي وَ فَرَشْتُكُمُ الْمَعْرُوْفَ مِنْ قَوْلِي وَ فِعْلِي وَ اَرَيْتُكُمْ كَرَائِمَ الْاَخْلَاقِ مِنْ نَفْسِي فَلَا تَسْتَعْمِلُوا الرَّاْيَ فِيمَا لَا يُدْرِكُ قَعْرَهُ الْبَصَرُ، وَ لَا يَتَغَلْغَلُ اِلَيْهِ الْفِكْرُ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 76:

# اللہ کا دوست اور دشمن

## اللہ کے دوست...... بندۂ نیک کی صفات

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بندگانِ خدا! خدا کے نزدیک دوست ترین شخص (کہ جس پر اس کی نظر رحمت و شفقت ہوتی ہے) وہ ہے کہ جسے خدا اس کے نفس کے خلاف مدد (و توفیق) دیتا اور شامل حال کرتا۔ جو حزن و اندوہ کو اپنا شعار قرار دے لے۔ اور خوف و ترس کو اپنا رویہ بنا لے۔ پس چراغِ ہدایت اس کے دل میں روشن ہو جاتا ہے، اور وہ آنے والے دن موت کے استقبال کے لیے سامان ضیافت اعمال صالحہ مہیا کر لیتا ہے اور اس طرح وہ سختی مرگ کو اپنے توشہ طاقت کے باعث آسان بنا لیتا ہے۔ غور کرنے سے بینا بن جاتا ہے خدا کو یاد کرتا ہے اور اعمال نیک بکثرت کرتا ہے۔ (پھر ان اعمال صالحہ کے) شیریں چشموں کا ٹھنڈا اور صاف پانی خوب سیر ہو کر پیتا ہے، جن کے گھاٹ تک رسائی اب آسان ہو گئی۔ اس نے ہموار راستے کی رہروی اختیار کی اور خواہشات نفسانی کا لبادہ اتار پھینکا اور تمام فکروں اور غموں سے نجات حاصل کر لی سوا ایک تقرب خداوندی کی فکر اور اندیشہ کے اور یوں نابینائی اور خواہش پرستوں کی شرکت زندگی سے رہائی حاصل کر لی اور خود در ہدایت کی کنجی اور ہلاکت کا قفل بن گیا، جس نے اپنی راہ دیکھ لی، اس پر رہروی کی علامت و نشان ہدایت و رستگاری کو پہچان لیا، دشواریوں سے گزر گیا، اور دین کے محکم ترین ریسمان قرآن و عترت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا۔ پس یہ ہے وہ آدمی جس کا تعین حق کے اوپر آفتاب کے نور اور روشنی کے یقین کے مانند ہے۔ اس نے تمام امور میں اپنے نفس کو خدا کے لیے وقف کر دیا ہے۔ ہر بڑے سے بڑے کام، اور ہر فرع کو اسی اصل کی طرف لوٹاتا ہے (پس) یہ شخص تاریکی کا چراغ، مشتبہ معاملات کو صاف کرنے والا، غیر واضح باتوں کی کنجی اور سخت مشکلات کا دور کرنے والا اور بیابانوں کی پہنائیوں کا راہ نما بن جاتا ہے جب یہ بولتا ہے تو مفہوم کو سمجھا دیتا ہے اور جب خاموشی اختیار کرتا ہے تو محفوظ و سالم رہتا ہے خدا کے لیے اپنے کردار کو پاک و صاف رکھتا ہے۔ اور ان خوبیوں کے باعث حق تعالیٰ خود اسے اپنے لیے اختیار کر لیتا ہے، (فیوضات و کمالات اسے عطا کر دیتا ہے) پس (ان صفات حسنہ کے باعث) دین کی کان زمین کا ستون اور منصف و عادل بن جاتا ہے۔

پس اس کا پہلا مرحلہ عدالت و انصاف یہ ہوتا ہے کہ ہوا و ہوس اور خواہش نفس کو اپنے سے دور کر دیتا ہے' حق کو بیان کرتا ہے' اور اس پر کاربند اور عامل رہتا ہے۔ خیر اور نیکی کو کسی حالت میں ترک نہیں کرتا' جس کا قصد کر لے' اور کسی خوبی کا گمان نہیں چھوڑتا' جس کا ارادہ کر لے۔ اس نے اپنی لگام کتاب خدا قرآن کے ہاتھ میں دے دی ہے پس کتاب خدا ہی اس کی رہبر اور پیشوا ہے' یہ وہیں اترتا ہے جہاں قرآن اپنا بار اتارتا ہے' جہاں قرآن منزل کرتا ہے یہ بھی اسی کو اپنی جائے قرار بناتا ہے۔

## دشمن خدا کی نشانیاں...... بندۂ بد کی صفات:

دوسرا شخص وہ ہے (جسے خدا دشمن رکھتا ہے) جو خود کو عالم و دانشمند سمجھتا ہے' حالانکہ جاہل مطلق ہے لہٰذا نادانوں سے نادانی اور جاہلوں سے جہالت حاصل کرتا رہتا ہے۔ اور فریب کی رسیوں سے بنے ہوئے جالوں اور گفتار دروغ کے پھندوں سے لوگوں کو پھانستا ہے' قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے کرتا ہے۔ اور حق (کی لگام) اپنی ہوا و ہوس کے مطابق موڑتا ہے' یہ بڑے بڑے خطروں سے اطمینان دلاتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو ہلکا کر کے پیش کرتا ہے۔ یہ کہتا ہے میں شبہات سے دور رہتا ہوں۔ حالانکہ خود ان میں گھرا ہوا ہے دعویٰ کرتا ہے میں بدعتوں سے کنارہ گیر رہتا ہوں' حالانکہ انہی کے درمیان محو خواب ہے۔ اس کی صورت انسان کے مانند ہے لیکن اس کا دل حیوان کا دل ہے' نہ یہ باب ہدایت سے آشنا ہے کہ اس کے مطابق چلے نہ دروازہ گمراہی کو پہچانتا ہے کہ اس سے کنارہ کش رہے۔ پس یہ زندہ میت ہے۔ (لوگو!) تم کہاں جا رہے ہو؟ اور کدھر بہکے جاتے ہو؟ ۔۔۔ حالانکہ حق کے پرچم لگے ہوئے ہیں۔ حق کی نشانیاں آشکار و ہویدا ہو چکی ہیں۔ منارہائے (ہدایت و رستگاری) نصب ہو چکے ہیں۔ پھر تم کہاں سرگرداں اور سرگشتہ ہو رہے ہو؟ بلکہ تم کس لیے حیران و سرگرداں ہو حالانکہ تمہارے مابین تمہارے پیغمبر کی عترت (اولاد) موجود ہے یہ وہ پیشوا ہیں (کہ لوگوں کو) راہ حق پر پہنچا دیتے ہیں' یہ وہ دین کی نشانیاں ہیں (جن کے باعث) تم کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے' یہ وہ حق گو زبانیں ہیں (جن کی گفتار راست اور درست ہے) پس انہیں قرآن کی بہترین منزل میں جگہ دو۔ پس حالانکہ (یہ لوگ سرچشمہ علوم و معارف ہیں) اس سرعت سے ان کی طرف (حصول علم و معرفت کے لیے) آؤ' جس طرح بہت پیاسا اونٹ (پانی کی گھاٹ پر) پیاس بجھانے کے لیے آتا ہے۔

## فضیلت اہل بیت:

اے لوگو! رسول اللہ ﷺ سے جو یہ روایت مروی ہے اسے لے لو۔

''ہم میں (یعنی اہل بیت میں) سے جو مرتا ہے وہ مردہ نہیں ہوتا اور ہم میں سے جو کہنہ و بوسیدہ ہوتا ہے وہ در حقیقت بوسیدہ نہیں ہوتا۔ (اس کا بدن باقی اور برقرار رہتا ہے) پس جو باتیں تم نہیں جانتے انہیں منہ سے نہ نکالو' کیونکہ حق کا بیشتر حصہ وہ ہے جس کے تم منکر ہو۔ اسے معذور قرار دو جس پر تم کوئی حجت اور دلیل نہیں رکھتے۔ کیا میں نے تمہارے درمیان رہ کر ثقل اکبر پر عمل نہیں کیا اور کیا میں نے تمہارے اندر ثقل اصغر کو (تمہاری رہنمائی کے لیے) نہیں چھوڑا؟ کیا میں نے تمہارے

درمیان ایمان کا پرچم نہیں لہرایا؟ کیا میں نے تمہیں حلال اور حرام کی حدود سے واقف نہیں کیا؟ میں نے عدل وانصاف سے کام لے کر تمہیں امن وعافیت کا لباس نہیں پہنایا؟ کیا میں نے اپنے قول وفعل سے تم کو اچھی باتوں کی تعلیم نہیں دی؟ کیا میں نے تمہارے سامنے اپنے معیاری اخلاق پیش نہیں کیے؟ تو اپنی رائے ان حقائق میں نہ استعمال کرو جس کی گہرائی تک تمہاری نگاہ نہ پہنچ سکے یا غور وفکر کی رسائی نہ ہو سکے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 77:

## و من خطبة له عليه السلام

اَرْسَلَهُ عَلَى حِيْنِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ طُوْلِ هَجْعَةٍ مِنَ الْاُمَمِ وَ اعْتِزَامٍ مِنَ الْفِتَنِ وَ انْتِشَارٍ مِنَ الْاُمُوْرِ وَ تَلَظٍّ مِنَ الْحُرُوْبِ وَ الدُّنْيَا كَاسِفَةُ النُّوْرِ ظَاهِرَةُ الْغُرُوْرِ عَلَى حِيْنِ اصْفِرَارٍ مِنْ وَرَقِهَا وَ اِيَاسٍ مِنْ ثَمَرِهَا وَ اغْوِرَارٍ مِنْ مَائِهَا قَدْ دَرَسَتْ مَنَارُ الْهُدَى وَ ظَهَرَتْ اَعْلَامُ الرَّدَى فَهِيَ مُتَجَهِّمَةٌ لِاَهْلِهَا عَابِسَةٌ فِيْ وَجْهِ طَالِبِهَا ثَمَرُهَا الْفِتْنَةُ وَ طَعَامُهَا الْجِيْفَةُ وَ شِعَارُهَا الْخَوْفُ وَ دِثَارُهَا السَّيْفُ.

فَاعْتَبِرُوْا عِبَادَ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوْا تِيْكَ الَّتِيْ اٰبَاؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ بِهَا مُرْتَهَنُوْنَ وَ عَلَيْهَا مُحَاسَبُوْنَ وَ لَعَمْرِيْ مَا تَقَادَمَتْ بِكُمْ وَ لَا بِهِمُ الْعُهُوْدُ وَ لَا خَلَتْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمُ الْاَحْقَابُ وَ الْقُرُوْنُ وَ مَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ مِنْ يَوْمَ كُنْتُمْ فِيْ اَصْلَابِهِمْ بِبَعِيْدٍ، وَ اللّٰهِ مَا اَسْمَعَكُمُ الرَّسُوْلُ شَيْئًا اِلَّا وَ هَا اَنَا ذَا مُسْمِعُكُمُوْهُ وَ مَا اَسْمَاعُكُمُ الْيَوْمَ بِدُوْنِ اَسْمَاعِكُمْ بِالْاَمْسِ وَ لَا شُقَّتْ لَهُمُ الْاَبْصَارُ وَ لَا جُعِلَتْ لَهُمُ الْاَفْئِدَةُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ اِلَّا وَ قَدْ اُعْطِيْتُمْ مِثْلَهَا فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ.

وَ وَ اللّٰهِ مَا بُصِّرْتُمْ بَعْدَهُمْ شَيْئًا جَهِلُوْهُ وَ لَا اُصْفِيْتُمْ بِهِ وَ حُرِمُوْهُ وَ لَقَدْ نَزَلَتْ بِكُمُ الْبَلِيَّةُ جَائِلًا خِطَامُهَا رِخْوًا بِطَانُهَا فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ مَا اَصْبَحَ فِيْهِ اَهْلُ الْغُرُوْرِ فَاِنَّمَا هُوَ ظِلٌّ مَمْدُوْدٌ اِلَى اَجَلٍ مَعْدُوْدٍ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 77:

## خوف خدا اور خوف قیامت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت بھیجا جب کہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ رکا ہوا تھا، ساری اُمتیں مدت سے پڑی سو رہی

تھیں، فتنے سر اٹھار ہے تھے، سب چیزوں کا شیرازہ بکھرا ہوا تھا، جنگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ دنیا بے رونق و بے نور تھی اوراس کی فریب کاریاں کھلی ہوئی تھیں۔ اس وقت اس کے پتوں میں زردی دوڑی ہوئی تھی، پھلوں سے ناامیدی تھی، پانی زمین میں تہ نشین ہو چکا تھا، ہدایت کے مینار مٹ گئے تھے ہلاکت و گمراہی کے پرچم کھلے ہوئے تھے، اور دنیا والوں کے سامنے کڑے تیوروں سے اور تیوری چڑھائے ہوئے نظر آ رہی تھی۔ اس کا پھل فتنہ تھا اوراس کی غذا مردار تھی۔ اندر کا لباس خوف اور باہر کا پہناوا تلوار تھا۔ خدا کے بندو! عبرت حاصل کرو اوران بداعمالیوں کو یاد کرو جن کے نتائج میں تمہارے باپ بھائی جکڑے ہوئے ہیں۔ اور جن پر ان سے حساب ہونے والا ہے۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! تمہارا زمانہ ان کے زمانہ سے زیادہ پیچھے نہیں ہے اور نہ تمہارے اوران کے درمیان صدیوں اور زمانوں کا فاصلہ ہے۔ ابھی تم اس دن سے زیادہ دور نہیں ہوئے کہ جب اُن کی صلبوں میں تھے۔ خدا کی قسم جو باتیں رسول ﷺ نے ان کے کانوں تک پہنچائیں۔ وہی باتیں میں تمہیں آج سنا رہا ہوں۔ اور جتنا انہیں سنایا گیا تھا اس سے کچھ کم تمہیں نہیں سنایا جا رہا ہے۔ اور جس طرح اس وقت ان کی آنکھیں کھولی گئی تھیں۔ اور دل بنائے گئے تھے۔ ویسی ہی آنکھیں اور ویسے ہی دل اس وقت تمہیں دیئے گئے ہیں خدا کی قسم! ان کے بعد تمہیں کوئی ایسی نئی چیز نہیں بتائی گئی ہے جس سے وہ ناآشنا رہے ہوں اور کوئی خاص چیز نہیں دی گئی ہے جس سے وہ محروم تھے ہاں ایک ایسی مصیبت تمہیں پیش آ گئی ہے جو اس اونٹنی کے مانند ہے جس کی نکیل جھول رہی اور تنگ ڈھیلا پڑ گیا ہے جو کہیں نہ کہیں ٹھوکر کھائے گی دیکھو! ان فریب خوردہ لوگوں کے ٹھاٹھ باٹھ تمہیں ورغلا نہ دیں' اس لیے کہ یہ ایک پھیلا ہوا سایہ ہے جس کا وقت محدود ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 78:

### وَ مِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلامُ

اءَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَقْصِمْ جَبَّارِیْ دَهْرٍ قَطُّ إِلا بَعْدَ تَمْهِيلٍ وَ رَخَاءٍ، وَلَمْ يَجْبُرْ عَظْمَ اَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ إِلا بَعْدَ اَزْلٍ وَ بَلاءٍ وَ فِیْ دُونِ مَا اسْتَقْبَلْتُمْ مِنْ عَتْبٍ وَ مَا اسْتَدْبَرْتُمْ مِنْ خَطْبٍ مُعْتَبَرٌ وَ ما كُلُّ ذِیْ قَلْبٍ بِلَبِيْبٍ وَ لا كُلُّ ذِیْ سَمْعٍ بِسَمِيْعٍ وَ لا كُلُّ ذِیْ نَاظِرٍ بِبَصِيْرٍ۔

فَيَا عَجَبًا وَ ما لِیَ لا اَعْجَبُ مِنْ خَطَإِ هٰذِهِ الْفِرَقِ عَلَى اخْتِلافِ حُجَجِهَا فِیْ دِيْنِهَا لا يَقْتَصُّونَ اَثَرَ نَبِیٍّ وَ لا يَقْتَدُونَ بِعَمَلِ وَصِیٍّ وَ لا يُؤْمِنُونَ بِغَيْبٍ وَ لا يَعِفُّونَ عَنْ عَيْبٍ يَعْمَلُونَ فِی الشُّبُهَاتِ وَ يَسِيْرُونَ فِی الشَّهَوَاتِ الْمَعْرُوْفُ فِيْهِمْ ما عَرَفُوا، وَ الْمُنْكَرُ عِنْدَهُمْ مَا اَنْكَرُوا مَفْزَعُهُمْ فِی الْمُعْضِلاتِ إِلَی اَنْفُسِهِمْ وَ تَعْوِيْلُهُمْ فِی الْمُبْهَمَاتِ عَلَى آرَائِهِمْ كَاَنَّ كُلَّ امْرِءٍ مِنْهُمْ إِمَامُ نَفْسِهِ قَدْ اءَخَذَ مِنْهَا فِيمَا يَرَى بِعُرًى ثِقَاتٍ وَ اَسْبَابٍ مُحْكَمَاتٍ۔

## خطبہ 78:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

پروردگار نے کسی دور کے ظالموں کی کمر اس وقت تک نہیں توڑی ہے جب تک انہیں مہلت اور ڈھیل نہیں دے دی ہے اور کسی قوم کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو اس وقت تک جوڑا نہیں ہے جب تک اسے مصیبتوں اور بلاؤں میں مبتلا نہیں کیا ہے۔ اپنے لئے جن مصیبتوں کا تم نے سامنا کیا ہے اور جن حادثات سے تم گذر چکے ہو انہیں میں سامان عبرت موجود ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہر دل والا عقلمند نہیں ہوتا اور ہر کان والا سمیع یا ہر آنکھ والا بصیر نہیں ہوتا۔

کس قدر حیرت انگیز بات ہے اور میں کس طرح تعجب نہ کروں کہ یہ تمام فرقے اپنے اپنے دین کے بارے میں مختلف دلائل رکھنے کے باوجود سب غلطی پر ہیں کہ نہ نبی ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور نہ ان کے اعمال کی پیروی کرتے ہیں۔ نہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ عیب سے پرہیز کرتے ہیں۔ شبہات پر عمل کرتے ہیں اور خواہشات کے راستوں پر قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ ان کے نزدیک معروف وہی ہے جس کو یہ نیکی سمجھیں اور منکر وہی ہے جس کا یہ انکار کر دیں۔ مشکلات میں ان کا مرجع خود ان کی ذات ہے اور مبہم مسائل میں ان کا اعتماد صرف اپنی رائے پر ہے۔ گویا کہ ان میں کا ہر شخص اپنے نفس کا مقام ہے اور اپنی ہر رائے کو مستحکم وسائل اور مضبوط دلائل کا نتیجہ سمجھتا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 79:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِ رُؤْيَةٍ وَ الْخَالِقِ مِنْ غَيْرِ رَوِيَّةٍ الَّذِی لَمْ يَزَلْ قَائِماً دَائِماً إِذْ لَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَ لَا حُجُبٌ ذَاتُ إِرْتَاجٍ وَ لَا لَيْلٌ دَاجٍ وَ لَا بَحْرٌ سَاجٍ وَ لَا جَبَلٌ ذُو فِجَاجٍ وَ لَا فَجٌّ ذُو اعْوِجَاجٍ وَ لَا أَرْضٌ ذَاتُ مِهَادٍ وَ لَا خَلْقٌ ذُو اعْتِمَادٍ.

ذٰلِكَ مُبْتَدِعُ الْخَلْقِ وَ وَارِثُهُ وَ إِلٰهُ الْخَلْقِ وَ رَازِقُهُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ دَائِبَانِ فِي مَرْضَاتِهِ يُبْلِيَانِ كُلَّ جَدِيدٍ وَ يُقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ قَسَمَ أَرْزَاقَهُمْ وَ أَحْصَى آثَارَهُمْ وَ أَعْمَالَهُمْ وَ عَدَدَ أَنْفُسِهِمْ وَ خَائِنَةَ أَعْيُنِهِمْ وَ مَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ مِنَ الضَّمِيرِ وَ مُسْتَقَرَّهُمْ وَ مُسْتَوْدَعَهُمْ مِنَ الْأَرْحَامِ وَ الظُّهُورِ إِلَى أَنْ تَتَنَاهَى بِهِمُ الْغَايَاتُ.

هُوَ الَّذِي اشْتَدَّتْ نِقْمَتُهُ عَلَى أَعْدَائِهِ فِي سَعَةِ رَحْمَتِهِ وَ اتَّسَعَتْ رَحْمَتُهُ لِأَوْلِيَائِهِ فِي شِدَّةِ نِقْمَتِهِ قَاهِرُ مَنْ عَازَّهُ وَ مُدَمِّرُ مَنْ شَاقَّهُ وَ مُذِلُّ مَنْ نَاوَاهُ وَ غَالِبُ مَنْ عَادَاهُ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ وَ

مَنْ سَآءَ لَهُ اَعْطَاهُ وَ مَنْ اَقْرَضَهُ قَضَاهُ وَ مَنْ شَكَرَهُ جَزَاهُ.

عِبَادَ اللّٰهِ زِنُوا اَنْفُسَكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُوزَنُوا وَ حَاسِبُوهَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تُحَاسَبُوا وَ تَنَفَّسُوا قَبْلَ ضِيقِ الْخِنَاقِ وَ انْقَادُوا قَبْلَ عُنُفِ السِّيَاقِ وَ اعْلَمُوا اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُعَنْ عَلٰى نَفْسِهِ حَتّٰى يَكُونَ لَهُ مِنْهَا وَاعِظٌ وَ زَاجِرٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا لَا زَاجِرٌ وَ لَا وَاعِظٌ.

☆☆☆

خطبہ 79:

# قیامت کا تول

## حمد باری تعالیٰ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حمد وثناء خدا کے لیے کہ آنکھوں سے دیکھے بغیر جس کی شناخت حاصل ہے اور جس نے دنیا کو ایجاد فرمایا۔ وہ اس وقت سے برقرار اور باقی ہے جب کہ نہ برجوں والا آسمان تھا' اور نہ یہ بڑے بڑے دروازے حجاب' نہ شب تاریک نہ بحر پر سکون' نہ گھاٹیوں والے پہاڑ نہ موڑ دار گھاٹیاں' نہ زمین کا گہوارہ تھا' نہ توانائی و تونگری رکھنے والی مخلوق۔ بلاشبہ یہی خدا ہے' جس نے مخلوقات کو پیدا کیا، ایجاد کیا اور یہی ہے جو مخلوقات کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہے گا' یہی معبود ہے' یہی روزی دینے والا ہے' ماہ خورشید اسی کی راہ طلب میں رواں دواں ہیں اور ہر جدید کو کہنہ اور ہر قریب کو دور بنا دینے والا یہی ہے۔

## دلائل و حج:

خدا نے مخلوقات کو روزی تقسیم کی وہ ان کے آثار و اعمال سے واقف ہے' ان کی تعداد انفاس خیانت چشم' سینہ کے اندر چھپے ہوئے اسرار رحم مادر میں ان کے جائے استقرار و محل و مقام تک سے آشنا ہے (ان کے دنیا میں آنے کے بعد سے) ان کے ہر کام سے واقف وشناسا ہے' یہاں تک کہ ان کی عمر کی مدتیں اپنی انتہا کو پہنچ جائیں (یعنی زندگی ختم ہو جائے) وہ خدا ہے کہ عین وسعت و رحمت کے عالم میں اس کا عذاب دشمنوں پر سخت ہوتا ہے اور عین سختی عذاب میں اس کی رحمت دوستداروں کو اپنے کرم سے ڈھانپ لیتی ہے۔

## غالب ہی غالب:

وہ ہر اس ہستی پر مسلط ہے جو اس پر غلبہ حاصل کرنا چاہے اور ہر اس ہستی کو ہلاک کر دیتا ہے جو اس سے مخالفت کرے جو اس سے دوری طلب کرتا ہے اسے وہ خوار کر دیتا ہے جو اس سے دشمنی کرتا ہے اس پر وہ غالب آتا ہے' جو اس پر بھروسہ کرتا ہے اسے وہ کافی ہوتا ہے جو اس سے وہ عطا کرتا ہے اور جو اسے قرض دیتا ہے اس کا قرض مع نفع کے وہ ادا کر دیتا ہے جو اس کا شکر ادا کرتا ہے' اسے وہ

جزا دیتا ہے۔

## محاسبہ نفس:

خدا کے بندو! قبل اس کے میزان (حشر) میں تمہیں تولا جائے، تم خود اپنا تئیں تول لو! خود اپنا محاسبہ کرلو، قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ (میدان حشر میں) کیا جائے۔ رسن گلوگیر (موت) سے پہلے اچھی طرح سانس لے لو (اچھے اور نیک کام انجام دے لو) اطاعت شعار بن جاؤ قبل اس کے کہ عذاب کی سختی تمہیں کھینچ لے جائے (اور اے لوگو) جان لو!۔۔۔ نفس پر غالب آنے کے سلسلہ میں جس کی خداوند مدد نہیں کرتا کہ خود اپنے وجدان سے اپنا مصلح بنائے تو اسے کسی دوسرے کے پند و موعظت سے کوئی نفع نہیں پہنچتا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 80:

اَنَّ رَجُلاً اَتَاهُ فَقَالَ یا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ صِفْ لَنَا رَبَّنَا مِثْلَ مَا نَرَاهُ عِیَاناً لِنَزْدَادَ لَهُ حُبّاً وَ بِهِ مَعْرِفَةً فَغَضِبَ وَ نَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ حَتَّى غَصَّ الْمَسْجِدُ بِاَهْلِهِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَ هُوَ مُغْضَبٌ مُتَغَيِّرُ اللَّوْنِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ ثُمَّ قَالَ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَا یَفِرُهُ الْمَنْعُ وَ الْجُمُودُ وَ لَا یُكْدِیهِ الْاِعْطَاءُ وَ الْجُودُ اِذْ كُلُّ مُعْطٍ مُنْتَقِصٌ سِوَاهُ وَ كُلُّ مَانِعٍ مَذْمُومٌ مَا خَلَاهُ وَ هُوَ الْمَنَّانُ بِفَوَائِدِ النِّعَمِ وَ عَوَائِدِ الْمَزِیدِ وَ الْقِسَمِ عِیَالُهُ الْخَلَائِقُ ضَمِنَ اَرْزَاقَهُمْ وَ قَدَّرَ اَقْوَاتَهُمْ وَ نَهَجَ سَبِیلَ الرَّاغِبِینَ اِلَیْهِ وَ الطَّالِبِینَ مَا لَدَیْهِ وَ لَیْسَ بِمَا سُئِلَ بِاَجْوَدَ مِنْهُ بِمَا لَمْ یُسْئَلْ.

اَلْاَوَّلُ الَّذِی لَمْ یَكُنْ لَهُ قَبْلٌ فَیَكُونَ شَیْءٌ قَبْلَهُ وَ الْآخِرُ الَّذِی لَمْ یَكُنْ لَهُ بَعْدٌ فَیَكُونَ شَیْءٌ بَعْدَهُ وَ الرَّادِعُ اَنَاسِیَّ الْاَبْصَارِ عَنْ اَنْ تَنَالَهُ اَوْ تُدْرِكَهُ مَا اخْتَلَفَ عَلَیْهِ دَهْرٌ فَیَخْتَلِفَ مِنْهُ الْحَالُ وَ لَا كَانَ فِی مَكَانٍ فَیَجُوزَ عَلَیْهِ الْاِنْتِقَالُ وَ لَوْ وَهَبَ مَا تَنَفَّسَتْ عَنْهُ مَعَادِنُ الْجِبَالِ وَ ضَحِكَتْ عَنْهُ اَصْدَافُ الْبِحَارِ، مِنْ فِلِزِّ اللُّجَیْنِ وَ الْعِقْیَانِ وَ نُثَارَةِ الدُّرِّ وَ حَصِیدِ الْمَرْجَانِ مَا اَثَّرَ ذٰلِكَ فِی جُودِهِ وَ لَا اَنْفَدَ سَعَةَ مَا عِنْدَهُ وَ لَكَانَ عِنْدَهُ مِنْ ذَخَائِرِ الْاَنْعَامِ مَا لَا تُنْفِدُهُ مَطَالِبُ الْاَنَامِ لِاَنَّهُ الْجَوَادُ الَّذِی لَا یَغِیضُهُ سُؤَالُ السَّائِلِینَ وَ لَا یُبْخِلُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّینَ.

فَانْظُرْ اَیُّهَا السَّائِلُ فَمَا دَلَّكَ الْقُرْآنُ عَلَیْهِ مِنْ صِفَتِهِ فَائْتَمَّ بِهِ وَ اسْتَضِئْ بِنُورِ هِدَایَتِهِ وَ مَا كَلَّفَكَ الشَّیْطَانُ عِلْمَهُ مِمَّا لَیْسَ فِی الْكِتَابِ عَلَیْكَ فَرْضُهُ وَ لَا فِی سُنَّةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَ اَئِمَّةِ الْهُدَى اَثَرُهُ فَكِلْ عِلْمَهُ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُنْتَهَى حَقِّ اللّٰهِ عَلَیْكَ.

وَ اعْلَمْ اَنَّ الرَّاسِخِینَ فِی الْعِلْمِ هُمُ الَّذِینَ اَغْنَاهُمْ عَنِ اقْتِحَامِ السُّدَدِ الْمَضْرُوبَةِ دُونَ

الْغُيُوبِ الْإِقْرَارُ بِجُمْلَةِ مَا جَهِلُوا تَفْسِيرَهُ مِنَ الْغَيْبِ الْمَحْجُوبِ فَمَدَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى اعْتِرَافَهُمْ بِالْعَجْزِ عَنْ تَنَاوُلِ مَا لَمْ يُحِيطُوا بِهِ عِلْمًا وَ سَمَّى تَرْكَهُمُ التَّعَمُّقَ فِيمَا لَمْ يُكَلِّفْهُمُ الْبَحْثَ عَنْ كُنْهِهِ رُسُوخًا فَاقْتَصِرْ عَلٰى ذٰلِكَ وَ لَا تُقَدِّرْ عَظَمَةَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ عَلٰى قَدْرِ عَقْلِكَ فَتَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ.

هُوَ الْقَادِرُ الَّذِي إِذَا ارْتَمَتِ الْأَوْهَامُ لِتُدْرِكَ مُنْقَطَعَ قُدْرَتِهِ وَ حَاوَلَ الْفِكْرُ الْمُبَرَّأُ مِنْ خَطَرَاتِ الْوَسَاوِسِ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ فِي عَمِيقَاتِ غُيُوبِ مَلَكُوتِهِ وَ تَوَلَّهَتِ الْقُلُوبُ إِلَيْهِ لِتَجْرِيَ فِي كَيْفِيَّةِ صِفَاتِهِ وَ غَمَضَتْ مَدَاخِلُ الْعُقُولِ فِي حَيْثُ لَا تَبْلُغُهُ الصِّفَاتُ لِتَنَاوُلِ عِلْمِ ذَاتِهِ رَدَعَهَا وَ هِيَ تَجُوبُ مَهَاوِيَ سُدَفِ الْغُيُوبِ مُتَخَلِّصَةً إِلَيْهِ سُبْحَانَهُ فَرَجَعَتْ إِذْ جُبِهَتْ مُعْتَرِفَةً بِأَنَّهُ لَا يُنَالُ بِجَوْرِ الْاِعْتِسَافِ كُنْهُ مَعْرِفَتِهِ، وَ لَا تَخْطُرُ بِبَالِ أُولِي الرَّوِيَّاتِ خَاطِرَةٌ مِنْ تَقْدِيرِ جَلَالِ عِزَّتِهِ.

الَّذِي ابْتَدَعَ الْخَلْقَ عَلٰى غَيْرِ مِثَالٍ امْتَثَلَهُ وَ لَا مِقْدَارٍ احْتَذٰى عَلَيْهِ مِنْ خَالِقٍ مَعْبُودٍ كَانَ قَبْلَهُ وَ أَرَانَا مِنْ مَلَكُوتِ قُدْرَتِهِ وَ عَجَائِبِ مَا نَطَقَتْ بِهِ آثَارُ حِكْمَتِهِ وَ اعْتِرَافِ الْحَاجَةِ مِنَ الْخَلْقِ إِلٰى أَنْ يُقِيمَهَا بِمِسَاكِ قُوَّتِهِ مَا دَلَّنَا بِاضْطِرَارِ قِيَامِ الْحُجَّةِ لَهُ عَلٰى مَعْرِفَتِهِ فَظَهَرَتِ الْبَدَائِعُ الَّتِي أَحْدَثَتْهَا آثَارُ صَنْعَتِهِ وَ أَعْلَامُ حِكْمَتِهِ فَصَارَ كُلُّ مَا خَلَقَ حُجَّةً لَهُ وَ دَلِيلًا عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ خَلْقًا صَامِتًا فَحُجَّتُهُ بِالتَّدْبِيرِ نَاطِقَةٌ وَ دَلَالَتُهُ عَلَى الْمُبْدِعِ قَائِمَةٌ.

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مَنْ شَبَّهَكَ بِتَبَايُنِ أَعْضَاءِ خَلْقِكَ وَ تَلَاحُمِ حِقَاقِ مَفَاصِلِهِمُ الْمُحْتَجِبَةِ لِتَدْبِيرِ حِكْمَتِكَ لَمْ يَعْقِدْ غَيْبَ ضَمِيرِهِ عَلٰى مَعْرِفَتِكَ وَ لَمْ يُبَاشِرْ قَلْبَهُ الْيَقِينُ بِأَنَّهُ لَا نِدَّ لَكَ وَ كَأَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ تَبَرُّؤَ التَّابِعِينَ مِنَ الْمَتْبُوعِينَ إِذْ يَقُولُونَ تَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ كَذَبَ الْعَادِلُونَ بِكَ إِذْ شَبَّهُوكَ بِأَصْنَامِهِمْ وَ نَحَلُوكَ حِلْيَةَ الْمَخْلُوقِينَ بِأَوْهَامِهِمْ وَ جَزَّؤُوكَ تَجْزِئَةَ الْمُجَسَّمَاتِ بِخَوَاطِرِهِمْ وَ قَدَّرُوكَ عَلَى الْخِلْقَةِ الْمُخْتَلِفَةِ الْقُوٰى بِقَرَائِحِ عُقُولِهِمْ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مَنْ سَاوَاكَ بِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِكَ فَقَدْ عَدَلَ بِكَ وَ الْعَادِلُ بِكَ كَافِرٌ بِمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ مُحْكَمَاتُ آيَاتِكَ وَ نَطَقَتْ عَنْهُ شَوَاهِدُ حُجَجِ بَيِّنَاتِكَ وَ إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَمْ تَتَنَاهَ فِي الْعُقُولِ فَتَكُونَ فِي مَهَبِّ فِكْرِهَا مُكَيَّفًا وَ لَا فِي رَوِيَّاتِ خَوَاطِرِهَا مَحْدُودًا مُصَرَّفًا.

## مِنْهَا

قَدَّرَ مَا خَلَقَ فَأَحْكَمَ تَقْدِيرَهُ وَ دَبَّرَهُ فَأَلْطَفَ تَدْبِيرَهُ وَ وَجَّهَهُ لِوِجْهَتِهِ فَلَمْ يَتَعَدَّ حُدُودَ مَنْزِلَتِهِ وَ لَمْ يَقْصُرْ دُونَ الْاِنْتِهَاءِ إِلٰى غَايَتِهِ وَ لَمْ يَسْتَصْعِبْ إِذْ أُمِرَ بِالْمُضِيِّ عَلٰى إِرَادَتِهِ فَكَيْفَ وَ إِنَّمَا صَدَرَتِ الْأُمُورُ عَنْ مَشِيئَتِهِ الْمُنْشِئُ أَصْنَافَ الْأَشْيَاءِ بِلَا رَوِيَّةِ فِكْرٍ آلَ إِلَيْهَا وَ لَا قَرِيحَةِ

غَرِيزَةٍ اَضْمَرَ عَلَيْهَا وَ لاَ تَجْرِبَةٍ اَفَادَهَا مِنْ حَوَادِثِ الدُّهُورِ وَ لاَ شَرِيكٍ اَعَانَهُ عَلَى ابْتِدَاعِ عَجَائِبِ الاُمُورِ.

فَتَمَّ خَلْقُهُ بِاَمْرِهِ وَ اَذْعَنَ لِطَاعَتِهِ وَ اَجَابَ إِلَى دَعْوَتِهِ لَمْ يَعْتَرِضْ دُونَهُ رَيْثُ الْمُبْطِءِ وَ لاَ اَنَاةُ الْمُتَلَكِّئِ فَاَقَامَ مِنَ الاَشْيَاءِ اَوَدَهَا وَ نَهَجَ حُدُودَهَا وَ لاَءَمَ بِقُدْرَتِهِ بَيْنَ مُتَضَادِّهَا وَ وَصَلَ اَسْبَابَ قَرَائِنِهَا وَ فَرَّقَهَا اَجْنَاسًا مُخْتَلِفَاتٍ فِي الْحُدُودِ وَ الاَقْدَارِ وَ الْغَرَائِزِ وَ الْهَيْئَاتِ بَدَايَا خَلاَئِقَ اَحْكَمَ صُنْعَهَا وَ فَطَرَهَا عَلَى مَا اَرَادَ وَ ابْتَدَعَهَا.

## وَ مِنْهَا فِي صِفَةِ السَّمَآءِ

وَ نَظَمَ بِلاَ تَعْلِيقٍ رَهَوَاتِ فُرَجِهَا وَ لاَحَمَ صُدُوعَ انْفِرَاجِهَا وَ وَشَّجَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اَزْوَاجِهَا وَ ذَلَّلَ لِلْهَابِطِينَ بِاَمْرِهِ وَ الصَّاعِدِينَ بِاَعْمَالِ خَلْقِهِ حُزُونَةَ مِعْرَاجِهَا وَ نَادَاهَا بَعْدَ إِذْ هِيَ دُخَانٌ فَالْتَحَمَتْ عُرَى اَشْرَاجِهَا وَ فَتَقَ بَعْدَ الارْتِتَاقِ صَوَامِتَ اَبْوَابِهَا وَ اَقَامَ رَصَدًا مِنَ الشُّهُبِ الثَّوَاقِبِ عَلَى نِقَابِهَا وَ اَمْسَكَهَا مِنْ اَنْ تُمُورَ فِي خَرْقِ الْهَوَاءِ بِاَيْدِهِ وَ اَمَرَهَا اَنْ تَقِفَ مُسْتَسْلِمَةً لاَمْرِهِ وَ جَعَلَ شَمْسَهَا آيَةً مُبْصِرَةً لِنَهَارِهَا وَ قَمَرَهَا آيَةً مَمْحُوَّةً مِنْ لَيْلِهَا وَ اَجْرَاهُمَا فِي مَنَاقِلِ مَجْرَاهُمَا وَ قَدَّرَ مَسِيرَهُمَا فِي مَدَارِجِ دَرَجِهِمَا لِيُمَيِّزَ بَيْنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ بِهِمَا وَ لِيُعْلَمَ عَدَدُ السِّنِينَ وَ الْحِسَابُ بِمَقَادِيرِهِمَا.

ثُمَّ عَلَّقَ فِي جَوِّهَا فَلَكَهَا وَ نَاطَ بِهَا زِينَتَهَا مِنْ خَفِيَّاتِ دَرَارِيِّهَا وَ مَصَابِيحِ كَوَاكِبِهَا وَ رَمَى مُسْتَرِقِي السَّمْعِ بِثَوَاقِبِ شُهُبِهَا وَ اَجْرَاهَا عَلَى اَذْلاَلِ تَسْخِيرِهَا مِنْ ثَبَاتِ ثَابِتِهَا وَ مَسِيرِ سَائِرِهَا وَ هُبُوطِهَا وَ صُعُودِهَا وَ نُحُوسِهَا وَ سُعُودِهَا.

## وَ مِنْهَا فِي صِفَةِ الْمَلٰئِكَةِ

ثُمَّ خَلَقَ سُبْحَانَهُ لاِسْكَانِ سَمَاوَاتِهِ وَ عِمَارَةِ الصَّفِيحِ الاَعْلَى مِنْ مَلَكُوتِهِ خَلْقًا بَدِيعًا مِنْ مَلٰئِكَةٍ وَ مَلاَءَ بِهِمْ فُرُوجَ فِجَاجِهَا وَ حَشَا بِهِمْ فُتُوقَ اَجْوَائِهَا وَ بَيْنَ فَجَوَاتِ تِلْكَ الْفُرُوجِ زَجَلُ الْمُسَبِّحِينَ مِنْهُمْ فِي حَظَائِرِ الْقُدُسِ وَ سُتُرَاتِ الْحُجُبِ وَ سُرَادِقَاتِ الْمَجْدِ وَ وَرَاءَ ذٰلِكَ الرَّجِيجِ الَّذِي تَسْتَكُّ مِنْهُ الاَسْمَاعُ سُبُحَاتُ نُورٍ تَرْدَعُ الاَبْصَارَ عَنْ بُلُوغِهَا فَتَقِفُ خَاسِئَةً عَلَى حُدُودِهَا.

وَ اَنْشَاَهُمْ عَلَى صُوَرٍ مُخْتَلِفَاتٍ وَ اَقْدَارٍ مُتَفَاوِتَاتٍ اُولِي اَجْنِحَةٍ تُسَبِّحُ جَلاَلَ عِزَّتِهِ لاَ

يَنْتَحِلُونَ مَا ظَهَرَ فِي الْخَلْقِ مِنْ صُنْعِهِ وَ لَا يَدَّعُونَ أَنَّهُمْ يَخْلُقُونَ شَيْئاً مَعَهُ مِمَّا انْفَرَدَ بِهِ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِيمَا هُنَالِكَ أَهْلَ الْأَمَانَةِ عَلَى وَحْيِهِ وَ حَمَّلَهُمْ إِلَى الْمُرْسَلِينَ وَدَائِعَ أَمْرِهِ وَ نَهْيِهِ وَ عَصَمَهُمْ مِنْ رَيْبِ الشُّبُهَاتِ فَمَا مِنْهُمْ زَائِغٌ عَنْ سَبِيلِ مَرْضَاتِهِ وَ أَمَدَّهُمْ بِفَوَائِدِ الْمَعُونَةِ وَ أَشْعَرَ قُلُوبَهُمْ تَوَاضُعَ إِخْبَاتِ السَّكِينَةِ وَ فَتَحَ لَهُمْ أَبْوَاباً ذُلُلًا إِلَى تَمَاجِيدِهِ وَ نَصَبَ لَهُمْ مَنَاراً وَاضِحَةً عَلَى أَعْلَامِ تَوْحِيدِهِ.

لَمْ تُثْقِلْهُمْ مُؤْصِرَاتُ الْآثَامِ وَ لَمْ تَرْتَحِلْهُمْ عُقَبُ اللَّيَالِي وَ الْأَيَّامِ وَ لَمْ تَرْمِ الشُّكُوكُ بِنَوَازِعِهَا عَزِيمَةَ إِيمَانِهِمْ وَ لَمْ تَعْتَرِكِ الظُّنُونُ عَلَى مَعَاقِدِ يَقِينِهِمْ وَ لَا قَدَحَتْ قَادِحَةُ الْإِحَنِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ لَا سَلَبَتْهُمُ الْحَيْرَةُ مَا لَاقَ مِنْ مَعْرِفَتِهِ بِضَمَائِرِهِمْ، وَ سَكَنَ مِنْ عَظَمَتِهِ وَ هَيْبَةِ جَلَالَتِهِ فِي أَثْنَاءِ صُدُورِهِمْ وَ لَمْ تَطْمَعْ فِيهِمُ الْوَسَاوِسُ فَتَقْتَرِعَ بِرَيْنِهَا عَلَى فِكْرِهِمْ.

وَ مِنْهُمْ مَنْ هُوَ فِي خَلْقِ الْغَمَامِ الدُّلَّحِ وَ فِي عِظَمِ الْجِبَالِ الشُّمَّخِ وَ فِي قَتَرَةِ الظَّلَامِ الْأَيْهَمِ وَ مِنْهُمْ مَنْ قَدْ خَرَقَتْ أَقْدَامُهُمْ تُخُومَ الْأَرْضِ السُّفْلَى فَهِيَ كَرَايَاتٍ بِيضٍ قَدْ نَفَذَتْ فِي مَخَارِقِ الْهَوَاءِ وَ تَحْتَهَا رِيحٌ هَفَّافَةٌ تَحْبِسُهَا عَلَى حَيْثُ انْتَهَتْ مِنَ الْحُدُودِ الْمُتَنَاهِيَةِ.

قَدِ اسْتَفْرَغَتْهُمْ أَشْغَالُ عِبَادَتِهِ وَ وَصَلَتْ حَقَائِقُ الْإِيمَانِ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَعْرِفَتِهِ وَ قَطَعَهُمُ الْإِيقَانُ بِهِ إِلَى الْوَلَهِ إِلَيْهِ وَ لَمْ تُجَاوِزْ رَغَبَاتُهُمْ مَا عِنْدَهُ إِلَى مَا عِنْدَ غَيْرِهِ.

قَدْ ذَاقُوا حَلَاوَةَ مَعْرِفَتِهِ، وَ شَرِبُوا بِالْكَأْسِ الرَّوِيَّةِ مِنْ مَحَبَّتِهِ وَ تَمَكَّنَتْ مِنْ سُوَيْدَاءِ قُلُوبِهِمْ وَشِيجَةُ خِيفَتِهِ فَحَنَوْا بِطُولِ الطَّاعَةِ اعْتِدَالَ ظُهُورِهِمْ وَ لَمْ يُنْفِدْ طُولُ الرَّغْبَةِ إِلَيْهِ مَادَّةَ تَضَرُّعِهِمْ، وَ لَا أَطْلَقَ عَنْهُمْ عَظِيمُ الزُّلْفَةِ رِبَقَ خُشُوعِهِمْ، وَ لَمْ يَتَوَلَّهُمُ الْإِعْجَابُ فَيَسْتَكْثِرُوا مَا سَلَفَ مِنْهُمْ، وَ لَا تَرَكَتْ لَهُمُ اسْتِكَانَةُ الْإِجْلَالِ نَصِيباً فِي تَعْظِيمِ حَسَنَاتِهِمْ، وَ لَمْ تَجْرِ الْفَتَرَاتُ فِيهِمْ عَلَى طُولِ دُءُوبِهِمْ وَ لَمْ تَغِضْ رَغَبَاتُهُمْ فَيُخَالِفُوا عَنْ رَجَاءِ رَبِّهِمْ، وَ لَمْ تَجِفَّ لِطُولِ الْمُنَاجَاةِ أَسَلَاتُ أَلْسِنَتِهِمْ وَ لَا مَلَكَتْهُمُ الْأَشْغَالُ فَتَنْقَطِعَ بِهَمْسِ الْجُؤَارِ إِلَيْهِ أَصْوَاتُهُمْ، وَ لَمْ تَخْتَلِفْ فِي مَقَاوِمِ الطَّاعَةِ مَنَاكِبُهُمْ وَ لَمْ يَثْنُوا إِلَى رَاحَةِ التَّقْصِيرِ فِي أَمْرِهِ رِقَابَهُمْ، وَ لَا تَعْدُو عَلَى عَزِيمَةِ جِدِّهِمْ بَلَادَةُ الْغَفَلَاتِ وَ لَا تَنْتَضِلُ فِي هِمَمِهِمْ خَدَائِعُ الشَّهَوَاتِ.

قَدِ اتَّخَذُوا ذَا الْعَرْشِ ذَخِيرَةً لِيَوْمِ فَاقَتِهِمْ وَ يَمَّمُوهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ الْخَلْقِ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ بِرَغْبَتِهِمْ، لَا يَقْطَعُونَ أَمَدَ غَايَةِ عِبَادَتِهِ وَ لَا يَرْجِعُ بِهِمُ الِاسْتِهْتَارُ بِلُزُومِ طَاعَتِهِ، إِلَّا إِلَى مَوَادَّ مِنْ قُلُوبِهِمْ غَيْرِ مُنْقَطِعَةٍ مِنْ رَجَائِهِ وَ مَخَافَتِهِ، لَمْ تَنْقَطِعْ أَسْبَابُ الشَّفَقَةِ مِنْهُمْ فَيَنُوا فِي جِدِّهِمْ، وَ لَمْ تَأْسِرْهُمُ الْأَطْمَاعُ فَيُؤْثِرُوا وَشِيكَ السَّعْيِ عَلَى اجْتِهَادِهِمْ، لَمْ يَسْتَعْظِمُوا مَا مَضَى مِنْ أَعْمَالِهِمْ،

ولو استعظموا ذلك لنسخ الرجآء منهم شفقات وجلهم و لم يختلفوا في ربهم باستحواذ
الشيطان عليهم و لم يفرقهم سوء التقاطع، و لا تولا هم غل التحاسد و لا تشعبتهم مصارف
الريب و لا اقتسمتهم اخياف الهمم فهم اسرآء إيمان، لم يفكهم من ربقته زيغ و لا عدول و
لا ونى و لا فتور و ليس في اطباق السمآء موضع إهاب إلا و عليه ملك ساجد، اءو ساع
حافد، يزدادون على طول الطاعة بربهم علما، و تزداد عزة ربهم في قلوبهم عظما.

## و منها في صفة الاءرض و دحوها على المآء

كبس الاءرض على مور اءمواج مستفحلة و لجج بحار زاخرة تلتطم اءواذي اء
مواجها، و تصطفق متقاذفات اثباجها، و ترغو زبدا كالفحول عند هياجها، فخضع جماح
الماء المتلاطم لثقل حملها، و سكن هيج ارتمائه إذ وطئته بكلكلها و ذل مستخذيا إذ تمعكت
عليه بكواهلها، فاءصبح بعد اصطخاب اءمواجه ساجيا مقهورا، و في حكمة الذل منقادا ا
سيرا.

و سكنت الاءرض مدحوة في لجة تياره و ردت من نخوة باوه و اعتلائه، و شموخ اءنفه
و سمو غلوآئه و كعمته على كظة جريته، فهمد بعد نزقاته، و لبد بعد زيفان وثباته.
فلما سكن هيج المآء من تحت اكنافها، و حمل شواهق الجبال الشمخ البذخ على ا
كتافها، فجر ينابيع العيون من عرانين اءنوفها، و فرقها في سهوب بيدها و اخاديدها، و عدل
حركاتها بالراسيات من جلاميدها، و ذوات الشناخيب الشم من صياخيدها.
فسكنت من الميدان برسوب الجبال في قطع اءديمها، و تغلغلها متسربة في جوبات
خياشيمها، و ركوبها اءعناق سهول الاءرضين و جراثيمها و فسح بين الجو و بينها، و اءعد
الهوآء متنسما لساكنها، و اءخرج إليها اءهلها على تمام مرافقها. ثم لم يدع جرز الاءرض
التي تقصر مياه العيون عن روابيها و لا تجد جداول الانهار ذريعة إلى بلوغها، حتى اءنشاء
لها ناشئة سحاب تحيي مواتها، و تستخرج نباتها، الف غمامها بعد افتراق لمعه، و تباين قزعه
حتى إذا تمخضت لجة المزن فيه، و التمع برقه في كففه، و لم ينم وميضه في كنهور ربابه، و
متراكم سحابه ارسله سحا متداركا، قد اءسف هيدبه تمريه الجنوب درر اهاضيبه، و دفع
شآبيبه.

فلما القت السحاب برك بوانيها، و بعاع ما استقلت به من العبء المحمول عليها ا

تُخْرَجَ بِهِ مِنْ هَوَامِدِ الْاَرْضِ النَّبَاتَ، وَ مِنْ زُعْرِ الْجِبَالِ الْاَعْشَابَ فَهِيَ تَبْهَجُ بِزِينَةِ رِيَاضِهَا، وَ تَزْدَهِي بِمَا اُلْبِسَتْهُ مِنْ رَيْطِ اَزَاهِيرِهَا، وَ حِلْيَةِ مَا سُمِطَتْ بِهِ مِنْ نَاضِرِ اَنْوَارِهَا، وَ جَعَلَ ذَلِكَ بَلَاغًا لِلْاَنَامِ، وَ رِزْقًا لِلْاَنْعَامِ، وَ خَرَقَ الْفِجَاجَ فِي آفَاقِهَا، وَ اَقَامَ الْمَنَارَ لِلسَّالِكِينَ عَلَى جَوَادِّ طُرُقِهَا.

فَلَمَّا مَهَّدَ اَرْضَهُ، وَ اَنْفَذَ اَمْرَهُ، اخْتَارَ آدَمَ عَلَيْهِ السلام خِيَرَةً مِنْ خَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ اَوَّلَ جِبِلَّتِهِ، وَ اَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ وَ اَرْغَدَ فِيهَا اُكُلَهُ، وَ اَوْعَزَ إِلَيْهِ فِيمَا نَهَاهُ عَنْهُ، وَ اَعْلَمَهُ اَنَّ فِي الْإِقْدَامِ عَلَيْهِ التَّعَرُّضَ لِمَعْصِيَتِهِ وَ الْمُخَاطَرَةَ بِمَنْزِلَتِهِ فَاَقْدَمَ عَلَى مَا نَهَاهُ عَنْهُ مُوَافَاةً لِسَابِقِ عِلْمِهِ، فَاَهْبَطَهُ بَعْدَ التَّوْبَةِ لِيَعْمُرَ اَرْضَهُ بِنَسْلِهِ، وَ لِيُقِيمَ الْحُجَّةَ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَ لَمْ يُخْلِهِمْ بَعْدَ اَنْ قَبَضَهُ مِمَّا يُؤَكِّدُ عَلَيْهِمْ حُجَّةَ رُبُوبِيَّتِهِ، وَ يَصِلُ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَعْرِفَتِهِ، بَلْ تَعَاهَدَهُمْ بِالْحُجَجِ عَلَى اَلْسُنِ الْخِيَرَةِ مِنْ اَنْبِيَائِهِ، وَ مُتَحَمِّلِي وَدَائِعِ رِسَالَاتِهِ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى تَمَّتْ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حُجَّتُهُ، وَ بَلَغَ الْمَقْطَعَ عُذْرُهُ وَ نُذُرُهُ، وَ قَدَّرَ الْاَرْزَاقَ فَكَثَّرَهَا وَ قَلَّلَهَا، وَ قَسَّمَهَا عَلَى الضِّيقِ وَ السَّعَةِ، فَعَدَلَ فِيهَا لِيَبْتَلِيَ مَنْ اَرَادَ بِمَيْسُورِهَا وَ مَعْسُورِهَا وَ لِيَخْتَبِرَ بِذَلِكَ الشُّكْرَ وَ الصَّبْرَ مِنْ غَنِيِّهَا وَ فَقِيرِهَا.

ثُمَّ قَرَنَ بِسَعَتِهَا عَقَابِيلَ فَاقَتِهَا، وَ بِسَلَامَتِهَا طَوَارِقَ آفَاتِهَا، وَ بِفُرَجِ اَفْرَاحِهَا غُصَصَ اَتْرَاحِهَا، وَ خَلَقَ الْآجَالَ فَاَطَالَهَا وَ قَصَّرَهَا، وَ قَدَّمَهَا وَ اَخَّرَهَا، وَ وَصَلَ بِالْمَوْتِ اَسْبَابَهَا، وَ جَعَلَهُ خَالِجًا لِاَشْطَانِهَا، وَ قَاطِعًا لِمَرَائِرِ اَقْرَانِهَا.

عَالِمُ السِّرِّ مِنْ ضَمَائِرِ الْمُضْمِرِينَ، وَ نَجْوَى الْمُتَخَافِتِينَ، وَ خَوَاطِرِ رَجْمِ الظُّنُونِ، وَ عُقَدِ عَزِيمَاتِ الْيَقِينِ، وَ مَسَارِقِ إِيمَاضِ الْجُفُونِ، وَ مَا ضَمِنَتْهُ اَكْنَانُ الْقُلُوبِ، وَ غَيَابَاتُ الْغُيُوبِ، وَ مَا اَصْغَتْ لِاسْتِرَاقِهِ مَصَائِخُ الْاَسْمَاعِ، وَ مَصَائِفُ الذَّرِّ، وَ مَشَاتِي الْهَوَامِّ، وَ رَجْعِ الْحَنِينِ مِنَ الْمُولَهَاتِ وَ هَمْسِ الْاَقْدَامِ، وَ مُنْفَسَحِ الثَّمَرَةِ مِنْ وَلَائِجِ غُلُفِ الْاَكْمَامِ، وَ مُنْقَمَعِ الْوُحُوشِ مِنْ غِيرَانِ الْجِبَالِ وَ اَوْدِيَتِهَا، وَ مُخْتَبَاءِ الْبَعُوضِ بَيْنَ سُوقِ الْاَشْجَارِ وَ اَلْحِيَتِهَا، وَ مَغْرِزِ الْاَوْرَاقِ مِنَ الْاَفْنَانِ، وَ مَحَطِّ الْاَمْشَاجِ مِنْ مَسَارِبِ الْاَصْلَابِ، وَ نَاشِئَةِ الْغُيُومِ وَ مُتَلَاحِمِهَا، وَ دُرُورِ قَطْرِ السَّحَابِ فِي مُتَرَاكِمِهَا، وَ مَا تَسْفِي الْاَعَاصِيرُ بِذُيُولِهَا، وَ تَعْفُو الْاَمْطَارُ بِسُيُولِهَا، وَ عَوْمِ نَبَاتِ الْاَرْضِ فِي كُثْبَانِ الرِّمَالِ، وَ مُسْتَقَرِّ ذَوَاتِ الْاَجْنِحَةِ بِذُرَى شَنَاخِيبِ الْجِبَالِ، وَ تَغْرِيدِ ذَوَاتِ الْمَنْطِقِ فِي دَيَاجِيرِ الْاَوْكَارِ، وَ مَا اَوْعَتْهُ الْاَصْدَافُ وَ حَضَنَتْ عَلَيْهِ اَمْوَاجُ الْبِحَارِ، وَ مَا غَشِيَتْهُ سُدْفَةُ لَيْلٍ اَوْ ذَرَّ عَلَيْهِ شَارِقُ نَهَارٍ، وَ مَا اعْتَقَبَتْ عَلَيْهِ اَطْبَاقُ الدَّيَاجِيرِ، وَ سُبُحَاتُ

النُّورِ، وَ اَثَرِ كُلِّ خَطْوَةٍ، وَ حِسِّ كُلِّ حَرَكَةٍ، وَ رَجْعِ كُلِّ كَلِمَةٍ، وَ تَحْرِيكِ كُلِّ شَفَةٍ، وَ مُسْتَقَرِّ كُلِّ نَسَمَةٍ، وَ مِثْقَالِ كُلِّ ذَرَّةٍ، وَ هَمَاهِمِ كُلِّ نَفْسٍ هَامَّةٍ، وَ مَا عَلَيْهَا مِنْ ثَمَرِ شَجَرَةٍ، اَوْ سَاقِطِ وَرَقَةٍ، اَوْ قَرَارَةِ نُطْفَةٍ، اَوْ نُقَاعَةِ دَمٍ وَ مُضْغَةٍ، اَوْ نَاشِئَةِ خَلْقٍ وَ سُلَالَةٍ.

لَمْ تَلْحَقْهُ فِي ذٰلِكَ كُلْفَةٌ، وَ لَا اعْتَرَضَتْهُ فِي حِفْظِ مَا ابْتَدَعَ مِنْ خَلْقِهِ عَارِضَةٌ، وَ لَا اعْتَوَرَتْهُ فِي تَنْفِيذِ الْاُمُورِ وَ تَدَابِيرِ الْمَخْلُوقِينَ مَلَالَةٌ وَ لَا فَتْرَةٌ، بَلْ نَفَذَهُمْ عِلْمُهُ، وَ اَحْصَاهُمْ عَدَدُهُ، وَ وَسِعَهُمْ عَدْلُهُ، وَ غَمَرَهُمْ فَضْلُهُ، مَعَ تَقْصِيرِهِمْ عَنْ كُنْهِ مَا هُوَ اَهْلُهُ.

دعاء اللّٰهُمَّ اَنْتَ اَهْلُ الْوَصْفِ الْجَمِيلِ، وَ التَّعْدَادِ الْكَثِيرِ، اِنْ تُؤَمَّلْ فَخَيْرُ مَأْمُولٍ، وَ اِنْ تُرْجَ فَخَيْرُ مَرْجُوٍّ.

اللّٰهُمَّ وَ قَدْ بَسَطْتَ لِي فِيمَا لَا اَمْدَحُ بِهِ غَيْرَكَ، وَ لَا اُثْنِي بِهِ عَلَى اَحَدٍ سِوَاكَ، وَ لَا اُوَجِّهُهُ اِلَى مَعَادِنِ الْخَيْبَةِ وَ مَوَاضِعِ الرِّيبَةِ، وَ عَدَلْتَ بِلِسَانِي عَنْ مَدَائِحِ الْآدَمِيِّينَ وَ الثَّنَاءِ عَلَى الْمَرْبُوبِينَ الْمَخْلُوقِينَ.

اللّٰهُمَّ وَ لِكُلِّ مُثْنٍ عَلَى مَنْ اَثْنَى عَلَيْهِ مَثُوبَةٌ مِنْ جَزَاءٍ اَوْ عَارِفَةٌ مِنْ عَطَاءٍ، وَ قَدْ رَجَوْتُكَ دَلِيلًا عَلَى ذَخَائِرِ الرَّحْمَةِ وَ كُنُوزِ الْمَغْفِرَةِ.

اللّٰهُمَّ وَ هٰذَا مَقَامُ مَنْ اَفْرَدَكَ بِالتَّوْحِيدِ الَّذِي هُوَ لَكَ، وَ لَمْ يَرَ مُسْتَحِقًّا لِهٰذِهِ الْمَحَامِدِ وَالْمَمَادِحِ غَيْرَكَ، وَ بِي فَاقَةٌ اِلَيْكَ لَا يَجْبُرُ مَسْكَنَتَهَا اِلَّا فَضْلُكَ، وَ لَا يَنْعَشُ مِنْ خَلَّتِهَا اِلَّا مَنُّكَ وَ جُودُكَ، فَهَبْ لَنَا فِي هٰذَا الْمَقَامِ رِضَاكَ، وَ اَغْنِنَا عَنْ مَدِّ الْاَيْدِي اِلَى سِوَاكَ، اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 80:**

# خطبہ اشباح

**غصہ علی:**

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ تقاضا کیا کہ پروردگار کے اوصاف اس طرح بیان کریں کہ گویا وہ ہماری نگاہ کے سامنے ہے تاکہ ہماری معرفت اور محبت الٰہی میں اضافہ ہو جائے۔

آپ کو اس بات پر غصہ آ گیا اور آپ نے نماز با جماعت کا اعلان فرما دیا۔ مسجد مسلمانوں سے چھلک اٹھی تو آپ منبر پر

تشریف لے گئے اور اس عالم میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ آپ کے چہرہ کا رنگ بدلا ہوا تھا اور غیظ و غضب کے آثار نمودار تھے۔
حمد و ثنائے الٰہی اور صلوات و سلام کے بعد ارشاد فرمایا:

## جود و کرم:

ساری تعریف اس پروردگار کے لئے ہے جس کے خزانہ میں فضل و کرم کے روک دینے اور عطاؤں کے منجمد کر دینے سے اضافہ نہیں ہوتا ہے اور جود و کرم کے تسلسل سے کمی نہیں آتی۔ اس لئے کہ اس کے علاوہ ہر عطا کرنے والے کے یہاں کمی ہو جاتی ہے اور اس کے ماسوا ہر نہ دینے والا قابل مذمت ہوتا ہے۔ وہ مفید ترین نعمتوں اور مسلسل روزیوں کے ذریعہ احسان کرنے والا ہے۔ مخلوقات اس کی ذمہ داری میں ہیں اور اس نے سب کے رزق کی ضمانت دی ہے اور روزی معین کر دی ہے۔ اپنی طرف توجہ کرنے والوں اور اپنے عطایا کے سائلوں کے لئے راستہ کھول دیا ہے اور مانگنے والوں کو نہ مانگنے والوں سے زیادہ عطا نہیں کرتا۔

## سب سے پہلا سب سے آخری:

وہ ایسا اول ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں ہے کہ اس سے پہلے کوئی ہو جائے اور ایسا آخر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے کہ اس کے بعد کوئی رہ جائے۔ وہ آنکھوں کی بینائی کو اپنی ذات تک پہنچنے اور اس کا ادراک کرنے سے روکے ہوئے ہے۔ اس پر زمانہ اثر انداز نہیں ہوتا کہ حالات بدل جائیں اور وہ کسی مکان میں نہیں ہے کہ وہاں سے منتقل ہو سکے۔

## خزانوں کی وسعت:

اگر وہ ان تمام جواہرات کو عطا کر دے جن پہاڑوں کے معدن اپنی سانسوں سے باہر نکالتے ہیں یا جنہیں سمندر کے صدف مسکرا کر باہر پھینک دیتے ہیں چاہے وہ چاندی ہو یا سونا۔ موتی ہوں یا مرجان۔ تو بھی اس کے کرم پر کوئی اثر نہ پڑے گا اور نہ اس کے خزانوں کی وسعت میں کوئی کمی آسکتی ہے اور اس کے پاس نعمتوں کے وہ خزانے رہ جائیں گے جنہیں مانگنے والوں کے مطالبات ختم نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ وہ ایسا جواد و کریم ہے کہ نہ سائلوں کا سوال اس کے یہاں کمی پیدا کر سکتا ہے اور نہ مفلسوں کا اصرار اسے بخیل بنا سکتا ہے۔

## قرآن مجید سے استدلال:

صفات خدا کے بارے میں سوال کرنے والو! قرآن مجید نے جن صفات کی نشان دہی کی ہے انہیں کا اتباع کرو۔ اور اسی کے نور ہدایت سے روشنی حاصل کرو اور جس علم کی طرف شیطان متوجہ کرے اور اس کا کوئی فریضہ نہ کتاب الٰہی میں موجود ہو اور نہ سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ارشادات ائمہ ہدیٰ میں تو اس کا علم پروردگار کے حوالے کر دو کہ یہی اس کے حق کی آخری حد ہے۔

## راسخون فی العلم:

یاد رکھو کہ راسخون فی العلم وہی افراد ہیں۔ جنہیں غیب الٰہی کے سامنے پڑے ہوئے پردوں کے اندر دورانہ داخل ہونے سے اس امر نے بے نیاز بنا دیا ہے کہ وہ اس پوشیدہ غیب کا اجمالی اقرار رکھتے ہیں اور پروردگار نے ان کے اسی جذبہ کی تعریف کی ہے کہ جس چیز کو ان کا علم احاطہ نہیں کر سکتا اس کے بارے میں اپنی عاجزی کا اقرار کر لیتے ہیں اور اسی صفات کو اس نے رسوخ سے تعبیر کیا ہے کہ جس بات کی تحقیق ان کے ذمہ نہیں ہے اس کی گہرائیوں میں جانے کا خیال نہیں رکھتے۔

تم بھی اسی بات پر اکتفا کرو اور اپنی عقل کے مطابق عظمت الٰہی کا اندازہ نہ کرو کہ ہلاک ہونے والوں میں شمار ہو جاؤ۔

## مایوسی ہی مایوسی:

دیکھو وہ ایسا قادر ہے کہ جب فکریں اس کی قدرت کی انتہا معلوم کرنے کے لئے آگے بڑھتی ہیں اور ہر طرح کے وسوسہ سے پاکیزہ خیال اس کی سلطنت کے پوشیدہ اسرار کو اپنی زد میں لانا چاہتا ہے اور دل والہانہ طور پر اس کی صفات کی کیفیت معلوم کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور عقل کی راہیں اس کی ذات کا علم حاصل کرنے کے لیے صفات کی رسائی سے آگے بڑھنا چاہتی ہیں تو وہ انہیں اس عالم میں مایوس واپس کر دیتا ہے کہ وہ عالم غیب کی گہرائیوں کی راہیں طے کر رہی ہوتی ہیں اور مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہوتی ہیں جس کے نتیجہ میں عقلیں اس اعتراف کے ساتھ پلٹ آتی ہیں کہ غلط فکروں سے اس کی معرفت کی حقیقت کا ادراک نہیں ہو سکتا اور صاحبان فکر کے دلوں میں اس کے جلال وعزت کا ایک شمہ بھی خطور نہیں کر سکتا۔

## بغیر نمونہ کے:

اس نے مخلوقات کو بغیر کسی نمونہ کو نگاہ میں رکھے ہوئے ایجاد کیا ہے اور کسی ماسبق کے خالق و معبود کے نقشہ کے بغیر پیدا کیا ہے۔ اس نے اپنی قدرت کے اختیارات اپنی حکمت کے منہ بولتے آثار اور مخلوقات کے لئے اس کے سہارے کی احتیاج کے اقرار کے ذریعہ اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ ہم اس کی معرفت پر دلیل قائم ہونے کا اقرار کر لیں کہ جدید ترین اشیاء کو اس کے آثار صنعت نے ایجاد کیا ہے اور نشانہائے حکمت نے پیدا کیا ہے وہ سب بالکل واضح ہیں اور ہر مخلوق اس کے وجود کے لئے ایک مستقل حجت اور دلیل ہے کہ اگر وہ خاموش بھی ہے تو اس کی تدبیر بول رہی ہے اور اس کی دلالت ایجاد کرنے والے پر قائم ہے۔

## حکمت کی تدبیر کے لیے تشبیہ:

خدایا! میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے بھی تیری مخلوقات کے اعضاء کے اختلاف اور ان کے جوڑوں کے سروں کے ملنے سے تیری حکمت کی تدبیر کے لئے تیری شبیہ قرار دیا۔ اس نے اپنے ضمیر کے غیب کو تیری معرفت سے وابستہ نہیں کیا اور اس کے دل میں یہ یقین پیوست نہیں ہوا کہ تیرا کوئی مثل نہیں ہے اور گویا اس نے یہ پیغام نہیں سنا کہ ایک دن مرید اپنے

پیرومرشد سے یہ کہہ کر بیزاری کریں گے کہ بخدا ہم کھلی ہوئی گمراہی میں تھے جب تم کو رب العالمین کے برابر قرار دے رہے تھے۔ بے شک تیرے برابر قرار دینے والے جھوٹے ہیں کہ انہوں نے تجھے اپنے اصنام سے تشبیہ دی ہے اور اپنے اوہام کی بنا پر تجھے مخلوقات کا عطیہ کر دیا ہے اور اپنے خیالات کی بنا پر جسموں کی طرح تیرے ٹکڑے کر دیئے ہیں اور اپنی عقلوں کی سوجھ بوجھ سے تجھے مختلف طاقتوں والی مخلوقات کے پیمانے پر ناپ تول دیا ہے۔

## ہمسر سے مبراً:

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس نے بھی تجھے کسی کے برابر قرار دیا اس نے تیرا ہمسر بنا دیا اور جس نے تیرا ہمسر بنا دیا اس نے آیاتِ محکمات کی تنزیل کا انکار کر دیا ہے اور واضح ترین دلائل کے بیانات کو جھٹلا دیا ہے۔ بے شک تو وہ خدا ہے جو عقلوں کی حدوں میں نہیں آ سکتا کہ افکار کی روانی میں کیفیتوں کی زد میں آ جائے اور نہ غور و فکر کی جولانیوں میں سما سکتا ہے کہ محدود اور تصرفات کا پابند ہو جائے۔

## اللہ کی معین مقدار اور تدبیر:

مالک نے ہر مخلوق کی مقدار معین کی ہے اور محکم ترین معین کی ہے اور ہر ایک کی تدبیر کی ہے اور لطیف ترین تدبیر کی ہے ہر ایک کو ایک رخ پر لگا دیا ہے تو اس نے اپنی منزلت کی حدود سے تجاوز بھی نہیں کیا ہے اور انتہا تک پہنچنے میں کوتاہی بھی نہیں کی ہے اور مالک کے ارادہ پر چلنے کا حکم دے دیا گیا تو اس سے سرتابی بھی نہیں کی ہے اور یہ ممکن بھی کیسے تھا جب کہ سب اس کی مشیت سے منظر عام پر آئے ہیں۔ وہ تمام اشیاء کا ایجاد کرنے والا ہے بغیر اس کے کہ فکر کی جولانیوں کی طرف رجوع کرے یا طبیعت کی داخلی روانی کا سہارا لے یا حوادث زمانہ کے تجربات سے فائدہ اٹھائے یا عجیب و غریب مخلوقات کے بنانے میں کسی شریک کی مدد کا محتاج ہو۔

## اطاعت میں سربسجود:

اس کی مخلوقات اس کے امر سے تمام ہوئی ہے اور اس کی اطاعت میں سربسجود ہے۔ اس کی دعوت پر لبیک کہتی ہے اور اس راہ میں نہ دیر کرنے والے کی سستی کا شکار ہوتی ہے اور نہ حیلہ و حجت کرنے والے کی ڈھیل میں مبتلا ہوتی ہے۔

## حدود، مقادیر، طبائع اور ہیأت:

اس نے اشیاء کی کجی کو سیدھا رکھا ہے۔ ان کی حدود کو مقرر کر دیا ہے۔ اپنی قدرت سے ان کے متضاد عناصر میں تناسب پیدا کر دیا ہے اور نفس و بدن کا رشتہ جوڑ دیا ہے۔ انہیں حدود و مقادیر' طبائع و ہیأت کی مختلف جنسوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ یہ نو ایجاد مخلوق ہے جس کی صنعت مستحکم رکھی ہے اور اس کی فطرت و خلقت کو اپنے ارادہ کے مطابق رکھا ہے۔

## آسمانوں کی پیدائش:

اسی نے آسمانوں کے نشیب و فراز کو منظم کردیا ہے اور اس کے شگافوں کو ملا دیا ہے اور انہیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جکڑ دیا ہے اور اس کا حکم لے کر اترنے والے اور بندوں کے اعمال کو لے کر جانے والے فرشتوں کے لیے بلندی کی ناہمواریوں کو ہموار کردیا ہے۔ ابھی یہ آسمان دھوئیں کی شکل میں تھے کہ مالک نے انہیں آواز دی اور ان کے تسموں کے رشتے آپس میں جڑ گئے اور ان کے دروازے بند رہنے کے بعد کھل گئے۔ پھر اس نے ان کے سوراخوں پر ٹوٹتے ہوئے ستاروں کے نگہبان کھڑے کردیئے اور اپنے دست قدرت سے اس امر سے روک دیا کہ ہوا کے پھیلاؤ میں ادھر اُدھر چلے جائیں۔

## آسمان کی زینت:

انہیں حکم دیا کہ اس کے حکم کے سامنے سراپا تسلیم کھڑے رہیں۔ ان کے آفتاب کو دن کے لئے روشن نشانی اور ماہتاب کو رات کی دھندلی نشانی قرار دے دیا اور دونوں کو ان کے بہاؤ کی منزل پر ڈال دیا ہے اور ان کی گذرگاہوں میں رفتار کی مقدار معین مدار معلق کردیئے اور ان سے اس زینت کو وابستہ کردیا جو چھوٹے چھوٹے تاروں اور بڑے بڑے ستاروں کے چراغوں سے پیدا ہوئی تھی۔ آوازوں کے چرانے والوں کے لئے ٹوٹتے تاروں سے سنگسار کا انتظام کردیا اور انہیں بھی اپنے جبر و قہر کی راہوں پر لگا دیا کہ جو ثابت ہیں وہ ثابت رہیں۔ جو سیار ہیں وہ سیار رہیں۔ بلند و پست نیک و بد سب اسی کی مرضی کے تابع رہیں۔

## فرشتوں کی پیدائش اور اوصاف:

اس کے بعد اس نے آسمانوں کو آباد کرنے اور اپنی سلطنت کے بلند ترین طبقہ کو بسانے کے لئے ملائکہ جیسی انوکھی مخلوق کو پیدا کیا اور ان سے آسمانی راستوں کے شگافوں کو پر کردیا اور فضا کی پہنائیوں کو معمور کردیا۔ انہیں شگافوں کے درمیان تسبیح کرنے والے فرشتوں کی آوازیں قدس کی چار دیواری' عظمت کے حجابات' بزرگی کے سراپردوں کے پیچھے گونج رہی ہیں اور اس گونج کے پیچھے جس سے کان کے پردے پھٹ جاتے ہیں۔ نور کی وہ تجلیاں ہیں جو نگاہوں کو وہاں تک پہنچنے سے روک دیتی ہیں اور وہ ناکام ہو کر اپنی حدوں پر ٹھہر جاتی ہیں۔

اس نے ان فرشتوں کو مختلف شکلوں اور الگ الگ پیمانوں کے مطابق پیدا کیا ہے۔ انہیں بال و پر عنایت کئے ہیں اور وہ اس کے جلال و عزت کی تسبیح میں مصروف ہیں۔ مخلوقات میں اس کی نمایاں صنعت کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے ہیں۔ اور کسی چیز کی تخلیق کا ادعا نہیں کرتے ہیں۔ "یہ اللہ کے محترم بندے ہیں جو اس پر کسی بات میں سبقت نہیں کرتے ہیں اور اس کے حکم کے مطابق عمل کر رہے ہیں"۔ اللہ نے انہیں اپنی وحی کا امین بنایا ہے اور مرسلین کی طرف اپنے امر و نہی کی امانتوں کا حامل قرار دیا ہے۔ انہیں شکوک و شبہات سے محفوظ رکھا ہے کہ کوئی بھی اس کی مرضی کی راہ سے انحراف کرنے والا نہیں ہے۔ سب کو اپنی کارآمد امداد سے نوازا ہے اور سب کے دل میں عاجزی اور شکستگی کی تواضع پیدا کردی ہے۔ ان کے

لئے اپنی تمجید کی سہولت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور توحید کی نشانیوں کے لئے واضح منارے قائم کر دیئے ہیں۔ ان پر گناہوں کا بوجھ بھی نہیں ہے اور انہیں شب و روز کی گردشیں اپنے ارادوں پر چلا بھی نہیں سکتی ہیں۔ شکوک و شبہات ان کے مستحکم ایمان کو اپنے خیالات کے تیروں کا نشانہ بھی نہیں بنا سکتے ہیں اور وہم و گمان ان کے یقین کی پختگی پر حملہ آور بھی نہیں ہو سکتے ہیں۔ ان کے درمیان حسد کی چنگاری بھی نہیں بھڑکتی اور حیرت و استعجاب ان کے ضمیروں کی معرفت کو سلب بھی نہیں کر سکتے اور ان کے سینوں میں چھپے ہوئے عظمت و ہیبت و جلالت الٰہی کے ذخیروں کو چھین بھی نہیں سکتے ہیں اور وسوسوں نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں ہے کہ ان کی فکر کو زنگ آلود بنا دیں۔ ان میں بعض وہ ہیں جنہیں بوجھل بادلوں۔ بلند ترین پہاڑوں اور تاریک ترین ظلمتوں کے پردوں میں رکھا گیا ہے اور بعض وہ ہیں جن کے پیروں نے زمین کے آخری طبقہ کو پارہ کر دیا ہے اور وہ ان سفید پرچموں جیسے ہیں جو فضا کی وسعتوں کو چیر کر باہر نکل گئے ہوں۔ جن کے نیچے ایک ہلکی ہوا ہو جو انہیں ان کی حدوں پر روکے رہے۔ انہیں عبادت کی مشغولیت نے ہر چیز سے بے فکر بنا دیا ہے اور ایمان کے حقائق نے ان کے اور معرفت کے درمیان گہرا رابطہ پیدا کر دیا ہے اور یقین کامل نے ہر چیز سے رشتہ توڑ کر انہیں مالک کی طرف مشتاق بنا دیا ہے۔ ان کی رغبتیں مالک کی نعمتوں سے ہٹ کر کسی اور کی طرف نہیں ہیں کہ انہوں نے معرفت کی حلاوت کا مزہ چکھ لیا ہے اور محبت کے سیراب کرنے والے جام سے سرشار ہو گئے ہیں۔

اور ان کے دلوں کی تہ میں اس کا خوف جڑ پکڑ چکا ہے جس کی بنا پر انہوں نے مسلسل اطاعت سے اپنی سیدھی کمروں کو خمیدہ بنا لیا ہے اور طول رغبت کے باوجود ان کے تضرع و زاری کا خزانہ ختم نہیں ہوا ہے اور نہ کمال تقرب کے باوجود ان کے خشوع کی رسیاں ڈھیلی ہوئی ہیں اور نہ خود پسندی نے ان پر غلبہ حاصل کیا ہے کہ وہ اپنے گذشتہ اعمال کو زیادہ تصور کرنے لگیں اور نہ جلال الٰہی کے سامنے ان کے انکسار نے کوئی گنجائش چھوڑی ہے کہ وہ اپنی نیکیوں کو بڑا خیال کرنے لگیں۔ مسلسل تعب کے باوجود انہوں نے سستی کو راستہ نہیں دیا اور نہ ان کی رغبت میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے کہ وہ مالک سے امید کے راستہ کو ترک کر دیں۔ مسلسل مناجاتوں نے ان کی نوک زبان کو خشک نہیں بنایا اور نہ مصروفیات نے ان پر قابو پا لیا ہے کہ ان کی مناجات کی خفیہ آوازیں منقطع ہو جائیں۔ نہ مقامات اطاعت میں ان کے شانے آگے پیچھے ہوتے ہیں اور نہ تعمیل احکام الٰہیہ میں کوتاہی کی بنا پر ان کی گردن کسی طرف مڑ جاتی ہے۔ ان کی کوششوں کے عزائم پر نہ غفلتوں کی نادانیوں کا حملہ ہوتا ہے اور نہ خواہشات کی فریب کاریاں ان کی ہمتوں کو اپنا نشانہ بناتی ہیں۔ انہوں نے اپنے مالک صاحب عرش کو روز فقر و فاقہ کے لئے ذخیرہ بنا لیا ہے اور جب لوگ دوسری مخلوقات کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو وہ اسی کو اپنا ہدف نگاہ بنائے رکھتے ہیں۔ یہ عبادت کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتے لہٰذا ان کا اطاعت کا والہانہ جذبہ کسی اور طرف لے جانے کی بجائے صرف امید و بیم کے ناقابل اختتام ذخیروں ہی کی طرف لے جاتا ہے۔ ان کے لئے خوف خدا کے اسباب منقطع نہیں ہوئے ہیں کہ ان کی کوششوں میں سستی پیدا کرا دیں اور نہ انہیں خواہشات نے قیدی بنایا ہے کہ وقتی کوششوں کو ابدی سعی پر مقدم کر دیں۔ یہ اپنے گذشتہ اعمال کو بڑا خیال نہیں کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہوتا تو اب تک امیدیں خوف خدا کو فنا کر دیتیں۔ انہوں نے شیطانی غلبہ کی بنیاد پر پروردگار کے بارے

میں آپس میں کوئی اختلاف بھی نہیں کیا ہے اور نہ ایک دوسرے سے بگاڑ نے ان کے درمیان افتراق پیدا کیا ہے۔ نہ ان پر حسد کا کینہ غالب آیا ہے اور نہ وہ شکوک کی بنا پر آپس میں ایک دوسرے سے الگ ہوئے ہیں۔

اور نہ پست ہمتوں نے انہیں ایک دوسرے سے جدا کیا ہے۔ یہ ایمان کے وہ قیدی ہیں جن کی گردنوں کو کجی، انحراف، سستی، فتور کوئی چیز آزاد نہیں کرا سکتی۔ فضائے آسمان میں ایک کھال کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدہ گزار یا دوڑ دھوپ کرنے والا نہ ہو۔ یہ طول اطاعت سے اپنے رب کی معرفت میں اضافہ ہی کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں اس کی عظمت و جلالت بڑھتی ہی جاتی ہے۔

## زمین کی پیدائش اور اس سے پہلے کے حالات:

اس نے زمین کو تہ و بالا ہونے والی موجوں اور اتھاہ سمندر کی گہرائیوں کے اوپر قائم کیا ہے جہاں موجوں کا تلاطم تھا اور ایک دوسرے کو دھکیلنے والی لہریں ٹکرا رہی تھیں۔ ان کا پھین ایسا ہی تھا جیسے ہیجان زدہ اونٹ کا جھاگ۔ مگر اس طوفان کو تلاطم خیز پانی کے بوجھ نے دبا دیا اور اس کے جوش و خروش کو اپنا سینہ ٹیک کر ساکن بنا دیا اور اپنے شانے لگا کر اس طرح دبا دیا کہ وہ ذلت و خواری کے ساتھ رام ہو گیا۔ اب وہ پانی موجوں کی گھڑ گھڑاہٹ کے بعد ساکت اور مغلوب ہو گیا اور ذلت کی لگام میں اسیر و مطیع ہو گیا اور زمین بھی طوفان خیز پانی کی سطح پر دامن پھیلا کر بیٹھ گئی تھی کہ اس نے اٹھانے، سر اٹھانے، ناک چڑھانے، جوش دکھانے کا خاتمہ کر دیا تھا اور روانی کی بے اعتدالیوں پر بند باندھ دیا تھا۔ اب پانی اچھل کود کے بعد بے دم ہو گیا تھا اور جست و خیز کی سرمستیوں کے بعد ساکت ہو گیا تھا۔ اب جب پانی کا جوش اطراف زمین کے نیچے ساکن ہو گیا اور سر بفلک پہاڑوں کے بوجھ نے اس کے کاندھوں کو دبا دیا تو مالک نے اس کی ناک کے بانسوں سے چشمے جاری کر دیئے اور انہیں دور دراز صحراؤں اور گڑھوں تک منتشر کر دیا اور پھر زمین کی حرکت کو پہاڑوں کی چٹانوں اور اونچی اونچی چوٹیوں والے پہاڑوں کے وزن سے معتدل بنا دیا۔ اور پہاڑوں کے اس کی سطح کے مختلف حصوں میں ڈوب جانے اور اس کی گہرائیوں کی تہ میں گھس جانے اور اس کے ہموار حصوں کی بلندی اور پستی پر سوار ہو جانے کی بنا پر اس کی تھرتھراہٹ رک گئی اور مالک نے زمین سے فضا تک ایک وسعت پیدا کر دی اور ہوا کو اس کے باشندوں کے سانس لینے کے لئے مہیا کر دیا اور اس کے بسنے والوں کو تمام سہولتوں کے ساتھ ٹھہرا دیا۔

## بادل اور نظام بارش:

اس کے بعد زمین کے وہ چٹیل میدان جن کی بلندیوں تک چشموں اور نہروں کے بہاؤ کا کوئی راستہ نہیں تھا انہیں بھی یونہی نہیں رہنے دیا یہاں تک کہ ان کے لئے وہ بادل پیدا کر دیئے جو ان کی مردہ زمینوں کو زندہ بنا سکیں اور نباتات کو اگا سکیں۔ اس نے ابر کے چمکدار ٹکڑوں کو اور پراگندہ بدلیوں کو جمع کیا یہاں تک کہ جب اس کے اندر پانی کا ذخیرہ جوش مارنے لگا اور اس کے کناروں پر بجلیاں تڑپنے لگیں اور ان کی چمک سفید بادلوں کی تہوں اور تہ بہ تہ سحابوں کے اندر برابر

جاری رہی تو اس نے انہیں موسلا دھار بارش کے لئے بھیج دیا اس طرح کہ اس کے بوجھل حصے زمین پر منڈلا رہے تھے اور جنوبی ہوائیں انہیں مسل مسل کر برسنے والے بادل کی بوندیں اور تیز بارش کی شکل میں برسا رہی تھیں۔ اس کے بعد جب بادلوں نے اپنا سینہ ہاتھ پاؤں سمیت زمین پر ٹیک دیا اور پانی کا سارا لدا ہوا بوجھ اس پر پھینک دیا تو اس کے ذریعہ افتادہ زمینوں سے کھیتیاں اُگا دیں اور خشک پہاڑوں پر ہرا بھرا سبزہ پھیلا دیا۔ اب زمین اپنے سبزہ کی زینت سے جھومنے لگی اور شگوفوں کی اوڑھنیوں اور شگفتہ و شاداب کلیوں کے زیوروں سے اترانے لگی۔

## سب کچھ انسانوں کے لیے:

پروردگار نے ان تمام چیزوں کو انسانوں کی زندگانی کا سامان اور جانوروں کا رزق قرار دیا ہے۔ اسی نے زمین کے اطراف میں کشادہ راستے نکالے ہیں اور شاہراہوں پر چلنے والوں کے لئے روشنی کے منارے نصب کئے ہیں۔

پھر جب زمین کا فرش بچھا لیا اور اپنا کام مکمل کر لیا۔

## خلیفہ اول..... حضرت آدم اور ان کی اولاد:

تو آدم علیہ السلام کو اپنی مخلوقات میں منتخب قرار دے دیا اور انہیں نوع انسانی کی فرد اول بنا کر جنت میں ساکن کر دیا اور ان کے لئے ہر طرح کے کھانے پینے کو آزاد کر دیا اور جس سے منع کرنا تھا اس کا اشارہ بھی دے دیا اور یہ بتا دیا کہ اس کے اقدام میں نافرمانی کا اندیشہ اور اپنے مرتبہ کو خطرہ میں ڈالنے کا خطرہ ہے لیکن انہوں نے اسی چیز کی طرف رُخ کر لیا جس سے روکا گیا تھا کہ یہ بات پہلے سے علم خدا میں موجود تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پروردگار نے توبہ کے بعد انہیں نیچے اتار دیا تاکہ اپنی نسل سے دنیا کو آباد کریں اور ان کے ذریعہ سے اللہ بندوں پر حجت قائم کرے۔ پھر ان کو اٹھا لینے کے بعد بھی زمین کو ان چیزوں سے خالی نہیں رکھا جن کے ذریعہ ربوبیت کی دلیلوں کی تاکید کرے اور جنہیں بندوں کی معرفت کا وسیلہ بنائے بلکہ ہمیشہ منتخب انبیاء کرام اور رسالت کے امانت داروں کی زبانوں سے حجت کے پہنچانے کی نگرانی کرتا رہا اور یوں ہی صدیاں گزرتی رہیں یہاں تک کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اس کی حجت تمام ہوگئی اور اتمام حجت اور تخویف عذاب کا سلسلہ نقطۂ آخر تک پہنچ گیا۔

## روزیوں کا تعین:

اللہ نے سب کی روزیاں معین کر رکھی ہیں چاہے قلیل ہوں یا کثیر اور پھر انہیں تنگی اور وسعت کے اعتبار سے بھی تقسیم کر دیا اور اس میں بھی عدالت رکھی ہے تاکہ دونوں کا امتحان لیا جا سکے اور غنی و فقیر دونوں کو شکر یا صبر سے آزمایا جا سکے۔ پھر وسعت رزق کے ساتھ فقر و فاقہ کے خطرات اور سلامتی کے ساتھ نازل ہونے والی آفات کے اندیشے اور خوشی و شادمانی کی وسعت کے ساتھ غم و الم کے گلوگیر پھندے شامل بھی کر دیئے۔ زندگیوں کی طویل و کثیر مدتیں معین کیں۔ انہیں آگے پیچھے رکھا اور پھر سب کو موت سے ملا دیا اور موت کو ان کی رسیوں کا کھینچنے والا اور مضبوط رشتوں کو پارہ پارہ کر دینے والا بنا دیا۔ وہ دلوں میں باتوں کے چھپانے والوں کے اسرار۔ خفیہ باتیں کرنے والوں کی گفتگو۔ خیالات میں اٹکل پچو لگانے والوں کے اندازے۔ دل میں جمے ہوئے۔ یقینی عزائم۔

پلکوں میں دبے ہوئے نکھیوں کے اشارے اور دلوں کی تہوں کے راز اور غیب کی گہرائیوں کے رموز سب کو جانتا ہے۔

## دلوں کے حالات جاننے والا اور پکاریں سماعت کرنے والا:

وہ ان آوازوں کو بھی سن لیتا ہے جن کے لیے کانوں کے سوراخوں کو جھکنا پڑتا ہے۔ چیونٹیوں کے موسم گرما کے مقامات اور دیگر حشرات الارض کی سردیوں کی منزل سے بھی آگاہ ہے۔ وہ مرد و عورتوں کی درد بھری فریاد اور پیروں کی چاپ بھی سن لیتا ہے۔ وہ سبز پتیوں کے غلافوں کے اندرونی حصوں میں تیار ہونے والے پھلوں کی جگہ کو بھی جانتا ہے اور پہاڑوں کے غاروں اور وادیوں میں جانوروں کی پناہ گاہوں کو بھی پہچانتا ہے۔ وہ درختوں کے تنوں اور ان کے چھلکوں میں مچھروں کے چھپنے کی جگہ سے بھی باخبر ہے اور شاخوں میں پتے نکلنے کی منزل اور صلبوں کی گذرگاہوں میں نطفوں کے ٹھکانوں اور آپس میں جڑے ہوئے بادلوں اور تہہ بہ تہہ سحابیوں سے ٹپکنے والے بارش کے قطروں سے بھی آشنا ہے بلکہ جن ذرات کو آندھیاں اپنے دامن سے اڑا دیتی ہیں اور جن نشانات کو بارشیں اپنے سیلاب سے مٹا دیتی ہیں ان سے بھی باخبر ہے۔ وہ ریت کے ٹیلوں پر زمین کے کیڑوں کے چلنے پھرنے اور سر بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر بال و پر رکھنے والے پرندوں کے نشیمنوں کو بھی جانتا ہے اور گھونسلوں کے اندھیروں میں پرندوں کے نغموں کو بھی پہچانتا ہے۔ جن چیزوں کو صدف نے سمیٹ رکھا ہے انہیں بھی جانتا ہے اور جنہیں دریا کی موجوں نے اپنی گود میں دبا رکھا ہے انہیں بھی پہچانتا ہے۔ جسے رات کی تاریکی نے چھپا لیا ہے اسے بھی پہچانتا ہے اور جس پر دن کے سورج نے روشنی ڈالی ہے اس سے بھی باخبر ہے۔ جن چیزوں پر یکے بعد دیگرے اندھیری راتوں کے پردے اور روشن دنوں کے آفتاب کی شعاعیں نور بکھیرتی ہیں وہ ان سب سے باخبر ہے۔ نشان قدم' حس و حرکت' الفاظ کی گونج' ہونٹوں کی جنبش' سانسوں کی منزل' ذرات کا وزن' ذی روح کی سسکیوں کی آواز' اس زمین پر درختوں کے پھل۔ گرنے والے پتے' نطفوں کی قرارگاہ منجمد خون کے ٹھکانے' لوتھڑے یا اس کے بعد بننے والی مخلوق یا پیدا ہوئے بچے سب کو جانتا ہے اور اسے اس علم کے حصول میں کوئی زحمت نہیں ہوئی اور نہ اپنی مخلوقات کی حفاظت میں کوئی رکاوٹ پیش آئی اور نہ اپنے امور کے نافذ کرنے اور مخلوقات کا انتظام کرنے میں کوئی سستی یا تھکن لاحق ہوئی بلکہ اس کا علم گہرائیوں میں اترا ہوا ہے اور اس نے سب کے اعداد کو شمار کر لیا ہے اور سب پر اس کا عدل شامل اور فضل محیط ہے حالانکہ یہ سب اس کے شایان شان حق کے ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

## تعریف کا حقیقی اہل:

خدایا! تو ہی بہترین توصیف اور آخر تک سراہے جانے کا اہل ہے۔ تجھ سے آس لگائی جائے تو بہترین آسرا ہے اور امید رکھی جائے تو بہترین مرکز امید ہے۔ تو نے مجھے وہ طاقت دی ہے جس کے ذریعے کسی غیر کی مدح و ثنا نہیں کرتا ہوں اور اس کا رخ ان افراد کی طرف نہیں موڑتا ہوں جو ناکامی کا مرکز اور شبہات کی منزل ہیں۔ میں نے اپنی زبان کو لوگوں کی تعریف اور تیری پروردہ مخلوقات کی ثنا و صفت سے موڑ دیا ہے۔

## تعریف کرنے والے کا ممدوح پر حق:

خدایا! ہر تعریف کرنے والے کا اپنے ممدوح پر ایک حق ہوتا ہے چاہے وہ معاوضہ ہو یا انعام و اکرام۔ اور میں تجھ سے آس لگائے بیٹھا ہوں کہ تو رحمت کے ذخیروں اور مغفرت کے خزانوں کی رہنمائی کرنے والا ہے۔ خدایا! یہ اس بندے کی منزل ہے جس نے صرف تیری توحید اور یکتائی کا اعتراف کیا ہے اور تیرے علاوہ ان اوصاف و کمالات کا کسی کو اہل نہیں پایا ہے۔ پھر میں ایک احتیاج رکھتا ہوں جس کا تیرے فضل کے علاوہ کوئی علاج نہیں کر سکتا اور تیرے احسانات کے علاوہ کوئی اس کا سہارا نہیں بن سکتا۔ اب اس وقت مجھے اپنی رضا عنایت فرما دے اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بے نیاز بنا دے کہ تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 81:

و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ لَمَّا اُرِيدَ عَلَى الْبَيْعَةِ بَعْدِ قَتْلِ عُثْمَانَ

دَعُونِي وَالْتَمِسُوا غَيْرِي ، فَإِنَّا مُسْتَقْبِلُونَ اَمْراً لَهُ وُجُوهٌ وَاَلْوَانٌ لَا تَقُومُ لَهُ الْقُلُوبُ وَ لَا تَثْبُتُ عَلَيْهِ الْعُقُولُ، وَإِنَّ الْآفَاقَ قَدْ اَغَامَتْ، وَالْمَحَجَّةَ قَدْ تَنَكَّرَتْ.

وَ اعْلَمُوا اَنِّي إِنْ اَجَبْتُكُمْ رَكِبْتُ بِكُمْ مَا اَعْلَمُ، وَلَمْ اُصْغِ إِلَى قَوْلِ الْقَائِلِ وَعَتْبِ الْعَاتِبِ، وَ إِنْ تَرَكْتُمُونِي فَاَنَا كَاَحَدِكُمْ، وَلَعَلِّي اَسْمَعُكُمْ وَ اَطْوَعُكُمْ لِمَنْ وَلَّيْتُمُوهُ اَمْرَكُمْ، وَ اَنَا لَكُمْ وَزِيراً خَيْرٌ لَكُمْ مِنِّي اَمِيراً.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 81:

### امارت سے بیزاری

جب قتل عثمان کے بعد آپ کے ہاتھ پر بیعت کا ارادہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

مجھے چھوڑ دو اور اس خلافت کے لیے میرے علاوہ کوئی اور ڈھونڈ لو۔ ہمارے سامنے ایک ایسا معاملہ ہے جس کے کئی رخ اور کئی رنگ ہیں۔ جسے نہ دل برداشت کر سکتے ہیں اور نہ عقلیں اسے مان سکتی ہیں دیکھو اُفق عالم پر گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ راستہ پہچاننے میں نہیں آتا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر میں تمہاری اس خواہش کو مان لوں تو تمہیں اس راستے پر لے چلوں گا جو میرے علم میں ہے اور اس کے متعلق کسی کہنے والے کی بات اور کسی ملامت کرنے والے کی سرزنش پر کان نہیں

دھروں گا۔ اور اگر تم میرا پیچھا چھوڑ دو تو پھر جیسے تم ہو ویسا میں ہوں اور ہو سکتا ہے کہ جسے تم اپنا امیر بناؤ اس کی میں تم سے زیادہ سنوں اور مانوں اور میرا تمہارے دنیوی مفاد کے لیے امیر ہونے سے وزیر ہونا بہتر ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 82:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَيُّهَا النَّاسُ، فَاِنِّی فَقَاْتُ عَيْنَ الْفِتْنَةِ، وَلَمْ يَكُنْ لِيَجْتَرِءَ عَلَيْهَا اَحَدٌ غَيْرِی بَعْدَ اَنْ مَاجَ غَيْهَبُهَا، وَ اشْتَدَّ كَلَبُهَا، فَاسْاَلُونِی قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُونِی فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَا تَسْاَلُونِی عَنْ شَیْءٍ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ السَّاعَةِ، وَ لَا عَنْ فِئَةٍ تَهْدِی مِائَةً وَ تُضِلُّ مِائَةً اِلا اَنْبَاْتُكُمْ بِنَاعِقِهَا وَ قَائِدِهَا وَ سَائِقِهَا وَ مُنَاخِ رِكَابِهَا وَ مَحَطِّ رِحَالِهَا وَ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَهْلِهَا قَتْلاً وَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ مَوْتا.

وَ لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُونِی وَ نَزَلَتْ بِكُمْ كَرَائِهُ الْاُمُورِ وَ حَوَازِبُ الْخُطُوبِ لَاَطْرَقَ كَثِيرٌ مِنَ السَّائِلِينَ وَ فَشِلَ كَثِيرٌ مِنَ الْمَسْئُولِينَ، وَ ذٰلِكَ اِذَا قَلَّصَتْ حَرْبُكُمْ، وَ شَمَّرَتْ عَنْ سَاقٍ، وَ ضَاقَتِ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ ضِيقا تَسْتَطِيلُونَ اَيَّامَ الْبَلَاءِ عَلَيْكُمْ، حَتّٰی يَفْتَحَ اللّٰهُ لِبَقِيَّةِ الْاَبْرَارِ مِنْكُمْ، اِنَّ الْفِتَنَ اِذَا اَقْبَلَتْ شَبَّهَتْ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ نَبَّهَتْ، يُنْكَرْنَ مُقْبِلَاتٍ وَ يُعْرَفْنَ مُدْبِرَاتٍ، يَحُمْنَ حَوْمَ الرِّيَاحِ يُصِبْنَ بَلَدا، وَ يُخْطِئْنَ بَلَدا.

اَلَا اِنَّ اَخْوَفَ الْفِتَنِ عِنْدِی عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ بَنِی اُمَيَّةَ فَاِنَّهَا فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ مُظْلِمَةٌ عَمَّتْ خُطَّتُهَا، وَ خَصَّتْ بَلِيَّتُهَا، وَ اَصَابَ الْبَلَاءُ مَنْ اَبْصَرَ فِيهَا، وَ اَخْطَاَ الْبَلَاءُ مَنْ عَمِیَ عَنْهَا، وَ ايْمُ اللّٰهِ لَتَجِدُنَّ بَنِی اُمَيَّةَ لَكُمْ اَرْبَابَ سُوءٍ بَعْدِی كَالنَّابِ الضَّرُوسِ، تَعْذِمُ بِفِيهَا وَ تَخْبِطُ بِيَدِهَا وَ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا وَ تَمْنَعُ دَرَّهَا.

لَا يَزَالُونَ بِكُمْ حَتّٰی لَا يَتْرُكُوا مِنْكُمْ اِلا نَافِعا لَهُمْ اَوْ غَيْرَ ضَائِرٍ بِهِمْ، وَ لَا يَزَالُ بَلَاؤُهُمْ حَتّٰی لَا يَكُونَ انْتِصَارُ اَحَدِكُمْ مِنْهُمْ اِلا كَانْتِصَارِ الْعَبْدِ مِنْ رَبِّهِ وَ الصَّاحِبِ مِنْ مُسْتَصْحِبِهِ، تَرِدُ عَلَيْكُمْ فِتْنَتُهُمْ شَوْهَاءَ مَخْشِيَّةً، وَ قِطَعا جَاهِلِيَّةً، لَيْسَ فِيهَا مَنَارُ هُدًی وَ لَا عَلَمٌ يُرَی، نَحْنُ اَهْلَ الْبَيْتِ مِنْهَا بِمَنْجَاةٍ، وَ لَسْنَا فِيهَا بِدُعَاةٍ.

ثُمَّ يُفَرِّجُهَا اللّٰهُ عَنْكُمْ كَتَفْرِيجِ الْاَدِيمِ بِمَنْ يَسُومُهُمْ خَسْفا، وَ يَسُوقُهُمْ عُنْفا، وَ يَسْقِيهِمْ بِكَاْسٍ مُصَبَّرَةٍ، لَا يُعْطِيهِمْ اِلا السَّيْفَ، وَ لَا يُحْلِسُهُمْ اِلا الْخَوْفَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَوَدُّ قُرَيْشٌ بِالدُّنْيَا وَ

مَا فِيهَا لَوْ يَرَوْنَنِي مَقَاما وَاحِدا، وَلَوْ قَدْرَ جَزْرِ جَزُورٍ لِاءٌ قْبَلَ مِنهُمْ مَا اءَ طْلُبُ الْيَوْمَ بَعْضَهُ فَلَا يُعْطُونَنِيهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 82:

# علم علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! میں نے فتنہ وفساد کی آنکھیں نکال دی ہیں۔ میرے سوا کوئی بھی اس فتنہ وفساد کو (رفع کرنے کی) جرأت نہیں کرسکتا تھا' اس لئے کہ تاریکی روز افزوں اور اس کی سختی بہت بڑھ چکی تھی' لہٰذا قبل اس کے تم مجھے نہ پاؤ جو کچھ دریافت کرنا ہے' دریافت کرلو۔

## ہر سوال کا جواب:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تمہارے اور قیامت کے درمیان جو کچھ ہونے والا ہے اس کے بارے میں یا اس گروہ کے بارے میں جو سو کو ہدایت یاب کرے گا تو سو کو گمراہ بھی کردے گا، اس کے متعلق کسی امر کا سوال نہ کرو گے، مگر یہ کہ میں تمہیں بتاؤں گا کہ اس کا پکارنے والا، اس کا کھینچنے والا اور ہنکانے والا کون ہے؟ اور اس کی سواری کے ٹھہرنے کا مقام اور اس کے قیام کی منزل کہاں ہے؟ اور اس کی سواری کے ٹھہرنے کا مقام اور اس کے قیام کی منزل کہاں ہے؟ ان میں سے کون قتل ہو کر مارا جائے گا اور کون اپنی موت مرے گا؟ اور اگر میں تمہارے درمیان نہ رہا اور اس کے بعد مشقتیں اور مصیبتیں تم پر نازل ہوئیں تو سوال کرنے والوں میں سے اکثر اپنا سر جھکالیں گے اور جن سے پوچھا گیا ہوگا' وہ جواب دینے کی جرأت نہ کرسکیں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب لڑائی طویل ہوجائے گی کہ تم بلاء اور تعجب کے دنوں کو زیادہ طویل گمان کرنے لگو گے' یہاں تک کہ خداوند عالم تمہارے بچے ہوئے خوش کرداروں کو فتح عطا فرمائے گا۔

## فتنے..... حق کے مخالف؟:

بلاشبہ فتنے جب نمودار ہوتے ہیں تو حق کو مشتبہ کردیتے ہیں اور جب منہ موڑتے ہیں' تو متنبہ کرجاتے ہیں' جب سامنے آتے ہیں تو پہچانے نہیں جاتے' اور جب پیٹھ موڑتے ہیں تو آسانی سے شناخت کرلیے جاتے ہیں۔ یہ ہواؤں کی طرح چکر کاٹتے ہیں۔ کسی آدمی کو زد میں لے لیتے ہیں' کسی کو چھوڑ دیتے ہیں۔

## فتنہ ہی فتنہ..... اہل بیت کے لیے:

خبردار! میرے نزدیک تم پر سب سے سخت فتنہ جو نمودار ہوگا' وہ بنو امیہ کا فتنہ ہوگا' کیونکہ یہ خود بھی تاریک ہے اور دنیا کو

بھی تاریک کر دے گا۔ اس کا فرمان سب کے لیے عام مگر بلائیں اہل بیت کے لیے خاص ہوں گی۔ جو کوئی فتنہ میں بینا رہا وہ بلاوجہ سختی کا شکار ہوگا' اور جو نابینا رہا اس سے مصیبت اور بلا دور رہے گی۔ خدا کی قسم! میرے بعد بنوامیہ تمہارے لیے برے حاکم ثابت ہوں گے۔ اس شریر اونٹنی کی مانند جو دودھ دوہنے والے کو کاٹ کھاتی ہے اور اپنے ہاتھوں سے اسے روندتی اور پاؤں سے پامال کرتی ہے اور اپنے دودھ کو روک لیتی ہے۔ یہ بڑی مدت تک تم پر مسلط رہیں گے یہ صرف اسی کو صحیح سلامت چھوڑیں گے جو ان کے لیے مفید ہو یا کم از کم اس سے کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو' ان کی آفت تم سے دور نہ ہوگی' تا آنکہ تم میں کا دادخواہ ان کے سامنے اس طرح ہو جائے گا جیسے آقا کے سامنے غلام اور متبوع کے سامنے تابع' ان کا فتنہ تم پر اس بری طرح اور خوفناک طور پر وارد ہوگا کہ نہ اس میں ہدایت کا کوئی مینار ہوگا اور نہ حق کی کوئی ایسی علامت جو دیکھی جا سکے۔ ہم اہل بیت رسول اس فتنہ کی دسترس سے دور ہیں۔ اور بنوامیہ کی مانند اس کے داعی نہیں ہیں۔

## بنو عباس:

پھر خدا ان کے ستم و جور کو اس طرح دور کر دے گا جس طرح گوشت سے کھال جدا کی جاتی ہے' ان لوگوں (بنو عباس) کے وسیلہ سے جوان کو ذلیل کریں گے۔ انہیں سختی کے ساتھ کھینچیں گے اور لبالب بھرے ہوئے تلخ جام پلائیں گے' وہ انہیں زخم شمشیر کے علاوہ کچھ اور نہیں دیں گے' نہ خوف کے علاوہ کچھ اور پہنائیں گے۔ اس ہنگام میں قریش آرزو کریں گے کہ دنیا و مافیہا دے کر' صرف ایک بار (تھوڑی دیر کے لیے) مجھے پالیں میں ان سے وہ پوری چیز لے لوں' جس کا اس وقت صرف ایک حصہ طلب کر رہا ہوں اور یہ نہیں دیتے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 83:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَعَثَهُ وَ النَّاسُ ضُلَّالٌ فِي حَيْرَةٍ، وَ حَاطِبُونَ فِي فِتْنَةٍ، قَدِ اسْتَهْوَتْهُمُ الْأَهْوَاءُ وَ اسْتَزَلَّتْهُمُ الْكِبْرِيَاءُ، وَ اسْتَخَفَّتْهُمُ الْجَاهِلِيَّةُ الْجَهْلَاءُ، حَيَارَى فِي زَلْزَالٍ مِنَ الْأَمْرِ، وَ بَلَاءٍ مِنَ الْجَهْلِ، فَبَالَغَ فِي النَّصِيحَةِ، وَ مَضَى عَلَى الطَّرِيقَةِ، وَ دَعَا إِلَى الْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 83:

# تعریف نبی آخر الزمان

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ کو اس وقت میں بھیجا کہ جب لوگ حیرت و پریشانی کے عالم میں گم کردہ راہ تھے اور فتنوں میں ہاتھ پیر مار رہے تھے۔ نفسانی خواہشوں نے انہیں بھٹکا دیا تھا، غرور نے بہکا دیا تھا، بھرپور جاہلیت نے ان کی عقلیں کھو دی تھیں، حالات کے ڈانواں ڈول ہونے اور جہالت کی بلاؤں کی وجہ سے حیران و پریشان تھے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں سمجھانے بجھانے کا پورا حق ادا کیا۔ خود سیدھے راستے پر جمے رہے اور حکمت و دانائی اور اچھی نصیحتوں کی طرف انہیں بلاتے رہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 84:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

فَتَبارَكَ اللّٰهُ الَّذِیْ لا يَبْلُغُهُ بُعْدُ الْهِمَمِ، وَ لا يَنالُهُ حَدْسُ الْفِطَنِ، الْاَوَّلُ الَّذِیْ لَا غايَةَ لَهُ فَيَنْتَهِي وَ لا آخِرَ لَهُ، فَيَنْقَضِی.

## و مِنْها فِي وَصْفِ الْاَنْبِياءِ

فَاسْتَوْدَعَهُمْ فِي اَفْضَلِ مُسْتَوْدَعٍ، وَ اَقَرَّهُمْ فِي خَيْرِ مُسْتَقَرٍّ، تَناسَخَتْهُمْ كَرائِمُ الْاَصْلابِ إِلى مُطَهَّراتِ الْاَرْحامِ، كُلَّما مَضى مِنْهُمْ سَلَفٌ قامَ مِنْهُمْ بِدِينِ اللّٰهِ خَلَفٌ، حَتّى اَفْضَتْ كَرامَةُ اللّٰهِ سُبْحانَهُ وَ تَعالى إِلى مُحَمَّدٍ ﷺ، فَاَخْرَجَهُ مِنْ اَفْضَلِ الْمَعادِنِ مَنْبِتاً، وَ اَعَزِّ الْاَرُوماتِ مَغْرِساً، مِنَ الشَّجَرَةِ الَّتِي صَدَعَ مِنْها اَنْبِياءَهُ، وَ انْتَجَبَ مِنْها اُمَناءَهُ، عِتْرَتُهُ خَيْرُ الْعِتَرِ، وَ اُسْرَتُهُ خَيْرُ الْاُسَرِ، وَ شَجَرَتُهُ خَيْرُ الشَّجَرِ، نَبَتَتْ فِي حَرَمٍ، وَ بَسَقَتْ فِي كَرَمٍ، لَها فُرُوعٌ طِوالٌ، وَ ثَمَرَةٌ لاتُنالُ، فَهُوَ إِمامُ مَنِ اتَّقى، وَ بَصِيرَةُ مَنِ اهْتَدى، سِراجٌ لَمَعَ ضَوْءُهُ، وَ شِهابٌ سَطَعَ نُورُهُ، وَ زَنْدٌ بَرَقَ لَمْعُهُ، سِيرَتُهُ الْقَصْدُ، وَ سُنَّتُهُ الرُّشْدُ، وَ كَلامُهُ الْفَصْلُ، وَ حُكْمُهُ الْعَدْلُ.

اَرْسَلَهُ عَلى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ، وَ هَفْوَةٍ عَنِ الْعَمَلِ، وَ غَباوَةٍ مِنَ الْاُمَمِ

اعْمَلُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ عَلَى اَعْلَامٍ بَيِّنَةٍ، فَالطَّرِيقُ نَهْجٌ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ، وَ اَنْتُمْ فِي دَارِ مُسْتَعْتَبٍ عَلَى مَهَلٍ وَ فَرَاغٍ، وَ الصُّحُفُ مَنْشُورَةٌ، وَ الْاَقْلَامُ جَارِيَةٌ، وَ الْاَبْدَانُ صَحِيحَةٌ، وَ الْاَلْسُنُ مُطْلَقَةٌ، وَ التَّوْبَةُ مَسْمُوعَةٌ، وَ الْاَعْمَالُ مَقْبُولَةٌ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 84:

# سلسلہ انبیاء ورسل کا مقصد

### عقل وفہم سے بلند تر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بابرکت ہے وہ پروردگار جس کی ذات تک ہمتوں کی بلندیاں نہیں پہنچ سکتیں اور عقل وفہم کی ذہانتیں اسے نہیں پا سکتیں۔ وہ ایسا اول ہے جس کی کوئی آخری حد نہیں ہے اور ایسا آخر ہے جس کے لیے کوئی فنا نہیں ہے۔

### انبیاء کرام:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بہترین مقامات پر ودیعت رکھا اور بہترین منزل میں مستقر کیا۔ وہ مسلسل شریف ترین اصلاب سے پاکیزہ ترین ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے کہ جب کوئی بزرگ گزر گیا تو دین خدا کی ذمہ داری بعد والے نے سنبھال لی۔

### عظمت مصطفیٰ:

یہاں تک کہ الٰہی شرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچ گیا اور اس نے انہیں بہترین نشو ونما کے معدن اور شریف ترین اصل کے مرکز کے ذریعہ دنیا میں بھیج دیا۔ اسی شجرۂ طیبہ سے جس سے انبیاء کو پیدا کیا اور اپنے امینوں کا انتخاب کیا۔ پیغمبر ﷺ کی عزت بہترین اور ان کا خاندان شریف ترین خاندان ہے۔ ان کا شجرہ وہ بہترین شجرہ ہے جو سرزمین حرم پر اُگا ہے اور بزرگی کے سایہ میں پروان چڑھا ہے۔ اس کی شاخیں بہت طویل ہیں اور اس کے پھل انسانی دسترس سے بالاتر ہیں۔ وہ اہل تقویٰ کے امام اور طالبان ہدایت کے لئے سرچشمہ بصیرت ہیں۔ وہ ایسا چراغ ہیں جس کی روشنی لو دے رہی ہے اور ایسا ستارہ ہیں جس کا نور درخشاں ہے اور ایسا چقماق ہیں جس کی چمک برق آسا ہے۔ ان کی سیرت میانہ روی ان کی سنت رشد وہدایت ان کا کلام حرف آخر اور ان کا فیصلہ عادلانہ ہے۔ اللہ نے انہیں اس وقت بھیجا جب انبیاء کا سلسلہ موقوف تھا اور بدعملی کا دور دورہ تھا اور امت غفلت میں ڈوبی ہوئی تھی۔

**وعظ و نصیحت:**

دیکھو! خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ واضح نشانیوں پر عمل کرو کہ راستہ بالکل سیدھا ہے اور وہ جنت کی طرف دعوت دے رہا ہے اور تم ایسے گھر میں ہو جہاں خوشنودی پروردگار حاصل کرنے کی مہلت اور فراغت حاصل ہے۔ نامہ اعمال کھلے ہوئے ہیں۔ قلم قدرت چل رہا ہے۔ بدن صحیح و سالم ہیں۔ زبانیں آزاد ہیں، توبہ سنی جا رہی ہے اور اعمال قبول کیے جا رہے ہیں۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 85:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَوَّلِ فَلَا شَیْءَ قَبْلَهُ، وَالْآخِرِ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهُ، وَ الظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَهُ، وَالْبَاطِنِ فَلَا شَیْءَ دُونَهُ.

## وَ مِنْهَا فِي ذِكْرِ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم

مُسْتَقَرُّهُ خَيْرُ مُسْتَقَرٍّ، وَ مَنْبِتُهُ اَشْرَفُ مَنْبِتٍ، فِي مَعَادِنِ الْكَرَامَةِ، وَ مَمَاهِدِ السَّلَامَةِ، قَدْ صُرِفَتْ نَحْوَهُ اَفْئِدَةُ الْاَبْرَارِ، وَ ثُنِيَتْ إِلَيْهِ اَزِمَّةُ الْاَبْصَارِ، دَفَنَ اللّٰهُ بِهِ الضَّغَائِنَ، وَ اَطْفَا بِهِ النَّوَائِرَ، اَلَّفَ بِهِ إِخْوَانًا، وَ فَرَّقَ بِهِ اَقْرَانًا، اَعَزَّ بِهِ الذِّلَّةَ، وَ اَذَلَّ بِهِ الْعِزَّةَ، كَلَامُهُ بَيَانٌ، وَ صَمْتُهُ لِسَانٌ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 85:**

## اعجاز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو اول ہے، لہٰذا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی، وہ آخر ہے، لہٰذا اس کے بعد کوئی چیز نہیں رہی اور (اپنی نشانیوں کے باعث) ظاہر و ہویدا ہے، لہٰذا اس سے آشکار تر کوئی چیز نہیں۔ (اس کی حقیقت) مخفی و پنہاں ہے، لہٰذا کوئی چیز اس سے زیادہ پنہاں نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے

رسول خدا کی قرارگاہ بہترین قرارگاہ ہے، آپ کی جائے نمو و شریف ترین مقام ہے (اور یہی دونوں مقام) عزت

وبزرگی کا خزانہ ہیں۔ نیکوکاروں کے دل آپ ﷺ کی طرف پھیر دیئے گئے۔ اور نگاہوں کی مہاریں آپ ﷺ کی جانب موڑ دی گئیں۔ آپ ﷺ کے وسیلہ سے خدا نے کینہ دیرینہ کو نابود کر دیا اور دشمنی کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور برادران ایمانی کے مابین الفت و دوستی پیدا کر دی اور دوستوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی۔ آپ ﷺ کے وسیلہ سے مسلمانوں کو ذلت کے بجائے سرداری اور برتری ملی اور کفار کو بدبختی اور ذلت ہاتھ آئی۔ آپ ﷺ کا سکوت بیان تھا اور آپ ﷺ کی خاموشی زبان تھی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 86:

### و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ اللّٰهِ لا يَزالُونَ حَتّٰى لا يَدَعُوا لِلّٰهِ مُحَرَّما إلا اسْتَحَلُّوهُ، وَ لا عَقْدا إلا حَلُّوهُ، وَ حَتّٰى لا يَبْقَى بَيْتُ مَدَرٍ وَ لا وَبَرٍ إلا دَخَلَهُ ظُلْمُهُمْ، وَ نَزَلَ بِهِ عَيْثُهُمْ وَ نَبا بِهِ سُوءُ رَعْيِهِمْ، وَ حَتّٰى يَقُومَ الْباكِيانِ يَبْكِيانِ: باكٍ يَبْكِي لِدِينِهِ، وَ باكٍ يَبْكِي لِدُنْياهُ، وَ حَتّٰى تَكُونَ نُصْرَةُ أحَدِكُمْ مِنْ أحَدِهِمْ كَنُصْرَةِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهِ، إذا شَهِدَ أطاعَهُ، وَ إذا غابَ اغْتابَهُ، وَ حَتّٰى يَكُونَ أعْظَمَكُمْ فِيها عَناءً أحْسَنُكُمْ بِاللّٰهِ ظَنّا، فَإنْ أتاكُمُ اللّٰهُ بِعافِيَةٍ فَاقْبَلُوا، وَ إنِ ابْتُلِيتُمْ فَاصْبِرُوا، فَإنَّ الْعاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 86:

### گردش زمانہ..... مصائب و آلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدا کی قسم! وہ ہمیشہ یونہی ظلم ڈھاتے رہیں گے اور کوئی اللہ کی حرام کی ہوئی چیز ایسی نہ ہوگی جسے وہ حلال نہ سمجھ لیں گے اور ایک بھی عہد و پیمان ایسا نہ ہوگا جسے وہ توڑ نہ ڈالیں گے یہاں تک کہ کوئی اینٹ پتھر کا گھر اور اون کا خیمہ ان کے ظلم کی زد سے محفوظ نہ رہے گا اور ان کی بری طرز نگہداشت سے لوگوں کا اپنے گھروں میں رہنا مشکل ہو جائے گا اور یہاں تک کہ دو قسم کے رونے والے کھڑے ہو جائیں گے۔ ایک دین کے لیے رونے والا اور ایک دنیا کے لیے۔ اور یہاں تک کہ تم میں سے کسی ایک کا ان میں سے کسی ایک سے داد خواہی کرنا ایسا ہی ہوگا جیسے غلام کا اپنے آقا سے کہ وہ سامنے اطاعت کرتا ہے اور پیٹھ پیچھے برائی کر کے دل کی بھڑاس نکالتا ہے۔ یہاں تک نوبت پہنچ جائے گی کہ تم میں سے جو اللہ کا زیادہ اعتقاد رکھے گا اتنا ہی وہ زحمت و مشقت میں بڑھا چڑھا ہوگا۔ اس صورت میں اگر اللہ تمہیں امن و عافیت میں رکھے تو اس کا شکر کرتے ہوئے اسے

قبول کرو اور اگر ابتلاؤ آزمائش میں ڈالے جاؤ تو صبر کرو۔ اس لیے کہ اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 87:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ لَئِنْ اءَمْهَلَ اللّٰهُ الظَّالِمَ فَلَنْ يَفُوتَ اَخْذُهُ، وَ هُوَ لَهُ بِالْمِرْصَادِ عَلَى مَجَازِ طَرِيقِهِ، وَ بِمَوْضِعِ الشَّجى مِنْ مَسَاغِ رِيقِهِ.

اَما وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَظْهَرَنَّ هؤُلاءِ الْقَوْمُ عَلَيْكُمْ لَيْسَ لِاَنَّهُمْ اَوْلَى بِالْحَقِّ مِنْكُمْ، وَ لكِنْ لِإِسْراعِهِمْ إِلى باطِلِ صاحِبِهِمْ وَ إِبْطائِكُمْ عَنْ حَقِّي، وَ لَقَدْ اَصْبَحَتِ الْاءُمَمُ تَخافُ ظُلْمَ رُعَاتِها، وَ اَصْبَحْتُ اَخَافُ ظُلْمَ رَعِيَّتِي.

اسْتَنْفَرْتُكُمْ لِلْجِهَادِ فَلَمْ تَنْفِرُوا، وَ اَسْمَعْتُكُمْ فَلَمْ تَسْمَعُوا، وَ دَعَوْتُكُمْ سِرًّا وَ جَهْرًا فَلَمْ تَسْتَجِيبُوا، وَ نَصَحْتُ لَكُمْ فَلَمْ تَقْبَلُوا، اَشُهُودٌ كَغُيَّابٍ؟ وَ عَبِيدٌ كَاَرْبَابٍ؟ اَتْلُو عَلَيْكُمُ الْحِكَمَ فَتَنْفِرُونَ مِنْهَا، وَ اَعِظُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ الْبَالِغَةِ فَتَتَفَرَّقُونَ عَنْهَا، وَ اَحُثُّكُمْ عَلَى جِهَادِ اَهْلِ الْبَغْيِ فَما آتِي عَلَى آخِرِ قَوْلِي حَتَّى اَرَاكُمْ مُتَفَرِّقِينَ اءَيَادِي سَباء.

تَرْجِعُونَ إِلى مَجالِسِكُمْ، وَ تَتَخادَعُونَ عَنْ مَواعِظِكُمْ، اُقَوِّمُكُمْ غُدْوَةً، وَ تَرْجِعُونَ إِلَيَّ عَشِيَّةً كَظَهْرِ الْحَيَّةِ، عَجَزَ الْمُقَوِّمُ، وَ اَعْضَلَ الْمُقَوَّمُ.

اءَيُّهَا الشَّاهِدَةُ اَبْدانُهُمْ، الْغَائِبَةُ عَنْهُمْ عُقُولُهُمْ، الْمُخْتَلِفَةُ اَهْوَاؤُهُمْ، الْمُبْتَلى بِهِمْ اُمَرَاؤُهُمْ، صاحِبُكُمْ يُطِيعُ اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ تَعْصُونَهُ، وَ صَاحِبُ اَهْلِ الشّامِ يَعْصِي اللّٰهَ وَ هُمْ يُطِيعُونَهُ.

لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ اءَنَّ مُعَاوِيَةَ صَارَفَنِي بِكُمْ صَرْفَ الدِّينارِ بِالدِّرْهَمِ، فَاءَخَذَ مِنِّي عَشَرَةً مِنْكُمْ وَ اءَعْطَانِي رَجُلًا مِنْهُمْ.

يا اَهْلَ الْكُوفَةِ مُنِيتُ مِنْكُمْ بِثَلاثٍ وَ اثْنَتَيْنِ: صُمٌّ ذَوُو اَسْمَاعٍ، وَ بُكْمٌ ذَوُو كَلامٍ، وَ عُمْيٌ ذَوُو اءَبْصَارٍ، لا اَحْرَارُ صِدْقٍ عِنْدَ اللِّقَاءِ، وَ لا إِخْوانُ ثِقَةٍ عِنْدَ الْبَلاءِ، تَرِبَتْ اَيْدِيكُمْ يَا اءَشْبَاهَ الْإِبِلِ غَابَ عَنْها رُعَاتُها، كُلَّما جُمِعَتْ مِنْ جَانِبٍ تَفَرَّقَتْ مِنْ جانِبٍ آخَرَ.

وَ اللّٰهِ لَكَاءَنِّي بِكُمْ فِيما إِخالُ اَنْ لَوْ حَمِسَ الْوَغَى، وَ حَمِيَ الضِّرَابُ، قَدِ انْفَرَجْتُمْ عَنِ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ انْفِراجَ الْمَرْاءَةِ عَنْ قُبُلِها، وَ إِنِّي لَعَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي، وَ مِنْهاجٍ مِنْ نَبِيِّي، وَ إِنِّي لَعَلَى

الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ اءِ لَقُطُهُ لَقْطا.

انْظُرُوا اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ فَالْزَمُوا سَمْتَهُمْ، وَاتَّبِعُوا اَثَرَهُمْ، فَلَنْ يُخرِجُوكُمْ مِنْ هُدًى، وَلَنْ يُعِيدُوكُمْ فِي رَدىً، فَإِنْ لَبَدُوا فَالْبُدُوا، وَإِنْ نَهَضُوا فَانْهَضُوا، وَلا تَسْبِقُوهُمْ فَتَضِلُّوا، وَلا تَتَاءَخَّرُوا عَنْهُمْ فَتَهْلِكُوا.

لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه فَما اَرَىٰ اَحَدا مِنْكُمْ يُشْبِهُهُمْ، لَقَدْ كانُوا يُصْبِحُونَ شُعْثا غُبْرا، وَقَدْ بَاتُوا سُجَّدا وَقِياما، يُراوِحُونَ بَيْنَ جِباهِهِمْ وَخُدُودِهِمْ، وَيَقِفُونَ عَلَى مِثْلِ الْجَمْرِ مِنْ ذِكْرِ مَعَادِهِمْ، كَاَنَّ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ رُكَبَ الْمِعْزَى مِنْ طُولِ سُجُودِهِمْ إِذا ذُكِرَ اللّٰهُ هَمَلَتْ اَعْيُنُهُمْ حَتّٰى تَبُلَّ جُيُوبَهُمْ، وَمَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ يَوْمَ الرِّيحِ الْعَاصِفِ خَوْفا مِنَ الْعِقَابِ وَرَجَاءً لِلثَّوَابِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 87:

# ظالم، ظلم اور ظلمت

### مہلت اور گرفت:

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر پروردگار نے ظالم کو مہلت دے رکھی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اس کی گرفت سے باہر نکل گیا ہے۔ یقیناً وہ اس کی گذرگاہ اور اس کی گردن میں اچھو لگنے کی جگہ پر اس کی تاک میں ہے۔ قسم ہے اس مالک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یہ قوم یقیناً تم پر غالب آجائے گی۔ نہ اس لئے کہ وہ تم سے زیادہ حقدار ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے امیر کی فوراً اطاعت کر لیتے ہیں اور تم میرے حق میں ہمیشہ سستی سے کام لیتے ہو۔

### حاکم کا ظلم ...... رعایا کا ظلم:

تمام دنیا کی قومیں اپنے حکام کے ظلم سے خوفزدہ ہیں اور میں اپنی رعایا کے ظلم سے پریشان ہوں۔ میں نے تمہیں جہاد کے لئے آمادہ کیا مگر تم نہ اٹھے۔ موعظہ سنایا تو تم نے نہ سنا۔ علی الاعلان اور خفیہ طریقہ سے دعوت دی لیکن تم نے لبیک نہ کہی اور نصیحت بھی کی تو اسے قبول نہ کیا۔ تم ایسے حاضر ہو جیسے غائب اور ایسے اطاعت گذار ہو جیسے مالک ہیں تمہارے لئے حکمت آمیز باتیں کرتا ہوں اور تم بیزار ہو جاتے ہو۔ بہترین نصیحت کرتا ہوں اور تم بھاگ کھڑے ہوتے ہو۔ باغیوں کے جہاد پر

آمادہ کرتا ہوں اور ابھی آخر کلام تک نہیں پہنچنے پاتا ہوں کہ تم سبا کی اولاد کی طرح منتشر ہو جاتے ہو۔ اپنی محفلوں کی طرف پلٹ جاتے ہو اور ایک دوسرے کے دھوکہ میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ میں صبح کے وقت تمہیں سیدھا کرتا ہوں اور تم شام کے وقت یوں پلٹ کر آتے ہو جیسے کمان۔ تمہیں سیدھا کرنے والا بھی عاجز آ گیا اور تمہاری اصلاح بھی ناممکن ہو گئی۔

## دگرگوں قوم:

اے وہ قوم جس کے بدن حاضر ہیں اور عقلیں غائب تمہارے خواہشات گوناگوں ہیں اور تمہارے حکام تمہاری بغاوت میں مبتلا ہیں۔ تمہارا امیر اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور تم اس کی نافرمانی کرتے ہو اور شام کا حاکم اللہ کی معصیت کرتا ہے اور اس کی قوم اس کی اطاعت کرتی ہے۔ خدا گواہ ہے کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ معاویہ مجھ سے درہم و دینار کا سودا کر لے کہ تم میں کے دس لے کر اپنا ایک دیدے۔

## تین شخصیات اور دو کیفیات:

کوفہ والو! میں تمہاری وجہ سے تین طرح کی شخصیات اور دو طرح کی کیفیات سے دوچار ہوں۔ تم کان رکھنے والے بہرے۔ زبان رکھنے والے گونگے اور آنکھ رکھنے والے اندھے ہو۔ تمہاری حالت یہ ہے کہ نہ میدان جنگ کے سچے جوان مرد ہو اور نہ مصیبتوں میں قابل اعتماد ساتھی۔ تمہارے ہاتھ خاک میں مل جائیں۔ تم ان اونٹوں جیسے ہو جن کے چرانے والے گم ہو جائیں کہ جب ایک طرف سے جمع کئے جائیں تو دوسری طرف سے منتشر ہو جائیں۔ خدا کی قسم میں اپنے خیال کے مطابق تمہیں ایسا دیکھ رہا ہوں کہ اگر جنگ تیز ہو گئی اور میدان کارزار گرم ہو گیا تو تم فرزند ابو طالب سے اس بے شرمی کے ساتھ الگ ہو جاؤ گے جس طرح کوئی عورت برہنہ ہو جاتی ہے، لیکن بہر حال میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن رکھتا ہوں اور پیغمبر ﷺ کے راستہ پر چل رہا ہوں۔ میرا راستہ بالکل روشن ہے جسے میں باطل کے اندھیروں میں بھی ڈھونڈ لیتا ہوں۔

## اہل بیت رسول سے محبت اور ان کی پیروی:

دیکھو! اہل بیت پیغمبر پر نگاہ رکھو اور انہیں کے راستہ کو اختیار کرو۔ انہیں کے نقش قدم پر چلتے رہو کہ وہ نہ تمہیں ہدایت سے باہر لے جائیں گے اور نہ ہلاکت میں پلٹ کر جانے دیں گے۔ وہ ٹھہر جائیں تو ٹھہر جاؤ اور اٹھ کھڑے ہوں تو کھڑے ہو جاؤ۔ خبردار ان سے آگے نہ نکل جانا کہ گمراہ ہو جاؤ اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ۔

## اصحاب رسول کی جانثاریاں:

میں نے اصحاب پیغمبر ﷺ کا دور بھی دیکھا ہے مگر افسوس تم میں سے کوئی ایک بھی ان جیسا نہیں ہے۔ وہ صبح کے وقت اس طرح اٹھتے تھے کہ بال الجھے ہوئے، سر پر خاک پڑی ہوئی جب وہ رات سجدہ اور قیام میں گذار چکے ہوتے تھے اور کبھی پیشانی خاک پر رکھتے تھے اور کبھی رخسار۔ قیامت کی یاد میں گویا انگاروں پر کھڑے رہتے تھے اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کی

وجہ سے بکری کے گھٹنے جیسے گھٹے ہوتے تھے۔ ان کے سامنے خدا کا ذکر آتا تھا تو آنسو اس طرح برس پڑتے تھے کہ گریبان تک تر ہو جاتا تھا اور ان کا جسم عذاب کے خوف اور ثواب کی امید میں اس طرح لرزتا تھا جس طرح سخت ترین آندھی کے دن کوئی درخت۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 88:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

نَحْمَدُهُ عَلَى ما كانَ، وَ نَسْتَعِينُهُ مِنْ اءَمْرِنا عَلَى ما يَكُونُ، وَ نَسْاءَلُهُ الْمُعافاةَ فِي الْاءَدْيانِ كَما نَسْاءَلُهُ الْمُعافاةَ فِي الْاءَبْدانِ

عِبادَ اللَّهِ اءُوصِيكُمْ بِالرَّفْضِ لِهَذِهِ الدُّنْيَا التَّارِكَةِ لَكُمْ وَ إِنْ لَمْ تُحِبُّوا تَرْكَها، وَ الْمُبْلِيَةِ لِاءَجْسامِكُمْ وَ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ تَجْدِيدَها، فَإِنَّما مَثَلُكُمْ وَ مَثَلُها كَسَفْرٍ سَلَكُوا سَبِيلاً، فَكَاءَنَّهُمْ قَدْ قَطَعُوهُ، وَ اءَمُّوا عَلَماً فَكَاءَنَّهُمْ قَدْ بَلَغُوهُ.

وَ كَمْ عَسَى الْمُجْرِي إِلَى الْغَايَةِ اءَنْ يَجْرِيَ إِلَيْها حَتَّى يَبْلُغَها، وَ ما عَسَى اءَنْ يَكُونَ بَقاءُ مَنْ لَهُ يَوْمٌ لا يَعْدُوهُ، وَ طالِبٌ حَثِيثٌ مِنَ الْمَوْتِ يَحْدُوهُ وَ مُزْعِجٌ فِي الدُّنْيا حَتَّى يُفارِقَها رَغْماً، فَلاتَنافَسُوا فِي عِزِّ الدُّنْيا وَ فَخْرِها، وَ لا تَعْجَبُوا بِزِينَتِها وَ نَعِيمِها، وَ لا تَجْزَعُوا مِنْ ضَرَّائِها وَ بُؤْسِها، فَإِنَّ عِزَّها وَ فَخْرَها إِلَى انْقِطاعٍ، وَ زِينَتَها وَ نَعِيمَها إِلَى زَوالٍ، وَ ضَرَّاءَها وَ بُؤْسَها إِلَى نَفادٍ، وَ كُلُّ مُدَّةٍ فِيها إِلَى انْتِهاءٍ، وَ كُلُّ حَيٍّ فِيها إِلَى فَناءٍ.

اءَوَلَيْسَ لَكُمْ فِي آثارِ الْاءَوَّلِينَ مُزْدَجَرٌ؟ وَ فِي آبائِكُمُ الْماضِينَ تَبْصِرَةٌ وَ مُعْتَبَرٌ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ؟!

اءَوَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْماضِينَ مِنْكُمْ لا يَرْجِعُونَ؟ وَ إِلَى الْخَلَفِ الْباقِينَ لا يَبْقَوْنَ؟ اءَوَلَسْتُمْ تَرَوْنَ اءَهْلَ الدُّنْيا يُمْسُونَ وَ يُصْبِحُونَ عَلَى اءَحْوالٍ شَتَّى؟ فَمَيِّتٌ يُبْكَى وَ آخَرُ يُعَزَّى، وَ صَرِيعٌ مُبْتَلًى، وَ عائِدٌ يَعُودُ، وَ آخَرُ بِنَفْسِهِ يَجُودُ، وَ طالِبٌ لِلدُّنْيا وَ الْمَوْتُ يَطْلُبُهُ، وَ غافِلٌ وَ لَيْسَ بِمَغْفُولٍ عَنْهُ، وَ عَلَى اءَثَرِ الْماضِي ما يَمْضِي الْباقِي.

اءَلا فَاذْكُرُوا هادِمَ اللَّذَّاتِ وَ مُنَغِّصَ الشَّهَواتِ وَ قاطِعَ الْاءُمْنِياتِ، عِنْدَ الْمُساوَرَةِ لِلْاءَعْمالِ الْقَبِيحَةِ، وَ اسْتَعِينُوا اللَّهَ عَلَى اءَداءِ واجِبِ حَقِّهِ، وَ ما لا يُحْصَى مِنْ اءَعْدادِ نِعَمِهِ وَ إِحْسانِهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 88:

# دنیا کی مثال

### ہر حال میں الحمد للہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ہم جس حال میں ہیں اس پر خدا کی حمد کرتے ہیں اور جو کچھ پیش آنے والا ہے اس پر اس کی مدد کے طلبگار ہیں' دین وعقائد کے بارے میں اس سے سلامتی کی درخواست کرتے ہیں کہ گمراہی اور نافرمانی میں مبتلا نہ ہوں۔ جس طرح بیماریوں سے سلامتی بدن کی دعا کرتے ہیں۔

### ترک دنیا:

بندگان خدا! میں تمہیں ترک دنیا کی نصیحت کرتا ہوں' کہ جو بالآخر خود تمہیں ایک نہ ایک دن چھوڑ دے گی۔ (اور قیامت میں تمہارے اجسام کو کہنہ کر دینے والی ہے' گو تم چاہتے ہو کہ وہ ہمیشہ تر و تازہ رہیں۔ پس تمہاری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے وہ مسافر کہ راہ مسافرت پر قدم زن ہے اور (سمجھ لیتا ہے کہ) راستہ طے ہو گیا اور نشان منزل کہ دور سے نظر آتے ہیں قریب آ گئے اور وہ ان تک پہنچ گیا اور کتنا غلط خیال ہے ان لوگوں کا جو اپنے مرکب کو منزل کی طرف بڑھاتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ منزل تک پہنچ جائیں گے اس کی امید بقا ہی کیا جس کی موت کا ایک دن مقرر ہے۔ جس کی حد سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا' اور طلب کنندہ موت جو تیزی کے ساتھ اسے ہنکاتا ہے تا آنکہ وہ اس دنیا سے مفارقت اختیار کر لیتا ہے۔

### دنیا کے دیوانے:

پس دنیا کی عزت پر دیوانے نہ بنو اور اس کی زینت اور نعمت پر فریفتہ نہ ہو جاؤ' اس کی مصیبت اور کلفت پر فغان و زاری نہ کرنا کیونکہ اس کی عزت و ارجمندی ختم ہو جانے والی ہے اس کی زینت و نعمت زائل ہو جائے گی اس کی کلفت اور مصیبت (ایک نہ ایک دن) ختم ہو جائے گی۔

### دنیا کا زوال:

اس دنیا کی ہر مدت اور ہر زمانہ کو ختم ہونا ہے۔ وہاں کے ہر جاندار کو فنا کی آغوش میں پہنچنا ہے' پس کیا ماضی کے آثار میں کوئی چیز ایسی نہیں جو دنیا میں دل اٹکانے سے تمہیں روکے؟ اور کیا اپنے آباء و اولین ہیں۔ اگر تم عقل و فکر سے محروم نہیں ہو۔ کوئی عبرت و نصیحت نہیں پاتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس دنیا سے جانے والے پھر کبھی واپس نہیں آتے؟ اور ان کے جو جانشین اس وقت زندہ ہیں وہ بھی ہمیشہ زندہ باقی نہیں رہیں گے؟

## اہل دنیا کے مصائب:

کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ اہل دنیا کیسے گوناگوں حالات میں شب و روز بسر کرتے ہیں؟ کہیں کوئی دم توڑ چکا ہے اور اس پر رونے والے رو رہے ہیں اور کوئی دوسرا ہے جسے پرسا دیا جا رہا ہے تعزیت کی جا رہی ہے؟ کوئی بیمار ہے اور درد سے پچھاڑیں کھا رہا ہے اور عیادت کرنے والا عیادت کر رہا ہے اور کوئی دوسرا ہے کہ عالم نزع میں ہے' کوئی دنیا کا خواہاں ہے اور موت اس کی تلاش میں ہے اور کوئی دوسرا ہے کہ حساب و پرسش روز قیامت سے غافل بے خبر ہے لیکن نہیں یہ گزر جانے والوں کے نقش قدم ہی ہیں۔ جن پر باقی (زندہ) لوگ چل رہے ہیں!

## یاد موت:

خبردار! بُرے کام کرتے وقت تو اس موت کو یاد کر لو جو لذتوں کو ڈس دینے والی خواہشات کو فنا کر دینے والی آرزوؤں اور تمناؤں کو قطع کر دینے والی ہے خدا کا حق (عبادت) ادا کرنے کے لیے اس سے مدد طلب کرو اور اس کی ان گنت نعمتوں اور احسانوں کا شکر ادا کرو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 89:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ النّاشِرِ فِی الْخَلْقِ فَضْلَهُ، وَ الْباسِطِ فِیهِمْ بِالْجُودِ یَدَهُ نَحْمَدُهُ فِی جَمِیعِ اُمُورِهِ، وَ نَسْتَعِینُهُ عَلی رِعایَةِ حُقُوقِهِ.وَ نَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ غَیْرُهُ، وَ اَنَّ مُحَمَّدا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، اَرْسَلَهُ بِاَمْرِهِ صادِعا، وَ بِذِکْرِهِ ناطِقا، فَاَدّی اَمِینا، وَ مَضی رَشِیدا، وَ خَلَّفَ فِینا رایَةَ الْحَقِّ، مَنْ تَقَدَّمَها مَرَقَ، وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْها زَهَقَ، وَ مَنْ لَزِمَها لَحِقَ.

دَلِیلُها مَکِیثُ الْکَلامِ، بَطِیءُ الْقِیامِ، سَرِیعٌ اِذا قامَ، فَاِذا اَلَنْتُمْ لَهُ رِقابَکُمْ، وَ اَشَرْتُمْ اِلَیْهِ بِاَصابِعِکُمْ، جاءَهُ الْمَوْتُ فَذَهَبَ بِهِ، فَلَبِثْتُمْ بَعْدَهُ ما شاءَ اللّٰهُ حَتّی یُطْلِعَ اللّٰهُ لَکُمْ مَنْ یَجْمَعُکُمْ وَ یَضُمُّ نَشْرَکُمْ، فَلا تَطْمَعُوا فِی غَیْنِ مُقْبِلٍ، وَ لا تَیْاَسُوا مِنْ مُدْبِرٍ، فَاِنَّ الْمُدْبِرَ عَسی اَنْ تَزِلَّ بِهِ اِحْدی قائِمَتَیْهِ وَ تَثْبُتَ الْاُخْری فَتَرْجِعا حَتّی تَثْبُتا جَمِیعا.

اَلا اِنَّ مَثَلَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ کَمَثَلِ نُجُومِ السَّماءِ، اِذا خَوی نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَکَاَنَّکُمْ قَدْ تَکامَلَتْ مِنَ اللّٰهِ فِیکُمُ الصَّنائِعُ، وَ اَراکُمْ ما کُنْتُمْ تَاْمُلُونَ.

☆☆☆

لذتوں کو ڈس دینے والی خواہشات کو فنا کر دینے والی آرزوؤں اور تمناؤں کو قطع کر دینے والی ہے خدا کا حق (عبادت) ادا کرنے کے لیے اس سے مدد طلب کرو اور اس کی ان گنت نعمتوں اور احسانوں کا شکر ادا کرو۔

## خطبہ نمبر 89:

### پرچم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

### شکر نعمت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

شکر ہے اس خدا کا جو اپنے فضل و کرم کا دامن پھیلائے ہوئے ہے اور اپنے جود و عطا کا ہاتھ بڑھائے ہوئے ہے۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں اس کے تمام معاملات میں اور اس کی مدد چاہتے ہیں خود اس کے حقوق کا خیال رکھنے کے لیے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے امر کے اظہار اور اپنے ذکر کے بیان کے لئے بھیجا تو انہوں نے نہایت امانتداری کے ساتھ اس کے پیغام کو پہنچا دیا اور راہ راست پر اس دنیا سے گزر گئے۔

### پرچم حق اور اس کے تقاضے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک ایسا پرچم حق چھوڑ گئے کہ جو اس سے آگے بڑھ جائے وہ دین سے نکل گیا اور جو پیچھے رہ جائے وہ ہلاک ہو گیا اور جو اس سے وابستہ رہے وہ حق کے ساتھ رہا۔ اس کی طرف رہنمائی کرنے والا وہ ہے جو بات ٹھہر کر کرتا ہے اور قیام اطمینان سے کرتا ہے لیکن قیام کے بعد پھر تیزی سے کام کرتا ہے۔ دیکھو جب تم اس کے لئے اپنی گردنوں کو جھکا دو گے اور ہر مسئلہ میں اس کی طرف اشارہ کرنے لگو گے تو اسے موت آ جائے گی اور اسے لے کر چلی جائے گی۔ پھر جب تک خدا چاہے گا تمہیں اسی حال میں رہنا پڑے گا یہاں تک کہ وہ اس شخص کو منظر عام پر لے آئے جو تمہیں ایک مقام پر جمع کر دے اور تمہارے انتشار کو دور کر دے۔ تو دیکھو جو آنے والا ہے اس کے علاوہ کسی کی طمع نہ کرو اور جو جا رہا ہے اس سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ جانے والے کا ایک قدم اکھڑ جائے تو دوسرا جما رہے اور پھر ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ دونوں قدم جم جائیں۔

آل محمد کی مثال

دیکھو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہو جاتا ہے تو دوسرا نکل آتا ہے تو گویا اللہ کی نعمتیں تم پر تمام ہو گئی ہیں اور اس نے تمہیں وہ سب کچھ دکھلا دیا ہے جس کی تم آس لگائے بیٹھے تھے۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 90:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ تَشْتَمِلُ عَلى ذِكْرِ الْمَلاحِمِ

الْاَوَّلِ قَبْلَ كُلِّ اَوَّلٍ، وَ الْآخِرِ بَعْدَ كُلِّ آخِرٍ، وَ بِاَوَّلِيَّتِهِ وَجَبَ اَنْ لَا اَوَّلَ لَهُ، وَ بِآخِرِيَّتِهِ وَجَبَ اَنْ لَا آخِرَ لَهُ، وَ اَشْهَدُ اَنْ لا إِلهَ إِلا اللَّهُ شَهَادَةً يُوافِقُ فِيهاالسِّرُّ الْإِعْلانَ، وَ الْقَلْبُ اللِّسانَ.

اَيُّهَا النَّاسُ، لا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقاقِي وَ لا يَسْتَهْوِيَنَّكُمْ عِصْيانِي ، وَ لا تَتَرامَوْا بِالْاَبْصارِ عِنْدَ ما تَسْمَعُونَهُ مِنِّي.

فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَ بَرَاَ النَّسَمَةَ، إِنَّ الَّذِي اُنَبِّئُكُمْ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِه ما كَذَبَ الْمُبَلِّغُ، وَ لا جَهِلَ السَّامِعُ

☆☆☆

خطبہ نمبر 90:

## دغابازی اور منافقت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ ہر اول سے پہلے اول ہے اور ہر آخر کے بعد آخر ہے۔ اس کی اولیت کے سبب سے واجب ہے کہ اس سے پہلے کوئی نہ ہو اور اس کے آخر ہونے کی وجہ سے ضروری ہے کہ اس کے بعد کوئی نہ ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایسی گواہی جس میں ظاہر و باطن یکساں اور دل و زبان ہمنوا ہیں۔

اے لوگو! تم میری مخالفت کے جرم میں مبتلا نہ ہو اور میری نافرمانی کر کے حیران و پریشان نہ ہو۔ میری باتیں سنتے وقت تو ایک دوسرے کی طرف آنکھوں کے اشارے نہ کرو اس ذات کی قسم! جس نے دانہ کا شگافتہ کیا اور ذی روح کو پیدا کیا ہے۔ میں جو خبر تمہیں دیتا ہوں مجھے وہ نبی ﷺ کی طرف سے پہنچی ہے۔ نہ خبر دینے والے رسول نے جھوٹ کہا' نہ سننے والا جاہل تھا۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 91:

## من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

تَجْرِي هٰذَا الْمَجْرِي وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْمَعُ اللّٰهُ فِيهِ الْاَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ لِنِقَاشِ الْحِسَابِ وَ جَزَآءِ الْاَعْمَالِ، خُضُوعًا قِيَامًا، قَدْ اَلْجَمَهُمُ الْعَرَقُ، وَ رَجَفَتْ بِهِمُ الْاَرْضُ، فَاَحْسَنُهُمْ حَالًا مَنْ وَجَدَ لِقَدَمَيْهِ مَوْضِعًا، وَ لِنَفْسِهِ مُتَّسَعًا.

## مِنْهَا

فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، لَا تَقُومُ لَهَا قَآئِمَةٌ، وَ لَا تُرَدُّ لَهَا رَايَةٌ، تَأْتِيكُمْ مَزْمُومَةً مَرْحُولَةً يَحْفِزُهَا قَائِدُهَا، وَ يَجْهَدُهَا رَاكِبُهَا، اَهْلُهَا قَوْمٌ شَدِيدٌ كَلَبُهُمْ، قَلِيلٌ سَلَبُهُمْ يُجَاهِدُهُمْ فِي اللّٰهِ قَوْمٌ اَذِلَّةٌ عِنْدَ الْمُتَكَبِّرِينَ، فِي الْاَرْضِ مَجْهُولُونَ، وَ فِي السَّمَآءِ مَعْرُوفُونَ.

فَوَيْلٌ لَكِ يَا بَصْرَةُ عِنْدَ ذٰلِكِ مِنْ جَيْشٍ مِنْ نِقَمِ اللّٰهِ لَا رَهَجَ لَهُ وَ لَا حَسَّ، وَ سَيُبْتَلَى اَهْلُكِ بِالْمَوْتِ الْاَحْمَرِ، وَ الْجُوعِ الْاَغْبَرِ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 91:

## یوم جمع خلائق اور فتنے

### پسینہ اور زلزلہ زمین:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیامت کا دن وہ دن ہے کہ جب خدا حساب و جزائے اعمال کے لیے گزشتہ و آئندہ میں سے تمام خلائق کو جمع کرے گا یہ سب لوگ نہایت عاجز و خاکسار بن کر حاضر ہوں گے اور (زیادتی جمعیت و شدت گرمی کے باعث) پسینہ ان کے منہ تک پہنچ گیا ہوگا اور زلزلہ زمین نے ان میں تھرتھری پیدا کر دی ہوگی' پس ان میں سے نیک ترین اور خوشحال ترین وہ شخص ہوگا کہ دنیا میں کردار پسندیدہ کے باعث جس نے اپنے قدم جمانے کے لیے کوئی جگہ بنالی ہوگی' اور اپنی آسائش کے لیے کوئی فراخ مقام بنالیا ہوگا (تا کہ اس دن کی سختیوں اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر سکے)۔

## مختلف فتنے:

میرے بعد جن فتنوں سے تم دو چار ہو گے وہ شب تاریک کی مختلف ساعات کی طرح ہوں گے۔ ان فتنوں کا نہ کوئی چوکس مداوا کر سکے گا' نہ کوئی پرچم فوج انہیں رد کر سکے گا۔ یہ اس مہار والے اور پالان سے بندھے ہوئے اونٹ کے مانند نمایاں ہوں گے' جسے اس کا ساربان' تیزی سے ہانک رہا ہو اور جس کا سوار شدت سے دوڑ رہا ہو۔ جو گروہ فتنے والے ہوں گے وہ آزار پہنچانے اور اذیت دینے میں بڑھے چڑھے ہوں گے اور ان کی طمع بہت ہوگی۔ وہ بہت معمولی قسم کے لوگ ہوں گے۔ خدا کے راستے میں ان لوگوں سے وہی لوگ جہاد کریں گے جو گردن کشوں کی نظر میں ہیچ اور ذلیل ہوں گے۔ روئے زمین پر یہ مجہول (غیر مشہور) ہوں گے اور آسمانوں پر مشہور۔ پس اے بصرہ! تجھ پر افسوس ہے۔ جب جیش الٰہی (یکا یک) تجھ پر حملہ آور ہو گا جس کے ساتھ نہ گرد و غبار ہو گا نہ آواز قصدانہ قدموں کی چاپ اور آہٹ! بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے کہ تیرے ساکنین مرگ سرخ اور گرسنگی غبار آلودہ میں مبتلا ہوں گے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 92:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اُنْظُرُوا إِلَى الدُّنْيَا نَظَرَ الزَّاهِدِينَ فِيهَا، الصَّادِفِينَ عَنْهَا، فَإِنَّهَا وَ اللّٰهِ عَمَّا قَلِيلٍ تُزِيلُ الثَّاوِيَ السَّاكِنَ، وَ تَفْجَعُ الْمُتْرَفَ الْآمِنَ، لَا يَرْجِعُ مَا تَوَلَّى مِنْهَا فَأَدْبَرَ، وَ لَا يُدْرَى مَا هُوَ آتٍ مِنْهَا فَيُنْتَظَرَ، سُرُورُهَا مَشُوبٌ بِالْحُزْنِ، وَ جَلَدُ الرِّجَالِ فِيهَا إِلَى الضَّعْفِ وَ الْوَهْنِ، فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ كَثْرَةُ مَا يُعْجِبُكُمْ فِيهَا، لِقِلَّةِ مَا يَصْحَبُكُمْ مِنْهَا.

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً تَفَكَّرَ فَاعْتَبَرَ، وَ اعْتَبَرَ فَأَبْصَرَ، فَكَأَنَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنَ الدُّنْيَا عَنْ قَلِيلٍ لَمْ يَكُنْ، وَ كَأَنَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنَ الْآخِرَةِ عَمَّا قَلِيلٍ لَمْ يَزَلْ، وَ كُلُّ مَعْدُودٍ مُنْقَضٍ، وَ كُلُّ مُتَوَقَّعٍ آتٍ وَ كُلُّ آتٍ، قَرِيبٌ دَانٍ.

### مِنْهَا:

الْعَالِمُ مَنْ عَرَفَ قَدْرَهُ، وَ كَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ لَا يَعْرِفَ قَدْرَهُ، وَ إِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى لَعَبْدًا وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى نَفْسِهِ، جَائِرًا عَنْ قَصْدِ السَّبِيلِ، سَائِرًا بِغَيْرِ دَلِيلٍ، إِنْ دُعِيَ إِلَى

حَرْثِ الدُّنْيا عَمِلَ، وَ إِنْ دُعِيَ إِلى حَرْثِ الْآخِرَةِ كَسِلَ، كَأَنَّ ما عَمِلَ لَهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَ كَأَنَّ ما وَنى فِيهِ سَاقِطٌ عَنْهُ.

## وَ مِنْهَا:

وَ ذٰلِكَ زَمَانٌ لا يَنْجُو فِيهِ إِلا كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ، إِنْ شَهِدَ لَمْ يُعْرَفْ، وَ إِنْ غابَ لَمْ يُفْتَقَدْ أُولٰئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدى وَ أَعْلامُ السُّرى، لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ، وَ لا الْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ، أُولٰئِكَ يَفْتَحُ اللّٰهُ لَهُمْ أَبْوابَ رَحْمَتِهِ، وَ يَكْشِفُ عَنْهُمْ ضَرَّاءَ نِقْمَتِهِ.

أَيُّهَا النَّاسُ، سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمانٌ يُكْفَأُ فِيهِ الْإِسْلَامُ كَما يُكْفَأُ الْإِنَاءُ بِما فِيهِ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَاذَكُمْ مِنْ أَنْ يَجُورَ عَلَيْكُمْ، وَ لَمْ يُعِذْكُمْ مِنْ أَنْ يَبْتَلِيَكُمْ، وَ قَدْ قَالَ جَلَّ مِنْ قَائِلٍ: إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ وَ إِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 92:

## زہد دنیا

### زاہد کی نظر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! دنیا کی طرف اس طرح دیکھو جیسے وہ لوگ دیکھتے ہیں جو زہد رکھنے والے اور اس سے نظر بچانے والے ہوتے ہیں کہ عنقریب یہ اپنے ساکنوں کو ہٹا دے گی اور اپنے خوشحالوں کو رنجیدہ کر دے گی۔ اس میں جو چیز منہ پھیر کر جا چکی وہ پلٹ کر آنے والی نہیں ہے اور جو آنے والی ہے اس کا حال نہیں معلوم ہے کہ اس کا انتظام کیا جائے۔ اس کی خوشی رنج سے مخلوط ہے اور اس میں مردوں کی مضبوطی ضعف و ناتوانی کی طرف مائل ہے۔ خبردار اس کی دل لبھانے والی چیزیں تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دیں کہ ان میں ساتھ جانے والی چیزیں بہت کم ہیں۔

### رحمت خدا کا حق دار:

خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جس نے غور و فکر کیا تو عبرت حاصل کی تو بصیرت پیدا کر لی کہ دنیا کی ہر موجود شے عنقریب ایسی ہو جائے گی جیسے تھی ہی نہیں اور آخرت کی چیزیں اس طرح ہو جائیں گی جیسے ابھی موجود ہیں۔ ہر گنتی میں آنے والا کم ہونے والا ہے اور ہر وہ شے جس کی امید ہو وہ عنقریب آنے والی ہے اور جو آنے والا ہے وہ گویا کہ قریب اور بالکل

قریب ہے۔

## اہل علم کی صفات:

عالم وہ ہے جو اپنی قدر خود پہچانے اور انسان کی جہالت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی قدر کو نہ پہچانے۔

## جاہل و بدترین:

اللہ کی نگاہ میں بدترین بندہ وہ ہے جسے اس نے اسی کے حوالہ کر دیا ہو کہ وہ سیدھے راستے سے ہٹ گیا ہے اور بغیر رہنما کے چل رہا ہے۔ اسے دنیا کے کاروبار کی دعوت دی جائے تو عمل پر آمادہ ہو جاتا ہے اور آخرت کے کام کی دعوت دی جائے تو سست ہو جاتا ہے گویا کہ جو کچھ کیا ہے وہی واجب تھا اور جس میں سستی برتی ہے وہ اس سے ساقط ہے۔

## غیر معروف مومن:

وہ زمانہ ایسا ہوگا جس میں صرف وہی مومن نجات پا سکے گا جو گویا کہ سو رہا ہوگا کہ مجمع میں آئے تو لوگ اسے پہچان نہ سکیں اور غائب ہو جائے تو کوئی تلاش نہ کرے۔ یہی لوگ ہدایت کے چراغ اور راتوں کے مسافروں کے لئے نشان منزل ہوں گے۔ نہ ادھر اُدھر لگاتے پھریں گے اور نہ لوگوں کے عیوب کی اشاعت کریں گے۔ ان کے لیے اللہ رحمت کے دروازے کھول دے گا اور ان سے عذاب کی سختیوں کو دور کر دے گا۔

## فتنہ انگیز زمانہ:

لوگو! عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں اسلام کو اسی طرح الٹ دیا جائے گا جس طرح برتن کو اس کے سامان سمیت اُلٹ دیا جاتا ہے۔

## امتحان باری تعالیٰ:

لوگو! اللہ نے تمہیں اس بات سے پناہ دے رکھی ہے کہ وہ تم پر ظلم کرے، لیکن تمہیں اس بات سے محفوظ نہیں رکھا ہے کہ تمہارا امتحان نہ کرے۔ اس مالک جل جلالہ نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ ”اس میں ہماری کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور ہم بہر حال تمہارا امتحان لینے والے ہیں۔“

☆☆☆

خطبہ نمبر 93:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ يَقْرَأُ كِتَابًا، وَلَا يَدَّعِي نُبُوَّةً وَلَا وَحْيًا، فَقَاتَلَ بِمَنْ اَطَاعَهُ، مَنْ عَصَاهُ يَسُوقُهُمْ إِلَى مَنْجَاتِهِمْ، وَيُبَادِرُ بِهِمُ السَّاعَةَ اَنْ تَنْزِلَ بِهِمْ، يَحْسِرُ الْحَسِيرُ، وَيَقِفُ الْكَسِيرُ، فَيُقِيمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يُلْحِقَهُ غَايَتَهُ، إِلَّا هَالِكًا لَا خَيْرَ فِيهِ.

حَتّٰى اَرَاهُمْ مَنْجَاتَهُمْ، وَبَوَّاَهُمْ مَحَلَّتَهُمْ، فَاسْتَدَارَتْ رَحَاهُمْ، وَاسْتَقَامَتْ قَنَاتُهُمْ.

وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ مِنْ سَاقَتِهَا حَتّٰى تَوَلَّتْ بِحَذَافِيرِهَا، وَاسْتَوْسَقَتْ فِي قِيَادِهَا، مَا ضَعُفْتُ، وَلَا جَبُنْتُ، وَلَا خُنْتُ، وَلَا وَهَنْتُ. وَايْمُ اللّٰهِ لَاَبْقُرَنَّ الْبَاطِلَ حَتّٰى اُخْرِجَ الْحَقَّ مِنْ خَاصِرَتِهِ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 93:

## حق بمقابلہ باطل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو عربوں میں نہ کوئی آسمانی کتاب کا پڑھنے والا تھا اور نہ کوئی نبوت و وحی کا دعوے دار۔ آپ نے اطاعت کرنے والوں کو لے کر اپنے مخالفوں سے جنگ کی۔ درآں حالیکہ آپ ان لوگوں کو نجات کی طرف لے جا رہے تھے اور قبل اس کے کہ موت ان لوگوں پر آپڑے ان کی ہدایت کے لیے بڑھ رہے تھے۔ جب کوئی تھکا ماندہ رک جاتا تھا اور خستہ و درماندہ ٹھہر جاتا تھا۔ تو آپ اس کے سر پر کھڑے ہو جاتے تھے اور اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچا دیتے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی ایسا تباہ حال ہو جس میں ذرہ بھر بھلائی ہی نہ ہو۔ یہاں تک کہ آپ نے انہیں نجات کی منزل دکھا دی اور انہیں ان کے مرتبہ پر پہنچا دیا۔ چنانچہ ان کی چکی گھومنے لگی اور ان کے نیزے کا خم جاتا رہا، خدا کی قسم! میں بھی انہیں ہنکانے والوں میں تھا۔ یہاں تک کہ وہ پوری طرح پسپا ہو گئے اور اپنے بندھنوں میں جکڑ دیئے گئے۔ اس دوران نہ میں عاجز ہوا نہ بزدلی دکھائی' نہ کسی قسم کی خیانت کی اور نہ مجھ میں کمزوری آئی۔ خدا کی قسم! میں اب بھی باطل کو چیر کر حق کو اس کے پہلو سے نکال لوں گا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 94:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ شَهِيدا وَ بَشِيرا وَ نَذِيرا، خَيْرَ الْبَرِيَّةِ طِفْلاً، وَ أَنْجَبَهَا كَهْلاً، وَ أَطْهَرَ الْمُطَهَّرِينَ شِيمَةً، وَ أَجْوَدَ الْمُسْتَمْطَرِينَ دِيمَةً. فَمَا احْلَوْلَتْ لَكُمُ الدُّنْيَا فِي لَذَّتِهَا، وَ لَا تَمَكَّنْتُمْ مِنْ رَضَاعِ أَخْلَافِهَا، إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا صَادَفْتُمُوهَا جَائِلاً خِطَامُهَا، قَلِقا وَضِينُهَا، قَدْ صَارَ حَرَامُهَا عِنْدَ أَقْوَامٍ بِمَنْزِلَةِ السِّدْرِ الْمَخْضُودِ، وَ حَلَالُهَا بَعِيدا غَيْرَ مَوْجُودٍ، وَ صَادَفْتُمُوهَا، وَ اللّٰهِ، ظِلًّا مَمْدُودا، إِلَى أَجَلٍ مَعْدُودٍ، فَالْأَرْضُ لَكُمْ شَاغِرَةٌ وَ أَيْدِيكُمْ فِيهَا مَبْسُوطَةٌ، وَ أَيْدِي الْقَادَةِ عَنْكُمْ مَكْفُوفَةٌ، وَ سُيُوفُكُمْ عَلَيْهِمْ مُسَلَّطَةٌ، وَ سُيُوفُهُمْ عَنْكُمْ مَقْبُوضَةٌ.

أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ دَمٍ ثَائِرا، وَ لِكُلِّ حَقٍّ طَالِبا، وَ إِنَّ الثَّائِرَ فِي دِمَائِنَا كَالْحَاكِمِ فِي حَقِّ نَفْسِهِ، وَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا يُعْجِزُهُ مَنْ طَلَبَ، وَ لَا يَفُوتُهُ مَنْ هَرَبَ؛ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ يَا بَنِي أُمَيَّةَ عَمَّا قَلِيلٍ لَتَعْرِفُنَّهَا فِي أَيْدِي غَيْرِكُمْ وَ فِي دَارِ عَدُوِّكُمْ.

أَلَا إِنَّ أَبْصَرَ الْأَبْصَارِ مَا نَفَذَ فِي الْخَيْرِ طَرْفُهُ، أَلَا إِنَّ أَسْمَعَ الْأَسْمَاعِ مَا وَعَى التَّذْكِيرَ وَ قَبِلَهُ.
أَيُّهَا النَّاسُ اسْتَصْبِحُوا مِنْ شُعْلَةِ مِصْبَاحٍ وَاعِظٍ مُتَّعِظٍ وَ امْتَاحُوا مِنْ صَفْوِ عَيْنٍ قَدْ رُوِّقَتْ مِنَ الْكَدَرِ.

عِبَادَ اللّٰهِ لَا تَرْكَنُوا إِلَى جَهَالَتِكُمْ وَ لَا تَنْقَادُوا لِأَهْوَائِكُمْ فَإِنَّ النَّازِلَ بِهَذَا الْمَنْزِلِ نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ يَنْقُلُ الرَّدَى عَلَى ظَهْرِهِ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ لِرَأْيٍ يُحْدِثُهُ بَعْدَ رَأْيٍ يُرِيدُ أَنْ يُلْصِقَ مَا لَا يَلْتَصِقُ وَ يُقَرِّبَ مَا لَا يَتَقَارَبُ فَاللّٰهَ اللّٰهَ أَنْ تَشْكُوا إِلَى مَنْ لَا يُشْكِي شَجْوَكُمْ وَ لَا يَنْقُضُ بِرَأْيِهِ مَا قَدْ أَبْرَمَ لَكُمْ.

إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْإِمَامِ إِلَّا مَا حُمِّلَ مِنْ أَمْرِ رَبِّهِ الْإِبْلَاغُ فِي الْمَوْعِظَةِ وَ الِاجْتِهَادُ فِي النَّصِيحَةِ وَ الْإِحْيَاءُ لِلسُّنَّةِ وَ إِقَامَةُ الْحُدُودِ عَلَى مُسْتَحِقِّيهَا وَ إِصْدَارُ السُّهْمَانِ عَلَى أَهْلِهَا فَبَادِرُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِ تَصْوِيحِ نَبْتِهِ وَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُشْغَلُوا بِأَنْفُسِكُمْ عَنْ مُسْتَثَارِ الْعِلْمِ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهِ وَ انْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تَنَاهَوْا عَنْهُ فَإِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالنَّهْيِ بَعْدَ التَّنَاهِي.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 94:

# حکومت اور خواہشات نفس

### نذیر و بشیر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدائے بزرگ و برتر نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو رسالت و پیغمبر کے منصب سے سرفراز فرمایا کہ نیکوکاروں اور بدکاروں کے آپ ﷺ گواہ بنیں اور نیکوکاروں کو ان کے اعمال حسنہ کے صلہ میں مژدہ دیں اور معصیت کاروں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں۔ آپ ﷺ عہد طفلی و خوردسالی میں بھی بہترین خلائق اور نبوت میں (چالیس سال کی عمر میں) کریم ترین و برگزیدہ ترین شخصیت تھے' آپ ﷺ کی طبیعت اور خلقت جملہ پاکان عالم سے پاک تر تھی اور آپ ﷺ کی بخشش تمام داد و دہش کرنے والوں سے کہیں زیادہ تھی۔

### لذیذ و شیریں دنیا:

دنیا تمہارے لیے شیریں اور لذیذ نہیں بن سکتی اور اس کے لئے پستان سے دودھ پینے کی توانائی تم میں نہیں آئی، مگر اس کے بعد کہ تم نے اسے اس حالت میں پالیا کہ اس کی مہار ڈھیلی تھی، اس کا پالان جنبش میں تھا اور یہ اسی کا اثر تھا کہ اس دنیا کا حرام ان صاحبان خلافت قوموں قبیلوں کے نزدیک بے کانٹے کی بیری تھی اور حلال نہ صرف دور بلکہ موجود ہی نہیں تھا اور یہ گمان نہ کرنا کہ یہ حکومت اسی طرح قائم رہے گی' بلکہ بخدا! تم نے اسے ایک عرصہ دراز تک پھیلے ہوئے سایہ کے مانند پایا۔ پس زمین تمہارے لیے خالی ہے، تمہارے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں، پیشوایان (حقیقی) کے ہاتھ تم سے رُکے ہوئے ہیں' تمہاری تلواریں ان پر مسلط ہیں اور ان کی تلواریں تم سے روک لی گئی ہیں۔

### اللہ عزوجل اور ہمارا حق:

خبردار! ہر خون (ناحق) کا بدلہ لینے والا اور ہر حق کا طلب گار ہوتا ہے اور ہمارے خون کا خونخوار ایسا حاکم ہے کہ خود اپنے بارے میں بدون دلیل و گواہ حکم صادر کرتا ہے اور ہمارا خون خواہ اور ہمارے حق کا طلب گار وہ خدائے عزوجل ہے کہ جسے وہ طلب کرے اس سے وہ عاجز نہیں اور جو بھاگے وہ اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔

### حکومت غیروں کے ہاتھوں میں:

پس میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بہت جلد تم دیکھ لو گے کہ ریاست و دولت دنیا تم سے چھن کر دوسروں کے ہاتھ میں آجائے گی اور تمہارے دشمنوں کے گھر میں منتقل ہو جائے گی۔ خبردار! بینا ترین آنکھ وہ آنکھ ہے کہ جس کی نظر خیر و صلاح پر ہو

ہوشیار ہو جاؤ کہ شنوا ترین وہ کان ہے کہ جو پند و نصیحت کو سنتا اور اسے قبول کرتا ہے۔ اے لوگو! (اپنی سعادت و خوش بختی کا) چراغ نصیحت کرنے اور نصیحت قبول کرنے والوں کی لو سے جلاؤ اور چشمہ صاف سے پانی کھینچ لو کہ گدلے پن سے پاک ہے!

## جہل و نادانی پر عدم اعتماد:

بندگان خدا! اپنے جہل و نادانی پر اعتماد نہ کرو، نہ خواہشات نفس کی پیروی کرو، کیونکہ اس منزل پر وارد ہونے والا گویا اس نہر کے کنارے اترنے والا ہے، جس کا شگاف قریب بہ انہدام ہے اور ہلاکت کا بوجھ اپنی پیٹھ پیچھے لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو رہا ہے۔ وہ ایک خیال سے دوسرے خیال پر تکتا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ جو چیز چسپاں نہیں ہو سکتی اسے چسپاں کر دے اور جو چیز نزدیک نہیں ہو سکتی، اسے نزدیک کر دے۔ پس خدا سے ڈرو، ایسا نہ کرو کہ اپنی شکائتیں ایسے شخص کے سامنے پیش کرنے لگو جو تمہارے غم و اندوہ کو برطرف نہ کر سکے اور نہ اپنی رائے سے انہیں توڑ سکے جو (احکام الٰہی) کہ تم پر لازم کیے جا چکے ہیں۔

## امام کے فرائض:

امام پر ان چیزوں کا قیام واجب ہے جن کا پروردگار نے اسے حکم دیا ہے اور یہ پانچ چیزیں ہیں: موعظت کا پہنچانا، نصیحت میں کوشش، سنت کی تجدید اور اس کا احیا، لائق تعزیر پر حد جاری کرنا اور بیت المال سے لوگوں کو ان کا صحیح حصہ دینا! پس حصول علم و دانش کے لیے جلدی کرو قبل اس کے کہ اس کی گیاہ خشک ہو جائے۔ اور قبل اس کے کہ اپنے آپ کو دوسری چیزوں میں مشغول کرو، کسب نور (علم و دانش) اس کے اہل سے حاصل کر لو امر تکبین کو روکو اور خود بھی باز رہو، کیونکہ تمہیں نہی کا حکم، خود باز آ چکنے کے بعد ہی دیا گیا ہے!

☆☆☆

## خطبہ نمبر 95:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَعَ الْإِسْلَامَ فَسَهَّلَ شَرَائِعَهُ لِمَنْ وَرَدَهُ وَ اَعَزَّ اَرْكَانَهُ عَلٰی مَنْ غَالَبَهُ فَجَعَلَهُ اَمْنًا لِمَنْ عَلِقَهُ وَ سِلْمًا لِمَنْ دَخَلَهُ وَ بُرْهَانًا لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ وَ شَاهِدًا لِمَنْ خَاصَمَ عَنْهُ وَ نُورًا لِمَنِ اسْتَضَاءَ بِهِ وَ فَهْمًا لِمَنْ عَقَلَ وَ لُبًّا لِمَنْ تَدَبَّرَ وَ آيَةً لِمَنْ تَوَسَّمَ وَ تَبْصِرَةً لِمَنْ عَزَمَ وَ عِبْرَةً لِمَنِ اتَّعَظَ وَ نَجَاةً لِمَنْ صَدَّقَ وَ ثِقَةً لِمَنْ تَوَكَّلَ وَ رَاحَةً لِمَنْ فَوَّضَ وَ جُنَّةً لِمَنْ صَبَرَ فَهُوَ اَبْلَجُ الْمَنَاهِجِ وَ اَوْضَحُ الْوَلَائِجِ مُشْرَفُ الْمَنَارِ مُشْرِقُ الْجَوَادِّ مُضِیءُ الْمَصَابِيحِ كَرِيمُ الْمِضْمَارِ رَفِيعُ الْغَايَةِ جَامِعُ الْحَلْبَةِ مُتَنَافِسُ السُّبْقَةِ شَرِيفُ الْفُرْسَانِ التَّصْدِيقُ مِنْهَاجُهُ وَ الصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَ الْمَوْتُ غَايَتُهُ وَ

الدُّنْيَا مِضْمَارُهُ وَ الْقِيَامَةُ حَلْبَتُهُ وَ الْجَنَّةُ سُبْقَتُهُ.

## مِنْهَا فِي ذِكْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حَتَّى أَوْرَى قَبَسًا لِقَابِسٍ وَ أَنَارَ عَلَمًا لِحَابِسٍ فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ وَ شَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ وَ بَعِيثُكَ بِعْمَةً وَ رَسُولُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً.

اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَهُ مَقْسَمًا مِنْ عَدْلِكَ وَ اجْزِهِ مُضَعَّفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ.

اللَّهُمَّ أَعْلِ عَلَى بِنَاءِ الْبَانِينَ بِنَاءَهُ وَ أَكْرِمْ لَدَيْكَ نُزُلَهُ وَ شَرِّفْ عِنْدَكَ مَنْزِلَهُ وَ آتِهِ الْوَسِيلَةَ وَ أَعْطِهِ السَّنَاءَ وَ الْفَضِيلَةَ وَ احْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ غَيْرَ خَزَايَا وَ لَا نَادِمِينَ وَ لَا نَاكِبِينَ وَ لَا نَاكِثِينَ وَ لَا ضَالِّينَ وَ لَا مُضِلِّينَ وَ لَا مَفْتُونِينَ.

## وَ مِنْهَا فِي خِطَابِ أَصْحَابِهِ

وَ قَدْ بَلَغْتُمْ مِنْ كَرَامَةِ اللّٰهِ تَعَالَى لَكُمْ مَنْزِلَةً تُكْرَمُ بِهَا إِمَاؤُكُمْ وَ تُوصَلُ بِهَا جِيرَانُكُمْ وَ يُعَظِّمُكُمْ مَنْ لَا فَضْلَ لَكُمْ عَلَيْهِ وَ لَا يَدَ لَكُمْ عِنْدَهُ وَ يَهَابُكُمْ مَنْ لَا يَخَافُ لَكُمْ سَطْوَةً وَ لَا لَكُمْ عَلَيْهِ إِمْرَةً.

وَ قَدْ تَرَوْنَ عُهُودَ اللّٰهِ مَنْقُوضَةً فَلَا تَغْضَبُونَ وَ أَنْتُمْ لِنَقْضِ ذِمَمِ آبَائِكُمْ تَأْنَفُونَ وَ كَانَتْ أُمُورُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ تَرِدُ وَ عَنْكُمْ تَصْدُرُ وَ إِلَيْكُمْ تَرْجِعُ فَمَكَّنْتُمُ الظَّلَمَةَ مِنْ مَنْزِلَتِكُمْ وَ أَلْقَيْتُمْ إِلَيْهِمْ أَزِمَّتَكُمْ وَ أَسْلَمْتُمْ أُمُورَ اللّٰهِ فِي أَيْدِيهِمْ يَعْمَلُونَ بِالشُّبُهَاتِ وَ يَسِيرُونَ فِي الشَّهَوَاتِ وَ ايْمُ اللّٰهِ لَوْ فَرَّقُوكُمْ تَحْتَ كُلِّ كَوْكَبٍ لَجَمَعَكُمُ اللّٰهُ لِشَرِّ يَوْمٍ لَهُمْ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 95:**

## دین اسلام......آسان و مستحکم

**قانون معین:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے اسلام کا قانون معین کیا تو اس کے ہر گھاٹ کو وارد ہونے والے کے لئے

آسان بنادیا اور اس کے ارکان کو ہر مقابلہ کرنے والے کے مقابلہ میں مستحکم بنادیا۔ اس نے اس دین کو وابستگی اختیار کرنے والوں کے لئے جائے امن اور اس کے دائرہ میں داخل ہو جانے والوں کے لئے محل سلامتی بنادیا ہے۔

## برہان و وسیلہ:

یہ دین اپنے ذریعہ کلام کرنے والوں کے لئے برہان اور اپنے وسیلہ سے مقابلہ کرنے والوں کے لئے شاہد قرار دیا گیا ہے۔ یہ روشنی حاصل کرنے والوں کے لئے نور، سمجھنے والوں کے لئے فہم، فکر کرنے والوں کے لئے مغز کلام، تلاش منزل کرنے والوں کے لئے نشان منزل، صاحبان عزم کے لئے سامان بصیرت، نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت تصدیق کرنے والوں کے لئے نجات، اعتماد کرنے والوں کے لئے قابل اعتماد، اپنے امور کو سپرد کر دینے والوں کے لیے راحت اور صبر کرنے والوں کے لئے سپر ہے۔ یہ بہترین راستہ اور واضح ترین داخلہ کی منزل ہے۔ اس کے مینار بلند، راستے روشن، چراغ ضوبار، میدان عمل باوقار اور مقصد بلند ہے۔ اس کے میدان میں تیز رفتار گھوڑوں کا اجتماع ہے اور اس کی طرف سبقت اور اس کا انعام ہر ایک کو مطلوب ہے۔ اس کے شہسوار باعزت ہیں۔ اس کا راستہ تصدیق خدا و رسول ﷺ ہے اور اس کا منارہ نیکیاں ہیں۔

## موت و آخرت:

موت ایک ایسا مقصد ہے جس کے لئے دنیا گھوڑ دوڑ کا میدان ہے اور قیامت اس کے اجتماع کی منزل ہے اور پھر جنت اس مقابلہ کا انعام ہے۔

## نعمت و رحمت:

رسول اللہ ﷺ نے ہر روشنی کے طلب گار کے لئے آگ روشن کر دی اور ہر گم کردہ راہ ٹھہرے ہوئے مسافر کے لئے نشان منزل روشن کر دیئے۔

پروردگارا وہ تیرے معتبر امانتدار اور روز قیامت کے گواہ ہیں۔ تو نے انہیں نعمت بنا کر بھیجا اور رحمت بنا کر نازل کیا ہے۔ خدایا! تو اپنے انصاف سے ان کا حصہ عطا فرما اور پھر اپنے فضل و کرم سے اُن کے خیر کو دُگنا چوگنا کر دے۔
خدایا! ان کی عمارت کو تمام عمارتوں سے بلند تر بنا دے اور اپنی بارگاہ میں ان کی باعزت طور پر میزبانی فرما اور ان کی منزلت کو بلندی عطا فرما۔ انہیں وسیلہ، رفعت، فضیلت اور کرامت فرما اور ہمیں ان کے گروہ میں محشور فرما جہاں نہ رُسوا ہوں اور نہ شرمندہ ہوں، نہ حق سے منحرف ہوں، نہ عہد شکن ہوں، نہ گمراہ ہوں، نہ گمراہ کن اور نہ کسی فتنہ میں مبتلا ہوں۔

## حکومت و عزت:

اے لوگو! تم اللہ کی دی ہوئی کرامت سے اس منزل پر پہنچ گئے جہاں تمہاری کنیزوں کا بھی احترام ہونے لگا اور تمہارے

ہمسایہ سے بھی اچھا برتاؤ ہونے لگا۔ تمہارا احترام وہ لوگ بھی کرنے لگے جن پر نہ تمہیں کوئی فضیلت حاصل تھی اور نہ ان پر تمہارا کوئی احسان تھا اور تم سے وہ لوگ بھی خوف کھانے لگے جن پر نہ تم نے کوئی حملہ کیا تھا اور نہ تمہیں کوئی اقتدار حاصل تھا۔ مگر افسوس کہ تم عہد خدا کو ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہے ہو اور تمہیں غصہ بھی نہیں آتا ہے جب کہ تمہارے باپ دادا کے عہد کو توڑا جاتا ہے تو تمہیں غیرت آجاتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اللہ کے امور تم ہی پر وارد ہوتے تھے اور تمہارے ہی پاس سے باہر نکلتے تھے اور پھر تمہاری ہی طرف پلٹ کر آتے تھے، لیکن تم نے ظالموں کو اپنی منزلوں پر قبضہ دے دیا اور ان کی طرف اپنی زمام امر بڑھا دی اور انہیں سارے امور سپرد کر دیئے کہ وہ شبہات پر عمل کرتے ہیں اور خواہشات میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور خدا گواہ ہے کہ اگر یہ تمہیں ہر ستارہ کے نیچے منتشر کر دیں گے تو بھی خدا تمہیں اس دن جمع کر دے گا جو ظالموں کے لئے بدترین دن ہوگا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 96:

# و من کلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ رَأَيْتُ جَوْلَتَكُمْ وَ انْحِيَازَكُمْ عَنْ صُفُوفِكُمْ تَحُوزُكُمُ الْجُفَاةُ الطَّغَامُ وَ أَعْرَابُ أَهْلِ الشَّامِ وَ أَنْتُمْ لَهَامِيمُ الْعَرَبِ وَ يَآفِيخُ الشَّرَفِ وَ الْأَنْفُ الْمُقَدَّمُ وَ السَّنَامُ الْأَعْظَمُ.

وَ لَقَدْ شَفَى وَحَاوِحَ صَدْرِي ، أَنْ رَأَيْتُكُمْ بِأَخَرَةٍ تَحُوزُونَهُمْ كَمَا حَازُوكُمْ، وَ تُزِيلُونَهُمْ عَنْ مَوَاقِفِهِمْ كَمَا أَزَالُوكُمْ حَسًّا بِالنِّصَالِ، وَ شَجْرًا بِالرِّمَاحِ، تَرْكَبُ أُولَاهُمْ أُخْرَاهُمْ كَالْإِبِلِ الْهِيمِ الْمَطْرُودَةِ، تُرْمَى عَنْ حِيَاضِهَا، وَ تُذَادُ عَنْ مَوَارِدِهَا.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 96:

# جنگ اور جوانمردی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے تمہیں بھاگتے اور صفوں سے منتشر ہوتے ہوئے دیکھا جب کہ تمہیں چند کمرے قسم کے اوباشوں اور شام کے بدوؤں نے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔ حالانکہ تم عرب کے جوانمرد شرف کے راس و رئیس قوم میں اونچی ناک والے اور چوٹی کی بلندی والے ہو۔ میرے سینے سے نکلنے والی کراہنے کی آوازیں اسی وقت دب سکتی ہیں کہ جب میں دیکھ لوں کہ آخر کار

جس طرح انہوں نے تمہیں گھیر رکھا ہے تم نے بھی انہیں اپنے زغہ میں لے لیا ہو اور جس طرح انہوں نے تمہارے قدم اکھیڑ دیئے ہیں۔ اسی طرح تم نے بھی ان کے قدم ان کی جگہوں سے اُکھیڑ ڈالے ہوں۔ تیروں کی بوچھاڑ سے انہیں قتل کرتے ہوئے اور نیزوں کے ایسے ہاتھ چلاتے ہوئے کہ جس سے ان کی پہلی صفیں دوسری صفوں پر چھڑی جاتی ہوں۔ جیسے ہنکائے ہوئے پیاسے اونٹ کہ جنہیں ان کے تالابوں سے دور پھینک دیا گیا ہو اور ان کے گھاٹوں سے علیحدہ کر دیا گیا ہو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 97:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَجَلِّي لِخَلْقِهِ بِخَلْقِهِ، وَ الظَّاهِرِ لِقُلُوبِهِمْ بِحُجَّتِهِ، خَلَقَ الْخَلْقَ مِنْ غَيْرِ رَوِيَّةٍ، إِذْ كَانَتِ الرَّوِيَّاتُ لَا تَلِيقُ إِلَّا بِذَوِي الضَّمَائِرِ، وَ لَيْسَ بِذِي ضَمِيرٍ فِي نَفْسِهِ، خَرَقَ عِلْمُهُ بَاطِنَ غَيْبِ السُّتُرَاتِ، وَ أَحَاطَ بِغُمُوضِ عَقَائِدِ السَّرِيرَاتِ.

### مِنْهَا فِي ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِخْتَارَهُ مِنْ شَجَرَةِ الْأَنْبِيَاءِ، وَ مِشْكَاةِ الضِّيَاءِ، وَ ذُؤَابَةِ الْعَلْيَاءِ، وَ سُرَّةِ الْبَطْحَاءِ، وَ مَصَابِيحِ الظُّلْمَةِ، وَ يَنَابِيعِ الْحِكْمَةِ.

### وَ مِنْهَا

طَبِيبٌ دَوَّارٌ بِطِبِّهِ، قَدْ أَحْكَمَ مَرَاهِمَهُ، وَ أَحْمَى مَوَاسِمَهُ، يَضَعُ مِنْ ذٰلِكَ حَيْثُ الْحَاجَةُ إِلَيْهِ، مِنْ قُلُوبٍ عُمْيٍ، وَ آذَانٍ صُمٍّ، وَ أَلْسِنَةٍ بُكْمٍ، مُتَتَبِّعٌ بِدَوَائِهِ مَوَاضِعَ الْغَفْلَةِ، وَ مَوَاطِنَ الْحَيْرَةِ، لَمْ يَسْتَضِيئُوا بِأَضْوَاءِ الْحِكْمَةِ، وَ لَمْ يَقْدَحُوا بِزِنَادِ الْعُلُومِ الثَّاقِبَةِ، فَهُمْ فِي ذٰلِكَ كَالْأَنْعَامِ السَّائِمَةِ، وَ الصُّخُورِ الْقَاسِيَةِ.

قَدِ انْجَابَتِ السَّرَائِرُ لِأَهْلِ الْبَصَائِرِ، وَ وَضَحَتْ مَحَجَّةُ الْحَقِّ لِخَابِطِهَا، وَ أَسْفَرَتِ السَّاعَةُ عَنْ وَجْهِهَا، وَ ظَهَرَتِ الْعَلَامَةُ لِمُتَوَسِّمِهَا.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 97:

# خطبہ ملاحم

### صفات و علم باری تعالیٰ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمام خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو اپنی خلقت و آفرینش کی بنا پر خلائق پر آشکارا ہوا' اور اپنی محبت و برہان و آثار قدرت کے باعث قلوب مخلوق کے نزدیک ظاہر اور نمایاں ہوا۔ جس نے فکر و اندیشہ کو کام میں لائے بغیر مخلوق کو ایجاد فرمایا' کیونکہ فکر و اندیشہ اس کے لیے سزاوار ہے جو ضمیر رکھتا ہو اور خدائی نفسہ ہمارے جیسا ضمیر نہیں رکھتا (کیونکہ وہ قوائے اور اکیہ کا محتاج نہیں) اس کے علم نے پس پردہ غیب (ماضی و مستقبل) کے راز ہائے درون کو چاک کر دیا ہے (کیونکہ ذات واجب کے لیے کوئی حاجب اور مانع نہیں) اور افکار و عقائد کے بھیدوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

### تاریکی کے چراغ:

خداوند سبحان نے رسول اکرم کو پیغمبروں کے شجرہ (آل ابراہیم) سے فانوس نور سے' بزرگی کی چوٹی سے ناف بطحی (مکہ معظمہ) سے تاریکی کے چراغ اور سرچشمہ حکمت سے برگزیدہ کیا۔

### امام...... حقیقی طبیب:

تمہارا امام! وہ طبیب (روحانی) ہے کہ اپنے معالجہ اور طب کے وسیلہ سے (ہلاکت آفرین امراض باطنی سے بچانے کے لیے) ان کی رجوع اور بازگشت ہوئی۔ لیکن تم نے ستمگروں کو اپنی منزل پر قابو دیا اور اپنی زمام کار اپنے ہاتھ سے نکال کر ان کے ہاتھ میں دے دی۔ اور احکام الٰہیہ انہیں سونپ دیئے جو شبہات پر عمل کرتے ہیں اور شہوات (کے میدان میں) سیر کرتے ہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 98:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ وَ كُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهِ، غِنَى كُلِّ فَقِيرٍ، وَ عِزُّ كُلِّ ذَلِيلٍ، وَ قُوَّةُ كُلِّ ضَعِيفٍ، وَ مَفْزَعُ كُلِّ مَلْهُوفٍ، مَنْ تَكَلَّمَ سَمِعَ نُطْقَهُ، وَ مَنْ سَكَتَ عَلِمَ سِرَّهُ، وَ مَنْ عَاشَ فَعَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَ مَنْ

مَاتَ فَإِلَيْهِ مُنْقَلَبُهُ.

لَمْ تَرَكَ الْعُيُونُ فَتُخْبِرَ عَنْكَ، بَلْ كُنْتَ قَبْلَ الْوَاصِفِينَ مِنْ خَلْقِكَ.

لَمْ تَخْلُقِ الْخَلْقَ لِوَحْشَةٍ، وَ لَا اسْتَعْمَلْتَهُمْ لِمَنْفَعَةٍ، لَا يَسْبِقُكَ مَنْ طَلَبْتَ، وَ لَا يُفْلِتُكَ مَنْ اَخَذْتَ، وَ لَا يَنْقُصُ سُلْطَانَكَ مَنْ عَصَاكَ، وَ لَا يَزِيدُ فِي مُلْكِكَ مَنْ اَطَاعَكَ، وَ لَا يَرُدُّ اَمْرَكَ مَنْ سَخِطَ قَضَاكَ، وَ لَا يَسْتَغْنِي عَنْكَ مَنْ تَوَلّٰى عَنْ اَمْرِكَ، كُلُّ سِرٍّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ، وَ كُلُّ غَيْبٍ عِنْدَكَ شَهَادَةٌ.

اَنْتَ الْاَبَدُ فَلَا اَمَدَ لَكَ، وَ اَنْتَ الْمُنْتَهٰى فَلَا مَحِيصَ عَنْكَ، وَ اَنْتَ الْمَوْعِدُ فَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، بِيَدِكَ نَاصِيَةُ كُلِّ دَابَّةٍ، وَ اِلَيْكَ مَصِيرُ كُلِّ نَسَمَةٍ، سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ شَاْنَكَ سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ مَا نَرٰى مِنْ خَلْقِكَ، وَ مَا اَصْغَرَ كُلَّ عَظِيمَةٍ فِي جَنْبِ قُدْرَتِكَ، وَ مَا اَهْوَلَ مَا نَرٰى مِنْ مَلَكُوتِكَ، وَ مَا اَحْقَرَ ذٰلِكَ فِيمَا غَابَ عَنَّا مِنْ سُلْطَانِكَ، وَ مَا اَسْبَغَ نِعَمَكَ فِي الدُّنْيَا، وَ مَا اَصْغَرَهَا فِي نِعَمِ الْآخِرَةِ.

## مِنْهَا:

مِنْ مَلَائِكَةٍ اَسْكَنْتَهُمْ سَمَاوَاتِكَ، وَ رَفَعْتَهُمْ عَنْ اَرْضِكَ، هُمْ اَعْلَمُ خَلْقِكَ بِكَ، وَ اَخْوَفُهُمْ لَكَ، وَ اَقْرَبُهُمْ مِنْكَ، لَمْ يَسْكُنُوا الْاَصْلَابَ، وَ لَمْ يُضَمَّنُوا الْاَرْحَامَ، وَ لَمْ يُخْلَقُوا مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ، وَ لَمْ يَتَشَعَّبْهُمْ رَيْبُ الْمَنُونِ، وَ اِنَّهُمْ عَلٰى مَكَانِهِمْ مِنْكَ، وَ مَنْزِلَتِهِمْ عِنْدَكَ وَ اسْتِجْمَاعِ اَهْوَائِهِمْ فِيكَ، وَ كَثْرَةِ طَاعَتِهِمْ لَكَ، وَ قِلَّةِ غَفْلَتِهِمْ عَنْ اَمْرِكَ، لَوْ عَايَنُوا كُنْهَ مَا خَفِيَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ لَحَقَّرُوا اَعْمَالَهُمْ، وَ لَزَرَوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، وَ لَعَرَفُوا اَنَّهُمْ لَمْ يَعْبُدُوكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، وَ لَمْ يُطِيعُوكَ حَقَّ طَاعَتِكَ.

سُبْحَانَكَ خَالِقًا وَ مَعْبُودًا، بِحُسْنِ بَلَائِكَ عِنْدَ خَلْقِكَ، خَلَقْتَ دَارًا، وَ جَعَلْتَ فِيهَا مَاْدُبَةً، مَشْرَبًا وَ مَطْعَمًا وَ اَزْوَاجًا وَ خَدَمًا وَ قُصُورًا وَ اَنْهَارًا وَ زُرُوعًا وَ ثِمَارًا.

ثُمَّ اَرْسَلْتَ دَاعِيًا يَدْعُو اِلَيْهَا فَلَا الدَّاعِيَ اَجَابُوا، وَ لَا فِيمَا رَغَّبْتَ رَغِبُوا، وَ لَا اِلٰى مَا شَوَّقْتَ اِلَيْهِ اشْتَاقُوا، اَقْبَلُوا عَلٰى جِيفَةٍ قَدِ افْتَضَحُوا بِاَكْلِهَا، وَ اصْطَلَحُوا عَلٰى حُبِّهَا، وَ مَنْ عَشِقَ شَيْئًا اَعْشٰى بَصَرَهُ، وَ اَمْرَضَ قَلْبَهُ، فَهُوَ يَنْظُرُ بِعَيْنٍ غَيْرِ صَحِيحَةٍ، وَ يَسْمَعُ بِاُذُنٍ غَيْرِ سَمِيعَةٍ، قَدْ خَرَقَتِ الشَّهَوَاتُ عَقْلَهُ، وَ اَمَاتَتِ الدُّنْيَا قَلْبَهُ، وَ وَلِهَتْ عَلَيْهَا نَفْسُهُ.

فَهُوَ عَبْدٌ لَهَا وَ لِمَنْ فِي يَدَيْهِ شَيْءٌ مِنْهَا، حَيْثُمَا زَالَتْ زَالَ اِلَيْهَا، وَ حَيْثُمَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَ عَلَيْهَا، لَا

يَنْزَجِرُ مِنَ اللّٰهِ بِزَاجِرٍ، وَ لَا يَتَّعِظُ مِنْهُ بِوَاعِظٍ، وَ هُوَ يَرَى الْمَأْخُوذِينَ عَلَى الْغِرَّةِ حَيْثُ لَا إِقَالَةَ وَ لَا رَجْعَةَ كَيْفَ نَزَلَ بِهِمْ مَا كَانُوا يَجْهَلُونَ، وَ جَاءَهُمْ مِنْ فِرَاقِ الدُّنْيَا مَا كَانُوا يَأْمَنُونَ، وَ قَدِمُوا مِنَ الْآخِرَةِ عَلَى مَا كَانُوا يُوعَدُونَ.

فَغَيْرُ مَوْصُوفٍ مَا نَزَلَ بِهِمْ، اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِمْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ وَ حَسْرَةُ الْفَوْتِ، فَفَتَرَتْ لَهَا أَطْرَافُهُمْ، وَ تَغَيَّرَتْ لَهَا أَلْوَانُهُمْ، ثُمَّ ازْدَادَ الْمَوْتُ فِيهِمْ وُلُوجًا فَحِيلَ بَيْنَ أَحَدِهِمْ وَ بَيْنَ مَنْطِقِهِ، وَ إِنَّهُ لَبَيْنَ أَهْلِهِ يَنْظُرُ بِبَصَرِهِ، وَ يَسْمَعُ بِأُذُنِهِ عَلَى صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ وَ بَقَاءٍ مِنْ لُبِّهِ يُفَكِّرُ فِيمَ أَفْنَى عُمُرَهُ، وَ فِيمَ أَذْهَبَ دَهْرَهُ، وَ يَتَذَكَّرُ أَمْوَالًا جَمَعَهَا، أَغْمَضَ فِي مَطَالِبِهَا، وَ أَخَذَهَا مِنْ مُصَرَّحَاتِهَا وَ مُشْتَبِهَاتِهَا، قَدْ لَزِمَتْهُ تَبِعَاتُ جَمْعِهَا، وَ أَشْرَفَ عَلَى فِرَاقِهَا، تَبْقَى لِمَنْ وَرَاءَهُ يَنْعَمُونَ فِيهَا، وَ يَتَمَتَّعُونَ بِهَا، فَيَكُونُ الْمَهْنَأُ لِغَيْرِهِ، وَ الْعِبْءُ عَلَى ظَهْرِهِ.

وَ الْمَرْءُ قَدْ غَلِقَتْ رُهُونُهُ بِهَا، فَهُوَ يَعَضُّ يَدَهُ نَدَامَةً عَلَى مَا أَصْحَرَ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ مِنْ أَمْرِهِ، وَ يَزْهَدُ فِيمَا كَانَ يَرْغَبُ فِيهِ أَيَّامَ عُمُرِهِ، وَ يَتَمَنَّى أَنَّ الَّذِي كَانَ يَغْبِطُهُ بِهَا وَ يَحْسُدُهُ عَلَيْهَا قَدْ حَازَهَا دُونَهُ.

فَلَمْ يَزَلِ الْمَوْتُ يُبَالِغُ فِي جَسَدِهِ حَتَّى خَالَطَ لِسَانُهُ سَمْعَهُ، فَصَارَ بَيْنَ أَهْلِهِ لَا يَنْطِقُ بِلِسَانِهِ، وَ لَا يَسْمَعُ بِسَمْعِهِ، يُرَدِّدُ طَرْفَهُ بِالنَّظَرِ فِي وُجُوهِهِمْ، يَرَى حَرَكَاتِ أَلْسِنَتِهِمْ، وَ لَا يَسْمَعُ رَجْعَ كَلَامِهِمْ، ثُمَّ ازْدَادَ الْمَوْتُ الْتِيَاطًا بِهِ، فَقُبِضَ بَصَرُهُ كَمَا قُبِضَ سَمْعُهُ، وَ خَرَجَتِ الرُّوحُ مِنْ جَسَدِهِ، فَصَارَ جِيفَةً بَيْنَ أَهْلِهِ، قَدْ أَوْحَشُوا مِنْ جَانِبِهِ وَ تَبَاعَدُوا مِنْ قُرْبِهِ، لَا يُسْعِدُ بَاكِيًا، وَ لَا يُجِيبُ دَاعِيًا.

ثُمَّ حَمَلُوهُ إِلَى مَخَطٍّ فِي الْأَرْضِ فَأَسْلَمُوهُ فِيهِ إِلَى عَمَلِهِ، وَ انْقَطَعُوا عَنْ زَوْرَتِهِ، القيامة حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَ الْأَمْرُ مَقَادِيرَهُ، وَ أُلْحِقَ آخِرُ الْخَلْقِ بِأَوَّلِهِ، وَ جَاءَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا يُرِيدُهُ، مِنْ تَجْدِيدِ خَلْقِهِ، أَمَادَ السَّمَاءَ وَ فَطَرَهَا، وَ أَرَجَّ الْأَرْضَ وَ أَرْجَفَهَا، وَ قَلَعَ جِبَالَهَا وَ نَسَفَهَا، وَ دَكَّ بَعْضُهَا بَعْضًا مِنْ هَيْبَةِ جَلَالَتِهِ، وَ مَخُوفِ سَطْوَتِهِ، وَ أَخْرَجَ مَنْ فِيهَا فَجَدَّدَهُمْ بَعْدَ إِخْلَاقِهِمْ، وَ جَمَعَهُمْ بَعْدَ تَفَرُّقِهِمْ.

ثُمَّ مَيَّزَهُمْ لِمَا يُرِيدُهُ مِنْ مَسْأَلَتِهِمْ عَنْ خَفَايَا الْأَعْمَالِ وَ خَبَايَا الْأَفْعَالِ، وَ جَعَلَهُمْ فَرِيقَيْنِ، أَنْعَمَ عَلَى هٰؤُلَاءِ، وَ انْتَقَمَ مِنْ هٰؤُلَاءِ.

فَأَمَّا أَهْلُ الطَّاعَةِ فَأَثَابَهُمْ بِجِوَارِهِ، وَ خَلَّدَهُمْ فِي دَارِهِ، حَيْثُ لَا يَظْعَنُ النُّزَّالُ، وَ لَا يَتَغَيَّرُ لَهُمُ الْحَالُ، وَ لَا تَنُوبُهُمُ الْأَفْزَاعُ، وَ لَا تَنَالُهُمُ الْأَسْقَامُ، وَ لَا تَعْرِضُ لَهُمُ الْأَخْطَارُ، وَ لَا تُشْخِصُهُمْ

الْاَسْفَارُ
وَ اَمَّا اَهْلُ الْمَعْصِيَةِ فَاَنْزَلَهُمْ شَرَّ دَارٍ، وَ غَلَّ الْاَيْدِيَ إِلَى الْاَعْنَاقِ، وَ قَرَنَ النَّوَاصِيَ بِالْاَقْدَامِ، وَ اَلْبَسَهُمْ سَرَابِيلَ الْقَطِرَانِ، وَ مُقَطَّعَاتِ النِّيرَانِ، فِي عَذَابٍ قَدِ اشْتَدَّ حَرُّهُ، وَ بَابٍ قَدْ اُطْبِقَ عَلَى اَهْلِهِ، فِي نَارٍ لَهَا كَلَبٌ وَ لَجَبٌ وَ لَهَبٌ سَاطِعٌ، وَ قَصِيفٌ هَائِلٌ، لَا يَظْعَنُ مُقِيمُهَا، وَ لَا يُفَادَى اَسِيرُهَا، وَ لَا تُفْصَمُ كُبُولُهَا، لَا مُدَّةَ لِلدَّارِ فَتَفْنَى، وَ لَا اَجَلَ لِلْقَوْمِ فَيُقْضَى.

## مِنْهَا فِي ذِكْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

قَدْ حَقَّرَ الدُّنْيَا وَ صَغَّرَهَا، وَ اَهْوَنَ بِهَا وَ هَوَّنَهَا، وَ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ زَوَاهَا عَنْهُ اخْتِيَارًا، وَ بَسَطَهَا لِغَيْرِهِ احْتِقَارًا، فَاَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا بِقَلْبِهِ، وَ اَمَاتَ ذِكْرَهَا عَنْ نَفْسِهِ، وَ اَحَبَّ اَنْ تَغِيبَ زِينَتُهَا عَنْ عَيْنِهِ لِكَيْلَا يَتَّخِذَ مِنْهَا رِيَاشًا، اَوْ يَرْجُوَ فِيهَا مَقَامًا، بَلَّغَ عَنْ رَبِّهِ مُعْذِرًا، وَ نَصَحَ لِاُمَّتِهِ مُنْذِرًا، وَ دَعَا إِلَى الْجَنَّةِ مُبَشِّرًا.

نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مَحَطُّ الرِّسَالَةِ، وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ، وَ مَعَادِنُ الْعِلْمِ، وَ يَنَابِيعُ الْحُكْمِ، نَاصِرُنَا وَ مُحِبُّنَا يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ، وَ عَدُوُّنَا وَ مُبْغِضُنَا يَنْتَظِرُ السَّطْوَةَ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 98:**

# مالک حقیقی

**ہر فریادی کی پناہ گاہ:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر شے اس کی بارگاہ میں سر جھکائے ہوئے ہے اور ہر چیز اسی کے دم سے قائم ہے۔ وہ ہر فقیر کی دولت کا سہارا اور ہر ذلیل کی عزت کا آسرا ہے۔ ہر کمزور کی طاقت وہی ہے اور ہر فریادی کی پناہ گاہ وہی ہے۔ وہ ہر بولنے والے کے نطق کو سن لیتا ہے اور ہر خاموش رہنے والے کے راز کو جانتا ہے۔ جو زندہ ہے اس کا رزق اس کے ذمہ ہے اور جو مر گیا اس کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

**بے نیاز مالک:**

خدایا! آنکھوں نے تجھے دیکھا نہیں ہے کہ تیرے بارے میں خبر دے سکیں۔ تو تمام توصیف کرنے والی مخلوقات کے پہلے

سے ہے۔ تو نے مخلوقات کو تنہائی کی وحشت کی بنا پر نہیں خلق کیا ہے اور نہ انہیں کسی فائدے کے لئے استعمال کیا ہے۔ تو جسے حاصل کرنا چاہے وہ آگے نہیں جا سکتا ہے اور جسے پکڑنا چاہے وہ بچ کر نہیں جا سکتا ہے۔ نافرمانوں سے تیری سلطنت میں کمی نہیں آتی ہے اور اطاعت گذاروں سے تیرے ملک میں اضافہ نہیں ہوتا ہے۔ جو تیرے فیصلہ سے ناراض ہو وہ تیرے حکم کو ٹال نہیں سکتا ہے اور جو تیرے امر سے روگردانی کرے وہ تجھ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے۔ ہر راز تیرے سامنے روشن ہے اور ہر غیب تیرے لئے حضور ہے۔ تو ابدی ہے تیری کوئی انتہا نہیں ہے اور تو انتہا ہے تجھ سے کوئی چھٹکارہ نہیں ہے۔ تو سب کی وعدہ گاہ ہے تو تجھ سے نجات حاصل کرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

## جانداروں کی بازگشت:

ہر زمین پر چلنے والے کا اختیار تیرے ہاتھ میں ہے اور ہر جاندار کی بازگشت تیری ہی طرف ہے۔ پاک و بے نیاز ہے تو تیری شان کیا با عظمت ہے اور تیری مخلوقات بھی کیا عظیم الشان ہے اور تیری قدرت کے سامنے ہر عظیم شے کس قدر حقیر ہے اور تیری سلطنت کس قدر پر شکوہ ہے اور یہ سب تیری اس مملکت کے مقابلہ میں جو نگاہوں سے اوجھل ہے کس قدر معمولی ہے۔ تیری نعمتیں اس دنیا میں کس قدر مکمل ہیں اور پھر نعمات آخرت کے مقابلہ میں کس قدر مختصر ہیں۔

## مقربین فرشتے:

یہ تیرے ملائکہ ہیں جنہیں تو نے آسمانوں میں آباد کیا ہے اور زمین سے بلند تر بنایا ہے۔ یہ تمام مخلوقات سے زیادہ تیری معرفت رکھتے ہیں اور تجھ سے خوف زدہ رہتے ہیں اور تیرے قریب تر بھی ہیں۔ یہ نہ اصلاب پدر میں رہے ہیں اور نہ ارحام مادر میں اور نہ حقیر نطفہ سے پیدا کئے گئے ہیں اور نہ ان پر زمانہ کے انقلابات کا کوئی اثر ہے۔ یہ تیری بارگاہ میں ایک خاص مقام اور منزلت رکھتے ہیں۔ ان کی تمام تر خواہشات صرف تیرے بارے میں ہیں اور یہ بکثرت تیری ہی اطاعت کرتے ہیں اور تیرے حکم سے ہرگز غافل نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگر تیری عظمت کی تہہ تک پہنچ جائیں تو اپنے اعمال کو حقیر ترین تصور کریں گے اور اپنے نفس کی مذمت کریں گے اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے عبادت کا حق ادا نہیں کیا ہے اور حق اطاعت کے برابر اطاعت نہیں کی ہے۔

## خالقیت و عبادت:

تو پاک و بے نیاز ہے خالقیت کے اعتبار سے بھی اور عبادت کے اعتبار سے بھی۔ میری تسبیح اس بہترین برتاؤ کی بنا پر ہے جو تو نے مخلوقات کے ساتھ کیا ہے۔

## داعی الی اللہ:

تو نے ایک گھر بنایا ہے، اس میں ایک دسترخوان بچھایا ہے، جس میں کھانے، پینے، زوجیت، خدمت، قصر، نہر، زراعت

اور ثمر سب کا انتظام کر دیا ہے اور پھر ایک داعی کو اس کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیج دیا ہے لیکن لوگوں نے نہ داعی کی آواز پر لبیک کہی اور نہ جن چیزوں کی طرف تو نے رغبت دلائی تھی راغب ہوئے اور نہ تیری تشویق کا شوق پیدا کیا۔

## محبتِ دنیا کا انجام:

سب اس مردار پر ٹوٹ پڑے جس کو کھا کر رسوا ہوئے اور سب نے اس کی محبت پر اتفاق کر لیا اور ظاہر ہے کہ جو کسی کا بھی عاشق ہو جاتا ہے وہ شے اسے اندھا بنا دیتی ہے اور اس کے دل کو بیمار کر دیتی ہے۔ وہ دیکھتا بھی ہے تو غیر سلیم آنکھوں سے اور سنتا بھی ہے تو غیر سمیع کانوں سے۔ خواہشات نے ان کی عقلوں کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور دنیا نے ان کے دلوں کو مردہ بنا دیا ہے۔ انہیں اس سے والہانہ لگاؤ پیدا ہو گیا ہے اور وہ اس کے بندے ہو گئے ہیں اور ان کے غلام بن گئے ہیں۔ جن کے ہاتھ میں تھوڑی سی بھی دنیا ہے کہ جس طرف وہ جھکتی ہے یہ بھی جھک جاتے ہیں اور جدھر وہ مڑتی ہے یہ بھی مڑ جاتے ہیں۔ نہ کوئی روکنے والا انہیں روک سکتا ہے اور نہ کسی واعظ کی نصیحت ان پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جب کہ انہیں دیکھ رہے ہیں جو اسی دھوکہ میں پکڑ لئے گئے ہیں کہ اب نہ معافی کا امکان ہے اور نہ واپسی کا۔ کس طرح ان پر وہ مصیبت نازل ہو گئی ہے جس سے ناواقف تھے اور فراق دنیا کی وہ آفت آ گئی ہے جس کی طرف سے بالکل مطمئن تھے اور آخرت میں اس صورت حال کا سامنا کر رہے ہیں جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

## بیان مصیبت:

اب تو اس مصیبت کا بیان بھی ناممکن ہے جہاں ایک طرف موت کے سکرات ہیں اور دوسری طرف فراق دنیا کی حسرت۔ حالت یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے ہیں اور رنگ اڑ گیا ہے اس کے بعد موت کی دخل اندازی اور بڑھی تو وہ گفتگو کی راہ میں بھی حائل ہو گئی کہ انسان گھر والوں کے درمیان ہے، انہیں آنکھوں سے دیکھ رہا ہے، کان سے ان کی آوازیں سن رہا ہے، عقل بھی سلامت ہے اور ہوش بھی برقرار ہے۔ یہ سوچ رہا ہے کہ عمر کو کہاں برباد کیا ہے اور زندگی کو کہاں گذارا ہے۔ ان اموال کو یاد کر رہا ہے جنہیں جمع کیا تھا اور ان کی جمع آوری میں آنکھیں بند کر لی تھیں کہ کبھی واضح راستوں سے حاصل کیا اور کبھی مشتبہ طریقوں سے کہ صرف ان کے جمع کرنے کے اثرات باقی رہ گئے ہیں اور ان سے جدائی کا وقت آ گیا ہے۔ اب یہ حال بعد والوں کے لئے رہ جائے گا جو آرام کریں گے اور مزے اڑائیں گے۔ یعنی مزہ دوسروں کے لئے ہوگا اور بوجھ اس کی پیٹھ پر ہوگا لیکن انسان اس مال کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور موت نے سارے حالات کو بے نقاب کر دیا ہے کہ ندامت سے اپنے ہاتھ کاٹ رہا ہے اور اس چیز سے کنارہ کش ہونا چاہتا ہے جس کی طرف زندگی بھر راغب تھا۔ اب یہ چاہتا ہے کہ کاش جو شخص اس سے اس مال کی بنا پر حسد کر رہا تھا یہ مال اس کے پاس ہوتا اور اس کے پاس نہ ہوتا۔

## موت کی دخل اندازی:

اس کے بعد موت اس کے جسم میں مزید دراندازی کرتی ہے اور زبان کے ساتھ کانوں کو بھی شامل کر لیتی ہے کہ انسان اپنے گھر والوں کے درمیان نہ بول سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے۔ ہر ایک کے چہرہ کو حسرت سے دیکھ رہا ہے۔ ان کی زبان کی

جنبش کو بھی دیکھ رہا ہے لیکن الفاظ کو نہیں سن سکتا ہے۔

اس کے بعد موت اور چپک جاتی ہے تو کانوں کی طرح آنکھوں پر بھی قبضہ ہو جاتا ہے اور روح جسم سے پرواز کر جاتی ہے اب وہ گھر والوں کے درمیان ایک مردار ہوتا ہے۔ جس کے پہلو میں بیٹھنے سے بھی وحشت ہونے لگتی ہے اور لوگ دور بھاگنے لگتے ہیں۔ یہ اب نہ کسی رونے والے کو سہارا دے سکتا ہے اور نہ کسی پکارنے والے کی آواز پر آواز دے سکتا ہے۔ لوگ اسے زمین کے ایک گڑھے تک پہنچا دیتے ہیں اور اسے اس کے اعمال کے حوالہ کر دیتے ہیں کہ ملاقاتوں کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

یہاں تک کہ جب قسمت کا لکھا اپنی آخری حد تک اور امر الٰہی اپنی مقررہ منزل تک پہنچ جائے گا اور آخرین کو اولین سے ملا دیا جائے گا اور ایک نیا حکم الٰہی آجائے گا کہ خلقت کی تجدید کی جائے تو یہ امر آسمانوں کو حرکت دے کر شگافتہ کر دے گا اور زمین کو ہلا کر کھوکھلا کر دے گا اور پہاڑوں کو جڑ سے اکھاڑ کر اڑا دے گا اور ہیبت جلال الٰہی اور خوف سطوت پروردگار سے ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گے اور زمین سب کو باہر نکال دے گی اور انہیں دوبارہ بوسیدگی کے بعد تازہ حیات دے دی جائے گی اور انتشار کے بعد جمع کر دیا جائے گا اور مخفی اعمال' پوشیدہ افعال کے سوال کے لئے الگ الگ کر دیا جائے گا اور مخلوقات دو گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک گروہ مرکز نعمات ہوگا اور دوسرا محل انتقام۔

## اہل اطاعت اور اہل معصیت:

اہل اطاعت کو اس جوار رحمت میں ثواب اور دار جنت میں ہمیشگی کا انعام دیا جائے گا جہاں کے رہنے والے کوچ نہیں کرتے ہیں اور نہ ان کے حالات میں کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے اور نہ ان پر رنج والم طاری ہوتا ہے اور نہ انہیں کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور نہ کسی طرح کا خطرہ سامنے آتا ہے اور نہ سفر کی زحمت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اہل معصیت کے لئے بدترین منزل ہوگی۔ جہاں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے اور پیشانیوں کو پیروں سے جوڑ دیا جائے گا۔ تارکول اور آگ کے تراشیدہ لباس پہنائے جائیں گے۔ اس عذاب میں جس کی گرمی شدید ہوگی اور جس کے دروازے بند ہوں گے اور اس جہنم میں جس میں شرارے بھی ہوں گے اور شور وغوغا بھی۔ بھڑکتے ہوئے شعلے بھی ہوں گے اور ہولناک چیخیں بھی۔ نہ یہاں کے رہنے والے کوچ کریں گے اور نہ یہاں کے قیدیوں سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ یہاں کی بیڑیاں جدا ہو سکتی ہیں۔ نہ اس گھر کی کوئی مدت ہے جو تمام ہو جائے اور نہ اس قوم کی کوئی اجل ہے جو ختم کر دی جائے۔

## زہد نبوی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا کو ہمیشہ صغیر وحقیر اور ذلیل وپست تصور کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ پروردگار نے دنیا کو آپ سے الگ رکھا ہے اور دوسروں کے لئے فرش کر دیا ہے تو یہ آپ کی عزت اور دنیا کی حقارت ہی کی بنیاد پر ہے، لہٰذا آپ نے اس سے دل سے کنارہ کشی اختیار کی اور اس کی یاد کو دل سے بالکل نکال دیا اور یہ چاہا کہ اس کی زینتیں نگاہوں سے اوجھل رہیں تاکہ نہ عمدہ لباس زیب تن فرمائیں اور نہ کسی خاص مقام کی امید کریں۔ آپ نے پروردگار کے پیغام کو پہنچانے

میں سارے عذر تمام کر دیئے اور امت کو عذاب الٰہی سے ڈرتے ہوئے نصیحت فرمائی۔ جنت کی بشارت سن کر اس کی طرف دعوت دی اور جہنم سے بچنے کی تلقین کر کے اس کا خوف پیدا کرایا۔

## گھرانہ اہل بیت:

نبوت کا شجرہ، رسالت کی منزل، ملائکہ کی رفت و آمد کی جگہ، علم کے معدن اور حکمت کے چشمے ہیں۔ ہمارا مددگار اور محب ہمیشہ منتظر رحمت رہتا ہے اور ہمارا دشمن اور کینہ پرور ہمیشہ منتظر لعنت و انتقام الٰہی رہتا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 99:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

إِنَّ اَفْضَلَ مَا تَوَسَّلَ بِهِ الْمُتَوَسِّلُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى الْإِيمَانُ بِهِ وَ بِرَسُولِهِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ فَإِنَّهُ ذِرْوَةُ الْإِسْلَامِ، وَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ فَإِنَّهَا الْفِطْرَةُ، وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا الْمِلَّةُ، وَ إِيتَاءُ الزَّكَاةِ فَإِنَّهَا فَرِيضَةٌ وَاجِبَةٌ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِنَّهُ جُنَّةٌ مِنَ الْعِقَابِ، وَ حَجُّ الْبَيْتِ وَ اعْتِمَارُهُ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَيَرْحَضَانِ الذَّنْبَ، وَ صِلَةُ الرَّحِمِ فَإِنَّهَا مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ وَ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَجَلِ، وَ صَدَقَةُ السِّرِّ فَإِنَّهَا تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ، وَ صَدَقَةُ الْعَلَانِيَةِ فَإِنَّهَا تَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ، وَ صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ فَإِنَّهَا تَقِي مَصَارِعَ الْهَوَانِ.

أَفِيضُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّهُ أَحْسَنُ الذِّكْرِ، وَارْغَبُوا فِيمَا وَعَدَ الْمُتَّقِينَ فَإِنَّ وَعْدَهُ أَصْدَقُ الْوَعْدِ، وَاقْتَدُوا بِهَدْيِ نَبِيِّكُمْ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الْهَدْيِ، وَاسْتَنُّوا بِسُنَّتِهِ فَإِنَّهَا أَهْدَى السُّنَنِ

وَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَحْسَنُ الْحَدِيثِ، وَ تَفَقَّهُوا فِيهِ فَإِنَّهُ رَبِيعُ الْقُلُوبِ، وَ اسْتَشْفُوا بِنُورِهِ فَإِنَّهُ شِفَاءُ الصُّدُورِ، وَ أَحْسِنُوا تِلَاوَتَهُ فَإِنَّهُ أَنْفَعُ الْقَصَصِ، فَإِنَّ الْعَالِمَ الْعَامِلَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ كَالْجَاهِلِ الْحَائِرِ الَّذِي لَا يَسْتَفِيقُ مِنْ جَهْلِهِ، بَلِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ أَعْظَمُ، وَالْحَسْرَةُ لَهُ أَلْزَمُ، وَ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ أَلْوَمُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 99:

# صفات مسلم

### ارکان واحکام اسلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے والوں کے لیے بہترین وسیلہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا ہے اور اس کی راہ میں جہاد کرنا کہ وہ اسلام کی سر بلند چوٹی ہے، کلمہ توحید کہ وہ فطرت کی آواز ہے، نماز کی پابندی کہ وہ عین دین ہے، زکوٰۃ ادا کرنا کہ وہ فرض وواجب ہے، ماہ رمضان کے روزے رکھنا کہ وہ عذاب کی سپر ہیں، خانہ کعبہ کا حج وعمرہ بجالانا کہ حج وعمرہ فقر کو دور کرتے اور گناہوں کو دھودیتے ہیں، اور عزیزوں سے حسن سلوک کرنا کہ وہ مال کی فراوانی اور عمر کی درازی کا سبب ہے، مخفی طور پر خیرات کرنا کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہے، کھلم کھلا خیرات کرنا کہ وہ بری موت سے بچاتا ہے اور لوگوں پر احسانات کرنا کہ وہ ذلت ورسوائی کے مواقع سے بچاتا ہے۔

### ذکر اللہ:

اللہ کے ذکر میں بڑھے چلو۔ اس لئے کہ وہ بہترین ذکر ہے اور اس چیز کے خواہشمند بنو کہ جس کا اللہ نے پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے۔ اس لیے اس کا وعدہ سب وعدوں سے زیادہ سچا ہے۔

### سنت کی پیروی:

نبی ﷺ کی سیرت کی پیروی کرو کہ وہ بہترین سیرت ہے۔ اور ان کی سنت پر چلو کہ وہ سب طریقوں سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہے۔

### علم وتلاوت قرآن:

قرآن کا علم حاصل کرو کہ وہ بہترین کلام ہے، اس میں غور وفکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے، اس کے نور سے شفا حاصل کرو کہ سینوں کے اندر چھپی ہوئی بیماریوں کے لئے شفا ہے اور اس کی خوبی کے ساتھ تلاوت کرو کہ اس کے واقعات سب واقعات سے زیادہ فائدہ رساں ہیں۔

### بے عمل عالم:

وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا اس سرگردان جاہل کے مانند ہے جو جہالت کی سرمستیوں سے ہوش میں نہیں

آتا۔ بلکہ اس پر اللہ کی حجت زیادہ ہے اور حسرت وافسوس اس کے لیے لازم وضروری ہے۔ اور اللہ کے نزدیک وہ زیادہ قابل ملامت ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 100:

## وَ من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

فَإِنِّي اُحَذِّرُكُمُ الدُّنْيَا، فَإِنَّهَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، وَ تَحَبَّبَتْ بِالْعَاجِلَةِ، وَ رَاقَتْ بِالْقَلِيلِ، وَ تَحَلَّتْ بِالْآمَالِ، وَ تَزَيَّنَتْ بِالْغُرُورِ، لَا تَدُومُ حَبْرَتُهَا، وَ لَا تُؤْمَنُ فَجْعَتُهَا، غَرَّارَةٌ ضَرَّارَةٌ، حَائِلَةٌ، زَائِلَةٌ، نَافِدَةٌ، بَائِدَةٌ، اَكَّالَةٌ، غَوَّالَةٌ، لَا تَعْدُو إِذَا تَنَاهَتْ إِلَى اُمْنِيَّةِ اَهْلِ الرَّغْبَةِ فِيهَا؛ وَالرِّضَا بِهَا اَنْ تَكُونَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ، وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا) لَمْ يَكُنِ امْرُؤٌ مِنْهَا فِي حَبْرَةٍ إِلَّا اَعْقَبَتْهُ بَعْدَهَا عَبْرَةً، وَ لَمْ يَلْقَ مِنْ سَرَّائِهَا بَطْنًا إِلَّا مَنَحَتْهُ مِنْ ضَرَّائِهَا ظَهْرًا، وَ لَمْ تَطُلَّهُ فِيهَا دِيمَةُ رَخَاءٍ إِلَّا هَتَنَتْ عَلَيْهِ مُزْنَةُ بَلَاءٍ، وَ حَرِيٌّ إِذَا اَصْبَحَتْ لَهُ مُنْتَصِرَةً اَنْ تُمْسِيَ لَهُ مُتَنَكِّرَةً، وَ إِنْ جَانِبٌ مِنْهَا اعْذَوْذَبَ وَاحْلَوْلٰى اَمَرَّ مِنْهَا جَانِبٌ فَاَوْبٰى.

لَا يَنَالُ امْرُؤٌ مِنْ غَضَارَتِهَا رَغَبًا إِلَّا اَرْهَقَتْهُ مِنْ نَوَائِبِهَا تَعَبًا، وَ لَا يُمْسِي مِنْهَا فِي جَنَاحِ اَمْنٍ إِلَّا اَصْبَحَ عَلٰى قَوَادِمِ خَوْفٍ، غَرَّارَةٌ، غُرُورٌ مَا فِيهَا، فَانِيَةٌ فَانٍ مَنْ عَلَيْهَا، لَا خَيْرَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَزْوَادِهَا إِلَّا التَّقْوٰى، مَنْ اَقَلَّ مِنْهَا اسْتَكْثَرَ مِمَّا يُؤْمِنُهُ، وَ مَنِ اسْتَكْثَرَ مِنْهَا اسْتَكْثَرَ مِمَّا يُوبِقُهُ، وَزَالَ عَمَّا قَلِيلٍ عَنْهُ.

كَمْ مِنْ وَاثِقٍ بِهَا قَدْ فَجَعَتْهُ، وَ ذِي طُمَاْنِينَةٍ إِلَيْهَا قَدْ صَرَعَتْهُ، وَ ذِي اُبَّهَةٍ قَدْ جَعَلَتْهُ حَقِيرًا، وَ ذِي نَخْوَةٍ قَدْ رَدَّتْهُ ذَلِيلًا، سُلْطَانُهَا دُوَّلٌ، وَ عَيْشُهَا رَنِقٌ، وَ عَذْبُهَا اُجَاجٌ، وَ حُلْوُهَا صَبِرٌ، وَ غِذَاؤُهَا سِمَامٌ، وَ اَسْبَابُهَا رِمَامٌ، حَيُّهَا بِعَرَضِ مَوْتٍ، وَ صَحِيحُهَا بِعَرَضِ سُقْمٍ، مُلْكُهَا مَسْلُوبٌ، وَ عَزِيزُهَا مَغْلُوبٌ، وَ مَوْفُورُهَا مَنْكُوبٌ، وَ جَارُهَا مَحْرُوبٌ.

اَلَسْتُمْ فِي مَسَاكِنِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَطْوَلَ اَعْمَارًا، وَ اَبْقٰى آثَارًا، وَ اَبْعَدَ آمَالًا، وَ اَعَدَّ عَدِيدًا، وَ اَكْثَفَ جُنُودًا، تَعَبَّدُوا لِلدُّنْيَا اَيَّ تَعَبُّدٍ، وَ آثَرُوهَا اَيَّ إِيثَارٍ، ثُمَّ ظَعَنُوا عَنْهَا بِغَيْرِ زَادٍ مُبَلِّغٍ، وَ لَا ظَهْرٍ قَاطِعٍ؟ اَفَهَلْ بَلَغَكُمْ اَنَّ الدُّنْيَا سَخَتْ لَهُمْ نَفْسًا بِفِدْيَةٍ، اَوْ اَعَانَتْهُمْ بِمَعُونَةٍ، اَوْ اَحْسَنَتْ لَهُمْ

صُحْبَةً؟

بَلْ اَرْهَقَتْهُمْ بِالْفَوادِحِ، وَ اَوْهَقَتْهُمْ بِالْقَوارِعِ، وَضَعْضَعَتْهُمْ بِالنَّوآئِبِ، وَ عَفَّرَتْهُمْ لِلْمَناخِرِ، وَوَطِئَتْهُمْ بِالْمَناسِمِ، وَ اَعانَتْ عَلَيْهِمْ رَيْبَ الْمَنُونِ. فَقَدْ رَاَيْتُمْ تَنَكُّرَها لِمَنْ دانَ لَها، وَ آثَرَها وَ اَخْلَدَ اِلَيْها حِينَ ظَعَنُوا عَنْها لِفِراقِ الْاَبَدِ، وَ هَلْ زَوَّدَتْهُمْ اِلا السَّغَبَ، اَوْ اَحَلَّتْهُمْ اِلا الضَّنْكَ، اَوْ نَوَّرَتْ لَهُمْ اِلا الظُّلْمَةَ، اَوْ اَعْقَبَتْهُمْ اِلا النَّدامَةَ؟ اَفَهٰذِهِ تُؤْثِرُونَ، اَمْ اِلَيْها تَطْمَئِنُّونَ، اَمْ عَلَيْها تَحْرِصُونَ؟

فَبِئْسَتِ الدَّارُ لِمَنْ لَمْ يَتَّهِمْها وَ لَمْ يَكُنْ فِيها عَلَى وَجَلٍ مِنْها، فَاعْلَمُوا وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُونَ بِاَنَّكُمْ تارِكُوهَا وَ ظاعِنُونَ عَنْها، وَاتَّعِظُوا فِيها بِالَّذِينَ قَالُوا: (مَنْ اَشَدُّ مِنّا قُوَّةً) حُمِلُوا اِلى قُبُورِهِمْ فَلا يُدْعَوْنَ رُكْباناً، وَ اُنْزِلُوا الْاَجْداثَ فَلا يُدْعَوْنَ ضِيفاناً، وَجُعِلَ لَهُمْ مِنَ الصَّفِيحِ اَجْنانٌ، وَمِنَ التُّرابِ اَكْفانٌ، وَمِنَ الرُّفاتِ جِيرانٌ.

فَهُمْ جِيرَةٌ لا يُجِيبُونَ داعِياً، وَ لا يَمْنَعُونَ ضَيْماً، وَ لا يُبالُونَ مَنْدَبَةً؛ اِنْ جِيدُوا لَمْ يَفْرَحُوا، وَ اِنْ قُحِطُوا لَمْ يَقْنَطُوا، جَمِيعٌ وَ هُمْ آحادٌ، وَ جِيرَةٌ وَ هُمْ اَبْعادٌ، مُتَدانُونَ لا يَتَزاوَرُونَ، وَ قَرِيبُونَ لا يَتَقارَبُونَ، حُلَماءُ قَدْ ذَهَبَتْ اَضْغانُهُمْ، وَجُهَلاءُ قَدْ ماتَتْ اَحْقادُهُمْ، لا يُخْشَى فَجْعُهُمْ، وَ لا يُرْجَى دَفْعُهُمْ، اسْتَبْدَلُوا بِظَهْرِ الْاَرْضِ بَطْناً، وَ بِالسَّعَةِ ضِيقاً، وَ بِالْاَهْلِ غُرْبَةً، وَ بِالنُّورِ ظُلْمَةً، فَجاؤُوها كَما فارَقُوها حُفاةً عُراةً، قَدْ ظَعَنُوا عَنْها بِاَعْمالِهِمْ اِلَى الْحَياةِ الدَّائِمَةِ، وَ الدَّارِ الْباقِيَةِ، كَما قالَ سُبْحانَهُ وَ تَعالَى (كَما بَدَاْنا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ، وَعْداً عَلَيْنا، اِنّا كُنّا فٰعِلِينَ) -

☆☆☆

## خطبہ نمبر 100:

# دنیا اور متاع دنیا

### دنیا سے ڈرانا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہیں دنیا میں (دل لگانے سے) میں ڈراتا رہتا ہوں کیونکہ دُنیا (کا مزہ اہل دنیا کے نزدیک) شیریں اور (ان کی نظر میں) سرسبز و شاداب ہے، وہ خواہشوں اور نفسانی آرزوؤں میں گھری ہوئی ہے۔ یہ اپنی وراثتی آرائش پر اتراتی اور اپنے فریب سے سجی ہوئی ہے۔ اس کی مسرت پائیدار نہیں، اس کے درد و اندوہ سے آسودگی نہیں حاصل ہو سکتی، بڑی فریبی اور زیان

رساں ہے حالات میں تغیر کرتی رہتی ہے (تونگری کو درویشی سے آسائش کو سختی سے صحت کو بیماری سے زندگی کو موت سے بدلتی رہتی ہے) یہ نیست ونابود کر دیتی ہے، تباہ کر دیتی ہے۔ اس کی شکم سیری یہ ہے کہ سب کو ہلاک کر دے۔

## مثال دنیا:

جو لوگ اس سے رغبت اور چاہت رکھتے ہیں جب یہ ان کی آرزو تک پہنچتی ہے تو دنیا جیسی کچھ ہے اس سے تجاوز نہیں کرتی جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

''دنیا کی مثال اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا' پس اس سے مل جل کر زمین کی گھاس سرسبز ہوئی اور پھر وہی ایسی گیاہ خشک بن گئی جسے ہوائیں پراگندہ کر دیتی ہیں اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

## مسرور وشادماں:

کوئی شخص بھی متاع دنیا سے مسرور وشادماں نہیں رہتا مگر وہ شخص کہ گریہ گلوگیر کے لیے تیار رہا ہو' اس کی خوشیوں سے کوئی بھی بہرہ مند نہیں ہوتا' مگر وہ شخص کہ اس کی بدی کی زیاں کاری سے دوچار نہ ہوا ہو' اس دنیا میں آرام وراحت کا بادل اسی پر برستا ہے جس پر پے درپے بلاؤں کا پانی گرتا ہے (پس جب دنیا کی رفتار یہ ہے) تو پھر اگر کسی پر صبح امداد (کامیابی) بنے تو شام صورت بدل کر غم واندوہ کے ساتھ آئے۔

## دنیا کے دو پہلو:

دنیا کا ایک پہلو اگر خوشگوار اور شیریں ہے تو دوسرا تلخ اور اندوہ گیں' جو شخص اس کی سرسبزی اور شادابی سے نہال ہوتا ہے اسے یہ بلاؤں کی سختی سے نڈھال کر دیتی ہے اور جو اس کے نرم ونازک پروں کے سایہ میں شام کرتا ہے' اس کی صبح خوف ودہشت کے بازوؤں پر ہوتی ہے' یہ فریب کار ہے اور اس میں سوا فریب کے کچھ نہیں یہ فانی ہے' اور اس کی پشت پر جو کچھ بھی ہے وہ فنا ہو جانے والا ہے۔

## تقویٰ اور پرہیزگاری:

لہٰذا پرہیزگاری کے سوا کوئی توشہ اچھا نہیں' جس شخص نے اس سے (مال ومنال) کم لیا اس نے گویا بہت زیادہ چیز لے لی جو اسے عذاب الٰہی سے بچا لے گی' اور جس نے اس سے خوب سا (مال ومنال) لیا۔ اس نے وہ چیز زیادہ سے زیادہ لے لی جو اسے تباہ وبرباد کر دے گی' اور بہت جلد زائل ہو جائے گی۔ کتنے ہی اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں جن کو اس نے مبتلائے مصیبت کیا' اور کتنے ہی اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں جنہیں اس نے پچھاڑ دیا' کتنے ہی ارباب جاہ وجلال ہیں جنہیں اس نے حقیر وذلیل کر دیا' کتنے ہی نخوت پرست ہیں جن کو اس نے ذلیل کر دیا' اس کا اقتدار گردش کرتا رہتا ہے' اس کی زندگی مکدر ہے اس کا شیریں پانی تلخ ہے اس کی مٹھاس میں کڑواہٹ ملی ہوئی ہے' اس کی غذا زہریلی ہے اس کے رشتے کمزور ہیں۔

اس کا ہر زندہ موت کے سامنے' اس کا ہر تندرست بیماری کے حوالے ہے اس کا ملک چھن جائے گا۔ اس کا باعزت ذلیل ہوگا۔ اس کا مال تباہ اور ہمسایہ لٹ جائے گا۔

## سابقہ امم...... جاہ عبرت:

کیا تم انہی لوگوں کے گھروں میں اقامت گزیں ہو جو تم سے پہلے والوں کے گھر تھے؟ ان کی عمریں درازتر' اور ان کے آثار پائندہ تر تھے؟ ان کی آرزوئیں بیشتر' ان کی جمیعتیں آمادہ تر اور ان کے لشکر انبوہ تر تھے؟ انہوں نے دنیا کو کس کس طرح پوجا اور کس کس طرح سے اسے چاہا' لیکن آخر کار انہوں نے یہاں سے کوچ کیا (مرگئے) بغیر کسی سامان سفر کے جسے ساتھ لے جاتے یا سواری کے کہ اس پر چڑھ کر راہ پیمائی کرتے۔ کیا تمہیں یہ خبر بھی ملی کہ اس دنیا نے کبھی ان کا فدیہ دیا یا ان کی اعانت و دستگیری کی؟ یا (اخلاقاً) کبھی انہیں مدد پہنچائی؟ نہیں! یہ کچھ نہیں کیا (بلکہ) اس نے انہیں گرفتار مصائب کیا آفات سے انہیں کمزور بنایا دست مصیبت کو جنبش دی۔ ان کی ناکیں زمین پر رگڑ دیں' ان کو اپنے پاؤں تلے روندا' اور ان کے مقابلہ میں حوادث و مصائب کی مدد کی' جو لوگ اس دنیا کے اطاعت گذار تھے اور آخرت پر اسے ترجیح دیتے تھے' اور ہمہ تن اس کی طرف مائل تھے' ان کے ساتھ تم نے اس کا ظلم وستم دیکھ لیا' پس جب وہ اس سے دائمی مفارقت اختیار کرنے پر مجبور ہوگئے' تو کیا اس نے بھوک اور گرسنگی کے سوا بھی انہیں کوئی توشہ دیا؟ تنگ منزل (قبر) کے سوا کہیں اور انہیں اتارا؟ یا تاریکی کے سوا کوئی چراغ ان کے لیے جلا دیا؟ یا ندامت و پشیمانی کے سوا کچھ اور انہیں عطا کیا؟

## قلیل الزام:

تم اس دنیا کو پسند کرتے ہو' یا اس سے مطمئن ہو یا اس پر حریص ہو؟ یہ دنیا اس شخص کے لیے بدترین گھر ہے جو اسے قلیل الزام نہ قرار دے اور اس میں رہ کر اس سے خوف زدہ نہ ہو! جان لو! اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہیں اسے چھوڑنا پڑے گا یہاں سے تم کو کوچ کرنا ہوگا لہٰذا ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو' جو کہتے تھے' ہم سے زیادہ قوت والا کون ہے؟ لیکن انہیں لاد کر قبروں کی طرف لے جایا گیا۔

## زمین وقبر کے ہمسائے:

کسی نے سوار نہ کیا باوجود اس کے کہ قبروں میں اتارے گئے لیکن مہمان کہہ کر بلائے زمین میں ان کی قبریں بنائی گئیں اور مٹی کے کفن دیئے گئے گلی ہوئی ہڈیاں ہمسائے قرار دیئے۔ اب وہ نہ کسی پکارنے والے کو جواب دے سکتے ہیں' نہ کسی مصیبت کو دور کر سکتے ہیں۔ نہ نوحہ وماتم کی پرواکرتے ہیں' اگر انہیں بارش سے شاد کام کیا جائے تو خوش نہیں ہوتے اور اگر قحط میں غذا نہ دی جائے تو مایوس نہیں ہوتے یہ الگ الگ ہونے کے باوجود مجتمع ہیں۔ اور پڑوسی ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے دور ہیں' نزدیک ہیں مگر ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کر سکتے' قریب ہیں لیکن (لطف قربت سے محروم ہیں) ایسے حلیم ہیں جن کے کینے دور ہو چکے ہیں' اتنے بے حس ہیں کہ عداوتوں کو بھول چکے ہیں اب نہ ان سے ایذارسانی کا خوف کیا جاسکتا ہے'

نہ مخالفت کی امید کی جا سکتی ہے' انہوں نے زمین کی پیٹھ سے اس کے پیٹ کو' کشادگی سے تنگی کو اہل و عیال سے غربت اور تنہائی کو اور نور سے تاریکی کو بدل لیا ہے۔

## جس طرح آئے تھے اسی طرح گئے:

جس طرح اسے چھوڑا تھا' اسی طرح پھر ننگے پاؤں لباس اتارے ہوئے اس کے پاس پہنچ گئے' اور اس سے اپنے اعمال کا توشہ لے کر دائمی زندگی بسر کرنے کے لیے جاودانی گھر کی طرف کوچ کر گئے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے جس طرح آغاز تخلیق میں انہیں پیدا کیا تھا اسی طرح انہیں دوبارہ پھر لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم ایسا برتاؤ کریں گے

☆☆☆

## خطبہ نمبر 101:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ فى ذم الدنيا:

وَ اُحَذِّرُكُمُ الدُّنْيا فَإِنَّها مَنزِلُ قُلْعَةٍ، وَ لَيْسَتْ بِدارِ نُجْعَةٍ، قَدْ تَزَيَّنَتْ بِغُرُورِها، وَ غَرَّتْ بِزِينَتِها، دارٌ هانَتْ عَلَى رَبِّها، فَخَلَطَ حَلالَها بِحَرامِها، وَ خَيْرَها بِشَرِّها، وَ حَياتَها بِمَوْتِها، وَ حُلْوَها بِمُرِّها، لَمْ يُصْفِها اللّٰهُ تَعالَى لِاَوْلِيائِهِ، وَ لَمْ يَضِنَّ بِها عَلَى اَعْدائِهِ، خَيْرُها زَهِيدٌ، وَ شَرُّها عَتِيدٌ، وَ جَمْعُها يَنفَدُ، وَ مُلْكُها يُسْلَبُ، وَ عامِرُها يَخْرَبُ.

فَما خَيْرُ دارٍ تُنقَضُ نَقْضَ الْبِناءِ وَ عُمُرٍ يَفْنَى فِيها فَناءَ الزّادِ، وَ مُدَّةٍ تَنقَطِعُ انْقِطاعَ السَّيْرِ؟ اجْعَلُوا ما افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِنْ طَلَبِكُمْ، وَاسْأَلُوهُ مِنْ اَداءِ حَقِّهِ ما سَأَلَكُمْ، وَ اَسْمِعُوا دَعْوَةَ الْمَوْتِ آذانَكُمْ قَبْلَ اَنْ يُدْعَى بِكُمْ.

إِنَّ الزّاهِدِينَ فِي الدُّنْيا تَبْكِي قُلُوبُهُمْ وَإِنْ ضَحِكُوا، وَ يَشْتَدُّ حُزْنُهُمْ وَ إِنْ فَرِحُوا، وَ يَكْثُرُ مَقْتُهُمْ اَنفُسَهُمْ وَ إِنِ اغْتُبِطُوا بِما رُزِقُوا.

قَدْ غابَ عَنْ قُلُوبِكُمْ ذِكْرُ الْآجالِ، وَ حَضَرَتْكُمْ كَواذِبُ الْآمالِ، فَصارَتِ الدُّنْيا اَمْلَكَ بِكُمْ مِنَ الْآخِرَةِ، وَ [illegible] اَذْهَبَ بِكُمْ مِنَ الْآجِلَةِ، وَ إِنَّما اَنْتُمْ إِخْوانٌ عَلَى دِينِ اللّٰهِ، ما فَرَّقَ بَيْنَكُمْ إِلا خُبْثُ السَّرائِرِ [illegible] الضَّمائِرِ، فَلا تَوازَرُونَ، وَ لا تَناصَحُونَ، وَ لا تَباذَلُونَ، وَ لا تَوادُّونَ.

ما بالُكُمْ [illegible] بِالْيَسِيرِ مِنَ الدُّنْيا تُدْرِكُونَهُ، وَ لا يَحْزُنُكُمُ الْكَثِيرُ مِنَ الْآخِرَةِ تُحْرَمُونَهُ؟ وَ يُقْلِقُكُمُ الْيَسِيرُ [illegible] الدُّنْيا يَفُوتُكُمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِكُمْ وَ قِلَّةِ صَبْرِكُمْ عَمّا زُوِيَ مِنها عَنكُمْ كَاَنَّها دارُ مُقامِكُمْ، وَ كَاَنَّ مَتاعَها باقٍ عَلَيْكُمْ وَ ما يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اَنْ يَسْتَقْبِلَ اَخاهُ بِما

يَخَافُ مِنْ عَيْبِهِ إِلا مَخَافَةُ اَنْ يَسْتَقْبِلَهُ بِمِثْلِهِ.

قَدْ تَصَافَيْتُمْ عَلَى رَفْضِ الْآجِلِ، وَ حُبِّ الْعَاجِلِ، وَ صَارَ دِينُ اَحَدِكُمْ لُعْقَةً عَلَى لِسَانِهِ، صَنِيعَ مَنْ قَدْ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، وَ اَحْرَزَ رِضَى سَيِّدِهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 101:

# مذمت دنیا کا بیان

### دھوکے کا گھر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذمت دنیا کے بارے میں فرمایا:

میں تمہیں دنیا سے خبردار کیے دیتا ہوں کہ یہ ایسے شخص کی منزل ہے جس کے لئے قرار نہیں اور ایسا گھر ہے جس میں آب و دانہ نہیں ڈھونڈا جا سکتا۔ یہ اپنے باطل سے آراستہ ہے اور اپنی آرائشوں سے دھوکا دیتی ہے۔ یہ ایک ایسا گھر ہے جو اپنے رب کی نظروں میں ذلیل وخوار ہے۔

### امتحانِ الٰہی:

چنانچہ اس نے حلال کے ساتھ حرام اور بھلائیوں کے ساتھ برائیاں اور زندگی کے ساتھ موت اور شیرینیوں کے ساتھ تلخیاں غلط ملط کر دی ہیں اور اپنے دوستوں کے لئے اسے بے غل وغش نہیں رکھا اور دشمنوں کو دینے میں بخل نہیں کیا۔ اس کی بھلائیاں بہت ہی کم ہیں۔ اور برائیاں (جہاں چاہو) موجود۔

### دنیا کی جمع پونجی:

اس کی جمع پونجی ختم ہو جانے والی اور اس کا ملک چھن جانے والا ہے اور اس کی آبادیاں ویران ہو جانے والی ہیں۔ بھلا اس گھر میں خیر وخوبی ہی کیا ہو سکتی ہے۔؟ جو مسمار عمارت کی طرح ختم ہو جائے اور اس مدت میں جو چلنے پھرنے کی طرح تمام ہو جائے جن چیزوں کی تمہیں طلب وتلاش رہتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ کے فرائض کو بھی داخل کر لو اور جو اللہ نے تم سے چاہا ہے اسے پورا کرنے کی توفیق بھی اُس سے مانگو۔ موت کا پیغام آنے سے پہلے موت کی پکار اپنے کانوں کو سنا دو۔

### زاہدوں کے دل:

اس دنیا میں زاہدوں کے دل روتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہنس رہے ہوں اور ان کا غم واندوہ حد سے بڑھا ہوتا ہے۔ اگر چہ

ان کے چہروں سے مسرت ٹپک رہی ہو۔ اور انہیں اپنے نفسوں سے انتہائی بیر ہوتا ہے اگر چہ اس رزق کی وجہ سے جو انہیں میسر ہے ان پر رشک کیا جاتا ہو تمہارے دلوں سے موت کی یاد جاتی رہی ہے اور جھوٹی اُمیدیں تمہارے اندر موجود ہیں۔ آخرت سے زیادہ دنیا تم پر چھائی ہوئی ہے اور وہ عقبیٰ سے زیادہ تمہیں اپنی طرف کھینچتی ہے۔

## دینی بھائی:

تم دین خدا کے سلسلہ میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو، لیکن بدنیتی اور بدظنی نے تم میں تفرقہ ڈال دیا ہے، نہ تم ایک دوسرے کا بوجھ بٹاتے ہو، نہ باہم پند و نصیحت کرتے ہو، نہ ایک دوسرے پر کچھ خرچ کرتے ہو اور نہ تمہیں ایک دوسرے کی چاہت ہے۔

## تھوڑی دنیا کثیر آخرت:

تھوڑی سی دنیا پا کر خوش ہونے لگتے ہو اور آخرت کے بیشتر حصہ سے بھی محرومی تمہیں غمزدہ نہیں کرتی۔ ذرا سی دنیا کا تمہارے ہاتھوں سے نکلنا تمہیں بے چین کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ بے چینی تمہارے چہروں سے ظاہر ہونے لگتی ہے اور کھوئی ہوئی چیز پر تمہاری بے صبریوں سے آشکارا ہو جاتی ہے گویا یہ دنیا تمہارا مستقل مقام ہے اور دنیا کا ساز و برگ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تم میں سے کسی کو بھی اپنے کسی بھائی کا ایسا عیب اچھالنے سے کہ جس کے ظاہر ہونے سے ڈرتا ہے۔ صرف یہ امر مانع ہوتا ہے کہ وہ بھی اس کا ویسا ہی عیب کھول کر اس کے سامنے رکھ دے گا۔ تم نے آخرت کو ٹھکرانے اور دنیا کو چاہنے پر سمجھوتہ کر رکھا ہے۔ تو لوگوں کا دین تو یہ رہ گیا ہے کہ جیسے ایک دفعہ زبان سے چاٹ لیا جائے یعنی صرف زبانی اقرار اور تم تو اس شخص کی طرح مطمئن ہو چکے ہو کہ جو اپنے کام دھندوں سے فارغ ہو گیا ہو اور اپنے مالک کی رضامندی حاصل کر لی ہو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 102:

و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ ذَكَرَ فِيها مَلَكَ الْمَوْتِ وَ تَوَفِّيَةُ الانفُسَ

هَلْ تُحِسُّ بِهِ إِذَا دَخَلَ مَنْزِلاً أَمْ هَلْ تَراهُ إِذا تَوَفَّى أَحَداً؟ بَلْ كَيْفَ يَتَوَفَّى الْجَنِينَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ؟ أَيَلِجُ عَلَيْهِ مِنْ بَعْضِ جَوارِحِها؟ أَمِ الرُّوحُ أَجابَتْهُ بِإِذْنِ رَبِّها؟ أَمْ هُوَ ساكِنٌ مَعَهُ فِي أَحْشائِها كَيْفَ يَصِفُ إِلٰهَهُ مَنْ يَعْجَزُ عَنْ صِفَةِ مَخْلُوقٍ مِثْلِهِ؟!

☆☆☆

## خطبہ نمبر 102:

# ملک الموت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملک الموت کے قبضِ روح اور مخلوقات کے توصیف الٰہی سے عاجزی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

کیا جس وقت ملک الموت گھر میں داخل ہوتے ہیں تمہیں کوئی احساس ہوتا ہے اور کیا انہیں روح قبض کرتے ہوئے تم نے کبھی دیکھا ہے؟ بھلا وہ شکم مادر میں بچہ کو کس طرح مارتے ہیں۔؟ کیا کسی طرف سے اندر داخل ہو جاتے ہیں یا روح ہی ان کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی نکل آتی ہے یا پہلے سے بچہ کے پہلو میں رہتے ہیں۔ سوچو! کہ جو شخص ایک مخلوق کے کمالات کو نہ سمجھ سکتا ہو وہ خالق کے اوصاف کو کیا بیان کر سکے گا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 103:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ و فيها مواعظ للناس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْواصِلِ الْحَمْدَ بِالنِّعَمِ، وَ النِّعَمَ بِالشُّكْرِ، نَحْمَدُهُ عَلىٰ آلائِهِ، كَما نَحْمَدُهُ عَلىٰ بَلَائِهِ، وَ نَسْتَعِينُهُ عَلىٰ هٰذِهِ النُّفُوسِ الْبِطاءِ عَمّا اُمِرَتْ بِهِ، السِّرَاعِ إِلَى ما نُهِيَتْ عَنْهُ، وَ نَسْتَغْفِرُهُ مِمّا اَحاطَ بِهِ عِلْمُهُ، وَ اَحْصاهُ كِتابُهُ، عِلْمٌ غَيْرُ قاصِرٍ، وَ كِتابٌ غَيْرُ مُغادِرٍ، وَ نُؤْمِنُ بِهِ إِيمانَ مَنْ عَايَنَ الْغُيُوبَ، وَ وَقَفَ عَلَى الْمَوْعُودِ، إِيمَانا نَفَى إِخْلَاصُهُ الشِّرْكَ، وَ يَقِينُهُ الشَّكَّ، وَ نَشْهَدُ اَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَ اَنَّ مُحَمَّدا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِه عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، شَهادَتَيْنِ تُصْعِدانِ الْقَوْلَ، وَ تَرْفَعانِ الْعَمَلَ، لا يَخِفُّ مِيزانٌ تُوضَعانِ فِيهِ، وَ لا يَثْقُلُ مِيزانٌ تُرْفَعانِ مِنْهُ.

اُوصِيكُمْ عِبادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّتِي هِيَ الزّادُ، وَ بِها الْمَعاذُ، زادٌ مُبْلِغٌ، وَ مَعاذٌ مُنْجِحٌ، دَعا إِلَيْها اَسْمَعُ دَاعٍ، وَ وَعاها خَيْرُ واعٍ، فَاَسْمَعَ دَاعِيها، وَ فازَ واعِيها.

عِبادَ اللّٰهِ إِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ حَمَتْ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ مَحارِمَهُ، وَ اَلْزَمَتْ قُلُوبَهُمْ مَخافَتَهُ حَتّىٰ اَسْهَرَتْ لَيالِيَهُمْ، وَ اَظْمَاَتْ هَواجِرَهُمْ، فَاَخَذُوا الرّاحَةَ بِالنَّصَبِ، وَ الرِّيَّ بِالظَّمَاِ، وَ اسْتَقْرَبُوا الْاَجَلَ، فَبادَرُوا الْعَمَلَ، وَ كَذَّبُوا الْاَمَلَ، فَلَاحَظُوا الْاَجَلَ.

ثُمَّ إِنَّ الدُّنْيا دارُ فَناءٍ وَ عَناءٍ، وَ غِيَرٍ وَ عِبَرٍ، فَمِنَ الْفَناءِ اَنَّ الدَّهْرَ مُوتِرٌ قَوْسَهُ، لا تُخْطِئُ سِهامُهُ، وَ لا

تُؤْسَى جِرَاحُهُ، يَرْمِى الْحَيَّ بِالْمَوْتِ، وَ الصَّحِيحَ بِالسَّقَمِ وَ النَّاجِىَ بِالْعَطَبِ، آكِلٌ لَا يَشْبَعُ، وَ شَارِبٌ لَا يَنْقَعُ، وَ مِنَ الْعَنَاءِ أَنَّ الْمَرْءَ يَجْمَعُ ما لا يَأْكُلُ، وَ يَبْنِى مَا لَا يَسْكُنُ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى لَا مَالاً حَمَلَ، وَ لَا بِنَاءً نَقَلَ.

وَ مِنْ غِيَرِهَا أَنَّكَ تَرَى الْمَرْحُومَ مَغْبُوطاً، وَ الْمَغْبُوطَ مَرْحُوماً، لَيْسَ ذٰلِكَ إِلَّا نَعِيماً زَلَّ، وَ بُؤْساً نَزَلَ.
وَ مِنْ عِبَرِهَا أَنَّ الْمَرْءَ يُشْرِفُ عَلَى أَمَلِهِ، فَيَقْتَطِعُهُ حُضُورُ أَجَلِهِ، فَلَا أَمَلٌ يُدْرَكُ، وَ لَا مُؤَمَّلٌ يُتْرَكُ، فَسُبْحَانَ اللّٰهِ مَا أَعَزَّ سُرُورَهَا، وَ أَظْمَأَ رِيَّهَا، وَ أَضْحَى فَيْئَهَا، لَا جَاءٍ يُرَدُّ، وَ لَا مَاضٍ يَرْتَدُّ، فَسُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا أَقْرَبَ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ لِلَحَاقِهِ بِهِ، وَ أَبْعَدَ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ لِانْقِطَاعِهِ عَنْهُ.

إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بِشَرٍّ مِنَ الشَّرِّ إِلَّا عِقَابُهُ، وَ لَيْسَ شَيْءٌ بِخَيْرٍ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا ثَوَابُهُ، وَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا سَمَاعُهُ أَعْظَمُ مِنْ عِيَانِهِ، وَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْآخِرَةِ عِيَانُهُ أَعْظَمُ مِنْ سَمَاعِهِ، فَلْيَكْفِكُمْ مِنَ الْعِيَانِ السَّمَاعُ، وَ مِنَ الْغَيْبِ الْخَبَرُ، وَ اعْلَمُوا أَنَّ مَا نَقَصَ مِنَ الدُّنْيَا وَ زَادَ فِي الْآخِرَةِ خَيْرٌ مِمَّا نَقَصَ مِنَ الْآخِرَةِ وَ زَادَ فِي الدُّنْيَا، فَكَمْ مِنْ مَنْقُوصٍ رَابِحٍ، وَ مَزِيدٍ خَاسِرٍ.

إِنَّ الَّذِى أُمِرْتُمْ بِهِ أَوْسَعُ مِنَ الَّذِى نُهِيتُمْ عَنْهُ، وَ مَا أُحِلَّ لَكُمْ أَكْثَرُ مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ، فَذَرُوا مَا قَلَّ لِمَا كَثُرَ، وَ مَا ضَاقَ لِمَا اتَّسَعَ، قَدْ تَكَفَّلَ لَكُمْ بِالرِّزْقِ، وَ أُمِرْتُمْ بِالْعَمَلِ، فَلَا يَكُونَنَّ الْمَضْمُونُ لَكُمْ طَلَبُهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنَ الْمَفْرُوضِ عَلَيْكُمْ عَمَلُهُ، مَعَ أَنَّهُ وَ اللّٰهِ لَقَدِ اعْتَرَضَ الشَّكُّ وَ دَخِلَ الْيَقِينُ، حَتَّى كَأَنَّ الَّذِى ضُمِنَ لَكُمْ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَ كَأَنَّ الَّذِى فُرِضَ عَلَيْكُمْ قَدْ وُضِعَ عَنْكُمْ، فَبَادِرُوا الْعَمَلَ، وَ خَافُوا بَغْتَةَ الْأَجَلِ، فَإِنَّهُ لَا يُرْجَى مِنْ رَجْعَةِ الْعُمُرِ مَا يُرْجَى مِنْ رَجْعَةِ الرِّزْقِ.
مَا فَاتَ الْيَوْمَ مِنَ الرِّزْقِ رُجِيَ غَداً زِيَادَتُهُ، وَ مَا فَاتَ أَمْسِ مِنَ الْعُمُرِ لَمْ يُرْجَ الْيَوْمَ رَجْعَتُهُ، الرَّجَاءُ مَعَ الْجَائِى، وَ الْيَأْسُ مَعَ الْمَاضِى، فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ، وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 103:

## لوگوں کو وعظ و نصیحت...... خشیت الٰہی

### آزمائش و نعمت:

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے حمد کو نعمت سے اور نعمت کو شکر سے پیوستہ کر دیا، ہم اس کی نعمتوں پر اسی طرح اس کی حمد کرتے ہیں جس طرح اس کی آزمائش پر اور ہم اس سے مدد چاہتے ہیں ان نفوس کا اہل و ست پر کہ جو عبادت و بندگی پر

مامور ہیں اور جن چیزوں سے انہیں روکا گیا ہے نافرمانی اور معصیت سے ان کی طرف تیزی سے قدم بڑھاتے ہیں ہم ان گناہوں سے آمرزش طلب کرتے ہیں جن پر اس کا علم محیط ہے اور اس کی کتاب (لوح محفوظ) جنہیں ثبت کر چکی ہے' وہ علم (خدا) کے قاصر و کوتاہ (برصغیر و کبیرہ) کو اور وہ کتاب کہ جس نے کچھ بھی لکھنے سے چھوڑا نہیں اور اس پر ہمارا ایمان اس شخص کی طرح ہے جس نے پنہاں (سکرات وسختی مرگ' سوال قبر وحساب و دادرسی قیامت وغیرہ) کو آشکار دیکھ لیا ہو اور موعودہ چیز سے مثلاً بہشت جاودان نیک کرداروں اور دائمی جلتی آگ گناہ گاروں کے لیے) آگاہ ہو (ہم وہ) ایمان رکھنے والے ہیں کہ جو شرک کو زائل کر چکا ہے' اور جس کا شک یقین سے بدل چکا ہے۔

## دو گواہیاں:

ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور فرستادے ہیں' اور یہ دو گواہیاں (از روئے صمیم قلب وخلوص نیت) گفتار نیکو اور کردار پسندیدہ کو اوج ورفعت دینے والی ہیں ترازو کے جس پلڑے میں یہ دو گواہیاں رکھ دی جائیں وہ سبک نہیں ہوسکتا' اور جس سے یہ دونوں اٹھالی جائیں وہ بھاری نہیں ہوسکتا۔

## توشہ آخرت:

بندگان خدا! میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ یہی زاد معاد (توشۂ سفر آخرت) ہے اور عذاب الٰہی سے پناہ ہے۔ وہ توشہ کہ دارندہ کو منزل پر پہنچا دیتا ہے ایسی پناہ کہ سختی اور مصیبت سے رہا کر دیتی ہے! شنواترین داعی (رسول اکرم) نے اسی کی طرف دعوت دی اور بہترین ادراک کرنے والے نے اس کا درک کیا (اس پر عمل کیا) پس اس کی دعوت دینے والے نے سب کچھ سنا دیا اور اس کا یاد رکھنے والا کامیاب ہو گیا۔

## برائی سے روکنے والا:

بندگان خدا! خوف خدا نے خدا کے دوستوں کو کار حرام سے باز رکھا ہے اور یہی خوف وتقویٰ ہے جس نے ان کے دلوں کو شان قرار عطا فرمائی' یہاں تک کہ انہیں راتوں کو نماز کے لیے بیدار رکھا' اور شدت گرمی میں دنوں کو برائے روزہ پیاسا رکھا۔ پس انہوں نے آخرت کی آسائش کو رنج (دنیا) سے اور اس دن کی سیرابی کو آج کی تشنگی سے بدل لیا' انہوں نے موت کو قریب سمجھا اور عمل کی طرف پیشقدمی کی انہوں نے دنیا کی امید کو جھٹلایا اور گویا موت کا نظارہ کر لیا۔

## فانی گھر:

بلاشبہ دنیا فنا کا گھر ہے' تکلیف کا گھر ہے' انقلاب اور عبرت کا گھر ہے۔ فنا و نیستی کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زمانے نے (نابود کرنے کے لیے) اپنے تیر کو چلہ' کمان میں رکھ لیا' اس کا تیر کبھی خطا نہیں جاتا اس کا زخم کبھی مداوا پذیر نہیں ہوتا' یہ ہر زندہ پر موت کا ہر تندرست پر بیماری کا' ہر رستقار پر ہلاکت اور بربادی کا تیر چلاتا ہے' یہ وہ کھانے والا ہے کہ کبھی سیر

نہیں ہوتا وہ پینے والا ہے کہ جس کی پیاس ختم نہیں ہوتی اور اس کے اسباب سختی و رنج میں سے یہ بھی ہے کہ انسان جو کچھ جمع کرتا ہے اسے کھا نہیں پاتا جو (شاندار عمارتیں) بناتا ہے اس میں رہ نہیں پایا اور جب (مر کر) خدا کی طرف جاتا ہے تو نہ مال و دولت ساتھ لے جاتا ہے نہ قصر و محل۔

## حالات کا تغیر:

اس کے (دنیا کے) تغیر حالات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ جس آدمی پر (فقر و پریشانی کے باعث رحم کیا جاتا تھا (اب دولت و ثروت اور تونگری کے باعث) اس پر رحم کیا جاتا ہے اور یہ اس کا نتیجہ ہے کہ وہ نعمتوں سے محروم ہو گیا اور مصائب کا شکار بن گیا۔ اور دنیا کی عبرتوں میں سے یہ بھی ہے کہ انسان جب اپنی امیدوں اور آرزوؤں سے قریب پہنچ جاتا ہے تو موت اس کا رشتہ زندگی قطع کر دیتی ہے' اور اب نہ کوئی آرزو حاصل ہو سکتی ہے' نہ صاحب آرزو (پنجہ) مرگ سے بچ سکتا ہے۔ سبحان اللہ! اس دنیا کی مسرت کتنی پر فریب اور اس کی سیرابی کس قدر سبب تشنگی آخرت میں ہے اور اس کا سایہ کیسا گرمی دوزخ کا موجب ہے' نہ آنے والی چیز موت روکی جا سکتی ہے اور نہ گئی چیز واپس مل سکتی ہے۔

## زندہ اور مردہ..... قرب و بعد:

سبحان اللہ! زندہ مردہ سے کس قدر قریب ہے اس سے مل جانے کے لیے' اور مردہ زندہ سے کس قدر دور ہے اس سے کبھی نہ مل سکنے کے لیے (دنیا میں) بدی میں عذاب خداوندی سے بدتر کوئی چیز نہیں' اور اچھائیوں میں ثواب الٰہی سے زیادہ بہتر کوئی اچھائی نہیں۔ دنیا کی ہر چیز کا سننا' اس کے دیکھنے سے زیادہ اچھا ہے اور آخرت کی ہر چیز کا دیکھنا اس کے سننے سے کہیں بہتر ہے۔ لیکن تمہارے لیے غیب و پنہاں کی خبریں معلوم کرنا ہی کافی ہے۔

## دنیا میں قلیل آخرت میں کثیر:

یاد رکھو! جسے دنیا میں کم ملے گا وہ آخرت میں زیادہ پائے گا اور یہ اس سے بہتر ہے کہ آخرت میں کم ملے' اور دنیا میں زیادہ۔ پس بہت سی کم چیزیں مفید ہیں اور بہت سی زیادہ چیزیں ہیں نقصان رساں جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے وہ فراخ تر اور آسان تر ہیں' ان چیزوں سے کہ جن سے روکا گیا اور منع کیا گیا ہے اور وہ چیزیں کہ تم پر حلال کی گئیں' زیادہ ہیں ان چیزوں سے کہ حرام قرار دی گئیں لہٰذا تھوڑے کو بہت کی خاطر چھوڑ دو' اور دشوار کو آسان کے مقابلہ میں ترک کر دو۔

## ضمانت رزق:

تمہاری روزی کی ضمانت خدا کی طرف سے دی جا چکی ہے اور عمل صالح پر تم مامور کیے گئے ہو' پس کہیں ایسا نہ ہو کہ جس روزی کی تمہارے لیے ضمانت دی جا چکی ہے اس کی طلب تمہیں اس سے غافل کر دے جو تم پر واجب کیا گیا ہے (لیکن خدا کی قسم میں دیکھتا ہوں) کہ شک و تردید نے تمہارے عقاید اور دین میں جگہ کر لی اور تمہارا الیقین متزلزل ہو گیا' گویا جس کی روزی

تمہارے لیے ضمانت دی جا چکی تھی وہ تو واجب ہو گیا اور جو عمل صالح تم پر واجب کیا گیا تھا وہ ساقط ہو گیا' پس عمل کی طرف جلدی کرو۔ اور ناگہانی موت سے ڈرو کیونکہ بازگشت عمر کی ایسی امید نہیں جیسی بازگشت رزق کی امید کی جا سکتی ہے' آج اگر روزی کا کچھ حصہ کم ہو گیا تو کل اس میں اضافہ ہو سکتا ہے' اور کل گزشتہ جتنی عمر جا چکی ہے' آج وہ واپس نہیں آ سکتی' آئندہ روزی کی امیدوار ہے اور گزشتہ عمر سے ناامیدی ہی بہتر ہے لہٰذا خدا کہتا ہے عذاب الٰہی سے ڈرو' اور پرہیز گار بنو' ایسی پرہیز گاری جو اس کے لیے سزاوار ہے اور نہ مرو۔ مگر مسلمان بن کر۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 104:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ وفيها ينصح اصحابه:

اَرْسَلَهُ دَاعِيا إِلَى الْحَقِّ، وَ شَاهِدا عَلَى الْخَلْقِ، فَبَلَّغَ رِسالاتِ رَبِّهِ غَيْرَ وانٍ وَ لا مُقَصِّرٍ، وَ جاهَدَ فِي اللّٰهِ اَعْداءَهُ غَيْرَ واهِنٍ وَ لا مُعَذِّرٍ، إِمامُ مَنِ اتَّقى وَ بَصَرُ مَنِ اهْتَدَى.

### مِنْها:

وَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ مِمَّا طُوِيَ عَنْكُمْ غَيْبُهُ إِذَنْ لَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُداتِ، تَبْكُونَ عَلى اَعْمالِكُمْ، وَ تَلْتَدِمُونَ عَلى اَنْفُسِكُمْ، وَ لَتَرَكْتُمْ اَمْوالَكُمْ لا حارِسَ لَها، وَ لا خالِفَ عَلَيْها، وَ لَهَمَّتْ كُلَّ امْرِءٍ مِنْكُمْ نَفْسُهُ، لا يَلْتَفِتُ إِلى غَيْرِها، وَ لكِنَّكُمْ نَسِيتُمْ ما ذُكِّرْتُمْ، وَ اَمِنْتُمْ مَا حُذِّرْتُمْ، فَتاهَ عَنْكُمْ رَاْيُكُمْ وَ تَشَتَّتَ عَلَيْكُمْ اَمْرُكُمْ.

لَوَدِدْتُ اَنَّ اللّٰهَ فَرَّقَ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ، وَ اَلْحَقَنِي بِمَنْ هُوَ اَحَقُّ بِي مِنْكُمْ، قَوْمٌ وَ اللّٰهِ مَيامِينُ الرَّاْيِ، مَراجِيحُ الْحِلْمِ، مَقاوِيلُ بِالْحَقِّ، مَتارِيكُ لِلْبَغْيِ، مَضَوْا قُدُما عَلَى الطَّرِيقَةِ، وَ اَوْجَفُوا عَلَى الْمَحَجَّةِ، فَظَفِرُوا بِالْعُقْبَى الدَّائِمَةِ، وَ الْكَرامَةِ الْبارِدَةِ.

اَما وَ اللّٰهِ لَيُسَلَّطَنَّ عَلَيْكُمْ غُلامُ ثَقِيفٍ الذَّيّالُ الْمَيّالُ، يَاْكُلُ خَضِرَتَكُمْ، وَ يُذِيبُ شَحْمَتَكُمْ، إِيهٍ اَبا وَذَحَةَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 104:

# نصیحت و موعظت

### آنکھوں کی بصارت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:
لوگو! اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کی طرف بلانے والا اور مخلوق کی گواہی دینے والا بنا کر بھیجا۔ چنانچہ آپ نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کو پہنچایا۔ نہ اس میں کچھ سستی کی نہ کوتاہی اور اللہ کی راہ میں اس کے دشمنوں سے جہاد کیا۔ جس میں نہ کمزوری دکھائی، نہ حیلے بہانے کئے، وہ پرہیزگاروں کے امام اور ہدایت پانے والے کی آنکھوں کے لیے بصارت ہیں۔

### بداعمالیوں پر رونے والے:

جو چیزیں تم سے پردہ غیب میں لپیٹ دی گئی ہیں۔ اگر تم بھی انہیں جان لیتے جس طرح میں جانتا ہوں تو بلاشبہ تم اپنی بداعمالیوں پر روتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا ماتم کرتے ہوئے اور اپنے مال ومتاع کو بغیر کسی نگہبان اور بغیر کسی نگہداشت کرنے والے کے یونہی چھوڑ چھاڑ کر کھلے میدان میں نکل پڑتے، اور ہر شخص کو اپنے ہی نفس کی پڑی ہوتی۔ کسی اور کی طرف متوجہ ہی نہ ہوتا۔ لیکن جو تمہیں یاد دلایا گیا تھا اسے تم بھول گئے اور جن چیزوں سے تمہیں ڈرایا گیا تھا اُن سے تم نڈر ہو گئے۔ اس طرح تمہارے خیالات بھٹک گئے اور تمہارے سارے امور درہم برہم ہو گئے۔

### ٹھوس عقل والے:

میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دے، اور مجھے ان لوگوں سے ملا دے جو تم سے زیادہ میرے حقدار ہیں۔ خدا کی قسم! وہ ایسے لوگ ہیں جن کے خیالات مبارک اور عقلیں ٹھوس تھیں۔ وہ کھل کر حق بات کہنے والے اور سرکشی و بغاوت کو چھوڑنے والے تھے وہ قدم آگے بڑھا کر اللہ کی راہ پر ہو لیے اور سیدھی راہ پر بے کھٹکے دوڑے چلے گئے۔ چنانچہ انہوں نے ہمیشہ رہنے والی آخرت اور عمدہ و پاکیزہ نعمتوں کو پا لیا۔

### پیشن گوئی:

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم پر بنی ثقیف کا ایک لڑکا تسلط پائے گا وہ دراز قد ہوگا اور بل کھا کر چلے گا۔ وہ تمہارے تمام سبزہ زاروں کو چر جائے گا اور تمہاری چربی تک پگھلا دے گا۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 105:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ فِي الاُستسقاء:

اللّٰهُمَّ قَدِ انْصَاحَتْ جِبالُنَا، وَ اغْبَرَّتْ اَرْضُنَا، وَ هامَتْ دَوابُّنا، وَ تَحَيَّرَتْ فِي مَرَابِضِها، وَ عَجَّتْ عَجِيجَ الثَّكالَى عَلَى اَوْلادِها، وَ مَلَّتِ التَّرَدُّدَ فِي مَراتِعِها، وَ الْحَنِينَ اِلى مَوارِدِها.

اللّٰهُمَّ فَارْحَمْ اَنِينَ الْآنَّةِ، وَ حَنِينَ الْحَانَّةِ.

اللّٰهُمَّ فَارْحَمْ حَيْرَتَها فِي مَذاهِبِها، وَ اَنِينَها فِي مَوَالِجِها.

اللّٰهُمَّ خَرَجْنا اِلَيْكَ حِينَ اعْتَكَرَتْ عَلَيْنا حَدابِيرُ السِّنِينَ، وَ اَخْلَفَتْنا مَخايِلُ الْجُودِ، فَكُنْتَ الرَّجَآ لِلْمُبْتَئِسِ، وَ الْبَلاغَ لِلْمُلْتَمِسِ، نَدْعُوكَ حِينَ قَنِطَ الْاَنامُ، وَ مُنِعَ الْغَمامُ، وَ هَلَكَ السَّوامُ، اَلَّا تُؤاخِذَنا بِاَعْمالِنا، وَ لا تَأْخُذَنا بِذُنُوبِنا، وَ انْشُرْ عَلَيْنا رَحْمَتَكَ بِالسَّحابِ الْمُنْبَعِقِ، وَ الرَّبِيعِ الْمُغْدِقِ، وَ النَّباتِ الْمُونِقِ، سَحًّا وَابِلاً، تُحْيِي بِهِ ما قَدْ ماتَ، وَ تَرُدُّ بِهِ ما قَدْ فاتَ.

اللّٰهُمَّ سُقْيا مِنْكَ، مُحْيِيَةً، مُرْوِيَةً، تَامَّةً، عَامَّةً، طَيِّبَةً، مُبارَكَةً، هَنِيئَةً، مَرِيئَةً مَرِيعَةً، زاكِيا نَبْتُها، ثامِرا فَرْعُها، نَاضِرا وَرَقُها، تُنْعِشُ بِهَا الضَّعِيفَ مِنْ عِبادِكَ، وَ تُحْيِي بِهَا الْمَيِّتَ مِنْ بِلادِكَ.

اللّٰهُمَّ سُقْيا مِنْكَ تُعْشِبُ بِهَا نِجَادُنَا، وَ تَجْرِى بِها وِهَادُنَا، وَ يُخْصِبُ بِها جَنابُنا، وَ تُقْبِلُ بِها ثِمارُنا، وَ تَعِيشُ بِها مَواشِينا، وَ تَنْدَى بِها اَقاصِينا، وَ تَسْتَعِينُ بِها ضَواحِينا، مِنْ بَرَكاتِكَ الْواسِعَةِ، وَ عَطاياكَ الْجَزِيلَةِ عَلَى بَرِيَّتِكَ الْمُرْمِلَةِ، وَ وَحْشِكَ الْمُهْمَلَةِ.

وَ اَنْزِلْ عَلَيْنا سَماءً مُخْضِلَةً، مِدْرارا هاطِلَةً، يُدافِعُ الْوَدْقُ مِنْهَا الْوَدْقَ، وَ يَحْفِزُ الْقَطْرُ مِنْهَا الْقَطْرَ، غَيْرَ خُلَّبٍ بَرْقُها، وَ لا جَهامٍ عَارِضُها، وَ لا قَزَعٍ رَبابُها، وَ لا شَفّانٍ ذِهابُها، حَتّى يُخْصِبَ لِاِمْرَاعِهَا الْمُجْدِبُونَ، وَ يَحْيا بِبَرَكَتِها الْمُسْنِتُونَ، فَاِنَّكَ تُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ ما قَنَطُوا، وَ تَنْشُرُ رَحْمَتَكَ، وَ اَنْتَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ. تَفْسِيرُ ما فِي هٰذِهِ الْخُطْبَةِ مِنَ الْغَرِيبِ:

☆☆☆

## خطبہ نمبر 105:

# طلب بارش کی دعا

### عاجزی وانکساری:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بارش طلب کرتے ہوئے عرض کیا:
خدایا! ہمارے پہاڑوں کا سبزہ خشک ہو گیا ہے اور ہماری زمین پر خاک اُڑ رہی ہے۔ ہمارے جانور پیاسے ہیں اور اپنی منزل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور اپنے بچوں کے حق میں اس طرح فریادی ہیں جیسے زن پسر مُردہ۔ سب چراگاہوں کی طرف پھیرے لگانے اور تالابوں کی طرف والہانہ طور پر دوڑنے سے عاجز آ گئے ہیں۔

### رحم وکرم:

خدایا! اب ان کی فریادی بکریوں اور اشتیاق آمیز پکارنے والی اونٹنیوں پر رحم فرما۔ خدایا! ان کی راہوں میں پریشانی اور منزلوں پر چیخ وپکار پر رحم فرما۔ خدایا! ہم اس وقت گھر سے نکل کر آئے ہیں جب قحط سالی کے مارے ہوئے لاغر اونٹ ہماری طرف پلٹ پڑے ہیں اور جن سے کرم کی امید تھی وہ بادل آ آ کر چلے گئے ہیں۔

### درد کے ماروں کا آسرا:

اب درد کے ماروں کا تو ہی آسرا ہے اور التجا کرنے والوں کا تو ہی سہارا ہے۔ ہم اُس وقت دعا کر رہے ہیں جب لوگ مایوس ہو چکے ہیں۔ بادلوں کے خیر کو روک دیا گیا ہے اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں تو خدایا ہمارے اعمال کی بنا پر ہمارا مواخذہ نہ کرنا۔

### گناہوں کی گرفت اور رحمت کی وسعت:

اور ہمیں ہمارے گناہوں کی گرفت میں مت لے لینا۔ اپنے دامن رحمت کو ہمارے اوپر پھیلا دے برسنے والے بادل' موسلا دھار برسات اور حسین سبزہ کے ذریعہ۔ ایسی برسات جس سے مردہ زمینیں زندہ ہو جائیں اور گئی ہوئی بہار واپس آ جائے۔ خدایا! ایسی سیرابی عطا فرما جو زندہ کرنے والی' سیراب بنانے والی۔ کامل وشامل۔ پاکیزہ ومبارک' خوشگوار وشاداب ہو جس کی برکت سے نباتات پھلنے پھولنے لگیں۔ شاخیں بار آور ہو جائیں۔ پتے ہرے ہو جائیں۔ کمزور بندوں کو اٹھنے کا سہارا مل جائے۔ مردہ زمینوں کو زندگی عطا ہو جائے۔ خدایا! ایسی سیرابی عطا فرما جس سے ٹیلے سبزہ پوش ہو جائیں۔ نہریں جاری ہو جائیں۔ آس پاس کے علاقے شاداب ہو جائیں۔ پھل نکلنے لگیں۔ جانور جی اٹھیں۔ دور دراز کے علاقے بھی تر ہو جائیں اور کھلے میدان بھی تیری اس وسیع برکت اور عظیم عطا سے مستفیض ہو جائیں جو تیری تباہ حال مخلوق اور آوارہ گرد

جانوروں پر ہے۔ ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو پانی سے شرابور کر دینے والی۔ موسلا دھار۔ مسلسل برسنے والی ہو جس میں قطرات' قطرات کو دھکیل رہے ہوں اور بوندیں' بوندوں کو تیزی سے آگے بڑھا رہی ہوں۔ نہ اس کی بجلی دھوکہ دینے والی ہو اور نہ اس کے بادل پانی سے خالی ہوں۔ نہ اس کی سرسبزیوں سے خوشحال ہو جائیں اور خشک سالی کے شکار اس کی برکت سے جی اٹھیں۔ اس لئے کہ تو ہی مایوسی کے بعد پانی برسانے والا اور دامان رحمت کا پھیلانے والا ہے اور تو ہی قابل حمد و ستائش' سرپرست و مددگار ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 106:

# و من کلام له عَلَيْهِ السَّلامُ

فَلا اَمْوالَ بَذَلْتُمُوها لِلَّذِیْ رَزَقَها، وَ لا اَنْفُسَ خاطَرْتُم بِها لِلَّذِی خَلَقَها، تَكْرُمُونَ بِاللّٰهِ عَلٰی عِبادِهٖ، وَ لا تُكْرِمُونَ اللّٰهَ فِیْ عِبادِهٖ، فاعْتَبِرُوا بِنُزُولِكُمْ مَنازِلَ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ، وَ انْقِطاعِكُمْ عَنْ اَوْصَلِ اِخْوانِكُمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 106:

# بخل و خوف مرگ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم حد درجہ بخیل و مسک ہو اتم نے اپنے اموال کو ان لوگوں پر جن کی ان میں روزی تھی صرف نہیں کیا (فقرا ضعفا پر احسان نہیں کیا) اور اپنی زندگی کو جان آفرین کے لیے خطرہ میں نہیں ڈالا (اپنے آپ کو میدان جہاد میں حاضر نہیں کیا) دین الٰہی کے سبب اس کے بندوں کے درمیان تو معزز بن گئے لیکن خدا کو اس کے بندوں کے درمیان قابل احترام نہ بتایا' (اس کے احکام و نواہی کی پیروی نہیں کی) اپنے پیش رووں کے مکانوں میں رہنے سے عبرت اور اپنے قریب ترین بھائیوں سے علیحدہ ہو جانے کے خوف سے سبق لو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 107:

## و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ وَ قَدْ جَمَعَ النَاسَ وَ حَضَّهُمْ عَلَى الْجِهادِ فَسَكَتُوا مَلِيا، فَقالَ:

ما بالُكُمْ اَمُخْرَسُونَ اَنْتُمْ؟
فَقَالَ قَوْمٌ مِنْهُمْ:
يا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إنْ سِرْتَ سِرْنا مَعَكَ

### فَقالَ:

ما بالُكُمْ لا سُدِّدْتُمْ لِرُشْدٍ، وَ لا هُدِيتُمْ لِقَصْدٍ، اَفِي مِثْلِ هَذَا يَنْبَغِي لِي اَنْ اَخْرُجَ؟ وَ إنَّما يَخْرُجُ فِي مِثْلِ هذا رَجُلٌ مِمَّنْ اَرْضاهُ مِنْ شُجْعانِكُمْ وَ ذَوِى بَأْسِكُمْ، وَ لا يَنْبَغِي لِي اَنْ اَدَعَ الْجُنْدَ وَ الْمِصْرَ وَ بَيْتَ الْمَالِ وَ جِبايَةَ الْاَرْضِ وَ الْقَضاَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَ النَّظَرَ فِي حُقُوقِ الْمُطالِبِينَ، ثُمَّ اَخْرُجَ فِي كَتِيبَةٍ اَتْبَعُ اُخْرى، اَتَقَلْقَلُ تَقَلْقُلَ الْقِدْحِ فِي الْجَفِيرِ الْفارِغِ، وَ إِنَّمَا اَنَا قُطْبُ الرَّحى تَدُورُ عَلَيَّ وَ اَنَا بِمَكانِي، فَإِذا فارَقْتُهُ اسْتَحارَ مَدارُها، وَ اضْطَرَبَ ثِفالُها.
هذا لَعَمْرُ اللَّهِ الرَّاْىُ السُّوءُ، وَ اللَّهِ لَوْ لا رَجائِي الشَّهادَةَ عِنْدَ لِقائِيَ الْعَدُوَّ وَ لَوْ قَدْ حُمَّ لِي لِقَاؤُهُ لَقَرَّبْتُ رِكابِي، ثُمَّ شَخَصْتُ عَنْكُمْ، فَلا اَطْلُبُكُمْ ما اخْتَلَفَ جَنُوبٌ وَ شَمالٌ طَعّانِينَ عَيّابِينَ حَيّادِينَ رَوّاغِينَ.
إنَّهُ لا غَناَ فِي كَثْرَةِ عَدَدِكُمْ مَعَ قِلَّةِ اجْتِماعِ قُلُوبِكُمْ، لَقَدْ حَمَلْتُكُمْ عَلَى الطَّرِيقِ الْواضِحِ الَّتِي لا يَهْلِكُ عَلَيْها إلاّ هالِكٌ، مَنِ اسْتَقامَ فَإِلَى الْجَنَّةِ، وَ مَنْ زَلَّ فَإِلَى النّارِ۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 107:

### جہاد کی ترغیب

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور انہیں جہاد پر آمادہ کرنا چاہا تو وہ لوگ دیر تک چپ رہے تو آپ نے فرمایا:

''تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا تم گونگے ہو گئے ہو۔؟''

تو ایک گروہ نے کہا:

''اے امیر المومنین! اگر آپ چلیں تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلیں گے۔''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہیں کیا ہو گیا ہے۔؟ تمہیں ہدایت کی توفیق نہ ہو اور نہ سیدھی راہ دیکھنا نصیب ہو۔ کیا ایسے حالات میں میں ہی نکلوں۔ اس وقت تو تمہارے جوانمردوں اور طاقتوروں میں سے جس شخص کو میں پسند کروں اسے جانا چاہئے میرے لیے مناسب نہیں کہ میں لشکر، شہر، بیت المال، زمین کے خراج کی فراہمی، مسلمانوں کے مقدمات کا تصفیہ اور مطالبہ کرنے والوں کے حقوق کی دیکھ بھال چھوڑ دوں اور لشکر لیے ہوئے دوسرے لشکر کے پیچھے نکل کھڑا ہوں۔ اور جس طرح خالی ترکش میں بے پیکاں کا تیر ہلتا جلتا ہے جنبش کھاتا رہوں۔ میں چکی کے اندر کا وہ قطب ہوں کہ جس پر وہ گھومتی ہے جب تک میں اپنی جگہ پر ٹھہرا رہوں اور اگر میں نے اپنا مقام چھوڑ دیا تو اس کے گھومنے کا دائرہ متزلزل ہو جائے گا۔ اور اس کا نیچے والا پتھر بھی بے ٹھکانے ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! یہ بہت برا مشورہ ہے۔ قسم بخدا! اگر دشمن کا مقابلہ کرنے سے مجھے شہادت کی امید نہ ہو جب کہ وہ مقابلہ میرے لئے مقدر ہو چکا ہو تو میں اپنی سواریوں کو سوار ہونے کے لیے قریب کر لیتا اور تمہیں چھوڑ چھاڑ کر نکل جاتا اور جب تک جنوبی و شمالی ہوائیں چلتی رہتیں تمہیں کبھی طلب نہ کرتا۔ تمہارے شمار میں زیادہ ہونے سے کیا فائدہ جب کہ تم ایک دل نہیں ہو پاتے میں نے تمہیں صحیح راستے پر لگایا ہے کہ جس میں ایسا ہی شخص تباہ و برباد ہو گا جو خود اپنے لیے ہلاکت کا سامان کیے بیٹھا ہو اور جو اس راہ پر جما رہے گا وہ جنت کی طرف اور جو پھل جائے گا وہ دوزخ کی جانب بڑھے گا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 108:

### و من کلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ فی الصالحین من اصحابه:

اَنْتُمُ الْاَنْصَارُ عَلَى الْحَقِّ، وَ الْإِخْوَانُ فِي الدِّينِ، وَ الْجُنَنُ يَوْمَ الْبَأْسِ، وَ الْبِطَانَةُ دُونَ النَّاسِ، بِكُمْ اَضْرِبُ الْمُدْبِرَ، وَ اَرْجُو طَاعَةَ الْمُقْبِلِ، فَاَعِينُونِي بِمُنَاصَحَةٍ خَلِيَّةٍ مِنَ الْغِشِّ، سَلِيمَةٍ مِنَ

الرَّيْبِ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 108:

# صالح ساتھی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے نیک کردار ساتھیوں کے بارے میں فرمایا:

تم حق کے سلسلہ میں مددگار اور دین کے معاملہ میں بھائی ہو۔ جنگ کے روز میری سپر اور تمام لوگوں میں میرے رازدا ہو۔ میں تمہارے ہی ذریعہ روگردانی کرنے والوں پر تلوار چلاتا ہوں اور راستہ پر آنے والوں کی اطاعت کی امید رکھتا ہوں لہٰذا خدارا میری مدد کرو اس نصیحت کے ذریعہ جس میں ملاوٹ نہ ہو اور کسی طرح کے شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو کہ خدا کی قسم میں لوگوں کی قیادت کے لئے تمام لوگوں سے اولیٰ اور احق ہوں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 109:

# و من كلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ

تَاللّٰهِ لَقَدْ عُلِّمْتُ تَبْلِيغَ الرِّسَالَاتِ، وَ إِتْمَامَ الْعِدَاتِ، وَ تَمَامَ الْكَلِمَاتِ وَ عِنْدَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَبْوَابُ الْحِكَمِ وَ ضِيَاءُ الْأَمْرِ.

أَلَا وَ إِنَّ شَرَائِعَ الدِّينِ وَاحِدَةٌ، وَ سُبُلَهُ قَاصِدَةٌ، مَنْ أَخَذَ بِهَا لَحِقَ وَ غَنِمَ، وَ مَنْ وَقَفَ عَنْهَا ضَلَّ وَ نَدِمَ.

اعْمَلُوا لِيَوْمٍ تُذْخَرُ لَهُ الذَّخَائِرُ، وَ تُبْلَى فِيهِ السَّرَائِرُ، وَ مَنْ لَا يَنْفَعُهُ حَاضِرُ لُبِّهِ فَعَازِبُهُ عَنْهُ أَعْجَزُ، وَ غَائِبُهُ أَعْوَزُ، وَ اتَّقُوا نَارًا حَرُّهَا شَدِيدٌ وَ قَعْرُهَا بَعِيدٌ، وَ حِلْيَتُهَا حَدِيدٌ، وَ شَرَابُهَا صَدِيدٌ.

أَلَا وَ إِنَّ اللِّسَانَ الصَّالِحَ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْمَرْءِ فِي النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْمَالِ يُورِثُهُ مَنْ لَا يَحْمَدُهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 109:

# نیک نامی اور امر الٰہی

خدا کی قسم! میں پیامات الٰہی کی تبلیغ سے اور خدائی وعدوں کے اہتمام سے اور کلمات (حکمت) کی انتہا سے (خوب) واقف ہوں ہم اہل بیت رسول کے پاس حکمت کے دروازے اور امر الٰہی کی روشنی موجود ہے۔ خبردار! دین کی شریعتیں واحد ہیں اور اس کے راستے سیدھے ہیں' جو اسے پالے گا وہ حق سے جا ملے گا اور فائدہ میں رہے گا اور جو اسے نہ پا سکا' گمراہ ہوگا اور پشیمان ہوگا۔ عمل کرو! اس دن کے لیے جس کے لیے اعمال حسنہ کے ذخیرے جمع کیے جاتے ہیں جب تمام راز فاش ہو کر رہیں گے جس دن عقل و اندیشہ حاضر سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور عقل غائب عاجز اور درماندہ ہوگی۔ اس آگ سے بچنے کی کوشش کرو' جس کی گرمی سخت اور جس کی گہرائی بہت زیادہ ہوگی جس کا زیور لوہا اور جس کا پانی زرد آب ہوگا یاد رہے کہ جسے خدا لوگوں میں نیک نامی عطا فرماتا ہے وہ بہتر (خوش نصیب) ہے اس مال سے جس کا وہ دوسرے کو وارث تو بناتا ہے مگر کوئی اس کی تعریف نہیں کرتا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 110:

و من كلام له عَلَيْهِ السَّلامُ وَ قَدْ قامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحابِهِ فَقالَ :نَهَيْتَنا عَنِ الْحُكُومَةِ ثُمَّ اَمَرْتَنا بِها، فَلَمْنَدْرِ اَىُّ الْاَمْرَيْنِ اَرْشَدُ؟ فَصَفَقَ ع إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى .ثُمَّ قالَ :

هَذا جَزاُ مَنْ تَرَكَ الْعُقْدَةَ، اَما وَ اللّهِ لَوْ اَنّى حِينَ اَمَرْتُكُمْ بِما اَمَرْتُكُمْ بِهِ حَمَلْتُكُمْ عَلَى الْمَكْرُوهِ الَّذِى يَجْعَلُ اللّهُ فِيهِ خَيْرا فَإِنِ اسْتَقَمْتُمْ هَدَيْتُكُمْ، وَ إِنِ اعْوَجَجْتُمْ قَوَّمْتُكُمْ، وَ إِنْ اَبَيْتُمْ تَدارَكْتُكُمْ لَكانَتِ الْوُثْقى ، وَلكِنْ بِمَنْ وَ إِلى مَنْ اُرِيدُ اَنْ اُداوِىَ بِكُمْ وَ اَنْتُمْ دائِى ؟ كَناقِشِ الشَّوْكَةِ بِالشَّوْكَةِ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّ ضَلْعَها مَعَها.

اللّهُمَّ قَدْ مَلَّتْ اَطِبّاُ هَذَا الدَّاِ الدَّوِىِّ، وَ كَلَّتِ النَّزَعَةُ بِاَشْطانِ الرَّكِىِّ، اَيْنَ الْقَوْمُ الَّذِينَ دُعُوا إِلَى الْإِسْلامِ فَقَبِلُوهُ، وَ قَرَؤُا الْقُرْآنَ فَاَحْكَمُوهُ، وَ هِيجُوا إِلَى الْجِهادِ فَوَلِهُوا اللِّقاحِ إِلى اَوْلادِها، وَ سَلَبُوا السُّيُوفَ اَغْمادَها، وَ اَخَذُوا بِاَطْرافِ الْاَرْضِ زَحْفا زَحْفا وَ صَفّا صَفّا؟ بَعْضٌ هَلَكَ وَ بَعْضٌ نَجا، لا يُبَشَّرُونَ بِالْاَحْيا، وَ لا يُعَزَّوْنَ عَنِ الْمَوْتى .

مُرْهُ الْعُيُونِ مِنَ الْبُكاِ، خُمْصُ الْبُطُونِ مِنَ الصِّيامِ، ذُبُلُ الشِّفاهِ مِنَ الدُّعاِ، صُفْرُ الْاَلْوانِ مِنَ السَّهَرِ، عَلَى وُجُوهِهِمْ غَبَرَةُ الْخاشِعِينَ، اُولئِكَ إِخْوانِى الذّاهِبُونَ، فَحَقَّ لَنا اَنْ نَظْمَاَ إِلَيْهِمْ، وَ

نَعَضَّ الْاَیْدِیَ عَلٰی فِرَاقِهِمْ.

اِنَّ الشَّیْطَانَ یُسَنِّیْ لَکُمْ طُرُقَهٗ، وَ یُرِیْدُ اَنْ یَحُلَّ دِیْنَکُمْ عُقْدَةً عُقْدَةً، وَ یُعْطِیَکُمْ بِالْجَمَاعَةِ الْفُرْقَةَ، وَ بِالْفُرْقَةِ الْفِتْنَةَ، فَاصْدِفُوْا عَنْ نَزَغَاتِهٖ وَ نَفَثَاتِهٖ، وَ اقْبَلُوا النَّصِیْحَةَ مِمَّنْ اَهْدَاهَا اِلَیْکُمْ وَ اعْقِلُوْهَا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 110:

# موذی مرض

### کانٹے کا جھکاؤ:

جب لیلۃ الھریر کے بعد آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اُٹھ کر کہا کہ آپ نے پہلے ہمیں حکم بنانے سے روکا اور پھر اسی کا حکم دے دیا تو آخر ان دونوں میں سے کون سی بات صحیح تھی؟ تو آپ نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا:

افسوس یہی اس کی جزا ہوتی ہے جو عہد و پیمان کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ یاد رکھو اگر میں تم کو اس ناگوار امر (جنگ) پر مامور کر دیتا جس میں یقیناً اللہ نے تمہارے لئے خیر رکھا تھا۔ اس طرح کہ تم سیدھے رہتے تو تمہیں ہدایت دیتا اور ٹیڑھے ہو جاتے تو سیدھا کر دیتا اور انکار کرتے تو اس کا علاج کرتا تو یہ انتہائی مستحکم طریقہ کار ہوتا۔ لیکن یہ کام کس کے ذریعہ کرتا اور کس کے بھروسہ پر کرتا؟ میں تمہارے ذریعہ قوم کا علاج کرنا چاہتا تھا لیکن تمہیں تو بیماری ہو۔ یہ تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کانٹے سے کانٹا نکالا جائے جب کہ اس کا جھکاؤ اسی کی طرف ہو۔ خدایا! گواہ رہنا کہ اس موذی مرض کے اطباء عاجز آ چکے ہیں اور اس کنویں سے رسی نکالنے والے تھک چکے ہیں۔

### اولین مسلمان:

کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں اسلام کی دعوت دی گئی تو فوراً قبول کر لی اور انہوں نے قرآن کو پڑھا تو باقاعدہ عمل بھی کیا اور جہاد کے لئے آمادہ کیے گئے تو اس طرح شوق سے آگے بڑھے جس طرح اونٹنی اپنے بچوں کی طرف بڑھتی ہے۔

انہوں نے تلوار کو نیاموں سے نکال لیا اور دستہ دستہ، صف بہ صف آگے بڑھ کر تمام اطراف زمین پر قبضہ کر لیا۔ ان میں بعض چلے گئے اور بعض باقی رہ گئے۔ انہیں نہ زندگی کی بشارت سے دلچسپی تھی اور نہ مُردوں کی تعزیت سے۔ ان کی آنکھیں خوف خدا میں گریہ سے سفید ہو گئی تھیں۔ پیٹ روزوں سے دھنس گئے تھے، ہونٹ دعا کرتے کرتے خشک ہو گئے تھے۔ چہرے شب بیداری سے زرد ہو گئے تھے اور چہروں پر خاکساری کی گرد پڑی ہوئی تھی۔ یہی میرے پہلے والے بھائی تھے جن کے بارے میں ہمارا حق ہے کہ ہم ان کی طرف پیاسوں کی طرح نگاہ کریں اور ان کے فراق میں اپنے ہی ہاتھ کاٹیں۔

## شیطان کی راہیں:

یقیناً شیطان تمہارے لئے اپنی راہوں کو آسان بنا دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک ایک کر کے تمہاری ساری گرہیں کھول دے۔ وہ تمہیں اجتماع کے بجائے افتراق دے کر فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے لہٰذا اس کے خیالات اور اس کی جھاڑ پھونک سے منہ موڑے رہو اور اس شخص کی نصیحت قبول کرو جو تمہیں نصیحت کا تحفہ دے رہا ہے اور اپنے دل میں اس کی گرہ باندھ لو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 111:

و من كلام له قالَهُ لِلْخَوارِجِ، وَ قَدْ خَرَجَ إِلَى مُعَسْكَرِهِمْ وَ هُمْ مُقِيمُونَ عَلَى إِنْكَارِ الْحُكُومَةِ

فَقَالَ عَلَيهِ السَّلام:

اَكُلُّكُمْ شَهِدَ مَعَنا صِفِّينَ؟

فَقَالُوا:

مِنَّا مَنْ شَهِدَ وَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَشْهَدْ.

قَالَ:

فَامْتَازُوا فِرْقَتَيْنِ، فَلْيَكُنْ مَنْ شَهِدَ صِفِّينَ فِرْقَةً، وَ مَنْ لَمْ يَشْهَدْها فِرْقَةً، حَتَّى اُكَلِّمَ كُلًّا مِنْكُمْ بِكَلامِهِ.

وَ نادَى النَّاسَ فَقَالَ:

اَمْسِكُوا عَنِ الْكَلامِ وَ اَنْصِتُوا لِقَوْلِي، وَ اَقْبِلُوا بِاَفْئِدَتِكُمْ إِلَيَّ، فَمَنْ نَشَدْنَاهُ شَهادَةً فَلْيَقُلْ بِعِلْمِهِ فِيها.

ثُمَّ كَلَّمَهُمْ ع بِكَلامٍ طَوِيلٍ مِنْ جُمْلَتِهِ اَنْ قَالَ ع:

اَلَمْ تَقُولُوا عِنْدَ رَفْعِهِمُ الْمَصاحِفَ حِيلَةً وَ غِيلَةً وَ مَكْراً وَ خَدِيعَةً: إِخْوانُنا وَ اَهْلُ دَعْوَتِنا اسْتَقالُونا، وَ اسْتَراحُوا إِلَى كِتَابِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، فَالرَّاْيُ الْقَبُولُ مِنْهُمْ، وَ التَّنْفِيسُ عَنْهُمْ، فَقُلْتُ لَكُمْ: هذا اَمْرٌ ظاهِرُهُ إِيمانٌ وَ باطِنُهُ عُدْوانٌ، وَ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَ آخِرُهُ نَدامَةٌ، فَاَقِيمُوا عَلَى شَأْنِكُمْ، وَ الْزَمُوا طَرِيقَتَكُمْ، وَ عَضُّوا عَلَى الْجِهادِ بَنَواجِذِكُمْ، وَ لا تَلْتَفِتُوا إِلى ناعِقٍ نَعَقَ إِنْ اُجِيبَ اَضَلَّ وَ، إِنْ تُرِكَ ذَلَّ.

وَ قَدْ كانَتْ هٰذِهِ الْفَعْلَةُ، وَ قَدْ رَاَيْتُكُمْ اَعْطَيْتُمُوها، وَ اللَّهِ لَئِنْ اَبَيْتُها ما وَجَبَتْ عَلَيَّ فَرِيضَتُها، وَ لا حَمَّلَنِي اللَّهُ ذَنْبَها، وَ وَاللَّهِ إِنْ جِئْتُها إِنِّي لَلْمُحِقُّ الَّذِي يُتَّبَعُ، وَ إِنَّ الْكِتابَ لَمَعِي ما

فَارَقْتُهُ مُذْ صَحِبْتُهُ، فَلَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ إِنَّ الْقَتْلَ لَيَدُورُ بَيْنَ الْآبَاءِ وَ الْأَبْنَاءِ وَ الْإِخْوَانِ وَ الْقَرَابَاتِ، فَمَا نَزْدَادُ عَلَى كُلِّ مُصِيبَةٍ وَ شِدَّةٍ إِلَّا إِيمَانًا، وَ مُضِيًّا عَلَى الْحَقِّ، وَ تَسْلِيمًا لِلْأَمْرِ، وَ صَبْرًا عَلَى مَضَضِ الْجِرَاحِ.

وَ لَكِنَّا إِنَّمَا أَصْبَحْنَا نُقَاتِلُ إِخْوَانَنَا فِي الْإِسْلَامِ عَلَى مَا دَخَلَ فِيهِ مِنَ الزَّيْغِ وَ الِاعْوِجَاجِ وَ الشُّبْهَةِ وَ التَّأْوِيلِ، فَإِذَا طَمِعْنَا فِي خَصْلَةٍ يَلُمُّ اللّٰهُ بِهَا شَعَثَنَا وَ نَتَدَانَى بِهَا إِلَى الْبَقِيَّةِ فِيمَا بَيْنَنَا، رَغِبْنَا فِيهَا، وَ أَمْسَكْنَا عَمَّا سِوَاهَا.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 111:

# باہمی صلح

### تحکیم:

جب خوارج تحکیم کے نہ ماننے پر اڑ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پڑاؤ کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا:

کیا تم سب کے سب ہمارے ساتھ صفین میں موجود تھے انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کچھ تھے اور کچھ نہیں تھے تو حضرت نے فرمایا کہ پھر تم دو گروہوں میں الگ الگ ہو جاؤ۔ ایک وہ جو صفین میں موجود تھا اور ایک وہ جو وہاں موجود نہ تھا تا کہ میں ہر ایک سے جو گفتگو اس سے مناسب ہو وہ کروں اور لوگوں سے پکار کر کہا کہ بس اب آپس میں بات چیت نہ کرو اور جس سے ہم گواہی طلب کریں وہ اپنے علم کے مطابق جوں کی توں گواہی دے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے ایک طویل گفتگو فرمائی۔

### قول..... تمہارا یا میرا:

تجملہ اس کے یہ فرمایا کہ جب ان لوگوں نے حیلہ دیکر اور جعل وفریب سے قرآن نیزوں پر اٹھائے تھے تو کیا تم نے ہمیں کہا تھا:

وہ ہمارے بھائی بند اور ہمارے ساتھ اسلام کی دعوت قبول کرنے والے ہیں۔ اب چاہتے ہیں کہ ہم جنگ سے ہاتھ اٹھا لیں اور وہ اللہ سبحانہٗ کی کتاب پر سمجھوتہ کے لیے ٹھہر گئے ہیں۔ صحیح رائے یہ ہے کہ ان کی بات مان لی جائے اور ان کی گلو خلاصی کی جائے تو میں نے تم سے کہا تھا کہ اس چیز کے باہر ایمان اور اندر کینہ وعناد ہے۔ اس کی ابتدا شفقت ومہربانی اور

نتیجہ ندامت و پشیمانی ہے۔ لہٰذا تم اپنے رویہ پر ٹھہرے رہو، اپنی راہ پر مضبوطی سے جمے رہو اور جہاد کے لئے اپنے دانتوں کو بھینچ لو اور اس چلانے والے کی طرف دھیان نہ دو کہ اگر اس کی آواز پر لبیک کہی گئی تو یہ گمراہ کرے گا اور اگر اسے یونہی رہنے دیا جائے تو ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔

## حق پرست اور کتاب اللہ کا ساتھی:

لیکن جب تحکیم کی صورت انجام پا گئی تو میں تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم ہی اس پر رضا مندی دینے والے تھے۔ خدا کی قسم! اگر میں نے اس سے انکار کر دیا ہوتا تو مجھ پر اس کا کوئی فریضہ واجب نہ ہوتا اور نہ اللہ مجھ پر اس کے ترک کا گناہ عائد کرتا اور قسم بخدا! اگر میں اس کی طرف بڑھا تو اس صورت میں بھی میں ہی وہ حق پرست ہوں جس کی پیروی کی جانا چاہئے اور کتاب خدا میرے ساتھ ہے اور جب سے میرا اس کا ساتھ ہوا ہے میں اس سے الگ نہیں ہوا۔

## اطاعت دین:

ہم جنگوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور قتل ہونے والے وہی تھے جو ایک دوسرے کے باپ بیٹے بھائی اور رشتہ دار ہوتے تھے، لیکن ہر مصیبت اور سختی میں ہمارا ایمان بڑھتا تھا اور حق کی پیروی اور دین کی اطاعت میں زیادتی ہوتی تھی اور زخموں کی ٹیسوں پر صبر میں اضافہ ہوتا تھا مگر اب ہم کو ان لوگوں سے کہ جو اسلام کی رو سے ہمارے بھائی کہلاتے ہیں جنگ کرنا پڑ گئی ہے' چونکہ ان کی وجہ سے اس میں گمراہی' کجی' شبہات اور غلط ملط تاویلات داخل ہو گئی ہیں تو جب ہمیں کوئی ایسا ذریعہ نظر آئے کہ جس سے ممکن ہے اللہ ہماری پریشانیوں کو دور کر دے اور اس کی وجہ سے ہمارے درمیان جو باقی ماندہ لگاؤ رہ گیا ہے۔ اس کی طرف بڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے قریب ہوں تو ہم اسی کے خواہشمند رہیں گے اور کسی دوسری صورت سے جو اس کے خلاف ہو ہاتھ روک لیں گے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 112:

# و من کلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ اَیُّ امْرِئٍ مِنْكُمْ اَحَسَّ مِنْ نَفْسِهٖ رَبَاطَةَ جَاْشٍ عِنْدَ اللِّقَآءِ، وَ رَاٰى مِنْ اَحَدٍ مِنْ اِخْوَانِهٖ فَشَلًا، فَلْيَذُبَّ عَنْ اَخِيْهِ بِفَضْلِ نَجْدَتِهِ الَّتِیْ فُضِّلَ بِهَا عَلَيْهِ، كَمَا يَذُبُّ عَنْ نَفْسِهٖ، فَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهٗ مِثْلَهٗ.

اِنَّ الْمَوْتَ طَالِبٌ حَثِيْثٌ، لَا يَفُوْتُهُ الْمُقِيْمُ، وَ لَا يُعْجِزُهُ الْهَارِبُ.

إِنَّ أَكْرَمَ الْمَوْتِ الْقَتْلُ، وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ بِيَدِهِ لَأَلْفُ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِيتَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فِي غَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 113:

### و من كلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَثِّ أَصْحَابِهِ عَلَى الْقِتَالِ

فَقَدِّمُوا الدَّارِعَ، وَأَخِّرُوا الْحَاسِرَ، وَعَضُّوا عَلَى الْأَضْرَاسِ فَإِنَّهُ أَنْبَى لِلسُّيُوفِ عَنِ الْهَامِ، وَالْتَوُوا فِي أَطْرَافِ الرِّمَاحِ فَإِنَّهُ أَمْوَرُ لِلْأَسِنَّةِ، وَغُضُّوا الْأَبْصَارَ فَإِنَّهُ أَرْبَطُ لِلْجَأْشِ، وَأَسْكَنُ لِلْقُلُوبِ، وَأَمِيتُوا الْأَصْوَاتَ فَإِنَّهُ أَطْرَدُ لِلْفَشَلِ.

وَرَايَتَكُمْ فَلَا تُمِيلُوهَا، وَلَا تُخِلُّوهَا، وَلَا تَجْعَلُوهَا إِلَّا بِأَيْدِي شُجْعَانِكُمْ، وَالْمَانِعِينَ الذِّمَارَ مِنْكُمْ، فَإِنَّ الصَّابِرِينَ عَلَى نُزُولِ الْحَقَائِقِ هُمُ الَّذِينَ يَحُفُّونَ بِرَايَاتِهِمْ، وَيَكْتَنِفُونَهَا: حِفَافَيْهَا وَوَرَاءَهَا وَأَمَامَهَا، لَا يَتَأَخَّرُونَ عَنْهَا فَيُسْلِمُوهَا، وَلَا يَتَقَدَّمُونَ عَلَيْهَا فَيُفْرِدُوهَا.

أَجْزَأَ امْرُؤٌ قِرْنَهُ، وَآسَى أَخَاهُ بِنَفْسِهِ، وَلَمْ يَكِلْ قِرْنَهُ إِلَى أَخِيهِ فَيَجْتَمِعَ عَلَيْهِ قِرْنُهُ وَقِرْنُ أَخِيهِ.

وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ فَرَرْتُمْ مِنْ سَيْفِ الْعَاجِلَةِ لَا تَسْلَمُوا مِنْ سَيْفِ الْآخِرَةِ، وَأَنْتُمْ لَهَامِيمُ الْعَرَبِ، وَالسَّنَامُ الْأَعْظَمُ.

إِنَّ فِي الْفِرَارِ مَوْجِدَةَ اللّٰهِ، وَالذُّلَّ اللَّازِمَ، وَالْعَارَ الْبَاقِيَ، وَإِنَّ الْفَارَّ لَغَيْرُ مَزِيدٍ فِي عُمُرِهِ، وَلَا مَحْجُوزٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَوْمِهِ.

مَنْ رَائِحٌ إِلَى اللّٰهِ كَالظَّمْآنِ يَرِدُ الْمَاءَ؟ الْجَنَّةُ تَحْتَ أَطْرَافِ الْعَوَالِي، الْيَوْمَ تُبْلَى الْأَخْبَارُ، وَاللّٰهِ لَأَنَا أَشْوَقُ إِلَى لِقَائِهِمْ مِنْهُمْ إِلَى دِيَارِهِمْ.

اللّٰهُمَّ فَإِنْ رَدُّوا الْحَقَّ فَافْضُضْ جَمَاعَتَهُمْ، وَشَتِّتْ كَلِمَتَهُمْ، وَأَبْسِلْهُمْ بِخَطَايَاهُمْ، إِنَّهُمْ لَنْ يَزُولُوا عَنْ مَوَاقِفِهِمْ دُونَ طَعْنٍ دِرَاكٍ، يَخْرُجُ مِنْهُ النَّسِيمُ وَضَرْبٍ يَفْلِقُ الْهَامَ، وَيُطِيحُ الْعِظَامَ، وَيُنْدِرُ السَّوَاعِدَ وَالْأَقْدَامَ، وَحَتَّى يُرْمَوْا بِالْمَنَاسِرِ تَتْبَعُهَا الْمَنَاسِرُ، وَيُرْجَمُوا بِالْكَتَائِبِ تَقْفُوهَا الْحَلَائِبُ، وَحَتَّى يُجَرَّ بِبِلَادِهِمُ الْخَمِيسُ يَتْلُوهُ الْخَمِيسُ وَحَتَّى تَدْعَقَ الْخُيُولُ فِي نَوَاحِرِ أَرْضِهِمْ، وَبِأَعْنَانِ مَسَارِبِهِمْ وَمَسَارِحِهِمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 113:

# طرزِ جنگ

### نیچی نگاہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ کرتے ہوئے فرمایا:
زرہ پوش افراد کو آگے بڑھاؤ اور بغیر زرہ لوگوں کو پیچھے رکھو۔ دانتوں کو بھینچ لو کہ اس سے تلواریں سر سے اچٹ جاتی ہیں اور نیزوں کے اطراف سے پہلوؤں کو بچائے رکھو کہ اس سے نیزوں کے رُخ پلٹ جاتے ہیں۔ نگاہوں کو نیچا رکھو کہ اس سے قوت قلب میں اضافہ ہوتا ہے اور حوصلے بلند رہتے ہیں۔ آوازیں دھیمی رکھو کہ اس سے کمزوری دور ہوتی ہے۔

### پرچم کی عظمت:

دیکھو! اپنے پرچم کا خیال رکھنا۔ وہ نہ جھکنے پائے اور نہ اکیلا رہنے پائے۔ اسے صرف بہادر افراد اور عزت کے پاسبانوں کے ہاتھ میں رکھنا کہ مصائب پر صبر کرنے والے ہی پرچموں کے گرد جمع ہوتے ہیں اور داہنے بائیں۔ آگے، پیچھے ہر طرف سے گھیرا ڈال کر اس کا تحفظ کرتے ہیں۔ نہ اس سے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ اسے دشمنوں کے حوالے کر دیں اور نہ آگے بڑھ جاتے ہیں کہ وہ تنہا رہ جائے۔

### ساتھی کا دفاع:

دیکھو! ہر شخص اپنے مقابل کا خود مقابلہ کرے اور اپنے بھائی کا بھی ساتھ دے اور خبردار! اپنے مقابل کو اپنے ساتھی کے حوالہ نہ کر دینا کہ اس پر یہ اور اس کا ساتھی دونوں مل کر حملہ کر دیں۔

### آخرت کی تلوار:

خدا کی قسم! اگر تم دنیا کی تلوار سے بچ کر بھاگ بھی نکلے تو آخرت کی تلوار سے بچ کر نہیں جا سکتے ہو۔ پھر تم تو عرب کے جوانمرد اور سربلند افراد ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ فرار میں خدا کا غضب بھی ہے اور ہمیشہ کی ذلت بھی ہے۔ فرار ہونے والا نہ اپنی عمر میں اضافہ کر سکتا ہے اور نہ اپنے وقت کے درمیان حائل ہو سکتا ہے۔

### نیزوں کی اطراف:

کون ہے جو اللہ کی طرف یوں جائے جس طرح پیاسا پانی کی طرف جاتا ہے۔ جنت نیزوں کے اطراف کے سایہ میں ہے۔ آج ہر ایک کے حالات کا امتحان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مجھے دشمنوں سے جنگ کا اشتیاق اس سے زیادہ ہے جتنا انہیں

اپنے گھروں کا اشتیاق ہے۔

## دعائیہ کلمات:

خدایا! یہ ظالم اگر حق کو رد کر دیں تو ان کی جماعت کو پراگندہ کر دے، ان کے کلمہ کو متحد نہ ہونے دے، ان کو ان کے کئے کی سزا دیدے کہ یہ اس وقت تک اپنے موقف سے نہ ہٹیں گے جب تک نیزے ان کے جسموں میں نسیم سحر کے راستے نہ بنادیں اور تلواریں ان کے سروں کو شگافتہ ہڈیوں کو چور چور اور ہاتھ پیر کو شکستہ نہ بنادیں اور جب تک ان پر لشکر کے بعد لشکر اور سپاہ کے بعد سپاہ حملہ آور نہ ہو جائیں اور ان کے شہروں پر مسلسل فوجوں کی یلغار نہ ہو اور گھوڑے ان کی زمینوں کو آخر تک روند نہ ڈالیں اور ان کی چراگاہوں اور سبزہ زاروں کو پامال نہ کر دیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 114:

و من كَلام له فِي مَعْنى الْخَوارِج لَمَّا أَنْكَرُوا تَحْكِيمَ الرِّجالِ، وَ يَذُمُّ فِيه أَصْحابَهُ فِي التَّحْكِيمِ، فَقالَ:

إِنّا لَمْ نُحَكِّمِ الرِّجالَ، وَ إِنَّما حَكَّمْنا الْقُرْآنَ. هٰذَا الْقُرْآنُ إِنَّما هُوَ خَطٌّ مَسْطُورٌ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ، لا يَنْطِقُ بِلِسانٍ، وَ لا بُدَّ لَهُ مِنْ تَرْجُمانٍ، وَ إِنَّما يَنْطِقُ عَنْهُ الرِّجالُ، وَ لَمّا دَعانَا الْقَوْمُ إِلى أَنْ نُحَكِّمَ بَيْنَنَا الْقُرْآنَ لَمْ نَكُنِ الْفَرِيقَ الْمُتَوَلِّيَ عَنْ كِتابِ اللّٰهِ سُبْحانَهُ وَ تَعالَى، وَ قَدْ قالَ اللّٰهُ سُبْحانَهُ: فَإِنْ تَنازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ فَرَدُّهُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ نَحْكُمَ بِكِتابِهِ، وَرَدُّهُ إِلَى الرَّسُولِ أَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّتِهِ، فَإِذا حُكِمَ بِالصِّدْقِ فِي كِتابِ اللّٰهِ فَنَحْنُ أَحَقُّ النّاسِ بِهِ، وَ إِنْ حُكِمَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَنَحْنُ أَحَقُّ النّاسِ وَ أَوْلاهُمْ بِهِ.

وَ أَمّا قَوْلُكُمْ: لِمَ جَعَلْتَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ أَجَلاً فِي التَّحْكِيمِ؟ فَإِنَّما فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِيَتَبَيَّنَ الْجاهِلُ، وَ يَتَثَبَّتَ الْعالِمُ، وَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ فِي هٰذِهِ الْهُدْنَةِ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَ لا تُؤْخَذَ بِأَكْظامِها، فَتَعْجَلَ عَنْ تَبَيُّنِ الْحَقِّ، وَ تَنْقادَ لِأَوَّلِ الْغَيِّ.

إِنَّ أَفْضَلَ النّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ كانَ الْعَمَلُ بِالْحَقِّ أَحَبَّ إِلَيْهِ وَ إِنْ نَقَصَهُ وَ كَرَثَهُ مِنَ الْباطِلِ وَ إِنْ جَرَّ إِلَيْهِ فائِدَةً وَزادَهُ، فَأَيْنَ يُتاهُ بِكُمْ، وَ مِنْ أَيْنَ أُتِيتُمْ؟ اسْتَعِدُّوا لِلْمَسِيرِ إِلى قَوْمٍ حَيارى عَنِ الْحَقِّ لا يُبْصِرُونَهُ، وَ مُوزَعِينَ بِالْجَوْرِ لا يَعْدِلُونَ بِهِ، جُفاةٍ عَنِ الْكِتابِ، نُكُبٍ عَنِ الطَّرِيقِ. ما أَنْتُمْ بِوَثِيقَةٍ يُعْلَقُ بِها، وَ لا زَوافِرِ عِزٍّ يُعْتَصَمُ إِلَيْها، لَبِئْسَ حُشّاشُ نارِ الْحَرْبِ أَنْتُمْ، أُفٍّ

لَكُمْ لَقَدْ لَقِيتُ مِنكُمْ بَرْحا اَوَ يَوْما اُنادِيكُمْ، وَ يَوْما اُناجِيكُمْ، فَلا اَحْرارُ صِدْقٍ عِنْدَ النِّدا وَ لا إِخْوَانُ ثِقَةٍ عِنْدَ النَّجا.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 114:

# کتاب اللہ کا فیصلہ

## حکم یا ترجمان:

یہ خطبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے ارشاد فرمایا جبکہ انہوں نے تحکیم رجال سے انکار کیا اور آپ کے ساتھیوں کی مذمت کی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم نے لوگوں کو حکم نہیں بنایا تھا' ہم نے قرآن کو حکم بنایا تھا اور یہ قرآن ایک تحریر ہے کہ جلد کی دو دفتیوں کے درمیان مرقوم ہے، چونکہ یہ بول نہیں سکتی، لہٰذا اس کے لیے ترجمان لازم ہے (کہ اس کا مفہوم بیان کر سکے) بلاشبہ لوگ اسی کو سامنے رکھ کر بات کر سکتے ہیں چونکہ اہل شام نے چاہا کہ ہم قرآن کو حکم قرار دیں تو ہم نے ان کی درخواست قبول کر لی' کیونکہ ہم ان لوگوں میں نہیں تھے جو کتاب خدا سے روگردانی کرتے ہیں۔

## رجوع کا معنی:

خداوند کریم فرماتا ہے اگر تمہارے مابین کسی بات پر جھگڑا ہو تو اسے خدا اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ پس نزاع و دشمنی میں خدا کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم اس کی کتاب کا حکم مانیں اور رسول کی جانب رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم سنت رسول کو پیش نظر رکھیں۔ پس اگر کتاب الٰہی سے سچائی کے ساتھ فیصلہ کیا جائے تو ہم بہ نسبت دوسروں کے اس کے زیادہ سزاوار ہیں۔ اگر سنت رسول ﷺ کو پیش نظر رکھ کر حکم دیا جائے تو اس پر عمل کرنے میں سب سے زیادہ اولی ہم ہی ہیں۔

## وجہ مہلت:

رہا تمہارا یہ قول کہ آپ نے اپنے اور ان کے مابین تحکیم میں مہلت کیوں دی؟ تو میں نے مہلت اس لیے دی کہ جاہل تحقیق کر لے اور عالم ثابت قدم ہو جائے اور شاید ان امت کے معاملات متارکہ جنگ سے درست کر دے اور ان پر کوئی سختی نہ کرنا پڑے تاکہ حق کو پہچاننے میں جلدی کر کے انہیں گمراہی کے سامنے سرنگوں نہ کر دیا جائے، خوب ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں اور ضد یا غلط فہمی نہ پیدا ہو۔

## اللہ تعالیٰ کے ہاں صاحب عزت:

بلاشبہ خدا کے نزدیک صاحب عزت آدمی وہ ہے جو عمل حق کو باطل کے مقابلہ میں زیادہ دوست رکھتا ہے، اگرچہ حق پر چلنے سے اسے نقصان کیوں نہ پہنچ جائے، اسے غم واندوہ سے پالا ہی کیوں نہ پڑے اور اگرچہ باطل سے اسے نفع ہی کیوں نہ ہو، بہرہ مندی کیوں نہ حاصل ہو۔

## تردد، شک اور بھروسہ:

پس تم کیوں حیران وسرگشتہ ہو؟ اور یہ بلا تم پر کہاں سے آ گئی ہے کہ اس گروہ سے جنگ کرنے میں سستی کر رہے ہو۔ جو حق سے دور ہو کر حیران وسرگشتہ ہو رہا ہے۔ اور ظلم وجور کا یوں خوگر ہو چکا ہے کہ اس سے منہ نہیں موڑتا جو کتاب الٰہی سے دور اور راہ حق سے لفور ہے (پھر کتنے افسوس کا مقام ہے کہ) تم میں وہ شان اعتماد نہیں کہ تم پر بھروسہ کر سکوں نہ یاران باوفا میں ہو کہ (پریشانی میں) امید امرا ہی رکھوں۔ تم آتش جنگ کو بھڑکانے میں بہت برے ہو۔ افسوس اے تم پر تمہارے سبب سے میں سختی میں مبتلا ہوں، کبھی میں تمہیں نصرت دین کے لیے پکارتا ہوں، کبھی میں تم سے دشمن سے لڑنے کے لیے سرگوشی کرتا ہوں، لیکن تمہارا حال یہ ہے کہ نہ پکار کے وقت کھرے دوست ثابت ہوئے اور نہ سرگوشی کے وقت بھروسہ کے قابل بھائی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 115:

### و من کلام له علیه السّلام

فَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا أَنْ تَزْعُمُوا أَنِّي أَخْطَأْتُ وَضَلَلْتُ فَلِمَ تُضَلِّلُونَ عَامَّةَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِضَلَالِي، وَتَأْخُذُونَهُمْ بِخَطَائِي، وَتُكَفِّرُونَهُمْ بِذُنُوبِي؟ سُيُوفُكُمْ عَلَى عَوَاتِقِكُمْ تَضَعُونَهَا مَوَاضِعَ الْبُرْءِ وَالسُّقْمِ، وَتَخْلِطُونَ مَنْ أَذْنَبَ بِمَنْ لَمْ يُذْنِبْ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَجَمَ الزَّانِيَ الْمُحْصَنَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ وَرَّثَهُ أَهْلَهُ، وَقَتَلَ الْقَاتِلَ وَوَرَّثَ مِيرَاثَهُ أَهْلَهُ، وَقَطَعَ السَّارِقَ وَجَلَدَ الزَّانِيَ غَيْرَ الْمُحْصَنِ، ثُمَّ قَسَمَ عَلَيْهِمَا مِنَ الْفَيْءِ، وَنَكَحَا الْمُسْلِمَاتِ، فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذُنُوبِهِمْ، وَأَقَامَ حَقَّ اللّٰهِ فِيهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ سَهْمَهُمْ مِنَ الْإِسْلَامِ، وَلَمْ يُخْرِجْ أَسْمَاءَهُمْ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ.

ثُمَّ أَنْتُمْ شِرَارُ النَّاسِ وَمَنْ رَمَى بِهِ الشَّيْطَانُ مَرَامِيَهُ، وَضَرَبَ بِهِ تِيهَهُ وَسَيَهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ، وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ، وَخَيْرُ النَّاسِ فِيَّ حَالاً النَّمَطُ الْأَوْسَطُ، فَالْزَمُوهُ، وَالْزَمُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ،

وَ إِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطَانِ، كَمَا أَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ.
أَلَا مَنْ دَعَا إِلَى هَذَا الشِّعَارِ فَاقْتُلُوهُ وَلَوْ كَانَ تَحْتَ عِمَامَتِي هَذِهِ، وَ إِنَّمَا حُكِّمَ الْحَكَمَانِ لِيُحْيِيَا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَ يُمِيتَا مَا أَمَاتَ الْقُرْآنُ، وَ إِحْيَاؤُهُ الاجْتِمَاعُ عَلَيْهِ، وَ إِمَاتَتُهُ الافْتِرَاقُ عَنْهُ.
فَإِنْ جَرَّنَا الْقُرْآنُ إِلَيْهِمُ اتَّبَعْنَاهُمْ، وَ إِنْ جَرَّهُمْ إِلَيْنَا اتَّبَعُونَا، فَلَمْ آتِ لَا أَبَا لَكُمْ بُجْراً، وَ لَا خَتَلْتُكُمْ عَنْ أَمْرِكُمْ، وَ لَا لَبَّسْتُهُ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا اجْتَمَعَ رَأْيُ مَلَئِكُمْ عَلَى اخْتِيَارِ رَجُلَيْنِ، أَخَذْنَا عَلَيْهِمَا أَنْ لَا يَتَعَدَّيَا الْقُرْآنَ فَتَاهَا عَنْهُ،

☆☆☆

## خطبہ نمبر 115:

# احکام دین اور خوارج کے شبہات

### ساری امت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے فرمایا:
اگر تمہارا اصرار اسی بات پر ہے کہ مجھے خطا کار اور گمراہ قرار دو تو ساری امت پیغمبر ﷺ کو کیوں خطا کار قرار دے رہے ہو؟ اور میری "غلطی" کا مواخذہ ان سے کیوں کر رہے ہو؟ اور میرے "گناہ" کی بنا پر انہیں کیوں کافر قرار دے رہے ہو۔؟ تمہاری تلواریں تمہارے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں جہاں چاہتے ہو خطا' بے خطا چلا دیتے ہو اور گنہگار اور بے گناہ میں کوئی فرق نہیں کرتے ہو۔

### عہد رسالت میں بداعمالیاں اور ان کی سزائیں:

تمہیں معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والے مجرم کو سنگسار کیا تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی تھی اور اس کے اہل کو وارث بھی قرار دیا تھا اور اسی طرح قاتل کو قتل کیا تو اس کی میراث بھی تقسیم کی اور چور کے ہاتھ کاٹے یا غیر شادی شدہ زنا کار کو کوڑے لگوائے تو انہیں مال غنیمت میں حصہ بھی دیا اور ان کا مسلمان عورتوں سے نکاح بھی کرایا گویا کہ آپ نے ان کے گناہوں کا مواخذہ کیا اور ان کے بارے میں حق خدا کو قائم کیا لیکن اسلام میں ان کے حصہ کو نہیں روکا اور نہ ان کے نام کو اہل اسلام کی فہرست سے خارج کیا۔ مگر تم بدترین افراد ہو کہ شیطان تمہارے ذریعہ اپنے مقاصد کو حاصل کر لیتا ہے اور تمہیں صحرائے ضلالت میں ڈال دیتا ہے۔

## دو گمراہ گروہ:

عنقریب میرے بارے میں دو طرح کے افراد گمراہ ہوں گے۔ محبت میں غلو کرنے والے جنہیں محبت غیرحق کی طرف لے جائے گی اور عداوت میں زیادتی کرنے والے جنہیں عداوت باطل کی طرف کھینچ لے جائے گی۔

## بہترین گروہ:

بہترین افراد وہ ہوں گے جو درمیانی منزل پر ہوں لہٰذا تم بھی اسی راستہ کو اختیار کرو اور اسی نظریہ کی جماعت کے ساتھ ہو جاؤ کہ اللہ کا ہاتھ اسی جماعت کے ساتھ ہے اور خبردار تفرقہ کی کوشش نہ کرنا کہ جو ایمانی جماعت سے کٹ جاتا ہے وہ اسی طرح شیطان کا شکار ہو جاتا ہے جس طرح گلہ سے الگ ہو جانے والی بھیڑ بھیڑیے کی نذر ہو جاتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو بھی اس انحراف کا نعرہ لگائے اسے قتل کر دو چاہے وہ میرے ہی عمامہ کے نیچے کیوں نہ ہو۔

## حکم بنانے کا مقصد:

ان دونوں افراد کو حکم بنایا گیا تھا تا کہ ان امور کو زندہ کریں جنہیں قرآن نے زندہ کیا ہے اور ان امور کو مردہ بنا دیں جنہیں قرآن نے مردہ بنا دیا ہے اور زندہ کرنے کے معنی اس پر اتفاق کرنے اور مردہ بنانے کے معنی اس سے الگ ہو جانے کے ہیں۔ ہم اس بات پر تیار تھے کہ اگر قرآن ہمیں دشمن کی طرف کھینچ لے جائے گا تو ہم ان کا اتباع کر لیں گے۔ اور اگر انہیں ہماری طرف لے آئے گا تو انہیں آنا پڑے گا لیکن خدا تمہارا برا کرے۔ اس بات میں میں نے کوئی غلط کام تو نہیں کیا اور نہ تمہیں کوئی دھوکا دیا ہے اور نہ کسی بات کو شبہ میں رکھا ہے۔ لیکن تمہاری جماعت نے دو آدمیوں کے انتخاب پر اتفاق کر لیا اور میں نے ان پر شرط لگا دی کہ قرآن کی حدود سے تجاوز نہیں کریں گے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 116:

### و من كلام له فيما يخبر به عن الملاحم بالبصرة:

يَا أَحْنَفُ، كَأَنِّي بِهِ الَّذِي لَا يَكُونُ لَهُ غُبَارٌ وَ لَا لَجَبٌ، وَ لَا قَعْقَعَةُ لُجُمٍ، وَ لَا حَمْحَمَةُ خَيْلٍ، يُثِيرُونَ الْأَرْضَ بِأَقْدَامِهِمْ كَأَنَّهَا أَقْدَامُ النَّعَامِ.

### ثُمَّ قَالَ:

وَيْلٌ لِسِكَكِكُمُ الْعَامِرَةِ، وَ الدُّورِ الْمُزَخْرَفَةِ الَّتِي لَهَا أَجْنِحَةٌ كَأَجْنِحَةِ النُّسُورِ، وَ خَرَاطِيمُ

كَخَراطِيمِ الْفِيَلَةِ مِنْ اُولٰئِكَ الَّذِينَ لا يُنْدَبُ قَتِيلُهُمْ، وَ لا يُفْقَدُ غَائِبُهُمْ، اَنَا كابُّ الدُّنيا لِوَجْهِها، وَ قادِرُها بِقَدْرِها، وَ نَاظِرُها بِعَيْنِها.

## مِنْهُ وَ يُومِىُ بِهٖ إلىٰ وَصْفِ الْاَتْراكِ:

كَاَنِّي اَراهُمْ قَوْما كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجانُّ الْمُطَرَّقَةُ، يَلْبَسُونَ السَّرَقَ وَ الدِّيباجَ، وَ يَعْتَقِبُونَ الْخَيْلَ الْعِتاقَ، وَ يَكُونُ هُناكَ اسْتِحْرارُ قَتْلٍ حَتّٰى يَمْشِىَ الْمَجْرُوحُ عَلَى الْمَقْتُولِ، وَ يَكُونَ الْمُفْلِتُ اَقَلَّ مِنَ الْمَأْسُورِ.

## فَقالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ:

لَقَدْ اُعْطِيتَ يا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِلْمَ الْغَيْبِ!

## فَضَحِكَ، وَ قالَ لِلرَّجُلِ وَ كانَ كَلْبِيّا:

يا اَخا كَلْبٍ لَيْسَ هُوَ بِعِلْمِ غَيْبٍ وَ إِنَّما هُوَ تَعَلُّمٌ مِنْ ذِى عِلْمٍ، وَ إِنَّما عِلْمُ الْغَيْبِ عِلْمُ السّاعَةِ، وَ ما عَدَّدَهُ اللّٰهُ سُبْحانَهُ بِقَوْلِهٖ: إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السّاعَةِ.. سُبْحَانَهُ مَا فِى الْاَرْحَامِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثىٰ، وَ قَبِيحٍ اَوْ جَمِيلٍ، وَ سَخِىٍّ اَوْ بَخِيلٍ، وَ شَقِىٍّ اَوْ سَعِيدٍ، وَ مَنْ يَكُونُ فِى النّارِ حَطَبا، اَوْ فِى الْجِنانِ لِلنَّبِيِّينَ مُرافِقا.

فَهٰذا عِلْمُ الْغَيْبِ الَّذِى لَا يَعْلَمُهُ اَحَدٌ إلا اللّٰهُ، وَ ما سِوىٰ ذٰلِكَ فَعِلْمٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ فَعَلَّمَنِيهِ، وَ دَعا لِى بِاَنْ يَعِيَهُ صَدْرِى، وَ تَضْطَمَّ عَلَيْهِ جَوانِحِى.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 116:**

# مختلف فتنہ پرور لشکر

**حبشیوں کا لشکر:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے اندر برپا ہونے والے ہنگاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''اے احنف! میں اس شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک ایسے لشکر کو لے کر بڑھ رہا ہے کہ جس میں نہ

گردوغبار ہے نہ شوروغوغا' نہ لگاموں کی کھڑکھڑاہٹ ہے اور نہ گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز وہ لوگ زمین کو اپنے پیروں سے جو شترمرغ کے پیروں کے مانند ہیں۔روندرہے ہوں گے۔

ان لوگوں کے ہاتھوں سے کہ جن کے قتل ہو جانے والوں پر بین نہیں کیا جاتا۔اور گم ہونے والوں کو ڈھونڈھا نہیں جاتا تمہاری اُن آباد گلیوں اور سجے سجائے مکانوں کے لیے تباہی ہے کہ جن کے چھجے گدوں کے پروں اور ہاتھیوں کی سونڈوں کے مانند ہیں۔میں دنیا کو اوندھے منہ گرانے والا اور اس کی بساط کا صحیح اندازہ رکھنے والا اور اس کے لائق حال نگاہوں سے دیکھنے والا ہوں۔

## اہل ترک کے حالات:

اسی خطبہ کے ذیل میں ترکوں کی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے میں ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ جن کے چہرے ان ڈھالوں کی طرح ہیں کہ جن پر چمڑے کی تہیں ہنڈی ہوئی ہوں وہ ابریشم ودیبا کے کپڑے پہنتے ہیں اور اصیل گھوڑوں کو عزیز رکھتے ہیں اور وہاں کشت وخون کی گرم بازاری ہوگی۔یہاں تک کہ زخمی کشتوں کے اوپر سے ہوکر گزریں گے اور بچ کر بھاگ نکلنے والے اسیر ہونے والوں سے کم ہوں گے۔

## علم غیب:

اس موقع پر آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ بنی کلب سے تھا۔عرض کیا کہ یا امیرالمومنین علیہ السلام آپ کو تو علم غیب حاصل ہے۔جس پر آپ ہنسے اور فرمایا اے برادر کلبی! یہ علم غیب نہیں بلکہ ایک صاحب علم رسول ﷺ سے معلوم کی ہوئی باتیں ہیں۔علم غیب تو قیامت کی گھڑی اور ان چیزوں کے جاننے کا نام ہے کہ جنہیں اللہ سبحانہ نے ان اللہ عندہ علم الساعۃ والی آیت میں شمار کیا ہے۔چنانچہ اللہ ہی جانتا ہے کہ شکموں میں کیا ہے۔نر ہے یا مادہ بدصورت ہے یا خوبصورت سخی ہے یا بخیل بدبخت ہے یا خوش نصیب اور کون جہنم کا ایندھن ہوگا۔اور کون جنت میں نبیوں کا رفیق ہوگا۔یہ وہ علم غیب ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔رہا دوسری چیزوں کا علم تو وہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو دیا اور نبی ﷺ نے مجھے بتایا اور میرے لیے دعا فرمائی کہ میرا سینہ انہیں محفوظ رکھے اور میری پسلیاں انہیں سمیٹے رہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 117:

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَبِي ذَرٍّ، رَحِمَهُ اللَّهُ، لَمَّا أُخْرِجَ إِلَى الرَّبَذَةِ

يَا أَبَاذَرٍّ، إِنَّكَ غَضِبْتَ لِلَّهِ فَارْجُ مَنْ غَضِبْتَ لَهُ، إِنَّ الْقَوْمَ خَافُوكَ عَلَى دُنْيَاهُمْ، وَ خِفْتَهُمْ عَلَى دِينِكَ، فَاتْرُكْ فِي أَيْدِيهِمْ مَا خَافُوكَ عَلَيْهِ، وَاهْرُبْ مِنْهُمْ بِمَا خِفْتَهُمْ عَلَيْهِ، فَمَا أَحْوَجَهُمْ إِلَى مَا

مَنَعْتَهُمْ، وَ مَا اَغْنَاكَ عَمَّا مَنَعُوكَ، وَ سَتَعْلَمُ مَنِ الرَّابِحُ غَدًا، وَالْاَكْثَرُ حُسَّدًا، وَ لَوْ اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرَضِينَ كَانَتَا عَلَى عَبْدٍ رَتْقًا ثُمَّ اتَّقَى اللّٰهَ لَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْهُمَا مَخْرَجًا.

لَا يُؤْنِسَنَّكَ إِلَّا الْحَقُّ، وَ لَا يُوحِشَنَّكَ إِلَّا الْبَاطِلُ، فَلَوْ قَبِلْتَ دُنْيَاهُمْ لَاَحَبُّوكَ، وَ لَوْ قَرَضْتَ مِنْهَا لَاَمَّنُوكَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 117:

## حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے خطاب

جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ربذہ کی طرف جلاوطن کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے ابوذر! تم اللہ کے لیے غضب ناک ہوئے ہو تو پھر جس کی خاطر یہ تمام غم وغصہ ہے اسی سے امید بھی رکھو۔ ان لوگوں کو تم سے اپنی دنیا کے متعلق خطرہ ہے اور تمہیں ان سے اپنے دین کے متعلق اندیشہ ہے۔ لہٰذا جس چیز کے لیے انہیں تم سے کھٹکا ہے وہ انہیں کے ہاتھ میں چھوڑ دو اور جس شے کے لیے تمہیں ان سے اندیشہ ہے اسے لے کر ان سے بھاگ نکلو۔ جس چیز سے تم انہیں محروم کر کے جا رہے ہو۔ کاش کہ وہ سمجھتے کہ وہ اس کے کتنے حاجتمند ہیں اور جس چیز کو انہوں نے تم سے روک لیا ہے اس سے تم بہت ہی بے نیاز ہو اور جلد ہی تم جان لو گے کہ کل فائدہ میں رہنے والا کون ہے اور کس پر حسد کرنے والے زیادہ ہیں۔ اگر یہ آسمان وزمین کسی بندے پر بند پڑے ہوں اور وہ اللہ سے ڈرے تو وہ اس کے لیے زمین وآسمان کی راہیں کھول دے گا۔ تمہیں صرف حق سے دلچسپی ہونا چاہیے اور صرف باطل ہی سے گھبرانا چاہیے۔ اگر تم ان کی دنیا قبول کر لیتے تو وہ تمہیں چاہنے لگتے اور تم اس میں کوئی حصہ اپنے لیے مقرر کرا لیتے تو وہ تم سے مطمئن ہو جاتے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 118:

## و من کلام له عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَيَّتُهَا النُّفُوسُ الْمُخْتَلِفَةُ، وَالْقُلُوبُ الْمُتَشَتِّتَةُ، الشَّاهِدَةُ اَبْدَانُهُمْ، وَالْغَائِبَةُ عَنْهُمْ عُقُولُهُمْ، اَظْاَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ وَ اَنْتُمْ تَنْفِرُونَ عَنْهُ نُفُورَ الْمِعْزَى مِنْ وَعْوَعَةِ الْاَسَدِ، هَيْهَاتَ اَنْ اَطْلَعَ بِكُمْ سَرَارَ الْعَدْلِ، اَوْ اُقِيمَ اعْوِجَاجَ الْحَقِّ.

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ الَّذِي كَانَ مِنَّا مُنَافَسَةً فِي سُلْطَانٍ، وَ لا الْتِمَاسَ شَيْءٍ مِنْ فُضُولِ الْحُطَامِ، وَ لٰكِنْ لِنَرُدَّ الْمَعَالِمَ مِنْ دِينِكَ، وَ نُظْهِرَ الْإِصْلاحَ فِي بِلادِكَ، فَيَأْمَنَ الْمَظْلُومُونَ مِنْ عِبَادِكَ، وَ تُقَامَ الْمُعَطَّلَةُ مِنْ حُدُودِكَ.

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَنَابَ، وَ سَمِعَ وَ أَجَابَ، لَمْ يَسْبِقْنِي إِلاَّ رَسُولُ اللّٰهِ، ﷺ، بِالصَّلاةِ.

وَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّهُ لا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْوَالِيَ عَلَى الْفُرُوجِ وَ الدِّمَاءِ وَ الْمَغَانِمِ وَ الْأَحْكَامِ وَ إِمَامَةِ الْمُسْلِمِينَ الْبَخِيلُ، فَتَكُونَ فِي أَمْوَالِهِمْ نَهْمَتُهُ، وَ لا الْجَاهِلُ فَيُضِلَّهُمْ بِجَهْلِهِ، وَ لا الْجَافِي فَيَقْطَعَهُمْ بِجَفَائِهِ، وَ لا الْخَائِفُ لِلدُّوَلِ فَيَتَّخِذَ قَوْماً دُونَ قَوْمٍ، وَ لا الْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ فَيَذْهَبَ بِالْحُقُوقِ، وَ يَقِفَ بِهَا دُونَ الْمَقَاطِعِ وَ لا الْمُعَطِّلُ لِلسُّنَّةِ فَيُهْلِكَ الْأُمَّةَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 118:

# مقصد خلافت

### مختلف نفوس:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے رنگا رنگ مزاج اور پراگندہ و پریشان دل رکھنے والو! جن کے جسم حاضر اور عقلیں غائب ہیں میں تمہیں حق کے راستے پر لے چلنا چاہتا ہوں' لیکن تم اس سے یوں بھاگتے ہو' جس طرح بکری شیر کی دھاڑ سن کر بھاگتی ہے' کس قدر مشکل ہے یہ کام کہ تمہاری کمک سے عدل پنہاں کو آشکار کروں' اور حق کو راست کر دوں۔

### کار تبلیغ:

بارخدایا! تو آگاہ ہے کہ جو کچھ ہم نے تبلیغ کا کام کیا وہ اس لیے نہ تھا کہ ہم سلطنت و خلافت کی طرف میل و رغبت رکھتے تھے' نہ اس لیے تھا کہ متاع دنیا سے ہم کچھ حاصل کرتے' بلکہ صرف اس لیے تھا کہ تیرے دین کے آثار میں (جو تغیر ہو گیا تھا ہم نے چاہا کہ) اسے واپس لائیں اور تیرے شہروں میں اصلاح آسائش کو برقرار کر دیں تا کہ تیرے ستم کشیدہ بندے امن و آسودگی حاصل کر لیں اور تیرے احکام جو ضائع کیے جا رہے تھے' پھر جاری ہو جائیں۔

### پہلا صاحب ایمان:

بارخدایا! وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے حق کی طرف رجوع کیا حق کی دعوت سنی اور حق کی صدا پر لبیک کہا' اور

رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی نے مجھ سے پہلے نماز نہیں پڑھی۔

## امامت مسلمین کا اہل:

تم جانتے ہو کہ وہ شخص ناموس وخون عوام' غنیمت احکام اسلام اور امامت مسلمین کا سزاوار نہیں جو بخیل ہو کہ وہ طمع و حرص میں مبتلا ہو جائے گا' نہ اسے جاہل ہونا چاہئے ورنہ اپنی نادانی سے دوسروں کو گمراہ کر دے گا۔ نہ تغیر ایام سے ڈرنے والا ہونا چاہئے ورنہ وہ ایک طاقتور گروہ سے مل کر دوسرے کمزور گروہ کو ذلیل وخوار کرے گا۔ نہ اسے رشوت لینے والا ہونا چاہئے کہ مال لے کر باطل کو حق اور حق کو باطل کر دے ورنہ حقوق ضائع ہو جائیں گے اور حدود الٰہی نافذ نہ ہو سکیں گے' نہ سنت کا معطل کرنے والا ہونا چاہئے' ورنہ وہ امت کو ہلاک کر دے گا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 119:

و من خطبة له وَ قَدْ شاوَرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطابِ فِى الْخُرُوجِ إلى غَزْوِ الرُّومِ بِنَفْسِهِ:

وَ قَدْ تَوَكَّلَ اللّٰهُ لِاَهْلِ هٰذَا الدِّينِ بِإعْزازِ الْحَوْزَةِ، وَ سَتْرِ الْعَوْرَةِ، وَ الَّذِى نَصَرَهُمْ وَ هُمْ قَلِيلٌ لا يَنْتَصِرُونَ، وَ مَنَعَهُمْ وَ هُمْ قَلِيلٌ لا يَمْتَنِعُونَ، حَيٌّ لا يَمُوتُ، إِنَّكَ مَتى تَسِرْ إِلَى هٰذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ فَتَلْقَهُمْ فَتُنْكَبْ لا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ كانِفَةٌ دُونَ اَقْصَى بِلادِهِمْ، لَيْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمْ رَجُلاً مِحْرَبا وَ احْفِزْ مَعَهُ اَهْلَ الْبَلاءِ وَ النَّصِيحَةِ، فَإِنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فَذاكَ ما تُحِبُّ، وَ إِنْ تَكُنِ الْاُخْرَى كُنْتَ رِدْا لِلنَّاسِ، وَ مَثابَةً لِلْمُسْلِمِينَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 119:

### حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں مقام عمر رضی اللہ عنہ

جب حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے غزوہ روم میں شرکت کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا:

اللہ نے دین والوں کی حدوں کو تقویت پہنچانے اور ان کی غیر محفوظ جگہوں کو دشمن کی نظر سے بچائے رکھنے کا ذمہ لے لیا

ہے وہی خدا اب بھی زندہ و غیر فانی ہے کہ جس نے اس وقت ان کی تائید و نصرت کی تھی جب کہ وہ اتنے تھوڑے تھے کہ دشمن سے انتقام نہیں لے سکتے تھے اور ان کی حفاظت کی جب وہ اتنے کم تھے کہ اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے تم اگر خود ان دشمنوں کی طرف بڑھے اور ان سے ٹکرائے اور کسی افتاد میں پڑ گئے تو اس صورت میں مسلمانوں کے لیے دور کے شہروں کے پہلے کوئی ٹھکانا نہ رہے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی ایسی پلٹنے کی جگہ ہوگی کہ اس کی طرف پلٹ کر آ سکیں۔ تم ان کی طرف اپنے بجائے کوئی تجربہ کار آدمی بھیجو اور اس کے ساتھ اچھی کارکردگی والے اور خیر خواہی کرنے والے لوگوں کو بھیج دو۔ اگر اللہ نے غلبہ دے دیا تو تم یہی چاہتے ہو اگر دوسری صورت شکست ہوگئی تو تم لوگوں کے لیے ایک مددگار اور مسلمانوں کے لیے پلٹنے کا مقام ہو گے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 120:

### وَ مِن خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ انْقَادَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةُ بِأَزِمَّتِهَا، وَ قَذَفَتْ إِلَيْهِ السَّماوَاتُ وَ الْأَرَضُونَ مَقَالِيدَهَا، وَ سَجَدَتْ لَهُ بِالْغُدُوِّ وَ الْآصَالِ الْأَشْجَارُ النَّاضِرَةُ، وَ قَدَحَتْ لَهُ مِنْ قُضْبَانِهَا النِّيرَانَ الْمُضِيئَةَ، وَ آتَتْ أُكُلَهَا بِكَلِمَاتِهِ الثِّمَارُ الْيَانِعَةُ.

### مِنْهَا:

وَ كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نَاطِقٌ لَا يَعْيَى لِسَانُهُ، وَ بَيْتٌ لَا تُهْدَمُ أَرْكَانُهُ، وَ عِزٌّ لَا تُهْزَمُ أَعْوَانُهُ.

### مِنْهَا:

أَرْسَلَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ، وَ تَنَازُعٍ مِنَ الْأَلْسُنِ، فَقَفَّى بِهِ الرُّسُلَ، وَ خَتَمَ بِهِ الْوَحْيَ، فَجَاهَدَ فِي اللَّهِ الْمُدْبِرِينَ عَنْهُ، وَ الْعَادِلِينَ بِهِ.

### مِنْهَا:

وَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مُنْتَهَى بَصَرِ الْأَعْمَى، لَا يُبْصِرُ مِمَّا وَرَاءَهَا شَيْئاً، وَ الْبَصِيرُ يَنْفُذُهَا بَصَرُهُ، وَ يَعْلَمُ أَنَّ الدَّارَ وَرَاءَهَا فَالْبَصِيرُ مِنْهَا شَاخِصٌ، وَ الْأَعْمَى إِلَيْهَا شَاخِصٌ، وَ الْبَصِيرُ مِنْهَا مُتَزَوِّدٌ، وَ الْأَعْمَى لَهَا مُتَزَوِّدٌ.

## مِنْهَا:

وَ اعْلَمُوا اَنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلاَّ وَ يَكَادُ صَاحِبُهُ يَشْبَعُ مِنْهُ وَ يَمَلُّهُ اِلاَّ الْحَيَاةَ، فَاِنَّهُ لا يَجِدُ فِي الْمَوْتِ رَاحَةً، وَ اِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْحِكْمَةِ الَّتِي هِيَ حَيَاةٌ لِلْقَلْبِ الْمَيِّتِ، وَ بَصَرٌ لِلْعَيْنِ الْعَمْيَاءِ، وَ سَمْعٌ لِلْاُذُنِ الصَّمَّاءِ، وَ رِيٌّ لِلظَّمْآنِ، وَ فِيهَا الْغِنَى كُلُّهُ وَ السَّلامَةُ، كِتَابُ اللّٰهِ تُبْصِرُونَ بِهِ، وَ تَنْطِقُونَ بِهِ، وَ تَسْمَعُونَ بِهِ، وَ يَنْطِقُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، وَ يَشْهَدُ بَعْضُهُ عَلٰى بَعْضٍ، وَ لا يَخْتَلِفُ فِي اللّٰهِ، وَ لا يُخَالِفُ بِصَاحِبِهِ عَنِ اللّٰهِ.

قَدِ اصْطَلَحْتُمْ عَلَى الْغِلِّ فِيمَا بَيْنَكُمْ، وَ نَبَتَ الْمَرْعَى عَلٰى دِمَنِكُمْ، وَ تَصَافَيْتُمْ عَلٰى حُبِّ الْآمَالِ، وَ تَعَادَيْتُمْ فِي كَسْبِ الْاَمْوَالِ، لَقَدِ اسْتَهَامَ بِكُمُ الْخَبِيثُ، وَ تَاهَ بِكُمُ الْغُرُورُ، وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى نَفْسِي وَ اَنْفُسِكُمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 120:

## اللہ، رسول، قرآن اور دنیا

### شانِ الٰہی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دنیا و آخرت دونوں نے اپنی باگ ڈور اللہ کے حوالہ کر رکھی ہے اور زمین و آسمان نے اپنی کنجیاں اسی کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔ اس کی بارگاہ میں صبح و شام سرسبز و شاداب درخت سجدہ ریز رہتے ہیں اور اپنی لکڑیوں سے چمکدار آگ نکالتے رہتے ہیں اور اسی کے حکم کے مطابق پکے ہوئے پھل پیش کرتے رہتے ہیں۔

### القرآن الکریم:

کتابِ خدا نگاہ کے سامنے ہے۔ یہ وہ ناطق ہے جس کی زبان عاجز نہیں ہوتی ہے اور یہ وہ گھر ہے جس کے ارکان منہدم نہیں ہوتے ہیں۔ یہی وہ عزت ہے جس کے اعوان و انصار شکست خوردہ نہیں ہوتے ہیں۔

### رسول اللہ:

اللہ نے آپ کو اس وقت بھیجا جب رسولوں کا سلسلہ رکا ہوا تھا اور زبانیں آپس میں ٹکرا رہی تھیں۔ آپ کے ذریعہ

رسولوں کے سلسلہ کو تمام کیا اور وحی کے سلسلہ کو موقوف کیا تو آپ نے بھی اس سے انحراف کرنے والوں اور اس کا ہمسر ٹھہرانے والوں سے جم کر جہاد کیا۔

## دنیا اور اہل دنیا

یہ دنیا اندھے کی بصارت کی آخری منزل ہے جو اس کے ماورا کچھ نہیں دیکھتا ہے جب کہ صاحب بصیرت کی نگاہ اُس پار نکل جاتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ منزل اس کے ماورا ہے۔ صاحب بصیرت اس سے کوچ کرنے والا ہے اور اندھا اس کی طرف کوچ کرنے والا ہے۔ بصیر اس سے زادراہ فراہم کرنے ولا ہے اور اندھا اس کے لیے زادراہ اکٹھا کرنے والا ہے۔

یاد رکھو کہ دنیا میں جو شے بھی ہے اس کا مالک سیر ہو جاتا ہے اور اُکتا جاتا ہے علاوہ زندگی کے کہ کوئی شخص موت میں راحت نہیں محسوس کرتا ہے اور یہ بات اس حکمت کی طرح ہے جس میں مردہ دلوں کی زندگی، اندھی آنکھوں کی بصارت، بہرے کانوں کی سماعت اور پیاسے کی سیرابی کا سامان ہے اور اسی میں ساری مالداری ہے اور مکمل سلامتی ہے۔

یہ کتاب خدا ہے جس میں تمہاری بصارت اور سماعت کا سارا سامان موجود ہے۔ اس میں ایک حصہ دوسرے کی وضاحت کرتا ہے اور ایک دوسرے کی گواہی دیتا ہے۔ یہ خدا کے بارے میں اختلاف نہیں رکھتا ہے اور اپنے ساتھی کو خدا سے الگ نہیں کرتا ہے۔ مگر تم نے آپس میں کینہ و حسد پر اتفاق کر لیا ہے اور اسی گھورے پر سبزہ اُگ آیا ہے۔ امیدوں کی محبت میں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو اور مال جمع کرنے میں ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ شیطان نے تمہیں سرگرداں کر دیا ہے اور فریب نے تم کو بہکا دیا ہے۔ اب اللہ ہی میرے اور تمہارے نفسوں کے مقابلہ میں ایک سہارا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 121:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ فی امر البيعة:

لَمْ تَكُنْ بَيْعَتُكُمْ إِيَّايَ فَلْتَةً، وَ لَيْسَ أَمْرِي وَ أَمْرُكُمْ واحِداً، إِنِّي أُرِيدُكُمْ لِلَّهِ، وَ أَنْتُمْ تُرِيدُونَنِي لِأَنْفُسِكُمْ. أَيُّهَا النَّاسُ أَعِينُونِي عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَ ايْمُ اللَّهِ لَأُنْصِفَنَّ الْمَظْلُومَ مِنْ ظَالِمِهِ وَ لَأَقُودَنَّ الظَّالِمَ بِخِزَامَتِهِ حَتَّى أُورِدَهُ مَنْهَلَ الْحَقِّ وَ إِنْ كَانَ كَارِهاً.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 121:

# چشمہ حق

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت کے بارے میں فرمایا:
میرے ہاتھوں پر تمہاری بیعت کوئی ناگہانی حادثہ نہیں ہے اور میرا اور تمہارا معاملہ ایک جیسا بھی نہیں ہے۔ میں تمہیں اللہ کے لئے چاہتا ہوں اور تم مجھے اپنے فائدہ کے لئے چاہتے ہو۔
لوگو! اپنی نفسانی خواہشات کے مقابلہ میں میری مدد کرو۔ خدا کی قسم میں مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلواؤں گا اور ظالم کو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچوں گا تا کہ اسے چشمہ حق پر وارد کر دوں چاہے وہ کسی قدر ناراض کیوں نہ ہو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 122:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ فی وَقْتِ الشُّوری:

لَنْ يُسْرِعَ اَحَدٌ قَبْلِي إِلَى دَعْوَةِ حَقٍّ، وَ صِلَةِ رَحِمٍ وَ عَائِدَةِ كَرَمٍ، فَاسْمَعُوا قَوْلِي، وَعُوا مَنْطِقِي، عَسى اَنْ تَرَوْا هَذَا الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِ هَذَا الْيَوْمِ تُنْتَضَى فِيهِ السُّيُوفُ، وَ تُخَانُ فِيهِ الْعُهُودُ، حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُكُمْ اَئِمَّةً لِاَهْلِ الضَّلالَةِ، وَ شِيعَةً لِاَهْلِ الْجَهالَةِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 122:

# اہم ترین مسئلہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کے موقع پر فرمایا:
(یاد رکھو) کہ مجھ سے پہلے حق کی دعوت دینے والا صلہ رحم کرنے والا اور جود و کرم کا مظاہرہ کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ لہٰذا میرے قول پر کان دھرو اور میری گفتگو کو سمجھو کہ عنقریب تم دیکھو گے کہ اس مسئلہ پر تلواریں نکل رہی ہیں۔ عہد و پیمان توڑے جا رہے ہیں اور تم میں سے بعض گمراہوں کے پیشوا ہوئے جا رہے ہیں اور بعض جاہلوں کے پیروکار۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 123:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ فى النَهْى عَنْ غِيبَةِ النَّاس:

وَ إِنَّما يَنْبَغِى لِأَهْلِ الْعِصْمَةِ وَ الْمَصْنُوعِ إِلَيْهِمْ فِي السَّلامَةِ أَنْ يَرْحَمُوا أَهْلَ الذُّنُوبِ وَ الْمَعْصِيَةِ، وَ يَكُونَ الشُّكْرُ هُوَ الْغالِبَ عَلَيْهِمْ، وَ الْحاجِزَ لَهُمْ عَنْهُمْ، فَكَيْفَ بِالْعائِبِ الَّذِى عابَ أَخاهُ، وَ عَيَّرَهُ بِبَلْواهُ، أَما ذَكَرَ مَوْضِعَ سَتْرِ اللّهِ عَلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِهِ مِمَّا هُوَ أَعْظَمُ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِى عابَهُ بِهِ؟ وَ كَيْفَ يَذُمُّهُ بِذَنْبٍ قَدْ رَكِبَ مِثْلَهُ! فَإِنْ لَمْ يَكُنْ رَكِبَ ذٰلِكَ الذَّنْبَ بِعَيْنِهِ فَقَدْ عَصَى اللّهَ فِيما سِواهُ مِمّا هُوَ أَعْظَمُ مِنْهُ، وَ ايْمُ اللّهِ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ عَصاهُ فِي الْكَبِيرِ وَ عَصاهُ فِي الصَّغِيرِ لَجُرْأَتُهُ عَلَى عَيْبِ النَّاسِ أَكْبَرُ.

يا عَبْدَ اللّهِ، لا تَعْجَلْ فِي عَيْبِ أَحَدٍ بِذَنْبِهِ فَلَعَلَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ، وَ لا تَأْمَنْ عَلَى نَفْسِكَ صَغِيرَ مَعْصِيَةٍ فَلَعَلَّكَ مُعَذَّبٌ عَلَيْهِ، فَلْيَكْفُفْ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عَيْبَ غَيْرِهِ لِما يَعْلَمُ مِنْ عَيْبِ نَفْسِهِ، وَ لْيَكُنِ الشُّكْرُ شاغِلاً لَهُ عَلَى مُعافاتِهِ مِمَّا ابْتُلِيَ بِهِ غَيْرُهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 123:

## بدگوئی وغیبت

### اہل تقویٰ کا فریضہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کی بدگوئی اور غیبت سے روکتے ہوئے فرمایا:

جو لوگ معاصی سے دور ہیں گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے اور خداوند تعالیٰ نے جنہیں گناہوں سے پرہیز کی نعمت بخشی ہے ان کے لیے سزاوار یہ ہے کہ ان لوگوں پر جو گناہ گار ہیں اور جن کا شمار اہل ذنوب و معصیت میں ہے ان پر رحم کریں ان کی غیبت نہ کریں ان پر بہتان نہ باندھیں بلکہ مناسب طریقے سے انہیں راہ ہدایت کی طرف مائل کریں۔ شکر و سپاس گزاری ان پر غالب رہے یعنی اس امر کا شکر کہ وہ خود گناہ نہیں کرتے' اور اس امر کی سپاس گزاری کہ دوسرے گناہ گاروں کی غیبت نہیں کرتے۔

## گنہگار.....عیب چین:

وہ عیب چین جو اپنے بھائی کی مذمت کرتا ہے' کیا یہ ان گناہگاروں کی غیبت کرتا ہے جن سے بڑھ کر اس نے خود گناہ کئے اور خدا نے ان کی پردہ پوشی فرمائی؟ اور یہ اپنے بھائی کے پیٹھ پیچھے کیسے اس کی مذمت کرتا ہے' حالانکہ خود بھی اس کشتی کا سوار ہے ویسے ہی گناہ کا مرتکب نہیں ہے تو ایک دوسرے گناہ (غیبت) کا ارتکاب کر رہا ہے' جو اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے' خدا کی قسم' اگر گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا اور گناہ صغیرہ سرزد ہوا ہے تو بھی ہر آئینہ عیب جوئی (غیبت) کی جسارت کرنا' اس گناہ سے بزرگ تر ہے!

## اپنے عیوب:

اے خدا کے بندے! کسی کے گناہ کے باعث اس کی عیب چینی نہ کرنا۔ شاید! توبہ و انابت و استغفار اس نے کر لیا ہو اور خدا نے اس کے گناہ کو بخش دیا ہو۔ تو اپنے نفس سے گناہ صغیرہ پر بھی آسودہ و بے خوف نہ رہ، چھوٹے گناہ کو بھی معمولی نہ سمجھ اور اسے چشم حقارت سے نہ دیکھ ممکن ہے اس کے باعث تو گرفتار عذاب ہو جائے اور تم میں سے جو شخص کسی کے عیب سے واقف ہے اسے چاہیے کہ اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے، اس کی غیبت سے باز رہے اور خدا کا شکر کرے کہ اس نے اس گناہ سے بچایا جس میں دوسرا ابتلا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 124:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ في الاُسْتِسْقاء:

اَلا وَ إِنَّ الْاَرْضَ الَّتِي تُحْمِلُكُمْ، وَ السَّماَ الَّتِي تُظِلُّكُمْ، مُطِيعَتانِ لِرَبِّكُمْ، وَ مَا اَصْبَحَتا تَجُودانِ لَكُمْ بِبَرَكَتِهِما تَوَجُّعاً لَكُمْ، وَ لا زُلْفَةً إِلَيْكُمْ، وَ لا لِخَيْرٍ تَرْجُوانِهِ مِنكُمْ، وَ لكِنْ اُمِرَتا بِمَنافِعِكُمْ فَاَطاعَتا، وَ اُقِيمَتا عَلى حُدُودِ مَصالِحِكُمْ فَقامَتا.

إِنَّ اللّٰهَ يَبْتَلِي عِبادَهُ عِنْدَ الْاَعْمالِ السَّيِّئَةِ بِنَقْصِ الثَّمَراتِ، وَ حَبْسِ الْبَرَكاتِ، وَ إِغْلاقِ خَزآئِنِ الْخَيْراتِ، لِيَتُوبَ تائِبٌ وَ يُقْلِعَ مُقْلِعٌ، وَ يَتَذَكَّرَ مُتَذَكِّرٌ، وَ يَزْدَجِرَ مُزْدَجِرٌ، وَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ سُبْحانَهُ الْاِسْتِغْفارَ سَبَباً لِدُرُورِ الرِّزْقِ، وَ رَحْمَةً لِلْخَلْقِ، فَقالَ :سُبْحانَهُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كانَ غَفّاراً، يُرْسِلِ السَّماَ عَلَيْكُمْ مِدْراراً وَ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوالٍ وَ بَنِينَ وَ يَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَكُمْ اَنْهٰراً فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً اسْتَقْبَلَ تَوْبَتَهُ، وَ اسْتَقالَ خَطِيئَتَهُ، وَ بادَرَ مَنِيَّتَهُ.

اَللّٰهُمَّ إِنّا خَرَجْنا إِلَيْكَ مِنْ تَحْتِ الْاَسْتارِ وَ الْاَكْنانِ، وَ بَعْدَ عَجِيجِ الْبَهائِمِ وَ الْوِلْدانِ، راغِبِينَ

لِی رَحْمَتِكَ، وَ راجِينَ فَضْلَ نِعْمَتِكَ، وَ خائِفِينَ مِنْ عَذابِكَ وَ نِقْمَتِكَ.

اللّٰهُمَّ فاسْقِنا غَيْثَكَ، وَ لا تَجْعَلْنا مِنَ الْقانِطِينَ، وَ لا تُهْلِكْنا بِالسِّنِينَ، وَ لا تُؤاخِذْنا بِما فَعَلَ السُّفَهاءُ مِنّا يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

اللّٰهُمَّ إِنّا خَرَجْنا إِلَيْكَ نَشْكُو إِلَيْكَ ما لا يَخْفى عَلَيْكَ، حِينَ اَلْجَاَتْنَا الْمَضايِقُ الْوَعْرَةُ، وَ اَجاءَتْنا الْمَقاحِطُ الْمُجْدِبَةُ، وَ اَعْيَتْنَا الْمَطالِبُ الْمُتَعَسِّرَةُ، وَ تَلاحَمَتْ عَلَيْنا الْفِتَنُ الْمُسْتَصْعِبَةُ.

اللّٰهُمَّ إِنّا نَسْاَلُكَ اَن لا تَرُدَّنا خائِبِينَ، وَ لا تَقْلِبَنا واجِمِينَ، وَ لا تُخاطِبَنا بِذُنُوبِنا، وَ لا تُقايِسَنا بِاَعْمالِنا.

اللّٰهُمَّ انْشُرْ عَلَيْنا غَيْثَكَ وَ بَرَكَتَكَ وَ رِزْقَكَ وَ رَحْمَتَكَ، وَ اسْقِنا سُقْيا نافِعَةً مُرْوِيَةً مُعْشِبَةً: تُنْبِتُ بِها ما قَدْ فاتَ، وَ تُحْيِي بِها ما قَدْ ماتَ، نافِعَةَ الْحَيا، كَثِيرَةَ الْمُجْتَنى، تُرْوِی بِهَا الْقِيعانَ، وَ تُسِيلُ الْبُطْنانَ، وَ تَسْتَوْرِقُ الْاَشْجارَ، وَ تُرْخِصُ الْاَسْعارَ، إِنَّكَ عَلى ما تَشاءُ قَدِيرٌ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 124:

# قحط سالی کے وقت

### منفعت رسانی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلب باراں کے سلسلہ میں فرمایا:

دیکھو یہ زمین جو تمہیں اٹھائے ہوئے ہے اور یہ آسمان جو تم پر سایہ کرتا ہے دونوں تمہارے پروردگار کے زیر فرمان ہیں۔ یہ اپنی برکتوں سے اس لیے تمہیں مالا مال نہیں کرتے کہ ان کا دل تم پر کڑھتا ہے یا تمہارا تقرب چاہتے ہیں یا کسی بھلائی کے تم سے امیدوار ہیں۔ بلکہ یہ تو تمہاری منفعت رسانی پر مامور ہیں جسے بجالاتے ہیں اور تمہاری مصلحتوں کی حدوں پر انہیں ٹھہرایا گیا ہے چنانچہ یہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔

### بداعمالیوں کی سزا:

البتہ اللہ سبحانہ بندوں کو ان کی بداعمالیوں کے وقت پھلوں کے کم کرنے، برکتوں کے روک لینے اور انعامات کے خزانوں کے بند کردینے سے آزماتا ہے تاکہ توبہ کرنے والا توبہ کرے انکار و سرکشی سے باز آنے والا باز آجائے۔ نصیحت و عبرت حاصل کرنے والا نصیحت و بصیرت حاصل کرے اور گناہوں سے رکنے والا رک جائے۔

## توبہ اور استغفار کے فوائد:

اللہ سبحانہ نے توبہ واستغفار کو روزی کے اترنے کا سبب اور خلق پر رحم کھانے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کا ارشاد ہے کہ اپنے پروردگار سے توبہ واستغفار کرو۔ بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہی تم پر موسلادھار مینہ برساتا ہے اور مال اولاد سے تمہیں سہارا دیتا ہے۔ خدا اُس شخص پر رحم کرے جو توبہ کی طرف متوجہ ہو اور گناہوں سے ہاتھ اٹھانے اور موت سے پہلے نیک اعمال کرے۔

## طلب باراں:

بارالہا! تیری رحمت کی خواہش کرتے ہوئے اور نعمتوں کی فراوانی چاہتے ہوئے اور تیرے عذاب وغضب سے ڈرتے ہوئے ہم پردوں اور گھروں کے گوشوں سے تیری طرف نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت جب کہ چوپائے چیخ رہے ہیں اور بچے چلا رہے ہیں۔ خدایا! ہمیں بارش سے سیراب کردے اور ہمیں مایوس نہ کر اور خشک سالی سے ہمیں ہلاک نہ ہونے دے اور ہم میں سے کچھ بے وقوفوں کے کرتوت پر ہمیں اپنی گرفت میں نہ لے اے رحم کرنے والوں میں بہت رحم کرنے والے خدایا! جب ہمیں سخت تنگیوں نے مضطرب و بے چین کردیا اور قحط سالیوں نے بے بس بنادیا اور شدید حاجتمندیوں نے لاچار بنا ڈالا اور منہ زور فتنوں کا ہم پر تانتا بندھ گیا تو ہم تیری طرف نکل پڑے ہیں گلہ لے کر اس کا جو تجھ سے پوشیدہ نہیں اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں محروم نہ پلٹا اور نہ اس طرح کہ ہم اپنے نفسوں پر پیچ وتاب کھا رہے ہوں اور ہمارے گناہوں کی بنا پر ہم سے عتاب آمیز خطاب نہ کر اور ہمارے کئے کے مطابق ہم سے سلوک نہ کر خداوندا! تو ہم پر باران و برکت اور رزق ورحمت کا دامن پھیلا دے اور ایسی سیرابی سے ہمیں نہال کردے جو فائدہ بخشنے والی اور سیراب کرنے والی اور گھاس پات اگانے والی ہو کہ جس سے تو گئی گذری ہوئی کھیتیوں میں پھر سے روئیدگی لے آئے اور مردہ زمینوں میں حیات کی لہریں دوڑا دے۔ وہ ایسی سیرابی ہو کہ جس کی تر وتازگی سرتاسر فائدہ مند اور چنے ہوئے پھلوں کے انبار لیے ہو جس سے تو ہموار زمینوں کو جل تھل بنادے اور ندی نالے بہادے اور درختوں کو برگ وبار سے سرسبز کردے اور نرخوں کو سستا کردے بلاشبہ تو جو چاہے اس پر قادر ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 125:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ لَيْسَ لِواضِعِ الْمَعْرُوفِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهِ مِنَ الْحَظِّ فِيما اَتَى إِلا مَحْمَدَةُ اللِّئامِ، وَ ثَنا الْاَشْرارِ، وَ مَقالَةُ الْجُهّالِ، مادامَ مُنْعِما عَلَيْهِمْ، ما اَجْوَدَ يَدَهُ وَ هُوَ عَنْ ذاتِ اللّٰهِ بَخِيلٌ. فَمَنْ آتاهُ اللّٰهُ مالاً فَلْيَصِلْ بِهِ الْقَرابَةَ، وَ لْيُحْسِنْ مِنْهُ الضِّيافَةَ، وَ لْيَفُكَّ بِهِ الْاَسِيرَ وَ الْعانِيَ، وَ

لِيُعْطِ مِنْهُ الْفَقِيْرَ وَ الْغَارِمَ، وَ لْيَصْبِرْ نَفْسَهُ عَلَى الْحُقُوقِ وَ النَّوَآئِبِ ابْتِغَاءَ الثَّوَابِ، فَإِنَّ فَوْزًا بِهٰذِهِ الْخِصَالِ شَرَفُ مَكَارِمِ الدُّنْيَا، وَ دَرْكُ فَضَائِلِ الْآخِرَةِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 125:

# جہاں جس کی تعریف کریں

### اللہ کے معاملہ میں:

یادرکھو! غیر مستحق کے ساتھ احسان کرنے والے اور نااہل کے ساتھ نیکی کرنے والے کے حصہ میں کمینے لوگوں کی تعریف اور بدترین افراد کی مدح وثنا ہی آتی ہے اور وہ جب تک کرم کرتا رہتا ہے جہال کہتے رہتے ہیں کہ کس قدر کریم اور سخی ہے یہ شخص حالانکہ اللہ کے معاملہ میں یہی شخص بخیل بھی ہوتا ہے۔

### مالداروں کے فرائض:

دیکھو! اگر خدا کسی شخص کو مال دے تو اس کا فرض ہے کہ قرابتداروں کا خیال رکھے، مہمان نوازی کرے، قیدیوں اور خستہ حالوں کو آزاد کرائے، فقیروں اور قرضداروں کی امداد کرے، اپنے نفس کو حقوق کی ادائیگی اور مصائب پر آمادہ کرے کہ اس میں ثواب کی امید پائی جاتی ہے اور ان تمام خصلتوں کے حاصل کرنے ہی میں دنیا کی شرافتیں اور کرامتیں ہیں اور انہیں سے آخرت کے فضائل بھی حاصل ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 126:

## و من خطبة له لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ قَدِ اسْتَشَارَهُ عمر بن الخطاب فِي الشُّخُوصِ لِقِتَالِ الْفُرْسِ بِنَفْسِه:

إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَمْ يَكُنْ نَصْرُهُ وَ لَا خِذْلَانُهُ بِكَثْرَةٍ وَ لَا بِقِلَّةٍ، وَ هُوَ دِينُ اللّٰهِ الَّذِي أَظْهَرَهُ، وَ جُنْدُهُ الَّذِي أَعَدَّهُ وَ أَمَدَّهُ، حَتّٰى بَلَغَ مَا بَلَغَ وَ طَلَعَ حَيْثُمَا طَلَعَ، وَ نَحْنُ عَلٰى مَوْعُودٍ مِّنَ اللّٰهِ، وَ اللّٰهُ مُنْجِزٌ وَعْدَهُ، وَ نَاصِرٌ جُنْدَهُ،

وَ مَكانُ الْقَيِّمِ بِالْاَمْرِ مَكانُ النِّظامِ مِنَ الْخَرَزِ، يَجْمَعُهُ وَ يَضُمُّهُ، فَإِذَا انْقَطَعَ النِّظامُ تَفَرَّقَ وَ ذَهَبَ، ثُمَّ لَمْ يَجْتَمِعْ بِحَذافِيرِهِ اَبَدًا، وَالْعَرَبُ الْيَوْمَ وَ إِنْ كانُوا قَلِيلاً فَهُمْ كَثِيرُونَ بِالْإِسْلامِ، عَزِيزُونَ بِالاجْتِماعِ، فَكُنْ قُطْبًا، وَاسْتَدِرِ الرَّحى بِالْعَرَبِ وَ اَصْلِهِمْ دُونَكَ نارَالْحَرْبِ، فَإِنَّكَ إِنْ شَخَصْتَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ انْتَقَضَتْ عَلَيْكَ الْعَرَبُ مِنْ اَطْرافِها وَ اَقْطارِها حَتّٰى يَكُونَ ما تَدَعُ وَراءَكَ مِنَالْعَوْراتِ اَهَمَّ إِلَيْكَ مِمّا بَيْنَ يَدَيْكَ.

إِنَّ الْاَعاجِمَ إِنْ يَنْظُرُوا إِلَيْكَ غَدًا يَقُولُوا :هٰذا اَصْلُ الْعَرَبِ فَإِذَا اقْتَطَعْتُمُوهُ اسْتَرَحْتُمْ، فَيَكُونُ ذٰلِكَ اَشَدَّ لِكَلَبِهِمْ عَلَيْكَ، وَ طَمَعِهِمْ فِيكَ، فَاَمّا ما ذَكَرْتَ مِنْ مَسِيرِ الْقَوْمِ إِلَى قِتالِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحانَهُ هُوَ اَكْرَهُ لِمَسِيرِهِمْ مِنْكَ، وَ هُوَ اَقْدَرُ عَلَى تَغْيِيرِ ما يَكْرَهُ، وَ اَمّا ما ذَكَرْتَ مِنْ عَدَدِهِمْ فَإِنّا لَمْ نَكُنْ نُقاتِلُ فِيما مَضَى بِالْكَثْرَةِ، وَ إِنَّما كُنّا نُقاتِلُ بِالنَّصْرِ وَالْمَعُونَةِ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 126:**

## سلطنت میں حاکم کی حیثیت

جب حضرت عمر ابن خطاب نے جنگ فارس میں شریک ہونے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا:

اس امر میں کامیابی و ناکامیابی کا دارومدار فوج کی کمی بیشی پر نہیں رہا۔ یہ تو اللہ کا دین ہے جسے اس نے سب دینوں پر غالب رکھا ہے اور اسی کا لشکر ہے جسے اس نے تیار کیا ہے اور اس کی ایسی نصرت کی ہے کہ وہ بڑھ کر اپنی موجودہ حد تک پہنچ گیا ہے اور پھیل کر اپنے موجودہ پھیلاؤ پر آ گیا ہے۔ ہم سے اللہ کا ایک وعدہ ہے اور وہ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور اپنے لشکر کی خود ہی مدد کرے گا۔ امور سلطنت میں حاکم کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو مہروں میں ڈورے کی جو انہیں سمیٹ کر رکھتا ہے۔ جب ڈورا ٹوٹ جائے تو سب مہرے بکھر جائیں گے اور پھر کبھی سمٹ نہ سکیں گے۔ آج عرب والے اگرچہ گنتی میں کم ہیں مگر اسلام کی وجہ سے وہ بہت ہیں اور اتحاد باہمی کے سبب سے فتح و غلبہ پانے والے ہیں تم اپنے مقام پر کھونٹی کی طرح جمے رہو اور عرب کا نظم و نسق برقرار رکھو اور انہی کو جنگ کی آگ کا مقابلہ کرنے دو۔ اس لیے کہ اگر تم نے اس سرزمین کو چھوڑا تو عرب اطراف و جوانب سے تم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یہاں تک کہ تمہیں اپنے سامنے کے حالات سے زیادہ ان مقامات کی فکر ہو جائے گی جنہیں تم اپنے پس پشت غیر محفوظ چھوڑ کر گئے ہو کل اگر عجم والے تمہیں دیکھیں گے تو آپس میں یہ کہیں گے کہ یہ ہے سردار عرب اگر تم نے اس کا قلع قمع کر دیا تو آسودہ ہو جاؤ گے تو اس کی وجہ سے ان کی حرص و طمع تم پر زیادہ ہو جائے گی۔ لیکن یہ جو تم

کہتے ہو کہ وہ لوگ مسلمانوں سے لڑنے بھڑنے کے لیے چل کھڑے ہوئے ہیں تو اللہ ان کے بڑھنے کو تم سے زیادہ برا سمجھتا ہے اور وہ جسے برا سمجھے اس کے بدلنے اور روکنے پر بہت قدرت رکھتا ہے اور ان کی تعداد کے متعلق جو کہتے ہو کہ وہ بہت ہیں تو ہم سابق میں کثرت کے بل بوتے پر نہیں لڑا کرتے تھے۔ بلکہ اللہ کی تائید و نصرت کے سہارے پر۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 127:**

## وَ من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّما اَنْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيا غَرَضٌ تَنْتَضِلُ فِيهِ الْمَنايا، مَعَ كُلِّ جَرْعَةٍ شَرَقٌ، وَ فِيْ كُلِّ اَكْلَةٍ غَصَصٌ، لا تَنالُونَ مِنْها نِعْمَةً اِلاّ بِفِراقِ اُخْرى، وَ لا يُعَمَّرُ مُعَمَّرٌ مِنْكُمْ يَوْما مِنْ عُمُرِهِ اِلاّ بِهَدْمِ آخَرَ مِنْ اَجَلِهِ، وَ لا تُجَدَّدُ لَهُ زِيادَةٌ فِي اُكُلِهِ اِلاّ بِنَفادِ ما قَبْلَها مِنْ رِزْقِهِ، وَ لا يَحْيى لَهُ اَثَرٌ اِلاّ ماتَ لَهُ اَثَرٌ، وَ لا يَتَجَدَّدُ لَهُ جَدِيدٌ اِلا بَعْدَ اَنْ يَخْلَقَ لَهُ جَدِيدٌ، وَ لا تَقُومُ لَهُ نابِتَةٌ اِلاّ وَ تَسْقُطُ مِنْهُ مَحْصُودَةٌ.

وَ قَدْ مَضَتْ اُصُولٌ نَحْنُ فُرُوعُها، فَما بَقاءُ فَرْعٍ بَعْدَ ذَهابِ اَصْلِهِ؟!

### مِنْهَا:

وَ ما اُحْدِثَتْ بِدْعَةٌ اِلاّ تُرِكَ بِها سُنَّةٌ، فَاتَّقُوا الْبِدَعَ، وَالْزَمُوا الْمَهْيَعَ، اِنَّ عَوازِمَ الْاُمُورِ اَفْضَلُها، وَ اِنَّ مُحْدِثاتِها شِرارُها۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 127:**

## مذمت دنیا و بدعت

**انعامات:**

لوگو! تم اس دنیا میں زندگی گذار رہے ہو جہاں موت کے تیروں کے مستقل ہدف ہو۔ یہاں ہر گھونٹ کے ساتھ اچھو ہے اور ہر لقمہ کے ساتھ گلے کا پھندہ۔ یہاں کوئی نعمت اس وقت تک نہیں ملتی ہے جب تک دوسری ہاتھ سے نکل نہ جائے اور یہاں کی زندگی میں ایک دن کا بھی اضافہ نہیں ہوتا ہے جب تک ایک دن کم نہ ہو جائے۔ یہاں کے کھانے میں زیادتی

بھی پہلے رزق کے خاتمہ کے بعد ہاتھ آتی ہے اور کوئی اثر بھی پہلے نشان کے مٹ جانے کے بعد ہی زندہ ہوتا ہے۔ ہر جدید کے لئے ایک جدید کو قدیم بننا پڑتا ہے اور ہر گھاس کے اگنے کے لئے ایک کھیت کو کاٹنا پڑتا ہے۔ پرانے بزرگ جو ہماری اصل تھے گذر گئے اب ہم ان کی شاخیں ہیں اور کھلی ہوئی بات ہے کہ اصل کے چلے جانے کے بعد فرع کی بقا ہی کیا ہوتی ہے۔

**مذمت بدعت:**

کوئی بدعت اس وقت تک ایجاد نہیں ہوتی ہے جب تک کوئی سنت مرنہ جائے۔ لہٰذا بدعتوں سے ڈرو اور سیدھے راستہ پر قائم رہو کہ مستحکم ترین معاملات ہی بہتر ہوتے ہیں اور دین میں جدید ایجادات ہی بدترین شے ہوتی ہیں۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 128:**

## و من خطبة له قَبْلَ مَوْتِه

اَيُّهَا النَّاسُ، كُلُّ امْرِءٍ لاقٍ ما يَفِرُّ مِنْهُ فِي فِرارِهِ، وَالْاَجَلُ مَساقُ النَّفْسِ، وَالْهَرَبُ مِنْهُ مُوافاتُهُ، كَمْ اَطْرَدْتُ الْاَيّامَ اَبْحَثُها عَنْ مَكْنُونِ هذَا الْاَمْرِ فَاَبَى اللّٰهُ اِلا اِخْفاءَهُ، هَيْهاتَ عِلْمٌ مَخْزُونٌ.

اَمّا وَصِيَّتِي: فَاللّٰهَ لا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئا، وَ مُحَمَّدا ص فَلا تُضَيِّعُوا سُنَّتَهُ، اَقِيمُوا هَذَيْنِ الْعَمُودَيْنِ، وَاَوْقِدُوا هَذَيْنِ الْمِصْباحَيْنِ، وَ خَلاكُمْ ذَمٌّ مَا لَمْ تَشْرُدُوا.

حَمَلَ كُلُّ امْرِءٍ مِنْكُمْ مَجْهُودَهُ، وَ خُفِّفَ عَنِ الْجَهَلَةِ رَبٌّ رَحِيمٌ، وَدِينٌ قَوِيمٌ، وَ اِمامٌ عَلِيمٌ، اَنَا بِالْاَمْسِ صاحِبُكُمْ، وَ اَنَا الْيَوْمَ عِبْرَةٌ لَكُمْ، وَ غَدا مُفارِقُكُمْ، غَفَرَاللّٰهُ لِي وَلَكُمْ، اِنْ تَثْبُتِ الْوَطْاَةُ فِي هَذِهِ الْمَزَلَّةِ فَذاكَ، وَ اِنْ تَدْحَضِ الْقَدَمُ فَاِنّا كُنّا فِي اَفْيا اَغْصانٍ، وَ مَهابِّ رِياحٍ، وَ تَحْتَ ظِلِّ غَمامٍ، اضْمَحَلَّ فِي الْجَوِّ مُتَلَفَّقُها، وَ عَفا فِي الْاَرْضِ مَخَطُّها، وَ اِنَّما كُنْتُ جارا جاوَرَكُمْ بَدَنِي اَيّاما، وَسَتُعْقَبُونَ مِنِّي جُثَّةً خَلاً، ساكِنَةً بَعْدَ حَراكٍ، وَ صامِتَةً بَعْدَ نُطوقٍ، لِيَعِظْكُمْ هُدُوِّي وَ خُفُوتُ اِطْراقِي وَ سُكُونُ اَطْرافِي، فَاِنَّهُ اَوْعَظُ لِلْمُعْتَبِرِينَ مِنَ الْمَنْطِقِ الْبَلِيغِ وَالْقَوْلِ الْمَسْمُوعِ.

وَدَاعِي لَكُمْ وَداعُ امْرِءٍ مُرْصِدٍ لِلتَّلاقِي، غَدا تَرَوْنَ اَيّامِي، وَ يُكْشَفُ لَكُمْ عَنْ سَرائِرِي، وَ تَعْرِفُونَنِي بَعْدَ خُلُوِّ مَكانِي، وَ قِيامِ غَيْرِي مَقامِي۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 128:

# وقت وصال نصائح

### موت کے بھید:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصال سے پہلے فرمایا:

اے لوگو! ہر شخص اسی چیز کا سامنا کرنے والا ہے جس سے وہ راہ فرار اختیار کیے ہوئے ہے اور جہاں زندگی کا سفر کھینچ کر لے جاتا ہے، وہی حیات کی منزل منتہا ہے اور موت سے بھاگنا اسے پالینا ہے۔ میں نے اس موت کے چھپے ہوئے بھیدوں کی جستجو میں کتنا ہی زمانہ گزارا مگر مشیت ایزدی یہی رہی کہ اس کی تفصیلات بے نقاب نہ ہوں۔ اس کی منزل تک رسائی کہاں وہ تو ایک پوشیدہ علم ہے۔

### اسلام کے دو اہم ترین ستون:

وہاں میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ اور محمد ﷺ کی سنت کو ضائع و برباد نہ کرو۔ ان دونوں ستونوں کو قائم و برقرار رکھو اور ان دونوں چراغوں کو روشن کیے رہو۔

### انتشار سے بچاؤ:

جب تک منتشر و پراگندہ نہیں ہوتے تم میں کوئی برائی نہیں آئے گی۔ تم میں سے ہر شخص اپنی وسعت بھر بوجھ اٹھائے۔ نہ جاننے والوں کا بوجھ بھی ہلکا رکھا گیا ہے کیونکہ اللہ رحم کرنے والا دین سیدھا کہ جس میں کوئی الجھاؤ نہیں اور پیغمبر عالم و دانا ہے۔

### اموات..... موجب عبرت:

میں کل تمہارا ساتھی تھا اور آج تمہارے لیے عبرت بنا ہوا ہوں اور کل تم سے چھوٹ جاؤں گا۔ خدا مجھے اور تمہیں مغفرت عطا کرے۔

اگر اس پھسلنے کی جگہ پر قدم جمے رہے تو خیر اور اگر قدموں کا جماؤ اکھڑ گیا تو ہم بھی انہی گھنی شاخوں کی چھاؤں ہوا کی گزرگاہوں اور چھائے ہوئے ابر کے سایوں میں تھے لیکن اس کے یہ بہ قدم جمے ہوئے تھے چھٹ گئے اور ہوا کے نشانات مٹ مٹا گئے۔

## حقیقی پندونصیحت:

میں تمہارا ہمسایہ تھا کہ میرا جسم چند دن تمہارے پڑوس میں رہا اور میرے مرنے کے بعد مجھے جسد بے روح پاؤ گے کہ جو حرکت کرنے کے بعد تھم گیا اور بولنے کے بعد خاموش ہو گیا تاکہ میرا یہ سکون اور ٹھہراؤ اور آنکھوں کا مندھ جانا اور ہاتھ پیروں کا بے حس وحرکت ہو جانا تمہیں پندونصیحت کرے، کیونکہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے یہ منظر بلیغ کلموں اور کان میں پڑنے والی باتوں سے زیادہ موعظت وعبرت دلانے والا ہوتا ہے۔ میں تم سے اس طرح رخصت ہو رہا ہوں جیسے کوئی شخص کسی کی ملاقات کے لیے چشم براہ ہو۔ کل تم میرے اس دور کو یاد کرو گے۔ اور میری نیتیں کھل کر تمہارے سامنے آجائیں گی اور میری جگہ کے خالی ہونے اور دوسروں کے اس مقام پر آنے سے تمہیں میری قدر ومنزلت کی پہچان ہوگی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 129:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

قَدْ قامَتِ الْفِئَةُ الْباغِيَةُ فَأَيْنَ الْمُحْتَسِبُونَ؟ قَدْ سُنَّتْ لَهُمُ السُّنَنُ، وَ قُدِّمَ لَهُمُ الْخَبَرُ، وَ لِكُلِّ ضَلَّةٍ عِلَّةٌ، وَلِكُلِّ ناكِثٍ شُبْهَةٌ، وَاللّٰهِ لا أَكُونُ كَمُسْتَمِعِ اللَّدْمِ، يَسْمَعُ النّاعِيَ، وَ يَحْضُرُ الْباكِيَ ثُمَّ لا يَعْتَبِرُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 129:

### گمراہی کا سبب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے بارے میں فرمایا:

دیکھو باغی گروہ اٹھ کھڑا ہوا ہے تو راہ خدا میں کام کرنے والے کہاں چلے گئے جب کہ ان کے لئے راستے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور انہیں اس کی اطلاع دی جا چکی ہے؟ میں جانتا ہوں کہ ہر گمراہی کا ایک سبب ہوتا ہے اور ہر عہد شکن ایک شبہ ڈھونڈھ لیتا ہے لیکن میں اس شخص کے مانند نہیں ہو سکتا ہوں جو ماتم کی آواز سنتا ہے موت کی سنائی کانوں تک آتی ہے۔ لوگوں کا گریہ دیکھتا ہے اور پھر عبرت حاصل نہیں کرتا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 130:

اَلا إِنَّ اللّٰهَ تَعالَى قَدْ كَشَفَ الْخَلْقَ كَشْفَةً لا. أَنَّهُ جَهِلَ ما أَخْفَوْهُ مِنْ مَصُونِ أَسْرارِهِمْ وَ مَكْنُونِ ضَمائِرِهِمْ، وَ لَكِنْ لِيَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً، فَيَكُونَ الثَّوابُ جَزاءً وَ الْعِقابُ بَواءً، فضل اهل البيت أَيْنَ الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّهُمُ الرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ دُونَنا؟ كَذِباً وَ بَغْياً عَلَيْنا، أَنْ رَفَعَنَا اللّٰهُ وَ وَضَعَهُمْ، وَ أَعْطانا وَ حَرَمَهُمْ، وَ أَدْخَلَنا وَ أَخْرَجَهُمْ، بِنا يُسْتَعْطَى الْهُدَى، وَ يُسْتَجْلَى الْعَمَى. إِنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ غُرِسُوا فِي هَذَا الْبَطْنِ مِنْ هاشِمٍ، لا تَصْلُحُ عَلَى سِواهُمْ، وَ لا تَصْلُحُ الْوُلاةُ مِنْ غَيْرِهِمْ.

### مِنْهَا:

آثَرُوا عاجِلاً، وَ أَخَّرُوا آجِلاً، وَ تَرَكُوا صافِياً، وَ شَرِبُوا آجِناً، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى فاسِقِهِمْ وَ قَدْ صَحِبَ الْمُنْكَرَ فَأَلِفَهُ وَ بَسِئَ بِهِ وَ وافَقَهُ، حَتَّى شابَتْ عَلَيْهِ مَفارِقُهُ، وَ صُبِغَتْ بِهِ خَلائِقُهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ مُزْبِداً كَالتَّيّارِ لا يُبالِي ما غَرَّقَ، أَوْ كَوَقْعِ النّارِ فِي الْهَشِيمِ لا يَحْفِلُ ما حَرَّقَ!

أَيْنَ الْعُقُولُ الْمُسْتَصْبِحَةُ بِمَصابِيحِ الْهُدَى، وَ الْأَبْصارُ اللّامِحَةُ إِلَى مَنارِ التَّقْوَى؟ أَيْنَ الْقُلُوبُ الَّتِي وُهِبَتْ لِلّٰهِ وَ عُوقِدَتْ عَلَى طاعَةِ اللّٰهِ؟ ازْدَحَمُوا عَلَى الْحُطامِ، وَ تَشاحُّوا عَلَى الْحَرامِ، وَ رُفِعَ لَهُمْ عَلَمُ الْجَنَّةِ وَ النّارِ فَصَرَفُوا عَنِ الْجَنَّةِ وُجُوهَهُمْ، وَ أَقْبَلُوا إِلَى النّارِ بِأَعْمالِهِمْ، وَ دَعاهُمْ رَبُّهُمْ فَنَفَرُوا وَ وَلَّوْا، وَ دَعاهُمُ الشَّيْطانُ فَاسْتَجابُوا وَ أَقْبَلُوا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 130:

# لطائفات ربانی

### بے مثل:

تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جو خلق کائنات سے اپنے وجود کا اور پیدا شدہ مخلوقات سے اپنے قدیم وازلی ہونے کا اور ان کی باہمی شباہت سے اپنے بے نظیر ہونے کا پتہ دینے والا ہے۔ نہ حواس اسے چھو سکتے ہیں اور نہ پردے اسے چھپا سکتے ہیں چونکہ بنانے والے اور بننے والے، گھیرنے والے اور گھرنے والے، پالنے والے اور پرورش پانے والے میں فرق ہوتا ہے۔ وہ ایک ہے لیکن نہ ویسا کہ جو شمار میں آئے۔ وہ پیدا کرنے والا ہے لیکن نہ اس معنی سے کہ اسے حرکت کرنا اور تعب اٹھانا پڑے۔ وہ سننے والا ہے لیکن کسی عضو کے ذریعے سے نہیں اور دیکھنے والا ہے لیکن نہ اس طرح کہ آنکھیں پھیلائے۔

وہ حاضر ہے لیکن نہ اس طرح کہ چھوا جا سکے۔ وہ جدا ہے نہ اس طرح کہ بیچ میں فاصلہ کی دوری ہو۔ وہ ظاہر ہے مگر آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔ وہ ذات پوشیدہ ہے۔

## اقتدارِ مطلق والا:

وہ سب چیزوں سے اس لیے علیحدہ ہے کہ وہ ان پر چھایا ہوا ہے اور ان پر اقتدار رکھتا ہے۔ تمام چیزیں اس لیے اس سے جدا ہیں کہ وہ اس کے سامنے جھکی ہوئی اور اس کی طرف پلٹنے والی ہیں۔

## علاوہ از ذات:

جس نے ذات کے علاوہ اس کے لیے صفات تجویز کی اس نے اس کی حد بندی کر دی اور جس نے اسے محدود خیال کیا وہ اسے شمار میں آنے والی چیزوں کی قطار میں لے آیا اور جس نے اسے شمار کے قابل سمجھ لیا اس نے اس کی قدامت ہی سے انکار کر دیا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کیسا ہے؟ وہ اس کے لیے الگ سے صفتیں ڈھونڈھنے لگا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے اسے کسی جگہ میں محدود سمجھ لیا۔

## علم وقدرت:

اس وقت بھی عالم تھا جب کہ معلوم کا وجود نہ تھا اور اس وقت بھی رب تھا جب کہ پرورش پانے والے نہ تھے اور اس وقت بھی قادر تھا جب کہ یہ زیر قدرت آنے والی مخلوق نہ تھی۔

## آئمہ دین:

اُبھرنے والا اُبھر آیا، چمکنے والا چمک اُٹھا اور ظاہر ہونے والا ظاہر ہوا۔ ٹیڑھے معاملے سیدھے ہو گئے۔ اللہ نے جماعت کو جماعت سے اور زمانہ کو زمانہ سے بدل دیا ہے۔ ہم اس انقلاب کے اس طرح منتظر تھے جس طرح قحط زدہ بارش کا منتظر ہوتا ہے۔ بلاشبہ آئمہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے حاکم ہیں اور اس کو بندوں سے پہچنوانے والے ہیں۔ جنت میں وہی جائے گا جسے ان کی معرفت ہو اور وہ بھی اُسے پہچانیں۔ دوزخ میں وہی ڈالا جائے گا جو نہ انہیں پہچانے اور نہ وہ اُسے پہچانیں۔

## اخرجت للناس:

اللہ نے تمہیں اسلام کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور اس کے لیے تمہیں چھانٹ لیا ہے اور یہ اس طرح کہ اسلام سلامتی کا نام اور عزت انسانی کا سرمایہ ہے اس کی راہ کو اللہ نے تمہارے لئے چن لیا ہے اور اس کے کھلے ہوئے احکام اور چھپی ہوئی حکمتوں سے اس کے دلائل واضح کر دیئے ہیں۔ نہ اس کے عجائبات مٹنے والے ہیں اور نہ اس کے لطائف ختم ہونے والے ہیں۔

**نیکیوں کے دروازے:**

اسی میں نعمتوں کی بارشیں اور تاریکیوں کے چراغ ہیں۔ اسی کی کنجیوں سے نیکیوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسی کے چراغوں سے تیرگیوں کا دامن چاک کیا جاتا ہے۔

**ممنوعہ مقامات:**

خدا نے اس کے ممنوعہ مقامات سے روکا ہے اور اس کی چراگاہوں میں چرنے کی اجازت دی ہے۔ شفا چاہنے والے کے لیے اس میں شفا اور بے نیازی چاہنے والے کے لیے اس میں بے نیازی ہے۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 131:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَاَخَذُوا يَمِينًا وَ شِمَالاً طَعْنًا فِي مَسَالِكِ الْغَيِّ، وَ تَرْكًا لِمَذَاهِبِ الرُّشْدِ، فَلَا تَسْتَعْجِلُوا مَا هُوَ كَائِنٌ مُرْصَدٌ، وَ لَا تَسْتَبْطِئُوا مَا يَجِيءُ بِهِ الْغَدُ، فَكَمْ مِنْ مُسْتَعْجِلٍ بِمَا إِنْ اَدْرَكَهُ وَدَّ اَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْهُ، وَ مَا اَقْرَبَ الْيَوْمَ مِنْ تَبَاشِيرِ غَدٍ.

يَا قَوْمِ هَذَا إِبَّانُ وُرُودِ كُلِّ مَوْعُودٍ، وَ دُنُوٌّ مِنْ طَلْعَةِ مَا لَا تَعْرِفُونَ.

اَلَا وَإِنَّ مَنْ اَدْرَكَهَا مِنَّا يَسْرِي فِيهَا بِسِرَاجٍ مُنِيرٍ، وَ يَحْذُو فِيهَا عَلَى مِثَالِ الصَّالِحِينَ، لِيَحُلَّ فِيهَا رِبْقًا وَ يُعْتِقَ فِيهَا رِقًّا، وَ يَصْدَعَ شَعْبًا، وَ يَشْعَبَ صَدْعًا، فِي سُتْرَةٍ عَنِ النَّاسِ لَا يُبْصِرُ الْقَائِفُ اَثَرَهُ وَ لَوْ تَابَعَ نَظَرَهُ، ثُمَّ لَيُشْحَذَنَّ فِيهَا قَوْمٌ شَحْذَ الْقَيْنِ النَّصْلَ، تُجْلَى بِالتَّنْزِيلِ اَبْصَارُهُمْ، وَ يُرْمَى بِالتَّفْسِيرِ فِي مَسَامِعِهِمْ، وَ يُغْبَقُونَ كَاْسَ الْحِكْمَةِ بَعْدَ الصَّبُوحِ.

### مِنْهَا:

وَ طَالَ الْاَمَدُ بِهِمْ لِيَسْتَكْمِلُوا الْخِزْيَ، وَ يَسْتَوْجِبُوا الْغِيَرَ، حَتَّى إِذَا اخْلَوْلَقَ الْاَجَلُ، وَاسْتَرَاحَ قَوْمٌ إِلَى الْفِتَنِ، وَاشْتَالُوا عَنْ لَقَاحِ حَرْبِهِمْ لَمْ يَمُنُّوا عَلَى اللّٰهِ بِالصَّبْرِ، وَ لَمْ يَسْتَعْظِمُوا بَذْلَ اَنْفُسِهِمْ فِي حَقٍّ، حَتَّى إِذَا وَافَقَ وَارِدُ الْقَضَاءِ انْقِطَاعَ مُدَّةِ الْبَلَاءِ، حَمَلُوا بَصَائِرَهُمْ عَلَى اَسْيَافِهِمْ، وَ دَانُوا لِرَبِّهِمْ بِاَمْرِ وَاعِظِهِمْ حَتَّى إِذَا قَبَضَ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ رَجَعَ قَوْمٌ عَلَى الْاَعْقَابِ، وَغَالَتْهُمُ السُّبُلُ، وَاتَّكَلُوا عَلَى الْوَلَائِجِ وَ وَصَلُوا غَيْرَ الرَّحِمِ وَ هَجَرُوا السَّبَبَ

الَّذِی اُمِرُوا بِمَوَدَّتِہِ، وَ نَقَلُوا الْبِنَآ عَنْ رَصِّ اَسَاسِہِ، فَبَنَوْہُ فِی غَیْرِ مَوْضِعِہِ، مَعَادِنُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ، وَ اَبْوَابُ کُلِّ ضَارِبٍ، فِیْ غَمْرَۃٍ قَدْ مَارُوا فِی الْحَیْرَۃِ، وَ ذَھَلُوا فِی السَّکْرَۃِ عَلَی سُنَّۃٍ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ مِنْ مُنْقَطِعٍ اِلَی الدُّنْیَا رَاکِنٍ، اَوْ مُفَارِقٍ لِلدِّیْنِ مُبَایِنٍ

☆☆☆

خطبہ نمبر 131:

# معاشرتی برائیاں

## اہل معصیت:

جن لوگوں کا دامن خطاؤں سے پاک صاف ہے اور بفضل الٰہی گناہوں سے محفوظ ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ گناہگاروں اور خطاکاروں پر رحم کریں اور اس چیز کا شکر ہے کہ اللہ نے انہیں گناہوں سے بچائے رکھا ہے ان پر غالب اور دوسروں کے عیب اچھالنے) سے مانع رہے چہ جائیکہ وہ عیب لگانے والا اپنے کسی بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی کرے اور اس کے عیب بیان کر کے طعن و تشنیع کرے یہ آخر خدا کی اس پردہ پوشی کو کیوں نہیں یاد کرتا جو اس نے خود اس کے ایسے گناہوں پر کی ہے جو اس گناہ سے بھی جس کی وہ غیبت کر رہا ہے بڑے تھے اور کیونکر کسی ایسے گناہ کی بنا پر اس کی برائی کرتا ہے جب کہ خود بھی ویسے ہی گناہ کا مرتکب ہو چکا ہے اور اگر بعینہٖ ویسا گناہ نہیں بھی کیا تو ایسے گناہ کیے ہیں کہ جو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر تھے۔ خدا کی قسم! اگر اس نے گناہ کبیرہ نہیں بھی کیا تھا اور صرف صغیرہ کا مرتکب ہوا تھا تب بھی اس کا لوگوں کے عیوب بیان کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

## عیب و تہمت لگانے کی ممانعت:

اے خدا کے بندے اجھٹ سے کسی پر گناہ کا عیب نہ لگا! شاید اللہ نے وہ بخش دیا ہو اور اپنے کسی چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے لیے بھی اطمینان نہ کرنا شاید کہ اس پر تجھے عذاب ہو۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی کسی دوسرے کے عیوب جانتا ہو۔ اسے ان کے اظہار سے باز رہنا چاہیئے اس علم کی وجہ سے جو خود اسے اپنے گناہوں کے متعلق ہے اور اس امر کا شکر کہ اللہ نے اسے ان چیزوں سے محفوظ رکھا ہے کہ جن میں دوسرے مبتلا ہیں کسی اور طرف سے متوجہ نہ ہونے دے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 132:

# و من خطبة له عليه السّلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَاشِي فِي الْخَلْقِ حَمْدُهُ وَ الْغَالِبِ جُنْدُهُ وَ الْمُتَعَالِي جَدُّهُ، اَحْمَدُهُ عَلٰى نِعَمِهِ التُّوَامِ، وَ آلَائِهِ الْعِظَامِ، الَّذِي عَظُمَ حِلْمُهُ فَعَفَا، وَ عَدَلَ فِي كُلِّ مَا قَضٰى، وَ عَلِمَ مَا يَمْضِي وَ مَا مَضٰى، مُبْتَدِعِ الْخَلَائِقِ بِعِلْمِهِ، وَ مُنْشِئِهِمْ بِحُكْمِهِ، بِلَا اقْتِدَاءٍ وَ لَا تَعْلِيمٍ، وَ لَا احْتِذَاءٍ لِمِثَالِ صَانِعٍ حَكِيمٍ، وَ لَا إِصَابَةِ خَطَإٍ، وَ لَا حَضْرَةِ مَلَإٍ.

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ ابْتَعَثَهُ وَ النَّاسُ يَضْرِبُونَ فِي غَمْرَةٍ، وَ يَمُوجُونَ فِي حَيْرَةٍ، قَدْ قَادَتْهُمْ اَزِمَّةُ الْحَيْنِ، وَ اسْتَغْلَقَتْ عَلٰى اَفْئِدَتِهِمْ اَقْفَالُ الرَّيْنِ.

اُوصِيكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ الْمُوجِبَةُ عَلَى اللّٰهِ حَقَّكُمْ، وَ اَنْ تَسْتَعِينُوا عَلَيْهَا بِاللّٰهِ، وَ تَسْتَعِينُوا بِهَا عَلَى اللّٰهِ، فَإِنَّ التَّقْوٰى فِي الْيَوْمِ الْحِرْزُ وَ الْجُنَّةُ، وَ فِي غَدٍ الطَّرِيقُ إِلَى الْجَنَّةِ مَسْلَكُهَا وَاضِحٌ، وَ سَالِكُهَا رَابِحٌ، وَ مُسْتَوْدَعُهَا حَافِظٌ، لَمْ تَبْرَحْ عَارِضَةً نَفْسَهَا عَلَى الْاُمَمِ الْمَاضِينَ مِنْكُمْ وَ الْغَابِرِينَ لِحَاجَتِهِمْ إِلَيْهَا غَدًا إِذَا اَعَادَ اللّٰهُ مَا اَبْدٰى، وَ اَخَذَ مَا اَعْطٰى، وَ سَاَلَ عَمَّا اَسْدٰى، فَمَا اَقَلَّ مَنْ قَبِلَهَا وَ حَمَلَهَا حَقَّ حَمْلِهَا.

اُولٰئِكَ الْاَقَلُّونَ عَدَدًا، وَ هُمْ اَهْلُ صِفَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ إِذْ يَقُولُ: (وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ) فَاَهْطِعُوا بِاَسْمَاعِكُمْ إِلَيْهَا، وَ وَاكِظُوا بِجِدِّكُمْ عَلَيْهَا، وَ اعْتَاضُوهَا مِنْ كُلِّ سَلَفٍ خَلَفًا وَ مِنْ كُلِّ مُخَالِفٍ مُوَافِقًا.

اَيْقِظُوا بِهَا نَوْمَكُمْ، وَ اقْطَعُوا بِهَا يَوْمَكُمْ وَ اَشْعِرُوهَا قُلُوبَكُمْ، وَ ارْحَضُوا بِهَا ذُنُوبَكُمْ، وَ دَاوُوا بِهَا الْاَسْقَامَ وَ بَادِرُوا بِهَا الْحِمَامَ وَ اعْتَبِرُوا بِمَنْ اَضَاعَهَا، وَ لَا يَعْتَبِرَنَّ بِكُمْ مَنْ اَطَاعَهَا.

اَلَا فَصُونُوهَا وَ تَصَوَّنُوا بِهَا، وَ كُونُوا عَنِ الدُّنْيَا نُزَّاهًا، وَ إِلَى الْآخِرَةِ وُلَّاهًا، وَ لَا تَضَعُوا مَنْ رَفَعَتْهُ التَّقْوٰى، وَ لَا تَرْفَعُوا مَنْ رَفَعَتْهُ الدُّنْيَا، وَ لَا تَشِيمُوا بَارِقَهَا، وَ لَا تَسْمَعُوا نَاطِقَهَا، وَ لَا تُجِيبُوا نَاعِقَهَا، وَ لَا تَسْتَضِيئُوا بِإِشْرَاقِهَا، وَ لَا تُفْتَنُوا بِاَعْلَاقِهَا، فَإِنَّ بَرْقَهَا خَالِبٌ، وَ نُطْقَهَا كَاذِبٌ، وَ اَمْوَالَهَا مَحْرُوبَةٌ، وَ اَعْلَاقَهَا مَسْلُوبَةٌ.

اَلَا وَ هِيَ الْمُتَصَدِّيَةُ الْعَنُونُ، وَ الْجَامِحَةُ الْحَرُونُ، وَ الْمَائِنَةُ الْخَئُونُ، وَ الْجَحُودُ الْكَنُودُ، وَ الْعَنُودُ الصَّدُودُ، وَ الْحَيُودُ الْمَيُودُ، حَالُهَا انْتِقَالٌ، وَ وَطْاَتُهَا زِلْزَالٌ، وَ عِزُّهَا ذُلٌّ، وَ جِدُّهَا هَزْلٌ، وَ

عُلُوُّهَا سُفُلٌ، دَارُ حَرَبٍ وَ سَلَبٍ، وَ نَهْبٍ وَ عَطَبٍ، اَهْلُهَا عَلَى سَاقٍ وَ سِيَاقٍ، وَ لَحَاقٍ وَ فِرَاقٍ. قَدْ تَحَيَّرَتْ مَذَاهِبُهَا، وَ اَعْجَزَتْ مَهَارِبُهَا، وَ خَابَتْ مَطَالِبُهَا، فَاَسْلَمَتْهُمُ الْمَعَاقِلُ، وَ لَفَظَتْهُمُ الْمَنَازِلُ، وَ اَعْيَتْهُمُ الْمَحَاوِلُ، فَمِنْ نَاجٍ مَعْقُورٍ، وَ لَحْمٍ مَجْزُورٍ، وَ شِلْوٍ مَذْبُوحٍ، وَ دَمٍ مَسْفُوحٍ، وَ عَاضٍّ عَلَى يَدَيْهِ، وَ صَافِقٍ بِكَفَّيْهِ وَ مُرْتَفِقٍ بِخَدَّيْهِ، وَ زَارٍ عَلَى رَايِهِ، وَ رَاجِعٍ عَنْ عَزْمِهِ، وَ قَدْ اَدْبَرَتِ الْحِيلَةُ، وَ اَقْبَلَتِ الْغِيلَةُ، وَ لَاتَ حِينَ مَنَاصٍ، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ! قَدْ فَاتَ مَا فَاتَ، وَ ذَهَبَ مَا ذَهَبَ، وَ مَضَتِ الدُّنْيَا لِحَالِ بَالِهَا (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّماءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوا مُنْظَرِينَ

☆☆☆

خطبہ نمبر 132:

# تقویٰ اور اس کے ثمرات

## فاتح لشکر والا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس خدا کی حمد جس کی حمد ساری دنیا میں عام ہے اور اس کا لشکر فاتح اور اس کی بزرگی بلند ہے۔ میں اس کی مسلسل اور بڑی نعمتوں پر حمد کرتا ہوں۔ وہ خدا جس کا حلم بڑا ہے اس لیے معاف کرتا ہے اور ہر فیصلے میں عدل فرماتا ہے اور جو گزر رہا ہے اور جو ہو چکا ہے اسے جانتا ہے۔ اپنے علم سے دنیا بھر کو پیدا کیا' اور اپنے حکم سے انہیں بنایا' اس تخلیق میں نہ کسی کی پیروی کی نہ تعلیم لی نہ کسی حکمت مآب کاری گر کے نمونے سے مطابقت کی نہ اس کام میں غلطیاں ہوئیں (کہ تجربہ حاصل ہوا ہو) نہ لوگوں کو جمع کیا (کہ سوچ بچار کریں) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جنہیں اس وقت مبعوث فرمایا جب لوگ مصیبتوں میں مارے مارے اور حیرانیوں میں ٹکراتے پھرتے تھے انہیں موت کی سختی کھینچے لیے جاتی تھی ان کے دلوں پر گمراہی کے قفل لگے ہوئے تھے۔

## منزل تقویٰ اور دنیا سے بیزاری:

خدا کے بندو! میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ تقویٰ تم پر خدا کا حق ہے اور تمہارا حق پاداش کردار خدا پر لازم ہے میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ منزل تقویٰ تک کے لیے خدا سے کمک طلب کرو' اور تقویٰ سے قرب خدا کی التماس کرو' کیونکہ تقویٰ آج دنیا میں پناہ و سپر ہے اور کل قیامت میں راہ بہشت ہے۔ جس کا راستہ صاف اور جس پر چلنے والا نفع مند اس کا امانت دار خدا حافظ و نگہبان ہے' ہمیشہ یہ تقویٰ اپنے آپ کو گزشتہ اور ختم شدہ اُمتوں پر پیش کرتا رہا کیونکہ وہ اس کی محتاج

ہوں گی' جبکہ خدائے بزرگ و برتر' انہیں دوبارہ پیدا کرے گا جو دیا تھا وہ لے لے گا' جو مرحمت فرمایا تھا اس کی باز پرس کرے گا
کس قدر کم تعداد ہے ان لوگوں کی جنہوں نے تقویٰ کو قبول کیا اور صحیح معنوں میں اسے اپنا شعار قرار دیا' یہ لوگ بلحاظ تعداد کم
ہیں یہی لوگ شائستہ وصف و مدح خداوند عزوجل ہیں جن کے بارے میں فرمایا ہے کہ میرے بہت سپاس گزار بندے کم ہیں
پس اپنے کانوں کو صفات تقویٰ سننے کے لیے جلد آمادہ کرو اور سعی و کوشش سے اس پر پابندی اختیار کرلو' تاکہ رستگاری حاصل
کرلو) ہر گزشتہ کے عوض آئندہ کو اختیار کرو اور خلاف کو ترک کر کے موافق کو اختیار کرلو' تقویٰ کے سبب تمہارے خواب
بیداری کا لباس پہن لیں گے اور اپنی زندگی کے دن اسی کے ساتھ کاٹو' اسے اپنے دل کا پاسبان قرار دے لو' اپنے گناہوں کو
اس سے دھولو' اپنے روحانی و اخلاقی بیماری کا مداوا کرلو' موت کی طرف اسے لے کر بڑھو' جس نے اسے ضائع کر دیا اس سے
عبرت پکڑو' تاکہ وہ تم سے عبرت نہ حاصل کرنے لگے جس نے اس کی اطاعت کی ہو' آگاہ ہو جاؤ۔ تقوے کی حفاظت کرو اور
اس کے سبب اپنی آپ کو بچالو' دنیا سے دوری اختیار کرو اور آخرت کے مشتاق و شیفتہ بن جاؤ' اسے پست و حقیر نہ سمجھو' جس نے
تقوے کو بلند کرلیا ہو' اور اسے بلند مرتبہ نہ سمجھو جسے دنیا نے اونچا کر دیا ہو دنیا کی بجلی سے بارش کا انتظار نہ کرو' اس کے ثناگر کی
باتوں پر کان نہ دھرو' اس کی طرف بلانے والے کی بات نہ سنو' اس کی درخشندگی سے روشنی نہ ڈھونڈو۔ اس کی آراستگی پر فریفتہ
نہ ہو' کیونکہ اس کی بجلی بے باراں ہے' اس کی باتیں جھوٹی ہیں۔ اس کی ملکیت غارت ہو جائے گی' اس کی آراستگی چھین لی
جائے گی۔ ہوشیار! یہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی (زن فاجرہ) ہے کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے منہ پھیر لیتی ہے
یہ وہ اسپ سرکش ہے کہ چلتے وقت رک جاتا ہے' نافرمانی کرتا ہے' بہت چھوٹی خیانت کار' ستیزہ گر اور ناسپاس گزار ہے' بہت
جفا کار' اور راہ حق سے منحرف کر دینے والی ہے' راہ راست سے دور کر دینے والی اور الٹ پلٹ دینے والی' اس کی روش ایک
حال سے دوسرے حال میں ایک شخص سے دوسرے شخص کے ہاتھ میں منتقل ہوتی ہے اور اس کے قدم ٹکانے کی جگہ متحرک اور
غیر ثابت ہے اس کی ارجمندی زبونی ہے اس کی سعی و کوشش بازی و شوخی ہے' اور اس کی بلندی در اصل پستی ہے' وہ لوٹ مار کا
گھر ہے لوٹ کر برہنہ کر دینے اور تاراج کر دینے والا اس کے رہنے والے پابہ رکاب ہیں' اور چلے ہوئے ہیں اور اگلے
لوگوں سے مل جانے والے ہیں اور اپنے مال و زر اور زن و فرزند سے جدا ہو جانے والے ہیں۔ اس دنیا کی راہیں سرگرداں
کر دینے والی ہیں (چلنے والے نہیں جانتے کہاں جا رہے ہیں) جن کی گریز کاری ناتواں کر دینے والی ہے اور مقاصد نومید
کر دینے والے ہیں (کوئی شخص اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتا پس دنیا کی پناہ گاہوں نے اہل دنیا کی حفاظت نہ کی' نہ انہیں بلا اور سختی
کے پنجوں سے بچایا' اس کی منزلوں نے لوگوں کو دور پھینک دیا اور اس کی زرد رنگی نے انہیں اور زیادہ درماندہ اور خستہ کر دیا
پس بعض اہل دنیا کو نجات یافتہ ہیں لیکن خستہ پاؤں زخموں سے چور اور بعض غم و اندوہ کے باعث اپنے ہاتھ کی باٹیاں کاٹ
رہے ہیں' اور بعض بدن سر بریدہ کی طرح ہیں۔ بعض اس طرح جیسے بدن سے گوشت جدا کیا جا چکا ہو اور بعض جیسے ان کا خون
بھی بہایا جا چکا ہے لیکن کف (افسوس) مل رہے ہیں اور بعض مجبوری کے عالم میں ہتھیلیوں پر رخسار ٹکائے ہوئے ہیں بعض
اپنے خیالات بطور اظہار شرمندگی نادرست قرار دے رہے ہیں بعض اپنے ارادے سے روگرداں ہو چکے ہیں۔ حالانکہ چارۂ

کار ہاتھ سے نکل چکا ہے' اور بلائے ناگہانی' موت سامنے آ چکی اور اب رہائی کی کوئی صورت نہیں بیشک جو کھویا جا چکا' وہ کھویا گیا جو گزر رہا تھا' وہ گزر گیا' اور دنیا اپنی پسند کے مطابق بدل گئی پس اہل آسمان و زمین دنیا پرستوں کی ہلاکت پر غمگین وافسردہ نہیں اور نہ ان لوگوں کو مہلت عطا کی گئی۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 133:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اللّٰهُمَّ أَيُّما عَبْدٍ مِنْ عِبادِكَ سَمِعَ مَقالَتَنَا الْعادِلَةَ غَيْرَ الْجائِرَةِ، وَ الْمُصْلِحَةَ غَيْرَ الْمُفْسِدَةِ فِي الدِّينِ وَ الدُّنْيا، فَأَبَى بَعْدَ سَمْعِهِ لَها إِلا النُّكُوصَ عَنْ نُصْرَتِكَ، وَ الْإِبْطاءَ عَنْ إِعْزازِ دِينِكَ، فَإِنَّا نَسْتَشْهِدُكَ عَلَيْهِ يا أَكْبَرَ الشَّاهِدِينَ شَهادَةً، وَ نَسْتَشْهِدُ عَلَيْهِ جَمِيعَ ما أَسْكَنْتَهُ أَرْضَكَ وَ سَماواتِكَ، ثُمَّ أَنْتَ بَعْدُ الْمُغْنِي عَنْ نَصْرِهِ، وَ الْآخِذُ لَهُ بِذَنْبِهِ.

☆☆☆

**خطبہ 133:**

## بارگاہ الٰہی میں فریاد

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

خداوند! تیرے بندوں میں جو بھی ہماری صحیح وغیر ظالمانہ اصلاحی اور دین و دنیا میں غیر مفسدانہ بات سنے۔ پھر اس کے بعد انکار کر دے' صرف تیری مدد سے منہ موڑتے ہوئے' اور تیرے دین کے اعزاز میں سستی کرتے ہوئے' تو اے سب سے بڑے تجھے اس شہادت کے لیے پکارتے ہیں اور تیری زمین و آسمان کی ہر چیز کو گواہ بناتے ہیں (یہ ان لوگوں کے حالات و کردار دیکھ لیں۔) اس کے بعد تو ہی اپنی امداد کے ذریعے ان سے بے پرواہ بنا سکتا ہے اور ان کے گناہوں کی گرفت فرما سکتا ہے۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 134:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لا تُدْرِكُهُ الشَّواهِدُ، وَ لا تَحْوِيهِ الْمَشاهِدُ، وَ لا تَراهُ النَّواظِرُ، وَ لا تَحْجُبُهُ

السَّوائِرُ، الدّالُّ عَلى قِدَمِهِ بِحُدُوثِ خَلْقِهِ، وَ بِحُدُوثِ خَلْقِهِ عَلى وُجُودِهِ، وَ بِاشْتِباهِهِمْ عَلى اَنْ لا شَبَهَ لَهُ.

الَّذِي صَدَقَ فِي مِيعادِهِ، وَ ارْتَفَعَ عَنْ ظُلْمِ عِبادِهِ، وَ قامَ بِالْقِسْطِ فِي خَلْقِهِ، وَ عَدَلَ عَلَيْهِمْ فِي حُكْمِهِ، مُسْتَشْهِدٌ بِحُدُوثِ الْاَشْيا عَلى اَزَلِيَّتِهِ، وَ بِما وَسَمَها بِهِ مِنَ الْعَجْزِ عَلى قُدْرَتِهِ، وَ بِما اضْطَرَّها اِلَيْهِ مِنَ الْفَنا عَلى دَوامِهِ، واحِدٌ لا بِعَدَدٍ، وَ دائِمٌ لا بِاَمَدٍ، وَ قائِمٌ لا بِعَمَدٍ، تَتَلَقّاهُ الْاَذْهانُ لا بِمُشاعَرَةٍ، وَ تَشْهَدُ لَهُ الْمَرائِي لا بِمُحاضَرَةٍ.

لَمْ تُحِطْ بِهِ الْاَوْهامُ، بَلْ تَجَلّى لَها بِها، وَ بِها امْتَنَعَ مِنْها وَ اِلَيْها حاكَمَها، لَيْسَ بِذِي كِبَرٍ امْتَدَّتْ بِهِ النِّهاياتُ فَكَبَّرَتْهُ تَجْسِيما، وَ لا بِذِي عِظَمٍ تَناهَتْ بِهِ الْغاياتُ فَعَظَّمَتْهُ تَجْسِيدا، بَلْ كَبُرَ شَاناً، وَ عَظُمَ سُلْطانا.

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ الصَّفِيُّ وَ اَمِينُهُ الرَّضِيُّ، صارْسَلَهُ بِوُجُوبِ الْحُجَجِ، وَ ظُهُورِ الْفَلَجِ، وَ اِيضاحِ الْمَنْهَجِ، فَبَلَّغَ الرِّسالَةَ صادِعا بِها، وَ حَمَلَ عَلَى الْمَحَجَّةِ دالًّا عَلَيْها، وَ اَقامَ اَعْلامَ الْاِهْتِدا، وَ مَنارَ الضِّيا، وَ جَعَلَ اَمْراسَ الْاِسْلامِ مَتِينَةً، وَ عُرَى الْاِيمانِ وَثِيقَةً.

## مِنْها فِي صِفَةِ عَجِيبِ خَلْقِ اَصْنافٍ مِنَ الْحَيَوانِ:

وَ لَوْ فَكَّرُوا فِي عَظِيمِ الْقُدْرَةِ، وَ جَسِيمِ النِّعْمَةِ، لَرَجَعُوا اِلَى الطَّرِيقِ، وَ خافُوا عَذابَ الْحَرِيقِ، وَ لٰكِنِ الْقُلُوبُ عَلِيلَةٌ، وَ الْبَصائِرُ مَدْخُولَةٌ، اَلا يَنْظُرُونَ اِلى صَغِيرِ ما خَلَقَ كَيْفَ اَحْكَمَ خَلْقَهُ وَ اَتْقَنَ تَرْكِيبَهُ، وَ فَلَقَ لَهُ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ سَوّى لَهُ الْعَظْمَ وَ الْبَشَرَ؟

اُنْظُرُوا اِلَى النَّمْلَةِ فِي صِغَرِ جُثَّتِها، وَ لَطافَةِ هَيْئَتِها، لا تَكادُ تُنالُ بِلَحْظِ الْبَصَرِ، وَ لا بِمُسْتَدْرَكِ الْفِكَرِ، كَيْفَ دَبَّتْ عَلى اَرْضِها، وَ صُبَّتْ عَلى رِزْقِها، تَنْقُلُ الْحَبَّةَ اِلى جُحْرِها وَ تُعِدُّها فِي مُسْتَقَرِّها، تَجْمَعُ فِي حَرِّها لِبَرْدِها، وَ فِي وِرْدِها لِصَدَرِها، مَكْفُولَةٌ بِرِزْقِها، مَرْزُوقَةٌ بِوِفْقِها، لا يُغْفِلُها الْمَنّانُ، وَ لا يَحْرِمُها الدَّيّانُ، وَ لَوْ فِي الصَّفَا الْيابِسِ، وَ الْحَجَرِ الْجامِسِ.

وَ لَوْ فَكَّرْتَ فِي مَجارِي اُكْلِها وَ فِي عُلْوِها وَ سُفْلِها، وَ ما فِي الْجَوْفِ مِنْ شَراسِيفِ بَطْنِها، وَ ما فِي الرَّاسِ مِنْ عَيْنِها وَ اُذُنِها، لَقَضَيْتَ مِنْ خَلْقِها عَجَبا وَ لَقِيتَ مِنْ وَصْفِها تَعَبا.

فَتَعالَى الَّذِي اَقامَها عَلى قَوائِمِها، وَ بَناها عَلى دَعائِمِها، لَمْ يَشْرَكْهُ فِي فِطْرَتِها فاطِرٌ، وَ لَمْ يُعِنْهُ عَلى خَلْقِها قادِرٌ.

وَ لَوْ ضَرَبْتَ فِي مَذاهِبِ فِكْرِكَ لِتَبْلُغَ غاياتِكَ ما دَلَّتْكَ الدَّلالَةُ اِلّا عَلى اَنَّ فاطِرَ النَّمْلَةِ هُوَ

فاطِرُ النَّحْلَةِ، لِدَقِيقِ تَفْصِيلِ كُلِّ شَيْءٍ، وَ غامِضِ اخْتِلافِ كُلِّ حَيٍّ، وَ ما الْجَلِيلُ وَ اللَّطِيفُ، وَ الثَّقِيلُ وَ الْخَفِيفُ، وَ الْقَوِيُّ وَ الضَّعِيفُ فِي خَلْقِهِ إِلا سَواءٌ، وَ كَذٰلِكَ السَّماآ وَ الْهَوآ، وَ الرِّياحُ وَ الْماآ.

فَانْظُرْ إِلَى الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ، وَ النَّباتِ وَ الشَّجَرِ، وَ الْماآ وَ الْحَجَرِ، وَ اخْتِلافِ هٰذَا اللَّيْلِ وَ النَّهارِ، وَ تَفَجُّرِ هٰذِهِ الْبِحارِ، وَ كَثْرَةِ هٰذِهِ الْجِبالِ وَ طُولِ هٰذِهِ الْقِلالِ، وَ تَفَرُّقِ هٰذِهِ اللُّغاتِ، وَ الْأَلْسُنِ الْمُخْتَلِفاتِ، فَالْوَيْلُ لِمَنْ أَنْكَرَ الْمُقَدِّرَ، وَ جَحَدَ الْمُدَبِّرَ!

زَعَمُوا أَنَّهُمْ كَالنَّباتِ ما لَهُمْ زارِعٌ، وَ لا لِاخْتِلافِ صُوَرِهِمْ صانِعٌ، وَ لَمْ يَلْجَؤُوا إِلَى حُجَّةٍ فِيما ادَّعَوْا، وَ لا تَحْقِيقٍ لِما وَعَوْا، وَ هَلْ يَكُونُ بِناءٌ مِنْ غَيْرِ بانٍ، أَوْ جِنايَةٌ مِنْ غَيْرِ جانٍ؟

وَ إِنْ شِئْتَ قُلْتَ فِي الْجَرادَةِ إِذْ خَلَقَ لَهَا عَيْنَيْنِ حَمْراوَيْنِ، وَ أَسْرَجَ لَهَا حَدَقَتَيْنِ قَمْراوَيْنِ، وَ جَعَلَ لَهَا السَّمْعَ الْخَفِيَّ، وَ فَتَحَ لَهَا الْفَمَ السَّوِيَّ، وَ جَعَلَ لَهَا الْحِسَّ الْقَوِيَّ، وَ نابَيْنِ بِهِما تَقْرِضُ، وَ مِنْجَلَيْنِ بِهِما تَقْبِضُ، يَرْهَبُها الزُّرّاعُ فِي زَرْعِهِمْ، وَ لا يَسْتَطِيعُونَ ذَبَّها وَ لَوْ أَجْلَبُوا بِجَمْعِهِمْ، حَتَّى تَرِدَ الْحَرْثَ فِي نَزَواتِها، وَ تَقْضِيَ مِنْهُ شَهَواتِها، وَ خَلْقُها كُلُّهُ لا يُكَوِّنُ إِصْبَعاً مُسْتَدِقَّةً.

فَتَبارَكَ اللّٰهُ الَّذِي يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ طَوْعاً وَ كَرْهاً، وَ يُعَفِّرُ لَهُ خَدّاً، وَ وَجْهاً، وَ يُلْقِي بِالطّاعَةِ إِلَيْهِ سِلْماً وَ ضَعْفاً، وَ يُعْطِي لَهُ الْقِيادَ رَهْبَةً وَ خَوْفاً، فَالطَّيْرُ مُسَخَّرَةٌ لِأَمْرِهِ، أَحْصَى عَدَدَ الرِّيشِ مِنْها وَ النَّفَسِ، وَ أَرْسَى قَوآئِمَها عَلَى النَّدَى وَ الْيَبَسِ، وَ قَدَّرَ أَقْواتَها، وَ أَحْصَى أَجْناسَها.

فَهٰذا غُرابٌ وَ هٰذا عُقابٌ، وَ هٰذا حَمامٌ وَ هٰذا نَعامٌ، دَعا كُلَّ طائِرٍ بِاسْمِهِ، وَ كَفَلَ لَهُ بِرِزْقِهِ، وَ أَنْشَأَ السَّحابَ الثِّقالَ فَأَهْطَلَ دِيَمَها، وَ عَدَّدَ قِسَمَها، فَبَلَّ الْأَرْضَ بَعْدَ جُفُوفِها، وَ أَخْرَجَ نَبْتَها بَعْدَ جُدُوبِها.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 134:

# چیونٹی اور ٹڈی کی تخلیق

### نگاہوں اور حسوں سے بالاتر:

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس خدا کی حمد و ثنا جسے حواس نہیں پا سکتے نہ حسیں احاطہ کر سکتی ہیں نہ نگاہیں دیکھ سکتی ہیں' نہ پردے چھپا سکتے ہیں جو اپنے قدیم ہونے پر مخلوق کی ایجاد سے دلیل قائم کر چکا' اور اسے حادث کر کے اپنے وجود کا ثبوت دے چکا۔ اور ان مخلوقات کو ہم صورت بنا کر یہ بتا دیا کہ اس کی کوئی شبیہ نہیں۔ وہ خدا! جو اپنے وعدوں میں سچا ہے جو بندوں پر ظلم کرنے سے بہت بلند ہے' وہ اپنی مخلوق میں عدل کو قائم کیے' اور فیصلوں میں انصاف لیے ہوئے رہے۔ اس نے چیزوں کو حادث (معدوم کو پیدا) کر کے اپنی ازلیت پر گواہ پیش کر دیے (کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ان کی عاجزی بے چارگی کو اپنی قدرت اور اضطرار و مجبوری فنا کو اپنی لازوالی پر دلیل بنایا۔ وہ باقی ہے لیکن انتہا کے تصور سے وابستہ نہیں۔ وہ قائم ہے لیکن ستون شریک کے سہارے نہیں۔ وہ ذہنوں میں آتا ہے مگر حواس کے ذریعے سے نہیں آنکھیں اسے دیکھتی ہیں لیکن آمنے سامنے ہو کر نہیں۔ سوچنے کی قوتیں اسے گھیر نہیں سکیں' بلکہ ان کے سامنے جلوہ فگن ہوا اور مخلوق کے پردے میں آیات دکھا کر ظاہر ہوا) اور اسی ظہور سے ان قوتوں کو حقیقت پہچاننے سے روک دیا پھر ان قوتوں کو انہیں کا حاکم بنایا کہ وہ بصیرت و حقیقت فہمی خداوندی کے امکان کا فیصلہ کریں کہ عام چیزوں کی طرح وہ سمجھا جا سکتا ہے یا نہیں اوہ ان معنوں میں بڑا نہیں کہ انتہائیں حدود و جہات اس پر ختم ہوتی ہیں اور اس کے جسم نے اسے بڑا بنا دیا۔ نہ ایسی بزرگی والا کہ حدیں اس پر انتہا پا جائیں اور اس کے بدن (مرکب عنصری) ہونے اسے عظیم بنا دیا ہو بلکہ اس کی عظمت و کبریائی کا مطلب یہ ہے کہ اس کی شان بڑی اور اقتدار عظیم ہے۔

## روشن اور واضح دلیلوں والے:

میں گواہ ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور منتخب رسول ﷺ اور پسندیدہ امانت دار ہیں۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خدا نے انہیں ایسی دلیلیں دیں کہ لوگ مان جائیں اور کھلی ہوئی فتح اور راہ ہدایت کو واضح کرنے کے لیے بھیجا' انہوں نے رسالت کا پیغام کھلم کھلا پہنچایا اور لوگوں کو کھلے راستے پر لگا کر راستہ بتا دیا۔ ہدایت کے جھنڈے گاڑ دیے روشنی کے منارے بلند کر دیے اور اسلام و ایمان کی رسی کو مضبوط و محکم بنا دیا۔

## نعمتوں کے حقائق:

صفات خداوند متعال و مدح رسول خدا ﷺ کے بعد آپ نے اصناف حیوان کے عجائب خلقت کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا' اگر لوگ خدا کی عظیم قدرتوں اور جسیم نعمتوں کے حقائق پر غور کریں تو گمراہی سے راہ راست پر پلٹ آئیں اور آتش سوزاں جہنم کی سختی اور مشقت سے یہ لوگ ڈرنے لگیں لیکن ان کے دل بیمار اور بینائی معیوب ہے' کیا یہ ان چھوٹے چھوٹے حیوانوں پر نظر نہیں ڈالتے' جنہیں خدا نے خلق فرمایا ہے کس طرح اس نے ان کی خلقت کو مستحکم کیا اور ان کی ترکیب کو استوار بنایا اور باوجود اختصار ان کے لیے گوش و چشم پیدا کیے اور استخوان و پوست کو تناسب کے ساتھ آراستہ کیا۔

## چیونٹی کی شکل و لطافت:

ذرا چیونٹی کی طرف دیکھو اس کی شکل و صورت کی لطافت و خوبی پر غور کرو وہ اتنی چھوٹی ہے کہ باسانی دکھائی نہیں دیتی نہ اندیشہ

خیال اس کا درک کر سکتا ہے وہ کس خوبی سے زمین پر آہستہ آہستہ چلتی ہے کس طرح اپنے رزق پر جھپٹتی ہے دانہ کو کھینچ کر اپنے سوراخ میں لے جاتی ہے اور انبار میں جمع کر لیتی ہے وہ گرمی کے زمانہ میں جاڑے کے لیے اور اطمینان کے زمانہ میں بے اطمینانی کے عہد کے لیے دانہ دانہ پس انداز کرتی ہے خدا اس کی روزی کا ضامن ہے اس کے مناسب حال راہ روزی اس پر کشادہ ہے خدائے رحمان ورحیم اس سے غافل نہیں ہے اور خداوند جزا دہندہ اسے محروم و بے بہرہ نہیں ہونے دیتا' خواہ وہ سنگ خشک ہو (جس میں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی) یا سنگ سخت کہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا) اگر تم اس کی غذا کے گزارے کی جگہوں میں ان کی بلندیوں اور پستی میں پسلیوں کے کنارے میں جو اس کے معدے پر محیط ہیں اور اس کے مختصر سر میں جو اعضا آنکھ' کان' ناک وغیرہ ہیں۔ غور و تامل سے کام لو تو اس کی شگفتگی آفرینش پر دنگ رہ جاؤ گے اور اس کی کیفیت بیان کرنے میں تم کو تکلف سے دوچار ہونا پڑے گا۔

پس بزرگ ہے وہ خدا جس نے اس کے پیروں پر اسے کھڑا کیا اور اس کے جسم کو چھوٹے چھوٹے ستونوں پر استوار کیا اور کوئی' کاریگر اس کے بنانے میں شریک نہ تھا' نہ کسی صاحب قدرت نے اس کی خلقت میں اس کا ہاتھ بٹایا' اگر اپنی راہ فکر و اندیشہ کو اس کی انتہا تک پہنچا دو' تو بھی دلیل و برہان' تمہاری رہنمائی نہ کر سکے گی' سوا اس کے کہ جو چیونٹی کا بنانے والا ہے وہی کھجور کا پیدا کرنے والا ہے' کیونکہ ہر چیز کی صفت کی تفصیل نہایت دقیق ہے اور ہر جاندار کی صفت کا اختلاف گہرا ہے اور اسی طرح وہ چیزیں بڑی ہوں یا چھوٹی سبک ہوں یا سنگین' توانا ہوں یا ناتواں' خلقت کے اعتبار سے سب یکساں ہیں' اسی طرح آسمان و ہوا خاک اور پانی بھی یکساں ہیں پس چاند سورج گھاس اور درخت پانی اور پتھر اور گردش شب و روز اسی طرح چشموں اور دریاؤں کی روانی پر پہاڑوں کی کثرت اور بلندی پر' ٹیلوں کی درازی پر زبانوں اور لہجوں کے اختلاف پر غور کرو۔ پس کس قدر افسوس و حسرت ہے اس پر جو موجد (عالم) کا انکار کرتا ہے دنیا کے ترتیب دینے والے پر یقین نہیں کرتا' وہ گمان کرتا ہے کہ یہ سب چیزیں خودرو گھاس کی طرح ہیں جس کا کوئی بونے والا نہیں اور ان گونا گوں صورتوں کا پیدا کرنے والا کوئی نہیں ہے اس ادعا پر کوئی حجت اور دلیل بھی نہیں ہے اور جس بات پر یقین و باور ہے اس کے لیے کوئی تحقیق نہیں' کیا کوئی عمارت بغیر پانی کے بن سکتی ہے! یا کوئی گناہ بغیر کسی گناہ گار کے عمل پذیر ہو سکتا ہے۔

## ٹڈی تعجب خیز مخلوق:

اگر چاہو تو (مانند مور) ٹڈی کے بارے میں بھی گفتگو کرو۔ اس کی تعجب خیز تخلیق میں تامل کرو کہ خداوند سبحان نے اس کے لیے لال لال آنکھیں پیدا کیں اور چاند سے دو ڈھیلے بنائے جو چوکیدار و نور پاش ہیں اور اس کے لیے نظر سے کانوں کو چھپا دیا۔ اور خوبصورت دہن کو کھول دیا۔ ذہن مناسب عطا فرمایا اسے حس توانا کہ جس سے راہ معاش اور اپنے سود و زیاں کو دیکھ سکے) بخشی' دو دانت بھی دیے کہ جن سے پتوں کو کاٹ سکے اور دو پاؤں کی طرح پنجے بنائے کہ جن سے وہ گھاس وغیرہ کو پکڑ لیتی ہے جو شکار کے بارے میں اس سے ترساں رہتے ہیں اور خواہ کتنے ہی متفق طور پر اس کو دور کرنا چاہیں نہیں کر پاتے' یہاں تک کہ وہ پرواز کناں کشت زار میں اُتر آتی ہیں اور وہاں اپنی خواہشیں پوری کرتی ہیں' حالانکہ جسم کے اعتبار سے وہ انگل بھر بھی باریک نہیں۔

## خالق کل شئی:

پس (ادراک سے) منزہ ہے وہ ذات معبود کہ اس کے آسمان وزمین میں فرشتے اور خلق جو کچھ ہے۔ اختیار واضطرار (خوشی وبختی) کے ساتھ اس کے حضور میں سجدہ کناں ہے اور (اظہار خضوع وفروتنی کے لیے) (رخسار اور چہرے کو خاک میں ملتی ہے اور ازروئے بے اختیاری وناتوانی اس کے احکام وفرمان کی اطاعت کرتی ہے اپنی مہار اس کے جلال وقدرت کی وجہ سے اسی کے ہاتھ میں دے رکھی ہے پرندے بھی اس کے حکم وفرمان کے اختیار میں ہیں وہ اس کے پروں اور سانسوں کی تعداد تک سے واقف ہے اس نے اس کے دست وپا کو خشکی اور تری میں استوار قرار دیا۔ ان کی روزی معین فرمائی ان کے اصناف واقساط پر احاطہ رکھتا ہے یہ کوا ہے یہ عقاب ہے یہ کبوتر ہے یہ شتر مرغ ہے ہر پرندہ کو ایک نام عطا فرمایا اور اس کی روزی کا ضامن بنا' وہ گہرے ابر کو لایا اور اس سے پانی برسایا اور ہر مقام کا حصہ معین فرمایا' زمین کو خشکی کے بعد پانی دیا اور خشکی کے بعد نباتات پیدا کیے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 135:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

فَإِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ مِفْتاحُ سَدادٍ، وَ ذَخِيرَةُ مَعادٍ، وَ عِتْقٌ مِنْ كُلِّ مَلَكَةٍ، وَ نَجاةٌ مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ، بِهَا يَنْجَحُ الطَّالِبُ، وَ يَنْجُو الْهارِبُ وَ تُنالُ الرَّغائِبُ، فَضْلِ الْعَمَلُ فَاعْمَلُوا وَ الْعَمَلُ يُرْفَعُ، وَ التَّوْبَةُ تَنْفَعُ، وَ الدُّعاءُ يُسْمَعُ، وَ الْحالُ هادِئَةٌ، وَ الْأَقْلامُ جارِيَةٌ، وَ بادِرُوا بِالْأَعْمالِ عُمُرًا ناكِسا، أَوْ مَرَضًا حابِسا، أَوْ مَوْتا خالِسًا.

فَإِنَّ الْمَوْتَ هادِمُ لَذّاتِكُمْ، وَ مُكَدِّرُ شَهَواتِكُمْ، وَ مُباعِدُ طِيّاتِكُمْ، زائِرٌ غَيْرُ مَحْبُوبٍ، وَ قِرْنٌ غَيْرُ مَغْلُوبٍ، وَ واتِرٌ غَيْرُ مَطْلُوبٍ، قَدْ أَعْلَقَتْكُمْ حَبائِلُهُ، وَ تَكَنَّفَتْكُمْ غَوائِلُهُ، وَ أَقْصَدَتْكُمْ مَعابِلُهُ، وَ عَظُمَتْ فِيكُمْ سَطْوَتُهُ، وَ تَتابَعَتْ عَلَيْكُمْ عَدْوَتُهُ وَ قَلَّتْ عَنْكُمْ نَبْوَتُهُ.

فَيُوشِكُ أَنْ تَغْشاكُمْ دَواجِي ظُلَلِهِ، وَ احْتِدامُ عِلَلِهِ، وَ حَنادِسُ غَمَراتِهِ، وَ غَواشِي سَكَراتِهِ، وَ أَلِيمُ إِرْهاقِهِ، وَ دُجُوُّ أَطْباقِهِ، وَ جُشُوبَةُ مَذاقِهِ، فَكَأَنْ قَدْ أَتاكُمْ بَغْتَةً فَأَسْكَتَ نَجِيَّكُمْ، وَ فَرَّقَ نَدِيَّكُمْ، وَ عَفَّى آثارَكُمْ، وَ عَطَّلَ دِيارَكُمْ، وَ بَعَثَ وُرّاثَكُمْ يَقْتَسِمُونَ تُراثَكُمْ، بَيْنَ حَمِيمٍ خاصٍّ لَمْ يَنْفَعْ، وَ قَرِيبٍ مَحْزُونٍ لَمْ يَمْنَعْ، وَ آخَرَ شامِتٍ لَمْ يَجْزَعْ.

فَعَلَيْكُمْ بِالْجِدِّ وَ الِاجْتِهادِ، وَ التَّأَهُّبِ وَ الِاسْتِعْدادِ، وَ التَّزَوُّدِ فِي مَنْزِلِ الزّادِ وَ لا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَياةُ الدُّنْيا كَما غَرَّتْ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ الْماضِيَةِ، وَ الْقُرُونِ الْخالِيَةِ، الَّذِينَ احْتَلَبُوا

دِرَّتَها، وَ اَصابُوا غِرَّتَها، وَ اَفْنَوْا عِدَّتَها، وَ اَخْلَقُوا جِدَّتَها.

وَ اَصْبَحَتْ مَساكِنُهُمْ اَجْداثًا، وَ اَمْوالُهُمْ مِيراثًا، لا يَعْرِفُونَ مَنْ اَتاهُمْ، وَ لا يَحْفِلُونَ مَنْ بَكاهُمْ، وَ لا يُجِيبُونَ مَنْ دَعاهُمْ، فَاحْذَرُوا الدُّنْيا، فَاِنَّها غَدّارَةٌ غَرّارَةٌ خَدُوعٌ، مُعْطِيَةٌ مَنُوعٌ، مُلْبِسَةٌ نَزُوعٌ، لا يَدُومُ رَخاؤُها، وَ لا يَنْقَضِي عَناؤُها، وَ لا يَرْكُدُ بَلاؤُها.

## وَ مِنْها فِي صِفَةِ الزُّهّادِ:

كانُوا قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الدُّنْيا وَ لَيْسُوا مِنْ اَهْلِها، فَكانُوا فِيها كَمَنْ لَيْسَ مِنْها؛ عَمِلُوا فِيها بِما يُبْصِرُونَ، وَ بادَرُوا فِيها ما يَحْذَرُونَ، تَقَلَّبُ اَبْدانُهِمْ بَيْنَ ظَهْرانَيْ اَهْلِ الْآخِرَةِ، وَ يَرَوْنَ اَهْلَ الدُّنْيا يُعَظِّمُونَ مَوْتَ اَجْسادِهِمْ، وَ هُمْ اَشَدُّ اِعْظامًا لِمَوْتِ قُلُوبِ اَحْيائِهِمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 135:

# اہل دنیا اور زہد وتقویٰ

### قیامت کے دن کارآمد سامان:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک تقوائے الٰہی استواری' قیامت کے دن کا کارآمد سامان' ہر غلامی سے آزادی اور ہر ہلاکت سے نجات ہے۔ اسی کے سہارے ہر خواہش مند کامیاب اور پریشانیوں سے بھاگنے والا نجات پاتا ہے۔ دل پسند چیزیں (جنت وثواب اخروی) حاصل کی جاتی ہے۔

### عمل صالح، توبہ اور ان کے فوائد:

تو عمل کرو کہ عمل بلند کیا جاتا اور قبول ہوتا ہے اور توبہ نفع دیتی اور دعا سنی اور قبول کی جاتی ہے۔ اس وقت حالات (بمقابلہ روز قیامت) پرسکون اور کراماً کاتبین کے قلم چل رہے ہیں، جو کرو گے لکھ لیا جائے گا اور روز قیامت کام آئے گا۔

### انقلاب پذیر زندگی:

اعمال کے سلسلے میں جلدی کرو کہ زندگی انقلاب پذیر ہے یا مرض اسے بے کار کر دینے والے ہیں یا موت اچک لینے والی ہے۔ کیونکہ موت تمہاری لذتوں کو ختم اور خواہشات کو بے کیف بنانے والی اور تمہارے مقاصد سے تمہارے گلوں میں

پڑے ہوئے ہیں۔ اس کی تباہ کاریاں تمہیں گھیرے ہوئے ہیں۔ اس کے تیروں کے سوفار تمہیں نشانہ بناتے ہیں۔ ان کا تم پر اقتدار بہت زیادہ اور حملے مسلسل اور تم نشانوں سے اس تلوار کا اچٹنا ناممکن ہے۔ تو بہت جلد اس کے سایوں کا اندھیرا اور بیماریوں کی شدت اور سختیوں کی تاریکیاں بے ہوشیوں کا چھانا' اور جان کنی کا دکھ اور اس موت کے تہہ جانے مرے کی تلخی قریب ہے' گویا کہ وہ موت فوراً آ گئی تو تمہارے محرمان راز کو چپ کر گئی۔ تمہاری محفل کو منتشر کر دیا' تمہارے نشانات کو مٹا کر آبادیوں کو معطل (ویران) کر دیا۔ اور تمہارے وارثوں کو بھیجا کہ تمہاری میراث تقسیم کریں یہ سب اس ماحول میں ہو رہا ہے کہ خاص الخاص دوست ہیں جو فائدہ نہیں پہنچا سکتے' اور ایسے وابستہ اور قریب ترین اشخاص ہیں جو غمگین ہیں مگر کچھ روک نہیں سکتے' اور ایسے ہنسی اڑانے والے ہیں جو روتے نہیں۔ لہٰذا تمہیں کوشش و کاوش کرنی چاہیئے' تیاری اور آمادگی رکھنا چاہیے منزل کے لیے سامان سفر لے لو' اور یہ دنیا کہیں تم کو اس طرح دھوکا نہ دے۔ جیسے گذشتہ امتوں اور صدیوں میں تم سے پہلے والوں کو (جتلائے فریب) کیا۔ ان لوگوں نے اس سے خوب فائدے اٹھائے اور بڑے اچھے اچھے نفع پائے۔ دنیا کا سامان ختم کر دیا اور اس کے نئے پن کو پرانا کر دیا۔ (ہر طرح کی داد عشرت دی اور سب کچھ مزے کر لیے) آج ان کے گھر مٹی کے ڈھیر' اور مال میراث بن چکے ہیں' انہیں نہیں معلوم کہ ان پر کون قابض ہوا' اور انہیں پرواہ نہیں کہ کون رویا' جو انہیں پکارے یہ تو اسے جواب بھی نہیں دیتے۔ اس لیے دنیا سے ڈرو کہ یہ بڑی بے وفا دھوکا دینے والی' دے کر لینے والی' پہنا کر اتار لینے والی ہے اس کی آسانیاں ہمیشہ نہیں رہتیں' اس کے دکھ ختم نہیں ہوتے' اس کی بلائیں رکتی نہیں۔

## زاہدوں کی تعریف:

(زاہد و پارسا) وہ لوگ ہیں جو (ظاہر میں) اہل دنیا ہیں لیکن (باطن میں) اہل دنیا میں ہیں پس دنیا میں اس شخص کی طرح رہتے ہیں' جو اہل دنیا میں سے نہیں ہے' اور دنیا میں ان کا عمل اس چیز کی طرح ہے کہ جسے بعد از مرگ وہ دیکھ رہے ہیں اور دفع عذاب کے لیے اس سے ڈر رہے ہیں اور تعجیل کر رہے ہیں ان کے اجسام اہل آخرت کے مابین گردش میں ہیں' اہل دنیا کو دیکھتے ہیں کہ اپنے جسم کی موت کو اہمیت دیتے ہیں اور وہ اپنے دل زندہ کی موت کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 136:

### و من دعاله :كان يدعو به كثيرا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يُصْبِحْ بِي مَيِّتًا وَ لَا سَقِيمًا، وَ لَا مَضْرُوبًا عَلَى عُرُوقِي بِسُوءٍ، وَ لَا مَأْخُوذًا بِأَسْوَإِ عَمَلِي، وَ لَا مَقْطُوعًا دَابِرِي، وَ لَا مُرْتَدًّا عَنْ دِينِي، وَ لَا مُنْكِرًا لِرَبِّي، وَ لَا مُسْتَوْحِشًا مِنْ إِيمَانِي، وَ لَا مُلْتَبِسًا عَقْلِي، وَ لَا مُعَذَّبًا بِعَذَابِ الْأُمَمِ مِنْ قَبْلِي.

اَصْبَحْتُ عَبْدًا مَمْلُوكًا ظَالِمًا لِنَفْسِي ، لَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَ لَا حُجَّةَ لِي ، وَ لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ آخُذَ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَنِي ، وَ لَا اَتَّقِي اِلَّا مَا وَقَيْتَنِي .

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اَفْتَقِرَ فِي غِنَاكَ، اَوْ اَضِلَّ فِي هُدَاكَ، اَوْ اُضَامَ فِي سُلْطَانِكَ، اَوْ اُضْطَهَدَ وَ الْاَمْرُ لَكَ .

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَفْسِي اَوَّلَ كَرِيمَةٍ تَنْتَزِعُهَا مِنْ كَرَائِمِي ، وَ اَوَّلَ وَدِيعَةٍ تَرْتَجِعُهَا مِنْ وَدَائِعِ نِعَمِكَ عِنْدِي .

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ اَنْ نَذْهَبَ عَنْ قَوْلِكَ، اَوْ نُفْتَتَنَ عَنْ دِينِكَ، اَوْ تَتَابَعَ بِنَا اَهْوَاؤُنَا دُونَ الْهُدَى الَّذِي جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 136:

# مناجات علی

حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

حمد وثنا اس خدا کو سزاوار ہے جس نے میری شب کی صبح اس طرح کی کہ نہ مردہ ہوں نہ بیمار' نہ میرا اندام بدحال ہے نہ بدترین' کردار خویش میں گرفتار ہوں' نہ بے فرزند ہوں' نہ اپنے دین سے برگشتہ ہوں' نہ اپنے دین سے غافل ہوں' نہ دیوانہ ہوں' نہ امم گزشتہ کے عذابوں میں ماخوذ ہوں' میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ اپنے خدا کا بندہ بے اختیار ہوں' اپنے نفس پر جور وستم کا خوگر ہوں۔ خدایا۔ تجھے مجھ پر معترض ہونے کا حق ہے اور میرے پاس کوئی عذر و بہانہ نہیں' میرے اندر وہ توانائی نہیں کہ کوئی نفع حاصل کر سکوں' مگر وہ جو تو مجھے بخش دے' مجھ سے میں بدی سے دور رہنے کی سکت نہیں' مگر یہ کہ تو اس سے مجھے محفوظ رکھے۔

بارخدایا! میں تجھ سے پناہ کا طالب ہوں' اس بات سے کہ تیری تونگری کے باوجود محتاج و تہی دست رہوں یا تیری ہدایت و رستگاری میں گمراہ ہوں یا تیری سلطنت یا تونگری میں مغلوب اور ستم دیدہ خوار ہوں' حالانکہ ہر طرح کا اختیار تجھ ہی کو حاصل ہے۔

بارخدایا! میرے نفس کو وہ پہلی بزرگی عطا کر جسے تو میرے اچھے اعمال میں سے چھینے گا' تیری نعمتوں کی جو امانتیں میرے پاس ہیں اور جنہیں تو واپس لے لیتا ہے۔ ان میں میری روح کو درجہ اولیت عطا فرما دے۔

بارخدایا! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں' اس بات سے کہ تیری گفتار سے باہر قدم نکالیں نافرمانی کریں یا تیرے دین کے بارے میں فتنہ و گمراہی کے شکار ہوں یا ہماری خواہشیں ہمیں اپنا مطیع اور فرمان بردار بنالیں' بغیر اس ہدایت اور رستگاری کے

کہ تیری جانب سے ہمارے پاس آتی ہے۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 137:**

# وَ مِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ كَانَ مِنِ اقْتِدَارِ جَبَرُوتِهِ، وَ بَدِيعِ لَطَائِفِ صَنْعَتِهِ، اَنْ جَعَلَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ الزَّاخِرِ الْمُتَرَاكِمِ الْمُتَقَاصِفِ يَبَسًا جَامِدًا، ثُمَّ فَطَرَ مِنْهُ اَطْبَاقًا فَفَتَقَهَا سَبْعَ سَمَاوَاتٍ بَعْدَ ارْتِتَاقِهَا، فَاسْتَمْسَكَتْ بِاَمْرِهِ وَ قَامَتْ عَلَى حَدِّهِ، وَ اَرْسَى اَرْضًا يَحْمِلُهَا الْاَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ، وَ الْقَمْقَامُ الْمُسَخَّرُ، قَدْ ذَلَّ لِاَمْرِهِ، وَ اَذْعَنَ لِهَيْبَتِهِ، وَ وَقَفَ الْجَارِي مِنْهُ لِخَشْيَتِهِ، وَ جَبَلَ جَلَامِيدَهَا، وَ نُشُوزَ مُتُونِهَا وَ اَطْوَادِهَا، فَاَرْسَاهَا فِي مَرَاسِيهَا، وَ اَلْزَمَهَا قَرَارَاتِهَا، فَمَضَتْ رُؤُوسُهَا فِي الْهَوَاءِ، وَ رَسَتْ اُصُولُهَا فِي الْمَاءِ فَاَنْهَدَ جِبَالَهَا عَنْ سُهُولِهَا، وَ اَسَاخَ قَوَاعِدَهَا فِي مُتُونِ اَقْطَارِهَا وَ مَوَاضِعِ اَنْصَابِهَا، فَاَشْهَقَ قِلَالَهَا، وَ اَطَالَ اَنْشَازَهَا، وَ جَعَلَهَا لِلْاَرْضِ عِمَادًا، وَ اَرَّزَهَا فِيهَا اَوْتَادًا، فَسَكَنَتْ عَلَى حَرَكَتِهَا مِنْ اَنْ تَمِيدَ بِاَهْلِهَا، اَوْ تَسِيخَ بِحِمْلِهَا، اَوْ تَزُولَ عَنْ مَوَاضِعِهَا فَسُبْحَانَ مَنْ اَمْسَكَهَا بَعْدَ مَوَجَانِ مِيَاهِهَا، وَ اَجْمَدَهَا بَعْدَ رُطُوبَةِ اَكْنَافِهَا، فَجَعَلَهَا لِخَلْقِهِ مِهَادًا، وَ بَسَطَهَا لَهُمْ فِرَاشًا فَوْقَ بَحْرٍ لُجِّيٍّ رَاكِدٍ لَا يَجْرِي وَ قَائِمٍ لَا يَسْرِي، تُكَرْكِرُهُ الرِّيَاحُ الْعَوَاصِفُ، وَ تَمْخُضُهُ الْغَمَامُ الذَّوَارِفُ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَى.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 137:**

# تخلیق کائنات

**متلاطم سمندر:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ پروردگار کے اقتدار کی طاقت اور اس کی صناعی کی حیرت انگیز لطافت ہے کہ اس نے گہرے اور متلاطم سمندر میں ایک خشک اور ٹھوس زمین کو پیدا کر دیا۔ اور پھر بخارات کے طبقات بنا کر انہیں شگافتہ کر کے سات آسمانوں کی شکل دے دی جو ان کے امر سے ٹھہرے ہوئے ہیں اور اپنی حدوں پر قائم ہیں۔ پھر زمین کو یوں گاڑ دیا کہ اسے سبز رنگ کا گہرا سمندر اٹھائے

ہوئے ہے جو قانون الٰہی کے آگے مسخر ہے۔ اس کے امر کا تابع ہے اور اس کی ہیبت کے سامنے سرنگوں ہے اور اس کے خوف سے اس کا بہاؤ تھما ہوا ہے۔

## پتھر اور پہاڑ:

پھر پتھروں ٹیلوں اور پہاڑوں کو خلق کر کے انہیں ان کی جگہوں پر گاڑ دیا اور ان کی منزلوں پر مستقر کر دیا کہ اب ان کی بلندیاں فضاؤں سے گذر گئی ہیں اور ان کی جڑیں پانی کے اندر راسخ ہیں۔ ان کے پہاڑوں کو ہموار زمینوں سے اونچا کیا اور ان کے ستونوں کو اطراف کے پھیلاؤ اور مراکز کے ٹھہراؤ میں نصب کر دیا۔ اب ان کی چوٹیاں بلند ہیں اور ان کی بلندیاں طویل ترین ہیں۔ انہیں پہاڑوں کو زمین کا ستون قرار دیا ہے اور انہیں کو کیل بنا کر گاڑ دیا ہے جن کی وجہ سے زمین حرکت کے بعد ساکن ہو گئی اور نہ اہل زمین کو لے کر کسی طرف جھک سکی اور نہ ان کے بوجھ سے دھنس سکی اور نہ اپنی جگہ سے ہٹ سکی۔

## زمین......گہوارہ اور فرش:

پاک و بے نیاز ہے وہ مالک جس نے پانی کے تموج کے باوجود اسے روک رکھا ہے اور اطراف کی تری کے باوجود اسے خشک بنا رکھا ہے اور پھر اسے اپنی مخلوقات کے لئے گہوارہ اور فرش کی حیثیت دے دی ہے۔ اس گہرے سمندر کے اوپر جو ٹھہرا ہوا ہے اور بہتا نہیں ہے اور ایک مقام پر قائم ہے کسی طرف جاتا نہیں ہے حالانکہ اسے تیز و تند ہوائیں دے رہی ہیں اور برسنے والے بادل اسے متھ کر اس سے پانی کھینچتے رہتے ہیں۔ ''ان تمام باتوں میں عبرت کا سامان ہے ان لوگوں کے لئے جن کے اندر خوف خدا پایا جاتا ہے۔''

☆☆☆

## خطبہ نمبر 138:

### و من خطبة له قالَهُ بَعْدَ تِلاوَتِهِ اَلْهٰكُمُ التَّكاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقابِرَ

يالَهُ مَراما ما اَبْعَدَهُ، وَ زَوْرا ما اَغْفَلَهُ، وَ خَطَرا ما اَفْظَعَهُ، لَقَدِ اسْتَخْلَوْا مِنْهُمْ اَىَّ مُدَّكِرٍ، وَ تَناوَشُوهُمْ مِنْ مَّكانٍ بَعِيدٍ اَفَبِمَصارِعِ آبائِهِمْ يَفْخَرُونَ، اَمْ بِعَدِيدِ الْهَلْكٰى يَتَكاثَرُونَ؟ يَرْتَجِعُونَ مِنْهُمْ اَجْسادا خَوَتْ، وَ حَرَكاتٍ سَكَنَتْ، وَ لَاَنْ يَكُونُوا عِبَرا اَحَقُّ مِنْ اَنْ يَكُونُوا مُفْتَخَرا، وَ لَاَنْ يَهْبِطُوا بِهِمْ جَنابَ ذِلَّةٍ اَحْجَى مِنْ اَنْ يَقُومُوا بِهِمْ مَقامَ عِزَّةٍ!

لَقَدْ نَظَرُوا اِلَيْهِمْ بِاَبْصارِ الْعَشْوَةِ، وَ ضَرَبُوا مِنْهُمْ فِى غَمْرَةِ جَهالَةٍ، وَ لَوِ اسْتَنْطَقُوا عَنْهُمْ عَرَصاتِ تِلْكَ الدِّيارِ الْخاوِيَةِ وَالرُّبُوعِ الْخالِيَةِ لَقالَتْ: ذَهَبُوا فِى الْاَرْضِ ضُلَّالاً، وَ ذَهَبْتُمْ فِى اَعْقابِهِمْ جُهَّالاً، تَطَؤُونَ فِى هامِهِمْ، وَ تَسْتَنْبِتُونَ فِى اَجْسادِهِمْ، وَ تَرْتَعُونَ فِيما لَفَظُوا، وَ

تَسْكُنُونَ فِيما خَرَّبُوا، وَ إِنَّمَا الْأَيَّامُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ بَوَاكٍ وَ نَوَائِحُ عَلَيْكُمْ.

أُولئِكَ سَلَفُ غايَتِكُمْ، وَ فُرَّاطُ مَناهِلِكُمُ الَّذِينَ كانَتْ لَهُمْ مَقاوِمُ الْعِزِّ وَ حَلَباتُ الْفَخْرِ، مُلُوكا وَ سُوَقا، سَلَكُوا فِي بُطُونِ الْبَرْزَخِ سَبِيلاً سُلِّطَتِ الْأَرْضُ عَلَيْهِمْ فِيهِ، فَأَكَلَتْ مِنْ لُحُومِهِمْ، وَ شَرِبَتْ مِنْ دِمائِهِمْ، فَأَصْبَحُوا فِي فَجَواتِ قُبُورِهِمْ جَمادا لا يَنْمُونَ، وَ ضِمارا لا يُوجَدُونَ، لا يُفْزِعُهُمْ وُرُودُ الْأَهْوالِ، وَ لا يَحْزُنُهُمْ تَنَكُّرُ الْأَحْوالِ، وَ لا يَحْفِلُونَ بِالرَّواجِفِ، وَ لا يَأْذَنُونَ لِلْقَواصِفِ، غُيَّبا لا يُنْتَظَرُونَ، وَ شُهُودا لا يَحْضُرُونَ.

وَ إِنَّما كانُوا جَمِيعا فَتَشَتَّتُوا، وَ آلافا فَافْتَرَقُوا، وَ ما عَنْ طُولِ عَهْدِهِمْ وَ لا بُعْدِ مَحَلِّهِمْ عَمِيَتْ أَخْبارُهُمْ، وَ صَمَّتْ دِيارُهُمْ، وَلكِنَّهُمْ سُقُوا كَأْسا بَدَّلَتْهُمْ بِالنُّطْقِ خَرَسا، وَ بِالسَّمْعِ صَمَما وَ بِالْحَرَكاتِ سُكُونا، فَكَأَنَّهُمْ فِي ارْتِجالِ الصِّفَةِ صَرْعى سُباتٍ.

جِيرانٌ لا يَتَأَنَّسُونَ، وَ أَحِبَّاءُ لا يَتَزاوَرُونَ، بَلِيَتْ بَيْنَهُمْ عُرَى التَّعارُفِ، وَانْقَطَعَتْ مِنْهُمْ أَسْبابُ الْإِخاءِ، فَكُلُّهُمْ وَحِيدٌ وَ هُمْ جَمِيعٌ، وَ بِجانِبِ الْهَجْرِ وَ هُمْ أَخِلَّاءُ، لا يَتَعارَفُونَ لِلَيْلٍ صَباحا، وَ لا لِنَهارٍ مَساءً، أَيُّ الْجَدِيدَيْنِ ظَعَنُوا فِيهِ كانَ عَلَيْهِمْ سَرْمَدا، شاهَدُوا مِنْ أَخْطارِ دارِهِمْ أَفْظَعَ مِمَّا خافُوا، وَ رَأَوْا مِنْ آياتِها أَعْظَمَ مِمَّا قَدَّرُوا.

فَكِلْتَا الْغايَتَيْنِ مُدَّتْ لَهُمْ إِلى مَباءَةٍ، فاتَتْ مَبالِغَ الْخَوْفِ وَالرَّجاءِ، فَلَوْ كانُوا يَنْطِقُونَ بِها لَعَيُّوا بِصِفَةِ ما شاهَدُوا وَ ما عايَنُوا، وَ لَئِنْ عَمِيَتْ آثارُهُمْ، وَانْقَطَعَتْ أَخْبارُهُمْ، لَقَدْ رَجَعَتْ فِيهِمْ أَبْصارُ الْعِبَرِ، وَ سَمِعَتْ عَنْهُمْ آذانُ الْعُقُولِ، وَ تَكَلَّمُوا مِنْ غَيْرِ جِهاتِ النُّطْقِ، فَقالُوا: كَلَحَتِ الْوُجُوهُ النَّواضِرُ، وَ خَوَتِ الْأَجْسامُ النَّواعِمُ، وَلَبِسْنا أَهْدامَ الْبِلَى، وَ تَكاءَدَنا ضِيقُ الْمَضْجَعِ، وَ تَوارَثْنَا الْوَحْشَةَ، وَ تَهَكَّمَتْ عَلَيْنَا الرُّبُوعُ الصُّمُوتُ، فَانْمَحَتْ مَحاسِنُ أَجْسادِنا، وَ تَنَكَّرَتْ مَعارِفُ صُوَرِنا، وَ طالَتْ فِي مَساكِنِ الْوَحْشَةِ إِقامَتُنا، وَ لَمْ نَجِدْ مِنْ كَرْبٍ فَرَجا، وَ لا مِنْ ضِيقٍ مُتَّسَعا!

فَلَوْ مَثَّلْتَهُمْ بِعَقْلِكَ، أَوْ كُشِفَ عَنْهُمْ مَحْجُوبُ الْغِطاءِ لَكَ، وَ قَدِ ارْتَسَخَتْ أَسْماعُهُمْ بِالْهَوامِّ فَاسْتَكَّتْ، وَاكْتَحَلَتْ أَبْصارُهُمْ بِالتُّرابِ فَخَسَفَتْ، وَ تَقَطَّعَتِ الْأَلْسِنَةُ فِي أَفْواهِهِمْ بَعْدَ ذَلاقَتِها، وَ هَمَدَتِ الْقُلُوبُ فِي صُدُورِهِمْ بَعْدَ يَقَظَتِها، وَ عاثَ فِي كُلِّ جارِحَةٍ مِنْهُمْ جَدِيدُ بِلًى سَمَّجَها، وَ سَهَّلَ طُرُقَ الْآفَةِ إِلَيْها، مُسْتَسْلِماتٍ فَلا أَيْدٍ تَدْفَعُ، وَ لا قُلُوبٌ تَجْزَعُ، لَرَأَيْتَ أَشْجانَ قُلُوبٍ وَ أَقْذاءَ عُيُونٍ لَهُمْ فِي كُلِّ فَظاعَةٍ صِفَةُ حالٍ لا تَنْتَقِلُ، وَ غَمْرَةٌ لا تَنْجَلِي.

وَ كَمْ أَكَلَتِ الْأَرْضُ مِنْ عَزِيزِ جَسَدٍ وَ أَنِيقِ لَوْنٍ، كانَ فِي الدُّنْيا غَذِيَّ تَرَفٍ، وَ رَبِيبَ شَرَفٍ، يَتَعَلَّلُ بِالسُّرُورِ فِي ساعَةِ حُزْنِهِ، وَ يَفْزَعُ إِلَى السَّلْوَةِ إِنْ مُصِيبَةٌ نَزَلَتْ بِهِ، ضَنّا بِغَضارَةِ

عَيْشِهِ، وَ شَحاحَةً بِلَهْوِهِ وَ لَعِبِهِ، فَبَيْنما هُوَ يَضْحَكُ إِلَى الدُّنْيا وَ تَضْحَكُ الدُّنيا إِلَيْهِ فِي ظِلِّ عَيْشٍ غَفُولٍ إِذْ وَطِئَ الدَّهْرُ بِهِ حَسَكَهُ وَ نَقَضَتِ الْاَيَّامُ قُواهُ وَ نَظَرَتْ إِلَيْهِ الْحُتُوفُ مِنْ كَثَبٍ فَخالَطَهُ بَثٌّ لا يَعْرِفُهُ، وَ نَجِيُّ هَمٍّ ما كانَ يَجِدُهُ، وَ تَوَلَّدَتْ فِيهِ فَتَراتُ عِلَلٍ آنَسَ ما كانَ بِصِحَّتِهِ.

فَفَزِعَ إِلى ما كانَ عَوَّدَهُ الْاَطِبّاءُ مِنْ تَسْكِينِ الْحارِّ بِالْقارِّ وَ تَحْرِيكِ الْبارِدِ بِالْحارِّ، فَلَمْ يُطْفِئْ بِبارِدٍ إِلا ثَوَّرَ حَرارَةً، وَ لا حَرَّكَ بِحارٍّ إِلا هَيَّجَ بُرُودَةً، وَ لا اعْتَدَلَ بِمُمازِجٍ لِتِلْكَ الطَّبائِعِ إِلا اَمَدَّ مِنْها كُلَّ ذاتِ داءٍ، حَتَّى فَتَرَ مُعَلِّلُهُ، وَ ذَهَلَ مُمَرِّضُهُ، وَ تَعايا اَهْلُهُ بِصِفَةِ دائِهِ، وَ خَرِسُوا عَنْ جَوابِ السّائِلِينَ عَنْهُ، وَ تَنازَعُوا دُونَهُ شَجِيَّ خَبَرٍ يَكْتُمُونَهُ، فَقائِلٌ يَقُولُ هُوَ لِما بِهِ، وَ مُمَنٍّ لَهُمْ إِيابَ عافِيَتِهِ، وَ مُصَبِّرٌ لَهُمْ عَلَى فَقْدِهِ، يُذَكِّرُهُمْ اُسَى الْماضِينَ مِنْ قَبْلِهِ، فَبَيْنَما هُوَ كَذٰلِكَ عَلَى جَناحٍ مِنْ فِراقِ الدُّنْيا وَ تَرْكِ الْاَحِبَّةِ، إِذْ عَرَضَ لَهُ عارِضٌ مِنْ غُصَصِهِ فَتَحَيَّرَتْ نَوافِذُ فِطْنَتِهِ، وَ يَبِسَتْ رُطُوبَةُ لِسانِهِ، فَكَمْ مِنْ مُهِمٍّ مِنْ جَوابِهِ عَرَفَهُ فَعَيَّ عَنْ رَدِّهِ، وَ دُعاءٍ مُؤْلِمٍ بِقَلْبِهِ سَمِعَهُ فَتَصامَّ عَنْهُ مِنْ كَبِيرٍ كانَ يُعَظِّمُهُ، اَوْ صَغِيرٍ كانَ يَرْحَمُهُ، وَ إِنَّ لِلْمَوْتِ لَغَمَراتٍ هِيَ اَفْظَعُ مِنْ اَنْ تُسْتَغْرَقَ بِصِفَةٍ، اَوْ تَعْتَدِلَ عَلَى عُقُولِ اَهْلِ الدُّنْيا.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 138:

# تفسیر الهاكم التكاثر

### مردوں پر فخر کرنے والا:

"الهاكم التكاثر حتىٰ زرتم المقابر"

"دنیاوی ساز و سامان پر فخر کرنا (جو علامت ہے محبت طلب کی) تم کو آخرت سے غافل کیے رکھتا ہے یہاں تک قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔ا"

اس آیہ کریمہ کی تلاوت کے بعد امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ شخص مردوں پر فخر کرکے عقل و خرد سے کس قدر دور ہے وہ قبر کی زیارت کرنے والا ہے' مگر کس قدر غافل اور بے خبر ہے' اسے ایک بڑا کام درپیش ہے جو کتنا رسوا کن ہے بلاشبہ یہ لوگ شہر و دیار کو جانے والوں سے خالی دیکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ مقام تذکرہ اور یاد آوری کا ہے' کیسا تذکرہ اور کیسی یاد آوری۔ اور یہ لوگ مقام دور دراز سے سوال کرتے ہیں (مرے ہوؤں سے) کیا یہ لوگ اپنے آباؤ اجداد کی خاک افتادگی پر فخر کرتے ہیں۔ یا ہلاک ہونے والوں کی تعداد سے اپنا اضافہ کرتا ہے۔ (مرے ہوؤں پر فخر کرنے والے نادان و نافہم

ہیں) خاک میں پڑے ہوئے بے حس و حرکت اور بے جان و غیر متحرک اجسام کو (دنیا میں) واپس لانا چاہتے ہیں (حالانکہ یہ محال ہے) اور یقیناً مردے، عبرت کے لیے زیادہ لائق ہیں نہ کہ سبب افتخار، ان کا نظارہ کر کے تواضع اور فروتنی اختیار کرنا کار خرومندی ہے نہ کہ اسے وسیلہ فخر وار جمندی بنایا! کوئی شبہ نہیں یہ لوگ انہیں کمزور آنکھوں سے دیکھتے ہیں، اور وہ انتہائی نادانی کے عالم میں ان کے پاس سے سفر کر گئے (فوت ہو گئے)

## اہل برزخ کا جواب:

ان لوگوں کی سرگزشت اگر بڑے شہروں کی ویرانی اور خالی گھروں کی تاراجی سے دریافت کی جائے تو یہ (بزبان حال) جواب دیں گے کہ ہم تو بغیر کسی نشان کے گم ہو کر زیر زمین پہنچ گئے (نابود ہو گئے مگر تم بھی جہالت کی وجہ سے (ہمارے پیچھے پیچھے) چلے آ رہے ہو۔ تم ان کی کھوپڑیوں پر پاؤں رکھ رہے ہو، ان کے مٹی میں مل جانے والے جسموں پر کھڑے ہوتے ہو جن مقامات کو وہ چھوڑ گئے ہیں اپنے جانور چرا رہے ہو۔ ان ہی کے ویرانوں میں سکونت اختیار کر رہے ہو اور بلاشبہ تمہارے اور ان کے مابین جتنے بھی انسان ہیں، وہ گریہ کرنے والے اور تم پر رونے والے ہیں۔ وہ لوگ جو تم سے پہلے سفر (آخرت) اختیار کر چکے ہیں وہ تمہارے لیے پایان کار ہیں تمہاری منزلوں کے پیشوا ہیں۔

## بادشاہ اور رعیت:

یہ وہ لوگ ہیں مقامات سربلند وار جمند اور وسائل فخر و سرفرازی مہیا تھے، اس حالت میں کہ ان میں سے ایک گروہ بادشاہت کرتا تھا اور ایک بڑی جماعت ان کی رعیت اور فرماں بردار تھی، مگر اب سب کے سب برزخ کے شکم میں چلے گئے جہاں زمین ان پر مسلط کر دی گئی ہے جس نے ان کا گوشت کھا لیا اور خون پی لیا۔

## ہول و دہشت:

یہ جسم قبروں کے شگافوں میں پتھر ہیں، منجمد اور بستہ کہ نہ حرکت کر سکتے ہیں نہ نشوونما حاصل کر سکتے ہیں پنہاں اور گمشدہ کہ اب پیدا نہیں ہو سکتے، نمودار نہیں ہو سکتے۔ اب ہول اور دہشت سے وہ خوف زدہ نہیں ہو سکتے، بدحالی اور پریشانی انہیں اندوہ گیں نہیں کر سکتی، زلزلے ان میں اضطراب نہیں پیدا کر سکتے۔ رعد سخت کی کڑک پر وہ کان نہیں دھرتے، غائب و پنہاں بن چکے ہیں، اب ان کی واپسی کا کوئی منتظر نہیں، ظاہر میں حاضر ہیں در گور ہیں، اور قبر سامنے ہی ہے) لیکن مجالس میں حاضر نہیں ہو سکتے، پہلے جمعیت رکھتے تھے اب جدا ہیں) درازی مدت اور دوری منزل کے باوجود یہ بات نہیں کہ ان کو خبر نہ پہنچتی ہو یا ان کے شہر و دیار گنگ اور خاموش ہو گئے ہوں۔ لیکن انہوں نے جام مرگ پی لیا اور ان کی گویائی گونگے پن سے شنوائی بہرے پن سے جنبش آرام سے تبدیل ہو گئی، گویا یہ پہلے ہی سے خواب مرگ میں مدہوش ہونے کو تیار تھے۔

## اہل قبرستان:

اہل گورستان ایسے ہمسائے ہیں جو ایک دوسرے سے کوئی انس وربط نہیں رکھتے یہ ایسے دوست ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں' اور ان کے تعارف کے حلقے کہنہ ہو گئے۔ بھائی بندی کے اسباب منقطع ہو گئے۔ حالانکہ یہ سب مجتمع ہیں لیکن اکیلے اکیلے ہیں۔ اگر چہ یہ آپس میں دوست تھے لیکن مہجور ہیں نہ یہ لوگ دن کو پہچانتے ہیں نہ رات کو گھر نہیں پہچانتے' ان میں سے ہر ایک نے جس شب وروز میں کوچ کیا تھا' وہ ان کے لیے ہمیشگی کا زمانہ ہے' (اگر رات تھی تو اب اس کا دن نہیں آئے گا' اگر دن تھا تو اب اس کی رات نہیں آئے گی) انہوں نے سرائے آخرت کی سختیوں کو بہ چشم خود دیکھ کر اس سے کہیں زیادہ سخت پایا' جس سے یہ ڈرتے تھے' اور عالم آخرت کے آثار کو (یعنی پاداش وکیفر) آنکھ سے دیکھ کر اس سے کہیں بزرگ تر پایا' جس کا یہ تصور کیا کرتے تھے۔ اب یہ دونوں نیکوکاری وبدکاری وبدکرداری بعد از مرگ) ان کے لیے کھینچے جا چکے تا کہ جائے بازگشت (بہشت یا جہنم) میں پہنچ جائیں یہ چیز درجہ خوف کی انتہا (دوزخیوں کے لیے) اور درجہ امیدواری کی انتہا (بہشتیوں کے لیے) ہے پس اگر بعد از مرگ' انہیں زبان وقوت گویائی مل جائے' تب بھی یہ کچھ دیکھ چکے ہیں اور جس کا مشاہدہ کر چکے ہیں' اس کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے اگر چہ ان کے نشان ناپید ہو چکے ہیں اور ان کی خبریں منقطع ہو چکی ہیں' لیکن چشم عبرت پذیر انہیں دیکھتی ہے اور گوش خرد ان کی باتیں سنتا ہے' یہ زبان گویا نہیں (زبان حال وعبرت سے) کہہ رہے ہیں۔

## شاداب وشگفتہ شہروں کی حال زار:

وہ شگفتہ وشاداب چہرے زشت اور بدنما ہو گئے وہ نرم ونازک بدن خاک ہو گئے' اب ہمارے بدن پر جامۂ کہنہ (کفن) پارہ پارہ ہے تنگی (قبر) ہمیں سخت تکلیف پہنچاتی ہے' خوف ودہشت ہمیں وراثت میں (پرانے مرنے والوں سے) ملی ہے' ہماری خاموش منزلیں قبریں ویران ہوتی جا رہی ہیں' جس کے باعث ہمارا اندام نازک روئے خوش آب ورنگ' زشت وبدنما ہو گیا اور منزل ترسناک میں ہماری مدت قیام دراز ہو گئی اور ہم اندوہ سے رہائی کی اور تنگی سے فراخی کی کوئی سبیل نہیں پاتے!

پس اگر تم اپنی عقل واندیشہ سے ان کے حال زار کا تصور کر دو' یا اسرار کے پردے تمہارے سامنے سے ہٹا دیے جائیں تو وہ تمہیں عجیب حالت میں نظر آئیں گے' تم دیکھو گے ان کے کانوں کو جانوران زیر زمین نے کاٹ پیٹ کر رکھ دیا ہے' وہ اب بالکل بہرے ہیں' ان کی آنکھوں میں مٹی کا سرمہ گھلا ہوا ہے۔ اور سر کی ہڈیوں میں پیوست ہو کر رہ گئی ہیں' ان کی زبانیں تکلیف کی تندی وتیزی سے پارہ پارہ ہو چکی ہیں' ان کے سینہ میں پیدار ہنے کے بعد مردہ ہو چکے ہیں۔ ان کے ہر عضو بدن پر کنگی اور بوسیدگی طاری ہوتی رہتی ہے جو اسے اور زیادہ زشت ومکروہ بناتی رہتی ہے' آفت کے راستوں کو ان پر آسان کر دیتی ہے' اس حالت میں کہ ان کے جسم کے لیے اس آسیب وتکلیف کے تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں' نہ ان کے ہاتھ ہیں کہ وہ اسے دفع کر سکیں' نہ دل ہے کہ نالہ وفریاد کر سکیں' بلاشبہ تم (چشم تصور سے) ان کے اندوہ دل اور خاشاک چشم کو دیکھ سکتے ہو' کہ ان میں سے ہر ایک رسوائی اور گرفتاری کی ایسی حالت میں ہے کہ دوسری حالت میں تبدیل نہیں ہو سکتا' ایسی سختی میں مبتلا ہے جسے برطرف نہیں کر سکتا۔

## اہل عزت و نعم:

اس زمین نے کیسے کیسے معزز (اور خوش نما) خوبصورت اجسام کو کھالیا' دنیا میں جنہوں نے تنعم کی زندگی بسر کی تھی' جو خوش گزرانی اور عزت کے پروردہ تھے جو غم کے وقت بھی خوش رہتے تھے مصیبت کے وقت خوشی سے بسر کرتے تھے' وہ لہوولعب کے بارے میں بخیل تھے (ترک عیش گوارانہ تھا) وہ اپنی دنیاوی آرائش وزیبائش پر خوش رہتے تھے اور دنیا ان پر ہنس رہی تھی۔ ناگاہ زمانہ نے ان کی غفلت آمیز زندگی اور مسرت کو اپنے کانٹوں سے چھلنی کر دیا ان کی قوتوں کو ختم کر دیا بہت نزدیکی سے موت نے ان پر نگاہ قہر ڈالی' بس وہ ایسے اندوہ میں مبتلا ہوئے جس سے وہ آشنا نہ تھے' ایسے رنج پنہاں سے سابقہ پڑا کہ اس سے پہلے دوچار نہ ہوئے تھے بیماری اور علالت کے باعث بے حد ضعف طاری ہوا' لیکن اس حالت میں بھی اپنی بہبودی اور اطمینان کامل سے دست بردار نہ ہوئے اطبا نے انہیں ڈھارس دی کہ امراض حار ادویہ باردہ سے شفا پا جائیں گے اور امراض باردہ ادویہ حارہ سے روپوش ہو جائیں گے۔ لیکن ٹھنڈی دوا نے گرم بیماری کو دور نہ کیا۔

## اہل اللہ:

اس میں کچھ نے ذکر خدا مال ومتاع دنیا کے عوض میں حاصل کیا ہے۔ یہ دنیا کے کاروبار اور خرید وفروخت میں مشغول نہیں ہوئے۔ ایام حیات کو خدا کی یاد میں بسر کرتے ہیں اور خدا نے جو کچھ حرام وحلال کر دیا ہے اس کی خبر غافل لوگوں کے کانوں تک پہنچاتے رہیں اور جس عدل ودرستی کا حکم دیتے ہیں خود بھی اُسے انجام دیتے ہیں اور جس ناپسندیدہ (گفتار و کردار زشت سے منع کرتے ہیں' خود بھی اس سے باز رہتے ہیں اور آخرت پر ایسا ایمان رکھتے ہیں کہ) گویا دنیا پایان کار کو پہنچ گئی ہے اور آخرت آ گئی اور یہ اسی میں رہ رہے ہیں اور جو کچھ اس دنیا کے بعد (آخرت) ہے اسے آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ اس طرح گویا وہ اہل برزخ کے احوال پنہاں سے اپنی مدت اقامت میں آگاہ ہو جاتے ہیں اور قیامت کے وعدے ان کے لیے ثابت ہو چکے ہوتے ہیں بغیر شک وتردید کے پس وہ اہل دنیا کے سامنے سے برزخ کے پردے اٹھا دیتے ہیں اس طرح کہ گویا وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں جسے دوسرے لوگ نہیں دیکھتے اور اگر تم اپنی عقل کے مطابق' ان کے مراتب پسندیدہ اور شائستہ مجالس کا تصور کرو۔ تو حالانکہ ان کے دفاتر اعمال کھلے ہوئے ہوں اور وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرنے پر آمادہ ہوں۔ ہر وہ چھوٹی بڑی بات کہ جس کی انجام دہی پر وہ مامور تھے اس سے کوتاہی یا تقصیر یا نہی سرزد ہوئی ہو اور اپنی پیٹھ پر بھاری گناہوں کا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہوں اور اس بوجھ کے اٹھانے میں وہ ضعیف اور ناتواں نظر آ رہے ہوں مگر یہ گلو گیر ہوں اور (ہنگامہ محاسبہ) گریہ وزاری کے ساتھ جواب وسوال کر رہے ہوں، اطمینان الٰہی ان پر نازل ہو رہا ہے اور (آسمانی) برکتوں کا مقام عزت ہموار ہو گیا ہے جس سے صرف خدا ہی مطلع اور آگاہ ہے۔ ان کی ان مساعی سے خدا راضی اور خوشنود ہے اور ان کی روش خدا کو پسند ہے' حالانکہ خدا نے اور اضافہ کر دیا' اور دوائے گرم نے سرد بیماری کو شفا نہ دی' بلکہ اس میں ہیجان پیدا کر کے اور زیادہ سخت کر دیا۔ اور نہ دوائے مناسب ومعتدل نے مزاج کو معتدل کیا' بلکہ ہر درد وتکلیف کو کمک پہنچا کر اسے اور زیادہ

کر دیا' یہاں تک (سختی وطول عرض کے باعث) طبیب سست پڑ گیا دست بردار ہو گیا اور تیمار دار نے بھی فراموش کر دیا اور اس کے زن و فرزند و غم خوار اس کے بیان درد سے خستہ ہو گئے اور عیادت کرنے والوں کے جواب میں گنگ ہو گئے' اب اس کے سامنے آپس میں وہ باتیں کرنے لگے' پہلے اس سے پنہاں رکھتے تھے' ایک کہتا ہے بیمار کا کیا حال ہے دوسرا اس کے تندرست ہونے کی امید دلاتا ہے۔

کوئی اور اس کی پیروی کی ہونے والی موت پر تسلی اور دلدہی کرتا ہے اور انہیں اگلوں کی پیروی کی تلقین کرتا ہے (جیسے گزشتگان پر صبر کیا اس پر بھی کرو) بیمار اس اثنا میں کہ دنیا سے رخصت ہونے کے لیے اور دوستوں سے دوری اختیار کرنے پر مستعد ہو رہا تھا' کہ ناگاہ اس کے ہجوم اندوہ میں ان باتوں سے ایک اور کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ پس اس کی زیرکی اور عقل سرگرداں اور از کار رفتہ ہو جاتی ہے۔ رطوبت زبان خشک ہو جاتی ہے اس نے کسی قدر ایک تیمار دار کی بات کا جواب دینا چاہا۔ مگر نہ دے سکا اس نے اسے کیسا کیسا پکارا یہ پکار سنتا تھا دل کڑھتا تھا مگر زبان نے ساتھ نہ دیا۔ وہ گنگ ہو چکی تھی یہ پکارنے والا یا تو اس کا کوئی بزرگ تھا' (والد) جس کی یہ تعظیم کرتا تھا' یا اس کا کوئی چھوٹا تھا (اولاد) جس پر یہ نہایت مہربان تھا اور بلاشبہ' موت کی سختیاں ایسی ہی ہیں بہت مشکل تر ہے کہ انہیں پورے طور پر بیان کیا جا سکے' یا اہل دنیا کے عقول ان کا ادراک (کما حقہ) کر سکتے ہوں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 139:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْتَعْدِيكَ عَلَى قُرَيْشٍ وَ مَنْ اَعانَهُمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ قَطَعُوا رَحِمِي، وَ اَكْفَؤُوا إِنائِي، وَ اَجْمَعُوا عَلَى مُنازَعَتِي حَقّاً كُنْتُ اَوْلَى بِهِ مِنْ غَيْرِي، وَ قالُوا: اَلا إِنَّ فِي الْحَقِّ اَنْ تَاْخُذَهُ، وَ فِي الْحَقِّ اَنْ تُمْنَعَهُ، فَاصْبِرْ مَغْمُوماً، اَوْ مُتْ مُتَاَسِّفاً، فَنَظَرْتُ فَإِذا لَيْسَ لِي رافِدٌ وَ لا ذابٌّ وَ لا مُساعِدٌ إِلا اَهْلَ بَيْتِي، فَضَنَنْتُ بِهِمْ عَنِ الْمَنِيَّةِ فَاَغْضَيْتُ عَلَى الْقَذَى، وَ جَرِعْتُ رِيقِي عَلَى الشَّجا، وَ صَبَرْتُ مِنْ كَظْمِ الْغَيْظِ عَلَى اَمَرَّ مِنَ الْعَلْقَمِ، وَ آلَمَ لِلْقَلْبِ مِنْ حَزِّ الشِّفارِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 139:

# قریش سے شکایت

خدایا! میں قریش سے اور ان کے مددگاروں سے تیری مدد چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے میری قرابت داری کا خیال نہیں کیا اور میرے ظرف عظمت کو الٹ دیا ہے اور مجھ سے اس حق کے بارے میں جھگڑا کرنے پر اتحاد کر لیا ہے جس کا میں سب سے زیادہ حقدار تھا اور پھر یہ کہنے لگے ہیں کہ آپ اس حق کو لے لیں تو یہ بھی صحیح ہے اور آپ کو اس سے روک دیا جائے تو یہ بھی صحیح ہے۔ اب چاہئیں ہم وغم کے ساتھ صبر کریں یا رنج والم کے ساتھ مر جائیں۔

ایسے حالات میں میں نے دیکھا کہ میرے پاس نہ کوئی مددگار ہے اور نہ دفاع کرنے والا سوائے میرے گھر والوں کے تو میں نے انہیں موت کے منہ میں دینے سے گریز کیا اور بالآخر آنکھوں میں خس وخاشاک کے ہوتے ہوئے چشم پوشی کی اور گلے میں پھندہ کے ہوتے ہوئے لعاب دہن نگل لیا اور غصہ کو پینے میں حنظل سے زیادہ تلخ ذائقہ پر صبر کیا اور چھریوں کے زخموں سے زیادہ تکلیف دہ حالات پر خاموشی اختیار کر لی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 140:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَدْلٌ عَدَلَ وَ حَكَمٌ فَصَلَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ سَيِّدُ عِبادِهِ، كُلَّما نَسَخَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فِرْقَتَيْنِ جَعَلَهُ فِي خَيْرِهِمَا، لَمْ يُسْهِمْ فِيهِ عاهِرٌ، وَ لا ضَرَبَ فِيهِ فاجِرٌ.

اَلا وَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحانَهُ قَدْ جَعَلَ لِلْخَيْرِ اَهْلاً وَ لِلْحَقِّ دَعائِمَ، وَ لِلطّاعَةِ عِصَما، وَ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ كُلِّ طاعَةٍ عَوْنا مِنَ اللّٰهِ سُبْحانَهُ يَقُولُ عَلَى الْاَلْسِنَةِ، وَ يُثَبِّتُ الْاَفْئِدَةَ، فِيهِ كِفاءٌ لِمُكْتَفٍ، وَ شِفاءٌ لِمُشْتَفٍ.

وَ اعْلَمُوا اَنَّ عِبادَ اللّٰهِ الْمُسْتَحْفَظِينَ عِلْمَهُ، يَصُونُونَ مَصُونَهُ، وَ يُفَجِّرُونَ عُيُونَهُ، يَتَواصَلُونَ بِالْوِلايَةِ، وَ يَتَلاقَوْنَ بِالْمَحَبَّةِ، وَ يَتَساقَوْنَ بِكَاْسٍ رَوِيَّةٍ، وَ يَصْدُرُونَ بِرِيَّةٍ، لا تَشُوبُهُمُ الرِّيبَةُ، وَ لا تُسْرِعُ فِيهِمُ الْغِيبَةُ، عَلَى ذٰلِكَ عَقَدَ خَلْقَهُمْ وَ اَخْلاقَهُمْ، فَعَلَيْهِ يَتَحابُّونَ، وَ بِهِ يَتَواصَلُونَ، فَكانُوا كَتَفاضُلِ الْبَذْرِ يُنْتَقَى، فَيُؤْخَذُ مِنْهُ وَ يُلْقَى، قَدْ مَيَّزَهُ التَّخْلِيصُ، وَ هَذَّبَهُ التَّمْحِيصُ،

فَلْيَقْبَلِ امْرُؤٌ كَرامَةً بِقَبُولِها، وَ لْيَحْذَرْ قارِعَةً قَبْلَ حُلُولِها، وَ لْيَنْظُرِ امْرُؤٌ فِي قَصِيرِ اَيّامِهِ وَ

قَلِيلِ مُقامِهِ، فِي مَنْزِلٍ حَتَّى يَسْتَبْدِلَ بِهِ مَنْزِلاً، فَلْيَصْنَعْ لِمُتَحَوَّلِهِ، وَ مَعارِفِ مُنْتَقَلِهِ، فَطُوبى لِذِي قَلْبٍ سَلِيمٍ اَطاعَ مَنْ يَهْدِيهِ، وَ تَجَنَّبَ مَنْ يُرْدِيهِ، وَ اَصابَ سَبِيلَ السَّلامَةِ بِبَصَرِ مَنْ بَصَّرَهُ، وَ طاعَةِ هادٍ اَمَرَهُ، وَ بادَرَ الْهُدى قَبْلَ اَنْ تُغْلَقَ اَبْوابُهُ، وَ تُقْطَعَ اَسْبابُهُ، وَ اسْتَفْتَحَ التَّوْبَةَ، وَ اَماطَ الْحَوْبَةَ، فَقَدْ اُقِيمَ عَلَى الطَّرِيقِ، وَ هُدِيَ نَهْجَ السَّبِيلِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 140:

# خیر کے اہل......اہل علم

### عادل حاکم وسردار:

میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ پروردگار ایسا عادل ہے جو عدل ہی سے کام لیتا ہے اور ایسا حاکم ہے جو حق و باطل کو جدا کر دیتا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور پھر تمام بندوں کے سردار بھی ہیں۔ جب بھی پروردگار نے مخلوقات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے انہیں بہترین حصہ ہی میں رکھا ہے۔ ان کی تخلیق میں نہ کسی بدکار کا کوئی حصہ ہے اور نہ کسی فاسق و فاجر کا کوئی دخل ہے۔

### ستونِ حق:

یاد رکھو کہ پروردگار نے ہر خیر کے لئے اہل قرار دیئے ہیں اور ہر حق کے لئے ستون اور ہر اطاعت کے لئے وسیلہ حفاظت قرار دیا ہے اور تمہارے لئے ہر اطاعت کے موقع پر خدا کی طرف سے ایک مددگار کا انتظام رہتا ہے جو زبانوں پر بولتا ہے اور دلوں کو ثبات عنایت کرتا ہے۔ اس کے وجود میں ہر اکتفا کرنے والے کے لئے کفایت ہے اور ہر طلب گار صحت کے لئے شفاء و عافیت ہے۔

### علم کے محافظ:

یاد رکھو کہ اللہ کے وہ بندے جنہیں اس نے اپنے علم کا محافظ بنایا ہے وہ اس کا تحفظ بھی کرتے ہیں اور اس کے چشموں کو جاری بھی کرتے رہتے ہیں۔ آپس میں محبت سے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور چاہت کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ سیراب کرنے والے جاموں سے مل کر سیراب ہوتے ہیں اور پھر سیر و سیراب ہو کر ہی باہر نکلتے ہیں۔ ان کے اعمال میں فریب کی آمیزش نہیں ہے اور ان کے معاشرہ میں غیبت کا گذر نہیں ہے۔ اسی انداز سے مالک نے ان کی تخلیق کی ہے اور ان کے اخلاق قرار دیئے ہیں اور اسی بنیاد پر وہ آپس میں محبت بھی کرتے ہیں اور ملتے بھی رہتے ہیں۔ ان کی مثال ان دانوں کی

ہے جن کو اس طرح چنا جاتا ہے کہ اچھے دانوں کو لے لیا جاتا ہے اور خراب کو پھینک دیا جاتا ہے۔ انہیں اسی صفائی نے ممتاز بنا دیا ہے اور انہیں اسی پرکھنے صاف ستھرا قرار دے دیا ہے۔

اب ہر شخص کو چاہئے کہ انہیں صفات کو قبول کر کے کرامت کو قبول کرے اور قیامت کے آنے سے پہلے ہوشیار ہو جائے۔ اپنے مختصر سے دنوں اور تھوڑے سے قیام کے بارے میں غور کرے کہ اس منزل کو دوسری منزل میں بہر حال بدل جانا ہے اب اس کا فرض ہے کہ نئی منزل اور جانی پہچانی جائے بازگشت کے بارے میں عمل کرے۔

## قلب سلیم:

انعام و اکرام ان قلب سلیم والوں کے لئے جو رہنما کی اطاعت کریں اور ہلاک ہونے والوں سے پرہیز کریں۔ کوئی راستہ دکھادے تو دیکھ لیں اور واقعی راہنما امر کرے تو اس کی اطاعت کریں۔ ہدایت کی طرف سبقت کریں قبل اس کے کہ اس کے دروازے بند ہو جائیں اور اس کے اسباب منقطع ہو جائیں۔ توبہ کا دروازہ کھول لیں اور گناہوں کے داغوں کو دھو ڈالیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں سیدھے راستہ پر کھڑا کر دیا گیا ہے اور انہیں واضح راستہ کی ہدایت مل گئی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 141:

### وَمِنْ خُطبة له قالَهُ وَ هُوَ يَلِي غُسْلَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ تَجْهِيزَهُ:

بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدِ انْقَطَعَ بِمَوْتِكَ ما لَمْ يَنْقَطِعْ بِمَوْتِ غَيْرِكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَ الْأَنْباءِ وَ أَخْبارِ السَّماءِ، خَصَّصْتَ حَتَّى صِرْتَ مُسَلِّياً عَمَّنْ سِواكَ، وَ عَمَّمْتَ حَتَّى صارَ النَّاسُ فِيكَ سَواءً. وَلَوْ لا أَنَّكَ أَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَأَنْفَدْنا عَلَيْكَ ماءَ الشُّؤُونِ، وَ لَكانَ الدَّاءُ مُماطِلاً، وَ الْكَمَدُ مُحالِفاً، وَ قَلَّا لَكَ وَ لَكِنَّهُ ما لا يُمْلَكُ رَدُّهُ، وَ لا يُسْتَطاعُ دَفْعُهُ، بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي، اذْكُرْنا عِنْدَ رَبِّكَ، وَ اجْعَلْنا مِنْ بالِكَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 141:

### وفات رسول کا رنج و غم

رسول اکرم ﷺ کے جنازہ کو غسل و کفن دیتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ کے انتقال سے وہ نبوت الٰہی احکام اور آسمانی اخبار کا سلسلہ

منقطع ہو گیا جو آپ کے علاوہ کسی کے مرنے سے منقطع نہیں ہوا تھا۔ آپ کا غم اہلبیت کے ساتھ یوں خاص ہوا کہ ان کے لئے ہر غم میں باعث تسلی بن گیا اور ساری امت کے لیے عام ہوا کہ سب برابر کے شریک ہو گئے۔ اگر آپ نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور نالہ وفریاد سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم آپ کے غم میں آنسوؤں کا ذخیرہ ختم کر دیتے اور یہ درد کسی درمان کو قبول نہ کرتا اور یہ رنج والم ہمیشہ ساتھ رہ جاتا۔ لیکن موت ایک ایسی چیز ہے جس کا پلٹا دینا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور جس کا ٹال دینا کسی کے بس میں نہیں ہے۔

میرے ماں باپ آپ پر قربان! مالک کی بارگاہ میں ہمارا بھی ذکر کیجیے گا اور اپنے دل میں ہمارا بھی خیال رکھیے گا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 142:

### و من دعاله:

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ آنَسُ الْآنِسِينَ لِأَوْلِيائِكَ، وَ أَحْضَرُهُمْ بِالْكِفايَةِ لِلْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ، تُشاهِدُهُمْ فِي سَرائِرِهِمْ، وَ تَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ فِي ضَمائِرِهِمْ، وَ تَعْلَمُ مَبْلَغَ بَصائِرِهِمْ، فَأَسْرارُهُمْ لَكَ مَكْشُوفَةٌ، وَ قُلُوبُهُمْ إِلَيْكَ مَلْهُوفَةٌ، إِنْ أَوْحَشَتْهُمُ الْغُرْبَةُ آنَسَهُمْ ذِكْرُكَ، وَ إِنْ صُبَّتْ عَلَيْهِمُ الْمَصائِبُ لَجَؤُوا إِلَى الاسْتِجارَةِ بِكَ عِلْما بِأَنَّ أَزِمَّةَ الْأُمُورِ بِيَدِكَ، وَ مَصادِرَها عَنْ قَضائِكَ.

اللّٰهُمَّ إِنْ فَهِهْتُ عَنْ مَسْأَلَتِي، أَوْ عَمِيتُ عَنْ طِلْبَتِي، فَدُلَّنِي عَلَى مَصالِحِي، وَ خُذْ بِقَلْبِي إِلَى مَراشِدِي، فَلَيْسَ ذلِكَ بِنُكْرٍ مِنْ هِداياتِكَ، وَ لا بِبِدْعٍ مِنْ كِفاياتِكَ.

اللّٰهُمَّ احْمِلْنِي عَلَى عَفْوِكَ، وَ لا تَحْمِلْنِي عَلَى عَدْلِكَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 142:

### اللہ کی بندوں پر لطافت

بارخدایا! تو اپنے دوستوں کے ساتھ تمام دوستوں سے زیادہ سچا دوست اور جو لوگ تجھ پر توکل کرتے ہیں ان کی صلاح کار کے لیے تو ہمہ وقت موجود ہے تو ان کے پوشیدہ کاموں کو دیکھتا ہے۔ ان کے ہر خیال اور اندیشہ سے آگاہ ہے۔ تو ان کی بینائی بصیرت اور عقلوں کا اندازہ جانتا ہے۔ ان کے راز تیرے نزدیک آشکار اور ان کے دل ہمہ وقت تیری ہی جانب نگران ہیں اگر تنہائی میں وحشت انہیں گھیر لیتی ہے تو تیرا ذکر ہی انہیں مانوس کر سکتا ہے اگر وہ ہجوم اندوہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو

تیری ہی پناہ ڈھونڈنے کا وسیلہ تلاش کرنے لگتے ہیں کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سر رشتہ کار تیرے منشا و قدرت ہی کے ہاتھ میں ہے اور ان کے صادر ہونے کی جگہ تیری ہی قضا و قدر ہے۔

بارخدایا! اگر میں یہ نہ جانوں کہ کیا چاہتا ہوں؟ اور اپنی درخواست سے پریشان بن جاؤں تو جس میں میری صلاح ہو اسی طرف میری رہنمائی فرما اور میرے دل کو اس طرف متوجہ کر دے جس میں میرے لیے خیر اور بہتری ہو پس یہ بات نہ تیری ہدایت کے خلاف ہے نہ تیری سربراہی کے لیے کوئی نئی چیز ہے!

بارخدایا! میرے ساتھ اپنی عفو و بخشش کو ملحوظ رکھ کر سلوک کر نہ کہ دادگر اور عادل بن کر!

☆☆☆

## خطبہ نمبر 143:

## و من خطبة له (عَلَيْهِ السَّلامُ) قالَهُ عِندَ تِلاوَتِهِ رِجالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

إنَّ اللّٰهَ سُبْحانَهُ وَ تَعالىٰ جَعَلَ الذِّكْرَ جِلاءً لِلْقُلُوبِ، تَسْمَعُ بِهِ بَعْدَ الْوَقْرَةِ، وَ تُبْصِرُ بِهِ بَعْدَ الْعَشْوَةِ، وَ تَنْقادُ بِهِ بَعْدَ الْمُعانَدَةِ، وَ ما بَرِحَ لِلّٰهِ عَزَّتْ آلاؤُهُ فِي الْبُرْهَةِ بَعْدَ الْبُرْهَةِ وَ فِي أَزْمانِ الْفَتَراتِ عِبادٌ ناجاهُمْ فِي فِكْرِهِمْ، وَ كَلَّمَهُمْ فِي ذاتِ عُقُولِهِمْ، فَاسْتَصْبَحُوا بِنُورِ يَقَظَةٍ فِي الْأَسْماعِ وَالْأَبْصارِ وَالْأَفْئِدَةِ، يُذَكِّرُونَ بِأَيّامِ اللّٰهِ، وَ يُخَوِّفُونَ مَقامَهُ، بِمَنْزِلَةِ الْأَدِلَّةِ فِي الْفَلَواتِ، مَنْ أَخَذَ الْقَصْدَ حَمِدُوا إِلَيْهِ طَرِيقَهُ، وَ بَشَّرُوهُ بِالنَّجاةِ، وَ مَنْ أَخَذَ يَمِيناً وَ شِمالاً ذَمُّوا إِلَيْهِ الطَّرِيقَ، وَ حَذَّرُوهُ مِنَ الْهَلَكَةِ.

وَ كانُوا كَذٰلِكَ مَصابِيحَ تِلْكَ الظُّلُماتِ، وَ أَدِلَّةَ تِلْكَ الشُّبُهاتِ، وَ إِنَّ لِلذِّكْرِ لَأَهْلاً أَخَذُوهُ مِنَ الدُّنْيا بَدَلاً، فَلَمْ تَشْغَلْهُمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْهُ، يَقْطَعُونَ بِهِ أَيّامَ الْحَياةِ، وَ يَهْتِفُونَ بِالزَّواجِرِ عَنْ مَحارِمِ اللّٰهِ فِي أَسْماعِ الْغافِلِينَ، وَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ، وَ يَأْتَمِرُونَ بِهِ، وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يَتَناهَوْنَ عَنْهُ، فَكَأَنَّما قَطَعُوا الدُّنْيا إِلَى الْآخِرَةِ وَ هُمْ فِيها فَشاهَدُوا ما وَراءَ ذٰلِكَ فَكَأَنَّما اطَّلَعُوا غُيُوبَ أَهْلِ الْبَرْزَخِ فِي طُولِ الْإِقامَةِ فِيهِ، وَ حَقَّقَتِ الْقِيامَةُ عَلَيْهِمْ عِداتِها، فَكَشَفُوا غِطاءَ ذٰلِكَ لِأَهْلِ الدُّنْيا حَتّىٰ كَأَنَّهُمْ يَرَوْنَ ما لا يَرَى النّاسُ، وَ يَسْمَعُونَ ما لا يَسْمَعُونَ.

فَلَوْ مَثَّلْتَهُمْ لِعَقْلِكَ فِي مَقاوِمِهِمُ الْمَحْمُودَةِ وَ مَجالِسِهِمُ الْمَشْهُودَةِ وَ قَدْ نَشَرُوا دَواوِينَ أَعْمالِهِمْ، وَ فَرَغُوا لِمُحاسَبَةِ أَنْفُسِهِمْ عَلىٰ كُلِّ صَغِيرَةٍ وَ كَبِيرَةٍ أُمِرُوا بِها فَقَصَّرُوا عَنْها، أَوْ نُهُوا

عَنْها فَفَرَّطُوا فيها، وَ حَمَّلُوا ثِقْلَ اَوْزارِهِمْ ظُهُورَهُمْ، فَضَعُفُوا عَنِ الاسْتِقْلالِ بِها، فَنَشَجُوا نَشِيجا، وَ تَجاوَبُوا نَحِيبا، يَعِجُّونَ إِلى رَبِّهِمْ مِنْ مَقامِ نَدَمٍ وَ اعْتِرافٍ لَرَاَيْتَ اَعْلامَ هُدىً، وَ مَصابِيحَ دُجىً، قَدْ حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ، وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَ فُتِحَتْ لَهُمْ اَبْوابُ السَّماءِ، وَ اُعِدَّتْ لَهُمْ مَقاعِدُ الْكَراماتِ فِي مَقامٍ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فِيهِ فَرَضِيَ سَعْيَهُمْ، وَ حَمِدَ مَقامَهُمْ، يَتَنَسَّمُونَ بِدُعائِهِ رَوْحَ التَّجاوُزِ.

رَهائِنُ فاقَةٍ إِلى فَضْلِهِ وَ اُسارى ذِلَّةٍ لِعَظَمَتِهِ، جَرَحَ طُولُ الْاَسى قُلُوبَهُمْ، وَ طُولُ الْبُكاءِ عُيُونَهُمْ، لِكُلِّ بابِ رَغْبَةٍ إِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ يَدٌ قارِعَةٌ، يَسْاَلُونَ مَنْ لا تَضِيقُ لَدَيْهِ الْمَنادِحُ، وَ لا يَخِيبُ عَلَيْهِ الرّاغِبُونَ، فَحاسِبْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ، فَإِنَّ غَيْرَها مِنَ الْاَنْفُسِ لَها حَسِيبٌ غَيْرُكَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 143:

# رجال لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله کی تفسیر

### دلوں کی صیقل:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت "رجال لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله" (وہ لوگ ایسے ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی) کی تلاوت کے بعد فرمایا:

بیشک اللہ سبحانہ نے اپنی یاد کو دلوں کی صیقل قرار دیا ہے جس کے باعث وہ اوامر و نواہی سے بہرا ہونے کے بعد سننے لگے اور اندھے پن کے بعد دیکھنے لگے اور دشمنی و عناد کے بعد فرمانبردار ہو گئے یکے بعد دیگرے ہر عہد اور انبیاء سے خالی دور میں حضرت رب العزت کے کچھ مخصوص بندے ہمیشہ موجود رہے ہیں کہ جن کی فکروں میں سرگوشیوں کی صورت میں حقائق و معارف کا القا کرتا ہے اور ان کی عقلوں سے الہامی آوازوں کے ساتھ کلام کرتا ہے چنانچہ انہوں نے اپنی آنکھوں، کانوں اور دلوں میں بیداری کے نور سے (ہدایت و بصیرت کے) چراغ روشن کیے۔ وہ مخصوص یادر کھنے کے قابل دنوں کی یاد دلاتے ہیں اور اُس کی جلالت و بزرگی سے ڈراتے ہیں۔ وہ لق و دق صحراؤں میں دلیل راہ ہیں۔ جو میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ اس کے طور طریقے پر تحسین و آفرین کرتے ہیں اور اسے نجات کی خوشخبری سناتے ہیں اور جو افراط و تفریط کی دائیں بائیں سمتوں پر ہو لیتا ہے اس کے رویہ کی مذمت کرتے ہیں اور اُسے تباہی و ہلاکت سے خوف دلاتے ہیں انہی خصوصیتوں کے ساتھ یہ ان اندھیاریوں کے چراغ اور اُن شبہوں کے لیے راہنما ہیں۔

## اٹھنا بیٹھنا ذکر الٰہی میں:

کچھ اہل ذکر ہوتے ہیں جنہوں نے یاد الٰہی کو دنیا کے بدلے لے لیا۔ انہیں نہ تجارت اس سے غافل رکھتی ہے نہ خرید وفروخت اسی کے ساتھ زندگی کے دن بسر کرتے ہیں اور محرمات الٰہیہ سے متنبہ کرنے والی آوازوں کے ساتھ غفلت شعاروں کے کانوں میں پکارتے ہیں۔ عدل وانصاف کا حکم دیتے ہیں اور خود بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ برائیوں سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے باز رہتے ہیں۔

## منازل آخرت اور دنیا:

انہوں نے دنیا میں ہوتے ہوئے آخرت تک منزل کو طے کر لیا اور جو کچھ دنیا کے عقب میں ہے اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور گویا کہ وہ اہل برزخ کے ان چھپے ہوئے حالات پر جوان کے طویل عرصہ قیام میں انہیں پیش آئے آگاہ ہو چکے ہیں اور گویا کہ قیامت نے ان کے لیے اپنے وعدوں کو پورا کر دیا اور انہوں نے اہل دنیا کے سامنے ان چیزوں پر سے وہ اُلٹ دیا یہاں تک کہ گویا وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں جسے دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور وہ سب کچھ سن رہے ہیں جسے دوسرے نہیں سن سکتے۔

## پسندیدہ محافل:

اگر تم ان کی پاکیزہ جگہوں اور پسندیدہ محفلوں میں ان کی تصویر اپنے ذہن میں کھینچو جبکہ وہ اپنے اعمال ناموں کو کھولے ہوں اور اپنے نفسوں سے ہر چھوٹے بڑے کام کا محاسبہ کرنے پر آمادہ ہوں۔ ایسے کام کو جن پر وہ مامور تھے اور انہوں نے کوتاہی کی یا ایسے کام کو جن پر وہ مامور تھے اور انہوں نے کوتاہی کی یا کیے جن سے انہیں روکا گیا تھا' اور اُن سے تقصیر ہوئی اور ہمیشہ اپنی پشتوں کو اپنے گناہوں سے گرانبار محسوس کرتے رہے ہوں کہ جن کے اُٹھانے سے وہ اپنے کو عاجز ودرماندہ پاتے ہوں اس لیے روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئی ہوں اور بلک بلک کر روتے ہوئے ایک دوسرے کو جواب دے رہے ہوں۔ اور ندامت واعتراف گناہ کی منزل پر کھڑے ہوئے اللہ سے چیخ چیخ کر فریاد کر رہے ہوں تو اس صورت میں تمہیں ہدایت کے نشان اور اندھیروں کے چراغ نظر آئیں گے کہ جن کے گرد فرشتے حلقہ کیے ہوں گے تسلی وتسکین کا ان پر درود ہو۔ آسمان کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہوں۔ عزت کی مسندیں اُن کے لیے مہیا ہوں۔ ایسی جگہ پر کہ جہاں اللہ کی نظر توجہ ان پر ہو وہ ان کی کوششوں سے خوش ہو اور ان کی منزلت پر آفرین کرتا ہو وہ اسے پکارنے کی وجہ سے عفو وبخشش کی ہواؤں میں سانس لیتے ہوں وہ اُس کے فضل وکرم کی احتیاج میں گروی ہوں اور اُس کی عظمت ورفعت کے سامنے ذلت وپستی میں جکڑے ہوئے ہوں غم واندوہ کی طویل مدت نے ان کے دلوں کو زخمی اور گریہ وبکا کی کثرت نے اُن کی آنکھوں کو مجروح کر دیا ہو ہر اُس دروازہ پر ان کا ہاتھ دستک دینے والا ہے جو اس کی طرف متوجہ وراغب کرے وہ اُس سے مانگتے ہیں کہ جس کے جود وکرم کی پہنائیاں تنگ نہیں ہوتیں اور نہ خواہش لے کر بڑھنے والے نا اُمید پھرتے ہیں تم اپنی بہبودی کے لیے اپنے ہی

نفس کا محاسبہ کرو کیوں کہ دوسروں کا محاسبہ کرنے والا تمہارے علاوہ دوسرا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 144:

و من خطبة له (عَلَيْهِ السَّلامُ) قَالَهُ عِنْدَ تِلاوَتِهِ يَآ يُّهَا الْإِنْسانُ ما غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ

اَدْحَضُ مَسْؤُولٍ حُجَّةً وَ اَقْطَعُ مُغْتَرٍّ مَعْذِرَةً، لَقَدْ اَبْرَحَ جَهالَةً بِنَفْسِهِ.

يَآ يُّهَا الْإِنْسانُ ما جَرَّاكَ عَلى ذَنْبِكَ، وَ ما غَرَّكَ بِرَبِّكَ، وَ ما آنَسَكَ بِهَلَكَةِ نَفْسِكَ؟ اَما مِنْ دائِكَ بُلُولٌ، اَمْ لَيْسَ مِنْ نَوْمَتِكَ يَقَظَةٌ؟ اَما تَرْحَمُ مِنْ نَفْسِكَ ما تَرْحَمُ مِنْ غَيْرِكَ؟ فَلَرُبَّما تَرَى الضَّاحِيَ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ فَتُظِلُّهُ، اَوْ تَرَى الْمُبْتَلَى بِاَلَمٍ يُمِضُّ جَسَدَهُ فَتَبْكِي رَحْمَةً لَهُ.

فَما صَبَّرَكَ عَلى دائِكَ، وَ جَلَّدَكَ بِمُصابِكَ، وَ عَزَّاكَ عَنِ الْبُكاءِ عَلى نَفْسِكَ وَ هِيَ اَعَزُّ الْاَنْفُسِ عَلَيْكَ؟ وَ كَيْفَ لا يُوقِظُكَ خَوْفُ بَياتِ نِقْمَةٍ وَ قَدْ تَوَرَّطْتَ بِمَعاصِيهِ مَدارِجَ سَطَواتِهِ.

فَتَداوَ مِنْ داءِ الْفَتْرَةِ فِي قَلْبِكَ بِعَزِيمَةٍ، وَ مِنْ كَرَى الْغَفْلَةِ فِي ناظِرِكَ بِيَقَظَةٍ، وَ كُنْ لِلّهِ مُطِيعاً، وَ بِذِكْرِهِ آنِساً، وَ تَمَثَّلْ فِي حالِ تَوَلِّيكَ عَنْهُ إِقْبالَهُ عَلَيْكَ، يَدْعُوكَ إِلَى عَفْوِهِ، وَ يَتَغَمَّدُكَ بِفَضْلِهِ، وَ اَنْتَ مُتَوَلٍّ عَنْهُ إِلى غَيْرِهِ.

فَتَعالى مِنْ قَوِيٍّ ما اَكْرَمَهُ، وَ تَواضَعْتَ مِنْ ضَعِيفٍ ما اَجْرَاكَ عَلى مَعْصِيَتِهِ، وَ اَنْتَ فِي كَنَفِ سِتْرِهِ مُقِيمٌ، وَ فِي سَعَةِ فَضْلِهِ مُتَقَلِّبٌ. فَلَمْ يَمْنَعْكَ فَضْلَهُ، وَ لَمْ يَهْتِكْ عَنْكَ سِتْرَهُ، بَلْ لَمْ تَخْلُ مِنْ لُطْفِهِ مَطْرِفَ عَيْنٍ فِي نِعْمَةٍ يُحْدِثُها لَكَ، اَوْ سَيِّئَةٍ يَسْتُرُها عَلَيْكَ، اَوْ بَلِيَّةٍ يَصْرِفُها عَنْكَ، فَما ظَنُّكَ بِهِ لَوْ اَطَعْتَهُ.

وَايْمُ اللّهِ لَوْ اَنَّ هذِهِ الصِّفَةَ كانَتْ فِي مُتَّفِقَيْنِ فِي الْقُوَّةِ، مُتَوازِيَيْنِ فِي الْقُدْرَةِ، لَكُنْتَ اَوَّلَ حاكِمٍ عَلى نَفْسِكَ بِذَمِيمِ الْاَخْلاقِ، وَ مَساوِ الْاَعْمالِ، وَ حَقّاً اَقُولُ ما الدُّنْيا غَرَّتْكَ، وَ لكِنْ بِها اغْتَرَرْتَ، وَ لَقَدْ كاشَفَتْكَ الْعِظاتِ، وَ آذَنَتْكَ عَلى سَواءٍ، وَ لَهِيَ بِما تَعِدُكَ مِنْ نُزُولِ الْبَلاءِ بِجِسْمِكَ، وَالنَّقْصِ فِي قُوَّتِكَ اَصْدَقُ وَ اَوْفى مِنْ اَنْ تَكْذِبَكَ اَوْ تَغُرَّكَ، وَ لَرُبَّ ناصِحٍ لَها عِنْدَكَ مُتَّهَمٌ، وَ صادِقٍ مِنْ خَبَرِها مُكَذَّبٌ.

وَ لَئِنْ تَعَرَّفْتَها فِي الدِّيارِ الْخاوِيَةِ، وَالرُّبُوعِ الْخالِيَةِ، لَتَجِدَنَّها مِنْ حُسْنِ تَذْكِيرِكَ، وَ بَلاغِ مَوْعِظَتِكَ، بِمَحَلَّةِ الشَّفِيقِ عَلَيْكَ، وَالشَّحِيحِ بِكَ، وَلَنِعْمَ دارُ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِها داراً، وَ مَحَلُّ مَنْ لَمْ يُوَطِّنْها مَحَلّاً، وَ إِنَّ السُّعَداءَ بِالدُّنْيا غَداً هُمُ الْهارِبُونَ مِنْها الْيَوْمَ

إِذَا رَجَفَتِ الرَّاجِفَةُ، وَ حَقَّتْ بِجَلَائِلِهَا الْقِيَامَةُ، وَ لَحِقَ بِكُلِّ مَنْسَكٍ اَهْلُهُ، وَ بِكُلِّ مَعْبُودٍ عَبَدَتُهُ، وَ بِكُلِّ مُطَاعٍ اَهْلُ طَاعَتِهِ، فَلَمْ يُجْزَ فِي عَدْلِهِ وَ قِسْطِهِ يَوْمَئِذٍ خَرْقُ بَصَرٍ فِي الْهَوَاءِ، وَ لَا هَمْسُ قَدَمٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَكَمْ حُجَّةٍ يَوْمَ ذَاكَ دَاحِضَةٌ، وَ عَلَائِقِ عُذْرٍ مُنْقَطِعَةٌ، فَتَحَرَّ مِنْ أَمْرِكَ مَا يَقُومُ بِهِ عُذْرُكَ، وَ تَثْبُتُ بِهِ حُجَّتُكَ، وَ خُذْ مَا يَبْقَى لَكَ مِمَّا لَا تَبْقَى لَهُ، وَ تَيَسَّرْ لِسَفَرِكَ، وَ شِمْ بَرْقَ النَّجَاةِ، وَ ارْحَلْ مَطَايَا التَّشْمِيرِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 144:

# یاایہاالانسان ما غرك بربك الكريم کی تفسیر

### نفس انسان...... جہالت کی سختیوں میں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ "ماغرك بربك الكريم" (اے انسان! تجھے خدائے کریم کے بارے میں کس شے نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے؟) کے ذیل میں ارشاد فرمایا: دیکھو یہ انسان جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اپنی دلیل کے اعتبار سے کس قدر کمزور ہے اور اپنے فریب خوردہ ہونے کے اعتبار سے کس قدر ناقص معذرت کا حامل ہے۔ یقیناً اس نے اپنے نفس کو جہالت کی سختیوں میں مبتلا کر دیا ہے۔

### خود پر رحم:

اے انسان! سچ بتا۔ تجھے کس شے نے گناہوں کی جرأت دلائی ہے اور کس چیز نے پروردگار کے بارے میں دھوکا میں رکھا ہے اور کس امر نے نفس کی ہلاکت پر بھی مطمئن بنا دیا ہے۔؟ کیا تیرے اس مرض کا کوئی علاج اور تیرے اس خواب کی کوئی بیداری نہیں ہے؟ اور کیا اپنے نفس پر اتنا بھی رحم نہیں کرتا ہے جتنا دوسروں پر کرتا ہے کہ جب کبھی آفتاب کی حرارت میں کسی کو تپتا دیکھتا ہے تو سایہ کر دیتا ہے یا کسی کو درد و رنج میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کے حال پر رونے لگتا ہے تو آخر کس شے نے تجھے خود اپنے مرض پر صبر دلا دیا ہے اور اپنی مصیبت پر سامان سکون فراہم کر دیا ہے اور اپنے نفس پر رونے سے روک دیا ہے جب کہ وہ تجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

### عذاب الٰہی کے نزول کا خوف:

کیوں راتوں رات عذاب الٰہی کے نازل ہو جانے کا تصور تجھے بیدار نہیں رکھتا ہے جب کہ تو اس کی نافرمانیوں کی بنا پر اس کے قہر و غلبہ کی راہ میں پڑا ہوا ہے۔

## غفلت سے بیداری کا وقت:

ابھی غنیمت ہے کہ اپنے دل کی سستی کا عزم راسخ سے علاج کر لے اور اپنی آنکھوں میں غفلت کی نیند کا بیداری سے مداوا کر لے اللہ کا اطاعت گذار بن جا۔ اس کی یاد سے انس حاصل کر اور اس امر کا تصور کر کہ کس طرح وہ تیرے دوسروں کی طرف منہ موڑ لینے کے باوجود تیری طرف متوجہ رہتا ہے۔ تجھے معافی کی دعوت دیتا ہے۔ اپنے فضل و کرم میں ڈھانپ لیتا ہے حالانکہ تو دوسروں کی طرف رخ کئے ہوئے ہے۔ بلند و بالا ہے وہ صاحب قوت جو اس قدر کرم کرتا ہے اور ضعیف و ناتواں ہے تو انسان جو اس کی معصیت کی اس قدر جرأت رکھتا ہے جب کہ اسی کے عیب پوشی کے ہمسایہ میں مقیم ہے اور اسی کے فضل و کرم کی وسعتوں میں کروٹیں بدل رہا ہے وہ نہ اپنے فضل و کرم کو تجھ سے روکتا ہے اور نہ تیرے پردہ راز کو فاش کرتا ہے۔ بلکہ تو تو پلک جھپکنے کے برابر بھی اس کی مہربانیوں سے خالی نہیں ہے۔ کبھی نئی نئی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ کبھی برائیوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور کبھی بلاؤں کو رد کر دیتا ہے جب کہ تو اس کی معصیت کر رہا ہے تو سوچ اگر تو اطاعت کرتا تو کیا ہوتا؟

## فیصلہ...... بداخلاق نفس:

خدا گواہ ہے کہ اگر یہ برتاؤ دو برابر کی قوت و قدرت والوں کے درمیان ہوتا اور تو دوسرے کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتا تو خود ہی سب سے پہلے اپنے نفس کے بداخلاق اور بدعمل ہونے کا فیصلہ کر دیتا لیکن افسوس!

## دنیا سے دھوکہ کھانے والا:

میں سچ کہتا ہوں کہ دنیا نے تجھے دھوکہ نہیں دیا ہے تو نے دنیا سے دھوکہ کھایا ہے۔ اس نے تو نصیحتوں کو کھول کر سامنے رکھ دیا ہے اور تجھے ہر چیز سے برابر سے آگاہ کیا ہے۔ اس نے جسم پر جن نازل ہونے والی بلاؤں کا وعدہ کیا ہے اور قوت میں جس کمزوری کی خبر دی ہے۔ اس میں وہ بالکل سچی اور وفائے عہد کرنے والی ہے۔ نہ جھوٹ بولنے والی ہے اور نہ دھوکہ دینے والی۔ بلکہ بہت سے اس کے بارے میں نصیحت کرنے والے ہیں جو تیرے نزدیک ناقابل اعتبار ہیں اور سچ سچ بولنے والے ہیں جو تیری نگاہ میں جھوٹے ہیں۔

## غیر آباد منزلیں...... باعث عبرت:

اگر تو نے اسے گرے پڑے مکانات اور غیر آباد منزلوں میں پہچان لیا ہوتا تو دیکھتا کہ وہ اپنی یاد دہانی اور بلیغ ترین نصیحت میں تجھ پر کس قدر مہربان ہے اور تیری تباہی کے بارے میں کس قدر ڈھیل سے کام لیتی ہے۔

## دنیا سے بے نیازی:

یہ دنیا اس کے لئے بہترین گھر ہے جو اس کو گھر بنانے سے راضی نہ ہو۔ اس کے لئے بہترین وطن ہے جو اسے وطن بنانے پر آمادہ نہ ہو۔ اس دنیا کے رہنے والوں میں کل کے دن نیک بخت وہی ہوں گے جو آج اس سے گریز کرنے پر آمادہ ہوں۔

دیکھو جب زمین کو زلزلہ آجائے گا اور قیامت اپنی عظیم مصیبتوں کے ساتھ کھڑی ہو جائے گی اور ہر عبادت گاہ کے ساتھ اس کی

عبادت گذار۔ ہر معبود کے ساتھ اس کے بندے اور ہر قابل اطاعت کے ساتھ اس کے مطیع وفرمانبردار ملحق کر دیئے جائیں گے تو کوئی ہوا میں شگاف کرنے والی نگاہ اور زمین پر پڑنے والے قدم کی آہٹ ایسی نہ ہوگی جس کا عدل وانصاف کے ساتھ پورا بدلہ نہ دے دیا جائے۔ اس دن کتنی ہی دلیلیں ہوں گی جو بیکار ہو جائیں گی اور کتنے ہی معذرت کے رشتے ہوں گے جو کٹ کے رہ جائیں گے۔

لہٰذا مناسب ہے کہ ابھی سے ان چیزوں کو تلاش کر لو جن سے عذر قائم ہو سکے اور دلیل ثابت ہو سکے۔ جس دنیا میں تم کو نہیں رہنا ہے اس میں سے وہ لے لو جس کو تمہارے ساتھ رہنا ہے۔ سفر کے لئے آمادہ ہو جاؤ' نجات کی روشنی کی چمک دیکھ لو اور آمادگی کی سواریوں پر سامان بار کر لو۔

## خطبہ نمبر 145:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلا وَ اِنَّ اللِّسانَ بَضْعَةٌ مِنَ الْاِنْسانِ، فَلا يُسْعِدُهُ الْقَوْلُ إِذَا امْتَنَعَ، وَ لا يُمْهِلُهُ النُّطْقُ إِذَا اتَّسَعَ، وَ إِنَّا لَأُمَرَاءُ الْكَلامِ، وَ فِينَا تَنَشَّبَتْ عُرُوقُهُ، وَ عَلَيْنَا تَهَدَّلَتْ غُصُونُهُ.

وَ اعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ أَنَّكُمْ فِي زَمانٍ الْقائِلُ فِيهِ بِالْحَقِّ قَلِيلٌ، وَ اللِّسانُ عَنِ الصِّدْقِ كَلِيلٌ، وَ اللَّازِمُ لِلْحَقِّ ذَلِيلٌ، أَهْلُهُ مُعْتَكِفُونَ عَلَى الْعِصْيانِ، مُصْطَلِحُونَ عَلَى الْإِدْهانِ، فَتاهُمْ عارِمٌ، وَ شائِبُهُمْ آثِمٌ، وَ عالِمُهُمْ مُنافِقٌ، وَ قارِنُهُمْ مُماذِقٌ، لا يُعَظِّمُ صَغِيرُهُمْ كَبِيرَهُمْ، وَ لا يَعُولُ غَنِيُّهُمْ فَقِيرَهُمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 145:

# حقیقت زبان

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خبردار! زبان انسان کے اعضا کا ایک ٹکڑا ہے' مگر گویائی اس وقت اس کا ساتھ نہیں دیتی' جب بولنے والا کمزور ہو' اور گفتار زبان مہلت نہیں دیتی' جب بولنے والا توانا ہو' اور ہم فدایان رسالت امیر سخن ہیں (سخن ہماری فرماں روائی میں ہے) ان کے ریشے ہماری رگ رگ میں بھرے ہوئے ہیں اور اس کی شاخیں ہم پر سایہ فگن ہیں۔

جان لو! خدا تم پر رحم فرمائے! تم ایسے زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہو کہ جس میں حق کہنا گم ہو گیا ہے اور زبان راست گوئی سے کند ہو گئی ہے' اور حق گو خوار ہو گیا ہے' لوگ (خدا اور رسول کی) نافرمانی پر آمادہ رہتے ہیں اہل حق معتکف ہو گئے

ہیں۔ان کے جوان بدخواور بڈھے گناہگار ہیں' ان کے دانا منافق اور بولنے والے چاپلوس ان کے چھوٹے بڑوں کا احترام نہیں کرتے اور ان کے امیر غریبوں کی دستگیری نہیں کرتے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 146:

ومن خطبة له كَلَّمَ بِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ وَ هُوَ مِنْ شِيعَتِهِ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ قَدِمَ عَلَيْهِ فِيْ خِلافَتِهِ يَطْلُبُ مِنْهُ مالاً، فَقَالَ:

إِنَّ هٰذَا الْمالَ لَيْسَ لِيْ وَ لا لَكَ، وَ إِنَّما هُوَ فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِينَ وَ جَلَبُ اَسْيافِهِمْ، فَإِنْ شَرِكْتَهُمْ فِيْ حَرْبِهِمْ كانَ لَكَ مِثْلُ حَظِّهِمْ وَ إِلا فَجَناةُ اَيْدِيهِمْ لا تَكُونُ لِغَيْرِ اَفْواهِهِمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 146:

# مشترکہ مال کے حقوق

عبداللہ بن زمعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں شمار ہوتا تھا۔جب اس نے آپ سے مال کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا:

''یہ مال نہ میرا ہے اور نہ تیرا۔یہ مسلمانوں کا مشترکہ حق ہے اور ان کی تلواروں کا نتیجہ ہے لہٰذا اگر تو نے ان کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا ہے تو انہیں کی طرح تیرا بھی حصہ ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو ایک شخص کے ہاتھ کی کمائی دوسرے کے منہ کا نوالہ نہیں بن سکتی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 147:

# و من دعاله عَلَيْهِ السَّلامُ

اَللّٰهُمَّ صُنْ وَجْهِيْ بِالْيَسارِ، وَ لا تَبْذُلْ جاهِيْ بِالْإِقْتارِ، فَاَسْتَرْزِقَ طالِبِيْ رِزْقِكَ، وَ اَسْتَعْطِفَ شِرارَ خَلْقِكَ، وَ اَبْتَلِيَ بِحَمْدِ مَنْ اَعْطانِيْ ، وَ اُفْتَتَنَ بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِيْ ، وَ اَنْتَ مِنْ وَراءِ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَلِيُّ الْإِعْطاءِ وَ الْمَنْعِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

## خطبہ نمبر 147:

# بندوں سے حاجات......اور تقویٰ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

خدایا! میری آبرو کو تونگری کے ساتھ محفوظ رکھ اور فقر و تنگ دستی سے میری منزلت کو نظروں سے نہ گرا کہ تجھ سے رزق مانگنے والوں سے رزق مانگنے لگوں، تیرے بندوں کی نگاہ لطف و کرم کو اپنی طرف موڑنے کی تمنا کروں اور جو مجھے دے اُس کی مدح و ثنا کرنے لگوں اور جو نہ دے اُس کی برائی کرنے میں مبتلا ہو جاؤں۔ ان سب چیزوں کے پس پردہ تو ہی عطا کرنے اور روک لینے کا اختیار رکھتا ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

☆☆☆

## خطبہ نمبر 148:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ اللّٰهِ لَاَنْ اَبِيتَ عَلٰى حَسَكِ السَّعْدَانِ مُسَهَّدًا، وَ اُجَرَّ فِي الْاَغْلَالِ مُصَفَّدًا، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظَالِمًا لِبَعْضِ الْعِبَادِ، وَ غَاصِبًا لِشَيْءٍ مِنَ الْحُطَامِ، وَ كَيْفَ اَظْلِمُ اَحَدًا لِنَفْسٍ يُسْرِعُ اِلَى الْبِلٰى قُفُولُهَا، وَ يَطُولُ فِي الثَّرٰى حُلُولُهَا؟!

وَ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ عَقِيلًا وَ قَدْ اَمْلَقَ حَتّٰى اسْتَمَاحَنِي مِنْ بُرِّكُمْ صَاعًا وَ رَاَيْتُ صِبْيَانَهٗ شُعْثَ الشُّعُورِ غُبْرَ الْاَلْوَانِ مِنْ فَقْرِهِمْ، كَاَنَّمَا سُوِّدَتْ وُجُوهُهُمْ بِالْعِظْلِمِ، وَ عَاوَدَنِي مُؤَكِّدًا، وَ كَرَّرَ عَلَيَّ الْقَوْلَ مُرَدِّدًا، فَاَصْغَيْتُ اِلَيْهِ سَمْعِي فَظَنَّ اَنِّي اَبِيعُهٗ دِينِي وَ اَتَّبِعُ قِيَادَهٗ مُفَارِقًا طَرِيقِي، فَاَحْمَيْتُ لَهٗ حَدِيدَةً، ثُمَّ اَدْنَيْتُهَا مِنْ جِسْمِهٖ لِيَعْتَبِرَ بِهَا، فَضَجَّ ضَجِيجَ ذِي دَنَفٍ مِنْ اَلَمِهَا، وَ كَادَ اَنْ يَحْتَرِقَ مِنْ مِيسَمِهَا، فَقُلْتُ لَهٗ:

ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ يَا عَقِيلُ، اَتَئِنُّ مِنْ حَدِيدَةٍ اَحْمَاهَا اِنْسَانُهَا لِلَعِبِهٖ، وَ تَجُرُّنِي اِلٰى نَارٍ سَجَرَهَا جَبَّارُهَا لِغَضَبِهٖ اَتَئِنُّ مِنَ الْاَذٰى وَ لَا اَئِنُّ مِنْ لَظٰى؟

وَ اَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ طَارِقٌ طَرَقَنَا بِمَلْفُوفَةٍ فِي وِعَائِهَا، وَ مَعْجُونَةٍ شَنِئْتُهَا، كَاَنَّمَا عُجِنَتْ بِرِيقِ حَيَّةٍ اَوْ قَيْئِهَا، فَقُلْتُ: اَصِلَةٌ اَمْ زَكَاةٌ اَمْ صَدَقَةٌ؟ فَذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ، فَقَالَ: لَا ذَا وَ لَا ذَاكَ، وَ لٰكِنَّهَا هَدِيَّةٌ، فَقُلْتُ: هَبِلَتْكَ الْهَبُولُ، اَعَنْ دِينِ اللّٰهِ اَتَيْتَنِي لِتَخْدَعَنِي؟ اَمُخْتَبِطٌ اَمْ ذُو جِنَّةٍ

اَمْ تَهْجُرُ؟
وَ اللّٰهِ لَوْ اُعْطِيتُ الْاَقالِيمَ السَّبْعَةَ بِما تَحْتَ اَفْلاكِها عَلَى اَنْ اَعْصِيَ اللّٰهَ فِي نَمْلَةٍ اَسْلُبُها جُلْبَ شَعِيرَةٍ ما فَعَلْتُهُ، وَ اِنَّ دُنْياكُمْ عِنْدِي لَاَهْوَنُ مِنْ وَرَقَةٍ فِي فَمِ جَرادَةٍ تَقْضَمُها، ما لِعَلِيٍّ وَ لِنَعِيمٍ يَفْنَى، وَ لَذَّةٍ لا تَبْقَى اَنعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُباتِ الْعَقْلِ، وَ قُبْحِ الزَّلَلِ، وَ بِهِ نَسْتَعِينُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 148:

# حقیقی زہد......ترک دنیا

### آسان و مشکل:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدا کی قسم! سعدان کے کانٹوں پر ساری رات جاگ کر کاٹنا یا ہتھکڑی بیڑیوں میں بندھ کر کھینچنا' مجھے اس سے زیادہ گوارا ہے کہ قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے کچھ افراد کے لیے ظالم کی حیثیت سے یا سامان دنیا میں سے کسی چیز کا غاصب بن کر حاضر ہوں۔ اور پھر کسی پر اس نفس کے لیے ظلم کروں؟ جو فنا کے لیے تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہے اور جسے قبر میں زیادہ سے زیادہ ٹھہرنا ہے۔

### عقیل و علی:

خدا کی قسم! میں نے عقیل کو انتہائی مفلسی میں دیکھا کہ مجھ سے تمہارے گیہوؤں کے ذخیرے سے ایک سیر سوا سیر گیہوں مانگنے پر مجبور ہو گئے۔ میں نے ان کے بچوں کے سروں پر کاک دیکھی اور فقر نے ان کے چہروں کو غبار آلود بنا دیا تھا' جیسے نیل سے رنگے ہوئے ہوں۔ (ہوائیاں اڑ رہی تھیں) عقیل نے تاکید کے لیے بار بار کہا اور کہی ہوئی بات کو مکرو سہ کرر کہا جسے میں نے پوری طرح کان لگا کر سنا' عقیل میری توجہ دیکھ کر سمجھے کہ میں ان کی دنیا کے لیے اپنا دین بیچ ڈالوں گا۔ اور اپنا راستہ چھوڑ کر ان کے پیچھے ہو لوں گا تو میں نے ان کے لیے لوہا گرم کیا اور ان کے جسم کے قریب لے گیا۔ کہ وہ سبق حاصل کریں۔ وہ عقیل اس طرح چیخے جیسے کوئی بیمار چیختا ہے۔ لوہا اتنا قریب لے گیا جسم اس سے جلنے ہی کو تھا میں نے کہا عقیل تم پر رونے والیاں روئیں اس لوہے سے تو چیخ اٹھے جسے انسان نے گرم کیا ہے۔ مگر مجھے اس آگ میں کھینچے لیے آتے تھے جسے خدا نے تمہارے اپنے غضب سے روشن کیا ہے تم تو اذیت سے کراہ اٹھے میں آتش جہنم کے شعلوں سے نہ چیخوں۔

## علی کو دنیاوی لذتوں سے کیا کام:

اور اس سے زیادہ تعجب خیز واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص رات کے وقت برتن میں کوئی چیز بھرے برتن کا منہ بند کیے لایا جس میں ایسا حلوہ تھا جسے سانپ کے زہر یا اس کی قے سے بنایا گیا ہے۔ میرے نزدیک حد سے زیادہ مکروہ اور نقصان رسان تھا میں نے اس سے کہا یہ صلہ ہے' زکوۃ ہے' یا صدقہ! یہ چیزیں تو ہم اہل بیت پر حرام ہیں' اس نے کہا ان میں کچھ نہیں' بلکہ یہ تو ایک ''ہدیہ'' ہے۔ میں نے کہا رونے والیاں تم پر روئیں! کیا دین کے راستے سے مجھے فریب دینا چاہتے ہو؟ کچھ خبطی' دیوانے تو نہیں یا بک بک تو نہیں کر رہے ہو؟ بخدا اگر مجھے ہفت اقلیم اور آسمان کے نیچے کا سب کچھ اس لیے دے دیا جائے کہ میں کسی چیونٹی کے بارے میں نافرمانی خدا کروں کہ ان کا دانہ جو جسے وہ لیے جا رہی ہو چھین لوں تو میں یہ بھی نہ کروں گا اور تمہاری یہ دنیا تو میری نگاہ میں ٹڈی کے منہ کی پتی جسے وہ کھاتی ہے سے زیادہ حقیر ہے علی کو ان فنا پذیر نعمتوں اور نہ باقی رہنے والی لذتوں سے کیا مطلب۔ ہم عقل کے خواب اور لغزشوں کی قباحتوں سے خدا کی پناہ۔ اور اس سے (ان معاملات میں) پناہ مانگتے ہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 149:

### وَ مِنْ خُطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

لِلّٰهِ بَلادُ فُلانٍ، فَلَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ، وَ داوَی الْعَمَدَ، وَ اَقامَ السُّنَّةَ، وَ خَلَّفَ الْفِتْنَةَ، ذَهَبَ نَقِیَّ الثَّوْبِ، قَلِیلَ الْعَیْبِ، اَصابَ خَیْرَها، وَ سَبَقَ شَرَّها، اَدّی اِلَی اللّٰهِ طاعَتَهُ وَ اتَّقاهُ بِحَقِّهِ، رَحَلَ وَ تَرَکَهُمْ فِی طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ، لا یَهْتَدِی فِیها الضّالُّ، وَ لا یَسْتَیْقِنُ الْمُهْتَدِی.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 149:

## ایک شخص کی تعریف کا بیان

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فلاں شخص کی کارکردگیوں کی جزا اللہ دے! اُنہوں نے ٹیڑھے پن کو سیدھا کیا، مرض کا چارہ کیا، فتنہ و فساد کو پیچھے چھوڑ گئے، سنت کو قائم کیا، صاف ستھرے دامن اور کم عیبوں کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے، دنیا کی بھلائیوں کو پالیا اور اُس کی شر انگیزیوں سے آگے بڑھ گئے، اللہ کی اطاعت بھی کی اور اس کا پورا پورا خوف بھی کھایا۔ خود چلے گئے جن میں گم کردہ راہ راستہ نہیں پا سکتا اور ہدایت یافتہ یقین تک نہیں پہنچ سکتا۔

خطبہ نمبر 150:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

دارٌ بِالْبَلا مَحْفُوفَةٌ، وَ بِالْغَدْرِ مَعْرُوفَةٌ، لا تَدُومُ اَحْوالُها، وَ لا يَسْلَمُ نُزّالُها، اَحْوالٌ مُخْتَلِفَةٌ، وَ تاراتٌ مُتَصَرِّفَةٌ، اَلْعَيْشُ فِيها مَذْمُومٌ، وَ الْاَمانُ مِنْها مَعْدُومٌ، وَ اِنَّما اَهْلُها فِيها اَغْراضٌ مُسْتَهْدَفَةٌ، تَرْمِيهِمْ بِسِهامِها، وَ تُفْنِيهِمْ بِحِمامِها.

وَ اعْلَمُوا عِبادَ اللّٰهِ، اَنَّكُمْ وَ ما اَنْتُمْ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيا عَلٰى سَبِيلِ مَنْ قَدْ مَضٰى قَبْلَكُمْ، مِمَّنْ كانَ اَطْوَلَ مِنْكُمْ اَعْماراً، وَ اَعْمَرَ دِياراً، وَ اَبْعَدَ آثاراً، اَصْبَحَتْ اَصْواتُهُمْ هامِدَةً، وَ رِياحُهُمْ راكِدَةً، وَ اَجْسادُهُمْ بالِيَةً، وَ دِيارُهُمْ خالِيَةً، وَ آثارُهُمْ عافِيَةً، فَاسْتَبْدَلُوا بِالْقُصُورِ الْمُشَيَّدَةِ، وَ النَّمارِقِ الْمُمَهَّدَةِ الصُّخُورَ وَ الْاَحْجارَ الْمُسَنَّدَةَ، وَ الْقُبُورَ اللّاطِئَةَ الْمُلْحَدَةَ، الَّتِي قَدْ بُنِيَ عَلَى الْخَرابِ فِناؤُها، وَ شِيدَ بِالتُّرابِ بِناؤُها، فَمَحَلُّها مُقْتَرِبٌ، وَ ساكِنُها مُغْتَرِبٌ، بَيْنَ اَهْلِ مَحَلَّةٍ مُوحِشِينَ، وَ اَهْلِ فَراغٍ مُتَشاغِلِينَ، لا يَسْتَأْنِسُونَ بِالْاَوْطانِ، وَ لا يَتَواصَلُونَ تَواصُلَ الْجِيرانِ عَلٰى ما بَيْنَهُمْ مِنْ قُرْبِ الْجِوارِ وَ دُنُوِّ الدّارِ.

وَ كَيْفَ يَكُونُ بَيْنَهُمْ تَزاوُرٌ وَ قَدْ طَحَنَهُمْ بِكَلْكَلِهِ الْبِلٰى، وَ اَكَلَتْهُمُ الْجَنادِلُ وَ الثَّرٰى؟ وَ كَاَنْ قَدْ صِرْتُمْ اِلٰى ما صارُوا اِلَيْهِ، وَ ارْتَهَنَكُمْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعُ، وَ ضَمَّكُمْ ذٰلِكَ الْمُسْتَوْدَعُ، فَكَيْفَ بِكُمْ لَوْ تَناهَتْ بِكُمُ الْاُمُورُ، وَ بُعْثِرَتِ الْقُبُورُ؟ هُنالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ ما اَسْلَفَتْ، وَ رُدُّوا اِلَى اللّٰهِ مَوْلاهُمُ الْحَقِّ، وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مّا كانُوا يَفْتَرُونَ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 150:

## دنیا سے نفرت

**بلاؤں میں گھرا ہوا گھر:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ ایک ایسا گھر ہے جو بلاؤں میں گھرا ہوا ہے اور اپنی غداری میں مشہور ہے۔ نہ اس کے حالات کو دوام ہے اور نہ اس

میں رہنے والوں کے لئے سلامتی ہے۔

## مختلف اطوار اور حالات:

اس کے حالات مختلف اور اس کے اطوار بدلنے والے ہیں۔ اس میں پر کیف زندگی قابل مذمت ہے اور اس میں امن وامان کا دور دور پتہ نہیں ہے۔ اس کے باشندے وہ نشانے ہیں جن پر دنیا اپنے تیر چلاتی رہتی ہے اور اپنی مدت کے سہارے انہیں فنا کے گھاٹ اتارتی رہتی ہے۔

## بوسیدہ جسم والے:

بندگان خدا! یاد رکھو اس دنیا میں تم اور جو کچھ تمہارے پاس ہے سب کا وہی راستہ ہے جس پر پہلے والے چل چکے ہیں جن کی عمریں تم سے زیادہ طویل اور جن کے علاقے تم سے زیادہ آباد تھے۔ ان کے آثار بھی دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ لیکن اب ان کی آوازیں دب گئی ہیں ان کی ہوائیں اکھڑ گئی ہیں۔ ان کے جسم بوسیدہ ہو گئے ہیں۔ ان کے مکانات خالی ہو گئے ہیں اور ان کے آثار مٹ چکے ہیں۔ وہ مستحکم قلعوں اور بچھی ہوئی مسندوں کو پتھروں اور چنی ہوئی سلوں اور زمین کے اندر لحد والی قبروں میں تبدیل کر چکے ہیں جن کے صحنوں کی بنیاد دتباہی پر قائم ہے اور جن کی عمارت مٹی سے مضبوط کی گئی ہے۔ ان قبروں کی جگہیں تو قریب قریب ہیں لیکن ان کے رہنے والے سب ایک دوسرے سے غریب اور اجنبی ہیں۔ ایسے لوگوں کے درمیان ہیں جو بوکھلائے ہوئے ہیں اور یہاں کے کاموں سے فارغ ہو کر وہاں کی فکر میں مشغول ہو گئے ہیں۔ نہ اپنے وطن سے کوئی انس رکھتے ہیں اور نہ اپنے ہمسایوں سے کوئی ربط رکھتے ہیں۔ حالانکہ بالکل قرب وجوار اور نزدیک ترین دیار میں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اب ملاقات کا کیا امکان ہے جب کہ بوسیدگی نے انہیں اپنے سینہ سے دبا کر پیس ڈالا ہے اور پتھروں اور مٹی نے انہیں کھا کر برابر کر دیا ہے اور گویا کہ اب تم بھی وہیں پہنچ گئے ہو جہاں وہ پہنچ چکے ہیں اور تمہیں بھی اسی قبر نے گرو رکھ لیا ہے اور اسی امانت گاہ نے جکڑ لیا ہے۔

## معاملات کی آخری حد:

سوچو اس وقت کیا ہوگا جب تمہارے تمام معاملات آخری حد کو پہنچ جائیں گے اور دوبارہ قبروں سے نکال لیا جائے گا۔ اس وقت ہر نفس اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے گا اور سب کو مالک برحق کی طرف پلٹا دیا جائے گا اور کسی کی کوئی افترا پردازی کام آنے والی نہ ہوگی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 151:

وَمِنْ خُطبة له (عَلَيْهِ السَّلَامُ) خَطَبَهَا بِذِي قَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى الْبَصْرَةِ، ذَكَرَهَا الْوَاقِدِيّ فِي

كِتاب الْجَمَلِ :
فَصَدَعَ بِما اُمِرَ بِهٖ، وَ بَلَّغَ رِسالَةَ رَبِّهٖ، فَلَمَّ اللّٰهُ بِهِ الصَّدْعَ، وَرَتَقَ بِهِ الْفَتْقَ، وَ اَلَّفَ بِهِ الشَّمْلَ بَيْنَ ذَوِى الْاَرْحامِ، بَعْدَ الْعَداوَةِ الْواغِرَةِ فِى الصُّدُوْرِ، وَ الضَّغآئِنِ الْقادِحَةِ فِى الْقُلُوْبِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 151:

# اُلفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کی طرف جاتے ہوئے مقام ذی قار میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا اس کا واقدی نے کتاب الجمل میں ذکر کیا ہے:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم تھا اُسے آپ نے کھول کر بیان کر دیا اور اللہ کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اللہ نے آپ کے ذریعہ بکھرے ہوئے افراد کی شیرازہ بندی کی سینوں میں بھری ہوئی سخت عداوتوں اور دلوں میں بھڑک اٹھنے والے کینوں کے بعد خویش واقارب کو آپس میں شیر و شکر کر دیا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 152:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

قَدْ اَحْيا عَقْلَهُ، وَ اَماتَ نَفْسَهُ حَتّٰى دَقَّ جَلِيلُهُ، وَ لَطُفَ غَلِيظُهُ، وَ بَرَقَ لَهُ لامِعٌ كَثِيرُ الْبَرْقِ، فَاَبانَ لَهُ الطَّرِيقَ، وَ سَلَكَ بِهِ السَّبِيلَ، وَ تَدافَعَتْهُ الْاَبْوابُ اِلٰى بابِ السَّلامَةِ، وَ دارِ الْاِقامَةِ، وَ ثَبَتَتْ رِجْلاهُ بِطُمَانِينَةِ بَدَنِهٖ فِى قَرارِ الْاَمْنِ وَالرَّاحَةِ، بِمَا اسْتَعْمَلَ قَلْبَهُ وَ اَرْضَى رَبَّهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 152:

# رب کو راضی کرنے والا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایسے شخص نے اپنی عقل کو زندہ رکھا ہے، اپنے نفس کو مردہ بنا دیا ہے، اس کا جسم باریک ہو گیا ہے، اس کا بھاری بھرکم جسد

ہلکا ہو گیا ہے، اس کے لیے بہترین ضو پاش نور ہدایت چمک اٹھا ہے، اس نے راستہ کو واضح کر کے اسی پر چلا دیا ہے، تمام دروازوں نے اسے سلامتی کے دروازہ، ہمیشگی کے گھر تک پہنچا دیا ہے اور اس کے قدم طمانیت بدن کے ساتھ امن و راحت کی منزل میں ثابت ہو گئے ہیں کہ اس نے اپنے دل کو استعمال کیا ہے اور اپنے رب کو راضی کر لیا ہے۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 153:**

## و من خطبة له فِي وَصْفِ بَيْعَتِهِ بِالْخِلافَةِ:

وَ بَسَطْتُمْ يَدِي فَكَفَفْتُهَا، وَ مَدَدْتُمُوهَا فَقَبَضْتُهَا، ثُمَّ تَدَاكَكْتُمْ عَلَيَّ تَدَاكَّ الْإِبِلِ الْهِيمِ عَلَى حِيَاضِهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، حَتَّى انْقَطَعَتِ النَّعْلُ، وَ سَقَطَ الرِّدَاءُ وَ وُطِئَ الضَّعِيفُ، وَ بَلَغَ مِنْ سُرُورِ النَّاسِ بِبَيْعَتِهِمْ إِيَّايَ أَنِ ابْتَهَجَ بِهَا الصَّغِيرُ، وَ هَدَجَ إِلَيْهَا الْكَبِيرُ وَ تَحَامَلَ نَحْوَهَا الْعَلِيلُ، وَ حَسَرَتْ إِلَيْهَا الْكِعَابُ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 153:**

## بیعت علی کا عالم

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیعت خلافت کے بارے میں فرمایا:

تم نے بیعت کے لئے میری طرف ہاتھ پھیلانا چاہا تو میں نے روک لیا اور اسے کھینچنا چاہا تو میں نے سمیٹ لیا۔ لیکن اس کے بعد تم اس طرح مجھ پر ٹوٹ پڑے جس طرح پانی پینے کے دن پیاسے اونٹ تالاب پر گر پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ میری جوتی کا تسمہ کٹ گیا، عبا کندھے سے گر گئی اور کمزور افراد کچل گئے۔ تمہاری خوشی کا یہ عالم تھا کہ بچوں نے خوشیاں منائیں۔ بوڑھے لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے آگے بڑھے۔ بیمار اٹھتے بیٹھتے پہنچ گئے اور میری بیعت کے لئے نوجوان لڑکیاں بھی پردہ سے باہر نکل آئیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 154:

### و من خطبة له علَيْهِ السَّلامُ

فَاعْمَلُوا وَ اَنْتُمْ فِي نَفَسِ الْبَقآءِ، وَ الصُّحُفُ مَنْشُورَةٌ، وَ التَّوْبَةُ مَبْسُوطَةٌ، وَ الْمُدْبِرُ يُدْعَى، وَ الْمُسِيُ يُرْجَى، قَبْلَ اَنْ يَخْمُدَ الْعَمَلُ، وَ يَنْقَطِعَ الْمَهَلُ، وَ يَنْقَضِيَ الْاَجَلُ، وَ يُسَدَّ بَابُ التَّوْبَةِ، وَ تَصْعَدَ الْمَلائِكَةُ.

فَاَخَذَ امْرُؤٌ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ، وَ اَخَذَ مِنْ حَيٍّ لِمَيِّتٍ، وَ مِنْ فَانٍ لِبَاقٍ، وَ مِنْ ذَاهِبٍ لِدَائِمٍ، امْرُؤٌ خَافَ اللّٰهَ وَ هُوَ مُعَمَّرٌ اِلَى اَجَلِهِ، وَ مَنْظُورٌ اِلَى عَمَلِهِ، امْرُؤٌ اَلْجَمَ نَفْسَهُ بِلِجَامِهَا، وَ زَمَّهَا بِزِمَامِهَا، فَاَمْسَكَهَا بِلِجَامِهَا عَنْ مَعَاصِي اللّٰهِ، وَ قَادَهَا بِزِمَامِهَا اِلَى طَاعَةِ اللّٰهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 154:

### نفع و بہبود کا حصول

#### عمل کی روشنی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اعمال بجالاؤ! ابھی جب کہ تم زندگی کی فراخی و وسعت میں ہو اعمال نامے کھلے ہوئے اور توبہ کا دامن پھیلا ہوا ہے۔ اللہ سے رخ پھیر لینے والے کو پکارا جا رہا ہے اور گنہگاروں کو اُمید دلائی جا رہی ہے قبل اس کے کہ عمل کی روشنی گل ہو جائے اور مہلت ہاتھ سے جاتی رہے اور مدت ختم ہو جائے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے اور ملائکہ آسمان پر چڑھ جائیں۔

#### عمل کا انجام:

چاہئے کہ انسان خود اپنے سے اپنے واسطے اور زندہ سے مردہ کے لیے اور فانی سے باقی کی خاطر اور جانے والی زندگیوں سے حیات جاودانی کے لیے نفع و بہبود حاصل کرے اور وہ انسان جسے ایک مدت تک عمر دی گئی ہے اور عمل کی انجام دہی کے لیے مہلت بھی ملی ہے۔ اُسے اللہ سے ڈرنا چاہئے مرد وہ ہے جو اپنے نفس کو لگام دے کر اور اُن کی باگیں چڑھا کر اپنے قابو میں رکھے اور لگام کے ذریعہ اُسے اللہ کی نافرمانیوں سے روکے اور اُس کی باگیں تھام کر اللہ کی اطاعت کی طرف اُسے کھینچ لے جائے۔

خطبہ نمبر 155:

# خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَبِسَ الْعِزَّ وَ الْكِبْرِيَاءَ، وَ اخْتَارَهُمَا لِنَفْسِهِ دُونَ خَلْقِهِ، وَ جَعَلَهُمَا حِمىً وَ حَرَماً عَلَى غَيْرِهِ، وَ اصْطَفَاهُمَا لِجَلاَلِهِ، وَ جَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلَى مَنْ نَازَعَهُ فِيهِمَا مِنْ عِبَادِهِ.

ثُمَّ اخْتَبَرَ بِذَلِكَ مَلاَئِكَتَهُ الْمُقَرَّبِينَ، لِيَمِيزَ الْمُتَوَاضِعِينَ مِنْهُمْ مِنَ الْمُسْتَكْبِرِينَ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ وَ هُوَ الْعَالِمُ بِمُضْمَرَاتِ الْقُلُوبِ وَ مَحْجُوبَاتِ الْغُيُوبِ :(إِنِّي خَالِقٌ بَشَراً مِنْ طِينٍ، فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَ نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ، فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلاَّ إِبْلِيسَ) اعْتَرَضَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَافْتَخَرَ عَلَى آدَمَ بِخَلْقِهِ، وَ تَعَصَّبَ عَلَيْهِ لِأَصْلِهِ فَعَدُوُّ اللّٰهِ إِمَامُ الْمُتَعَصِّبِينَ وَ سَلَفُ الْمُسْتَكْبِرِينَ، الَّذِي وَضَعَ أَسَاسَ الْعَصَبِيَّةِ، وَ نَازَعَ اللّٰهَ رِدَاءَ الْجَبْرِيَّةِ، وَادَّرَعَ لِبَاسَ التَّعَزُّزِ، وَ خَلَعَ قِنَاعَ التَّذَلُّلِ.

أَلاَ تَرَوْنَ كَيْفَ صَغَّرَهُ اللّٰهُ بِتَكَبُّرِهِ، وَ وَضَعَهُ بِتَرَفُّعِهِ، فَجَعَلَهُ فِي الدُّنْيَا مَدْحُوراً، وَ أَعَدَّ لَهُ فِي الْآخِرَةِ سَعِيراً؟!

وَ لَوْ أَرَادَ سُبْحَانَهُ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ مِنْ نُورٍ يَخْطَفُ الْأَبْصَارَ ضِيَاؤُهُ، وَ يَبْهَرُ الْعُقُولَ رُوَاؤُهُ، وَ طِيبٍ يَأْخُذُ الْأَنْفَاسَ عَرْفُهُ، لَفَعَلَ، وَ لَوْ فَعَلَ لَظَلَّتْ لَهُ الْأَعْنَاقُ خَاضِعَةً، وَ لَخَفَّتِ الْبَلْوَى فِيهِ عَلَى الْمَلاَئِكَةِ.

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ يَبْتَلِي خَلْقَهُ بِبَعْضِ مَا يَجْهَلُونَ أَصْلَهُ تَمْيِيزاً بِالاخْتِبَارِ لَهُمْ، وَ نَفْياً لِلاسْتِكْبَارِ عَنْهُمْ، وَ إِبْعَاداً لِلْخُيَلاَءِ مِنْهُمْ.

فَاعْتَبِرُوا بِمَا كَانَ مِنْ فِعْلِ اللّٰهِ بِإِبْلِيسَ، إِذْ أَحْبَطَ عَمَلَهُ الطَّوِيلَ، وَ جَهْدَهُ الْجَهِيدَ وَ كَانَ قَدْ عَبَدَ اللّٰهَ سِتَّةَ آلاَفِ سَنَةٍ لاَ يُدْرَى أَمِنْ سِنِي الدُّنْيَا أَمْ سِنِي الْآخِرَةِ عَنْ كِبْرِ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، فَمَنْ بَعْدَ إِبْلِيسَ يَسْلَمُ عَلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَعْصِيَتِهِ.

كَلاَّ مَا كَانَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ لِيُدْخِلَ الْجَنَّةَ بَشَراً بِأَمْرٍ أَخْرَجَ بِهِ مِنْهَا مَلَكاً، إِنَّ حُكْمَهُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ وَ أَهْلِ الْأَرْضِ لَوَاحِدٌ، وَ مَا بَيْنَ اللّٰهِ وَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ هَوَادَةٌ فِي إِبَاحَةِ حِمىً حَرَّمَهُ عَلَى الْعَالَمِينَ.

فَاحْذَرُوا عِبَادَ اللّٰهِ عَدُوَّ اللّٰهِ أَنْ يُعْدِيَكُمْ بِدَائِهِ، وَ أَنْ يَسْتَفِزَّكُمْ بِنِدَائِهِ، وَ أَنْ يُجْلِبَ عَلَيْكُمْ

بِخَيْلِهِ وَ رَجِلِهِ، فَلَعَمْرِى لَقَدْ فَوَّقَ لَكُمْ سَهْمَ الْوَعِيدِ، وَ اَغْرَقَ لَكُمْ بِالنَّزْعِ الشَّدِيدِ، وَ رَمَاكُمْ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ، وَ قَالَ: (رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِى لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِينَ)، قَذْفًا بِغَيْبٍ بَعِيدٍ، وَ رَجْمًا بِظَنٍّ غَيْرِ مُصِيبٍ

صَدَّقَهُ بِهِ اَبْنَاءُ الْحَمِيَّةِ، وَ اِخْوَانُ الْعَصَبِيَّةِ، وَ فُرْسَانُ الْكِبْرِ وَ الْجَاهِلِيَّةِ.

حَتَّى اِذَا انْقَادَتْ لَهُ الْجَامِحَةُ مِنْكُمْ، وَ اسْتَحْكَمَتِ الطَّمَاعِيَةُ مِنْهُ فِيكُمْ، فَنَجَمَتِ الْحَالُ مِنَ السِّرِّ الْخَفِيِّ اِلَى الْاَمْرِ الْجَلِيِّ، اسْتَفْحَلَ سُلْطَانُهُ عَلَيْكُمْ، وَ دَلَفَ بِجُنُودِهِ نَحْوَكُمْ.

فَاَقْحَمُوكُمْ وَ لَجَاتِ الذُّلِّ، وَ اَحَلُّوكُمْ وَرَطَاتِ الْقَتْلِ، وَ اَوْطَؤُوكُمْ اِثْخَانَ الْجِرَاحَةِ، طَعْنًا فِي عُيُونِكُمْ، وَ حَزًّا فِي حُلُوقِكُمْ، وَ دَقًّا لِمَنَاخِرِكُمْ، وَ قَصْدًا لِمَقَاتِلِكُمْ، وَ سَوْقًا بِخَزَائِمِ الْقَهْرِ اِلَى النَّارِ الْمُعَدَّةِ لَكُمْ، فَاَصْبَحَ اَعْظَمَ فِي دِينِكُمْ حَرْجًا، وَ اَوْرَى فِي دُنْيَاكُمْ قَدْحًا، مِنَ الَّذِينَ اَصْبَحْتُمْ لَهُمْ مُنَاصِبِينَ، وَ عَلَيْهِمْ مُتَاَلِّبِينَ.

فَاجْعَلُوا عَلَيْهِ حَدَّكُمْ، وَ لَهُ جِدَّكُمْ، فَلَعَمْرُ اللّٰهِ لَقَدْ فَخَرَ عَلَى اَصْلِكُمْ، وَ وَقَعَ فِي حَسَبِكُمْ، وَ دَفَعَ فِي نَسَبِكُمْ، وَ اَجْلَبَ بِخَيْلِهِ عَلَيْكُمْ، وَ قَصَدَ بِرَجِلِهِ سَبِيلَكُمْ، يَقْتَنِصُونَكُمْ بِكُلِّ مَكَانٍ، وَ يَضْرِبُونَ مِنْكُمْ كُلَّ بَنَانٍ، لَا تَمْتَنِعُونَ بِحِيلَةٍ، وَ لَا تَدْفَعُونَ بِعَزِيمَةٍ فِي حَوْمَةِ ذُلٍّ، وَ حَلْقَةِ ضِيقٍ، وَ عَرْصَةِ مَوْتٍ، وَ جَوْلَةِ بَلَاءٍ.

فَاَطْفِئُوا مَا كَمَنَ فِي قُلُوبِكُمْ مِنْ نِيرَانِ الْعَصَبِيَّةِ، وَ اَحْقَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَ اِنَّمَا تِلْكَ الْحَمِيَّةُ تَكُونُ فِي الْمُسْلِمِ مِنْ خَطَرَاتِ الشَّيْطَانِ وَ نَخَوَاتِهِ وَ نَزَغَاتِهِ وَ نَفَثَاتِهِ.

وَ اعْتَمِدُوا وَضْعَ التَّذَلُّلِ عَلَى رُؤُوسِكُمْ، وَ اِلْقَاءَ التَّعَزُّزِ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ، وَ خَلْعَ التَّكَبُّرِ مِنْ اَعْنَاقِكُمْ، وَ اتَّخِذُوا التَّوَاضُعَ مَسْلَحَةً بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ عَدُوِّكُمْ: اِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ.

فَاِنَّ لَهُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ جُنُودًا وَ اَعْوَانًا، وَ رَجِلًا وَ فُرْسَانًا.

وَ لَا تَكُونُوا كَالْمُتَكَبِّرِ عَلَى ابْنِ اُمِّهِ مِنْ غَيْرِ مَا فَضْلٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيهِ سِوَى مَا اَلْحَقَتِ الْعَظَمَةُ بِنَفْسِهِ مِنْ عَدَاوَةِ الْحَسَدِ، وَ قَدَحَتِ الْحَمِيَّةُ فِي قَلْبِهِ مِنْ نَارِ الْغَضَبِ، وَ نَفَخَ الشَّيْطَانُ فِي اَنْفِهِ مِنْ رِيحِ الْكِبْرِ الَّذِى اَعْقَبَهُ اللّٰهُ بِهِ النَّدَامَةَ، وَ اَلْزَمَهُ آثَامَ الْقَاتِلِينَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

اَلَا وَ قَدْ اَمْعَنْتُمْ فِي الْبَغْيِ، وَ اَفْسَدْتُمْ فِي الْاَرْضِ، مُصَارَحَةً لِلّٰهِ بِالْمُنَاصَبَةِ، وَ مُبَارَزَةً لِلْمُؤْمِنِينَ بِالْمُحَارَبَةِ. فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي كِبْرِ الْحَمِيَّةِ، وَ فَخْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهُ مَلَاقِحُ الشَّنَآنِ، وَ مَنَافِخُ الشَّيْطَانِ، اللَّاتِي خَدَعَ بِهَا الْاُمَمَ الْمَاضِيَةَ، وَ الْقُرُونَ الْخَالِيَةَ، حَتَّى اَعْنَقُوا فِي حَنَادِسِ جَهَالَتِهِ، وَ مَهَاوِى ضَلَالَتِهِ ذُلُلًا عَنْ سِيَاقِهِ، سُلُسًا فِي قِيَادِهِ، اَمْرًا تَشَابَهَتِ الْقُلُوبُ فِيهِ، وَ تَتَابَعَتِ الْقُرُونُ

عَلَيْهِ، وَ كِبْرًا تَضَايَقَتِ الصُّدُورُ بِهِ.

أَلَا فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ مِنْ طَاعَةِ سَادَاتِكُمْ وَ كُبَرَائِكُمُ الَّذِينَ تَكَبَّرُوا عَنْ حَسَبِهِمْ، وَ تَرَفَّعُوا فَوْقَ نَسَبِهِمْ، وَ أَلْقَوُا الْهَجِينَةَ عَلَى رَبِّهِمْ، وَ جَاحَدُوا اللَّهَ مَا صَنَعَ بِهِمْ، مُكَابَرَةً لِقَضَائِهِ، وَ مُغَالَبَةً لِآلَائِهِ! فَإِنَّهُمْ قَوَاعِدُ أَسَاسِ الْعَصَبِيَّةِ، وَ دَعَائِمُ أَرْكَانِ الْفِتْنَةِ، وَ سُيُوفُ اعْتِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ.

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ لَا تَكُونُوا لِنِعَمِهِ عَلَيْكُمْ أَضْدَادًا، وَ لَا لِفَضْلِهِ عِنْدَكُمْ حُسَّادًا، وَ لَا تُطِيعُوا الْأَدْعِيَاءَ الَّذِينَ شَرِبْتُمْ بِصَفْوِكُمْ كَدَرَهُمْ، وَ خَلَطْتُمْ بِصِحَّتِكُمْ مَرَضَهُمْ، وَ أَدْخَلْتُمْ فِي حَقِّكُمْ بَاطِلَهُمْ.

وَ هُمْ أَسَاسُ الْفُسُوقِ، وَ أَحْلَاسُ الْعُقُوقِ، اتَّخَذَهُمْ إِبْلِيسُ مَطَايَا ضَلَالٍ، وَ جُنْدًا بِهِمْ يَصُولُ عَلَى النَّاسِ، وَ تَرَاجِمَةً يَنْطِقُ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ، اسْتِرَاقًا لِعُقُولِكُمْ، وَ دُخُولًا فِي عُيُونِكُمْ، وَ نَثًّا فِي أَسْمَاعِكُمْ، فَجَعَلَكُمْ مَرْمَى نَبْلِهِ، وَ مَوْطِئَ قَدَمِهِ، وَ مَأْخَذَ يَدِهِ.

فَاعْتَبِرُوا بِمَا أَصَابَ الْأُمَمَ الْمُسْتَكْبِرِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنْ بَأْسِ اللَّهِ وَ صَوْلَاتِهِ وَ وَقَائِعِهِ وَ مَثُلَاتِهِ، وَ اتَّعِظُوا بِمَثَاوِي خُدُودِهِمْ، وَ مَصَارِعِ جُنُوبِهِمْ وَ اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ لَوَاقِحِ الْكِبْرِ، كَمَا تَسْتَعِيذُونَهُ مِنْ طَوَارِقِ الدَّهْرِ.

فَلَوْ رَخَّصَ اللَّهُ فِي الْكِبْرِ لِأَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ لَرَخَّصَ فِيهِ لِخَاصَّةِ أَنْبِيَائِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ، وَ لَكِنَّهُ سُبْحَانَهُ كَرَّهَ إِلَيْهِمُ التَّكَابُرَ، وَ رَضِيَ لَهُمُ التَّوَاضُعَ، فَأَلْصَقُوا بِالْأَرْضِ خُدُودَهُمْ، وَ عَفَّرُوا فِي التُّرَابِ وُجُوهَهُمْ، وَ خَفَضُوا أَجْنِحَتَهُمْ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَ كَانُوا أَقْوَامًا مُسْتَضْعَفِينَ، قَدِ اخْتَبَرَهُمُ اللَّهُ بِالْمَخْمَصَةِ، وَ ابْتَلَاهُمْ بِالْمَجْهَدَةِ، وَ امْتَحَنَهُمْ بِالْمَخَاوِفِ، وَ مَخَضَهُمْ بِالْمَكَارِهِ.

فَلَا تَعْتَبِرُوا الرِّضَا وَ السُّخْطَ بِالْمَالِ وَ الْوَلَدِ، جَهْلًا بِمَوَاقِعِ الْفِتْنَةِ، وَ الْاِخْتِبَارِ فِي مَوَاضِعِ الْغِنَى وَ الْاِقْتِدَارِ فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى :(أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَ بَنِينَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ، بَلْ لَا يَشْعُرُونَ) فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يَخْتَبِرُ عِبَادَهُ الْمُسْتَكْبِرِينَ فِي أَنْفُسِهِمْ بِأَوْلِيَائِهِ الْمُسْتَضْعَفِينَ فِي أَعْيُنِهِمْ.

وَ لَقَدْ دَخَلَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ وَ مَعَهُ أَخُوهُ هَارُونُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا عَلَى فِرْعَوْنَ وَ عَلَيْهِمَا مَدَارِعُ الصُّوفِ وَ بِأَيْدِيهِمَا الْعِصِيُّ، فَشَرَطَا لَهُ إِنْ أَسْلَمَ بَقَاءَ مُلْكِهِ وَ دَوَامَ عِزِّهِ، فَقَالَ :أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَيْنِ يَشْرِطَانِ لِي دَوَامَ الْعِزِّ وَ بَقَاءَ الْمُلْكِ وَ هُمَا بِمَا تَرَوْنَ مِنْ حَالِ الْفَقْرِ وَ الذُّلِّ، فَهَلَّا أُلْقِيَ عَلَيْهِمَا أَسَاوِرُ مِنْ ذَهَبٍ؟ إِعْظَامًا لِلذَّهَبِ وَ جَمْعِهِ، وَ احْتِقَارًا لِلصُّوفِ وَ لُبْسِهِ.

وَ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِأَنْبِيَائِهِ حَيْثُ بَعَثَهُمْ أَنْ يَفْتَحَ لَهُمْ كُنُوزَ الذِّهْبَانِ، وَ مَعَادِنَ الْعِقْيَانِ، وَ

مَغَارِسَ الْجِنَانِ وَ اَنْ يَحْشُرَ معهم طُيُورَ السَّمَاءِ وَ وُحُوشَ الْاَرَضِينَ لَفَعَلَ، وَ لَوْ فَعَلَ لَسَقَطَ الْبَلَاءُ، وَ بَطَلَ الْجَزَاءُ، وَ اضْمَحَلَّتِ الْاَنْبَاءُ وَ لَمَا وَجَبَ لِلْقَابِلِينَ اُجُورُ الْمُبْتَلِينَ، وَ لَا اسْتَحَقَّ الْمُؤْمِنُونَ ثَوَابَ الْمُحْسِنِينَ وَ لَا لَزِمَتِ الْاَسْمَاءُ مَعَانِيَهَا.

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ رُسُلَهُ اُولِي قُوَّةٍ فِي عَزَائِمِهِمْ، وَ ضَعَفَةً فِيمَا تَرَى الْاَعْيُنُ مِنْ حَالَاتِهِمْ، مَعَ قَنَاعَةٍ تَمْلَاُ الْقُلُوبَ وَ الْعُيُونَ غِنًى، وَ خَصَاصَةٍ تَمْلَاُ الْاَبْصَارَ وَ الْاَسْمَاعَ اَذًى.

وَ لَوْ كَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ اَهْلَ قُوَّةٍ لَا تُرَامُ، وَ عِزَّةٍ لَا تُضَامُ وَ مُلْكٍ تُمَدُّ نَحْوَهُ اَعْنَاقُ الرِّجَالِ، وَ تُشَدُّ اِلَيْهِ عُقَدُ الرِّحَالِ، لَكَانَ ذٰلِكَ اَهْوَنَ عَلَى الْخَلْقِ فِي الْاِعْتِبَارِ، وَ اَبْعَدَ لَهُمْ فِي الْاِسْتِكْبَارِ، وَ لَآمَنُوا عَنْ رَهْبَةٍ قَاهِرَةٍ لَهُمْ، اَوْ رَغْبَةٍ مَائِلَةٍ بِهِمْ، فَكَانَتِ النِّيَّاتُ مُشْتَرَكَةً، وَ الْحَسَنَاتُ مُقْتَسَمَةً.

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ اَرَادَ اَنْ يَكُونَ الْاِتِّبَاعُ لِرُسُلِهِ، وَ التَّصْدِيقُ بِكُتُبِهِ، وَ الْخُشُوعُ لِوَجْهِهِ، وَ الْاِسْتِكَانَةُ لِاَمْرِهِ، وَ الْاِسْتِسْلَامُ لِطَاعَتِهِ، اُمُورًا لَهُ خَاصَّةً لَا تَشُوبُهَا مِنْ غَيْرِهَا شَائِبَةٌ، وَ كُلَّمَا كَانَتِ الْبَلْوَى وَ الْاِخْتِبَارُ اَعْظَمَ، كَانَتِ الْمَثُوبَةُ وَ الْجَزَاءُ اَجْزَلَ.

اَ لَا تَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ اخْتَبَرَ الْاَوَّلِينَ مِنْ لَدُنْ آدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِلَى الْآخِرِينَ مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ بِاَحْجَارٍ لَا تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ وَ لَا تُبْصِرُ وَ لَا تَسْمَعُ، فَجَعَلَهَا بَيْتَهُ الْحَرَامَ الَّذِي جَعَلَهُ لِلنَّاسِ قِيَامًا، ثُمَّ وَضَعَهُ بِاَوْعَرِ بِقَاعِ الْاَرْضِ حَجَرًا وَ اَقَلِّ نَتَائِقِ الدُّنْيَا مَدَرًا وَ اَضْيَقِ بُطُونِ الْاَوْدِيَةِ قُطْرًا، بَيْنَ جِبَالٍ خَشِنَةٍ، وَ رِمَالٍ دَمِثَةٍ، وَ عُيُونٍ وَشِلَةٍ، وَ قُرًى مُنْقَطِعَةٍ لَا يَزْكُو بِهَا خُفٌّ وَ لَا حَافِرٌ وَ لَا ظِلْفٌ.

ثُمَّ اَمَرَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ وَلَدَهُ اَنْ يَثْنُوا اَعْطَافَهُمْ نَحْوَهُ، فَصَارَ مَثَابَةً لِمُنْتَجَعِ اَسْفَارِهِمْ، وَ غَايَةً لِمُلْقَى رِحَالِهِمْ تَهْوِي اِلَيْهِ ثِمَارُ الْاَفْئِدَةِ، مِنْ مَفَاوِزِ قِفَارٍ سَحِيقَةٍ، وَ مَهَاوِي فِجَاجٍ عَمِيقَةٍ، وَ جَزَائِرِ بِحَارٍ مُنْقَطِعَةٍ، حَتّٰى يَهُزُّوا مَنَاكِبَهُمْ ذُلُلًا يُهَلِّلُونَ لِلّٰهِ حَوْلَهُ، وَ يَرْمُلُونَ عَلَى اَقْدَامِهِمْ شُعْثًا غُبْرًا لَهُ.

قَدْ نَبَذُوا السَّرَابِيلَ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ، وَ شَوَّهُوا بِاِعْفَاءِ الشُّعُورِ مَحَاسِنَ خَلْقِهِمْ، ابْتِلَاءً عَظِيمًا وَ امْتِحَانًا شَدِيدًا وَ اخْتِبَارًا مُبِينًا، وَ تَمْحِيصًا بَلِيغًا، جَعَلَهُ اللّٰهُ سَبَبًا لِرَحْمَتِهِ، وَ وُصْلَةً اِلَى جَنَّتِهِ.

وَ لَوْ اَرَادَ سُبْحَانَهُ اَنْ يَضَعَ بَيْتَهُ الْحَرَامَ وَ مَشَاعِرَهُ الْعِظَامَ بَيْنَ جَنَّاتٍ وَ اَنْهَارٍ، وَ سَهْلٍ وَ قَرَارٍ، جَمِّ الْاَشْجَارِ، دَانِيَ الثِّمَارِ، مُلْتَفَّ الْبُنَى مُتَّصِلَ الْقُرَى، بَيْنَ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ، وَ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، وَ اَرْيَافٍ مُحْدِقَةٍ، وَ عِرَاصٍ مُغْدِقَةٍ، وَ زُرُوعٍ نَاضِرَةٍ، وَ طُرُقٍ عَامِرَةٍ، لَكَانَ قَدْ صَغُرَ قَدْرُ الْجَزَاءِ عَلَى حَسَبِ ضَعْفِ الْبَلَاءِ، وَ لَوْ كَانَتِ الْاِسَاسُ الْمَحْمُولُ عَلَيْهَا وَ الْاَحْجَارُ الْمَرْفُوعُ بِهَا بَيْنَ زُمُرُّدَةٍ خَضْرَاءَ، وَ

يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ، وَ نُورٍ وَ ضِيَاءٍ، لَخَفَّفَ ذٰلِكَ مُصَارَعَةَ الشَّكِّ فِي الصُّدُورِ، وَ لَوَضَعَ مُجَاهَدَةَ إِبْلِيسَ عَنِ الْقُلُوبِ، وَ لَنَفَى مُعْتَلَجَ الرَّيْبِ مِنَ النَّاسِ.

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَخْتَبِرُ عِبَادَهُ بِأَنْوَاعِ الشَّدَائِدِ، وَ يَتَعَبَّدُهُمْ بِأَنْوَاعِ الْمَجَاهِدِ، وَ يَبْتَلِيهِمْ بِضُرُوبِ الْمَكَارِهِ، إِخْرَاجًا لِلتَّكَبُّرِ مِنْ قُلُوبِهِمْ، وَ إِسْكَانًا لِلتَّذَلُّلِ فِي نُفُوسِهِمْ، وَ لِيَجْعَلَ ذٰلِكَ أَبْوَابًا فُتُحًا إِلَى فَضْلِهِ، وَ أَسْبَابًا ذُلُلًا لِعَفْوِهِ.

فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي عَاجِلِ الْبَغْيِ، وَ آجِلِ وَخَامَةِ الظُّلْمِ، وَ سُوءِ عَاقِبَةِ الْكِبْرِ، فَإِنَّهَا مَصْيَدَةُ إِبْلِيسَ الْعُظْمَى، وَ مَكِيدَتُهُ الْكُبْرَى، الَّتِي تُسَاوِرُ قُلُوبَ الرِّجَالِ مُسَاوَرَةَ السُّمُومِ الْقَاتِلَةِ، فَمَا تُكْدِي أَبَدًا، وَ لَا تُشْوِي أَحَدًا، لَا عَالِمًا لِعِلْمِهِ، وَ لَا مُقِلًّا فِي طِمْرِهِ.

وَ عَنْ ذٰلِكَ مَا حَرَسَ اللّٰهُ عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ بِالصَّلَوَاتِ وَ الزَّكَوَاتِ، وَ مُجَاهَدَةِ الصِّيَامِ فِي الْأَيَّامِ الْمَفْرُوضَاتِ، تَسْكِينًا لِأَطْرَافِهِمْ، وَ تَخْشِيعًا لِأَبْصَارِهِمْ، وَ تَذْلِيلًا لِنُفُوسِهِمْ، وَ تَخْفِيضًا لِقُلُوبِهِمْ، وَ إِذْهَابًا لِلْخُيَلَاءِ عَنْهُمْ.

لِمَا فِي ذٰلِكَ مِنْ تَعْفِيرِ عِتَاقِ الْوُجُوهِ بِالتُّرَابِ تَوَاضُعًا، وَ الْتِصَاقِ كَرَائِمِ الْجَوَارِحِ بِالْأَرْضِ تَصَاغُرًا، وَ لُحُوقِ الْبُطُونِ بِالْمُتُونِ مِنَ الصِّيَامِ تَذَلُّلًا، مَعَ مَا فِي الزَّكَاةِ مِنْ صَرْفِ ثَمَرَاتِ الْأَرْضِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ إِلَى أَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَ الْفَقْرِ.

انْظُرُوا إِلَى مَا فِي هٰذِهِ الْأَفْعَالِ مِنْ قَمْعِ نَوَاجِمِ الْفَخْرِ، وَ قَدْعِ طَوَالِعِ الْكِبْرِ.

وَ لَقَدْ نَظَرْتُ فَمَا وَجَدْتُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ يَتَعَصَّبُ لِشَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا عَنْ عِلَّةٍ تَحْتَمِلُ تَمْوِيهَ الْجُهَلَاءِ، أَوْ حُجَّةٍ تَلِيطُ بِعُقُولِ السُّفَهَاءِ غَيْرَكُمْ، فَإِنَّكُمْ تَتَعَصَّبُونَ لِأَمْرٍ مَا يُعْرَفُ لَهُ سَبَبٌ وَ لَا عِلَّةٌ.

أَمَّا إِبْلِيسُ فَتَعَصَّبَ عَلَى آدَمَ لِأَصْلِهِ، وَ طَعَنَ عَلَيْهِ فِي خِلْقَتِهِ، فَقَالَ: أَنَا نَارِيٌّ وَ أَنْتَ طِينِيٌّ.

وَ أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ مِنْ مُتْرَفَةِ الْأُمَمِ، فَتَعَصَّبُوا لِآثَارِ مَوَاقِعِ النِّعَمِ، فَقَالُوا:

(نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَ أَوْلَادًا وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ.)

فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ فَلْيَكُنْ تَعَصُّبُكُمْ لِمَكَارِمِ الْخِصَالِ وَ مَحَامِدِ الْأَفْعَالِ، وَ مَحَاسِنِ الْأُمُورِ الَّتِي تَفَاضَلَتْ فِيهَا الْمُجَدَاءُ وَ النُّجَدَاءُ مِنْ بُيُوتَاتِ الْعَرَبِ وَ يَعَاسِيبِ الْقَبَائِلِ بِالْأَخْلَاقِ الرَّغِيبَةِ، وَ الْأَحْلَامِ الْعَظِيمَةِ، وَ الْأَخْطَارِ الْجَلِيلَةِ، وَ الْآثَارِ الْمَحْمُودَةِ.

فَتَعَصَّبُوا لِخِلَالِ الْحَمْدِ: مِنَ الْحِفْظِ لِلْجِوَارِ، وَ الْوَفَاءِ بِالذِّمَامِ، وَ الطَّاعَةِ لِلْبِرِّ، وَ الْمَعْصِيَةِ لِلْكِبْرِ، وَ الْأَخْذِ بِالْفَضْلِ، وَ الْكَفِّ عَنِ الْبَغْيِ، وَ الْإِعْظَامِ لِلْقَتْلِ، وَ الْإِنْصَافِ لِلْخَلْقِ، وَ الْكَظْمِ

لِلْغَيْظِ، وَ اجْتِنَابِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ.
وَ احْذَرُوا مَا نَزَلَ بِالْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مِنَ الْمَثُلَاتِ بِسُوْءِ الْاَفْعَالِ، وَ ذَمِيمِ الْاَعْمَالِ، فَتَذَكَّرُوا فِي الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ اَحْوَالَهُمْ، وَ احْذَرُوا اَنْ تَكُونُوا اَمْثَالَهُمْ.
فَإِذَا تَفَكَّرْتُمْ فِي تَفَاوُتِ حَالَيْهِمْ فَالْزَمُوا كُلَّ اَمْرٍ لَزِمَتِ الْعِزَّةُ بِهِ حَالَهُمْ، وَ زَاحَتِ الْاَعْدَاءُ لَهُ عَنْهُمْ، وَمُدَّتِ الْعَافِيَةُ بِهِ عَلَيْهِمْ وَ انْقَادَتِ النِّعْمَةُ لَهُ مَعَهُمْ، وَ وَصَلَتِ الْكَرَامَةُ عَلَيْهِ حَبْلَهُمْ، مِنَ الْاِجْتِنَابِ لِلْفُرْقَةِ، وَ اللُّزُومِ لِلْاُلْفَةِ، وَ التَّحَاضِّ عَلَيْهَا وَ التَّوَاصِي بِهَا، وَ اجْتَنِبُوا كُلَّ اَمْرٍ كَسَرَ فِقْرَتَهُمْ، وَ اَوْهَنَ مُنَّتَهُمْ مِنْ تَضَاغُنِ الْقُلُوبِ، وَ تَشَاحُنِ الصُّدُورِ، وَ تَدَابُرِ النُّفُوسِ، وَ تَخَاذُلِ الْاَيْدِي.
وَ تَدَبَّرُوا اَحْوَالَ الْمَاضِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَكُمْ، كَيْفَ كَانُوا فِي حَالِ التَّمْحِيصِ وَ الْبَلَاءِ، اَلَمْ يَكُونُوا اَثْقَلَ الْخَلَائِقِ اَعْبَاءً، وَ اَجْهَدَ الْعِبَادِ بَلَاءً، وَ اَضْيَقَ اَهْلِ الدُّنْيَا حَالاً؟ اتَّخَذَتْهُمُ الْفَرَاعِنَةُ عَبِيدا، فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ، وَ جَرَّعُوهُمُ الْمُرَارَ، فَلَمْ تَبْرَحِ الْحَالُ بِهِمْ فِي ذُلِّ الْهَلَكَةِ، وَ قَهْرِ الْغَلَبَةِ، لَا يَجِدُونَ حِيلَةً فِي امْتِنَاعٍ، وَ لَا سَبِيلاً اِلَى دِفَاعٍ.
حَتَّى إِذَا رَاَى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ جِدَّ الصَّبْرِ مِنْهُمْ عَلَى الْاَذَى فِي مَحَبَّتِهِ، وَ الْاِحْتِمَالَ لِلْمَكْرُوهِ مِنْ خَوْفِهِ، جَعَلَ لَهُمْ مِنْ مَضَايِقِ الْبَلَاءِ فَرَجا فَاَبْدَلَهُمُ الْعِزَّ مَكَانَ الذُّلِّ، وَ الْاَمْنَ مَكَانَ الْخَوْفِ، فَصَارُوا مُلُوكا حُكَّاما، وَ اَئِمَّةً اَعْلَاما، وَ قَدْ بَلَغَتِ الْكَرَامَةُ مِنَ اللّٰهِ لَهُمْ، مَا لَمْ تَذْهَبِ الْآمَالُ إِلَيْهِ بِهِمْ.
فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانُوا حَيْثُ كَانَتِ الْاَمْلَاءُ مُجْتَمِعَةً، وَ الْاَهْوَاءُ مُؤْتَلِفَةً، وَ الْقُلُوبُ مُعْتَدِلَةً، وَ الْاَيْدِي مُتَرَادِفَةً وَ السُّيُوفُ مُتَنَاصِرَةً، وَ الْبَصَائِرُ نَافِذَةً، وَ الْعَزَائِمُ وَاحِدَةً، اَلَمْ يَكُونُوا اَرْبَابا فِي اَقْطَارِ الْاَرَضِينَ، وَ مُلُوكا عَلَى رِقَابِ الْعَالَمِينَ؟
فَانْظُرُوا إِلَى مَا صَارُوا إِلَيْهِ فِي آخِرِ اُمُورِهِمْ حِينَ وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ، وَ تَشَتَّتَتِ الْاُلْفَةُ، وَ اخْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ وَ الْاَفْئِدَةُ، وَ تَشَعَّبُوا مُخْتَلِفِينَ، وَ تَفَرَّقُوا مُتَحَارِبِينَ، قَدْ خَلَعَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِبَاسَ كَرَامَتِهِ، وَ سَلَبَهُمْ غَضَارَةَ نِعْمَتِهِ، وَ بَقِيَ قَصَصُ اَخْبَارِهِمْ فِيكُمْ عِبَرا لِلْمُعْتَبِرِينَ مِنْكُمْ.
فَاعْتَبِرُوا بِحَالِ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَ بَنِي إِسْحَاقَ وَ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَمَا اَشَدَّ اعْتِدَالَ الْاَحْوَالِ وَ اَقْرَبَ اشْتِبَاهَ الْاَمْثَالِ.
تَاَمَّلُوا اَمْرَهُمْ فِي حَالِ تَشَتُّتِهِمْ وَ تَفَرُّقِهِمْ، لَيَالِيَ كَانَتِ الْاَكَاسِرَةُ وَ الْقَيَاصِرَةُ اَرْبَابا لَهُمْ يَحْتَازُونَهُمْ عَنْ رِيفِ الْآفَاقِ وَ بَحْرِ الْعِرَاقِ وَ خُضْرَةِ الدُّنْيَا إِلَى مَنَابِتِ الشِّيحِ، وَ مَهَافِي الرِّيحِ، وَ نَكَدِ الْمَعَاشِ.

فَتَرَكُوهُمْ عالَةً مَساكِينَ إِخْوانَ دَبَرٍ وَ وَبَرٍ، اَذَلَّ الْاُمَمِ دارا، وَ اَجْدَبَهُمْ قَرارا، لا يَاْوُونَ إلى جَناحِ دَعْوَةٍ يَعْتَصِمُونَ بِها، وَ لا إلى ظِلِّ أُلْفَةٍ يَعْتَمِدُونَ عَلَى عِزِّها، فَالْاَحْوالُ مُضْطَرِبَةٌ، وَ الْاَيْدِي مُخْتَلِفَةٌ، وَ الْكَثْرَةُ مُتَفَرِّقَةٌ، فِي بَلاءِ اَزْلٍ، وَ اَطْباقِ جَهْلٍ، مِنْ بَناتٍ مَوْؤُدَةٍ، وَ اَصْنامٍ مَعْبُودَةٍ، وَ اَرْحامٍ مَقْطُوعَةٍ، وَ غاراتٍ مَشْنُونَةٍ.

## تَغْمَزُ لَهُمْ قَناةٌ، وَ لا تُقْرَعُ لَهُمْ صَفاةٌ.

فَانْظُرُوا إلى مَواقِعِ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ حِينَ بَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولاً، فَعَقَدَ بِمِلَّتِهِ طاعَتَهُمْ، وَ جَمَعَ عَلَى دَعْوَتِهِ أُلْفَتَهُمْ، كَيْفَ نَشَرَتِ النِّعْمَةُ عَلَيْهِمْ جَناحَ كَرامَتِها، وَ اَسالَتْ لَهُمْ جَداوِلَ نَعِيمِها، وَ الْتَفَّتِ الْمِلَّةُ بِهِمْ فِي عَوائِدِ بَرَكَتِها، فَاَصْبَحُوا فِي نِعْمَتِها غَرِقِينَ، وَ فِي خُضْرَةِ عَيْشِها فَكِهِينَ، قَدْ تَرَبَّعَتِ الْاُمُورُ بِهِمْ فِي ظِلِّ سُلْطانٍ قاهِرٍ، وَ آوَتْهُمُ الْحالُ إلى كَنَفِ عِزٍّ غالِبٍ، وَ تَعَطَّفَتِ الْاُمُورُ عَلَيْهِمْ فِي ذُرَى مُلْكٍ ثابِتٍ، فَهُمْ حُكّامٌ عَلَى الْعالَمِينَ، وَ مُلُوكٌ فِي اَطْرافِ الْاَرَضِينَ، يَمْلِكُونَ الْاُمُورَ عَلى مَنْ كانَ يَمْلِكُها عَلَيْهِمْ، وَ يُمْضُونَ الْاَحْكامَ فِيمَنْ كانَ يُمْضِيها فِيهِمْ، لا تُغْمَزُ لَهُمْ قَناةٌ، وَ لا تُقْرَعُ لَهُمْ صَفاةٌ.

اَلا وَ إِنَّكُمْ قَدْ نَفَضْتُمْ اَيْدِيَكُمْ مِنْ حَبْلِ الطّاعَةِ، وَ ثَلَمْتُمْ حِصْنَ اللّٰهِ الْمَضْرُوبَ عَلَيْكُمْ بِاَحْكامِ الْجاهِلِيَّةِ.

وَ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحانَهُ قَدِ امْتَنَّ عَلى جَماعَةِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِيما عَقَدَ بَيْنَهُمْ مِنْ حَبْلِ هٰذِهِ الْاُلْفَةِ الَّتِي يَنْتَقِلُونَ فِي ظِلِّها وَ يَاْوُونَ إلى كَنَفِها بِنِعْمَةٍ لا يَعْرِفُ اَحَدٌ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ لَها قِيمَةً، لِاَنَّها اَرْجَحُ مِنْ كُلِّ ثَمَنٍ، وَ اَجَلُّ مِنْ كُلِّ خَطَرٍ.

وَ اعْلَمُوا اَنَّكُمْ صِرْتُمْ بَعْدَ الْهِجْرَةِ اَعْرابا، وَ بَعْدَ الْمُوالاةِ اَحْزابا، ما تَتَعَلَّقُونَ مِنَ الْإِسْلامِ إِلا بِاسْمِهِ، وَ لا تَعْرِفُونَ مِنَ الْإِيمانِ إِلا رَسْمَهُ.

تَقُولُونَ: النّارَ وَ لا الْعارَ، كَاَنَّكُمْ تُرِيدُونَ اَنْ تُكْفِئُوا الْإِسْلامَ عَلى وَجْهِهِ انْتِهاكا لِحَرِيمِهِ، وَ نَقْضا لِمِيثاقِهِ، الَّذِي وَضَعَهُ اللّٰهُ لَكُمْ حَرَما فِي اَرْضِهِ، وَ اَمْنا بَيْنَ خَلْقِهِ، وَ إِنَّكُمْ إِنْ لَجَاْتُمْ إِلَى غَيْرِهِ حارَبَكُمْ اَهْلُ الْكُفْرِ، ثُمَّ لا جَبْرائِيلُ وَ لا مِيكائِيلُ وَ لا مُهاجِرُونَ وَ لا اَنْصارٌ يَنْصُرُونَكُمْ، إِلا الْمُقارَعَةَ بِالسَّيْفِ حَتّى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَكُمْ.

وَ إِنَّ عِنْدَكُمُ الْاَمْثالَ مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ وَ قَوارِعِهِ، وَ اَيّامِهِ وَ وَقائِعِهِ، فَلا تَسْتَبْطِئُوا وَعِيدَهُ جَهْلاً بِاَخْذِهِ وَ تَهاوُنا بِبَطْشِهِ، وَ يَاْسا مِنْ بَاْسِهِ.

فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحانَهُ لَمْ يَلْعَنِ الْقَرْنَ الْماضِيَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ إِلا لِتَرْكِهِمُ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَلَعَنَ اللَّهُ السُّفَهاءَ لِرُكُوبِ الْمَعاصِي، وَ الْحُلَماءَ لِتَرْكِ التَّناهِي.

أَلا وَ قَدْ قَطَعْتُمْ قَيْدَ الْإِسْلامِ، وَ عَطَّلْتُمْ حُدُودَهُ، وَ أَمَتُّمْ أَحْكامَهُ، أَلا وَ قَدْ أَمَرَنِيَ اللَّهُ بِقِتالِ أَهْلِ الْبَغْيِ وَ النَّكْثِ وَ الْفَسادِ فِي الْأَرْضِ فَأَمَّا النّاكِثُونَ فَقَدْ قاتَلْتُ، وَ أَمَّا الْقاسِطُونَ فَقَدْ جاهَدْتُ، وَ أَمَّا الْمارِقَةُ فَقَدْ دَوَّخْتُ، وَ أَمَّا شَيْطانُ الرَّدْهَةِ فَقَدْ كُفِيتُهُ بِصَعْقَةٍ سُمِعَتْ لَها وَجْبَةُ قَلْبِهِ وَ رَجَّةُ صَدْرِهِ، وَ بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْبَغْيِ، وَ لَئِنْ أَذِنَ اللَّهُ فِي الْكَرَّةِ عَلَيْهِمْ لَأُدِيلَنَّ مِنْهُمْ إِلا ما يَتَشَذَّرُ فِي أَطْرافِ الْأَرْضِ تَشَذُّرا.

أَنَا وَضَعْتُ بِكَلاكِلِ الْعَرَبِ، وَ كَسَرْتُ نَواجِمَ قُرُونِ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ، وَ قَدْ عَلِمْتُمْ مَوْضِعِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِالْقَرابَةِ الْقَرِيبَةِ، وَ الْمَنْزِلَةِ الْخَصِيصَةِ.

وَضَعَنِي فِي حِجْرِهِ وَ أَنَا وَلَدٌ، يَضُمُّنِي إِلى صَدْرِهِ، وَ يَكْنُفُنِي فِي فِراشِهِ، وَ يُمِسُّنِي جَسَدَهُ، وَ يُشِمُّنِي عَرْفَهُ، وَ كانَ يَمْضَغُ الشَّيْ‏ءَ ثُمَّ يُلْقِمُنِيهِ.

وَ ما وَجَدَ لِي كَذْبَةً فِي قَوْلٍ، وَ لا خَطْلَةً فِي فِعْلٍ، وَ لَقَدْ قَرَنَ اللَّهُ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ لَدُنْ أَنْ كانَ فَطِيما أَعْظَمَ مَلَكٍ مِنْ مَلائِكَتِهِ، يَسْلُكُ بِهِ طَرِيقَ الْمَكارِمِ، وَ مَحاسِنَ أَخْلاقِ الْعالَمِ، لَيْلَهُ وَ نَهارَهُ.

وَ لَقَدْ كُنْتُ أَتَّبِعُهُ اتِّباعَ الْفَصِيلِ أَثَرَ أُمِّهِ، يَرْفَعُ لِي فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ أَخْلاقِهِ عَلَما، وَ يَأْمُرُنِي بِالاقْتِداءِ بِهِ.

وَ لَقَدْ كانَ يُجاوِرُ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِحِراءَ، فَأَراهُ وَ لا يَراهُ غَيْرِي، وَ لَمْ يَجْمَعْ بَيْتٌ واحِدٌ يَوْمَئِذٍ فِي الْإِسْلامِ غَيْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ خَدِيجَةَ وَ أَنَا ثالِثُهُما، أَرَى نُورَ الْوَحْيِ وَ الرِّسالَةِ، وَ أَشُمُّ رِيحَ النُّبُوَّةِ.

وَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَنَّةَ الشَّيْطانِ حِينَ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، فَقُلْتُ يا رَسُولَ اللَّهِ ما هذِهِ الرَّنَّةُ؟ فَقالَ ): هذَا الشَّيْطانُ قَدْ أَيِسَ مِنْ عِبادَتِهِ، إِنَّكَ تَسْمَعُ ما أَسْمَعُ، وَ تَرَى ما أَرَى، إِلا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ، وَ لكِنَّكَ لَوَزِيرٌ، وَ إِنَّكَ لَعَلَى خَيْرٍ:((

وَ لَقَدْ كُنْتُ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمّا أَتاهُ الْمَلَأُ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقالُوا لَهُ: يا مُحَمَّدُ إِنَّكَ قَدِ ادَّعَيْتَ عَظِيما لَمْ يَدَّعِهِ آباؤُكَ وَ لا أَحَدٌ مِنْ بَيْتِكَ، وَ نَحْنُ نَسْأَلُكَ أَمْرا إِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنا إِلَيْهِ وَ أَرَيْتَناهُ عَلِمْنا أَنَّكَ نَبِيٌّ وَ رَسُولٌ، وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ عَلِمْنا أَنَّكَ ساحِرٌ كَذّابٌ.

فَقالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) :وَ ما تَسْأَلُونَ؟()، قالُوا: تَدْعُو لَنا هذِهِ الشَّجَرَةَ حَتَّى تَنْقَلِعَ

بِعُرُوقِها وَ تَقِفَ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَقالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) :(إِنَّ اللّٰهَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فَإِنْ فَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ ذٰلِكَ أَتُؤْمِنُونَ وَ تَشْهَدُونَ بِالْحَقِّ؟)

قالُوا :نَعَمْ قالَ) :(فَإِنِّي سَأُرِيكُمْ ما تَطْلُبُونَ، وَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكُمْ لا تَفِيئُونَ إِلى خَيْرٍ، وَ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ يُطْرَحُ فِي الْقَلِيبِ، وَ مَنْ يُحَزِّبُ الْأَحْزابَ)

ثُمَّ قالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) :(يا أَيَّتُهَا الشَّجَرَةُ إِنْ كُنْتِ تُؤْمِنِينَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ تَعْلَمِينَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَانْقَلِعِي بِعُرُوقِكِ حَتّٰى تَقِفِي بَيْنَ يَدَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ)

فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَانْقَلَعَتْ بِعُرُوقِها وَ جاءَتْ وَ لَها دَوِيٌّ شَدِيدٌ وَ قَصْفٌ كَقَصْفِ أَجْنِحَةِ الطَّيْرِ، حَتّٰى وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُرَفْرِفَةً، وَ أَلْقَتْ بِغُصْنِهَا الْأَعْلى عَلى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ بِبَعْضِ أَغْصانِها عَلى مَنْكِبِي وَ كُنْتُ عَنْ يَمِينِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

فَلَمّا نَظَرَ الْقَوْمُ إِلى ذٰلِكَ قالُوا عُلُوّاً وَ اسْتِكْباراً :فَمُرْها فَلْيَأْتِكَ نِصْفُها وَ يَبْقى نِصْفُها، فَأَمَرَها بِذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ نِصْفُها كَأَعْجَبِ إِقْبالٍ وَ أَشَدِّهِ دَوِيّاً، فَكادَتْ تَلْتَفُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، فَقالُوا كُفْراً وَ عُتُوّاً :فَمُرْ هٰذَا النِّصْفَ فَلْيَرْجِعْ إِلى نِصْفِهِ كَما كانَ، فَأَمَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَرَجَعَ.

فَقُلْتُ أَنَا :لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، إِنِّي أَوَّلُ مُؤْمِنٍ بِكَ يا رَسُولَ اللّٰهِ، وَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِأَنَّ الشَّجَرَةَ فَعَلَتْ ما فَعَلَتْ بِأَمْرِ اللّٰهِ تَعالى تَصْدِيقاً بِنُبُوَّتِكَ وَ إِجْلالاً لِكَلِمَتِكَ.

فَقالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ :بَلْ ساحِرٌ كَذّابٌ عَجِيبُ السِّحْرِ خَفِيفٌ فِيهِ، وَ هَلْ يُصَدِّقُكَ فِي أَمْرِكَ إِلَّا مِثْلُ هٰذا؟ (يَعْنُونَنِي .(

وَ إِنِّي لَمِنْ قَوْمٍ لا تَأْخُذُهُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لائِمٍ، سِيماهُمْ سِيمَا الصِّدِّيقِينَ، وَ كَلامُهُمْ كَلامُ الْأَبْرارِ، عُمّارُ اللَّيْلِ وَ مَنارُ النَّهارِ، مُتَمَسِّكُونَ بِحَبْلِ الْقُرْآنِ، يُحْيُونَ سُنَنَ اللّٰهِ وَ سُنَنَ رَسُولِهِ، لا يَسْتَكْبِرُونَ وَ لا يَعْلُونَ، وَ لا يَغُلُّونَ، وَ لا يُفْسِدُونَ، قُلُوبُهُمْ فِي الْجِنانِ، وَ أَجْسادُهُمْ فِي الْعَمَلِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 155:

# خطبہ علی المرتضٰی

## عظمت الٰہی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اُس کا امر فیصلہ کن اور سراپا حکمت ہے اور اس کی رضا مکمل امان اور رحمت ہے۔ وہ اپنے علم سے فیصلہ کرتا ہے اور اپنے علم کی بنا پر معاف کر دیتا ہے۔
پروردگار تیرے لئے ان تمام چیزوں پر حمد ہے جنہیں تو لے لیتا ہے یا عطا کر دیتا ہے اور جن بلاؤں سے نجات دے دیتا ہے یا جن میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ایسی حمد جو تیرے لئے انتہائی پسندیدہ ہو اور محبوب ترین ہو اور بہترین ہو۔
ایسی حمد جو ساری کائنات کو مملوک کر دے اور جہاں تک چاہے پہنچ جائے۔ اور ایسی حمد جس کے سامنے نہ کوئی حاجت ہو اور نہ تیری بارگاہ تک پہنچنے سے قاصر ہو۔
وہ حمد جس کا سلسلہ رک نہ سکے اور جس کی مدت تمام نہ ہو سکے ہم تیری عظمت کی حقیقت سے باخبر نہیں ہیں لیکن یہ جانتے ہیں کہ تو ہمیشہ زندہ ہے اور ہر شے تیرے ارادہ سے قائم ہے۔ تیرے لئے نہ نیند ہے اور نہ اونگھ۔ نہ کوئی نظر تجھ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ کوئی نگاہ تیرا ادراک کر سکتی ہے۔ تو نے تمام نگاہوں کا ادراک کر لیا ہے اور تمام اعمال کو شمار کر لیا ہے۔ ہر ایک کی پیشانی اور قدم سب تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔

## فضائے بسیط، معلق ہوائیں اور زمین و آسمان:

ہم تیری جس خلقت کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور جس قدرت سے تعجب کر رہے ہیں اور جس عظیم سلطنت کی توصیف کر رہے ہیں اس کی حقیقت ہی کیا ہے۔؟ وہ مخلوقات گو ہماری نگاہوں سے غائب ہے اور جہاں تک ہماری نگاہ نہیں پہنچ سکتی ہے اور جس کے قریب جا کر ہماری عقل ٹھہر گئی ہے اور جہاں غیب کے پردے حائل ہو گئے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ عظیم تر ہے۔ لہٰذا جو اپنے دل کو فارغ کر لے اور اپنی فکر کو استعمال کرے تا کہ یہ دریافت کر سکے کہ تو نے اپنے عرش کو کس طرح قائم کیا ہے۔؟ اپنی مخلوقات کو کس طرح ایجاد کیا ہے، فضائے بسیط میں کس طرح آسمانوں کو معلق کیا ہے اور پانی کی موجوں پر کس طرح زمین کا فرش بچھایا ہے تو اس کی نگاہ تھک کر پلٹ آئے گی، عقل مدہوش ہو جائے گی، کان حیران و سراسیمہ ہو جائیں گے اور فکر راستہ گم کر دے گی۔

## بزعم خود رحمت الٰہی کے امیدوار:

بعض افراد کا اپنے زعم ناقص میں یہ دعویٰ ہے کہ وہ رحمت خدا کے امیدوار ہیں حالانکہ خدائے عظیم گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ان کی امید کی جھلک ان کے اعمال میں نظر نہیں آتی ہے جبکہ ہر امیدوار کی امید اس کے اعمال سے واضح ہو جاتی ہے سوائے پروردگار سے لو لگانے کے کہ یہی امید مشکوک ہے اور اسی طرح ہر خوف ثابت ہو جاتا ہے سوائے خوف خدا کے کہ یہی غیر یقینی ہے۔

## انسان کی امیدیں:

انسان اللہ سے بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہے اور بندوں سے چھوٹی امیدیں رکھتا ہے لیکن بندوں کو وہ سارے آداب وحقوق دے دیتا ہے جو پروردگار کو نہیں دیتا ہے۔ تو آخر یہ کیا ہے کہ خدا کے بارے میں اس سلوک سے بھی کوتاہی کی جاتی ہے جو بندوں کے لئے کر دیا جاتا ہے۔ کیا تمہیں کبھی اس بات کا خوف پیدا ہوا ہے کہ کہیں تم اپنی امیدوں میں جھوٹے تو نہیں ہو یا تم اسے محل امید ہی نہیں تصور کرتے ہو۔

## انسان کا خوف:

اسی طرح انسان جب کسی بندہ سے خوفزدہ ہوتا ہے تو اسے وہ سارے حقوق دے دیتا ہے جو پروردگار کو بھی نہیں دیتا ہے گویا بندوں کے خوف کو نقد تصور کرتا ہے اور خوف خدا کو صرف وعدہ اور ٹالنے کی چیز بنا رکھا ہے۔

## بندۂ دنیا:

یہی حال اس شخص کا بھی ہے جس کی نظر میں دنیا عظیم ہوتی ہے اور اس کے دل میں اس کی جگہ بڑی ہوتی ہے تو وہ دنیا کو آخرت پر مقدم کر دیتا ہے۔ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے کو اس کا بندہ بنا دیتا ہے۔

## حیات رسول ﷺ:

یقیناً رسول اکرم ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے اور دنیا کی ذلت اور اس کے عیوب کے لیے بہترین رہنما ہے کہ اس میں ذلت و رسوائی کے مقامات بکثرت پائے جاتے ہیں۔ دیکھو اس دنیا کے اطراف حضور سے سمیٹ لئے گئے اور غیروں کے لئے ہموار کر دیئے گئے آپ کو اس کے منافع سے الگ رکھا گیا اور اس کی آرائشوں سے کنارہ کش کر دیا گیا۔

## سیرت موسیٰ علیہ السلام:

اور اگر آپ کے علاوہ دوسری مثال چاہتے ہو تو وہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی مثال ہے۔ جنہوں نے خدا کی بارگاہ میں گزارش کی کہ پروردگار میں تیری طرف نازل ہونے والی خیر کا محتاج ہوں، لیکن خدا گواہ ہے کہ انہوں نے ایک لقمہ نان کے

علاوہ کوئی سوال نہیں کیا۔ وہ زمین کی سبزی کھالیا کرتے تھے اور اسی لئے ان کے شکم کی نرم و نازک کھال سے زبدی کا رنگ نظر آیا کرتا تھا کہ وہ انتہائی لاغر ہو گئے تھے اور ان کا گوشت گل گیا تھا۔

## حیات حضرت داؤد علیہ السلام:

تیسری مثال جناب داؤد کی ہے جو صاحب زبور اور قاری اہل جنت تھے۔ مگر وہ اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتوں سے ٹوکریاں بنایا کرتے تھے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے کہ کون ایسا ہے جو مجھے ان کی فروخت کرنے میں مدد دے اور پھر انہیں بیچ کر جو کی روٹیاں کھالیا کرتے تھے۔

## حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

اس کے بعد چاہو تو میں عیسیٰ بن مریم کی زندگی کا حال بیان کروں۔ جو پتھر پر تکیہ کرتے تھے۔ کھردرا لباس پہنتے تھے اور معمولی غذا پر گذارا کیا کرتے تھے۔ ان کے کھانے میں سالن کی جگہ بھوک تھی اور رات میں چراغ کے بدلے چاند کی روشنی تھی۔ سردی میں سایہ کے بدلے مشرق و مغرب کا آسمانی سائبان تھا۔ ان کے میوے اور پھول وہ نباتات تھے جو جانوروں کے کام آتے ہیں ان کے پاس کوئی زوجہ نہ تھی جو انہیں مشغول کر لیتی اور نہ کوئی اولاد تھی جس کا رنج و غم ہوتا اور نہ کوئی مال تھا جو اپنی طرف متوجہ کر لیتا اور نہ کوئی طمع تھی جو ذلت کا شکار بنا دیتی۔ ان کے پیر ان کی سواری تھے اور ان کے ہاتھ ان کے خادم۔

## اتباع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم:

تم لوگ اپنے طیب و طاہر پیغمبر کا اتباع کرو کہ ان کی زندگی میں پیروی کرنے والے کے لئے بہترین نمونہ اور صبر و سکون کے طلبگاروں کے لیے بہترین سامان صبر و سکون ہے۔ اللہ کی نظر میں محبوب ترین بندہ وہ ہے جو اس کے پیغمبر کا اتباع کرے اور ان کے نقش قدم پر قدم آگے بڑھائے۔ انہوں نے دنیا سے صرف مختصر غذا حاصل کی اور اسے نظر بھر کر دیکھا بھی نہیں۔ ساری دنیا میں سب سے زیادہ خالی شکم اور شکم تہی میں بسر کرنے والے وہی تھے ان کے سامنے دنیا پیش کی گئی تو اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یہ دیکھ لیا کہ پروردگار اسے پسند نہیں کرتا ہے تو خود بھی ناپسند کیا اور خدا حقیر سمجھتا ہے تو خود بھی حقیر سمجھا اور اس نے چھوٹا بنا دیا ہے تو خود بھی چھوٹا ہی قرار دیا۔ اور اگر ہم میں اس کے علاوہ کوئی عیب نہ ہوتا کہ ہم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبغوض کو محبوب سمجھنے لگے ہیں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں صغیر و حقیر کو عظیم سمجھنے لگے ہیں تو یہی عیب خدا کی مخالفت اور اس کے حکم سے انحراف کے لئے کافی تھا۔ دیکھو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ زمین پر بیٹھ کر کھاتے تھے۔ غلاموں کے انداز سے بیٹھتے تھے اپنے ہاتھ سے اپنی جوتیاں ٹانکتے تھے۔ اپنے دست مبارک سے اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے۔ بغیر چار جامہ کے سواری پر سوار ہوتے تھے اور کسی نہ کسی کو ساتھ بٹھا بھی لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اپنے مکان کے دروازہ پر ایسا پردہ دیکھ لیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں تو ایک زوجہ سے فرمایا کہ خبردار اسے ہٹاؤ۔ میں اس کی طرف دیکھوں گا تو دنیا اور اس کی آرائش یاد آئے گی۔ آپ نے دنیا سے دل سے کنارہ کشی فرمائی اور اس کی یاد کو اپنے دل سے محو کر دیا اور یہ چاہا کہ اس کی زینت

نگاہوں سے دور رہے تا کہ نہ بہترین لباس بنائیں اور نہ اسے اپنے دل میں جگہ دیں اور نہ اس دنیا میں کسی مقام کی آرزو کریں۔ آپ نے دنیا کو نفس سے نکال دیا اور دل سے دور کر دیا اور نگاہوں سے بھی غائب کر دیا اور یہی ہر انسان کا اصول ہے کہ جس چیز کو ناپسند کرتا ہے اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور اس کے ذکر کو بھی ناپسند کرتا ہے۔

یقیناً رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں وہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں جو دنیا کے عیوب اور اس کی خرابیوں کی نشاندہی کر سکتی ہیں کہ آپ نے اپنے گھر والوں سمیت بھوکا رہنا گوارا کیا ہے اور خدا کی بارگاہ میں انتہائی تقرب کے باوجود دنیا کی زینتوں کو آپ سے الگ رکھا گیا ہے۔

## عزت پیغمبر عند اللہ:

اب ہر انسان کو نگاہ عقل سے دیکھنا چاہئے اور یہ سوچنا چاہئے کہ اس صورت حال اور اس طرح کی زندگی سے پروردگار نے اپنے پیغمبر کو عزت دی ہے یا انہیں ذلیل بنایا ہے۔ اگر کسی کا خیال یہ ہے کہ ذلیل بنایا ہے تو وہ جھوٹا اور افترا پرداز ہے اور اگر احساس یہ ہے کہ عزت دی ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اگر اللہ نے اس کے لئے دنیا کو فرش کر دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ذلیل بنا دیا ہے کہ اپنے قریب ترین بندہ سے اسے دور رکھا تھا۔

## دنیا سے بھوکے گئے:

اب ہر شخص کو رسول اکرم ﷺ کا اتباع کرنا چاہئے۔ ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اور ان کی منزل پر قدم رکھنا چاہئے ورنہ ہلاکت سے محفوظ نہ رہ سکے گا۔ پروردگار نے پیغمبر اسلام کو قرب قیامت کی علامت، جنت کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنایا ہے۔ وہ دنیا سے بھوکے چلے گئے لیکن آخرت میں سلامتی کے ساتھ وارد ہوئے۔ انہوں نے تعمیر کے لئے پتھر پر پتھر نہیں رکھا اور دنیا سے رخصت ہو گئے اور اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہہ دی۔ پروردگار کا کتنا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان کا جیسا رہنما عطا فرمایا ہے جس کا اتباع کیا جائے اور قائد دیا ہے جس کے نقش قدم پر قدم جمائے جائیں۔

## قمیض علی:

خدا کی قسم میں نے اس قمیض میں اتنے پیوند لگوائے ہیں کہ اب رفو گر کو دیتے ہوئے شرم آنے لگی ہے۔ مجھ سے ایک شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ اسے پھینک کیوں نہیں دیتے تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ مجھ سے دور ہو جا۔ صبح ہونے کے بعد قوم کو رات میں سفر کرنے کی قدر ہوتی ہے۔''

## وسعت گھر:

تم دنیا میں اس گھر کی وسعت کو کیا کرو گے؟ درآں حالیکہ آخرت میں تم گھر کی وسعت کے زیادہ محتاج ہو کہ جہاں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ تم آخرت میں بھی وسیع گھر چاہتے ہو تو اس میں مہمانوں کی مہمان نوازی قریبیوں سے اچھا

برتاؤ اور موقع و محل کے مطابق حقوق کی ادائیگی کرو اگر ایسا کیا تو اس کے ذریعے آخرت کی کامرانیوں کو پا لو گے۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 156:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اُوصِيكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَ كَثْرَةِ حَمْدِهِ عَلَى آلَائِهِ إِلَيْكُمْ، وَ نَعْمائِهِ عَلَيْكُمْ وَ بَلائِهِ لَدَيْكُمْ، فَكَمْ خَصَّكُمْ بِنِعْمَةٍ، وَ تَدارَكَكُمْ بِرَحْمَةٍ، اَعْوَرْتُمْ لَهُ فَسَتَرَكُمْ وَ تَعَرَّضْتُمْ لِاَخْذِهِ فَاَمْهَلَكُمْ.

وَ اُوصِيكُمْ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَإِقْلالِ الْغَفْلَةِ عَنْهُ، وَ كَيْفَ غَفْلَتُكُمْ عَمّا لَيْسَ يُغْفِلُكُمْ، وَ طَمَعُكُمْ فِيمَنْ لَيْسَ يُمْهِلُكُمْ؟!

فَكَفَى واعِظا بِمَوْتَى عايَنْتُمُوهُمْ، حُمِلُوا إلى قُبُورِهِمْ غَيْرَ راكِبينَ، وَ اُنْزِلُوا فِيها غَيْرَ نازِلِينَ، كَاَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا لِلدُّنْيا عُمّارا، وَ كَاَنَّ الْآخِرَةَ لَمْ تَزَلْ لَهُمْ دارا، اَوْحَشُوا ما كانُوا يُوطِنُونَ، وَ اَوْطَنُوا ما كانُوا يُوحِشُونَ، وَاشْتَغَلُوا بِما فارَقُوا، وَ اَضاعُوا ما إِلَيْهِ انْتَقَلُوا، لا عَنْ قَبِيحٍ يَسْتَطِيعُونَ انْتِقالاً، وَ لا فِي حَسَنٍ يَسْتَطِيعُونَ ازْدِيادا، اَنِسُوا بِالدُّنْيا فَغَرَّتْهُمْ، وَ وَثِقُوا بِها فَصَرَعَتْهُمْ.

فَسابِقُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ إلى مَنازِلِكُمُ الَّتِي اُمِرْتُمْ اَنْ تَعْمُرُوها، وَالَّتِي رَغِبْتُمْ فِيها، وَ دُعِيتُمْ إِلَيْها، وَاسْتَتِمُّوا نِعَمَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ عَلى طاعَتِهِ، وَالْمُجانَبَةِ لِمَعْصِيَتِهِ، فَإِنَّ غَدا مِنَ الْيَوْمِ قَرِيبٌ، ما اَسْرَعَ السّاعاتِ فِي الْيَوْمِ، وَ اَسْرَعَ الْاَيّامَ فِي الشَّهْرِ، وَ اَسْرَعَ الشُّهُورَ فِي السَّنَةِ، وَ اَسْرَعَ السِّنِينَ فِي الْعُمْرِ!

☆☆☆

## خطبہ نمبر 156:

# وعظ و نصیحت کے امور

### پردہ پوشی کرنے والا:

لوگو! تمہیں تقوائے خدا' اور اس کی نعمتوں کی فراوانی پر حمد و شکر کی نصیحت کرتا ہوں۔ کتنی ایسی نعمتیں ہیں جن سے تمہیں خاص کیا اور اپنی رحمتوں سے تمہیں نوازا۔ تم نے کھلی بے شرمی کی مگر اس نے پردہ پوشی کی' اس کی زد اور گرفت میں آئے مگر اس نے مہلت دی۔

### موت و قبر کی وحشت:

دیکھو! موت کی یاد، اس سے غفلت کی کمی کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور تم ایسی چیز سے غفلت و حرص کر بھی کیسے سکتے ہو کہ وہ تمہیں مہلت نہ دے گی؟ تمہارے لیے تو وہ چشم دید مرنے والے ہی مکمل ناصح ہیں یہ لوگ سواری کے بغیر قبروں میں لاد کر پہنچائے گئے اور اُترے بغیر اُن قبروں میں اتارے گئے (نہ وہ کاندھوں پر سوار ہونے پر راضی تھے نہ قبروں میں خوشی سے اُترے ہوں گے) پھر تو ایسے ہو گئے جیسے دنیا میں کوئی تعمیر ہی نہ کی تھی۔ اور آخرت ہمیشہ سے ان کا گھر تھی' وہ جس میں رہتے ہیں اس سے گھبراتے تھے۔ اور اب جس سے وحشت تھی اسی کو گھر بنایا ہے جسے چھوڑا ہے اس میں الجھے ہوئے تھے' اور جہاں منتقل ہو کر گئے اسے مہمل سمجھا تھا' اب نہ برائی سے منتقل ہونے کا اختیار ہے نہ کسی اچھائی میں زیادتی کر سکتے ہیں۔ دنیا سے مانوس ہو گئے تھے اس نے انہیں فریب دیا اور اس پر اعتماد کیا تھا اس نے چت کر دیا۔

### نیکی کی رغبت اور برائیوں سے کنارہ کشی:

خدا تم پر رحم کرے! ان منزلوں کے لیے دوڑو' جسے آباد کرنے کا حکم دیا گیا ہے' اور جس وقت کی مائل اور پکارے گئے ہو۔ اور اپنی نعمتوں کی اطاعت خدا (جو حقیقی شکر ہے) کر کے اور گناہوں سے بچ کر مکمل کرالو' کیونکہ کل کا دن آج سے زیادہ قریب ہے کہ آج کی گھڑیاں کتنی تیز رفتار ہیں اور عمر کے سال کس قدر رتند رو ہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 157:

### وَ مِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَاللّٰهُ مُسْتَأْدِيكُمْ شُكْرَهُ، وَمُوَرِّثُكُمْ أَمْرَهُ، وَمُمْهِلُكُمْ فِي مِضْمَارٍ مَحْدُودٍ لِتَتَنَازَعُوا سَبَقَهُ،

فَشُدُّوا عُقَدَ الْمَآزِرِ، وَاطْوُوا فُضُولَ الْخَوَاصِرِ، لَاتَجْتَمِعُ عَزِيمَةٌ وَ وَلِيمَةٌ، مَا أَنْقَضَ النَّوْمَ لِعَزَائِمِ الْيَوْمِ، وَأَمْحَى الظُّلَمَ لِتَذَاكِيرِ الْهِمَمِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 157:

# عدل وانصاف کو جھٹلانے والوں کا انجام

خدایا تیرے بندوں میں سے جو بندہ ہماری ان باتوں کو سنے کہ جو عدل کے تقاضوں سے ہمنوا اور ظلم و جور سے الگ ہیں جو دین و دنیا کی اصلاح کرنے والی شرانگیزی سے دور ہیں اور سننے کے بعد پھر بھی اُنہیں ماننے سے انکار کر دے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ تیری نصرت سے منہ موڑنے والا اور تیرے دین کو ترقی دینے سے کوتاہی کرنے والا ہے اے گواہوں میں سب سے بڑے گواہ! ہم تجھے اور اُن سب کو جنہیں تو نے آسمانوں اور زمینوں میں بسایا ہے اُس شخص کے خلاف گواہ کرتے ہیں پھر اس کے بعد تو ہی اس نصرت وامداد سے بے نیاز کرنے والا اور اس کے گناہ کا اس سے مواخذہ کرنے والا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 158:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

أَحْمَدُهُ شُكْرًا لِإِنْعَامِهِ، وَأَسْتَعِينُهُ عَلَى وَظَائِفِ حُقُوقِهِ، عَزِيزَ الْجُنْدِ، عَظِيمَ الْمَجْدِ، الثناعلى النبى وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، دَعَا إِلَى طَاعَتِهِ وَ قَاهَرَ أَعْدَاءَهُ جِهَادًا عَنْ دِينِهِ، لَا يَثْنِيهِ عَنْ ذَلِكَ اجْتِمَاعٌ عَلَى تَكْذِيبِهِ وَالْتِمَاسٌ لِإِطْفَاءِ نُورِهِ.

فَاعْتَصِمُوا بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّ لَهَا حَبْلًا وَثِيقًا عُرْوَتُهُ وَ مَعْقِلًا مَنِيعًا ذِرْوَتُهُ.

وَ بَادِرُوا الْمَوْتَ وَ غَمَرَاتِهِ وَامْهَدُوا لَهُ قَبْلَ حُلُولِهِ وَ أَعِدُّوا لَهُ قَبْلَ نُزُولِهِ فَإِنَّ الْغَايَةَ الْقِيَامَةُ، وَ كَفَى بِذَلِكَ وَاعِظًا لِمَنْ عَقَلَ، وَ مُعْتَبَرًا لِمَنْ جَهِلَ، وَ قَبْلَ بُلُوغِ الْغَايَةِ مَا تَعْلَمُونَ مِنْ ضِيقِ الْأَرْمَاسِ، وَ شِدَّةِ الْإِبْلَاسِ وَ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ، وَرَوْعَاتِ الْفَزَعِ وَاخْتِلَافِ الْأَضْلَاعِ وَ اسْتِكَاكِ الْأَسْمَاعِ وَ ظُلْمَةِ اللَّحْدِ، وَ خِيفَةِ الْوَعْدِ وَ غَمِّ الضَّرِيحِ، وَ رَدْمِ الصَّفِيحِ.

فَاللَّهَ اللَّهَ عِبَادَ اللَّهِ، فَإِنَّ الدُّنْيَا مَاضِيَةٌ بِكُمْ عَلَى سَنَنٍ، وَ أَنْتُمْ وَالسَّاعَةُ فِي قَرَنٍ، وَ كَأَنَّهَا قَدْ جَاءَتْ بِأَشْرَاطِهَا، وَ أَزِفَتْ بِأَفْرَاطِهَا، وَ وَقَفَتْ بِكُمْ عَلَى صِرَاطِهَا، وَ كَأَنَّهَا قَدْ أَشْرَفَتْ بِزَلَازِلِهَا، وَ أَنَاخَتْ بِكَلَاكِلِهَا، وَانْصَرَفَتِ الدُّنْيَا بِأَهْلِهَا، وَ أَخْرَجَتْهُمْ مِنْ حِضْنِهَا، فَكَانَتْ كَيَوْمٍ مَضَى، وَ

شَهْرٍ انْقَضَى، وَ صَارَ جَدِيدُهَا رَثّاً، وَ سَمِينُهَا غَثّاً، فِي مَوْقِفٍ ضَنْكِ الْمَقَامِ، وَ أُمُورٍ مُشْتَبِهَةٍ عِظَامٍ، وَ نَارٍ شَدِيدٍ كَلَبُهَا، عَالٍ لَجَبُهَا، سَاطِعٍ لَهَبُهَا، مُتَغَيِّظٍ زَفِيرُهَا، مُتَأَجِّجٍ سَعِيرُهَا، بَعِيدٍ خُمُودُهَا، ذَاكٍ وُقُودُهَا، مَخُوفٍ وَعِيدُهَا، عَمٍ قَرَارُهَا، مُظْلِمَةٍ أَقْطَارُهَا، حَامِيَةٍ قُدُورُهَا، فَظِيعَةٍ أُمُورُهَا وَ سِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَراً، قَدْ أُمِنَ الْعَذَابُ، وَ انْقَطَعَ الْعِتَابُ، وَ زُحْزِحُوا عَنِ النَّارِ، وَ اطْمَأَنَّتْ بِهِمُ الدَّارُ، وَ رَضُوا الْمَثْوَى وَ الْقَرَارَ، الَّذِينَ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا زَاكِيَةً، وَ أَعْيُنُهُمْ بَاكِيَةً، وَ كَانَ لَيْلُهُمْ فِي دُنْيَاهُمْ نَهَاراً تَخَشُّعاً وَ اسْتِغْفَاراً، وَ كَانَ نَهَارُهُمْ لَيْلاً تَوَحُّشاً وَ انْقِطَاعاً، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُمُ الْجَنَّةَ مَآباً، وَ الْجَزَاءَ ثَوَاباً، وَ كَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَ أَهْلَهَا، فِي مُلْكٍ دَائِمٍ، وَ نَعِيمٍ قَائِمٍ.

فَارْعَوْا عِبَادَ اللَّهِ مَا بِرِعَايَتِهِ يَفُوزُ فَائِزُكُمْ، وَ بِإِضَاعَتِهِ يَخْسَرُ مُبْطِلُكُمْ، وَ بَادِرُوا آجَالَكُمْ بِأَعْمَالِكُمْ، فَإِنَّكُمْ مُرْتَهَنُونَ بِمَا أَسْلَفْتُمْ، وَ مَدِينُونَ بِمَا قَدَّمْتُمْ وَ كَأَنْ قَدْ نَزَلَ بِكُمُ الْمَخُوفُ فَلَا رَجْعَةً تَنَالُونَ، وَ لَا عَثْرَةً تُقَالُونَ.

اسْتَعْمَلَنَا اللَّهُ وَ إِيَّاكُمْ بِطَاعَتِهِ وَ طَاعَةِ رَسُولِهِ، وَ عَفَا عَنَّا وَ عَنْكُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ.

الْزَمُوا الْأَرْضَ، وَ اصْبِرُوا عَلَى الْبَلَاءِ، وَ لَا تُحَرِّكُوا بِأَيْدِيكُمْ وَ سُيُوفِكُمْ فِي هَوَى أَلْسِنَتِكُمْ، وَ لَا تَسْتَعْجِلُوا بِمَا لَمْ يُعَجِّلْهُ اللَّهُ لَكُمْ، فَإِنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ عَلَى فِرَاشِهِ وَ هُوَ عَلَى مَعْرِفَةِ حَقِّ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ حَقِّ رَسُولِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ مَاتَ شَهِيداً، وَ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَ اسْتَوْجَبَ ثَوَابَ مَا نَوَى مِنْ صَالِحِ عَمَلِهِ، وَ قَامَتِ النِّيَّةُ مَقَامَ إِصْلَاتِهِ لِسَيْفِهِ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مُدَّةً وَ أَجَلاً

☆☆☆

## خطبہ نمبر 158:

# فقر کی دولت

### دولت عزت:

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس حالت میں رکھا کہ نہ مردہ ہوں نہ بیمار، نہ میری رگوں پر برص کے جراثیم کا حملہ ہوا ہے۔ نہ برے اعمال کے نتائج میں گرفتار ہوں نہ بے اولاد ہوں' نہ دین سے برگشتہ نہ اپنے پروردگار کا منکر ہوں میں اس کا بے اختیار بندہ اور اپنے نفس پر ستم راں ہوں اے اللہ تیری حجت مجھ پر تمام ہو چکی ہے اور میرے لیے اب عذر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ خدایا! مجھ میں کسی چیز کے حاصل کرنے کی قوت نہیں سوا اس کے کہ جو تو مجھے عطا کر دے اور

کسی چیز سے بچنے کی سکت نہیں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں کہ تیری ثروت کے باوجود فقیر و تہی دست رہوں یا تیری رہنمائی کے ہوتے ہوئے بھٹک جاؤں یا تیری سلطنت میں رہتے ہوئے ستایا جاؤں یا ذلیل کیا جاؤں جبکہ تمام اختیارات تجھے حاصل ہیں۔ خدایا! میری ان نفیس چیزوں میں جنہیں تو چھین لے گا۔ میری روح کو اولیت کا درجہ عطا کر اور مجھے سونپی ہوئی ان امانتوں میں جنہیں تو پلٹا لے گا اسے پہلی امانت قرار دے۔

## نفسانی خواہشات کی برائی:

اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ کے طلب گار ہیں۔ اس بات سے کہ تیرے ارشاد سے منہ موڑیں یا ایسے فتنوں میں پڑ جائیں کہ تیرے دین سے پھر جائیں یا تیری طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو قبول کرنے کے بجائے نفسانی خواہشیں ہمیں برائی کی طرف لے جائیں۔

## توشۂ آخرت و دنیا:

اے لوگو! یہ دنیا گزرگاہ ہے اور آخرت جائے قرار اس راہ گذر سے اپنی منزل کے لیے توشہ اٹھا لو جس کے سامنے تمہارا کوئی بھید چھپا نہیں اپنے پردے چاک نہ کرو قبل اس کے کہ تمہارے جسم دنیا سے الگ کر دیئے جائیں۔ اپنے دل اس سے ہٹا لو۔ اس دنیا میں تمہیں جانچا جا رہا ہے لیکن تمہیں پیدا دوسری جگہ کے لیے کیا گیا ہے جب کوئی انسان مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کیا چھوڑ گیا ہے؟ اور فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کے لیے کیا سروسامان کیا ہے خدا تمہارا بھلا کرے کچھ آگے کے لیے بھی بھیجو کہ وہ تمہارے لیے ایک طرح سے (اللہ کے ذمہ) قرضہ ہوگا۔ سب کا سب پیچھے نہ چھوڑ جاؤ کہ وہ تمہارے لیے بوجھ ہوگا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 159:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ اَسْتَعِينُهُ عَلٰى مَدَاحِرِ الشَّيْطَانِ وَ مَزَاجِرِهِ، وَالاعْتِصَامِ مِنْ حَبَآئِلِهِ وَ مَخَاتِلِهِ، وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ نَجِيبُهٗ وَ صَفْوَتُهٗ. لَا يُؤَازٰى فَضْلُهٗ، وَ لَا يُجْبَرُ فَقْدُهٗ، اَضَآءَتْ بِهِ الْبِلَادُ بَعْدَ الضَّلَالَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَالْجَهَالَةِ الْغَالِبَةِ، وَالْجَفْوَةِ الْجَافِيَةِ، وَالنَّاسُ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْمَ، وَ يَسْتَذِلُّوْنَ الْحَكِيْمَ، يَحْيَوْنَ عَلٰى فَتْرَةٍ وَ يَمُوْتُوْنَ عَلٰى كَفْرَةٍ.

ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ اَغْرَاضُ بَلَايَا قَدِ اقْتَرَبَتْ فَاتَّقُوْا سَكَرَاتِ النِّعْمَةِ، وَاحْذَرُوْا بَوَآئِقَ النِّقْمَةِ، وَ تَثَبَّتُوْا فِى قَتَامِ الْعِشْوَةِ وَاعْوِجَاجِ الْفِتْنَةِ، عِنْدَ طُلُوْعِ جَنِيْنِهَا، وَ ظُهُوْرِ كَمِيْنِهَا،

وَانْتِصَابِ قُطْبِهَا، وَ مَدَارِ رَحَاهَا تَبْدَأُ فِي مَدَارِجَ خَفِيَّةٍ، وَ تَؤُولُ إِلَى فَظَاعَةٍ جَلِيَّةٍ، شِبَابُهَا كَشِبَابِ الْغُلامِ، وَ آثَارُهَا كَآثَارِ السِّلامِ.

تَتَوَارَثُهَا الظَّلَمَةُ بِالْعُهُودِ، اَوَّلُهُمْ قَائِدٌ لِآخِرِهِمْ، وَ آخِرُهُمْ مُقْتَدٍ بِاَوَّلِهِمْ، يَتَنَافَسُونَ فِي دُنْيَا دَنِيَّةٍ، وَ يَتَكَالَبُونَ عَلَى جِيفَةٍ مُرِيحَةٍ، وَ عَنْ قَلِيلٍ يَتَبَرَّأُ التَّابِعُ مِنَ الْمَتْبُوعِ، وَالْقَائِدُ مِنَ الْمَقُودِ، فَيَتَزَايَلُونَ بِالْبَغْضَاءِ، وَ يَتَلاعَنُونَ عِنْدَ اللِّقَاءِ.

ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ طَالِعُ الْفِتْنَةِ الرَّجُوفِ، وَالْقَاصِمَةِ الزَّحُوفِ، فَتَزِيغُ قُلُوبٌ بَعْدَ اسْتِقَامَةٍ، وَ تَضِلُّ رِجَالٌ بَعْدَ سَلامَةٍ، وَ تَخْتَلِفُ الْاَهْوَاءُ عِنْدَ هُجُومِهَا، وَ تَلْتَبِسُ الْآرَاءُ عِنْدَ نُجُومِهَا، مَنْ اَشْرَفَ لَهَا قَصَمَتْهُ، وَ مَنْ سَعَى فِيهَا حَطَمَتْهُ، يَتَكَادَمُونَ فِيهَا تَكَادُمَ الْحُمُرِ فِي الْعَانَةِ، قَدِ اضْطَرَبَ مَعْقُودُ الْحَبْلِ، وَ عَمِيَ وَجْهُ الْاَمْرِ، تَغِيضُ فِيهَا الْحِكْمَةُ، وَ تَنْطِقُ فِيهَا الظَّلَمَةُ، وَ تَدُقُّ اَهْلَ الْبَدْوِ بِمِسْحَلِهَا، وَ تَرُضُّهُمْ بِكَلْكَلِهَا، يَضِيعُ فِي غُبَارِهَا الْوُحْدَانُ، وَ يَهْلِكُ فِي طَرِيقِهَا الرُّكْبَانُ، تَرِدُ بِمُرِّ الْقَضَاءِ، وَ تَحْلُبُ عَبِيطَ الدِّمَاءِ، وَ تَثْلِمُ مَنَارَ الدِّينِ، وَ تَنْقُضُ عَقْدَ الْيَقِينِ، يَهْرُبُ مِنْهَا الْاَكْيَاسُ، وَ يُدَبِّرُهَا الْاَرْجَاسُ، مِرْعَادٌ مِبْرَاقٌ، كَاشِفَةٌ عَنْ سَاقٍ، تُقْطَعُ فِيهَا الْاَرْحَامُ وَ يُفَارَقُ عَلَيْهَا الْإِسْلامُ، بَرِيُّهَا سَقِيمٌ، وَ ظَاعِنُهَا مُقِيمٌ.

## مِنْهَا:

بَيْنَ قَتِيلٍ مَطْلُولٍ، وَ خَائِفٍ مُسْتَجِيرٍ، يَخْتِلُونَ بِعَقْدِ الْاَيْمَانِ وَ بِغُرُورِ الْإِيمَانِ، فَلا تَكُونُوا اَنْصَابَ الْفِتَنِ وَ اَعْلامَ الْبِدَعِ، وَالْزَمُوا مَا عُقِدَ عَلَيْهِ حَبْلُ الْجَمَاعَةِ، وَ بُنِيَتْ عَلَيْهِ اَرْكَانُ الطَّاعَةِ، وَاقْدَمُوا عَلَى اللّٰهِ مَظْلُومِينَ، وَ لا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ ظَالِمِينَ، وَاتَّقُوا مَدَارِجَ الشَّيْطَانِ، وَ مَهَابِطَ الْعُدْوَانِ، وَ لا تُدْخِلُوا بُطُونَكُمْ لُعَقَ الْحَرَامِ، فَإِنَّكُمْ بِعَيْنِ مَنْ حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَعْصِيَةَ، وَ سَهَّلَ لَكُمْ سَبِيلَ الطَّاعَةِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 159:
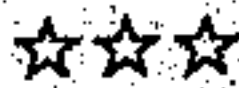
# بڑے بڑے فتنے

## مدد خدا سے شیاطین کو بھگانا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور اس کی مدد چاہتا ہوں ان چیزوں کے لئے جو شیاطین کو ہنکا سکیں، بھگا سکیں اور اس کے پھندوں اور ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھ سکیں۔

## منتخب و مصطفیٰ ﷺ:

میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور حضرت محمد اس کے بندہ اور رسول۔ اس کے منتخب اور مصطفیٰ ہیں ان کے فضل کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے اور ان کے فقدان کی کوئی تلافی نہیں ہے۔ ان کی وجہ سے تمام شہر ضلالت کی تاریکی، جہالت کے غلبہ اور بدسرشتی اور بداخلاقی کی شدت کے بعد جب لوگ حرام کو حلال بنائے ہوئے تھے اور صاحبان حکمت کو ذلیل سمجھ رہے تھے۔ رسولوں سے خالی دور میں زندگی گذار رہے تھے اور کفر کی حالت میں مر رہے تھے۔ منور اور روشن ہو گئے۔

## فتنوں سے آگاہی:

اس کے بعد تم اے گروہ عرب ان بلاؤں کے نشانہ پر ہو جو قریب آ چکی ہیں لہٰذا نعمتوں کی مدہوشیوں سے بچو اور ہلاک کرنے والے عذاب سے ہوشیار رہو۔ اندھیروں کے دھندلکوں میں قدم جمائے رہو اور فتنوں کی کجروی سے ہوشیار رہو جس وقت ان کا پوشیدہ خدشہ سامنے آ رہا ہو اور مخفی اندیشہ ظاہر ہو رہا ہو اور کھونٹا مضبوط ہو رہا ہو۔ یہ فتنے ابتدا میں مخفی راستوں سے شروع ہوتے ہیں اور آخر میں واضح مصائب تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان کا آغاز بچوں کے آغاز جیسا ہوتا ہے لیکن ان کے آثار نقش کالحجر جیسے ہوتے ہیں۔ دنیا کے ظالم باہمی عہد و پیمان کے ذریعہ ان کے وارث بنتے ہیں۔ اول آخر کا قائد ہوتا ہے اور آخر اول کا مقتدی۔ حقیر دنیا کے لئے ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں اور بدبودار مردہ پر آپس میں جنگ کرتے ہیں۔ جب کہ عنقریب مرید اپنے پیر اور پیر اپنے مرید سے برأت کرے گا اور بغض و عداوت کے ساتھ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے اور حملہ آور ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے دل استقامت کے بعد کجی کا شکار ہو جائیں گے اور بہت سے لوگ سلامتی کے بعد بہک جائیں گے۔ اس کے ہجوم کے وقت خواہشات میں ٹکراؤ ہوگا اور اس کے ظہور کے ہنگام افکار مشتبہ ہو جائیں گے۔ جو ادھر سر اٹھا کر دیکھے گا اس کی کمر توڑ دیں گے اور جو اس میں دوڑ دھوپ کرے گا اسے تباہ کر دیں گے۔ لوگ

یوں ایک دوسرے کو کاٹنے دوڑیں گے جس طرح بھیڑ کے اندر گدھے۔ خدائی رسی کے بل کھل جائیں گے اور حقائق کے راستے مشتبہ ہو جائیں گے۔ حکمت کا چشمہ خشک ہو جائے گا اور ظالم بولنے لگیں گے۔ دیہاتیوں کو ہتھوڑوں سے کوٹ دیا جائے گا اور اپنے سینہ سے دبا کر کچل دیا جائے گا۔ اکیلے اکیلے افراد اس کے غبار میں گم ہو جائیں گے اور اس کے راستہ میں سوار ہلاک ہو جائیں گے۔

## قضائے الٰہی کی تلخی:

یہ فتنے قضا الٰہی کی تلخی کے ساتھ وارد ہوں گے اور دودھ کے بدلے تازہ خون نکالیں گے۔ دین کے منارے (علماء) ہلاک ہو جائیں گے اور یقین کی گرہیں ٹوٹ جائیں گی۔ صاحبان ہوش ان سے بھاگنے لگیں گے اور خبیث النفس افراد اس کے مدار الہام ہو جائیں گے۔ یہ فتنے گرجنے والے چمکنے والے اور سراپا تیار ہوں گے۔ ان میں رشتہ داروں سے تعلقات توڑ لئے جائیں گے اور اسلام سے جدائی اختیار کر لی جائے گی۔ اس سے الگ رہنے والے بھی مریض ہوں گے اور کوچ کر جانے والے بھی گویا مقیم ہی ہوں گے۔

## اہل ایمان کا خون بہا:

اہل ایمان میں ایسے مقتول ہوں گے جن کا خون بہا تک نہ لیا جا سکے گا اور بعض ایسے خوفزدہ ہوں گے کہ پناہ کی تلاش میں ہوں گے۔ انہیں پختہ قسموں اور ایمان کی فریب کاریوں میں مبتلا کیا جائے گا لہٰذا خبردار تم فتنوں کا نشانہ اور بدعتوں کا نشان مت بننا اور اسی راستہ کو پکڑے رہنا جس پر ایمانی جماعت قائم ہے اور جس پر اطاعت کے ارکان قائم کئے گئے ہیں۔ خدا کی بارگاہ میں مظلوم بن کر جاؤ۔ خبردار ظالم بن کر مت جانا۔ شیطان کے راستوں اور ظلم کے مرکزوں سے محفوظ رہو اور اپنے شکم میں لقمہ حرام کو داخل مت کرو کہ تم اس کی نگاہ کے سامنے ہو جس نے تم پر معصیت کو حرام کیا ہے اور تمہارے لئے اطاعت کے راستوں کو آسان کر دیا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 160:

### و من خطبة له في صفات الله جل جلاله و صفات ائمة الدين

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الدَّالِّ عَلٰى وُجُوْدِهٖ بِخَلْقِهٖ، وَ بِمُحْدَثِ خَلْقِهٖ عَلٰى اَزَلِيَّتِهٖ، وَ بِاشْتِبَاهِهِمْ عَلٰى اَنْ لَا شَبَهَ لَهٗ، لَا تَسْتَلِمُهُ الْمَشَاعِرُ، وَ لَا تَحْجُبُهُ السَّوَاتِرُ، لِافْتِرَاقِ الصَّانِعِ وَ الْمَصْنُوْعِ، وَ الْحَادِّ وَ الْمَحْدُوْدِ، وَ الرَّبِّ وَ الْمَرْبُوْبِ، الْاَحَدِ لَا بِتَاْوِيْلِ عَدَدٍ، وَ الْخَالِقِ لَا بِمَعْنٰى حَرَكَةٍ وَ نَصَبٍ، وَ السَّمِيْعِ لَا بِاَدَاةٍ، وَ الْبَصِيْرِ لَا بِتَفْرِيْقِ اٰلَةٍ، وَ الشَّاهِدِ لَا بِمُمَاسَّةٍ، وَ الْبَائِنِ لَا بِتَرَاخِيْ مَسَافَةٍ،

وَالظَّاهِرِ لا بِرُؤْيَةٍ، وَالْبَاطِنِ لا بِلَطَافَةٍ، بَانَ مِنَ الْاَشْيَا بِالْقَهْرِ لَهَا وَالْقُدْرَةِ عَلَيْهَا، وَ بَانَتِ الْاَشْيَآ مِنْهُ بِالْخُضُوعِ لَهُ وَالرُّجُوعِ إِلَيْهِ، مَنْ وَصَفَهُ فَقَدْ حَدَّهُ، وَ مَنْ حَدَّهُ فَقَدْ عَدَّهُ، وَ مَنْ عَدَّهُ فَقَدْ اَبْطَلَ اَزَلَهُ، وَ مَنْ قَالَ : كَيْفَ؟ فَقَدِ اسْتَوْصَفَهُ، وَ مَنْ قَالَ : اَيْنَ؟ فَقَدْ حَيَّزَهُ، عَالِمٌ إِذْ لا مَعْلُومٌ، وَرَبٌّ إِذْ لا مَرْبُوبٌ، وَ قَادِرٌ إِذْ لا مَقْدُورَ.

## مِنْهَا:

قَدْ طَلَعَ طَالِعٌ وَ لَمَعَ لامِعٌ وَ لاحَ لائِحٌ وَاعْتَدَلَ مَائِلٌ، وَاسْتَبْدَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ قَوْمًا، وَ بِيَوْمٍ يَوْمًا، وَانْتَظَرْنَا الْغِيَرَ انْتِظَارَ الْمُجْدِبِ الْمَطَرَ، وَ إِنَّمَا الْاَئِمَّةُ قُوَّامُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، وَ عُرَفَاؤُهُ عَلٰى عِبَادِهِ، لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلا مَنْ عَرَفَهُمْ وَ عَرَفُوهُ، وَ لا يَدْخُلُ النَّارَ إِلا مَنْ اَنْكَرَهُمْ وَ اَنْكَرُوهُ.

اللّٰهَ تَعَالٰى خَصَّكُمْ بِالْإِسْلَامِ، وَاسْتَخْلَصَكُمْ لَهُ، وَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ اسْمُ سَلامَةٍ وَ جِمَاعُ كَرَامَةٍ، اصْطَفَى اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْهَجَهُ، وَ بَيَّنَ حُجَجَهُ، مِنْ ظَاهِرِ عِلْمٍ وَ بَاطِنِ حُكْمٍ، لا تَفْنٰى غَرَائِبُهُ، وَ لا تَنْقَضِي عَجَآئِبُهُ، فِيهِ مَرَابِيعُ النِّعَمِ، وَ مَصَابِيحُ الظُّلَمِ، لا تُفْتَحُ الْخَيْرَاتُ إِلا بِمَفَاتِحِهِ، وَ لا تُكْشَفُ الظُّلُمَاتُ إِلا بِمَصَابِيحِهِ، قَدْ اَحْمٰى حِمَاهُ، وَ اَرْعٰى مَرْعَاهُ، فِيهِ شِفَآ الْمُشْتَفِي، وَ كِفَايَةُ الْمُكْتَفِي.

## مِنْهَا:

وَ هُوَ فِي مُهْلَةٍ مِنَ اللّٰهِ يَهْوِي مَعَ الْغَافِلِينَ، وَ يَغْدُو مَعَ الْمُذْنِبِينَ، بِلا سَبِيلٍ قَاصِدٍ، وَ لا إِمَامٍ قَائِدٍ.

## مِنْهَا:

حَتّٰى إِذَا كَشَفَ لَهُمْ عَنْ جَزَا مَعْصِيَتِهِمْ، وَاسْتَخْرَجَهُمْ مِنْ جَلابِيبِ غَفْلَتِهِمْ، اسْتَقْبَلُوا مُدْبِرًا، وَ اسْتَدْبَرُوا مُقْبِلاً، فَلَمْ يَنْتَفِعُوا بِمَا اَدْرَكُوا مِنْ طَلِبَتِهِمْ، وَ لا بِمَا قَضَوْا مِنْ وَطَرِهِمْ، وَ إِنِّي اُحَذِّرُكُمْ وَ نَفْسِي هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ، فَلْيَنْتَفِعِ امْرُؤٌ بِنَفْسِهِ، فَإِنَّمَا الْبَصِيرُ مَنْ سَمِعَ فَتَفَكَّرَ، وَ نَظَرَ فَاَبْصَرَ، وَانْتَفَعَ بِالْعِبَرِ ثُمَّ سَلَكَ جَدَدًا وَاضِحًا يَتَجَنَّبُ فِيهِ الصَّرْعَةَ فِي الْمَهَاوِي، وَالضَّلالَ فِي الْمَغَاوِي، وَ لا يُعِينُ عَلٰى نَفْسِهِ الْغُوَاةَ، بِتَعَسُّفٍ فِي حَقٍّ، اَوْ تَحْرِيفٍ فِي نُطْقٍ، اَوْ تَخَوُّفٍ مِنْ صِدْقٍ.

فَأَفِقْ أَيُّهَا السَّامِعُ مِنْ سَكْرَتِكَ، وَاسْتَيْقِظْ مِنْ غَفْلَتِكَ، وَاخْتَصِرْ مِنْ عَجَلَتِكَ، وَ أَنْعِمِ الْفِكْرَ فِيما جاءَكَ عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِمَّا لابُدَّ مِنْهُ، وَ لا مَحِيصَ عَنْهُ، وَ خالِفْ مَنْ خالَفَ ذلِكَ إِلى غَيْرِهِ، وَدَعْهُ وَ ما رَضِيَ لِنَفْسِهِ، وَضَعْ فَخْرَكَ، وَاحْطُطْ كِبْرَكَ، وَاذْكُرْ قَبْرَكَ فَإِنَّ عَلَيْهِ مَمَرَّكَ، وَ كَما تَدِينُ تُدانُ، وَ كَما تَزْرَعُ تَحْصُدُ، وَ ما قَدَّمْتَ الْيَوْمَ تَقْدَمُ عَلَيْهِ غَدًا، فَامْهَدْ لِقَدَمِكَ، وَقَدِّمْ لِيَوْمِكَ، فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ أَيُّهَا الْمُسْتَمِعُ، وَالْجِدَّ الْجِدَّ أَيُّهَا الْغافِلُ (وَ لا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ.(

إِنَّ مِنْ عَزائِمِ اللّٰهِ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ الَّتِي عَلَيْها يُثِيبُ وَ يُعاقِبُ، وَ لَها يَرْضى وَ يَسْخَطُ، أَنَّهُ لا يَنْفَعُ عَبْدًا وَ إِنْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ وَأَخْلَصَ فِعْلَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيا لاقِيًا رَبَّهُ بِخَصْلَةٍ مِنْ هذِهِ الْخِصالِ لَمْ يَتُبْ مِنْها :أَنْ يُشْرِكَ بِاللّٰهِ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ مِنْ عِبادَتِهِ، أَوْ يَشْفِي غَيْظَهُ بِهَلاكِ نَفْسٍ، أَوْ يَعُرَّ بِأَمْرٍ فَعَلَهُ غَيْرُهُ، أَوْ يَسْتَنْجِحَ حاجَةً إِلَى النّاسِ بِإِظْهارِ بِدْعَةٍ فِي دِينِهِ، أَوْ يَلْقَى النّاسَ بِوَجْهَيْنِ، أَوْ يَمْشِيَ فِيهِمْ بِلِسانَيْنِ، اعْقِلْ ذلِكَ فَإِنَّ الْمِثْلَ دَلِيلٌ عَلَى شِبْهِهِ.

إِنَّ الْبَهائِمَ هَمُّها بُطُونُها، وَ إِنَّ السِّباعَ هَمُّهَا الْعُدْوانُ عَلَى غَيْرِها، وَ إِنَّ النِّساءَ هَمُّهُنَّ زِينَةُ الْحَياةِ الدُّنْيا وَالْفَسادُ فِيها، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ مُسْتَكِينُونَ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ مُشْفِقُونَ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ خائِفُونَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 160:

# صفات الٰہی اور صفات آئمہ دین

### قریب و بعید:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی صفات اور آئمہ دین کی صفات کے بارے میں فرمایا:

اس خدا کی حمد جو اپنی خلقت کے ذریعے اپنے "ہونے" کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اپنی مخلوقات کے جدید ہونے سے اپنی ازلیت (قدیم ہونے) پر مخلوقات کی آپس میں یک رنگی اس بات کی دلیل ہے کہ اس جیسا کوئی نہیں۔ شعور (حواس) اسے پا نہیں سکتے' پردے اسے چھپا نہیں سکتے اور انسانی ذہن کے مثبت و منفی تجانات اثبات و نفی سے بالا ہے (نہ وہ اسے بالکل سمجھ سکتے ہیں نہ اس کی ذات و صفات کو چھپا سکتے ہیں) کیونکہ بنانے والے اور بننے والے میں فرق ہے گھیرنے (احاطہ کرنے) والے اور گھرنے والے پالنے اور پلنے والے میں دوئی ہے۔ وہ ایک ہے مگر عددی مفہوم میں نہیں۔

## حرکت واعضاسے پاک:

وہ خالق ہے لیکن حرکت (اعضااور) تکان (عمل) کے بعد نہیں۔ سننے والا ہے مگر بغیر (امداد) آلہ‘ دیکھنے والا ہے‘ لیکن آلہ (نگاہ) کو پھیلانے کا محتاج نہیں، وہ شاہد (مشاہدہ کرنے والا) ہے لیکن قریب ہوئے بغیر، وہ دور ہے مگر فاصلہ مسافت کی وجہ سے نہیں ظاہر ہے لیکن نگاہ کے لیے نہیں‘ پوشیدہ ہے مگر اس کی علت لطافت سے نہیں بلکہ یہ سب اس کی ذات کے تقابل جدائی رخ ہیں۔ وہ چیزوں سے الگ ہے کہ ان پر حاکم اور سب پر اقتدار رکھتا ہے اور اشیا اس سے دور ہیں کیونکہ اس کی بارگاہ میں عاجز ہیں اور اسی کی طرف پلٹتی ہیں۔ جس نے اس کی تعریف کی سمجھ لو اس نے اسے محدود کر دیا اور جس نے محدود کر دیا۔ اس نے شمار کر لیا اور جس نے شمار کر لیا اس نے اس کی ازلیت ختم کر دی۔ جس نے کہا ”وہ کیسا ہے“ اس نے ”تعارف چاہا“ اور جس نے کہا ”وہ کہاں ہے“ اس نے اسے پابند مکان بنا دیا۔ وہ عالم تھا جب معلومات نہ تھے وہ پالنے والا تھا‘ جب پالنے والے نہ تھے اور صاحب قدرت تھا جب مقدور نہ تھے۔

## آئمہ دین......خلافت اور انقلاب:

خورشید (ظاہری خلافت) طلوع ہوا اور آشکار ہو گیا‘ چمکنے والا (حق) چمکا‘ ظاہر ہونے والا (فتنہ) ظاہر ہوا۔ انحراف اور کجی نادانی و گمراہی نے مستقیم اور راست صورت اختیار کر لی۔ خدا نے ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے اور ایک عہد کو دوسرے عہد سے بدل دیا (حالات بدل گئے) ہم انقلاب کے منتظر تھے جس طرح قحط میں بارش کا انتظار کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ آئمہ (اطہار) خلائق کی رہنمائی کے لیے (امر و نواہی) الٰہی کے پیرو ہیں۔ یہ ان کے بندوں کو پہچانتے ہیں۔ جنت میں وہی جائے گا جسے وہ پہچانتے ہوں۔

## دین دین اسلام:

اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام سے مشرف کیا اور اس کے لیے خالص کر لیا۔ اس لیے کہ وہ سلامتی کا نام ہے اور کرامت کا مجموعہ ہے‘ خدائے بزرگ و برتر نے اس کی راہ کو برگزیدہ فرمایا ہے، اس کی حجتوں اور دلیلوں کو واضح کیا علم ظاہری اور علم باطن سے۔ اس کے غرائب فنا نہیں ہو سکتے‘ اس کے عجائب ختم نہیں ہو سکتے اور تاریکیاں صرف اسی کی روشنی سے دور ہو سکتی ہیں، جزا (کا دروازہ) اسی کی کنجیوں سے کھل سکتا ہے۔ اس میں نعمتوں کی بارشیں ہیں اور تاریکی کے چراغ ہیں۔

## مباحات ومحرمات:

اللہ تعالیٰ نے اس کے محرمات سے منع فرمایا اور اس کے مباحات کو حلال فرمایا ہے‘ جو گمراہی سے شفا کا طالب ہو اس کے لیے اس میں شفا ہے (ہدایت ہے) اور جو بے نیازی کا خوگر ہو اس کے لیے ان میں بے نیازی ہے!

## مہلت خدا اور فعل انسان:

انسان کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی رہتی ہے' وہ غافلوں کے ساتھ' راہ غفلت (گمراہی) کے گھڑے میں گرتا ہے اور گناہگاروں کے ساتھ' صبح کرتا ہے۔ بغیر راہ راست کے' اور بغیر قائد اور پیشوا کے۔

## اصل و حقیقی آنکھ والا:

جب اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ کا پردہ اٹھا دیا اور غفلت کی چادر سے انہیں باہر نکالا' وہ عذاب کے سامنے آئے جس سے وہ روگرداں تھے، نعمت دنیا کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے جسے اپنی طرف متوجہ اور ملتفت سمجھتے تھے' انہوں نے اپنے مطلوب سے جسے وہ حاصل کر چکے تھے اور اپنی ضرورت سے جو پوری ہو چکی تھی کسی طرح کا فائدہ نہ اٹھایا' میں تم کو اور اپنے آپ کو اس مقام سے ڈراتا ہوں۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے نفس سے فائدہ حاصل کرے۔ بصیر وہ ہے جو سنے اور تفکر سے کام لے دیکھے اور عبرت پکڑے' عبرت انگیز واقعات سے نفع اندوز ہو' اس راستے پر چلے جو کشادہ ہو تا کہ غاروں میں گرنے اور پھسلنے سے محفوظ رہے اور گمراہی نہ اختیار کرے۔ گمراہوں کو' اپنے آپ پر قابو پانے کا موقع نہ دے۔

## باتیں رسول اللہ ﷺ کی:

تو نشہ سے چونک غفلت سے بیدار ہو جا اور اپنی غفلت و دنیا میں اختصار کر' ان نبی باتوں پر غور کر جو زبان رسالت پر جاری ہوئیں' جن کا قبول کرنا ناگزیر ہے۔ جو ان باتوں کی مخالفت کرے تو اس کا مخالف ہو جا! اسے اور اس کے اختیار کیے ہوئے راستہ کو چھوڑ دے' اپنے فخر کو چھوڑ دے' اپنے کبر کو ناچیز سمجھ' اپنے مرقد کو یاد کر' بلاشبہ وہ تیری گزرگاہ ہے جیسا کرے گا ویسا بھرے گا جو کچھ بوئے گا وہی کچھ کاٹے گا' آج جو کچھ تو نے روانہ کیا ہے کل وہی پائے گا۔ اپنی رفتار کے راستہ کو ہموار کر لے اور کل کے لیے زاد و راہ تیار کر لے۔ اے سننے والے! ڈرا خوف کر! اے غافل! کوشش کر! سعی کر! ایسے باخبر کی طرح کوئی بھی تجھے احوال آخرت سے باخبر نہیں کر سکتا!

## توبہ اور مختلف گناہ:

تمام احکام خدا جو قرآن میں محکم و استوار ہیں جن کی بنا پر خدا بندوں کو سزا دے گا' جزا عطا فرمائے گا' خوش ہو گا' خفا ہو گا۔ انسان کتنی ہی عبادت کر لے' کتنا ہی خلوص کام میں لائے' کتنی ہی سعی و کوشش کرے لیکن خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور دنیا سے نکلتے وقت اگر اس میں مندرجہ باتوں میں سے کوئی بات بھی ایسی ہوئی جس سے توبہ نہ کی ہو تو وہ عمل سب کا سب بے کار ہے۔ جیسے عبادت و واجبات میں کسی کو خدا کا شریک مانا ہو۔ یا کسی کو انتقامی جذبے سے قتل کیا ہو خدا کے لیے نہ ہو یا کسی ایسے برے کام کو بیان کیا ہو جسے اس کے علاوہ کسی نے کیا ہو۔ یا لوگوں سے اپنی ضرورت اس طرح پوری کرائی ہو کہ دین میں کوئی بدعت کو ظاہر کرے یا دو رخ انداز میں لوگوں سے ملے اور دو زبانوں کے ساتھ ان میں۔ اے سننے والے ان باتوں کو

گرہ میں باندھ لے کہ مثل اپنے مشابہہ کی رہبر ہے (یعنی ایسے ہی صفات بد دوسرے بھی ہیں جنہیں تم انہی سے سمجھ لو)

## مختلف مخلوقات کی زندگی کے اصول:

جانوروں کا مقصد زندگی شکم پروری ہے۔ درندوں کا اصول حیات ایک دوسرے کو چیرنا پھاڑنا عورتوں کی زندگی عبارت ہے حیات و دنیاوی زینت اور اس کے فساد سے بلا شبہ مسلمان مسکین ہیں ناصح ہیں اور خدا سے ڈرنے والے ہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 161:

### و من خطبة له يذكر فيها فضائل اهل البيت:

وَ نَاظِرُ قَلْبِ اللَّبِيبِ بِهِ يُبْصِرُ أَمَدَهُ، وَ يَعْرِفُ غَوْرَهُ وَ نَجْدَهُ، دَاعٍ دَعَا، وَ رَاعٍ رَعَى، فَاسْتَجِيبُوا لِلدَّاعِي، وَاتَّبِعُوا الرَّاعِي.

قَدْ خَاضُوا بِحَارَ الْفِتَنِ، وَ أَخَذُوا بِالْبِدَعِ دُونَ السُّنَنِ، وَ أَرَزَ الْمُؤْمِنُونَ، وَ نَطَقَ الضَّآلُّونَ الْمُكَذِّبُونَ، نَحْنُ الشِّعَارُ وَ الْأَصْحَابُ، وَ الْخَزَنَةُ وَ الْأَبْوَابُ، وَ لَا تُؤْتَى الْبُيُوتُ إِلَّا مِنْ أَبْوَابِهَا، فَمَنْ أَتَاهَا مِنْ غَيْرِ أَبْوَابِهَا، سُمِّيَ سَارِقًا.

### مِنْهَا:

فِيهِمْ كَرَآئِمُ الْإِيمَانِ، وَ هُمْ كُنُوزُ الرَّحْمٰنِ، إِنْ نَطَقُوا صَدَقُوا، وَ إِنْ صَمَتُوا لَمْ يُسْبَقُوا، فَلْيَصْدُقْ رَائِدٌ أَهْلَهُ، وَلْيُحْضِرْ عَقْلَهُ، وَلْيَكُنْ مِنْ أَبْنَآءِ الْآخِرَةِ، فَإِنَّهُ مِنْهَا قَدِمَ وَ إِلَيْهَا يَنْقَلِبُ، فَالنَّاظِرُ بِالْقَلْبِ الْعَامِلُ بِالْبَصَرِ يَكُونُ مُبْتَدَأُ عَمَلِهِ أَنْ يَعْلَمَ، أَعَمَلُهُ عَلَيْهِ أَمْ لَهُ؟ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَضَى فِيهِ، وَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِ وَقَفَ عَنْهُ، فَإِنَّ الْعَامِلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ طَرِيقٍ، فَلَا يَزِيدُهُ بُعْدُهُ عَنِ الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ إِلَّا بُعْدًا مِنْ حَاجَتِهِ، وَ الْعَامِلُ بِالْعِلْمِ كَالسَّائِرِ عَلَى الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ، فَلْيَنْظُرْ نَاظِرٌ أَسَائِرٌ هُوَ أَمْ رَاجِعٌ؟

وَاعْلَمْ أَنَّ لِكُلِّ ظَاهِرٍ بَاطِنًا عَلَى مِثَالِهِ، فَمَا طَابَ ظَاهِرُهُ طَابَ بَاطِنُهُ، وَ مَا خَبُثَ ظَاهِرُهُ خَبُثَ بَاطِنُهُ، وَ قَدْ قَالَ الرَّسُولُ الصَّادِقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: (إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ وَ يُبْغِضُ عَمَلَهُ، وَ يُحِبُّ الْعَمَلَ وَ يُبْغِضُ بَدَنَهُ)

وَاعْلَمْ أَنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ نَبَاتًا، وَ كُلُّ نَبَاتٍ لَا غِنَى بِهِ عَنِ الْمَآءِ، وَ الْمِيَاهُ مُخْتَلِفَةٌ، فَمَا طَابَ سَقْيُهُ

طَابَ غَرْسُهُ وَحَلَتْ ثَمَرَتُهُ، وَمَا خَبُثَ سَقْيُهُ خَبُثَ غَرْسُهُ وَاَمَرَّتْ ثَمَرَتُهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 161:

# حضرت علی اور فضائل اہلبیت

### انجام کے نشیب وفراز:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عقل مندوہ ہے جو دل کی آنکھوں سے اپنے انجام کار کو دیکھ لیتا ہے اور اس کے نشیب وفراز کو پہچان لیتا ہے۔ دعوت دینے والا دعوت دے چکا ہے اور نگرانی کرنے والا نگرانی کا فرض ادا کر چکا ہے۔ اب تمہارا فریضہ ہے کہ دعوت دینے والے کی آواز پر لبیک کہو اور نگران کے نقش قدم پر چل پڑو۔

### فتنوں کے دریا:

یہ لوگ فتنوں کے دریاؤں میں ڈوب گئے ہیں اور سنت کو چھوڑ کر بدعتوں کو اختیار کر لیا ہے۔ مومنین گوشہ وکنار میں دبے ہوئے ہیں اور گمراہ اور افترا پرداز مصروف کلام ہیں۔

### نشانِ دین:

درحقیقت ہم اہلبیت ہی دین کے نشان اور اس کے ساتھی' اس کے احکام کے خزانہ دار اور اس کے دروازے ہیں اور ظاہر ہے کہ گھروں میں داخلہ دروازوں کے بغیر نہیں ہو سکتا ورنہ انسان چور کہا جائے گا۔

انہیں اہلبیت کے بارے میں قرآن کریم کی عظیم آیات ہیں اور یہی رحمان کے خزانہ دار ہیں۔ یہ جب بولتے ہیں تو سچ کہتے ہیں اور جب قدم آگے بڑھاتے ہیں تو کوئی ان پر سبقت نہیں لے جا سکتا ہے۔

### قوم کا فرض:

ہر ذمہ دار قوم کا فرض ہے کہ اپنے قوم سے سچ بولے اور اپنی عقل کو گم نہ ہونے دے اور فرزندان آخرت میں شامل ہو جائے کہ اُدھر ہی سے آیا ہے اور اُدھر ہی پلٹ کر جانا ہے۔

### عمل مفید ومضر:

یقیناً دل کی آنکھوں سے دیکھنے والے اور دیکھ کر عمل کرنے والے کے عمل کی ابتدا اس علم سے ہوتی ہے کہ اس کا عمل اس

کے لئے مفید ہے یا اس کے خلاف ہے۔ اگر مفید ہے تو اسی راستہ پر چلتا رہے اور اگر مضر ہے تو ٹھہر جائے کہ علم کے بغیر عمل کرنے والا غلط پر راستہ پر چلنے والے کے مانند ہے کہ جس قدر راستہ طے کرتا جائے گا منزل سے دور تر ہوتا جائے گا اور علم کے ساتھ عمل کرنے والا واضح راستہ پر چلنے کے مانند ہے لہٰذا ہر آنکھ والے کو یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ آگے بڑھ رہا ہے یا پیچھے ہٹ رہا ہے اور یاد رکھو کہ ہر ظاہر کے لئے اسی کا جیسا باطن بھی ہوتا ہے لہٰذا اگر ظاہر پاکیزہ ہوگا تو باطن بھی پاکیزہ ہوگا اور اگر ظاہر خبیث ہو جائے گا۔ رسول صادق نے سچ فرمایا ہے کہ "اللہ کبھی کبھی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے لیکن اس کے عمل سے بیزار ہوتا ہے اور کبھی عمل کو دوست رکھتا ہے اور خود اسی سے بیزار رہتا ہے۔

یاد رکھو کہ ہر عمل سبزہ کی طرح گرنے والا ہوتا ہے اور سبزہ پانی سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور پانی بھی طرح طرح کے ہوتے ہیں لہٰذا اگر سینچائی پاکیزہ پانی سے ہوگی تو پیداوار بھی پاکیزہ ہوگی اور پھل بھی شیریں ہوگا اور اگر سینچائی ہی غلط ہوگی تو پیداوار بھی خبیث ہوگی اور پھل بھی کڑوے ہوں گے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 162:

## و من خطبة له يَذْكُرُ فِيها بَدِيعَ خِلْقَةِ الْخُفَاش

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى انْحَسَرَتِ الْأَوْصافُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهِ، وَرَدَعَتْ عَظَمَتُهُ الْعُقُولَ فَلَمْ تَجِدْ مَساغاً إِلى بُلُوغِ غايَةِ مَلَكُوتِهِ، هُوَاللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، أَحَقُّ وَ أَبْيَنُ مِمَّا تَرَى الْعُيُونُ، لَمْ تَبْلُغْهُ الْعُقُولُ بِتَحْدِيدٍ فَيَكُونَ مُشَبَّهاً، وَ لَمْ تَقَعْ عَلَيْهِ الْأَوْهامُ بِتَقْدِيرٍ فَيَكُونَ مُمَثَّلاً، خَلَقَ الْخَلْقَ عَلى غَيْرِ تَمْثِيلٍ وَ لا مَشُورَةِ مُشِيرٍ وَ لا مَعُونَةِ مُعِينٍ، فَتَمَّ خَلْقُهُ بِأَمْرِهِ، وَأَذْعَنَ لِطاعَتِهِ، فَأَجابَ وَلَمْ يُدافِعْ، وَانْقادَ وَلَمْ يُنازِعْ.

وَ مِنْ لَطائِفِ صَنْعَتِهِ، وَ عَجائِبِ خِلْقَتِهِ، ما أَرانا مِنْ غَوامِضِ الْحِكْمَةِ فِي هٰذِهِ الْخَفافِيشِ الَّتِي يَقْبِضُهَا الضِّياءُ الْباسِطُ لِكُلِّ شَيْءٍ، وَ يَبْسُطُهَا الظَّلامُ الْقابِضُ لِكُلِّ حَيٍّ، وَ كَيْفَ عَشِيَتْ أَعْيُنُها عَنْ أَنْ تَسْتَمِدَّ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ نُوراً تَهْتَدِي بِهِ فِي مَذاهِبِها، وَ تَتَّصِلُ بِعَلانِيَةِ بُرْهانِ الشَّمْسِ إِلى مَعارِفِها، وَرَدَعَها بِتَلَأْلُؤِ ضِيائِها عَنِ الْمُضِيِّ فِي سُبُحاتِ إِشْراقِها، وَ أَكَنَّها فِي مَكامِنِها عَنِ الذَّهابِ فِي بُلَجِ ائْتِلاقِها، فَهِيَ مُسْدَلَةُ الْجُفُونِ بِالنَّهارِ عَلى أَحْداقِها، وَ جاعِلَةُ اللَّيْلِ سِراجاً تَسْتَدِلُّ بِهِ فِي الْتِماسِ أَرْزاقِها، فَلا يَرُدُّ أَبْصارَها إِسْدافُ ظُلْمَتِهِ، وَ لا تَمْتَنِعُ مِنَ الْمُضِيِّ فِيهِ لِغَسَقِ دُجُنَّتِهِ، فَإِذا أَلْقَتِ الشَّمْسُ قِناعَها، وَبَدَتْ أَوْضاحُ نَهارِها، وَ دَخَلَ مِنْ إِشْراقِ نُورِها عَلَى الضِّبابِ فِي وِجارِها، أَطْبَقَتِ الْأَجْفانَ عَلى مَآقِيها، وَ تَبَلَّغَتْ بِما اكْتَسَبَتْهُ مِنَ الْمَعاشِ فِي

ظُلَمِ لَيَالِيهَا.

فَسُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ لَهَا نَهَارًا وَ مَعَاشًا، وَالنَّهَارَ سَكَنًا وَ قَرَارًا، وَ جَعَلَ لَهَا أَجْنِحَةً مِنْ لَحْمِهَا تَعْرُجُ بِهَا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَى الطَّيَرَانِ كَأَنَّهَا شَظَايَا الْآذَانِ، غَيْرَ ذَوَاتِ رِيشٍ وَ لَا قَصَبٍ، إِلَّا أَنَّكَ تَرَى مَوَاضِعَ الْعُرُوقِ بَيِّنَةً أَعْلَامًا، لَهَا جَنَاحَانِ لَمْ يَرِقَّا فَيَنْشَقَّا، وَ لَمْ يَغْلُظَا فَيَثْقُلَا، تَطِيرُ وَ وَلَدُهَا لَاصِقٌ بِهَا، لَاجِئٌ إِلَيْهَا، يَقَعُ إِذَا وَقَعَتْ، وَ يَرْتَفِعُ إِذَا ارْتَفَعَتْ، لَا يُفَارِقُهَا حَتَّى تَشْتَدَّ أَرْكَانُهُ، وَ يَحْمِلَهُ لِلنُّهُوضِ جَنَاحُهُ وَيَعْرِفَ مَذَاهِبَ عَيْشِهِ وَ مَصَالِحَ نَفْسِهِ، فَسُبْحَانَ الْبَارِئِ لِكُلِّ شَيْءٍ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ خَلَا مِنْ غَيْرِهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 162:

# چمگادڑ کی تخلیق

### مالک اقتدار:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چمگادڑ کی عجیب وغریب خلقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

تمام حمد اُس اللہ کے لیے ہے جس کی معرفت کی حقیقت ظاہر کرنے سے اوصاف عاجز ہیں اور اس کی عظمت و بلندی نے عقلوں کو روک دیا ہے جس سے وہ اس کی سرحد فرمانروائی تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں پاتیں۔ وہ اللہ اقتدار کا مالک ہے اور سراپا حق اور حق کا ظاہر کرنے والا ہے وہ ان چیزوں سے بھی زیادہ اپنے مقام پر ثابت و آشکارا ہے کہ جنہیں آنکھیں دیکھتی ہیں عقلیں اس کی حد بندی کر کے اس تک نہیں پہنچ سکتیں کہ وہ دوسروں سے مشابہہ ہو جائے اور نہ ہم اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کس چیز کی مانند ہو جائے۔ اس نے بغیر کسی نمونہ و مثال کے اور بغیر کسی مشیر کار کے مشورہ کے اور بغیر کسی معاون کی امداد کے مخلوقات کو پیدا کیا۔ اس کے حکم سے مخلوق اپنے کمال کو پہنچ گئی اور اس کی اطاعت کے لیے جھک گئی اور بلا توقف لبیک کہی اور بغیر کسی نزاع و مزاحمت کے اُس کی مطیع ہو گئی اس کی صنعت کی لطافتوں اور خلقت کی عجیب و غریب کارفرمائیوں میں کیا گیا۔

### گہری حکمتیں:

گہری حکمتیں ہیں کہ جو اُس نے ہمیں چمگادڑوں کے اندر دکھائی ہیں کہ جن کی آنکھوں کو دن کا اُجالا سکیڑ دیتا ہے حالانکہ وہ تمام آنکھوں میں روشنی پھیلانے والا ہے اور اندھیرا ان کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے حالانکہ وہ ہر زندہ شے کی آنکھوں پر نقاب

ڈالنے والا ہے اور کیونکہ چمکتے ہوئے سورج میں ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں کہ وہ اس کی نور پاش شعاعوں سے مدد لے کر اپنے راستوں پر آ جا سکیں اور نور آفتاب کے پھیلاؤ میں اپنی جانی پہچانی ہوئی چیزوں تک پہنچ سکیں۔ اس نے تو اپنی ضو پاشیوں کی تابش سے انہیں نور کی تجلیوں میں بڑھنے سے روک دیا ہے اور اُن کے پوشیدہ ٹھکانوں میں انہیں چھپا دیا ہے کہ وہ اس کی روشنی کے اُجالوں میں آ سکیں۔

## چمگادڑ کے لیے دن اور رات:

دن کے وقت تو وہ اس طرح ہوتی ہیں کہ ان کی پلکیں جھلک کر آنکھوں پر لٹک آتی ہیں اور تاریکی شب کو اپنا چراغ بنا کر رزق کے ڈھونڈنے میں اس سے مدد لیتی ہیں۔ رات کی تاریکیاں اُن کی آنکھوں کو دیکھنے سے نہیں روکتیں اور نہ اس کی گھٹا ٹوپ اندھیاریاں راہ پیمائیوں سے باز رکھتی ہیں مگر جب آفتاب اپنے چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے اور دن کے اُجالے اُبھر آتے ہیں اور سورج کی کرنیں سوسمار کے سوراخ کے اندر تک پہنچ جاتی ہیں۔ تو وہ اپنی پلکوں کو آنکھوں پر جھکا لیتی ہیں اور رات کی تیرگیوں میں جو معاش حاصل کی ہے۔ اسی پر اپنا وقت پورا کر لیتی ہیں۔

## گوشت کے پر:

سبحان اللہ کہ جس نے رات ان کے کسب معاش کے لیے اور دن آرام و سکون کے لیے بنایا ہے اور ان کے گوشت ہی سے ان کے پر بنائے ہیں اور جب اُڑنے کی ضرورت ہوتی ہے تو انہی پروں سے اونچی ہوتی ہیں گویا کہ وہ کانوں کی لوئیں ہیں کہ نہ ان میں پر و بال ہیں اور نہ کریاں مگر تم ان کی رگوں کی جگہ کو دیکھو گے کہ اس کے نشان ظاہر ہیں اور اس میں دو پر سے لگے ہوئے ہیں جو نہ اتنے باریک ہیں کہ پھٹ جائیں اور نہ اتنے موٹے ہیں کہ بوجھل ہو جائیں کہ اڑا نہ جا سکے۔

## اڑتے وقت بچے ساتھ:

وہ اڑتی ہیں تو بچے ان سے چمٹے رہتے ہیں جب وہ نیچے کی طرف جھکتی ہیں تو بچے بھی جھک پڑتے ہیں اور جب وہ اونچی ہوتی ہیں تو بچے بھی اونچے ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک الگ نہیں ہوتے جب تک اُن کے اعضا میں مضبوطی نہ آ جائے اور بلند ہونے کے لئے ان کے پر (ان کا بوجھ) اٹھانے کے قابل نہ ہو جائیں وہ اپنی زندگی کی راہوں اور اپنی مصلحتوں کو پہچانتے ہیں پاک ہے وہ خدا کہ جس نے بغیر کسی نمونہ کے کہ جو اس سے پہلے کسی نے بنایا ہو ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 163:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

سَبِيلٌ اَبْلَجُ الْمِنْهاجِ، اَنْوَرُ السِّراجِ، فَبِالْاِيمانِ يُسْتَدَلُّ عَلَى الصّالِحاتِ، وَ بِالصّالِحاتِ يُسْتَدَلُّ عَلَى الْاِيمانِ، وَ بِالْاِيمانِ يُعْمَرُ الْعِلْمُ، وَ بِالْعِلْمِ يُرْهَبُ الْمَوْتُ، وَ بِالْمَوْتِ تُخْتَمُ الدُّنْيا، وَ بِالدُّنْيا تُحْرَزُ الْآخِرَةُ، وَ بِالْقِيامَةِ تُزْلَفُ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَ تُبَرَّزُ الْجَحِيمُ لِلْغاوِينَ، وَ إِنَّ الْخَلْقَ لا مَقْصَرَ لَهُمْ عَنِ الْقِيامَةِ، مُرْقِلِينَ فِي مِضْمارِها إِلَى الْغايَةِ الْقُصْوىٰ.

## وَ مِنْهُ:

قَدْ شَخَصُوا مِنْ مُسْتَقَرِّ الْاَجْداثِ، وَ صارُوا إِلى مَصائِرِ الْغاياتِ، لِكُلِّ دارٍ اَهْلُها، لا يَسْتَبْدِلُونَ بِها وَ لا يُنْقَلُونَ عَنْها وَ إِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَخُلُقانِ مِنْ خُلُقِ اللّٰهِ سُبْحانَهُ، وَ إِنَّهُما لا يُقَرِّبانِ مِنْ اَجَلٍ، وَ لا يَنْقُصانِ مِنْ رِزْقٍ، وَ عَلَيْكُمْ بِكِتابِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ الْحَبْلُ الْمَتِينُ، وَ النُّورُ الْمُبِينُ، وَ الشِّفاءُ النّافِعُ، وَ الرِّيُّ النّاقِعُ، وَ الْعِصْمَةُ لِلْمُتَمَسِّكِ، وَ النَّجاةُ لِلْمُتَعَلِّقِ، لا يَعْوَجُّ فَيُقامَ، وَ لا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبَ، وَ لا يُخْلِقُهُ كَثْرَةُ الرَّدِّ وَ وُلُوجُ السَّمْعِ، مَنْ قالَ بِهِ صَدَقَ، وَ مَنْ عَمِلَ بِهِ سَبَقَ.

## وَ قامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَ قالَ:

اَخْبِرْنا عَنِ الْفِتْنَةِ، وَ هَلْ سَاَلْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ؟

## فَقالَ

إِنَّهُ لَمّا اَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحانَهُ قَوْلَهُ: (الٓمّٓ اَحَسِبَ النّاسُ اَنْ يُتْرَكُوا اَنْ يَقُولُوا آمَنّا وَ هُمْ لا يُفْتَنُونَ) عَلِمْتُ اَنَّ الْفِتْنَةَ لا تَنْزِلُ بِنا وَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَيْنَ اَظْهُرِنا، فَقُلْتُ يا رَسُولَ اللّٰهِ، ما هٰذِهِ الْفِتْنَةُ الَّتِي اَخْبَرَكَ اللّٰهُ بِها؟

فَقالَ (يا عَلِيُّ إِنَّ اُمَّتِي سَيُفْتَنُونَ مِنْ بَعْدِي) فَقُلْتُ يا رَسُولَ اللّٰهِ اَوَ لَيْسَ قَدْ قُلْتَ لِي يَوْمَ اُحُدٍ حَيْثُ اسْتُشْهِدَ مَنِ اسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ حِيزَتْ عَنِّي الشَّهادَةُ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَقُلْتَ لِي ): (اَبْشِرْ فَإِنَّ الشَّهادَةَ مِنْ وَرائِكَ)؟ فَقالَ لِي ): (إِنَّ ذٰلِكَ لَكَذٰلِكَ فَكَيْفَ صَبْرُكَ إِذَنْ)؟

فَقُلْتُ :یا رَسُولَ اللّٰہِ، لَیْسَ ھٰذا مِنْ مَواطِنِ الصَّبْرِ، وَ لٰکِنْ مِنْ مَواطِنِ الْبُشْرٰی وَ الشُّکْرِ، وَ قالَ: )یا عَلِیُّ إِنَّ الْقَوْمَ سَیُفْتَنُوْنَ بَعْدِیْ بِاَمْوالِھِمْ، وَ یَمُنُّوْنَ بِدِیْنِھِمْ عَلٰی رَبِّھِمْ، وَ یَتَمَنَّوْنَ رَحْمَتَہٗ، وَ یَاْمَنُوْنَ سَطْوَتَہٗ، وَ یَسْتَحِلُّوْنَ حَرامَہٗ بِالشُّبُھاتِ الْکاذِبَۃِ وَ الْاَھْوَاءِ السّاھِیَۃِ، فَیَسْتَحِلُّوْنَ الْخَمْرَ بِالنَّبِیْذِ، وَ السُّحْتَ بِالْھَدِیَّۃِ، وَ الرِّبا بِالْبَیْعِ قُلْتُ :یا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَبِاَیِّ الْمَنازِلِ اُنْزِلُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ؟ اَبِمَنْزِلَۃِ رِدَّۃٍ اَمْ بِمَنْزِلَۃِ فِتْنَۃٍ؟ فَقالَ بِمَنْزِلَۃِ فِتْنَۃٍ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 163:

# آزمائش مال اور دین کا احسان

### تیزی سے آخری منزل کی طرف:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

راہ ایمان روشن ترین راہ ہے' چراغ سے تاباں تر ایمان ہی کے ذریعہ کردار شائستہ اور عمل صالح حاصل ہوتا ہے اور عمل صالح ایمان کامل کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ ایمان سے علم و دانائی کا گھر آباد ہوتا ہے اور علم ہی کے باعث موت کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ موت کے اثر سے دنیا ختم ہو جاتی ہے۔ دنیا سے آخرت کی حفاظت کی جاتی ہے۔ بلاشبہ قیامت سے بچنے کے لیے مخلوق کے پاس کوئی جائے رہائی نہیں (کہ سب ہی کو وہاں جمع ہونا پڑے گا) دراں حالانکہ لوگ اس میدان (قیامت) کی طرف آخری منزل تک پہنچنے کے لیے تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

### جنت و جہنم اور ان کے اہل:

(قیامت کے دن) لوگ قبروں سے باہر نکل کر آخری منزل بہشت یا دوزخ کی طرف روانہ ہوں گے اور ہر گھر (جنت یا دوزخ) کے لیے اس کے اہل مستحق ہیں جو اسے دوسرے گھر سے بدل نہیں سکتے (جنتی دوزخ میں' اور دوزخی جنت میں نہیں جا سکتے) اور نہ اس گھر سے باہر نکل سکتے ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مخلوق کے وہ دو صفات ہیں کہ خدا کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہیں' یہ دونوں باتیں موت سے قریب نہیں کرتیں اور روزی کو کم نہیں کرتیں' تمہیں چاہیے کہ کتاب خدا (قرآن) کی طرف مراجعت کرو' اس لیے کہ کتاب خدا رسن استوار ہے (جو ٹوٹ نہیں سکتی) اور نور آشکار ہے' کہ جس پر تاریکی غالب نہیں آسکتی) اور شفا مفید ہے' اور تشنۂ علوم و معارف کے لیے) پیاس کو سیرابی ہے جو اس سے تمسک کرے۔ اس کے لیے حفاظت جو اس سے متعلق ہو جائے اس میں گمراہی نہیں کہ اسے راہ راست پر لایا جائے۔ اور (زبانوں پر) اس کی

زیادہ تکرار اور (کانوں سے) اسے زیادہ سننا کہنہ نہیں کرتا' جو اس کے ذریعہ بات کرے وہ راست گو ہے جو اس کی پیروی کرے (بہشت جاوید حاصل کرنے میں آگے نکل جائے' یعنی نجات حاصل کرے)

## ہدیہ، تجارت اور آبِ انگور:

ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: ''ہمیں بتایئے کہ فتنہ کیا ہے؟ اور کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں کچھ پوچھا تھا۔؟''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جب آیت: کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ ہم ایمان لائے کہنے سے آزمائے نہ جائیں گے اور یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے؟ اتری تو میں نے یہ سمجھ کر کہ آنحضرت ﷺ کے ہوتے ہوئے ہماری آزمائش ضرور ہوگی، میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اس ''فتنہ'' سے کیا مراد ہے جس کی خبر خدا نے دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! میری امت میرے بعد آزمائی جائے گی'' میں نے کہا: ''کیا وہ بات اب بھی ہے جو آپ نے احد کے دن شہید ہونے والوں کو دیکھ کر میری پریشانی اور شہادت نصیب نہ ہونے کی الجھن دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ بشارت ہو کہ اس کے بعد تمہاری شہادت ہے۔'' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہاں یہ تو اسی طرح ہوگا مگر اس وقت تمہارے صبر کی کیا حالت ہوگی؟ میں نے عرض کیا: ''حضور! یہ صبر کے مقامات میں سے ہے یا بشارت وشکر کی جگہ؟'' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! یہ قوم اپنے مال کے ذریعے آزمائی جائے گی اور یہ لوگ خدا پر اپنے دین کا احسان رکھیں گے اور رحمت کی آرزو کریں گے۔ اس کے غضب سے بے خوف ہوں گے۔ جھوٹے شبہوں کے سہارے اور بھول جانے والی خواہشوں کے برتے پر حرام کو حلال کر دیں گے۔ وہ آبِ انگور وغیرہ کو حلال کر کے شراب کو حلال کر دیں گے اور مالِ حرام (رشوت) لے کر ''ہدیہ'' نام رکھیں گے۔ اور سود کو تجارت کہیں گے۔ میں نے کہا: ''یارسول اللہ! میں اس وقت ان لوگوں کو کس منزل میں مانوں' کیا فتنہ سمجھوں۔؟''

## خطبہ نمبر 164:

### و من خطبة له يحث الناس على التقوى

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْحَمْدَ مِفْتَاحًا لِذِکْرِهٖ وَ سَبَبًا لِلْمَزِیْدِ مِنْ فَضْلِهٖ وَ دَلِیْلًا عَلٰی اٰلَائِهٖ وَ عَظَمَتِهٖ

عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ الدَّهْرَ یَجْرِیْ بِالْبَاقِیْنَ کَجَرْیِهٖ بِالْمَاضِیْنَ لَا یَعُوْدُ مَا قَدْ وَلّٰی مِنْهُ وَ لَا یَبْقٰی سَرْمَدًا مَا فِیْهِ، اٰخِرُ فَعَالِهٖ کَاَوَّلِهٖ مُتَشَابِهَةٌ اُمُوْرُهٗ مُتَظَاهِرَةٌ اَعْلَامُهٗ، فَکَاَنَّکُمْ بِالسَّاعَةِ تَحْدُوْکُمْ حَدْوَ الزَّاجِرِ بِشَوْلِهٖ فَمَنْ شَغَلَ نَفْسَهٗ بِغَیْرِ نَفْسِهٖ تَحَیَّرَ فِی الظُّلُمَاتِ وَ ارْتَبَکَ فِی الْهَلَکَاتِ وَ مَدَّتْ بِهٖ شَیَاطِیْنُهٗ

فِيْ طُغْيَانِهِ وَ زَيَّنَتْ لَهُ سَيِّءَ اَعْمَالِهِ، فَالْجَنَّةُ غَايَةُ السَّابِقِينَ وَ النَّارُ غَايَةُ الْمُفَرِّطِينَ.

اِعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ، اَنَّ التَّقْوٰى دَارُ حِصْنٍ عَزِيزٍ وَ الْفُجُورَ دَارُ حِصْنٍ ذَلِيلٍ لَا يَمْنَعُ اَهْلَهُ وَ لَا يُحْرِزُ مَنْ لَجَاَ اِلَيْهِ اَلَا وَ بِالتَّقْوٰى تُقْطَعُ حُمَةُ الْخَطَايَا وَ بِالْيَقِينِ تُدْرَكُ الْغَايَةُ الْقُصْوٰى.

عِبَادَ اللّٰهِ، اللّٰهَ اللّٰهَ فِي اَعَزِّ الْاَنْفُسِ عَلَيْكُمْ وَ اَحَبِّهَا اِلَيْكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْضَحَ لَكُمْ سَبِيلَ الْحَقِّ وَ اَنَارَ طُرُقَهُ فَشِقْوَةٌ لَازِمَةٌ اَوْ سَعَادَةٌ دَائِمَةٌ فَتَزَوَّدُوْا فِيْ اَيَّامِ الْفَنَاءِ لِاَيَّامِ الْبَقَاءِ. قَدْ دُلِلْتُمْ عَلَى الزَّادِ وَ اُمِرْتُمْ بِالظَّعْنِ وَ حُثِثْتُمْ عَلَى الْمَسِيرِ فَاِنَّمَا اَنْتُمْ كَرَكْبٍ وُقُوفٍ لَا يَدْرُونَ مَتٰى يُؤْمَرُوْنَ بِالسَّيْرِ.

اَلَا فَمَا يَصْنَعُ بِالدُّنْيَا مَنْ خُلِقَ لِلْاٰخِرَةِ؟ وَ مَا يَصْنَعُ بِالْمَالِ مَنْ عَمَّا قَلِيلٍ يُسْلَبُهُ وَ تَبْقٰى عَلَيْهِ تَبِعَتُهُ وَ حِسَابُهُ؟!

عِبَادَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَيْسَ لِمَا وَعَدَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ مَتْرَكٌ، وَ لَا فِيمَا نَهٰى عَنْهُ مِنَ الشَّرِّ مَرْغَبٌ.

عِبَادَ اللّٰهِ احْذَرُوا يَوْمًا تُفْحَصُ فِيهِ الْاَعْمَالُ، وَ يَكْثُرُ فِيهِ الزِّلْزَالُ وَ تَشِيبُ فِيهِ الْاَطْفَالُ.

اِعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ، اَنَّ عَلَيْكُمْ رَصَدًا مِنْ اَنْفُسِكُمْ وَ عُيُونًا مِنْ جَوَارِحِكُمْ وَ حُفَّاظَ صِدْقٍ يَحْفَظُونَ اَعْمَالَكُمْ وَ عَدَدَ اَنْفَاسِكُمْ، لَا تَسْتُرُكُمْ مِنْهُمْ ظُلْمَةُ لَيْلٍ دَاجٍ وَ لَا يُكِنُّكُمْ مِنْهُمْ بَابٌ ذُو رِتَاجٍ وَ اِنَّ غَدًا مِنَ الْيَوْمِ قَرِيبٌ.

يَذْهَبُ الْيَوْمُ بِمَا فِيهِ وَ يَجِيءُ الْغَدُ لَاحِقًا بِهِ فَكَاَنَّ كُلَّ امْرِءٍ مِنْكُمْ قَدْ بَلَغَ مِنَ الْاَرْضِ مَنْزِلَ وَحْدَتِهِ وَ مَخَطَّ حُفْرَتِهِ فَيَا لَهُ مِنْ بَيْتِ وَحْدَةٍ وَ مَنْزِلِ وَحْشَةٍ وَ مُفْرَدِ غُرْبَةٍ اَوَ كَاَنَّ الصَّيْحَةَ قَدْ اَتَتْكُمْ وَ السَّاعَةَ قَدْ غَشِيَتْكُمْ وَ بَرَزْتُمْ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ قَدْ زَاحَتْ عَنْكُمُ الْاَبَاطِيلُ وَ اضْمَحَلَّتْ عَنْكُمُ الْعِلَلُ وَ اسْتَحَقَّتْ بِكُمُ الْحَقَائِقُ وَ صَدَرَتْ بِكُمُ الْاُمُورُ مَصَادِرَهَا فَاتَّعِظُوا بِالْعِبَرِ وَ اعْتَبِرُوا بِالْغِيَرِ، وَ انْتَفِعُوا بِالنُّذُرِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 164:

# حرص تقویٰ

### حمد اور فضل و کرم میں اضافہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو تقویٰ پر آمادہ کرتے ہوئے فرمایا:

شکر ہے اس خدا کا جس نے اپنی حمد کو اپنی یاد کی کلید اپنے فضل و کرم میں اضافہ کا ذریعہ اور اپنی نعمت وعظمت کی دلیل قرار دیا ہے۔ بندگان خدا! زمانہ رہ جانے والوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرتا ہے جو جانے والوں کے ساتھ کر چکا ہے کہ نہ چلے جانے والا واپس آتا ہے اور نہ رہ جانے والا دوام حاصل کر سکتا ہے۔ اس کا آخری طریقہ بھی پہلے ہی جیسا ہوتا ہے۔ اس کے تمام معاملات ایک جیسے اور تمام پرچم ایک دوسرے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ گویا تم قیامت کی زد پر ہو اور وہ تم کو اسی طرح ہنکا کر لے جا رہی ہے جس طرح للکارنے والا اونٹنیوں کو لے جاتا ہے۔

## نفس کی اصلاح:

جو اپنے نفس کو اپنی اصلاح کے بجائے دیگر امور میں مشغول کر دیتا ہے وہ تاریکیوں میں سرگرداں رہ جاتا ہے اور ہلاکتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ شیاطین اسے سرکشی میں کھینچ لے جاتے ہیں اور اس کے برے اعمال کو آراستہ بنا کر پیش کر دیتے ہیں۔

## سبقت کرنے والوں اور کوتاہیاں کرنے والوں کی مختلف منازل:

یاد رکھو! جنت سبقت کرنے والوں کی آخری منزل ہے اور جہنم کوتاہی کرنے والوں کا آخری ٹھکانا۔

## عزت کا محفوظ قلعہ:

بندگان خدا! یاد رکھو کہ تقویٰ عزت کا ایک محفوظ ترین قلعہ ہے اور فسق و فجور ذلت کا بدترین ٹھکانہ ہے جو نہ اپنے اہل کو بچا سکتا ہے اور نہ پناہ مانگنے والوں کو پناہ دے سکتا ہے۔ یاد رکھو تقویٰ ہی سے گناہوں کے ڈنک کاٹے جاتے ہیں اور یقین ہی سے بلند ترین منزل حاصل کی جاتی ہے۔

## دائمی شقاوت اور ابدی سعادت:

بندگان خدا! اپنے عزیز ترین نفس کے بارے میں اللہ کو یاد رکھو کہ اس نے تمہارے لئے راہ حق کو واضح کر دیا ہے اور اس کے راستوں کو منور بنا دیا ہے۔ پھر یا دائمی شقاوت ہے یا ابدی سعادت۔ مناسب یہ ہے کہ فنا کے گھر سے بقا کے گھر کا سامان فراہم کر لو۔ زاد راہ تمہیں بتا دیا گیا ہے اور کوچ کا حکم دیا جا چکا ہے اور سفر پر آمادہ کیا جا چکا ہے۔ تم سر راہ ٹھہرے ہوئے قافلہ کے مانند ہو جسے یہ نہیں معلوم ہے کہ کب حکم سفر دے دیا جائے گا۔

## جو آخرت کے لیے بنایا گیا ہے:

ہوشیار ہو جاؤ! جو آخرت کے لئے بنایا گیا ہے وہ دنیا کو لے کر کیا کرے گا اور جس سے مال عنقریب چھن جانے والا ہے وہ مال سے دل لگا کر کیا کرے گا جب کہ اس کے اثرات اور حسابات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

بندگان خدا! یاد رکھو خدا نے جس بھلائی کا وعدہ کیا ہے اسے چھوڑا نہیں جا سکتا اور جس برائی سے روکا ہے اس کی خواہش

نہیں کی جا سکتی۔

## اعمال کی جانچ پڑتال:

بندگان خدا! اس دن سے ڈرو جب اعمال کی جانچ پڑتال ہو جائے گی اور زلزلوں کی بہتات ہو گی کہ بچے تک بوڑھے ہو جائیں گے۔

## اعضاو جوارح کی جاسوسی:

یاد رکھو! اے بندگان خدا! کہ تم پر تمہارے ہی نفس کو نگران بنایا گیا ہے اور تمہارے اعضاو جوارح تمہارے لئے جاسوسوں کا کام کر رہے ہیں اور کچھ بہترین محافظ ہیں جو تمہارے اعمال اور تمہاری سانسوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ان سے نہ کسی تاریک رات کی تاریکی چھپ سکتی ہے اور نہ بند دروازے ان سے اوجھل ہو سکتے ہیں۔ اور کل آنے والا دن آج سے بہت قریب ہے۔

## تنہائی کی منزل:

آج کا دن اپنا ساز و سامان لے کر چلا جائے گا اور کل کا دن اس کے پیچھے آ رہا ہے۔ گویا ہر شخص زمین میں اپنی تنہائی کی منزل اور گڑھے کے نشان تک پہنچ چکا ہے۔ ہائے وہ تنہائی کا گھر وحشت کی منزل اور غربت کا مکان۔ گویا کہ آواز تم تک پہنچ چکی ہے اور قیامت تمہیں اپنے گھیرے میں لے چکی ہے اور تمہیں آخری فیصلے کے لئے قبروں سے نکالا جا چکا ہے۔ جہاں تمام باطل باتیں ختم ہو چکی ہیں اور تمام حیلے بہانے کمزور پڑ چکے ہیں، حقائق ثابت ہو چکے ہیں اور امور پلٹ کر اپنی منزل پر آ گئے ہیں۔ لہٰذا عبرتوں سے نصیحت حاصل کرو۔ تغیرات زمانہ سے عبرت کا سامان فراہم کرو اور پھر ڈرانے والے کی نصیحت سے فائدہ اٹھاؤ۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 165:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَرْسَلَهُ عَلٰى حِيْنِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ طُوْلِ هَجْعَةٍ مِنَ الْاُمَمِ وَ انْتِقَاضٍ مِنَ الْمُبْرَمِ فَجَاءَهُمْ بِتَصْدِيْقِ الَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ النُّوْرِ الْمُقْتَدٰى بِهٖ، ذٰلِكَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَنْطِقُوْهُ وَ لَنْ يَنْطِقَ وَ لٰكِنْ اُخْبِرُكُمْ عَنْهُ اَلَا اِنَّ فِيْهِ عِلْمَ مَا يَاْتِیْ وَ الْحَدِيْثَ عَنِ الْمَاضِیْ وَ دَوَاءَ دَائِكُمْ وَ نَظْمَ مَا بَيْنَكُمْ۔

## مِنْهَا:

فَعِنْدَ ذٰلِكَ لَا يَبْقٰى بَيْتُ مَدَرٍ وَ لَا وَبَرٍ إِلَّا وَ اَدْخَلَهُ الظَّلَمَةُ تَرْحَةً وَ اَوْلَجُوا فِيهِ نِقْمَةً فَيَوْمَئِذٍ لَا يَبْقٰى لَهُمْ فِي السَّمَآءِ عَاذِرٌ وَ لَا فِي الْاَرْضِ نَاصِرٌ اَصْفَيْتُمْ بِالْاَمْرِ غَيْرَ اَهْلِهِ وَ اَوْرَدْتُمُوهُ غَيْرَ مَوْرِدِهِ وَ سَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِمَّنْ ظَلَمَ مَاْكَلًا بِمَاْكَلٍ وَ مَشْرَبًا بِمَشْرَبٍ مِنْ مَطَاعِمِ الْعَلْقَمِ وَ مَشَارِبِ الصَّبِرِ وَ الْمَقِرِ وَ لِبَاسِ شِعَارِ الْخَوْفِ وَ دِثَارِ السَّيْفِ وَ إِنَّمَا هُمْ مَطَايَا الْخَطِيئَاتِ وَ زَوَامِلُ الْآثَامِ، فَاُقْسِمُ ثُمَّ اُقْسِمُ لَتَنْخَمَنَّهَا اُمَيَّةُ مِنْ بَعْدِي كَمَا تُلْفَظُ النُّخَامَةُ، ثُمَّ لَا تَذُوقُهَا وَ لَا تَطْعَمُ بِطَعْمِهَا اَبَدًا مَا كَرَّ الْجَدِيدَانِ.

## خطبہ نمبر 165:

# انتقام الٰہی

### نبی وقرآن:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت رسول ﷺ بنا کر بھیجا جب کہ رسولوں کا سلسلہ رکا ہوا تھا اور اُمتیں مدت سے پڑی سو رہی تھیں اور دین کی مضبوط رسی کے بل کھل چکے تھے چنانچہ آپ اُن کے پاس پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی کتاب اور ایک ایسا نور لے کر آئے کہ جس کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ قرآن ہے۔ اس کی طرف سے خبر دیتا ہوں کہ اس میں آئندہ کی معلومات گذشتہ واقعات اور تمہاری بیماریوں کا چارہ اور تمہارے باہمی تعلقات کی شیرازہ بندی ہے۔

### آسمان میں عذر خواہ......زمین میں مددگار:

اس وقت کوئی پختہ گھر اور کوئی اونی خیمہ ایسا نہ بچے گا کہ جس میں ظالم غم وحزن کو داخل نہ کریں اور سختیوں کو اُس کے اندر نہ پہنچائیں وہ دن ایسا ہوگا کہ آسمان میں تمہارا کوئی عذر خواہ اور زمین میں کوئی تمہارا امدادگار نہ رہے گا۔ تم نے امر خلافت کے لیے نااہلوں کو چن لیا اور ایسی جگہ پر سے لا اتارا کہ جو اس کے اُترنے کی جگہ نہ تھی۔

### ظلم کا بدلہ:

عنقریب اللہ ظلم ڈھانے والوں سے بدلہ لے گا۔ کھانے کے بدلے میں کھانے کا اور پینے کے بدلے میں پینے کا یوں کہ انہیں کھانے کے لیے حنظل اور پینے کے لیے ایلوا اور زہر ہلاہل دیا جائے گا اور ان کا اندرونی لباس خوف اور بیرونی

پہناوا تلوار ہوگا۔ وہ گناہوں کی سواریاں اور خطاؤں کے باربردار اونٹ ہیں۔ میں قسم پر قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے بعد بنی اُمیہ کو یہ خلافت اس طرح تھوک دینا پڑے گی جس طرح بلغم تھوکا جاتا ہے پھر جب تک دن رات کا چکر چلتا رہے گا وہ اس کا ذائقہ نہ چکھیں گے اور نہ اس کا مزا اُٹھا سکیں گے۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 166:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ لَقَدْ اَحْسَنْتُ جِوَارَكُمْ، وَ اَحَطْتُ بِجُهْدِى مِنْ وَرَآئِكُمْ، وَ اَعْتَقْتُكُمْ مِنْ رِبَقِ الذُّلِّ وَ حَلَقِ الضَّيْمِ شُكْرًا مِنِّى لِلْبِرِّ الْقَلِيلِ وَ اِطْرَاقًا عَمَّا اَدْرَكَهُ الْبَصَرُ وَ شَهِدَهُ الْبَدَنُ مِنَ الْمُنْكَرِ الْكَثِيرِ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر 166:**

## فلاح عوام کے لیے کوششیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے تمہارا پڑوس اچھا بنایا اور اپنی کوشش بھر تمہارے پس پشت (تمہیں جتلائے بغیر) تمہاری حفاظت میں اپنی پوری کوشش صرف کردی' اور تمہیں ذلت و خواری کی جکڑ بندیوں اور ظلم و ستم کے حلقوں سے رہائی دلائی۔ یہ تمہاری معمولی سی نیکی کا شکر و سپاس تھا' اور تمہاری بہت زیادہ زشت کاری سے چشم پوشی اور درگزر (جسے میں نے دیکھا اور جو میرے سامنے واقع ہوئی)۔

**خطبہ نمبر 167:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اِبْتَعَثَهُ بِالنُّورِ الْمُضِيءِ وَ الْبُرْهَانِ الْجَلِيِّ وَ الْمِنْهَاجِ الْبَادِى وَ الْكِتَابِ الْهَادِى اُسْرَتُهُ خَيْرُ اُسْرَةٍ وَ شَجَرَتُهُ خَيْرُ شَجَرَةٍ، اَغْصَانُهَا مُعْتَدِلَةٌ وَ ثِمَارُهَا مُتَهَدِّلَةٌ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَ هِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ، عَلَا بِهَا ذِكْرُهُ وَ امْتَدَّ مِنْهَا صَوْتُهُ، اَرْسَلَهُ بِحُجَّةٍ كَافِيَةٍ وَ مَوْعِظَةٍ شَافِيَةٍ وَ دَعْوَةٍ مُتَلَافِيَةٍ، اَظْهَرَ بِهِ الشَّرَآئِعَ الْمَجْهُولَةَ وَ قَمَعَ بِهِ الْبِدَعَ الْمَدْخُولَةَ وَ بَيَّنَ بِهِ الْاَحْكَامَ الْمَفْصُولَةَ فَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا تَتَحَقَّقْ شِقْوَتُهُ وَ تَنْفَصِمْ عُرْوَتُهُ وَ تَعْظُمْ كَبْوَتُهُ وَ يَكُنْ مَآبُهُ اِلَى الْحُزْنِ الطَّوِيلِ وَ الْعَذَابِ

الْوَبِيلِ.

وَ اَتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكُّلَ الْإِنَابَةِ إِلَيْهِ وَ اَسْتَرْشِدُهُ السَّبِيلَ الْمُؤَدِّيَةَ إِلَى جَنَّتِهِ، الْقَاصِدَةَ إِلَى مَحَلِّ رَغْبَتِهِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ طَاعَتِهِ، فَإِنَّهَا النَّجَاةُ غَداً وَ الْمَنْجَاةُ اَبَداً، رَهَّبَ فَأَبْلَغَ وَ رَغَّبَ فَأَسْبَغَ وَ وَصَفَ لَكُمُ الدُّنْيَا وَ انْقِطَاعَهَا وَ زَوَالَهَا وَ انْتِقَالَهَا، فَأَعْرِضُوا عَمَّا يُعْجِبُكُمْ فِيهَا لِقِلَّةِ مَا يَصْحَبُكُمْ مِنْهَا، اَقْرَبُ دَارٍ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ وَ اَبْعَدُهَا مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، فَغُضُّوا عَنْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ غُمُومَهَا وَ اَشْغَالَهَا، لِمَا قَدْ اَيْقَنْتُمْ بِهِ مِنْ فِرَاقِهَا وَ تَصَرُّفِ حَالَاتِهَا، فَاحْذَرُوهَا حَذَرَ الشَّفِيقِ النَّاصِحِ وَ الْمُجِدِّ الْكَادِحِ وَ اعْتَبِرُوا بِمَا قَدْ رَاَيْتُمْ مِنْ مَصَارِعِ الْقُرُونِ قَبْلَكُمْ، قَدْ تَزَايَلَتْ اَوْصَالُهُمْ وَ زَالَتْ اَبْصَارُهُمْ وَ اَسْمَاعُهُمْ وَ ذَهَبَ شَرَفُهُمْ وَ عِزُّهُمْ وَ انْقَطَعَ سُرُورُهُمْ وَ نَعِيمُهُمْ، فَبُدِّلُوا بِقُرْبِ الْاَوْلَادِ فَقْدَهَا وَ بِصُحْبَةِ الْاَزْوَاجِ مُفَارَقَتَهَا، لَا يَتَفَاخَرُونَ وَ لَا يَتَنَاسَلُونَ وَ لَا يَتَزَاوَرُونَ وَ لَا يَتَحَاوَرُونَ، فَاحْذَرُوا عِبَادَ اللّٰهِ حَذَرَ الْغَالِبِ لِنَفْسِهِ، الْمَانِعِ لِشَهْوَتِهِ، النَّاظِرِ بِعَقْلِهِ، فَإِنَّ الْاَمْرَ وَاضِحٌ وَ الْعَلَمَ قَائِمٌ وَ الطَّرِيقَ جَدَدٌ وَ السَّبِيلَ قَصْدٌ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 167:

# اہل قبور کی حالت زار

### نبی کریم کا چارسو بول بالا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو چمکتے ہوئے نور روشن دلیل کھلی ہوئی راہ شریعت اور ہدایت دینے والی کتاب کے ساتھ بھیجا ان کا قوم وقبیلہ بہترین قوم وقبیلہ اور شجرہ بہترین شجرہ ہے کہ جس کی شاخیں سیدھی اور پھل جھکے ہوئے ہیں۔ اُن کا مولد مکہ اور ہجرت کا مقام مدینہ ہے کہ جہاں سے آپ کے نام کا بول بالا ہوا۔ اور آپ کا اعلان (چارسو) پھیلا۔

### جہالتوں کی تلافی کرنے والا پیغام:

اللہ نے آپ کو مکمل دلیل شفا بخش نصیحت اور پہلی جہالتوں کی تلافی کرنے والا پیغام دے کر بھیجا اور ان کے ذریعہ سے شریعت کی نامعلوم راہیں آشکارا کیں اور غلط سلط بدعتوں کا قلع قمع کیا اور قرآن وسنت میں بیان کئے ہوئے احکام واضح

کیے۔

## مسلمہ بد بخت:

اب جو شخص بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے تو اس کی بدبختی مسلم اس کا شیرازہ درہم برہم اور اس کا منہ کے بل گرنا سخت و ناگزیر اور انجام طویل حزن اور مہلک عذاب ہے۔ میں اللہ پر بھروسا رکھتا ہوں ایسا بھروسا کہ جس میں ہمہ تن اس کی طرف توجہ ہے اور ایسے راستے کی ہدایت چاہتا ہوں کہ جو اُس کی جنت تک پہنچانے والا اور منزل مطلوب کی طرف بڑھنے والا ہے۔

## نجات کی دائمی و ابدی منزل:

اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ ہی کل رستگاری (کا وسیلہ) اور نجات کی منزل دائمی ہوگا۔ اُس نے اپنے عذاب سے ڈرایا تو سب کو خبردار کر دیا۔ اور جنت کی رغبت دلائی تو اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑی دنیا اور اس کے فنا و زوال اور اس کے پلٹ جانے کو کھول کر بیان کیا۔ جو چیزیں اس دنیا سے تمہیں اچھی معلوم ہوتی ہیں اُن سے پہلو بچائے رکھو۔ کیونکہ ان میں سے ساتھ جانے والی تو بہت ہی تھوڑی ہیں۔ دنیا کی منزل اللہ کی ناراضگیوں سے قریب اور اس کی رضا مندیوں سے دور ہے۔ اللہ کے بندو اس کی فکروں اور اس کے دھندوں سے آنکھیں بند کر لو اس لیے کہ تمہیں یقین ہے کہ آخر یہ جدا ہو جانے والی ہے اور اس کے حالات پلٹا کھانے والے ہیں۔

## دنیا سے ایسے خوف کھاؤ:

اس دنیا سے اس طرح خوف کھاؤ جس طرح کوئی ڈرنے والا اور اپنے نفس کا خیر خواہ اور جانفشانی کے ساتھ کوشش کرنے والا ڈرتا ہے۔ تم نے اپنے سے پہلے لوگوں کے جوگرنے کی جگہیں دیکھی ہیں ان سے عبرت حاصل کرو کہ اُن کے جوڑ الگ الگ ہو گئے۔ نہ ان کی آنکھیں رہیں اور نہ کان۔ اُن کا شرف و وقار مٹ گیا اُن کی مسرتیں اور نعمتیں جاتی رہیں اور بال بچوں کے قرب کے بجائے علیحدگی اور بیویوں سے ہم نشینی کے بجائے اُن سے جدائی ہوگئی۔ اب نہ وہ فخر کرتے ہیں اور نہ اُن کے اولاد ہوتی ہے نہ ایک دوسرے سے ملتے ملاتے ہیں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمسایہ بن کر رہتے ہیں۔

## قائم نشانات:

اے اللہ کے بندو! ڈرو جس طرح اپنے نفس پر قابو پا لینے والا اور اپنی خواہشوں کو دبانے والا اور چشم بصیرت سے دیکھنے والا ڈرتا ہے کیونکہ ہر چیز واضح ہو چکی ہے۔ نشانات قائم ہیں راستہ ہموار ہے اور راہ سیدھی ہے۔

☆☆☆

خطبہ نمبر 168:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَمْرُهُ قَضَاءٌ وَ حِكْمَةٌ وَ رِضَاهُ اَمَانٌ وَ رَحْمَةٌ، يَقْضِيْ بِعِلْمٍ وَ يَعْفُوْ بِحِلْمٍ.

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا تَأْخُذُ وَ تُعْطِي وَ عَلٰى مَا تُعَافِي وَ تَبْتَلِي حَمْدًا يَكُوْنُ اَرْضَى الْحَمْدِ لَكَ وَ اَحَبَّ الْحَمْدِ اِلَيْكَ وَ اَفْضَلَ الْحَمْدِ عِنْدَكَ حَمْدا يَمْلأُ مَا خَلَقْتَ وَ يَبْلُغُ مَا اَرَدْتَ، حَمْدا لَا يُحْجَبُ عَنْكَ وَ لَا يُقْصَرُ دُوْنَكَ حَمْدا لَا يَنْقَطِعُ عَدَدُهُ وَ لَا يَفْنٰى مَدَدُهُ فَلَسْنَا نَعْلَمُ كُنْهَ عَظَمَتِكَ اِلا اَنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَ لَا نَوْمٌ لَمْ يَنْتَهِ اِلَيْكَ نَظَرٌ وَ لَمْ يُدْرِكْكَ بَصَرٌ.

اَدْرَكْتَ الْاَبْصَارَ وَ اَحْصَيْتَ الْاَعْمَالَ وَ اَخَذْتَ بِالنَّوَاصِي وَ الْاَقْدَامِ وَ مَا الَّذِيْ نَرٰى مِنْ خَلْقِكَ وَ نَعْجَبُ لَهُ مِنْ قُدْرَتِكَ وَ نَصِفُهُ مِنْ عَظِيْمِ سُلْطَانِكَ وَ مَا تَغَيَّبَ عَنَّا مِنْهُ وَ قَصُرَتْ اَبْصَارُنَا عَنْهُ وَ انْتَهَتْ عُقُوْلُنَا دُوْنَهُ وَ حَالَتْ سُتُوْرُ الْغُيُوْبِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ اَعْظَمُ.

فَمَنْ فَرَّغَ قَلْبَهُ وَ اَعْمَلَ فِكْرَهُ لِيَعْلَمَ كَيْفَ اَقَمْتَ عَرْشَكَ وَ كَيْفَ ذَرَاْتَ خَلْقَكَ وَ كَيْفَ عَلَّقْتَ فِي الْهَوَا سَمَاوَاتِكَ وَ كَيْفَ مَدَدْتَ عَلٰى مَوْرِ الْمَا اَرْضَكَ رَجَعَ طَرْفُهُ حَسِيرا وَ عَقْلُهُ مَبْهُوْرا وَ سَمْعُهُ وَالِها وَ فِكْرُهُ حَائِرا

## مِنْهَا

يَدَّعِي بِزَعْمِهِ اَنَّهُ يَرْجُو اللّٰهَ ! كَذَبَ وَ الْعَظِيْمِ اِمَا بَالُهُ لَا يَتَبَيَّنُ رَجَاؤُهُ فِي عَمَلِهِ، فَكُلُّ مَنْ رَجَا عُرِفَ رَجَاؤُهُ فِي عَمَلِهِ وَ كُلُّ رَجَا اِلا رَجَا اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّهُ مَدْخُوْلٌ وَ كُلُّ خَوْفٍ مُحَقَّقٌ اِلا خَوْفَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ مَعْلُوْلٌ، يَرْجُو اللّٰهَ فِي الْكَبِيْرِ وَ يَرْجُو الْعِبَادَ فِي الصَّغِيْرِ، فَيُعْطِي الْعَبْدَ مَا لَا يُعْطِي الرَّبَّ، فَمَا بَالُ اللّٰهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ يُقَصَّرُ بِهِ عَمَّا يُصْنَعُ بِهِ لِعِبَادِهِ؟ اَتَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ فِي رَجَائِكَ لَهُ كَاذِبا، اَوْ تَكُوْنَ لَا تَرَاهُ لِلرَّجَا مَوْضِعا؟ وَ كَذٰلِكَ اِنْ هُوَ خَافَ عَبْدا مِنْ عَبِيْدِهِ اَعْطَاهُ مِنْ خَوْفِهِ مَا لَا يُعْطِي رَبَّهُ، فَجَعَلَ خَوْفَهُ مِنَ الْعِبَادِ نَقْدا وَ خَوْفَهُ مِنْ خَالِقِهِ ضِمَارا وَ وَعْدا وَ كَذٰلِكَ مَنْ عَظُمَتِ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ وَ كَبُرَ مَوْقِعُهَا مِنْ قَلْبِهِ، آثَرَهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْقَطَعَ اِلَيْهَا وَ صَارَ عَبْدا لَهَا.

وَ لَقَدْ كَانَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَافٍ لَكَ فِي الْاُسْوَةِ وَ دَلِيْلٌ لَكَ عَلٰى ذَمِّ الدُّنْيَا وَ عَيْبِهَا وَ كَثْرَةِ مَخَازِيْهَا وَ مَسَاوِيْهَا، اِذْ قُبِضَتْ عَنْهُ اَطْرَافُهَا وَ وُطِّئَتْ لِغَيْرِهِ اَكْنَافُهَا وَ فُطِمَ عَنْ رَضَاعِهَا وَ زُوِيَ عَنْ زَخَارِفِهَا.

وَ إِنْ شِئْتَ ثَنَّيْتُ بِمُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِه حَيْثُ إِذْ يَقُولُ: رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ، وَ اللَّهِ مَا سَأَلَهُ إِلا خُبْزًا يَأْكُلُهُ، لِأَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ بَقْلَةَ الْأَرْضِ وَ لَقَدْ كَانَتْ خُضْرَةُ الْبَقْلِ تُرَى مِنْ شَفِيفِ صِفَاقِ بَطْنِهِ لِهُزَالِهِ وَ تَشَذُّبِ لَحْمِهِ.

وَ إِنْ شِئْتَ ثَلَّثْتُ بِدَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِه صَاحِبِ الْمَزَامِيرِ وَ قَارِءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَقَدْ كَانَ يَعْمَلُ سَفَائِفَ الْخُوصِ بِيَدِهِ وَ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ: أَيُّكُمْ يَكْفِينِي بَيْعَهَا؟ وَ يَأْكُلُ قُرْصَ الشَّعِيرِ مِنْ ثَمَنِهَا.

وَ إِنْ شِئْتَ قُلْتُ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ع فَلَقَدْ كَانَ يَتَوَسَّدُ الْحَجَرَ وَ يَلْبَسُ الْخَشِنَ وَ يَأْكُلُ الْجَشِبَ وَ كَانَ إِدَامُهُ الْجُوعَ وَ سِرَاجُهُ بِاللَّيْلِ الْقَمَرَ وَ ظِلَالُهُ فِي الشِّتَآ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا وَ فَاكِهَتُهُ وَ رَيْحَانُهُ مَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ لِلْبَهَائِمِ وَ لَمْ تَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ تَفْتِنُهُ وَ لَا وَلَدٌ يَحْزُنُهُ وَ لَا مَالٌ يَلْفِتُهُ وَ لَا طَمَعٌ يُذِلُّهُ، دَابَّتُهُ رِجْلَاهُ وَ خَادِمُهُ يَدَاهُ.

فَتَأَسَّ بِنَبِيِّكَ الْأَطْيَبِ الْأَطْهَرِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِه، فَإِنَّ فِيهِ أُسْوَةً لِمَنْ تَأَسَّى وَ عَزَاءً لِمَنْ تَعَزَّى وَ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ الْمُتَأَسِّي بِنَبِيِّهِ وَ الْمُقْتَصُّ لِأَثَرِهِ، قَضَمَ الدُّنْيَا قَضْمًا وَ لَمْ يُعِرْهَا طَرْفًا أَهْضَمُ أَهْلِ الدُّنْيَا كَشْحًا وَ أَخْمَصُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا بَطْنًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَبْغَضَ شَيْئًا فَأَبْغَضَهُ وَ حَقَّرَ شَيْئًا فَحَقَّرَهُ وَ صَغَّرَ شَيْئًا فَصَغَّرَهُ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِينَا إِلا حُبُّنَا مَا أَبْغَضَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ تَعْظِيمُنَا مَا صَغَّرَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ لَكَفَى بِهِ شِقَاقًا لِلَّهِ وَ مُحَادَّةً عَنْ أَمْرِ اللَّهِ وَ لَقَدْ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِه يَأْكُلُ عَلَى الْأَرْضِ وَ يَجْلِسُ جِلْسَةَ الْعَبْدِ وَ يَخْصِفُ بِيَدِهِ نَعْلَهُ وَ يَرْقَعُ بِيَدِهِ ثَوْبَهُ وَ يَرْكَبُ الْحِمَارَ الْعَارِيَ وَ يُرْدِفُ خَلْفَهُ وَ يَكُونُ السِّتْرُ عَلَى بَابِ بَيْتِهِ فَتَكُونُ فِيهِ التَّصَاوِيرُ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانَةُ لِإِحْدَى أَزْوَاجِهِ غَيِّبِيهِ عَنِّي، فَإِنِّي إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا وَ زَخَارِفَهَا، فَأَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا بِقَلْبِهِ وَ أَمَاتَ ذِكْرَهَا مِنْ نَفْسِهِ وَ أَحَبَّ أَنْ تَغِيبَ زِينَتُهَا عَنْ عَيْنِهِ لِكَيْلَا يَتَّخِذَ مِنْهَا رِيَاشًا وَ لَا يَعْتَقِدَهَا قَرَارًا وَ لَا يَرْجُوَ فِيهَا مُقَامًا فَأَخْرَجَهَا مِنَ النَّفْسِ وَ أَشْخَصَهَا عَنِ الْقَلْبِ وَ غَيَّبَهَا عَنِ الْبَصَرِ وَ كَذَلِكَ مَنْ أَبْغَضَ شَيْئًا أَبْغَضَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَ أَنْ يُذْكَرَ عِنْدَهُ.

وَ لَقَدْ كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِه مَا يَدُلُّكَ عَلَى مَسَاوِءِ الدُّنْيَا وَ عُيُوبِهَا، إِذْ جَاعَ فِيهَا مَعَ خَاصَّتِهِ وَ زُوِيَتْ عَنْهُ زَخَارِفُهَا مَعَ عَظِيمِ زُلْفَتِهِ، فَلْيَنْظُرْ نَاظِرٌ بِعَقْلِهِ أَأَكْرَمَ اللَّهُ مُحَمَّدًا بِذَلِكَ أَمْ أَهَانَهُ؟ فَإِنْ قَالَ: أَهَانَهُ، فَقَدْ كَذَبَ وَ اللَّهِ الْعَظِيمِ، وَ أَتَى بِالْإِفْكِ الْعَظِيمِ وَ إِنْ قَالَ: أَكْرَمَهُ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهَانَ غَيْرَهُ حَيْثُ بَسَطَ الدُّنْيَا لَهُ وَ زَوَاهَا عَنْ أَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ، فَتَأَسَّى

مُتَاسٍّ بِنَبِيِّهِ وَ اقْتَصَّ اَثَرَهُ وَ وَلَجَ مَوْلِجَهُ وَ اِلَّا فَلَا يَأْمَنِ الْهَلَكَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَمًا لِلسَّاعَةِ وَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ وَ مُنْذِرًا بِالْعُقُوبَةِ، خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا خَمِيصًا وَ وَرَدَ الْآخِرَةَ سَلِيمًا، لَمْ يَضَعْ حَجَرًا عَلَى حَجَرٍ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ وَ اَجَابَ دَاعِيَ رَبِّهِ، فَمَا اَعْظَمَ مِنَّةَ اللّٰهِ عِنْدَنَا حِينَ اَنْعَمَ عَلَيْنَا بِهِ سَلَفًا نَتَّبِعُهُ وَ قَائِدًا نَطَأُ عَقِبَهُ.

وَ اللّٰهِ لَقَدْ رَقَّعْتُ مِدْرَعَتِي هٰذِهِ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا وَ لَقَدْ قَالَ لِي قَائِلٌ: اَلَا تَنْبِذُهَا عَنْكَ؟ فَقُلْتُ: اغْرُبْ عَنِّي (فَعِنْدَ الصَّبَاحِ يَحْمَدُ الْقَوْمُ السُّرَى)۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 168:

# تمام خوبیوں کا مالک

### رضائے الٰہی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا امر فیصلہ کن اور سراپا حکمت ہے اور اس کی رضا مکمل امان اور رحمت ہے۔ وہ اپنے علم سے فیصلہ کرتا ہے اور اپنے علم کی بنا پر معاف کر دیتا ہے۔

### حمد خدا:

پروردگار تیرے لئے ان تمام چیزوں پر حمد ہے جنہیں تو لے لیتا ہے یا عطا کر دیتا ہے اور جن بلاؤں سے نجات دے دیتا ہے یا جن میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ایسی حمد جو تیرے لئے انتہائی پسندیدہ ہو اور محبوب ترین ہو اور بہترین ہو۔

ایسی حمد جو ساری کائنات کو مملو کر دے اور جہاں تک چاہے پہنچ جائے۔ اور ایسی حمد جس کے سامنے نہ کوئی حاجت ہو اور نہ تیری بارگاہ تک پہنچنے سے قاصر ہو۔

وہ حمد جس کا سلسلہ رک نہ سکے اور جس کی مدت تمام نہ ہو سکے ہم تیری عظمت کی حقیقت سے باخبر نہیں ہیں لیکن یہ جانتے ہیں کہ تو ہمیشہ زندہ ہے اور ہر شے تیرے ارادہ سے قائم ہے۔ تیرے لئے نہ نیند ہے اور نہ اونگھ۔ نہ کوئی نظر تجھ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ کوئی نگاہ تیز ادراک کر سکتی ہے۔ تو نے تمام نگاہوں کا ادراک کر لیا ہے اور تمام اعمال کو شمار کر لیا ہے۔ ہر ایک کی پیشانی اور قدم سب تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔

ہم تیری جس خلقت کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور جس قدرت سے تعجب کر رہے ہیں اور جس عظیم سلطنت کی توصیف کر رہے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے۔ وہ مخلوقات کو ہماری نگاہوں سے غائب ہے اور جہاں تک ہماری نگاہ نہیں پہنچ سکتی اور

جس کے قریب جا کر ہماری عقل ٹھہر گئی ہے اور جہاں غیب کے پردے حائل ہو گئے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ عظیم تر ہے۔لہٰذا جو اپنے دل کو فارغ کر لے اور اپنی فکر کو استعمال کرے تا کہ یہ دریافت کر سکے کہ تو نے اپنے عرش کو کس طرح قائم کیا ہے۔ اپنی مخلوقات کو کس طرح ایجاد کیا ہے اور فضائے بسیط میں کس طرح آسمانوں کو معلق کیا ہے۔اور پانی کی موجوں پر کس طرح زمین کا فرش بچھایا ہے تو اس کی نگاہ تھک کر پلٹ آئے گی اور عقل مدہوش ہو جائے گی اور کان حیران و سراسیمہ ہو جائیں گے اور فکر راستہ گم کر دے گی۔

## پروردگار سے لو لگانا:

بعض افراد کا اپنے زعم ناقص میں یہ دعویٰ ہے کہ وہ رحمت خدا کے امیدوار ہیں حالانکہ خدائے عظیم گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ ان کی امید کی جھلک ان کے اعمال میں نظر نہیں آتی جبکہ ہر امیدوار کی امید اس کے اعمال سے واضح ہو جاتی ہے سوائے پروردگار سے لو لگانے کے کہ یہی امید مشکوک ہے اور اسی طرح ہر خوف ثابت ہو جاتا ہے سوائے خوف خدا کے کہ یہی غیر یقینی ہے۔انسان اللہ سے بڑی بڑی امیدیں رکھتا ہے اور بندوں سے چھوٹی امیدیں رکھتا ہے لیکن بندوں کو وہ سارے آداب و حقوق دے دیتا ہے جو پروردگار کو نہیں دیتا ہے۔تو آخر یہ کیا ہے کہ خدا کے بارے میں اس سلوک سے بھی کوتاہی کی جاتی ہے جو بندوں کے لئے کر دیا جاتا ہے۔کیا تمہیں کبھی اس بات کا خوف پیدا ہوا ہے کہ کہیں تم اپنی امیدوں میں جھوٹے تو نہیں ہو یا تم اسے محل امید ہی نہیں تصور کرتے ہو۔

اسی طرح انسان جب کسی بندہ سے خوفزدہ ہوتا ہے تو اسے وہ سارے حقوق دے دیتا ہے جو پروردگار کو بھی نہیں دیتا گویا بندوں کے خوف کو نقد تصور کرتا ہے اور خوف خدا کو صرف وعدہ اور ٹالنے کی چیز بنا رکھا ہے۔

یہی حال اس شخص کا بھی ہے جس کی نظر میں دنیا عظیم ہوتی ہے اور اس کے دل میں اس کی جگہ بڑی ہوتی ہے تو وہ دنیا کو آخرت پر مقدم کر دیتا ہے۔اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے کو اس کا بندہ بنا دیتا ہے۔

## اطراف دنیا اور نبی کریم ﷺ:

یقیناً رسول اکرم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے اور دنیا کی ذلت اور اس کے عیوب کے لیے بہترین رہنما ہے کہ اس میں ذلت و رسوائی کے مقامات بکثرت پائے جاتے ہیں۔دیکھو اس دنیا کے اطراف حضور سے سمیٹ لئے گئے اور غیروں کے لئے ہموار کر دیئے گئے آپ کو اس کے منافع سے الگ رکھا گیا اور اس کی آرائشوں سے کنارہ کش کر دیا گیا۔

## لقمہ نان:

اور اگر آپ کے علاوہ دوسری مثال چاہتے ہو تو وہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی مثال ہے۔جنہوں نے خدا کی بارگاہ میں گذارش کی کہ پروردگار میں تیری طرف نازل ہونے والے خیر کا محتاج ہوں''لیکن خدا گواہ ہے کہ انہوں نے ایک لقمہ نان کے علاوہ کوئی سوال نہیں کیا۔وہ زمین کی سبزی کھایا کرتے تھے اور اسی لئے ان کے شکم کی نرم و نازک کھال سے سبزی کا رنگ

نظر آیا کرتا تھا کہ وہ انتہائی لاغر ہو گئے تھے اور ان کا گوشت گل گیا تھا۔

## قاری اہل جنت:

تیسری مثال جناب داؤدؑ کی ہے جو صاحب زبور اور قاری اہل جنت تھے۔ مگر وہ اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتوں سے ٹوکریاں بنایا کرتے تھے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے کہ کون ایسا ہے جو مجھے ان کی فروخت کرنے میں مدد دے اور پھر انہیں بیچ کر جو کی روٹیاں کھالیا کرتے تھے۔

## پتھر کا تکیہ:

اس کے بعد چاہو تو میں عیسٰی بن مریم کی زندگی کا حال بیان کروں۔ جو پتھر پر تکیہ کرتے تھے۔ کھردرا لباس پہنتے تھے اور معمولی غذا پر گذارا کیا کرتے تھے۔ ان کے کھانے میں سالن کی جگہ بھوک تھی اور رات میں چراغ کے بدلے چاند کی روشنی تھی۔ سردی میں سایہ کے بدلے مشرق و مغرب کا آسمانی سائبان تھا۔ ان کے میوے اور پھول وہ نباتات تھے جو جانوروں کے کام آتے ہیں ان کے پاس کوئی زوجہ نہ تھی جو انہیں مشغول کر لیتی اور نہ کوئی اولاد تھی جس کا رنج و غم ہوتا اور نہ کوئی مال تھا جو اپنی طرف متوجہ کر لیتا اور نہ کوئی طمع تھی جو ذلت کا شکار بنا دیتی۔ ان کے پیر ان کی سواری تھے اور ان کے ہاتھ ان کے خادم۔

## سامانِ صبر و سکون:

تم لوگ اپنے طیب و طاہر پیغمبر کا اتباع کرو کہ ان کی زندگی میں پیروی کرنے والے کے لئے بہترین نمونہ اور صبر و سکون کے طلبگاروں کے لیے بہترین سامان صبر و سکون ہے۔ اللہ کی نظر میں محبوب ترین بندہ وہ ہے جو اس کے پیغمبر کا اتباع کرے اور ان کے نقش قدم پر قدم آگے بڑھائے۔ انہوں نے دنیا سے صرف مختصر غذا حاصل کی اور اسے نظر بھر کر دیکھا بھی نہیں۔ ساری دنیا میں سب سے زیادہ خالی شکم اور شکم تہی میں بسر کرنے والے وہی تھے ان کے سامنے دنیا پیش کی گئی تو اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یہ دیکھ لیا کہ پروردگار اسے پسند نہیں کرتا ہے تو خود بھی ناپسند کیا اور خدا حقیر سمجھتا ہے تو خود بھی حقیر سمجھا اور اس نے چھوٹا بنا دیا ہے تو خود بھی چھوٹا ہی قرار دیا۔ اور اگر ہم میں اس کے علاوہ کوئی عیب نہ ہوتا کہ ہم خدا اور رسول ﷺ کے مبغوض کو محبوب سمجھنے لگے ہیں اور خدا اور رسول ﷺ کی نگاہ میں صغیر و حقیر کو عظیم سمجھنے لگے ہیں تو یہی عیب خدا کی مخالفت اور اس کے حکم سے انحراف کے لئے کافی تھا۔ دیکھو پیغمبر اکرم ﷺ ہمیشہ زمین پر بیٹھ کر کھاتے تھے۔ غلاموں کے انداز سے بیٹھتے تھے اپنے ہاتھ سے اپنی جوتیاں ٹانکتے تھے۔ اپنے دست مبارک سے اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے۔ بغیر چار جامہ کے سواری پر سوار ہوتے تھے اور کسی نہ کسی کو ساتھ بٹھا بھی لیا کرتے تھے۔

## تصاویر والا پردہ:

ایک مرتبہ اپنے مکان کے دروازہ پر ایسا پردہ دیکھ لیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں تو ایک زوجہ سے فرمایا کہ خبردار اسے

ہٹاؤ۔ میں اس کی طرف دیکھوں گا تو دنیا اور اس کی آرائش یاد آئے گی۔ آپ نے دنیا سے دل سے کنارہ کشی فرمائی اور اس کی یاد کو اپنے دل سے محو کر دیا اور یہ چاہا کہ اس کی زینت نگاہوں سے دور رہے تا کہ نہ بہترین لباس بنائیں اور نہ اسے اپنے دل میں جگہ دیں اور نہ اس دنیا میں کسی مقام کی آرزو کریں۔ آپ نے دنیا کو نفس سے نکال دیا اور دل سے دور کر دیا اور نگاہوں سے بھی غائب کر دیا اور یہی ہر انسان کا اصول ہے کہ جس چیز کو ناپسند کرتا ہے اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا اور اس کے ذکر کو بھی ناپسند کرتا ہے۔

یقیناً رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں وہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں جو دنیا کے عیوب اور اس کی خرابیوں کی نشاندہی کر سکتی ہیں کہ آپ نے اپنے گھر والوں سمیت بھوکا رہنا گوارا کیا ہے اور خدا کی بارگاہ میں انتہائی تقرب کے باوجود دنیا کی زینتوں کو آپ سے الگ رکھا گیا ہے۔

اب ہر انسان کو نگاہ عقل سے دیکھنا چاہئے اور یہ سوچنا چاہئے کہ اس صورت حال اور اس طرح کی زندگی سے پروردگار نے اپنے پیغمبر کو عزت دی ہے یا انہیں ذلیل بنایا ہے۔ اگر کسی کا خیال یہ ہے کہ ذلیل بنایا ہے تو وہ جھوٹا اور افترا پرداز ہے اور اگر احساس یہ ہے کہ عزت دی ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اگر اللہ نے ان کے لئے دنیا کو فرش کر دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو ذلیل بنا دیا ہے کہ اپنے قریب ترین بندہ سے اسے دور رکھا تھا۔

## تعمیر کے لیے پتھر پر پتھر:

اب ہر شخص کو رسول اکرم ﷺ کی اتباع کرنا چاہئے۔ ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اور ان کی منزل پر قدم رکھنا چاہئے ورنہ ہلاکت سے محفوظ نہ رہ سکے گا۔ پروردگار نے پیغمبر اسلام کو قرب قیامت کی علامت، جنت کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنایا ہے۔ وہ دنیا سے بھوکے چلے گئے لیکن آخر میں سلامتی کے ساتھ وارد ہوئے۔ انہوں نے تعمیر کے لئے پتھر پر پتھر نہیں رکھا اور دنیا سے رخصت ہو گئے اور اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہہ دی۔ پروردگار کا کتنا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان جیسا رہنما عطا فرمایا ہے جس کا اتباع کیا جائے اور قائد دیا ہے جس کے نقش قدم پر قدم جمائے جائیں۔

## قمیض اسد اللہ:

خدا کی قسم میں نے اس قمیض میں اتنے پیوند لگوائے ہیں کہ اب رفو گر کو دیتے ہوئے شرم آنے لگی ہے۔ مجھ سے ایک شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ اسے پھینک کیوں نہیں دیتے تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ مجھ سے دور ہو جا۔ صبح ہونے کے بعد قوم کو رات میں سفر کرنے کی قدر ہوتی ہے۔"

☆☆☆

خطبہ نمبر 169:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْعِبَادِ، وَ سَاطِحِ الْمِهَادِ، وَ مُسِيلِ الْوِهَادِ، وَ مُخْصِبِ النِّجَادِ، لَيْسَ لِاَوَّلِيَّتِهِ ابْتِدَآءٌ، وَ لَا لِاَزَلِيَّتِهِ انْقِضَآءٌ، هُوَ الْاَوَّلُ لَمْ يَزَلْ، وَالْبَاقِي بِلَا اَجَلٍ، خَرَّتْ لَهُ الْجِبَاهُ، وَ وَحَّدَتْهُ الشِّفَاهُ، حَدَّ الْاَشْيَآءَ عِنْدَ خَلْقِهِ لَهَا إِبَانَةً لَهُ مِنْ شَبَهِهَا، لَا تُقَدِّرُهُ الْاَوْهَامُ بِالْحُدُودِ وَالْحَرَكَاتِ، وَ لَا بِالْجَوَارِحِ وَالْاَدَوَاتِ، لَا يُقَالُ لَهُ: مَتٰى؟ وَ لَا يُضْرَبُ لَهُ اَمَدٌ بِحَتّٰى، اَلظَّاهِرُ لَا يُقَالُ: مِمَّ؟ وَالْبَاطِنُ لَا يُقَالُ: فِيمَ؟ لَا شَبَحٌ فَيَتَقَصّٰى وَ لَا مَحْجُوبٌ فَيُحْوٰى، لَمْ يَقْرُبْ مِنَ الْاَشْيَآءِ بِالْتِصَاقٍ، وَ لَمْ يَبْعُدْ عَنْهَا بِافْتِرَاقٍ، وَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنْ عِبَادِهِ شُخُوصُ لَحْظَةٍ، وَ لَا كُرُورُ لَفْظَةٍ، وَ لَا ازْدِلَافُ رَبْوَةٍ، وَ لَا انْبِسَاطُ خُطْوَةٍ فِي لَيْلٍ دَاجٍ، وَ لَا غَسَقٍ سَاجٍ. يَتَفَيَّاُ عَلَيْهِ الْقَمَرُ الْمُنِيرُ، وَ تَعْقُبُهُ الشَّمْسُ ذَاتُ النُّورِ فِي الْاُفُولِ وَالْكُرُورِ، وَ تَقَلُّبِ الْاَزْمِنَةِ وَالدُّهُورِ، مِنْ إِقْبَالِ لَيْلٍ مُقْبِلٍ، وَ إِدْبَارِ نَهَارٍ مُدْبِرٍ، قَبْلَ كُلِّ غَايَةٍ وَ مُدَّةٍ، وَ كُلِّ إِحْصَآءٍ وَ عِدَّةٍ، تَعَالٰى عَمَّا يَنْحَلُهُ الْمُحَدِّدُونَ مِنْ صِفَاتِ الْاَقْدَارِ، وَ نِهَايَاتِ الْاَقْطَارِ، وَ تَاَثُّلِ الْمَسَاكِنِ، وَ تَمَكُّنِ الْاَمَاكِنِ.

فَالْحَدُّ لِخَلْقِهِ مَضْرُوبٌ، وَ إِلٰى غَيْرِهِ مَنْسُوبٌ.

لَمْ يَخْلُقِ الْاَشْيَآءَ مِنْ اُصُولٍ اَزَلِيَّةٍ، وَ لَا مِنْ اَوَائِلَ اَبَدِيَّةٍ، بَلْ خَلَقَ مَا خَلَقَ فَاَقَامَ حَدَّهُ، وَ صَوَّرَ فَاَحْسَنَ صُورَتَهُ، لَيْسَ لِشَيْءٍ مِنْهُ امْتِنَاعٌ، وَ لَا لَهُ بِطَاعَةِ شَيْءٍ انْتِفَاعٌ، عِلْمُهُ بِالْاَمْوَاتِ الْمَاضِينَ كَعِلْمِهِ بِالْاَحْيَآءِ الْبَاقِينَ، وَ عِلْمُهُ بِمَا فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى كَعِلْمِهِ بِمَا فِي الْاَرَضِينَ السُّفْلٰى.

### مِنْهَا:

اَيُّهَا الْمَخْلُوقُ السَّوِيُّ، وَالْمُنْشَاُ الْمَرْعِيُّ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْحَامِ وَ مُضَاعَفَاتِ الْاَسْتَارِ، بُدِئْتَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ، وَ وُضِعْتَ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ إِلٰى قَدَرٍ مَعْلُومٍ، وَ اَجَلٍ مَقْسُومٍ، تَمُورُ فِي بَطْنِ اُمِّكَ جَنِينًا، لَا تُحِيرُ دُعَآءً، وَ لَا تَسْمَعُ نِدَآءً، ثُمَّ اُخْرِجْتَ مِنْ مَقَرِّكَ إِلٰى دَارٍ لَمْ تَشْهَدْهَا، وَ لَمْ تَعْرِفْ سُبُلَ مَنَافِعِهَا.

فَمَنْ هَدَاكَ لِاجْتِرَارِ الْغِذَآءِ مِنْ ثَدْيِ اُمِّكَ؟ وَ عَرَّفَكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ مَوَاضِعَ طَلَبِكَ وَ إِرَادَتِكَ؟ هَيْهَاتَ، إِنَّ مَنْ يَعْجِزُ عَنْ صِفَاتِ ذِي الْهَيْئَةِ وَالْاَدَوَاتِ فَهُوَ عَنْ صِفَاتِ خَالِقِهِ اَعْجَزُ، وَ مِنْ تَنَاوُلِهِ بِحُدُودِ الْمَخْلُوقِينَ اَبْعَدُ.

## خطبہ نمبر 169:

# اولیت وازلیت ربانی

### ٹیلوں کو سرسبز رکھنے والا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو بندوں کا خلق کرنے والا۔ زمین کا فرش بچھانے والا وادیوں میں پانی کا بہانے والا اور ٹیلوں کا سرسبز وشاداب بنانے والا ہے۔ اس کی اولیت کی کوئی ابتدا نہیں ہے اور اس کی ازلیت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ وہ ابتدا سے ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ وہ باقی ہے اور اس کی بقا کی کوئی مدت نہیں ہے۔ پیشانیاں اس کے سامنے سجدہ ریز اور لب اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے والے ہیں۔

### معینہ حدود:

اس نے تخلیق کے ساتھ ہی ہر شے کے حدود معین کر دئے ہیں تاکہ وہ کسی سے مشابہ نہ ہونے پائیں۔

### انسانی اوہام اور ذات باری تعالیٰ:

انسانی اوہام اس کے لئے حدود وحرکات اور اعضاء وجوارح کا تعین نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب سے ہے اور نہ یہ حد بندی کی جا سکتی ہے کہ کب تک رہے گا۔ وہ ظاہر ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس چیز سے اور باطن ہے لیکن یہ نہیں سوچا جا سکتا ہے کہ کس چیز میں؟ وہ نہ کوئی ڈھانچہ ہے کہ ختم ہو جائے اور نہ کسی حجاب میں ہے کہ محدود ہو جائے۔ ظاہری اتصال کی بنیاد پر اشیا سے قریب نہیں ہے اور جسمانی جدائی کی بنا پر دور نہیں ہے۔ اس کے اوپر بندوں کے حالات میں سے نہ ایک کا جھلکنا مخفی ہے اور نہ الفاظ کا دہرانا۔ نہ بلندی کا دور سے جھلکنا پوشیدہ ہے اور نہ قدم کا آگے بڑھنا۔ نہ اندھیری رات میں اور نہ چھائی ہوئی اندھیاریوں میں جن پر روشن چاند اپنی کرنوں کا سایہ ڈالتا ہے اور روشن آفتاب طلوع وغروب میں اور زمانہ کی ان گردشوں میں جو آنے والی رات کی آمد اور جانے والے دن کے گذرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

### احصاوشمار سے پاک:

وہ ہر انتہا و مدت سے پہلے ہے اور ہر احصاوشمار سے ماورا ہے۔ وہ ان صفات سے بلند تر ہے جنہیں محدود سمجھ لینے والے اس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں چاہے وہ صفتوں کے اندازے ہوں یا اطراف وجوانب کی حدیں۔ مکانات میں قیام ہو یا مساکن میں قرار۔ حد بندی اس کی مخلوقات کے لئے ہے اور اس کی نسبت اس کے غیر کی طرف ہوتی ہے۔ اس نے اشیا کی تخلیق نہ ازلی مواد سے کی ہے اور نہ ابدی مثالوں سے۔ جو کچھ بھی خلق کیا ہے خود خلق کیا ہے اور اس کی حدیں معین کر دی ہیں۔

اور ہر صورت کو حسین بنا دیا ہے۔ کوئی شے بھی اس کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتی اور نہ کسی کی اطاعت میں اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اس کا علم ماضی کے مرنے والے افراد کے بارے میں ویسا ہی ہے جیسا کہ رہ جانے والے زندوں کے بارے میں ہے اور وہ بلند ترین آسمانوں کے بارے میں ویسا ہی علم رکھتا ہے جس طرح کہ پست ترین زمینوں کے بارے میں رکھتا ہے۔

## حقیقت انسان:

اے وہ انسان جسے ہر اعتبار سے درست بنایا گیا ہے اور رحم کے اندھیروں اور پردہ در پردہ ظلمتوں میں مکمل نگرانی کے ساتھ خلق کیا گیا ہے۔ تیری ابتدا خالص مٹی سے ہوئی ہے اور تجھے ایک خاص مرکز میں ایک خاص مدت تک رکھا گیا ہے۔ تو شکم مادر میں اس طرح حرکت کر رہا تھا کہ نہ آواز کا جواب دے سکتا تھا اور نہ کسی آواز کو سن سکتا تھا۔ اس کے بعد تجھے وہاں سے نکال کر اس گھر میں لایا گیا جسے تو نے دیکھا بھی نہیں تھا اور جہاں کے منافع کے راستوں سے باخبر بھی نہیں تھا۔ بتا تجھے پستان مادر سے دودھ حاصل کرنے کی ہدایت کس نے دی ہے اور ضرورت کے وقت موارد طلب و ارادہ کا پتہ کس نے بتایا ہے؟ ہوشیار۔ جو شخص ایک صاحب ہیئت و اعضا مخلوق کی صفات کے پہچاننے سے عاجز ہوگا وہ خالق کی صفات کو پہچاننے سے یقیناً زیادہ عاجز ہوگا اور مخلوقات کے حدود کی ذریعہ اسے حاصل کرنے سے یقیناً دور تر ہوگا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 170:

**وَ مِنْ خطبة له لَمّا اجْتَمَعَ النّاسُ اِلَيْهِ وَ شَكَوْا ما نَقَمُوهُ عَلى عُثْمانَ، وَسَاَلُوهُ مُخاطَبَهُ عَنْهُمْ وَاسْتِعتابَهُ لَهُمْ، فَدَخَلَ عَلى عُثْمانَ فَقالَ:**

اِنَّ النّاسَ وَرَائِي، وَ قَدِ اسْتَسْفَرُونِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ، وَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُولُ لَكَ؟ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا تَجْهَلُهُ، وَ لا اَدُلُّكَ عَلى اَمْرٍ لا تَعْرِفُهُ، اِنَّكَ لَتَعْلَمُ ما نَعْلَمُ، ما سَبَقْنَاكَ اِلَى شَيْءٍ فَنُخْبِرَكَ عَنْهُ، وَ لا خَلَوْنَا بِشَيْءٍ فَنُبَلِّغَكَهُ، وَ قَدْ رَاَيْتَ كَما رَاَيْنا، وَ سَمِعْتَ كَما سَمِعْنا، وَ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَما صَحِبْنَا.

وَ مَا ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ وَ لا ابْنُ الْخَطَّابِ بِاَوْلَى بِعَمَلِ الْحَقِّ مِنْكَ، وَ اَنْتَ اَقْرَبُ اِلَى اَبِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَشِيجَةَ رَحِمٍ مِنْهُمَا، وَ قَدْ نِلْتَ مِنْ صِهْرِهِ مَا لَمْ يَنَالا، فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي نَفْسِكَ فَاِنَّكَ وَاللّٰهِ مَا تُبَصَّرُ مِنْ عَمًى، وَ لا تُعَلَّمُ مِنْ جَهْلٍ، وَ اِنَّ الطُّرُقَ لَوَاضِحَةٌ، وَ اِنَّ اَعْلامَ

الدِّينِ لَقَائِمَةٌ.

فَاعْلَمْ اَنَّ اَفْضَلَ عِبادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ إمَامٌ عادِلٌ هُدِیَ وَ هَدَی، فَاَقامَ سُنَّةً مَعْلُومَةً، وَ اَمَاتَ بِدْعَةً مَجْهُولَةً، وَ إِنَّ السُّنَنَ لَنَيِّرَةٌ لَها اَعْلَامٌ، وَ إِنَّ الْبِدَعَ لَظاهِرَةٌ لَها اَعْلَامٌ، وَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ إِمَامٌ جائِرٌ ضَلَّ وَ ضُلَّ بِهِ، فَاَمَاتَ سُنَّةً مَاْخُوذَةً، وَ اَحْيا بِدْعَةً مَتْرُوكَةً، وَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ص يَقُولُ) :(يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْإِمَامِ الْجَائِرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ نَصِيرٌ وَ لَا عَاذِرٌ فَيُلْقَى فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيَدُورُ فِيهَا كَمَا تَدُورُ الرَّحَى، ثُمَّ يَرْتَبِطُ فِي قَعْرِها() وَ إِنِّي اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَلا تَكُونَ إِمَامَ هَذِهِ الْاُمَّةِ الْمَقْتُولَ، فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ :يُقْتَلُ فِي هَذِهِ الْاُمَّةِ إِمَامٌ يَفْتَحُ عَلَيْهَا الْقَتْلَ وَ الْقِتَالَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ يَلْبِسُ اُمُورَهَا عَلَيْهَا، وَ يَبُثُّ الْفِتَنَ فِيهَا، فَلا يُبْصِرُونَ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ، يَمُوجُونَ فِيهَا مَوْجاً، وَ يَمْرُجُونَ فِيها مَرْجاً، فَلا تَكُونَنَّ لِمَرْوانَ سَيِّقَةً يَسُوقُكَ حَيْثُ شَاءَ بَعْدَ جَلالِ السِّنِّ، وَ تَقَضِّي الْعُمُرِ.

## فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ :

كَلِّمِ النَّاسَ فِي اَنْ يُؤَجِّلُونِي حَتّٰى اَخْرُجَ إِلَيْهِمْ مِنْ مَظَالِمِهِمْ.

## فَقَالَ:

مَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَلا اَجَلَ فِيهِ، وَ مَا غَابَ فَاَجَلُهُ وُصُولُ اَمْرِكَ إِلَيْهِ.

☆☆☆

**خطبہ نمبر170:**

## حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے گفتگو

جب امیر المومنین علیہ السلام کے پاس لوگ جمع ہو کر آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق جو باتیں انہیں بری معلوم ہوئی تھیں ان کا گلہ کیا اور چاہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن کی طرف سے بات چیت کریں اور لوگوں کو رضامند کرنے کا اُن سے مطالبہ کریں چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ان سے کہا کہ لوگ میرے پیچھے (منتظر) ہیں اور مجھے اس مقصد سے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں تمہارے اور ان کے قضیوں کو نپٹاؤں خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا' کہ میں تم سے کیا کہوں جب کہ میں اس سلسلہ میں ایسی بات نہیں جانتا کہ جس سے تم بے خبر ہو اور نہ کوئی ایسی چیز بتانے والا ہوں کہ جس کا تمہیں علم نہ ہو جو تم جانتے ہو وہ ہم جانتے ہیں تم سے پہلے ہمیں کسی چیز کی خبر تھی کہ تمہیں بتائیں اور نہ علیحدگی میں کچھ سنا ہے کہ تم تک پہنچائیں جیسے ہم نے دیکھا ویسے تم نے بھی

دیکھا اور جس طرح ہم نے سنا تم نے بھی سنا۔ جس طرح ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے۔ تم بھی رہے اور حق پر عمل پیرا ہونے کی ذمہ داری ابن ابی قحافہ اور ابن خطاب رضی اللہ عنہم پر اس سے زیادہ نہ تھی جتنی کہ تم پر ہونا چاہئے اور تم تو رسول ﷺ سے خاندانی قرابت کی بنا پر ان دونوں سے قریب تر بھی ہو اور ان کی ایک طرح کی دامادی بھی تمہیں حاصل ہے کہ جو انہیں حاصل نہ تھی کچھ اپنے دل میں اللہ کا بھی خوف کرو۔ خدا کی قسم اس لئے تمہیں سمجھایا نہیں جا رہا کہ تمہیں کچھ نظر آنہ سکتا ہو اور نہ اس لیے یہ چیزیں تمہیں بتائی جارہی ہیں کہ تمہیں علم نہ ہو اور لاعلمی کے کیا معنی جب کہ شریعت کی راہیں واضح اور دین کے نشانات قائم ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ کے نزدیک سب بندوں سے بہتر وہ انصاف پرور حاکم ہے جو خود بھی ہدایت پائے اور دوسروں کو بھی ہدایت کرے اور جانی پہچانی ہوئی سنت کو مستحکم کرے اور انجانی بدعتوں کو فنا کرے۔ سنتوں کے نشانات جگمگا رہے ہیں اور بدعتوں کی علامتیں بھی واضح ہیں اور اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے بدتر وہ ظالم حکمران ہے جو گمراہی میں پڑا رہے اور دوسرے بھی اس کی وجہ سے گمراہی میں پڑیں اور رسول ﷺ سے حاصل کی ہوئی سنتوں کو تباہ اور قابل ترک بدعتوں کو زندہ کرے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن ظالم کو اس طرح لایا جائے گا کہ نہ اس کا کوئی مددگار ہو گا اور نہ کوئی عذر خواہ اور اُسے سیدھا جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس میں اس طرح چکر کھائے گا جس طرح چکی گھومتی ہے اور پھر اُسے جہنم کے گہراؤ میں جکڑ دیا جائے گا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم اس اُمت کے وہ سربراہ نہ بنو کہ جسے قتل ہی ہونا ہے چونکہ کہا گیا ہے کہ اس اُمت میں ایک ایسا حاکم مارا جائے گا' جو اس کے لیے قیامت تک قتل و خون ریزی کا دروازہ کھول دے گا اور اس کے تمام امور کو اشتباہ میں ڈال دے گا اور اس میں فتنوں کو پھیلائے گا کہ وہ لوگ حق کو باطل سے الگ کر کے نہ دیکھ سکیں گے اور وہ فتنوں میں دریا کی موجوں کی طرح الٹے پلٹے کھائیں گے اور انہی میں تہ و بالا ہوتے رہیں گے۔ تم مروان کی سواری نہ بن جاؤ کہ وہ تمہیں جہاں چاہے کھینچتا پھرے اور جب کہ تم سن رسیدہ بھی ہو چکے ہو اور عمر بھی بیت چکی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

آپ اُن لوگوں سے بات کریں کہ وہ مجھے کچھ عرصہ کے لیے مہلت دیں کہ میں اُن کی حق تلفیوں سے عہدہ برآ ہو سکوں۔

آپ نے فرمایا کہ جن چیزوں کا تعلق مدینہ سے ہے اُن میں تو کوئی مہلت کی ضرورت نہیں۔ البتہ جو جگہیں نگاہوں سے اوجھل اور دور ہیں ان کے لیے اتنی مہلت ہو سکتی ہے کہ تمہارا فرمان وہاں تک پہنچ جائے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 171:

## وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا عَجِيبَ خِلْقَةِ الطَّاوُوسِ

اِبْتَدَعَهُمْ خَلْقًا عَجِيبًا مِنْ حَيَوَانٍ وَمَوَاتٍ، وَسَاكِنٍ وَذِي حَرَكَاتٍ، وَأَقَامَ مِنْ شَوَاهِدِ الْبَيِّنَاتِ عَلَى لَطِيفِ صَنْعَتِهِ وَعَظِيمِ قُدْرَتِهِ، مَا انْقَادَتْ لَهُ الْعُقُولُ مُعْتَرِفَةً بِهِ وَمُسَلِّمَةً لَهُ، وَنَعَقَتْ

فِی اَسْمَاعِنَا دَلاَّئِلُهُ عَلَى وَحْدَانِيَّتِهِ، وَ مَا ذَرَأَ مِنْ مُخْتَلِفِ صُوَرِ الْاَطْيَارِ الَّتِي اَسْكَنَهَا اَخَادِيْدَ الْاَرْضِ وَ خُرُوقَ فِجَاجِهَا وَرَوَاسِيَ اَعْلامِهَا، مِنْ ذَوَاتِ اَجْنِحَةٍ مُخْتَلِفَةٍ، وَ هَيْئَاتٍ مُتَبَايِنَةٍ، مُصَرَّفَةٍ فِي زِمَامِ التَّسْخِيرِ، وَ مُرَفْرِفَةٍ بِاَجْنِحَتِهَا فِي مَخَارِقِ الْجَوِّ الْمُنْفَسِحِ وَالْفَضَا الْمُنْفَرِجِ، كَوَّنَهَا بَعْدَ إِذْ لَمْ تَكُنْ فِي عَجَائِبِ صُوَرٍ ظَاهِرَةٍ، وَرَكَّبَهَا فِي حِقَاقِ مَفَاصِلَ مُحْتَجِبَةٍ، وَمَنَعَ بَعْضَهَا بِعَبَالَةِ خَلْقِهِ اَنْ يَسْمُوَ فِي الْهَوَاءِ خُفُوفًا، وَ جَعَلَهُ يَدِفُّ دَفِيفًا، وَ نَسَقَهَا عَلَى اخْتِلافِهَا فِي الْاَصَابِيغِ بِلَطِيفِ قُدْرَتِهِ، وَدَقِيقِ صَنْعَتِهِ.

فَمِنْهَا مَغْمُوسٌ فِي قَالَبِ لَوْنٍ لا يَشُوبُهُ غَيْرُ لَوْنِ مَا غُمِسَ فِيهِ، وَ مِنْهَا مَغْمُوسٌ فِي لَوْنِ صِبْغٍ قَدْ طُوِّقَ بِخِلَافِ مَا صُبِغَ بِهِ، وَ مِنْ اَعْجَبِهَا خَلْقًا الطَّاوُسُ الَّذِي اَقَامَهُ فِي اَحْكَمِ تَعْدِيلٍ، وَ نَضَّدَ اَلْوَانَهُ فِي اَحْسَنِ تَنْضِيدٍ، بِجَنَاحٍ اَشْرَجَ قَصَبَهُ، وَ ذَنَبٍ اَطَالَ مَسْحَبَهُ، إِذَا دَرَجَ إِلَى الْاُنْثَى نَشَرَهُ مِنْ طَيِّهِ وَسَمَا بِهِ مُطِلًّا عَلَى رَاْسِهِ، كَاَنَّهُ قِلْعُ دَارِيٍّ عَنَجَهُ نُوتِيُّهُ، يَخْتَالُ بِاَلْوَانِهِ، وَ يَمِيسُ بِزَيَفَانِهِ، يُفْضِي كَاِفْضَاءِ الدِّيَكَةِ، وَ يَؤُرُّ بِمَلاقِحِهِ اَرَّ الْفُحُولِ الْمُغْتَلِمَةِ لِلضِّرَابِ!

اُحِيلُكَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى مُعَايَنَةٍ، لا كَمَنْ يُحِيلُ عَلَى ضَعِيفٍ إِسْنَادُهُ، وَلَوْ كَانَ كَزُعْمِ مَنْ يَزْعُمُ اَنَّهُ يُلْقِحُ بِدَمْعَةٍ تَسْفَحُهَا مَدَامِعُهُ، فَتَقِفُ فِي ضَفَّتَيْ جُفُونِهِ، وَ اَنَّ اُنْثَاهُ تَطْعَمُ ذَلِكَ ثُمَّ تَبِيضُ لا مِنْ لِقَاحِ فَحْلٍ سِوَى الدَّمْعِ الْمُنْبَجِسِ، لَمَا كَانَ ذَلِكَ بِاَعْجَبَ مِنْ مُطَاعَمَةِ الْغُرَابِ.

تَخَالُ قَصَبَهُ مَدَارِيَ مِنْ فِضَّةٍ، وَ مَا اُنْبِتَ عَلَيْهَا مِنْ عَجِيبِ دَارَاتِهِ وَ شُمُوسِهِ خَالِصَ الْعِقْيَانِ وَ فِلَذَ الزَّبَرْجَدِ، فَإِنْ شَبَّهْتَهُ بِمَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ قُلْتَ: جَنِيٌّ جُنِيَ مِنْ زَهْرَةِ كُلِّ رَبِيعٍ، وَ إِنْ ضَاهَيْتَهُ بِالْمَلابِسِ فَهُوَ كَمَوْشِيِّ الْحُلَلِ، اَوْمُونِقِ عَصْبِ الْيَمَنِ، وَ إِنْ شَاكَلْتَهُ بِالْحُلِيِّ فَهُوَ كَفُصُوصٍ ذَاتِ اَلْوَانٍ قَدْ نُطِّقَتْ بِاللُّجَيْنِ الْمُكَلَّلِ.

يَمْشِي مَشْيَ الْمَرِحِ الْمُخْتَالِ، وَ يَتَصَفَّحُ ذَنَبَهُ وَ جَنَاحَيْهِ، فَيُقَهْقِهُ ضَاحِكًا لِجَمَالِ سِرْبَالِهِ، وَ اَصَابِيغِ وِشَاحِهِ.

فَإِذَا رَمَى بِبَصَرِهِ إِلَى قَوَائِمِهِ زَقَا مُعْوِلاً بِصَوْتٍ يَكَادُ يُبِينُ عَنِ اسْتِغَاثَتِهِ، وَ يَشْهَدُ بِصَادِقِ تَوَجُّعِهِ، لِاَنَّ قَوَائِمَهُ حُمْشٌ كَقَوَائِمِ الدِّيَكَةِ الْخِلاسِيَّةِ، وَ قَدْ نَجَمَتْ مِنْ ظُنْبُوبِ سَاقِهِ صِيصِيَةٌ خَفِيَّةٌ، وَلَهُ فِي مَوْضِعِ الْعُرْفِ قُنْزُعَةٌ خَضْرَاءُ مُوَشَّاةٌ، وَ مَخْرَجُ عَنُقِهِ كَالْإِبْرِيقِ، وَ مَغْرِزُهَا إِلَى حَيْثُ بَطْنُهُ كَصِبْغِ الْوَسِمَةِ الْيَمَانِيَّةِ، اَوْ كَحَرِيرَةٍ مُلْبَسَةٍ مِرْآةً ذَاتَ صِقَالٍ، وَ كَاَنَّهُ مُتَلَفِّعٌ بِمِعْجَرٍ اَسْحَمَ إِلا اَنَّهُ يُخَيَّلُ لِكَثْرَةِ مَائِهِ وَ شِدَّةِ بَرِيقِهِ اَنَّ الْخُضْرَةَ النَّاضِرَةَ مُمْتَزِجَةٌ بِهِ، وَمَعَ فَتْقِ سَمْعِهِ خَطٌّ كَمُسْتَدَقِّ الْقَلَمِ فِي لَوْنِ الْاُقْحُوَانِ، اَبْيَضُ يَقَقٌ، فَهُوَ بِبَيَاضِهِ فِي سَوَادِ مَا هُنَالِكَ يَاْتَلِقُ، وَ قَلَّ صِبْغٌ

إلا وَ قَدْ أَخَذَ مِنْهُ بِقِسْطٍ، وَ عَلاهُ بِكَثْرَةِ صِقالِهِ وَ بَرِيقِهِ وَ بَصِيصِ دِيباجِهِ وَرَوْنَقِهِ، فَهُوَ كَالأَزاهِيرِ الْمَبْثُوثَةِ لَمْ تَرْبُها أَمْطارُ رَبِيعٍ وَ لا شُمُوسُ قَيْظٍ، وَ قَدْ يَنْحَسِرُ مِنْ رِيشِهِ، وَ يَعْرى مِنْ لِباسِهِ، فَيَسْقُطُ تَتْرى، وَ يَنْبُتُ تِباعاً، فَيَنْحَتُّ مِنْ قَصَبِهِ انْحِتاتَ أَوْراقِ الأَغْصانِ، ثُمَّ يَتَلاحَقُ نامِياً حَتّى يَعُودَ كَهَيْئَتِهِ قَبْلَ سُقُوطِهِ، لا يُخالِفُ سالِفَ أَلْوانِهِ، وَ لا يَقَعُ لَوْنٌ فِي غَيْرِ مَكانِهِ.

وَ إِذا تَصَفَّحْتَ شَعْرَةً مِنْ شَعَراتِ قَصَبِهِ أَرَتْكَ حُمْرَةً وَرْدِيَّةً، وَ تارَةً خُضْرَةً زَبَرْجَدِيَّةً، وَ أَحْيَاناً صُفْرَةً عَسْجَدِيَّةً.

وَ كَيْفَ تَصِلُ إِلى صِفَةِ هذا عَمائِقُ الْفِطَنِ، أَوْ تَبْلُغُهُ قَرائِحُ الْعُقُولِ، أَوْ تَسْتَنْظِمُ وَصْفَهُ أَقْوالُ الْواصِفِينَ، وَ أَقَلُّ أَجْزائِهِ قَدْ أَعْجَزَ الأَوْهامَ أَنْ تُدْرِكَهُ، وَالأَلْسِنَةَ أَنْ تَصِفَهُ، فَسُبْحانَ الَّذِي بَهَرَ الْعُقُولَ عَنْ وَصْفِ خَلْقٍ جَلّاهُ لِلْعُيُونِ فَأَدْرَكَتْهُ مَحْدُوداً مُكَوَّناً وَ مُؤَلَّفاً مُلَوَّناً، وَ أَعْجَزَ الأَلْسُنَ عَنْ تَلْخِيصِ صِفَتِهِ، وَ قَعَدَ بِها عَنْ تَأْدِيَةِ نَعْتِهِ.

سُبْحَانَ مَنْ أَدْمَجَ قَوائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمَجَةِ إِلى ما فَوْقَهُمَا مِنْ خَلْقِ الْحِيتانِ وَالْفِيَلَةِ، وَ وَأَى عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لا يَضْطَرِبَ شَبَحٌ مِمَّا أَوْلَجَ فِيهِ الرُّوحَ إِلا وَ جَعَلَ الْحِمامَ مَوْعِدَهُ وَالْفَناءَ غَايَتَهُ.

## مِنْهَا فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ:

فَلَوْ رَمَيْتَ بِبَصَرِ قَلْبِكَ نَحْوَ ما يُوصَفُ لَكَ مِنْهَا لَعَزَفَتْ نَفْسُكَ عَنْ بَدائِعِ ما أُخْرِجَ إِلَى الدُّنْيا مِنْ شَهَواتِها وَ لَذّاتِها وَ زَخارِفِ مَناظِرِها، وَ لَذَهِلَتْ بِالْفِكْرِ فِي اصْطِفاقِ أَشْجارٍ غُيِّبَتْ عُرُوقُها فِي كُثْبانِ الْمِسْكِ عَلَى سَواحِلِ أَنْهارِها، وَ فِي تَعْلِيقِ كَبائِسِ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ فِي عَسالِيجِها وَ أَفْنانِها، وَ طُلُوعِ تِلْكَ الثِّمارِ مُخْتَلِفَةً فِي غُلُفِ أَكْمامِها، تُجْنى مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ، فَتَأْتِي عَلَى مُنْيَةِ مُجْتَنِيهَا، وَ يُطافُ عَلَى نُزّالِها فِي أَفْنِيَةِ قُصُورِها بِالأَعْسالِ الْمُصَفَّقَةِ، وَالْخُمُورِ الْمُرَوَّقَةِ، قَوْمٌ لَمْ تَزَلِ الْكَرامَةُ تَتَمادى بِهِمْ حَتّى حَلُّوا دارَ الْقَرارِ، وَ أَمِنُوا نُقْلَةَ الأَسْفارِ.

فَلَوْ شَغَلْتَ قَلْبَكَ أَيُّهَا الْمُسْتَمِعُ بِالْوُصُولِ إِلَى ما يَهْجُمُ عَلَيْكَ مِنْ تِلْكَ الْمَناظِرِ الْمُونِقَةِ لَزَهِقَتْ نَفْسُكَ شَوْقاً إِلَيْهَا، وَ لَتَحَمَّلْتَ مِنْ مَجْلِسِي هَذا إِلَى مُجاوَرَةِ أَهْلِ الْقُبُورِ اسْتِعْجالاً بِها، جَعَلَنَا اللّهُ وَ إِيّاكُمْ مِمَّنْ يَسْعى بِقَلْبِهِ إِلى مَنازِلِ الأَبْرارِ بِرَحْمَتِهِ.

تَفْسِيرُ بَعْضِ ما فِي هذِهِ الْخُطْبَةِ مِنَ الْغَرِيبِ:

☆☆☆

## خطبہ نمبر 171:

# مور کی تخلیق

### صانع عالم کی صنعتیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مور کی تخلیق کے متعلق فرمایا:
خدائے بزرگ و برتر نے موجودات عجیب و شگفت کو پیدا فرمایا ان میں جاندار بھی ہیں (انسان و حیوان) اور بے جان (جمادات) بھی بعض ساکن ہیں (جیسے پہاڑ) بعض متحرک ہیں جیسے ستارے یہ چیزیں آشکار دلیلوں سے' خدا کی زیبائی آفرینش اور بزرگی توانائی پر گواہ ہیں کہ جس کے سامنے عقل معترف ہے اور اس کی سربلندی کو مانتی اور سراطاعت خم کرتی ہے۔

### توحید الٰہی کی دلیلیں:

توحید خدا پر جو دلیلیں قایم ہیں وہ ہمارے کانوں میں پکار پکار کر اپنی آوازیں پہنچاتی ہیں' صورت ہائے گونا گوں عطا کر کے اس نے جو چیزیں پیدا فرمائی ہیں ان میں پرندے ہیں' جو شگاف زمین اور کشادہ دروں پہاڑوں کی بلندیوں پر مقیم ہیں۔ ان کے پر طرح طرح کے اور شکلیں جدا جدا ہیں اس اطاعت وسیع میں اپنے پر و بال کو حرکت دیتے رہتے ہیں۔

### پرندوں کی تخلیق:

ان پرندوں کی کوئی مثال سامنے نہ تھی' لیکن خدائے صانع مطلق نے انہیں نئی نئی اچھوتی شکلوں کے ساتھ پیدا کیا' ان کے پٹھوں کو اور ہڈیوں کو گوشت کے اندر ترتیب دیا' اور باہم پیوست کیا' ان میں بعض وہ ہیں کہ بھاری جسم کے اعتبار سے فضائے بلند میں تیزی اور آسانی کے ساتھ اڑنے سے روک دیا (جیسے شترمرغ اور لک لک) انہیں اس طرح پیدا کیا کہ زمین کے نزدیک نزدیک ہی پروں کو جنبش دے سکیں اور طرح طرح کے پرندوں کو اس نے اپنی قوت تخلیق سے مختلف رنگوں میں حکمت و مصلحت کے ساتھ ترتیب دیا' پس ان میں سے بعض کو ایسا رنگ دیا جو کسی دوسرے رنگ سے مخلوط (ملتا) نہیں۔ بعض کو ایسا رنگ دیا جو گردن کے طوق والے رنگ سے بالکل ممتاز ہو گیا۔ (مثلاً بلبل وغیرہ)

### مور عجیب و غریب تخلیق:

ان پرندوں میں سب سے زیادہ عجیب چیز طاؤس مور ہے' جسے پروردگار نے نہایت ہی مضبوط اعتدال و مساوات اعضا کے ساتھ خلق فرمایا ہے اور اس کے رنگوں کو بڑے حسن کے ساتھ ایک دوسرے سے ترتیب دیا ہے اسے ایسے پر دئیے ہیں جن کی جڑیں ایک دوسرے میں داخل ہیں' ایسی دم سے مزین کیا ہے جو لمبی ہے اور جب وہ مورنی کے پاس جاتا ہے تو اس کی

لپٹی ہوئی تھیں کھل جاتی ہیں اور پھر اسے اس طرح اونچا کرتا ہے کہ وہ اس کے سر پر سایہ فگن ہو جاتی ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کشتی کا بادبان ہے اور کوئی ملاح اسے حرکت دے رہا ہے۔وہ اپنے گونا گوں رنگوں پر اتراتا ہے۔وہ خوش خرامی کا منظر دکھاتا ہے۔وہ مرغ کی طرح مادہ سے جفت ہوتا ہے۔

## مشاہدہ و نظارہ:

میں تمہیں مشاہدہ اور نظارہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔اس آدمی کے مانند نہیں جو کسی سند ضعیف کا حوالہ دے رہا ہو۔جس کا یہ خیال ہو کہ مور مادہ کو اپنے قطرہ اشک سے حاملہ کرتا ہے جو اس کے گوشہ چشم سے جاری ہوتا ہے اور پلکوں کے کنارے آکر ٹھہر جاتا ہے پھر مادہ اسے کھا لیتی ہے اور انڈا دیتی ہے' تو یہ گمان اس سے عجیب تر نہیں جو کوے کے بارے میں (جیسا کہ) مشہور ہے (کہ وہ اپنی مادہ کی چونچ سے چونچ ملا کر اپنے سنگدانہ کا پانی اس کے منہ میں ٹپکا دیتا ہے اور وہ انڈا دینے لگتی ہے) تم مور کے پروں کی جڑوں کو چاندی کی سلائیاں گمان کرو گے اور ان پر جو عجیب و غریب ہالے اور آفتاب اگائے گئے ہیں انہیں تم خالص سونا اور زمرد کے ٹکڑے تصور کرو گے اور اگر تم ان چیزوں سے تشبیہ دینا چاہو جیسی زمین کی روئیدگی ہوتی ہے' تو یوں کہو گے کہ یہ ایک گل دستہ ہے کہ پر بہار شگوفت اس میں موجود ہیں اور اگر اس کا لباس سے مقابلہ کرو تو وہ ایسا حلہ نظر آئے گا جس پر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں یا ایسا جامہ خوش رنگ ہے جیسے یمن کا بنا ہوا ہو۔اور اگر اسے زیور سے تشبیہ دو تو یوں کہو گے کہ وہ ایک رنگ برنگ نگینہ ہے۔جس کے بیچ میں جواہر سے مزین چاندی موجود ہے۔

## مور کے پاؤں:

وہ ناز و انداز اور دلشاد شخص کی طرح چلتا ہے اپنے پروں اور دم کو جب دیکھتا ہے تو اپنی زیبائی پر اور جب اپنے بدرنگ پاؤں پر نگاہ ڈالتا ہے تو فریاد کرتا ہے اور روتا ہے جیسے وہ عنقریب کسی فریاد رس کے سامنے اپنے درد دل کا اظہار کرے گا اور اپنے سچے درد کی گواہی (بیان) دے گا۔کیونکہ اس کے پاؤں باریک (اور بدنما) ہوتے ہیں۔جیسے ملی جلی نسل کے مرغوں کے پاؤں (بدصورت ہوتے ہیں) اس کا حال یہ ہے کہ اس کی پنڈلی کی ہڈی سے ایک خار ابھرا ہوا ہے جو اس کے پس یا چھپا ہوا ہے اور سر کے بالوں کی جگہ پر سبز رنگ کی منقش چوٹی ہے۔

## صراحی دار گردن:

اس کی گردن کی برآمدگی کا مقام صراحی کی گردن کی طرح (کشیدہ و بلند) ہے اس کی گردن کے جوڑ سے لے کر پیٹ تک ایسا رنگ ہے جیسے یمنی وسمے کا رنگ' یا پہنے ہوئے ریشمی کپڑے کی طرح درآنحالیکہ وہ ایک صیقل شدہ آئینہ ہے اور گویا ایک سیاہ چادر کو اپنے اوپر لپیٹ گیا ہے لیکن اس کی آب و تاب کی زیادتی اور چمک کی جگمگاہٹ سے یہ گمان ہوتا ہے کہ تر و تازہ ہریالی اس میں ملی ہوئی ہے۔

## کانوں کے سوراخ سے ملی لکیر:

اس کے کانوں کے سوراخ سے ملی ہوئی ایک لکیر ہے جو سفید بابونہ کے رنگ میں قلم کی باریک نوک سے مشابہت رکھتی ہے اور یہ لکیر اپنی سفیدی کے ساتھ سیاہی کی جگہ کو چمکا دیتی ہے' بہت کم رنگوں کو الگ کرتے ہوئے' ہر رنگ سے اس نے پورا پورا حصہ لیا ہے' بلکہ اپنی آب و تاب کی زیادتی اور جامہ خوش رنگ کی رونق میں یہ اس سے گویا سبقت لے گیا ہے۔

## بال و پر سے برہنہ:

وہ ان بکھری ہوئی کلیوں کی مانند ہے جنہیں موسم بہار کی بارشوں اور سورج کی گرمیوں نے پرورش نہیں کیا ہے' کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے بال و پر سے برہنہ اور اپنے جامہ رنگا رنگ سے عریاں ہو جاتا ہے اس کے پر جھڑ جاتے ہیں' پھر دوبارہ اُگتے ہیں' یہ شاخوں کے پتوں کی طرح اس کے بازو کی ہڈی سے جھڑتے ہیں اور دوبارہ پھر نمایاں ہو کر ایک دوسرے سے پیوست ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ پروں کے جھڑنے سے پہلے جو شکل تھی وہ پھر واپس آ جاتی ہے اب وہ اپنے سابقہ رنگوں سے ذرا بھی متجاوز نہیں ہوتا' جو رنگ جس جگہ تھا وہیں اب بھی ہے اس کے بازو کے بالوں میں سے کسی بال کو غور سے دیکھو تو کبھی وہ سرخ گلرنگ اور کبھی سبز زبرجد رنگ کبھی زرد طلائی رنگ' دکھائی دیں گے' پس کیسی عجیب و عمیق زیرکی اور عجائب تخلیق کا جلوہ اس حیوان میں دکھائی دیتا ہے۔

## طائر خوش رنگ کی مدح:

ایسے خوش رنگ طائر کی مدح تک عقل کی رسائی کا کہاں گذر؟ وصف کرنے والوں کے اقوال اس کے اوصاف کے موتیوں کو کیوں کر سلک گفتگو میں پرو سکتے ہیں۔ اگرچہ اس کے اجزا بہت کم ہیں پھر بھی وہم و ادراک اس کے بیان سے عاجز ہے پس پاک اور پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے اپنی مخلوق کو آنکھوں کے سامنے جلوہ گر کر دیا ہے جو محدود اجزا سے مرکب اور رنگین ہے' وہ ایسا معبود ہے جس نے زبان کو اس کی توصیف کرنے سے قاصر کر دیا اور اس کی مدح سرائی سے روک دیا۔

## پاؤں کو استحکام دینے والا:

ہم اس معبود کی حمد کرتے ہیں جو چیونٹی اور ذرا سی مکھی سے لے کر بڑی بڑی مچھلیوں اور ہاتھیوں تک کے پیروں کو استحکام عطا فرماتا ہے' جس نے اپنے نفس پر یہ لازم کر لیا ہے کہ کوئی ایسا پیکر کہ جس میں اس نے روح اور جان پیدا کی ہے' وہ جنبش کرے گا مگر یہ کہ موت اس کے لیے مقرر ہو چکی ہے اور فنا و نیستی اس کے لیے انتہا قرار دے دی گئی ہے۔

## جنت کی تعریف:

اگر تم دل کی آنکھوں سے دیکھو' جس طرح تمہارے سامنے اس کی تعریف کی جا رہی ہے تو تمہارا دل دنیا کی تعجب خیز مخلوقات سے اچاٹ ہو جاتا' جس سے تمہاری تمناؤں' لذتوں مناظر کی عمدگی (کا تعلق ہے) اور جنت کی نہر کے کنارے مشک

میں چھپی ہوئی درختوں کی جڑوں (سے نکلے ہوئے) درختوں کے پتوں کے بجنے کی آواز پر اگر غور کرو تو سوچنا بھول جاؤ یا تازے موتیوں کے گچھے (دیکھو) جو بیلوں اور ٹہنیوں میں لٹک رہے ہیں۔ یا ان طرح طرح کے پھلوں کو دیکھو جو چھلکوں کے غلافوں میں ہیں۔ اور انہیں بلا زحمت چنا جا سکتا ہے بلکہ وہ تو چننے والوں کی خواہش کے مطابق تیار ہو جاتے ہیں اور اپنے پاس آنے والوں کے گرد (نظر) آ جاتے ہیں۔ جنت کی محل سراؤں کے صحن میں صاف شہد کی نہر اور نتھری ہوئی شراب ہوگی۔ ایک قوم (نیک عمل) وہ ہے جسے کرامت و عزت خدا داد آگے لیے جا رہی ہے' یہاں تک کہ جنت میں اتریں' اور سفر کی نقل و حرکت سے آرام پائیں۔ سننے والے! اگر کہیں تیرا دل ان دلچسپ مناظر میں لگ جائے تو مارے جلدی اور شوق کے تم جان دے دو۔ اور اسی مجلس سے لوگ قبرستانوں کے پڑوس میں تمہیں لے جائیں (ابھی جان دے کر وہاں پہنچنے کی کوشش کی جائے) خدا ہم سب کو ان میں قرار دے جو اس کی رحمت میں نیک عمل لوگوں کی منزل تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 172:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ أَنْزَلَ كِتَاباً هَادِياً بَيَّنَ فِيهِ الْخَيْرَ وَ الشَّرَّ فَخُذُوا نَهْجَ الْخَيْرِ تَهْتَدُوا وَ اصْدِفُوا عَنْ سَمْتِ الشَّرِّ تَقْصِدُوا.

الْفَرَائِضَ الْفَرَائِضَ أَدُّوهَا إِلَى اللّٰهِ تُؤَدِّكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ.

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ حَرَاماً غَيْرَ مَجْهُولٍ وَ أَحَلَّ حَلَالاً غَيْرَ مَدْخُولٍ وَ فَضَّلَ حُرْمَةَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْحُرَمِ كُلِّهَا وَ شَدَّ بِالْإِخْلَاصِ وَ التَّوْحِيدِ حُقُوقَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَعَاقِدِهَا، فَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَحِلُّ أَذَى الْمُسْلِمِ إِلَّا بِمَا يَجِبُ.

بَادِرُوا أَمْرَ الْعَامَّةِ وَ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ وَ هُوَ الْمَوْتُ، فَإِنَّ النَّاسَ أَمَامَكُمْ وَ إِنَّ السَّاعَةَ تَحْدُوكُمْ مِنْ خَلْفِكُمْ.

تَخَفَّفُوا تَلْحَقُوا، فَإِنَّمَا يُنْتَظَرُ بِأَوَّلِكُمْ آخِرُكُمْ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِي عِبَادِهِ وَ بِلَادِهِ فَإِنَّكُمْ مَسْئُولُونَ حَتَّى عَنِ الْبِقَاعِ وَ الْبَهَائِمِ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ لَا تَعْصُوهُ وَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْخَيْرَ فَخُذُوا بِهِ وَ إِذَا رَأَيْتُمُ الشَّرَّ فَأَعْرِضُوا عَنْهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 172:

# مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق اور مسلمان کی حرمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اللہ تعالی نے ایسی ہدایت کرنے والی کتاب نازل فرمائی ہے کہ جس میں اچھائیوں اور برائیوں کو کھول کر بیان کیا ہے تم بھلائی کا راستہ اختیار کرو تا کہ ہدایت پاسکو اور برائی کی جانب سے رخ موڑ لو تا کہ سیدھی راہ پر چل سکو' فرائض کو پیش نظر رکھو اور انہیں اللہ کے لیے بجالاؤ' تا کہ یہ تمہیں جنت تک پہنچائیں۔ اللہ سبحانہ نے ان چیزوں کو حرام کیا ہے۔ جوانجانی نہیں ہیں۔ اور اُن چیزوں کو حلال کیا ہے جن میں کوئی عیب ونقص نہیں پایا جاتا۔ اُس نے مسلمانوں کی عزت وحرمت کو تمام حرمتوں پر فضیلت دی ہے اور مسلمانوں کے حقوق کو ان کے موقع ومحل پر اخلاص وتوحید کے امن سے باندھ دیا ہے چنانچہ مسلمان وہی ہے کہ جس کی زبان ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ مگر یہ کہ کسی حق کی بنا پر اُن پر ہاتھ ڈالا جائے اور ان کو ایذا پہنچانا جائز نہیں مگر جہاں واجب ہو جائے اس چیز کی طرف بڑھو کہ جو ہمہ گیر اور تم میں سے ہر ایک کے لیے مخصوص ہے اور وہ موت ہے چونکہ گزر جانے والے لوگ تمہارے سامنے ہیں اور موت کی گھڑی تمہیں پیچھے سے آگے بڑھ جانے والوں کو پا سکے۔ تمہارے اگلوں کو پچھلوں کا انتظار کرایا جارہا ہے۔ اللہ سے اس کے بندوں اور اس کے شہروں کے بارے میں ڈرتے رہو۔ اس لیے کہ تم سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ زمینوں اور چوپاؤں کے متعلق بھی اللہ کی اطاعت کرو اس سے سرتابی نہ کرو۔ جب بھلائی کو دیکھو تو اُسے حاصل کرو اور جب برائی کو دیکھو تو اس سے منہ پھیر لو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 173:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِيَتَاسَّ صَغِيرُكُمْ بِكَبِيرِكُمْ، وَ لْيَرْاَفْ كَبِيرُكُمْ بِصَغِيرِكُمْ، وَ لَا تَكُونُوا كَجُفَاةِ الْجَاهِلِيَّةِ: لَا فِي الدِّينِ يَتَفَقَّهُونَ، وَ لَا عَنِ اللّٰهِ يَعْقِلُونَ، كَقَيْضِ بَيْضٍ فِي اَدَاحٍ، يَكُونُ كَسْرُهَا وِزْرًا، وَ يُخْرِجُ حِضَانُهَا شَرًّا.

### مِنْهَا:

افْتَرَقُوا بَعْدَ اُلْفَتِهِمْ، وَ تَشَتَّتُوا عَنْ اَصْلِهِمْ، فَمِنْهُمْ اٰخِذٌ بِغُصْنٍ، اَيْنَمَا مَالَ مَالَ مَعَهُ، عَلٰى اَنَّ

اللّٰهَ تَعالَى سَيَجْمَعُهُمْ لِشَرِّ يَوْمٍ كَما يَجْتَمِعُ قَزَعُ الْخَرِيفِ، يُؤَلِّفُ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ رُكاماً كَرُكامِ السَّحَابِ، ثُمَّ يَفْتَحُ لَهُمْ اَبْواباً يَسِيلُونَ مِنْ مُسْتَثَارِهِمْ كَسَيْلِ الْجَنَّتَيْنِ، حَيْثُ لَمْ تَسْلَمْ عَلَيْهِ قَارَةٌ وَ لَمْ تَثْبُتْ عَلَيْهِ اَكَمَةٌ، وَلَمْ يَرُدَّ سَنَنَهُ رَصُّ طَوْدٍ وَ لاَ حِدَابُ اَرْضٍ.

يُذَعْذِعُهُمُ اللّٰهُ فِي بُطُونِ اَوْدِيَتِهِ، ثُمَّ يَسْلُكُهُمْ يَنَابِيعَ فِي الْاَرْضِ، يَأْخُذُ بِهِمْ مِنْ قَوْمٍ حُقُوقَ قَوْمٍ، وَ يُمَكِّنُ لِقَوْمٍ فِي دِيارِ قَوْمٍ، وَ ايْمُ اللّٰهِ لَيَذُوبَنَّ مَا فِي اَيْدِيهِمْ بَعْدَ الْعُلُوِّ وَ التَّمْكِينِ كَمَا تَذُوبُ الْاَلْيَةُ عَلَى النَّارِ.

اَيُّهَا النَّاسُ، لَوْ لَمْ تَتَخاذَلُوا عَنْ نَصْرِ الْحَقِّ، وَ لَمْ تَهِنُوا عَنْ تَوْهِينِ الْبَاطِلِ، لَمْ يَطْمَعْ فِيكُمْ مَنْ لَيْسَ مِثْلَكُمْ، وَ لَمْ يَقْوَ مَنْ قَوِيَ عَلَيْكُمْ، لَكِنَّكُمْ تِهْتُمْ مَتَاهَ بَنِي اِسْرائِيلَ، وَ لَعَمْرِي لَيُضَعَّفَنَّ لَكُمُ التِّيهُ مِنْ بَعْدِي اَضْعَافاً بِمَا خَلَّفْتُمُ الْحَقَّ وَراءَ ظُهُورِكُمْ، وَ قَطَعْتُمُ الْاَدْنَى، وَ وَصَلْتُمُ الْاَبْعَدَ، وَ اعْلَمُوا اَنَّكُمْ اِنِ اتَّبَعْتُمُ الدَّاعِيَ لَكُمْ سَلَكَ بِكُمْ مِنْهَاجَ الرَّسُولِ، وَ كُفِيتُمْ مَؤُونَةَ الْاِعْتِسَافِ، وَ نَبَذْتُمُ الثِّقْلَ الْفَادِحَ عَنِ الْاَعْنَاقِ.

**خطبہ نمبر 173:**

## باہمی اتحاد و اتفاق کی ضرورت

**انڈوں کے چھلکوں کی مثال:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(دعوت اتحاد و اتفاق) تمہارے چھوٹوں کو چاہیے کہ اپنے بڑوں کی پیروی کریں اور بڑوں کا فرض ہے کہ اپنے چھوٹوں پر مہربانی کریں اور خبردار تم لوگ جاہلیت کے ان ظالموں جیسے نہ ہو جانا جو نہ دین کا علم حاصل کرتے تھے اور نہ اللہ کے بارے میں عقل و فہم سے کام لیتے تھے۔ ان کی مثال ان انڈوں کے چھلکوں جیسی ہے جو شتر مرغ کے انڈے دینے کی جگہ پر رکھے ہوں کہ ان کا توڑنا تو جرم ہے لیکن پرورش کرنا بھی سوائے شر کے کوئی نتیجہ نہیں دے سکتا ہے۔

**تہہ بہ تہہ فتنے ..... فتنوں کی یلغار:**

یہ لوگ باہمی محبت کے بعد الگ الگ ہو گئے اور اپنی اصل سے جدا ہو گئے بعض لوگوں نے ایک شاخ کو پکڑ لیا ہے اور اب اسی کے ساتھ جھکتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ انہیں بدترین دن کے لئے جمع کر دے گا جس طرح کہ خریف میں بادل کے ٹکڑے جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے درمیان محبت پیدا کرے گا پھر انہیں تہ بہ تہ ابر کے ٹکڑوں کی طرح ایک مضبوط گروہ

بنادے گا۔ پھر ان کے لیے ایسے دروازوں کو کھول دے گا کہ یہ اپنے ابھرنے کی جگہ سے شہر صبا کے دو باغوں کے اس سیلاب کی طرح بہ نکلیں گے جن سے نہ کوئی چٹان محفوظ رہی تھی اور نہ کوئی ٹیلہ ٹھہر سکا تھا۔ نہ پہاڑ کی چوٹی اس کے دھارے کو موڑ سکی تھی اور نہ زمین کی اونچائی۔ اللہ انہیں گھاٹیوں کے نشیبوں میں متفرق کر دے گا اور چشموں کے بہاؤ کی طرح زمین میں پھیلا دے گا۔ ان کے ذریعہ ایک قوم کے حقوق دوسری قوم سے حاصل کرے گا اور ایک جماعت کو دوسری جماعت کے دیار میں اقتدار عطا کرے گا۔ خدا کی قسم ان کے اقتدار و اختیار کے بعد جو کچھ بھی ان کے ہاتھوں میں ہوگا وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح کہ آگ پر چربی پگھل جاتی ہے۔

## آخری زمانہ کے حالات:

اے لوگو! اگر تم حق کی مدد کرنے میں کوتاہی نہ کرتے اور باطل کو کمزور بنانے میں سستی کا مظاہرہ نہ کرتے تو تمہارے بارے میں وہ قوم طمع نہ کرتی جو تم جیسی نہیں ہے اور تم پر یہ لوگ قوی نہ ہو جاتے۔ لیکن افسوس کہ تم بنی اسرائیل کی طرح گمراہ ہو گئے اور میری جان کی قسم میرے بعد تمہاری یہ حیرانی اور سرگردانی دوچند ہو جائے گی کہ تم نے حق کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ قریب ترین سے قطع تعلق کر لیا ہے اور دور والوں سے رشتہ جوڑ لیا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر تم داعی حق کا اتباع کر لیتے تو وہ تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ پر چلاتا اور تمہیں کجروی کی زحمتوں سے بچا لیتا اور تم اس سنگین بوجھ کو اپنی گردنوں سے اتار کر پھینک دیتے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 174:

و من خطبة لـه: بَعْدَ ما بُويِعَ بِالْخِلافَةِ، وَ قَدْ قالَ لَهُ قَوْمٌ مِنَ الصَّحابَةِ لَوْ عاقَبْتَ قَوْماً مِمَّنْ اَجْلَبَ عَلَى عُثْمانَ؟ فَقالَ عَلَيْهِالسَّلامُ:

يَا إِخْوَتَاهُ، إِنِّي لَسْتُ أَجْهَلُ مَا تَعْلَمُونَ وَ لَكِنْ كَيْفَ لِي بِقُوَّةٍ وَ الْقَوْمُ الْمُجْلِبُونَ عَلَى حَدِّ شَوْكَتِهِمْ يَمْلِكُونَنَا وَ لَا نَمْلِكُهُمْ؟ وَ هَا هُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ ثَارَتْ مَعَهُمْ عِبْدَانُكُمْ وَ الْتَفَّتْ إِلَيْهِمْ أَعْرَابُكُمْ وَ هُمْ خِلَالَكُمْ يَسُومُونَكُمْ مَا شَاؤُوا، وَ هَلْ تَرَوْنَ مَوْضِعاً لِقُدْرَةٍ عَلَى شَيْءٍ تُرِيدُونَهُ؟ وَ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ أَمْرُ جَاهِلِيَّةٍ وَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ مَادَّةً.

إِنَّ النَّاسَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ إِذَا حُرِّكَ عَلَى أُمُورٍ: فِرْقَةٌ تَرَى مَا تَرَوْنَ وَ فِرْقَةٌ تَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَ فِرْقَةٌ لَا تَرَى هَذَا وَ لَا هَذَا، فَاصْبِرُوا حَتَّى يَهْدَأَ النَّاسُ وَ تَقَعَ الْقُلُوبُ مَوَاقِعَهَا وَ تُؤْخَذَ الْحُقُوقُ مُسْمَحَةً، فَاهْدَؤُوا عَنِّي، وَ انْظُرُوا مَاذَا يَأْتِيكُمْ بِهِ أَمْرِي وَ لَا تَفْعَلُوا فَعْلَةً تُضَعْضِعُ قُوَّةً وَ تُسْقِطُ مُنَّةً وَ تُورِثُ وَهْناً وَ ذِلَّةً وَ سَأُمْسِكُ الْأَمْرَ مَا اسْتَمْسَكَ وَ إِذَا لَمْ أَجِدْ بُدّاً فَآخِرُ الدَّوَاءِ الْكَيُّ.

## خطبہ نمبر 174:

# قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر جب خلافت کی بیعت کی گئی تو آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا کاش ان لوگوں کو آپ سزا دے دیتے جنہوں نے قتل عثمان کے لیے لشکر جمع کیا تھا پس امیر المومنین نے فرمایا:

بھائیو! جو بات تم جانتے ہو میں بھی اس سے بے خبر نہیں ہوں' لیکن میرے پاس ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کی طاقت کہاں ہے؟ حالت تو یہ ہے کہ جس گروہ نے قتل عثمان کے لیے لشکر کشی کی (یہ آشوب برپا کیا) پوری قوت و طاقت کے ساتھ (ہنوز) باقی ہے یہ لوگ مجھ پر تسلط رکھتے ہیں میں ان پر مسلط نہیں ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ قاتلین عثمان ایسے لوگ ہیں کہ تمہارے غلام ان کے یار بنے ہوئے ہیں اور تمہارے بادیہ نشین ان سے ملے ہوئے ہیں۔ اور یہ قاتلین (کہیں باہر نہیں) خود تم میں موجود ہیں۔ تمہیں ہر طرح کی آزار پہنچا سکتے ہیں۔ اور کیا تمہیں اس کا کوئی امکان نظر آتا ہے کہ ان پر غالب آسکو؟ کوئی شبہ نہیں یہ کام بے وقوفی کی وجہ سے واقع ہوا' ان لوگوں کے پاس کمک اور امداد کی کمی نہیں' اور جب لوگوں کو ان کے خلاف آمادہ عمل کیا جائے گا تو لوگ چند ٹکڑیوں میں بٹ جائیں گے۔

ایک جماعت تو وہ ہوگی جس کی رائے اور تمہاری رائے ایک ہوگی۔ دوسرا گروہ وہ ہوگا جس کی رائے تمہاری رائے کے خلاف ہوگی۔ تیسری ٹولی وہ ہوگی جس کی نہ یہ رائے ہوگی نہ وہ رائے ہوگی۔

تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ لوگ مطمئن ہو جائیں' اور امن و امان بحال ہو جائے۔ اور حقوق مناسب موقع پر آسانی کے ساتھ حاصل کیے جا سکیں۔ پس میری طرف سے مطمئن ہو جاؤ اور میرا حکم جو تم تک پہنچے اس کی پیروی کرو' اور کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے تمہاری قوت پراگندہ ہو جائے اور تمہاری طاقت کمزور پڑ جائے اور تمہاری ذلت اور رسوائی کا سبب بن جائے' میں جلد ہی مدارا اور مروت کے ساتھ سعی اصلاح کروں گا جب تک کہ مدارا ممکن ہو اور جب کوئی چارہ کار نہ دیکھوں گا تو آخری دوا داغنا ہی ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 175:

# و من خطبة له علیه السّلام

إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ رَسُولاً هَادِیاً بِکِتَابٍ نَاطِقٍ وَ أَمْرٍ قَائِمٍ، لَا یَهْلِكُ عَنْهُ إِلَّا هَالِكٌ، وَ إِنَّ الْمُبْتَدَعَاتِ الْمُشَبَّهَاتِ هُنَّ الْمُهْلِکَاتُ، إِلَّا مَا حَفِظَ اللّٰهُ مِنْهَا وَ إِنَّ فِي سُلْطَانِ اللّٰهِ عِصْمَةً لِأَمْرِکُمْ، فَأَعْطُوهُ

طَاعَتَكُمْ غَيْرَ مُلَوَّمَةٍ وَ لَا مُسْتَكْرَهٍ بِهَا وَ اللّٰهِ لَتَفْعَلُنَّ اَوْ لَيَنْقُلَنَّ اللّٰهُ عَنْكُمْ سُلْطَانَ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ لَا يَنْقُلُهُ إِلَيْكُمْ اَبَدًا حَتّٰى يَأْرِزَ الْاَمْرُ إِلٰى غَيْرِكُمْ.

إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ تَمَالَئُوا عَلٰى سَخْطَةِ إِمَارَتِي وَ سَاَصْبِرُ مَا لَمْ اَخَفْ عَلٰى جَمَاعَتِكُمْ، فَإِنَّهُمْ إِنْ تَمَّمُوا عَلٰى فَيَالَةِ هٰذَا الرَّاْيِ انْقَطَعَ نِظَامُ الْمُسْلِمِينَ وَ إِنَّمَا طَلَبُوا هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَدًا لِمَنْ اَفَاءَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاَرَادُوا رَدَّ الْاُمُورِ عَلٰى اَدْبَارِهَا، وَ لَكُمْ عَلَيْنَا الْعَمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ سِيرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ الْقِيَامُ بِحَقِّهِ وَ النَّعْشُ لِسُنَّتِهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 175:

# حکم اطاعت اور حکومتی معاملات

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ نے اپنے رسول ہادی کو بولتی کتاب اور مستحکم امر کے ساتھ بھیجا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے وہی ہلاک ہوسکتا ہے جس کا مقدر ہی ہلاکت ہو اور نئی نئی بدعتیں اور نئے نئے شبہات ہی ہلاک کرنے والے ہوتے ہیں مگر یہ کہ اللہ ہی کسی کو بچالے اور پروردگار کی طرف سے معین ہونے والا حاکم ہی تمہارے امور کی حفاظت کر سکتا ہے لہٰذا اسے ایسی مکمل اطاعت دے دو جو نہ قابل ملامت ہو اور نہ بددلی کا نتیجہ ہو۔ خدا کی قسم یا تو تم ایسی اطاعت کرو گے یا پھر تم سے اسلامی اقتدار چھن جائے گا اور پھر کبھی تمہاری طرف پلٹ کر نہ آئے گا۔ یہاں تک کہ کسی غیر کے سایہ میں پناہ لے لے۔

دیکھو! یہ لوگ میری حکومت سے ناراضگی پر متحد ہو چکے ہیں اور اب میں اس وقت تک صبر کروں گا جب تک تمہاری جماعت کے بارے میں کوئی اندیشہ نہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے کہ اگر وہ اپنی رائے کی کمزوری کے باوجود اس امر میں کامیاب ہو گئے تو مسلمانوں کا رشتہ نظم و نسق بالکل ٹوٹ کر رہ جائے گا۔ ان لوگوں نے اس دنیا کو صرف ان لوگوں سے حسد کی بنا پر طلب کیا ہے جنہیں اللہ نے خلیفہ و حاکم بنایا ہے۔ اب یہ چاہتے ہیں کہ معاملات کو اُلٹے پاؤں جاہلیت کی طرف پلٹا دیں۔ تمہارے لئے میرے ذمہ یہی کام ہے کہ کتاب خدا اور سنت رسول ﷺ پر عمل کروں ان کے حق کو قائم کروں اور ان کی سنت کو بلند و بالا قرار دوں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 176:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّقْفِ الْمَرْفُوعِ، وَالْجَوِّ الْمَكْفُوفِ، الَّذِي جَعَلْتَهُ مَغِيضا لِلَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَ مَجْرًى لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَ مُخْتَلَفا لِلنُّجُومِ السَّيَّارَةِ، وَ جَعَلْتَ سُكَّانَهُ سِبْطا مِنْ مَلَائِكَتِكَ، لَا يَسْأَمُونَ مِنْ عِبَادَتِكَ، وَ رَبَّ هٰذِهِ الْاَرْضِ الَّتِي جَعَلْتَهَا قَرَارا لِلْاَنَامِ، وَ مَدْرَجا لِلْهَوَامِّ وَالْاَنْعَامِ، وَ مَا لَا يُحْصَى مِمَّا يُرَى وَ مَا لَا يُرَى، وَ رَبَّ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي الَّتِي جَعَلْتَهَا لِلْاَرْضِ اَوْتَادا وَ لِلْخَلْقِ اعْتِمَادا، اِنْ اَظْهَرْتَنَا عَلَى عَدُوِّنَا فَجَنِّبْنَا الْبَغْيَ وَ سَدِّدْنَا لِلْحَقِّ، وَ اِنْ اَظْهَرْتَهُمْ عَلَيْنَا فَارْزُقْنَا الشَّهَادَةَ، وَاعْصِمْنَا مِنَ الْفِتْنَةِ.

اَيْنَ الْمَانِعُ لِلذِّمَارِ، وَالْغَائِرُ عِنْدَ نُزُولِ الْحَقَائِقِ مِنْ اَهْلِ الْحِفَاظِ؟ اَلْعَارُ وَرَاءَكُمْ وَالْجَنَّةُ اَمَامَكُمْ.

## خطبہ نمبر 176:

### ثنائے خدا اور مناجات

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے بلند و بالا سقت گردوں کے آفریدگار! اے اس فضائے ساکن (آسمان) کے مالک جسے تو نے گردش شب و روز اور سیر ماہ و خورشید اور سیاروں کی آمد و رفت کا مقام بنایا۔ اور وہاں کے ساکنوں کے ایک گروہ (فرشتوں) کو عبادت پر مامور کر دیا' کہ وہ عبادت کرتے کرتے نہیں تھکتے' اور اے اس زمین کے پروردگار جسے تو نے انسان کا مقام آرام اور حشرات اور چوپایوں کا محل آمد و رفت بنایا اور جو کسی طرح حد شمار میں نہیں آ سکتے' جو آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے اور بے انتہا چھوٹی ہونے کے باعث (خوردبین تک سے) نہیں دیکھی جا سکتی۔ اور اے استوار و محکم پہاڑوں کے خالق کہ جنہیں تو نے دے دیا ہے پروردگار! تو انا اہم تجھ سے (درخواست کرتے ہیں) اگر ہمارے دشمنوں پر تو ہمیں غلبہ عطا فرمائے تو ظلم و ستمگری کو ہم سے دور رکھو' حق کے سیدھے راستے پر لگا دیجیو' اور اگر دشمنوں کو ہم پر تسلط عطا فرمایا تو ہمیں شہادت عطا فرمانا اور فتنہ سے محفوظ رکھنا۔

کہاں ہیں دین اسلام کی محافظت کرنے والے وہ لوگ جو ملامت سے منع کرتے تھے اور نزول شدائد کے وقت غیرت سے کام لیتے تھے؟ (یہ وہ وقت ہے کہ) ننگ و عار تمہارے پیچھے ہے اور جنت تمہارے سامنے!

☆☆☆

خطبہ نمبر 177:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَمِينُ وَحْيِهِ، وَ خَاتَمُ رُسُلِهِ، وَ بَشِيرُ رَحْمَتِهِ، وَ نَذِيرُ نِقْمَتِهِ.

اَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اَحَقَّ النَّاسِ بِهٰذَا الْاَمْرِ اَقْوَاهُمْ عَلَيْهِ، وَ اَعْلَمُهُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ فِيهِ، فَإِنْ شَغَبَ شاغِبٌ اسْتُعْتِبَ فَإِنْ اَبى قُوتِلَ، وَ لَعَمْرِى لَئِنْ كانَتِ الْإِمَامَةُ لا تَنْعَقِدُ حَتّٰى تَحْضُرَها عَامَّةُ النَّاسِ فَما إِلَى ذٰلِكَ سَبِيلٌ، وَ لٰكِنْ اَهْلُها يَحْكُمُونَ عَلَى مَنْ غابَ عَنْها، ثُمَّ لَيْسَ لِلشَّاهِدِ اَنْ يَرْجِعَ، وَ لا لِلْغائِبِ اَنْ يَخْتارَ.

اَلا وَ إِنِّي اُقاتِلُ رَجُلَيْنِ: رَجُلاً ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ، وَ آخَرَ مَنَعَ الَّذِى عَلَيْهِ.

اُوصِيكُمْ عِبادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَإِنَّها خَيْرُ ما تَواصَى الْعِبادُ بِهِ، وَ خَيْرُ عَواقِبِ الْاُمُورِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَ قَدْ فُتِحَ بابُ الْحَرْبِ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اَهْلِ الْقِبْلَةِ، وَ لا يَحْمِلُ هٰذَا الْعَلَمَ إِلا اَهْلُ الْبَصَرِ وَالصَّبْرِ وَالْعِلْمِ بِمَواضِعِ الْحَقِّ، فَامْضُوا لِما تُؤْمَرُونَ بِهِ، وَقِفُوا عِنْدَ ما تُنْهَوْنَ عَنْهُ، وَ لا تَعْجَلُوا فِي اَمْرٍ حَتّٰى تَتَبَيَّنُوا، فَإِنَّ لَنا مَعَ كُلِّ اَمْرٍ تُنْكِرُونَهُ غِيَرًا.

اَلا وَ إِنَّ هٰذِهِ الدُّنْيا الَّتِي اَصْبَحْتُمْ تَتَمَنَّوْنَها وَ تَرْغَبُونَ فِيهَا، وَ اَصْبَحَتْ تُغْضِبُكُمْ وَ تُرْضِيكُمْ، لَيْسَتْ بِدارِكُمْ وَ لا مَنْزِلِكُمُ الَّذِى خُلِقْتُمْ لَهُ، وَ لا الَّذِى دُعِيتُمْ إِلَيْهِ، اَلا وَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِباقِيَةٍ لَكُمْ، وَ لا تَبْقَوْنَ عَلَيْها، وَ هِيَ وَ إِنْ غَرَّتْكُمْ مِنْها فَقَدْ حَذَّرَتْكُمْ شَرَّها، فَدَعُوا غُرُورَها لِتَحْذِيرِها، وَ اَطْماعَها لِتَخْوِيفِها، وَ سابِقُوا فِيها إِلَى الدَّارِ الَّتِي دُعِيتُمْ إِلَيْها وَانْصَرِفُوا بِقُلُوبِكُمْ عَنْها:

وَ لا يَخِنَّنَّ اَحَدُكُمْ خَنِينَ الْاَمَةِ عَلى ما زُوِىَ عَنْهُ مِنْها، وَاسْتَتِمُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ عَلَى طاعَةِ اللّٰهِ، وَالْمُحافَظَةِ عَلَى مَا اسْتَحْفَظَكُمْ مِنْ كِتابِهِ.

اَلا وَ إِنَّهُ لا يَضُرُّكُمْ تَضْيِيعُ شَيْءٍ مِنْ دُنْياكُمْ بَعْدَ حِفْظِكُمْ قائِمَةَ دِينِكُمْ، اَلا وَ إِنَّهُ لا يَنْفَعُكُمْ بَعْدَ تَضْيِيعِ دِينِكُمْ شَيْءٌ حافَظْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَمْرِ دُنْياكُمْ، اَخَذَ اللّٰهُ بِقُلُوبِنا وَ قُلُوبِكُمْ إِلَى الْحَقِّ، وَ اَلْهَمَنا وَ إِيَّاكُمُ الصَّبْرَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 177:

# انعقاد خلافت اور طلب دنیا کی ممانعت

## نعت رسول مقبول:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ اللہ کی وحی کے امانتدار اس کے رسولوں کے آخری فرد اس کی رحمت کا مژدہ سنانے والے اور اس کے عذاب سے ڈرانے والے تھے۔

## خلافت کا حقیقی اہل:

اے لوگو! تمام لوگوں میں اس خلافت کا اہل وہ ہے جو اس کے نظم ونسق کے برقرار رکھنے کی سب سے زیادہ قوت وصلاحیت رکھتا ہو اور اس کے بارے میں اللہ کے احکام کو سب سے زائد جانتا ہو۔ اس صورت میں اگر کوئی فتنہ پرواز فتنہ کھڑا کرے تو (پہلے) اسے توبہ و بازگشت کے لیے کہا جائے گا اگر وہ انکار کرے تو اس سے جنگ وجدال کیا جائے گا۔ اپنی جان کی قسم! اگر خلافت کا انعقاد تمام افراد امت کے ایک جگہ اکٹھا ہونے سے ہو تو اس کی کوئی سبیل ہی نہیں بلکہ اس کی صورت تو انہوں نے یہ رکھی تھی کہ اس کے کرتا دھرتا لوگ اپنے فیصلہ کا ان لوگوں کو بھی پابند بنائیں گے جو بیعت کے وقت موجود نہ ہوں گے پھر موجود کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ بیعت سے انحراف کرے اور نہ غیر موجود کو یہ حق ہوگا کہ وہ کسی اور کو منتخب کرے دیکھو!

## دو بدعہد اشخاص:

میں دو شخصوں سے ضرور جنگ کروں گا ایک وہ جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہ ہو اور دوسرا وہ جو اپنے معاہدہ کا پابند نہ رہے۔

## نفس سے جنگ کا جھنڈا:

اے اللہ کے بندو! میں تمہیں تقویٰ و پرہیز گاری کی ہدایت کرتا ہوں۔ کیونکہ بندے جن چیزوں کی ایک دوسرے کو ہدایت کرتے ہیں ان میں تقویٰ سب سے بہتر اور اللہ کے نزدیک تمام چیزوں کے نتائج سے بہتر و برتر ہے۔ تمہارے اور اس جنگ کے جھنڈے کو وہی اٹھائے گا جو نظر رکھنے والا مصیبتوں پر صبر کرنے والا اور حق کے مقامات کو پہچاننے والا ہو۔ تمہیں جو حکم دیا جائے اس پر عمل کرو۔ اور جس چیز سے روکا جائے اس سے باز رہو اور کسی بات میں جلدی نہ کرو۔ جب تک اُسے خوب سوچ سمجھ نہ لو ہمیں ان امور میں کہ جن پر تم ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہو غیر معمولی انقلابات کا اندیشہ رہتا ہے۔

## دنیا کی تمنا و خواہش:

دیکھو یہ دنیا جس کی تم تمنا کرتے ہو اور جس کی جانب خواہش و رغبت سے بڑھتے ہو۔ جو کبھی تم کو غصہ دلاتی ہے اور کبھی خوش کر دیتی ہے۔ تمہارا اصلی گھر نہیں ہے اور نہ وہ منزل ہے جس کے لیے تم پیدا کیے گئے ہو اور نہ وہ جگہ ہے جس کی طرف تمہیں دعوت دی گئی ہے دیکھو یہ تمہارے لیے باقی رہنے والی نہیں اور نہ تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو اگر اس نے تمہیں اپنی آرائیشوں سے فریب دیا ہے تو اپنی برائیوں سے خوف بھی دلایا ہے لہٰذا تم اس کے ڈرانے سے متاثر ہو کر اس سے فریب نہ کھاؤ۔ اور اس کے خوفزدہ کرنے کی بنا پر اس کے طمع دلانے میں نہ آؤ۔ اُس گھر کی طرف بڑھو جس کی تمہیں دعوت دی گئی ہے اور اس دنیا سے اپنے دلوں کو موڑ لو تم میں سے کوئی شخص دنیا کی کسی چیز کے روک لیے جانے پر لونڈیوں کی طرح رونے نہ بیٹھ جائے۔ اطاعت خدا پر صبر کر کے اور جن چیزوں کی اس نے اپنی کتاب میں تم سے حفاظت چاہی۔ ان کی حفاظت کر کے اس سے نعمتوں کی تکمیل چاہو۔ دیکھو! اگر تم نے دین کے اصول محفوظ رکھے تو پھر دنیا کی کسی چیز کو کھو دینا تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اور دین کو ضائع و برباد کرنے کے بعد تمہیں دنیا کی کوئی ایسی چیز نفع نہ پہنچائے گی جسے تم نے محفوظ کر لیا ہو۔ خداوند عالم ہمارے اور تمہارے دلوں کو حق کی طرف متوجہ کرے اور ہمیں اور تمہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 178:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا تُوَارِیْ عَنْهُ سَمَآءٌ سَمَآءً، وَ لَا اَرْضٌ اَرْضًا.

### مِنْهَا:

وَ قَدْ قَالَ لِیْ قَائِلٌ: إِنَّكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَحَرِیْصٌ، فَقُلْتُ: بَلْ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَاَحْرَصُ وَ اَبْعَدُ، وَ اَنَا اَخَصُّ وَ اَقْرَبُ، وَ إِنَّمَا طَلَبْتُ حَقًّا لِیْ وَ اَنْتُمْ تَحُوْلُوْنَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ، وَ تَضْرِبُوْنَ وَجْهِیْ دُوْنَهٗ، فَلَمَّا قَرَّعْتُهٗ بِالْحُجَّةِ فِی الْمَلَاِ الْحَاضِرِیْنَ هَبَّ كَاَنَّهٗ بُهِتَ لَا یَدْرِیْ مَا یُجِیْبُنِیْ بِهٖ.

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْتَعْدِیْكَ عَلٰى قُرَیْشٍ وَ مَنْ اَعَانَهُمْ، فَإِنَّهُمْ قَطَعُوْا رَحِمِیْ، وَ صَغَّرُوْا عَظِیْمَ مَنْزِلَتِیْ، وَ اَجْمَعُوْا عَلٰى مُنَازَعَتِیْ اَمْرًا هُوَ لِیْ، ثُمَّ قَالُوْا: اَلَا إِنَّ فِی الْحَقِّ اَنْ تَاْخُذَهٗ، وَ فِی الْحَقِّ اَنْ تَتْرُكَهٗ

فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ يُصِيبُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا رَجُلاً وَاحِدًا مُعْتَمِدِينَ لِقَتْلِهِ بِلَا جُرْمٍ جَرَّهُ لَحَلَّ لِي قَتْلُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ كُلِّهِ، إِذْ حَضَرُوهُ فَلَمْ يُنْكِرُوا وَ لَمْ يَدْفَعُوا عَنْهُ بِلِسَانٍ وَ لَا بِيَدٍ، دَعْ مَا أَنَّهُمْ قَدْ قَتَلُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلَ الْعِدَّةِ الَّتِي دَخَلُوا بِهَا عَلَيْهِمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 178:

# حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دیگر مشکلات اور پریشانیاں

### طمع خلافت:

ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کے سامنے ایک آسمان دوسرے آسمان کو اور ایک زمین دوسری زمین کو چھپا نہیں سکتی۔

(روز شوریٰ) ایک شخص نے مجھ سے یہاں تک کہہ دیا کہ فرزند ابو طالب! آپ میں اس خلافت کی طمع پائی جاتی ہے؟ تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم تم لوگ زیادہ حریص ہو حالانکہ تم دور والے ہو۔ میں تو اس کا اہل بھی ہوں اور پیغمبر ﷺ سے قریب تر بھی ہوں۔ میں نے اس حق کا مطالبہ کیا ہے جس کا میں حقدار ہوں لیکن تم لوگ میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئے ہو اور میرے ہی رخ کو اس کی طرف سے موڑنا چاہتے ہو پھر جب میں نے بھری محفل میں دلائل کے ذریعہ سے کانوں کے پردوں کو کھٹکھٹایا تو ہوشیار ہو گیا اور ایسا مبہوت ہو گیا کہ کوئی جواب سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

### قریش کا رویہ:

خدایا! میں قریش اور ان کے انصار کے مقابلہ میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے میری قرابت کا رشتہ توڑ دیا اور میری عظیم منزلت کو حقیر بنا دیا۔ مجھ سے اس امر کے لیے جھگڑا کرنے پر تیار ہو گئے جس کا میں واقعتاً حقدار تھا اور پھر یہ کہنے لگے کہ آپ اسے لے لیں تو بھی صحیح ہے اور اس سے دستبردار ہو جائیں تو بھی برحق ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 179:

# وَ مِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِنْتَفِعُوا بِبَيَانِ اللّٰهِ، وَاتَّعِظُوا بِمَوَاعِظِ اللّٰهِ، وَاقْبَلُوا نَصِيحَةَ اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْذَرَ إِلَيْكُمْ

بِالْجَلِيَّةِ، وَ اَخَذَ عَلَيْكُمُ الْحُجَّةَ، وَ بَيَّنَ لَكُمْ مَحابَّهُ مِنَ الْاَعْمالِ وَ مَكارِهَهُ مِنْها لِتَتَّبِعُوا هٰذِهِ وَ تَجْتَنِبُوا هٰذِهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ كانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَنَّةَ حُفَّتْ بِالْمَكارِهِ، وَ إِنَّ النَّارَ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ

وَاعْلَمُوا اَنَّهُ ما مِنْ طاعَةِ اللّٰهِ شَيْءٌ إِلا يَأْتِي فِي كُرْهٍ، وَ ما مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ شَيْءٌ إِلا يَأْتِي فِي شَهْوَةٍ، فَرَحِمَ اللّٰهُ رَجُلا نَزَعَ عَنْ شَهْوَتِهِ، وَ قَمَعَ هَوى نَفْسِهِ، فَإِنَّ هٰذِهِ النَّفْسَ اَبْعَدُ شَيْءٍ مَنْزِعاً، وَ إِنَّهَا لا تَزالُ تَنْزِعُ إِلَى مَعْصِيَةٍ فِي هَوىً.

وَاعْلَمُوا عِبادَ اللّٰهِ اَنَّ الْمُؤْمِنَ لا يُمْسِي وَ لا يُصْبِحُ إِلا وَ نَفْسُهُ ظَنُونٌ عِنْدَهُ، فَلا يَزالُ زارِيا عَلَيْها، وَ مُسْتَزِيدا لَها، فَكُونُوا كَالسَّابِقِينَ قَبْلَكُمْ وَالْماضِينَ اَمامَكُمْ، قَوَّضُوا مِنَ الدُّنْيا تَقْوِيضَ الرَّاحِلِ، وَ طَوَوْها طَيَّ الْمَنازِلِ.

وَاعْلَمُوا اَنَّ هٰذا الْقُرْآنَ هُوَ النَّاصِحُ الَّذِي لا يَغُشُّ وَالْهادِي الَّذِي لا يُضِلُّ، وَالْمُحَدِّثُ الَّذِي لا يَكْذِبُ، وَ ما جالَسَ هٰذا الْقُرْآنَ اَحَدٌ إِلا قامَ عَنْهُ بِزِيادَةٍ اَوْ نُقْصانٍ: زِيادَةٍ فِي هُدىً، وَ نُقْصانٍ مِنْ عَمىً.

وَاعْلَمُوا اَنَّهُ لَيْسَ عَلَى اَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ مِنْ فاقَةٍ، وَ لا لِاَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْآنِ مِنْ غِنىً، فَاسْتَشْفُوهُ مِنْ اَدْوائِكُمْ، وَاسْتَعِينُوا بِهِ عَلَى لَاْوائِكُمْ، فَإِنَّ فِيهِ شِفاءً مِنْ اَكْبَرِ الدَّاءِ، وَ هُوَ الْكُفْرُ وَالنِّفاقُ وَالْغَيُّ وَالضَّلالُ، فَاسْأَلُوا اللّٰهَ بِهِ، وَ تَوَجَّهُوا إِلَيْهِ بِحُبِّهِ، وَ لا تَسْأَلُوا بِهِ خَلْقَهُ، إِنَّهُ ما تَوَجَّهَ الْعِبادُ إِلَى اللّٰهِ تَعالى بِمِثْلِهِ.

وَاعْلَمُوا اَنَّهُ شافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَ قائِلٌ مُصَدَّقٌ، وَ اَنَّهُ مَنْ شَفَعَ لَهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيامَةِ شُفِّعَ فِيهِ، وَ مَنْ مَحَلَ بِهِ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيامَةِ صُدِّقَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُنادِي مُنادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ:

(اَلا إِنَّ كُلَّ حارِثٍ مُبْتَلىً فِي حَرْثِهِ وَ عاقِبَةِ عَمَلِهِ غَيْرَ حَرَثَةِ الْقُرْآنِ) فَكُونُوا مِنْ حَرَثَتِهِ وَ اَتْباعِهِ، وَاسْتَدِلُّوهُ عَلَى رَبِّكُمْ وَاسْتَنْصِحُوهُ عَلَى اَنْفُسِكُمْ، وَاتَّهِمُوا عَلَيْهِ آرَاءَكُمْ، وَاسْتَغِشُّوا فِيهِ اَهْوَاءَكُمْ.

الْعَمَلَ الْعَمَلَ، ثُمَّ النِّهايَةَ النِّهايَةَ، وَالاسْتِقامَةَ الاسْتِقامَةَ، ثُمَّ الصَّبْرَ الصَّبْرَ، وَالْوَرَعَ الْوَرَعَ. إِنَّ لَكُمْ نِهايَةً فَانْتَهُوا إِلَى نِهايَتِكُمْ، وَ إِنَّ لَكُمْ عَلَماً فَاهْتَدُوا بِعَلَمِكُمْ، وَ إِنَّ لِلْإِسْلامِ غايَةً فَانْتَهُوا إِلَى غايَتِهِ، وَاخْرُجُوا إِلَى اللّٰهِ مِمَّا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَقِّهِ، وَ بَيَّنَ لَكُمْ مِنْ وَظائِفِهِ، اَنَا شاهِدٌ لَكُمْ وَ حَجِيجٌ يَوْمَ الْقِيامَةِ عَنْكُمْ.

اَلا وَ إِنَّ الْقَدَرَ السَّابِقَ قَدْ وَقَعَ وَالْقَضاءَ الْماضِيَ قَدْ تَوَرَّدَ، وَ إِنِّي مُتَكَلِّمٌ بِعِدَةِ اللّٰهِ وَ حُجَّتِهِ،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَ لَا تَحْزَنُوا وَ أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ، وَ قَدْ قُلْتُمْ :رَبُّنَا اللَّهُ، فَاسْتَقِيمُوا عَلَى كِتَابِهِ وَ عَلَى مِنْهَاجِ أَمْرِهِ وَ عَلَى الطَّرِيقَةِ الصَّالِحَةِ مِنْ عِبَادَتِهِ، ثُمَّ لَا تَمْرُقُوا مِنْهَا، وَ لَا تَبْتَدِعُوا فِيهَا، وَ لَا تُخَالِفُوا عَنْهَا، فَإِنَّ أَهْلَ الْمُرُوقِ مُنْقَطَعٌ بِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ثُمَّ إِيَّاكُمْ وَ تَهْزِيعَ الْأَخْلَاقِ وَ تَصْرِيفَهَا، وَاجْعَلُوا اللِّسَانَ وَاحِدا وَلْيَخْزُنِ الرَّجُلُ لِسَانَهُ، فَإِنَّ هَذَا اللِّسَانَ جَمُوحٌ بِصَاحِبِهِ، وَاللَّهِ مَا أَرَى عَبْدا يَتَّقِي تَقْوَى تَنْفَعُهُ حَتَّى يَخْزُنَ لِسَانَهُ، وَ إِنَّ لِسَانَ الْمُؤْمِنِ مِنْ وَرَاءِ قَلْبِهِ، وَ إِنَّ قَلْبَ الْمُنَافِقِ مِنْ وَرَاءِ لِسَانِهِ، لِأَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ تَدَبَّرَهُ فِي نَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ خَيْرا أَبْدَاهُ، وَ إِنْ كَانَ شَرّا وَارَاهُ، وَ إِنَّ الْمُنَافِقَ يَتَكَلَّمُ بِمَا أَتَى عَلَى لِسَانِهِ، لَا يَدْرِي مَاذَا لَهُ وَ مَاذَا عَلَيْهِ، وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ) :(لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، وَ لَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ() فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَ هُوَ نَقِيُّ الرَّاحَةِ مِنْ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَ أَمْوَالِهِمْ، سَلِيمُ اللِّسَانِ مِنْ أَعْرَاضِهِمْ فَلْيَفْعَلْ.

وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللَّهِ، أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْتَحِلُّ الْعَامَ مَا اسْتَحَلَّ عَاما أَوَّلَ، وَ يُحَرِّمُ الْعَامَ مَا حَرَّمَ عَاما أَوَّلَ، وَ أَنَّ مَا أَحْدَثَ النَّاسُ لَا يُحِلُّ لَكُمْ شَيْئا مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ، وَ لَكِنَّ الْحَلَالَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ، وَالْحَرَامَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، فَقَدْ جَرَّبْتُمُ الْأُمُورَ وَ ضَرَّسْتُمُوهَا، وَ وُعِظْتُمْ بِمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَ ضُرِبَتِ الْأَمْثَالُ لَكُمْ، وَ دُعِيتُمْ إِلَى الْأَمْرِ الْوَاضِحِ، فَلَا يَصَمُّ عَنْ ذَلِكَ إِلَّا أَصَمُّ، وَ لَا يَعْمَى عَنْهُ إِلَّا أَعْمَى، وَ مَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ اللَّهُ بِالْبَلَاءِ وَالتَّجَارِبِ لَمْ يَنْتَفِعْ بِشَيْءٍ مِنَ الْعِظَةِ وَ أَتَاهُ التَّقْصِيرُ مِنْ أَمَامِهِ حَتَّى يَعْرِفَ مَا أَنْكَرَ، وَ يُنْكِرَ مَا عَرَفَ، فَإِنَّ النَّاسَ رَجُلَانِ :مُتَّبِعٌ شِرْعَةً، وَ مُبْتَدِعٌ بِدْعَةً، لَيْسَ مَعَهُ مِنَ اللَّهِ بُرْهَانُ سُنَّةٍ، وَ لَا ضِيَاءُ حُجَّةٍ.

وَ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ لَمْ يَعِظْ أَحَدا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ، وَ سَبَبُهُ الْأَمِينُ، وَ فِيهِ رَبِيعُ الْقَلْبِ، وَ يَنَابِيعُ الْعِلْمِ، وَ مَا لِلْقَلْبِ جِلَاءٌ غَيْرُهُ، مَعَ أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ الْمُتَذَكِّرُونَ، وَ بَقِيَ النَّاسُونَ وَالْمُتَنَاسُونَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ خَيْرا فَأَعِينُوا عَلَيْهِ، وَ إِذَا رَأَيْتُمْ شَرّا فَاذْهَبُوا عَنْهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَقُولُ) :(يَا ابْنَ آدَمَ اعْمَلِ الْخَيْرَ، وَدَعِ الشَّرَّ، فَإِذَا أَنْتَ جَوَادٌ قَاصِدٌ.((

أَلَا وَ إِنَّ الظُّلْمَ ثَلَاثَةٌ :فَظُلْمٌ لَا يُغْفَرُ، وَ ظُلْمٌ لَا يُتْرَكُ، وَ ظُلْمٌ مَغْفُورٌ لَا يُطْلَبُ، فَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يُغْفَرُ فَالشِّرْكُ بِاللَّهِ، قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ :إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ، وَ أَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يُغْفَرُ فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهُ عِنْدَ بَعْضِ الْهَنَاتِ، وَ أَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لَا يُتْرَكُ فَظُلْمُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ بَعْضا الْقِصَاصُ هُنَاكَ شَدِيدٌ، لَيْسَ هُوَ جَرْحا بِالْمُدَى، وَ لَا ضَرْبا بِالسِّيَاطِ، وَ لَكِنَّهُ مَا يُسْتَصْغَرُ

ذٰلِكَ مَعَهُ، فَإِيَّاكُمْ وَالتَّلَوُّنَ فِي دِينِ اللّٰهِ، فَإِنَّ جَمَاعَةً فِيمَا تَكْرَهُونَ مِنَالْحَقِّ خَيْرٌ مِنْ فُرْقَةٍ فِيمَا تُحِبُّونَ مِنَ الْبَاطِلِ، وَ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ لَمْ يُعْطِ اَحَدًا بِفُرْقَةٍ خَيْرًا مِمَّنْ مَضَى وَ لَا مِمَّنْ بَقِيَ.

يَا اَيُّهَا النَّاسُ، طُوبَى لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عُيُوبِ النَّاسِ، وَ طُوبَى لِمَنْ لَزِمَ بَيْتَهُ، وَ اَكَلَ قُوتَهُ، وَاشْتَغَلَ بِطَاعَةِ رَبِّهِ، وَ بَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ، فَكَانَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغُلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 179:

# اصلاح مسلم

### اتمام حجت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خداوند عالم کے ارشادات سے فائدہ اُٹھاؤ اور اس کے موعظوں سے نصیحت حاصل کرو اور اس کی نصیحتوں کو مانا کیونکہ اس نے واضح دلیلوں سے تمہارے لیے کسی عذر کی گنجائش نہیں رکھی اور تم پر پوری طرح حجت کو تمام کر دیا ہے اور اپنے پسندیدہ و ناپسندیدہ اعمال تم سے بیان کر دیے ہیں تاکہ اچھے اعمال بجالاؤ اور برے کاموں سے بچو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت ناگواریوں میں گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشوں میں گھرا ہوا ہے یاد رکھو! کہ اللہ کی ہر اطاعت ناگوار صورت میں اور اس کی ہر معصیت عین خواہش بن کر سامنے آتی ہے۔

### خواہشوں سے دوری اختیار کرنے والا:

خدا اس شخص پر رحمت کرے جس نے خواہشوں سے دوری اختیار کی اور اپنے نفس کے ہوا و ہوس کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ دیا' کیونکہ نفس خواہشوں میں لامحدود درجہ تک بڑھنے والا ہے اور وہ ہمیشہ خواہش و آرزوئے گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے اللہ کے بندو! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مومن زندگی کے صبح و شام میں اپنے نفس سے بدگمان رہتا ہے اور اس پر کوتاہیوں کا الزام لگاتا ہے اور اس سے عبادتوں میں اضافہ کا خواہشمند رہتا ہے تم ان لوگوں کی طرح بنو کہ جو تم سے پہلے آگے بڑھ چکے ہیں اور تمہارے قبل اس راہ سے گزر چکے ہیں انہوں نے دنیا سے یوں اپنا رخت سفر باندھا جس طرح مسافر اپنا ڈیرا اُٹھا لیتا ہے اور دنیا کو اس طرح طے کیا جس طرح سفر کی منزلوں کو۔

### قرآن مجید حقیقی نصیحت:

یاد رکھو کہ یہ قرآن ایسا نصیحت کرنے والا جو فریب نہیں دیتا اور ایسا بیان کرنے والا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا جو بھی اس

قرآن کا ہم نشین ہوا وہ ہدایت کو بڑھا کر اور گمراہی و ضلالت کو گھٹا کر اس سے الگ ہوا جان لو کہ کسی کو قرآن کی تعلیمات کے بعد کسی اور لائحہ عمل کی احتیاج نہیں رہتی اور نہ کوئی قرآن سے کچھ سیکھنے سے پہلے اس سے بے نیاز ہو سکتا ہے اس سے اپنی بیماریوں کی شفا پائی جاتی ہے اس کے وسیلہ سے اللہ سے مانگو اور اس کی دوستی کو لیے ہوئے اس کا رخ کرو۔ اور اسے لوگوں سے مانگنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ یقیناً بندوں کے لیے اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا اس جیسا کوئی ذریعہ نہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت مقبول اور ایسا کلام کرنے والا ہے جس کی ہر بات تصدیق شدہ ہے۔ قیامت کے دن جس کی یہ شفاعت کرے گا۔ وہ اس کے حق میں مانی جائیں گی اور اُس روز جس کے عیوب بتائے گا تو اس بارے میں بھی اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا پکار کر کہے گا کہ دیکھو قرآن کی کھیتی بونے والوں کے علاوہ ہر بونے والا اپنی کھیتی اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں مبتلا ہے۔ لہٰذا تم قرآن کی کھیتی بونے والے اور اس کے پیروکار بنو اور اپنے پروردگار تک پہنچنے کے لیے اسے دلیل راہ بناؤ اور اپنے نفسوں کے لیے اس سے پند و نصیحت چاہو۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنی خواہشوں کو غلط و فریب خوردہ سمجھو۔

## فضیلت عمل:

عمل کرو، عمل کرو، اور عاقبت اور انجام کو دیکھو، استوار و برقرار رہو، پھر یہ کہ صبر کرو صبر کرو تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو، تمہارے لیے ایک منزل منتہا ہے۔ اپنے کو وہاں تک پہنچاؤ اور تمہارے لیے ایک نشان ہے اس سے ہدایت حاصل کرو اسلام کی ایک حد ہے تم اس حد و انتہا تک پہنچو۔ اللہ نے جن حقوق کی ادائیگی کو تم پر فرض کیا ہے اور جن فرائض کو تم سے بیان کیا ہے انہیں ادا کر کے اس سے عہدہ برآ ہو جاؤ میں تمہارے اعمال کا گواہ اور قیامت کے دن تمہاری طرف سے حجت پیش کرنے والا ہوں۔

## فیصلہ الٰہی:

دیکھو! جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اور جو فیصلہ خداوندی تھا وہ سامنے آ گیا۔ میں الٰہی وعدہ و برہان کی رو سے کلام کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر وہ اس عقیدہ پر جمے رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ تم خوف نہ کھاؤ اور غمگین نہ ہو تمہیں اس جنت کی بشارت ہو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

## قول پر عمل:

اب تمہارا قول تو یہ ہے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ تو اب اس کی کتاب اور اس کی شریعت کی راہ اور اس کی عبادت کے نیک طریقہ پر جمے رہو اور پھر اس سے نکل نہ بھاگو اور نہ اس میں بدعتیں پیدا کرو اور نہ اس کے خلاف چلو۔ اس لیے کہ اس راہ سے نکل بھاگنے والے قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے جدا ہونے والے ہیں۔ پھر یہ کہ تم اپنے اخلاق و اطوار کو پلٹنے اور انہیں ادلنے بدلنے سے پرہیز کرو۔ دورخی اور رتلون مزاجی سے بچتے رہو اور ایک زبان رکھو۔

## زبان کی تباہ کاریاں:

انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان کو قابو میں رکھے۔ اس لیے کہ یہ اپنے مالک سے منہ زوری کرنے والی ہے۔ خدا کی قسم! میں نے کسی پرہیزگار کو نہیں دیکھا کہ تقویٰ اس کے لیے مفید ثابت ہوا ہو جب تک کہ اس نے اپنی زبان کی حفاظت نہ کی ہو۔ بے شک مومن کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہے اور منافق کا دل چاہتا ہے تو پہلے اسے دل میں سوچ لیتا ہے اگر وہ اچھی بات ہوتی ہے تو اسے ظاہر کرتا ہے اور اگر بری بات ہوتی ہے تو اسے پوشیدہ ہی رہنے دیتا ہے۔ اور منافق کی زبان پر جو آتا ہے کہہ گزرتا ہے اسے یہ کچھ خبر نہیں ہوتی کہ کون سی بات اس کے حق میں مفید ہے اور کون سی بات مضر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مستحکم نہ ہوا ور دل اس وقت تک مستحکم نہیں ہوتا جب تک زبان مستحکم نہ ہو۔

## عظمت وآبروریزی:

لہٰذا تم میں سے جس سے یہ بن پڑے کہ وہ اللہ کے حضور میں اس طرح پہنچے کہ اس کا ہاتھ مسلمانوں کے خون اور ان کے مال سے پاک وصاف اور اس کی زبان ان کی آبروریزی سے محفوظ رہے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے۔

## حلال وحرام:

خدا کے بندو! یاد رکھو کہ مومن اس سال بھی اسی چیز کو حلال سمجھتا ہے جسے پار سال حلال سمجھ چکا ہے اور اس سال بھی اسی چیز کو حرام سمجھتا ہے جسے گزشتہ سال حرام کہہ چکا ہے اور یاد رکھو! کہ لوگوں کی پیدا کی ہوئی بدعتیں ان چیزوں کو جو خدا کی طرف سے حرام ہیں حلال نہیں کر سکتیں۔ بلکہ حلال کو جو خدا کی طرف سے حرام ہیں حلال نہیں کر سکتیں۔ بلکہ حلال وہ ہے جسے اللہ نے حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے۔ جسے اللہ نے حرام کیا ہے تم تمام چیزوں کو تجربہ وآزمائش سے پرکھ چکے ہو اور پہلے لوگوں سے تمہیں پندونصیحت بھی کی جا چکی ہے اور حق وباطل کی مثالیں بھی تمہارے سامنے پیش کی جا چکی ہیں۔ اور واضح حقیقتوں کی طرف تمہیں دعوت دی جا چکی ہے۔ اب اس آواز کے سننے سے قاصر وہی ہو سکتا ہے جو واقعی بہرا ہو اور اس کے دیکھنے سے معذور وہی سمجھا جا سکتا ہے جو اندھا ہو اور جسے اللہ کی آزمائشوں اور تجربوں سے فائدہ نہ پہنچے وہ کسی پندونصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسے زیاں کاریاں ہی درپیش ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ بری باتوں کو اچھا اور اچھی باتوں کو برا سمجھے گا۔ چونکہ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک شریعت کے پیروکار اور دوسرے بدعت ساز کہ جن کے پاس نہ سنت پیغمبر کی کوئی سند ہوتی ہے اور نہ دلیل وبرہان کی روشنی بلاشبہ اللہ سبحانہ نے کسی کو ایسی نصیحت نہیں کی جو اس قرآن کے مانند ہو جو کہ یہ اللہ کی مضبوط رسی اور امانتدار وسیلہ ہے۔ اسی میں دل کی بہار اور علم کے سرچشمے ہیں اور اسی سے آئینہ قلب پر جلا ہوتی ہے۔ باوجود یہ کہ یاد رکھنے والے گزر گئے اور بھول جانے والے یا بھلاوے میں ڈالنے والے باقی رہ گئے ہیں۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ بھلائی کو دیکھو تو اسے تقویت پہنچاؤ اور برائی کو دیکھو تو اس سے دامن بچا کر چل دو' اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اے فرزند آدم علیہ السلام! اچھے کام کر اور راست رو رہ۔

## ظلم کی تین اقسام:

دیکھو ظلم تین طرح کا ہوتا ہے ایک ظلم وہ جو بخشا نہیں جائے گا۔ اور دوسرا ظلم وہ جس کا مواخذہ چھوڑا نہیں جائے گا۔ تیسرا وہ جو بخش دیا جائے گا۔ اور اس کی بازپرس نہیں ہوگی۔ لیکن وہ ظلم جو بخشا نہیں جائے گا وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ خدا اس گناہ کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ وہ ظلم جو بخش دیا جائے گا وہ ہے جو بندہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہو کر اپنے نفس پر کرتا ہے اور وہ ظلم کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرنا ہے جس کا آخرت میں سخت بدلہ لیا جائے گا وہ کوئی چھریوں سے کچوکے دینا اور کوڑوں سے مارنا نہیں ہے بلکہ ایک ایسا سخت عذاب ہے جس کے مقابلہ میں یہ چیزیں بہت کم ہیں۔ دین خدا میں رنگ بدلنے سے بچو کیونکہ تمہارا حق پر ایکا کر لینا جسے تم ناپسند کرتے ہو' باطل راستوں پر جا کر ہٹ جانے سے جو تمہارا محبوب مشغلہ ہے' بہتر ہے بے شک اللہ سبحانہ نے اگلوں اور پچھلوں میں سے کسی کو متفرق اور پراگندہ ہو جانے سے کوئی بھلائی نہیں دی۔

## اپنے عیوب:

اے لوگو! لائق مبارک باد وہ شخص ہے جسے اپنے عیوب دوسروں کی عیب گیری سے باز رکھیں اور قابل مبارکباد وہ شخص ہے جو اپنے گھر کے گوشہ میں بیٹھ جائے اور جو کھانا میسر آ جائے کھا لے اور اپنے اللہ کی عبادت میں لگا رہے اور اپنے گناہوں پر آنسو بہائے کہ اس طرح وہ بس اپنی ذات کی فکر میں رہے اور دوسرے لوگ اس سے آرام میں رہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 180:

### ومن خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

أَيُّهَا الْغافِلُونَ غَيْرُ الْمَغْفُولِ عَنْهُمْ، وَالتَّارِكُونَ وَالْمَأْخُوذُ مِنْهُمْ، ما لِي أَراكُمْ عَنِ اللَّهِ ذاهِبِينَ، وَإِلى غَيْرِهِ راغِبِينَ كَأَنَّكُمْ نَعَمٌ أَراحَ بِها سائِمٌ إِلى مَرْعًى وَبِيٍّ، وَ مَشْرَبٍ دَوِيٍّ، وَ إِنَّما هِيَ كَالْمَعْلُوفَةِ لِلْمُدَى، لا تَعْرِفُ ماذا يُرادُ بِها إِذا أُحْسِنَ إِلَيْها، تَحْسَبُ يَوْمَها دَهْرَها، وَ شِبَعَها أَمْرَها.

وَاللَّهِ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَخْرَجِهِ، وَ مَوْلِجِهِ وَ جَمِيعِ شَأْنِهِ لَفَعَلْتُ، وَ لكِنْ أَخافُ أَنْ تَكْفُرُوا فِيَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، أَلا وَ إِنِّي مُفْضِيهِ إِلَى الْخاصَّةِ مِمَّنْ يُؤْمَنُ ذلِكَ مِنْهُ.

وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، وَاصْطَفاهُ عَلَى الْخَلْقِ، ما أَنْطِقُ إِلا صادِقاً، وَلَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ بِذلِكَ كُلِّهِ، وَ

بِمَهْلَكِ مَنْ يَهْلِكُ، وَ مَنْجَى مَنْ يَنْجُو، وَ مَآلِ هٰذَا الْاَمْرِ، وَ مَا اَبْقَى شَيْئًا يَمُرُّ عَلَى رَأْسِي إِلَّا اَفْرَغَهُ فِي اُذُنِي، وَ اَفْضَى بِهِ إِلَيَّ.

اَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَحُثُّكُمْ عَلَى طَاعَةٍ إِلَّا وَ اَسْبِقُكُمْ إِلَيْهَا، وَ لَا اَنْهَاكُمْ عَنْ مَعْصِيَةٍ إِلَّا وَ اَتَنَاهَى قَبْلَكُمْ عَنْهَا.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 180:

# امر خلافت کا انجام

### چھریوں کے لیے پالا گیا اونٹ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے وہ غافلو جن کی طرف سے غفلت نہیں برتی جا سکتی ہے اور اے چھوڑ دینے والو جن کو چھوڑا نہیں جا سکتا ہے۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں اللہ سے دور بھاگتے ہوئے اور غیر خدا کی رغبت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ گویا تم وہ اونٹ ہو جن کا چرواہا ایک ہلاک کر دینے والی چراگاہ اور تباہ کر دینے والے گھاٹ پر لے آیا ہو یا وہ چوپایہ ہو جسے چھریوں کے لئے پالا گیا ہے کہ اسے نہیں معلوم ہے کہ اس کے ساتھ برتاؤ کا واقعی مقصد کیا ہے اور جب اچھا برتاؤ کیا جاتا ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ ایک دن ہی سارا زمانہ ہے اور یہ شکم سیری ہی کل کام ہے۔

### رازدارِ رسول:

خدا کی قسم میں چاہوں تو ہر شخص کو اس کے داخل اور خارج ہونے کی منزل سے آگاہ کر سکتا ہوں اور جملہ حالات کو بتا سکتا ہوں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم مجھ میں گم ہو کر رسول اکرم ﷺ کا انکار نہ کر دو اور یاد رکھو کہ میں ان باتوں سے ان لوگوں کو بہر حال آگاہ کر دوں گا جن سے گمراہی کا خطرہ نہیں ہے۔ قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے انہیں حق کے ساتھ بھیجا ہے اور مخلوقات میں منتخب قرار دیا ہے کہ میں سوائے سچ کے کوئی کلام نہیں کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ ساری باتیں مجھے بتا دی ہیں اور ہر ہلاک ہونے والے کی ہلاکت اور نجات پانے والے کی نجات کا راستہ بھی بتا دیا ہے اور اس امر خلافت کے انجام سے بھی باخبر کر دیا ہے اور کوئی ایسی شے نہیں ہے جو میرے سر سے گذرنے والی ہو اور اسے میرے کانوں میں نہ ڈال دیا ہو اور مجھ تک پہنچا نہ دیا ہو۔

**پہلے خود:**

لوگو! خدا گواہ ہے کہ میں تمہیں کسی اطاعت پر آمادہ نہیں کرتا ہوں مگر پہلے خود سبقت کرتا ہوں اور کسی معصیت سے نہیں روکتا ہوں مگر یہ کہ پہلے خود اس سے باز رہتا ہوں۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 181:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

لَا يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ، وَ لَا يُغَيِّرُهُ زَمَانٌ، وَ لَا يَحْوِيهِ مَكَانٌ وَ لَا يَصِفُهُ لِسَانٌ، لَا يَعْزُبُ عَنْهُ عَدَدُ قَطْرِ الْمَاءِ، وَ لَا نُجُومِ السَّمَاءِ، وَ لَا سَوَافِي الرِّيحِ فِي الْهَوَاءِ وَ لَا دَبِيبُ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا وَ لَا مَقِيلُ الذَّرِّ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ، يَعْلَمُ مَسَاقِطَ الْأَوْرَاقِ وَ خَفِيَّ طَرْفِ الْأَحْدَاقِ.

وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غَيْرَ مَعْدُولٍ بِهِ وَ لَا مَشْكُوكٍ فِيهِ وَ لَا مَكْفُورٍ دِينُهُ وَ لَا مَجْحُودٍ تَكْوِينُهُ، شَهَادَةَ مَنْ صَدَقَتْ نِيَّتُهُ وَ صَفَتْ دِخْلَتُهُ وَ خَلَصَ يَقِينُهُ وَ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ.

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ الْمُجْتَبَى مِنْ خَلَائِقِهِ وَ الْمُعْتَامُ لِشَرْحِ حَقَائِقِهِ وَ الْمُخْتَصُّ بِعَقَائِلِ كَرَامَاتِهِ وَ الْمُصْطَفَى لِكَرَائِمِ رِسَالَاتِهِ وَ الْمُوَضَّحَةُ بِهِ أَشْرَاطُ الْهُدَى وَ الْمَجْلُوُّ بِهِ غِرْبِيبُ الْعَمَى.

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الدُّنْيَا تَغُرُّ الْمُؤَمِّلَ لَهَا وَ الْمُخْلِدَ إِلَيْهَا وَ لَا تَنْفَسُ بِمَنْ نَافَسَ فِيهَا وَ تَغْلِبُ مَنْ غَلَبَ عَلَيْهَا، وَ ايْمُ اللَّهِ مَا كَانَ قَوْمٌ قَطُّ فِي غَضِّ نِعْمَةٍ مِنْ عَيْشٍ فَزَالَ عَنْهُمْ إِلَّا بِذُنُوبٍ اجْتَرَحُوهَا، لِأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ حِينَ تَنْزِلُ بِهِمُ النِّقَمُ وَ تَزُولُ عَنْهُمُ النِّعَمُ فَزِعُوا إِلَى رَبِّهِمْ بِصِدْقٍ مِنْ نِيَّاتِهِمْ وَ وَلَهٍ مِنْ قُلُوبِهِمْ لَرَدَّ عَلَيْهِمْ كُلَّ شَارِدٍ وَ أَصْلَحَ لَهُمْ كُلَّ فَاسِدٍ.

وَ إِنِّي لَأَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَكُونُوا فِي فَتْرَةٍ وَ قَدْ كَانَتْ أُمُورٌ مَضَتْ مِلْتُمْ فِيهَا مَيْلَةً كُنْتُمْ فِيهَا عِنْدِي غَيْرَ مَحْمُودِينَ وَ لَئِنْ رُدَّ عَلَيْكُمْ أَمْرُكُمْ إِنَّكُمْ لَسُعَدَاءُ وَ مَا عَلَيَّ إِلَّا الْجُهْدُ وَ لَوْ أَشَاءُ أَنْ أَقُولَ لَقُلْتُ: عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 181:

# دنیا کا دھوکا

### ذات باری تعالیٰ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
نہ اللہ تعالیٰ پر کوئی حالت طاری ہوسکتی ہے اور نہ اسے کوئی زمانہ بدل سکتا ہے اور نہ اس پر کوئی مکان حاوی ہوسکتا ہے اور نہ اس کی توصیف ہوسکتی ہے۔ اس کے علم سے نہ بارش کے قطرے مخفی ہیں اور نہ آسمان کے ستارے۔ نہ فضاؤں میں ہوا کے جھکڑ مخفی ہیں اور نہ پتھروں پر چیونٹی کے چلنے کی آواز اور نہ اندھیری رات میں اس کی پناہ گاہ۔ وہ پتوں کے گرنے کی جگہ بھی جانتا ہے اور آنکھ کے دزدیدہ اشارے بھی۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے نہ اس کا کوئی ہمسر و عدیل ہے اور نہ اس میں کسی طرح کا شک ہے۔ نہ اس کے دین کا انکار ہوسکتا ہے اور نہ اس کی تخلیق سے انکار کیا جا سکتا ہے۔ یہ شہادت اس شخص کی ہے جس کی نیت سچی ہے اور باطن صاف ہے اس کا یقین خالص ہے اور میزان عمل گرانبار۔

### حقائق کے شارح:

پھر میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندہ اور تمام مخلوقات رسول ہیں۔ انہیں حقائق کی تشریح کے لئے چنا گیا ہے اور بہترین شرافتوں سے مخصوص کیا گیا ہے۔ عظیم ترین پیغامات کے لئے ان کا انتخاب ہوا ہے اور ان کے ذریعہ ہدایت کی علامات کی وضاحت کی گئی ہے اور گمراہی کی تاریکیوں کو دور کیا گیا ہے۔

### گناہوں کے اثرات:

لوگو! یاد رکھو یہ دنیا اپنے سے لو لگانے والے اور اپنی طرف کھنچ جانے والے کو ہمیشہ دھوکہ دیا کرتی ہے۔ جو اس کا خواہش مند ہوتا ہے اس سے بخل نہیں کرتی ہے اور جو اس پر غالب آ جاتا ہے اس پر قابو پا لیتی ہے۔ خدا کی قسم کوئی بھی قوم جو نعمتوں کی تر و تازہ اور شاداب زندگی میں تھی اور پھر اس کی وہ زندگی زائل ہوگئی ہے تو اس کا کوئی سبب سوائے ان گناہوں کے نہیں ہے جن کا ارتکاب اس قوم نے کیا ہے۔ اس لئے کہ پروردگار اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ پھر بھی جن لوگوں پر عتاب نازل ہوتا ہے اور نعمتیں زائل ہوجاتی ہیں اگر صدق نیت اور توجہ قلب کے ساتھ پروردگار کی بارگاہ میں فریاد کریں تو وہ گئی ہوئی نعمتوں کو واپس کردے گا اور بگڑے کاموں کو بنا دے گا۔ میں تمہارے بارے میں اس بات سے خوفزدہ ہوں کہ کہیں تم جہالت اور نادانی میں نہ پڑ جاؤ۔ کتنے ہی معاملات ایسے گذر چکے ہیں جن میں تمہارا جھکاؤ اس رخ کی طرف تھا جس میں تم قطعاً قابل

تعریف نہیں تھے۔ اب اگر تمہیں پہلے کی روش کی طرف پلٹا دیا جائے تو پھر نیک بخت ہو سکتے ہو لیکن میری ذمہ داری صرف محنت کرنا ہے اور اگر میں کہنا چاہوں تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ پروردگار گذشتہ معاملات سے درگذر فرمائے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 182:

و من خطبة له وَ قَدْ سَاَلَهُ ذِعْلِبُ الْيَمَانِيُّ فَقَالَ :هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَع : اَ فَاَعْبُدُ مَا لَا اَرَى ؟

فَقَالَ : وَ كَيْفَ تَرَاهُ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

لَا تُدْرِكُهُ الْعُيُونُ بِمُشَاهَدَةِ الْعِيَانِ وَ لٰكِنْ تُدْرِكُهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ، قَرِيبٌ مِنَ الْاَشْيَاءِ غَيْرَ مُلَابِسٍ، بَعِيدٌ مِنْهَا غَيْرَ مُبَايِنٍ، مُتَكَلِّمٌ لَا بِرَوِيَّةٍ، مَرِيدٌ لَا بِهِمَّةٍ، صَانِعٌ لَا بِجَارِحَةٍ، لَطِيفٌ لَا يُوصَفُ بِالْخَفَاءِ، كَبِيرٌ لَا يُوصَفُ بِالْجَفَاءِ بَصِيرٌ لَا يُوصَفُ بِالْحَاسَّةِ، رَحِيمٌ لَا يُوصَفُ بِالرِّقَّةِ، تَعْنُو الْوُجُوهُ لِعَظَمَتِهِ وَ تَجِبُ الْقُلُوبُ مِنْ مَخَافَتِهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 182:

## زیارت ربانی

ذعلب یمنی نے آپ سے سوال کیا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں؟ جسے میں نے دیکھا تک نہیں۔ اس نے کہا کہ آپ کیوں کر دیکھتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

آنکھیں اُسے کھلم کھلا نہیں دیکھتیں، بلکہ دل ایمانی حقیقتوں سے اسے پہچانتے ہیں وہ ہر چیز سے قریب ہے۔ لیکن جسمانی اتصال کے طور پر نہیں۔ وہ ہر شے سے دور ہے۔ مگر الگ نہیں وہ غور و فکر کے بغیر کلام کرنے والا اور بغیر آمادگی کے قصد و ارادہ کرنے والا اور بغیر اعضا کی مدد کے بنانے والا ہے وہ لطیف ہے لیکن پوشیدگی سے اسے متصف نہیں کیا جا سکتا وہ بزرگ و برتر ہے مگر تند خوئی و بدخلقی کی صفت اس میں نہیں۔ وہ دیکھنے والا ہے مگر حواس سے اُسے موصوف نہیں کیا جا سکتا۔ وہ رحم کرنے والا ہے مگر اس صفت کو نرم دلی سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ چہرے اس کی عظمت کے آگے ذلیل و خوار اور دل اس کے خوف سے لرزاں و ہراساں ہیں۔

خطبہ نمبر 183:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَى مَا قَضَى مِنْ اَمْرٍ، وَ قَدَّرَ مِنْ فِعْلٍ، وَ عَلَى ابْتِلَائِي بِكُمْ اَيَّتُهَا الْفِرْقَةُ الَّتِي إِذَا اَمَرْتُ لَمْ تُطِعْ وَ إِذَا دَعَوْتُ لَمْ تُجِبْ، إِنْ اُمْهِلْتُمْ خُضْتُمْ وَ إِنْ حُورِبْتُمْ خُرْتُمْ وَ إِنِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى إِمَامٍ طَعَنْتُمْ وَ إِنْ اُجِئْتُمْ إِلَى مُشَاقَّةٍ نَكَصْتُمْ، لَا اَبَا لِغَيْرِكُمْ، مَا تَنْتَظِرُونَ بِنَصْرِكُمْ وَ الْجِهَادِ عَلَى حَقِّكُمْ؟ اَلْمَوْتَ اَوِ الذُّلَّ لَكُمْ.

فَوَ اللّٰهِ لَئِنْ جَاءَ يَوْمِي وَ لَيَأْتِيَنِّي لَيُفَرِّقَنَّ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ اَنَا لِصُحْبَتِكُمْ قَالٍ، وَ بِكُمْ غَيْرُ كَثِيرٍ. لِلّٰهِ اَنْتُمْ اَمَا دِينٌ يَجْمَعُكُمْ وَ لَا حَمِيَّةٌ تَشْحَذُكُمْ وَ لَا عَطَاءٌ وَ اَنَا اَدْعُوكُمْ وَ اَنْتُمْ تَرِيكَةُ الْإِسْلَامِ وَ بَقِيَّةُ النَّاسِ إِلَى الْمَعُونَةِ اَوْ طَائِفَةٍ مِنَ الْعَطَاءِ فَتَتَفَرَّقُونَ عَنِّي وَ تَخْتَلِفُونَ عَلَيَّ؟!

إِنَّهُ لَا يَخْرُجُ إِلَيْكُمْ مِنْ اَمْرِي رِضًى فَتَرْضَوْنَهُ، وَ لَا سُخْطٌ فَتَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ وَ إِنَّ اَحَبَّ مَا اَنَا لَاقٍ إِلَيَّ الْمَوْتُ، قَدْ دَارَسْتُكُمُ الْكِتَابَ وَ فَاتَحْتُكُمُ الْحِجَاجَ وَ عَرَّفْتُكُمْ مَا اَنْكَرْتُمْ وَ سَوَّغْتُكُمْ مَا مَجَجْتُمْ، لَوْ كَانَ الْاَعْمَى يَلْحَظُ اَوِ النَّائِمُ يَسْتَيْقِظُ.

☆☆☆

خطبہ نمبر 183:

# فوج کی ترغیب جہاد

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدا کی حمد وثنا اس کے ان فیصلوں پر جو اس نے کیے اور ان افعال پر جو اس نے نامزد فرمائے۔ اور میرے اس امتحان پر جو تمہارے ذریعے لیا' کہ جب تمہیں حکم دیتا ہوں تو تم اطاعت نہیں کرتے اور پکارتا ہوں تو جواب نہیں دیتے اگر مہلت دیتا ہوں تو چھپ جاتے ہو اور اگر لڑاتا ہوں تو بھاگ اٹھتے ہو اگر کسی امام پر لوگ متفق بھی ہو جائیں تو تم اس پر طعنے دیتے ہو اور مخالفت کرتے ہو' اور اگر کسی مہم کے لیے تیار ہوتے ہو تو منہ پھیر لیتے ہو' تمہارے دشمن کے باپ مریں! تم اپنے خدا سے نصرت کی کیا امید کرتے ہو' جہاد تو تم پر فرض ہے ہی موت یا ذلت تمہاری قسمت میں ہے۔ قسم کھاتا ہوں کہ اگر میری موت آئی جو ضرور آئے گی۔ مگر میں تمہارے ساتھ سے عاجز ہوں گا اور بہت تھوڑے محبت کرنے والے دوست میرے ساتھ ہوں گے۔ تم سے خدا سمجھے! کیا کوئی مذہب اور غیرت بھی تمہیں تیز نہیں کرتی؟ تم (حقیقی) اسلام کے وارث اور گزشتہ محترم مسلمانوں

کے پشیماندہ ہو، میں تمہیں مدد کے لیے بلاتا ہوں اور ثواب کا یقین وانعام دیتا ہوں۔ مگر تم مجھ سے ہٹ جاتے ہو' مجھ سے اختلاف کرتے ہو۔ اگر میرا حکم خوشنودی پہنچاتا ہے تو تم خوش نہیں ہوتے' اور عتاب نامہ پہنچتا ہے تو بھی تم متحد نہیں ہوتے اب تو مجھے محبوب ترین چیز ملنے والی موت ہے۔ میں نے قرآن پڑھا اور سمجھایا! دلیلیں پیش کیں۔ جسے تم نہیں مانتے تھے' اسے تم سمجھ گئے۔ ناگوار گھونٹ گوارا ہو گئے۔ (تمام ذہنی) الجھنیں میں نے ختم کر دیں اور اس طرح کہ اگر اندھا ہوتا تو دیکھنے لگتا' سوتا ہوتا تو جاگ اُٹھتا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 184:

الْكُوفَةِ، وَ هُوَ قَائِمٌ عَلَى حِجَارَةٍ نَصَبَهَا لَهُ جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُومِيُّ، وَ عَلَيْهِ مِدْرَعَةٌ مِنْ صُوفٍ، وَ حَمَائِلُ سَيْفِهِ لِيفٌ، وَ فِي رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ مِنْ لِيفٍ، وَ كَأَنَّ جَبِينَهُ ثَفِنَةُ بَعِيرٍ۔ فَقَالَ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي إِلَيْهِ مَصَائِرُ الْخَلْقِ وَ عَوَاقِبُ الْأَمْرِ، نَحْمَدُهُ عَلَى عَظِيمِ إِحْسَانِهِ، وَ نَيِّرِ بُرْهَانِهِ، وَ نَوَامِي فَضْلِهِ وَ امْتِنَانِهِ، حَمْداً يَكُونُ لِحَقِّهِ قَضَاءً، وَ لِشُكْرِهِ أَدَاءً، وَ إِلَى ثَوَابِهِ مُقَرِّباً وَ لِحُسْنِ مَزِيدِهِ مُوجِباً، وَ نَسْتَعِينُ بِهِ اسْتِعَانَةَ رَاجٍ لِفَضْلِهِ، مُؤَمِّلٍ لِنَفْعِهِ، وَاثِقٍ بِدَفْعِهِ، مُعْتَرِفٍ لَهُ بِالطَّوْلِ، مُذْعِنٍ لَهُ بِالْعَمَلِ وَ الْقَوْلِ.

وَ نُؤْمِنُ بِهِ إِيمَانَ مَنْ رَجَاهُ مُوقِناً، وَ أَنَابَ إِلَيْهِ مُؤْمِناً، وَ خَنَعَ لَهُ مُذْعِناً، وَ أَخْلَصَ لَهُ مُوَحِّداً، وَ عَظَّمَهُ مُمَجِّداً، وَ لَاذَ بِهِ رَاغِباً مُجْتَهِداً.

لَمْ يُولَدْ سُبْحَانَهُ فَيَكُونَ فِي الْعِزِّ مُشَارَكاً، وَ لَمْ يَلِدْ فَيَكُونَ مَوْرُوثاً هَالِكاً، وَ لَمْ يَتَقَدَّمْهُ وَقْتٌ وَ لَا زَمَانٌ، وَ لَمْ يَتَعَاوَرْهُ زِيَادَةٌ وَ لَا نُقْصَانٌ، بَلْ ظَهَرَ لِلْعُقُولِ بِمَا أَرَانَا مِنْ عَلَامَاتِ التَّدْبِيرِ الْمُتْقَنِ، وَ الْقَضَاءِ الْمُبْرَمِ.

فَمِنْ شَوَاهِدِ خَلْقِهِ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ مُوَطَّدَاتٍ بِلَا عَمَدٍ، قَائِمَاتٍ بِلَا سَنَدٍ، دَعَاهُنَّ فَأَجَبْنَ طَائِعَاتٍ مُذْعِنَاتٍ، غَيْرَ مُتَلَكِّئَاتٍ وَ لَا مُبْطِئَاتٍ، وَ لَوْ لَا إِقْرَارُهُنَّ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ إِذْعَانُهُنَّ لَهُ بِالطَّوَاعِيَةِ لَمَا جَعَلَهُنَّ مَوْضِعاً لِعَرْشِهِ، وَ لَا مَسْكَناً لِمَلَائِكَتِهِ، وَ لَا مَصْعَداً لِلْكَلِمِ الطَّيِّبِ وَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مِنْ خَلْقِهِ.

جَعَلَ نُجُومَهَا أَعْلَاماً يَسْتَدِلُّ بِهَا الْحَيْرَانُ فِي مُخْتَلِفِ فِجَاجِ الْأَقْطَارِ، لَمْ يَمْنَعْ ضَوْءَ نُورِهَا ادْلِهْمَامُ سُجُفِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، وَ لَا اسْتَطَاعَتْ جَلَابِيبُ سَوَادِ الْحَنَادِسِ أَنْ تَرُدَّ مَا شَاعَ فِي السَّمَاوَاتِ مِنْ تَلَأْلُؤِ نُورِ الْقَمَرِ.

فَسُبْحانَ مَنْ لا يَخْفى عَلَيْهِ سَوادُ غَسَقٍ داجٍ، وَ لا لَيْلٍ ساجٍ فِي بِقاعِ الْاَرَضِينَ الْمُتَطَاْطِئاتِ، وَ لا فِي يَفاعِ السُّفْعِ الْمُتَجاوِراتِ، وَ ما يَتَجَلْجَلُ بِهِ الرَّعْدُ فِي اُفُقِ السَّماءِ، وَ ما تَلاشَتْ عَنْهُ بُرُوقُ الْغَمامِ، وَ ما تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ تُزِيلُها عَنْ مَسْقَطِها عَواصِفُ الْاَنْواءِ وَ انْهِطالُ السَّماءِ، وَ يَعْلَمُ مَسْقَطَ الْقَطْرَةِ وَ مَقَرَّها، وَ مُسْحَبَ الذَّرَّةِ وَ مَجَرَّها، وَ ما يَكْفِي الْبَعُوضَةَ مِنْ قُوتِها، وَ ما تَحْمِلُ مِنَ الْاُنْثى فِي بَطْنِها.

وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكائِنِ قَبْلَ اَنْ يَكُونَ كُرْسِيٌّ اَوْ عَرْشٌ، اَوْ سَماءٌ اَوْ اَرْضٌ، اَوْ جانٌّ اَوْ اِنْسٌ، لا يُدْرَكُ بِوَهْمٍ، وَ لا يُقَدَّرُ بِفَهْمٍ، وَ لا يَشْغَلُهُ سائِلٌ، وَ لا يَنْقُصُهُ نائِلٌ، وَ لا يَنْظُرُ بِعَيْنٍ، وَ لا يُحَدُّ بِاَيْنٍ، وَ لا يُوصَفُ بِالْاَزْواجِ، وَ لا يُخْلَقُ بِعِلاجٍ، وَ لا يُدْرَكُ بِالْحَواسِّ، وَ لا يُقاسُ بِالنّاسِ، الَّذِي كَلَّمَ مُوسى تَكْلِيماً، وَ اَراهُ مِنْ آياتِهِ عَظِيماً، بِلا جَوارِحَ وَ لا اَدَواتٍ، وَ لا نُطْقٍ وَ لا لَهَواتٍ.

بَلْ اِنْ كُنْتَ صادِقاً اَيُّهَا الْمُتَكَلِّفُ لِوَصْفِ رَبِّكَ، فَصِفْ جِبْرِيلَ وَ مِيكائِيلَ وَ جُنُودَ الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ فِي حُجُراتِ الْقُدُسِ مُرْجَحِنِّينَ، مُتَوَلِّهَةً عُقُولُهُمْ اَنْ يَحُدُّوا اَحْسَنَ الْخالِقِينَ.

وَ اِنَّما يُدْرَكُ بِالصِّفاتِ ذَوُو الْهَيْئاتِ وَ الْاَدَواتِ، وَ مَنْ يَنْقَضِي اِذا بَلَغَ اَمَدَ حَدِّهِ بِالْفَناءِ، فَلا اِلهَ اِلّا هُوَ، اَضاءَ بِنُورِهِ كُلَّ ظَلامٍ، وَ اَظْلَمَ بِظُلْمَتِهِ كُلَّ نُورٍ.

اُوصِيكُمْ عِبادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ الَّذِي اَلْبَسَكُمُ الرِّياشَ، وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمُ الْمَعاشَ، فَلَوْ اَنَّ اَحَداً يَجِدُ اِلَى الْبَقاءِ سُلَّماً، اَوْ لِدَفْعِ الْمَوْتِ سَبِيلاً لَكانَ ذَلِكَ سُلَيْمانَ بْنَ داوُدَ ع الَّذِي سُخِّرَ لَهُ مُلْكُ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ مَعَ النُّبُوَّةِ وَ عَظِيمِ الزُّلْفَةِ.

فَلَمَّا اسْتَوْفى طُعْمَتَهُ، وَ اسْتَكْمَلَ مُدَّتَهُ، رَمَتْهُ قِسِيُّ الْفَناءِ بِنِبالِ الْمَوْتِ وَ اَصْبَحَتِ الدِّيارُ مِنْهُ خالِيَةً، وَ الْمَساكِنُ مُعَطَّلَةً، وَ وَرِثَها قَوْمٌ آخَرُونَ، وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرُونِ السّالِفَةِ لَعِبْرَةً.

اَيْنَ الْعَمالِقَةُ وَ اَبْناءُ الْعَمالِقَةِ؟ اَيْنَ الْفَراعِنَةُ وَ اَبْناءُ الْفَراعِنَةِ؟ اَيْنَ اَصْحابُ مَدائِنِ الرَّسِّ الَّذِينَ قَتَلُوا النَّبِيِّينَ، وَ اَطْفَؤُوا سُنَنَ الْمُرْسَلِينَ، وَ اَحْيَوْا سُنَنَ الْجَبّارِينَ؟ اَيْنَ الَّذِينَ سارُوا بِالْجُيُوشِ، وَ هَزَمُوا الْاُلُوفَ، وَ عَسْكَرُوا الْعَساكِرَ، وَ مَدَّنُوا الْمَدائِنَ؟

## مِنْهَا:

قَدْ لَبِسَ لِلْحِكْمَةِ جُنَّتَها، وَ اَخَذَها بِجَمِيعِ اَدَبِها، مِنَ الْاِقْبالِ عَلَيْها، وَ الْمَعْرِفَةِ بِها، وَ التَّفَرُّغِ لَها، فَهِيَ عِنْدَ نَفْسِهِ ضالَّتُهُ الَّتِي يَطْلُبُها، وَ حاجَتُهُ الَّتِي يَسْاَلُ عَنْها، فَهُوَ مُغْتَرِبٌ اِذَا اغْتَرَبَ الْاِسْلامُ، وَ ضَرَبَ بِعَسِيبِ ذَنَبِهِ، وَ اَلْصَقَ الْاَرْضَ بِجِرانِهِ، بَقِيَّةٌ مِنْ بَقايا حُجَّتِهِ، خَلِيفَةٌ مِنْ

خَلائِفِ اَنْبِيائِهِ.

ثُمَّ قالَ عَلَيْهِ السَّلامُ:

اَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّى قَدْ بَثَثْتُ لَكُمُ الْمَواعِظَ الَّتِي وَعَظَ بِهَا الْاَنْبِياءُ اُمَمَهُمْ، وَ اَدَّيْتُ إِلَيْكُمْ ما اَدَّتِ الْاَوْصِياءُ إِلَى مَنْ بَعْدَهُمْ، وَ اَدَّبْتُكُمْ بِسَوْطِي فَلَمْ تَسْتَقِيمُوا، وَحَدَوْتُكُمْ بِالزَّواجِرِ فَلَمْ تَسْتَوْسِقُوا، لِلَّهِ اَنْتُمْ اَتَتَوَقَّعُونَ إِماما غَيْرِى يَطَاُ بِكُمُ الطَّرِيقَ وَ يُرْشِدُكُمُ السَّبِيلَ؟

اَلا إِنَّهُ قَدْ اَدْبَرَ مِنَ الدُّنْيا ما كانَ مُقْبِلاً، وَ اَقْبَلَ مِنْها ما كانَ مُدْبِرا، وَ اَزْمَعَ التَّرْحالَ عِبادُ اللّهِ الْاَخْيارُ، وَ باعُوا قَلِيلاً مِنَ الدُّنْيَا لا يَبْقَى بِكَثِيرٍ مِنَ الْآخِرَةِ لا يَفْنَى ، ما ضَرَّ إِخْوَانَنا الَّذِينَ سُفِكَتْ دِماؤُهُمْ وَهُمْ بِصِفِّينَ اَنْ لا يَكُونُوا الْيَوْمَ اَحْياءً يُسِيغُونَ الْغُصَصَ، وَ يَشْرَبُونَ الرَّنْقَ اِقَدْ وَ اللَّهِ لَقُوا اللَّهَ فَوَفَّاهُمْ اُجُورَهُمْ، وَ اَحَلَّهُمْ دارَ الْاَمْنِ بَعْدَ خَوْفِهِمْ.

اَيْنَ إِخْوانِيَ الَّذِينَ رَكِبُوا الطَّرِيقَ، وَ مَضَوْا عَلَى الْحَقِّ اَيْنَ عَمَّارٌ، وَ اَيْنَ ابْنُ التَّيِّهانِ، وَ اَيْنَ ذُو الشَّهادَتَيْنِ، وَ اَيْنَ نُظَراؤُهُمْ مِنْ إِخْوانِهِمُ الَّذِينَ تَعاقَدُوا عَلَى الْمَنِيَّةِ، وَ اُبْرِدَ بِرُؤُسِهِمْ إِلَى الْفَجَرَةِ؟

قالَ:

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى لِحْيَتِهِ الشَّرِيفَةِ الْكَرِيمَةِ فَاَطالَ الْبُكاءَ،

ثُمَّ قالَ:

اَوِّهِ عَلَى إِخْوانِيَ الَّذِينَ تَلَوُا الْقُرْآنَ فَاَحْكَمُوهُ، وَ تَدَبَّرُوا الْفَرْضَ فَاَقامُوهُ، اَحْيَوُا السُّنَّةَ، وَ اَماتُوا الْبِدْعَةَ، دُعُوا لِلْجِهادِ فَاَجابُوا، وَ وَثِقُوا بِالْقائِدِ فَاتَّبَعُوهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 184:

## خطبہ حجر

### وجہ خطاب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ کوفہ میں اس پتھر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا جسے جعدہ ابن ہبیرہ مخزومی نے نصب کیا تھا۔ اس وقت آپ کے جسم مبارک پر ایک اونی جبہ تھا، آپ کی تلوار کا پرتلہ لیف خرما کا تھا، پیروں میں جوتے بھی کھجور کی پتیوں کے تھے اور سجدوں کی وجہ سے پیشانی یوں معلوم ہوتی تھی جیسے اونٹ کے گھٹنے پر کا گھٹا۔

## لطف وکرم الٰہی:

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کی طرف تمام مخلوق کی بازگشت اور ہر چیز کی انتہا ہے ہم اس کے عظیم احسان روشن وواضح برہان اور اس کے لطف وکرم کی افزائش پر اس کی حمد وثنا کرتے ہیں ایسی حمد کہ جس سے اس کا حق پورا ہو اور شکر ادا ہو اور اس کے ثواب کے قریب لے جانے والی اور اس کی بخششوں کو بڑھانے والی ہو۔

## اس سے اس طرح:

ہم اس سے اس طرح مدد مانگتے ہیں جس طرح اس کے فضل کا امیدوار اس کے نفع کا آرزومند دفع بلیات کا اطمینان رکھنے والا اور بخشش وعطا کا معترف اور قول وعمل سے اس کا مطیع وفرمانبردار اس سے مدد چاہتا ہو اور ہم اس شخص کی طرح اس پر ایمان رکھتے ہیں جو یقین کے ساتھ اس سے آس لگائے ہو اور ایمان کامل کے ساتھ اس کی طرف رجوع ہو اور اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ اس کے سامنے عاجزی وفروتنی کرتا ہو اور اسے ایک جانتے ہوئے اس سے اخلاص برتتا ہو اور سپاس گزاری کے ساتھ اسے بزرگ جانتا ہو اور رغبت وکوشش سے اُس کے دامن میں پناہ ڈھونڈتا ہو اس کا کوئی شریک نہیں کہ وہ عزت وبزرگی میں اس کا شریک ہو نہ اس کے کوئی اولاد ہے کہ اُسے چھوڑ کر وہ دنیا سے رخصت ہو جائے اور وہ اس کی وارث ہو جائے نہ اس کے پہلے وقت اور زمانہ تھا نہ اس پر یکے بعد دیگرے کمی اور زیادتی طاری ہوتی ہے بلکہ جو اس نے مضبوط نظام کائنات اور اٹل احکام کی علامتیں ہمیں دکھائی ہیں ان کی وجہ سے وہ عقلوں کے لیے ظاہر ہوا ہے۔

## بغیر ستونوں کے آسمان اور ملائکہ:

چنانچہ اس آفرینش پر گواہی دینے والوں میں آسمانوں کی خلقت ہے کہ جو بغیر ستونوں کے ثابت وبرقرار اور بغیر سہارے کے قائم ہیں۔ خداوند عالم نے انہیں پکارا تو یہ بغیر کسی سستی اور توقف کے اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے لبیک کہہ اُٹھے اگر وہ اس کی ربوبیت کا اقرار نہ کرتے اور اس کے سامنے سر اطاعت نہ جھکاتے تو وہ انہیں اپنے عرش کا مقام اور اپنے فرشتوں کا مسکن اور پاکیزہ کلموں اور مخلوق کے نیک عملوں کے بلند ہونے کی جگہ نہ بناتا۔ اللہ نے ان کے ستاروں کو ایسی روشن نشانیاں قرار دیا ہے کہ جن سے حیران وسرگرداں اطراف زمین کی راہوں میں آنے جانے کے لئے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اندھیری رات کی اندھیاریوں کے سیاہ پردے ان کے نور کی ضوپاشیوں کو نہیں روکتے اور نہ شب ہائے تاریک کی تیرگی کے پردے یہ طاقت رکھتے ہیں کہ وہ آسمانوں میں پھیلی ہوئی چاند کے نور کی جگمگاہٹ کو پلٹا دیں۔

## پشت زمین کی نیرنگیاں:

پاک ہے وہ ذات جس پر پست زمین کے قطعوں اور باہم ملے ہوئے سیاہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں اندھیری رات کی اندھیاریاں اور پرسکون شب کی ظلمتیں پوشیدہ نہیں ہیں اور نہ افق آسمان میں رعد کی گرج اس سے مخفی ہے اور نہ وہ چیزیں کہ

جس پر بادلوں کی بجلیاں کوند کرنا پید ہو جاتی ہیں اور نہ وہ پتے جو ٹوٹ کر گرتے ہیں کہ جنہیں بارش کے پھتروں کی تند ہوائیں اور موسلا دھار بارشیں ان کے گرنے کی جگہ سے ہٹا دیتی ہیں وہ جانتا ہے کہ بارش کے قطرے کہاں گریں گے اور کہاں ٹھہریں گے۔ اور چھوٹی چیونٹیاں کہاں رینگیں گی اور کہاں اپنے کو کھینچ کر لے جائیں گی اور مچھروں کو کون سی روزی کفایت کرے گی اور مادہ اپنے پیٹ میں کیا لئے ہوئے ہے۔

## موسیٰ علیہ السلام سے کلام:

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو عرش و کرسی زمین و آسمان اور جن و انس سے پہلے موجود تھا۔ نہ انسانی واہموں سے اُسے جانا جا سکتا ہے اور نہ عقل و فہم سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اسے کوئی سوال کرنے والا دوسرے سائلوں سے غافل نہیں بناتا اور نہ بخشش و عطا سے اس کے ہاں کچھ کمی آتی ہے وہ آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا اور نہ کسی جگہ میں اس کی حد بندی ہو سکتی ہے نہ ساتھیوں کے ساتھ اسے متصف کیا جا سکتا ہے اور نہ اعضاء و جوارح کی حرکت سے وہ پیدا کرتا ہے اور نہ حواس سے وہ جانا پہچانا جا سکتا ہے اور نہ انسانوں پر اس کا قیاس ہو سکتا ہے وہ خدا کہ جس نے بغیر اعضاء و جوارح اور بغیر گویائی اور بغیر حلق کے کوؤں کو ہلائے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں اور انہیں اپنی عظیم نشانیاں دکھلائیں۔

## طہارت کے حجرے میں:

اے اللہ کی توصیف میں رنج و تعب اٹھانے والے اگر تو اس سے عہدہ برآمد ہونے میں سچا ہے تو پہلے جرائیل و میکائیل اور مقرب فرشتوں کے لاؤ لشکر کا وصف بیان کر کہ جو پاکیزگی و طہارت کے حجروں میں اس عالم میں سر جھکائے پڑے ہیں کہ ان کی عقلیں ششدر و حیران ہیں کہ وہ اس بہترین خالق کی توصیف کر سکیں۔ صفتوں کے ذریعے وہ چیزیں جانی پہچانی جاتی ہیں جو شکل و صورت اور اعضاء و جوارح رکھتی ہوں اور وہ کہ جو اپنی حد انتہا کو پہنچ کر موت کے ہاتھوں ختم ہو جائیں۔ اس اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ جس نے اپنے نور سے تمام تاریکیوں کو روشن و منور کیا اور ظلمت عدم سے ہر نور کو تیرہ و تار بنا دیا ہے۔

## جن و انس کی سلطنت پر قبضہ کرنے والے:

اللہ کے بندو! میں تمہیں اس اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تم کو لباس سے ڈھانپا اور ہر طرح کا سامان معیشت تمہارے لیے مہیا کیا اگر کوئی دنیوی بقا کی بلندیوں پر چڑھنے کا زینہ یا موت کو دور کرنے کا راستہ پا سکتا ہوتا تو وہ سلیمان ابن داؤد علیہما السلام ہوتے کہ جن کے لیے نبوت و انتہائے تقرب کے ساتھ جن و انس کی سلطنت قبضہ میں دے دی گئی تھی لیکن جب وہ اپنا آب و دانہ پورا اور اپنی مدت حیات ختم کر چکے تو فنا کی کمانوں نے انہیں موت کے تیروں کی زد پر رکھ لیا گھر ان سے خالی ہو گئے اور بستیاں اُجڑ گئیں اور دوسرے لوگ ان کے وارث ہو گئے۔

## گزشتہ ادوار......عبرتیں ہی عبرتیں:

تمہارے لیے گذشتہ دوروں کے ہر دور میں عبرتیں ہی عبرتیں ہیں ذرا سوچو تو کہ کہاں ہیں عمالقہ اور ان کے بیٹے اور کہاں ہیں فرعون اور ان کی اولادیں کہاں ہیں اصحاب الرس کے شہروں کے باشندے جنہوں نے نبیوں کو قتل کیا۔ پیغمبروں کے روشن طریقوں کو مٹایا اور ظالموں کے طور طریقوں کو زندہ کیا کہاں ہے وہ لوگ جو لشکروں کو لے کر بڑھے ہزاروں کو شکست اور فوجوں کو فراہم کر کے شہروں کو آباد کیا وہ کہاں ہیں۔؟

## دل علائق دنیا سے خالی:

وہ حکمت کی سپر پہنے ہوگا اور اس کو اس کے تمام شرائط و آداب کے ساتھ حاصل کیا ہوگا جو یہ ہیں کہ ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہو اس کی اچھی شناخت ہو اور دل علائق دنیا سے خالی ہو۔ چنانچہ وہ اس کے نزدیک اسی کی گمشدہ چیز اور اسی کی حاجت و آرزو ہے کہ جس کا وہ طلب گار و خواستگار ہے وہ اس وقت نظروں سے اوجھل ہو کر غریب و مسافر ہوگا کہ جب اسلام عالم غربت میں اور مثل اُس اونٹ کے ہوگا جو تھکن سے اپنی دم زمین پر مارتا ہو اور گردن کا اگلا حصہ زمین پر ڈالے ہوئے ہو۔ وہ اللہ کی باقی ماندہ حجتوں کا بقیہ اور انبیا کے جانشینوں میں سے ایک وارث و جانشین ہے۔

## انبیا کی مثل نصیحت:

اے لوگو! میں نے تمہیں اسی طرح نصیحتیں کی ہیں جس طرح کی انبیا اپنی اُمتوں کو کرتے چلے آئے ہیں اور ان چیزوں کو تم تک پہنچایا ہے جو اوصیا بعد والوں تک پہنچایا کیے ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے تازیانہ سے ادب سکھانا چاہا مگر تم سیدھے نہ ہوئے اور زجر و توبیخ سے تمہیں ہنکایا لیکن تم یک جا نہ ہوئے۔ اللہ تمہیں پکڑے کیا میرے علاوہ کسی اور امام کے امیدوار ہو جو تمہیں سمجھے کیا میرے علاوہ کسی اور امام کے امیدوار ہو جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائے اور صحیح راستہ دکھائے۔ دیکھو! دنیا کی طرف رخ کرنے والی چیزوں نے جو رخ کیے ہوئے تھیں۔ پیٹھ پھرالی اور جو پیٹھ پھرائے ہوئے تھیں انہوں نے رخ کر لیا۔ اللہ کے نیک بندوں نے دنیا سے کوچ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور ہونے والی تھوڑی سی دنیا ہاتھ سے دے کر ہمیشہ رہنے سے بہت سی آخرت مول لے لی۔

## مرنے والوں کو کیا نقصان:

بھلا ہمارے ان بھائی بندوں کو کہ جن کے خون صفین میں بہائے گئے اس سے کیا نقصان پہنچا کہ وہ آج زندہ موجود نہیں ہیں یہی نہ کہ اگر وہ ہوتے تو تلخ گھونٹوں کو گوارہ کرتے اور گندلا پانی پیتے۔ خدا کی قسم! وہ خدا کے حضور میں پہنچ گئے اس نے ان کو پورا پورا اجر دیا اور خوف و ہراس کے بعد انہیں امن چین والے گھر میں اتارا کہاں ہیں اور میرے بھائی کہ جو سیدھی راہ پر چلتے رہے۔ اور حق پر گزر گئے کہاں ہیں؟ عمار کہاں ہیں؟ ابن تیہان اور کہاں ہیں ذوالشہادتین اور کہاں ہیں ان کے ایسے

اور دوسرے بھائی کہ جو مرنے پر عہد و پیمان باندھے ہوئے تھے اور جن کے سروں کو فاسقوں کے پاس روانہ کیا گیا۔

## فرائض میں غور وفکر:

نوف کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت نے اپنا ہاتھ ریش مبارک پر پھیرا اور دیر تک روتے رہے اور پھر فرمایا:

آہ! میرے وہ بھائی کہ جنہوں نے قرآن کو پڑھا تو اسے مضبوط کیا اپنے فرائض میں غور وفکر کیا تو انہیں ادا کیا سنت کو زندہ کیا اور بدعت کو موت کے گھاٹ اتارا جہاد کے لیے انہیں بلایا گیا تو انہوں نے لبیک کہی اور اپنے پیشوا پر یقین کامل کے ساتھ بھروسہ کیا۔ تو اس کی پیروی بھی کی۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 185:

و من خطبة له وَ قَدْ اَرْسَلَ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِهِ يَعْلَمُ لَهٗ عِلْمَ اَحْوَالِ قَوْمٍ مِنْ جُنْدِ الْكُوفَةِ قَدْ هَمُّوا بِاللَّحَاقِ بِالْخَوَارِجِ، وَ كَانُوا عَلَىٰ خَوْفٍ مِنْهُ ع ، فَلَمَّا عَادَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ قَالَ لَهٗ :

اَ اَمِنُوا فَقَطَنُوا اَمْ جَبُنُوا فَظَعَنُوا؟

فَقَالَ الرَّجُلُ:

بَلْ ظَعَنُوا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

بُعْدًا لَهُمْ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ، اَمَا لَوْ اُشْرِعَتِ الْاَسِنَّةُ اِلَيْهِمْ وَ صُبَّتِ السُّيُوفُ عَلَىٰ هَامَاتِهِمْ لَقَدْ نَدِمُوا عَلَىٰ مَا كَانَ مِنْهُمْ، اِنَّ الشَّيْطَانَ الْيَوْمَ قَدِ اسْتَفَلَّهُمْ وَ هُوَ غَدًا مُتَبَرِّئٌ مِنْهُمْ وَ مُتَخَلٍّ عَنْهُمْ، فَحَسْبُهُمْ بِخُرُوجِهِمْ مِنَ الْهُدَىٰ ، وَ ارْتِكَاسِهِمْ فِي الضَّلَالِ وَ الْعَمَىٰ وَ صَدِّهِمْ عَنِ الْحَقِّ وَ جِمَاحِهِمْ فِي التِّيهِ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 185:

# خوارج کے ساتھی

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اس جماعت کی تحقیق کے لیے بھیجا جو خوارج سے ملنا چاہتی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خوفزدہ تھی۔ وہ شخص پلٹ کر آیا تو آپ نے سوال کیا کہ کیا وہ لوگ مطمئن ہو کر ٹھہر گئے ہیں یا بزدلی کا مظاہرہ

کر کے نکل پڑے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ کوچ کر چکے ہیں۔۔ تو آپ نے فرمایا:
خدا انہیں قوم ثمود کی طرح غارت کر دے۔ یاد رکھو جب نیزوں کی انیاں ان کی طرف سیدھی کر دی جائیں گی اور تلواریں ان کے سروں پر برسنے لگیں گی تو انہیں اپنے کئے پر شرمندگی کا احساس ہوگا۔ آج شیطان نے انہیں منتشر کر دیا ہے اور کل وہی ان سے الگ ہو کر برأت و بیزاری کا اعلان کرے گا۔ اب ان کے لئے ہدایت سے نکل جانا، ضلالت اور گمراہی میں گر پڑنا، راہ حق سے روک دینا اور گمراہی میں منہ زوری کرنا ہی ان کے تباہ ہونے کے لئے کافی ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 186:

## من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِ رُؤْيَةٍ، وَ الْخالِقِ مِنْ غَيْرِ مَنْصَبَةٍ، خَلَقَ الْخَلائِقَ بِقُدْرَتِهِ، وَ اسْتَعْبَدَ الْاَرْبابَ بِعِزَّتِهِ، وَ سادَ الْعُظَماءَ بِجُودِهِ، وَ هُوَ الَّذِى اَسْكَنَ الدُّنْيا خَلْقَهُ، وَ بَعَثَ إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ رُسُلَهُ، لِيَكْشِفُوا لَهُمْ عَنْ غِطائِها، وَ لِيُحَذِّرُوهُمْ مِنْ ضَرّائِها، وَ لِيَضْرِبُوا لَهُمْ اَمْثالَها، وَ لِيُبَصِّرُوهُمْ عُيُوبَها، وَ لِيَهْجُمُوا عَلَيْهِمْ بِمُعْتَبَرٍ مِنْ تَصَرُّفِ مَصاحِّها وَ اَسْقامِها وَ حَلالِها وَ حَرامِها، وَ ما اَعَدَّ اللّٰهُ لِلْمُطِيعِينَ مِنْهُمْ وَ الْعُصاةِ مِنْ جَنَّةٍ وَ نارٍ وَ كَرامَةٍ وَ هَوانٍ، اَحْمَدُهُ إِلَى نَفْسِهِ كَما اسْتَحْمَدَ إِلَى خَلْقِهِ، وَ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرا، وَ لِكُلِّ قَدْرٍ اَجَلاً، وَ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتابا.

## مِنْها فِى ذِكْرِ الْقُرآنِ:

فَالْقُرْآنُ آمِرٌ زاجِرٌ، وَ صامِتٌ ناطِقٌ، حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ، اَخَذَ عَلَيْهِمْ مِيثاقَهُمْ، وَ ارْتَهَنَ عَلَيْهِمْ اَنْفُسَهُمْ، اَتَمَّ نُورَهُ، وَ اَكْمَلَ بِهِ دِينَهُ، وَ قَبَضَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ قَدْ فَرَغَ إِلَى الْخَلْقِ مِنْ اَحْكامِ الْهُدى بِهِ، فَعَظِّمُوا مِنْهُ سُبْحانَهُ ما عَظَّمَ مِنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّهُ لَمْ يُخْفِ عَنْكُمْ شَيْئا مِنْ دِينِهِ، وَ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئا رَضِيَهُ اَوْ كَرِهَهُ إِلا وَ جَعَلَ لَهُ عَلَما بادِيا، وَ آيَةً مُحْكَمَةً تَزْجُرُ عَنْهُ اَوْ تَدْعُو إِلَيْهِ فَرِضاهُ فِيما بَقِيَ واحِدٌ، وَ سَخَطُهُ فِيما بَقِيَ واحِدٌ.

وَ اعْلَمُوا اَنَّهُ لَنْ يَرْضَى عَنْكُمْ بِشَيْءٍ سَخِطَهُ عَلَى مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ، وَ لَنْ يَسْخَطَ عَلَيْكُمْ بِشَيْءٍ رَضِيَهُ مِمَّنْ كانَ قَبْلَكُمْ، وَ إِنَّما تَسِيرُونَ فِى اَثَرٍ بَيِّنٍ، وَ تَتَكَلَّمُونَ بِرَجْعِ قَوْلٍ قَدْ قالَهُ الرِّجالُ مِنْ قَبْلِكُمْ، قَدْ كَفاكُمْ مَؤُونَةَ دُنْياكُمْ، وَ حَثَّكُمْ عَلَى الشُّكْرِ، وَ افْتَرَضَ مِنْ اَلْسِنَتِكُمُ الذِّكْرَ،

وَ اَوْصاكُمْ بِالتَّقْوى، وَ جَعَلَها مُنْتَهَى رِضاهُ وَ حاجَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ.

فَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي اَنْتُمْ بِعَيْنِهِ، وَ نَوَاصِيكُمْ بِيَدِهِ، وَ تَقَلُّبُكُمْ فِي قَبْضَتِهِ، إِنْ اَسْرَرْتُمْ عَلِمَهُ، وَ إِنْ اَعْلَنْتُمْ كَتَبَهُ، قَدْ وَكَّلَ بِذٰلِكَ حَفَظَةً كِرَاما، لا يُسْقِطُونَ حَقًّا، وَ لا يُثْبِتُونَ بَاطِلاً.

وَ اعْلَمُوا اَنَّهُ مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجا مِنَ الْفِتَنِ، وَ نُورا مِنَ الظُّلَمِ وَ يُخَلِّدْهُ فِيمَا اشْتَهَتْ نَفْسُهُ، وَ يُنْزِلْهُ مَنْزِلَ الْكَرَامَةِ عِنْدَهُ فِي دَارٍ اصْطَنَعَهَا لِنَفْسِهِ، ظِلُّهَا عَرْشُهُ، وَ نُورُهَا بَهْجَتُهُ، وَ زُوَّارُهَا مَلائِكَتُهُ، وَ رُفَقَاؤُهَا رُسُلُهُ، فَبَادِرُوا الْمَعَادَ، وَ سَابِقُوا الْآجَالَ، فَإِنَّ النَّاسَ يُوشِكُ اَنْ يَنْقَطِعَ بِهِمُ الْأَمَلُ، وَ يَرْهَقَهُمُ الْأَجَلُ، وَ يُسَدُّ عَنْهُمْ بَابُ التَّوْبَةِ، فَقَدْ اَصْبَحْتُمْ فِي مِثْلِ مَا سَأَلَ إِلَيْهِ الرَّجْعَةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَ اَنْتُمْ بَنُو سَبِيلٍ عَلَى سَفَرٍ مِنْ دَارٍ لَيْسَتْ بِدَارِكُمْ، وَ قَدْ اُوذِنْتُمْ مِنْهَا بِالارْتِحَالِ وَ اُمِرْتُمْ فِيهَا بِالزَّادِ.

وَ اعْلَمُوا اَنَّهُ لَيْسَ لِهٰذَا الْجِلْدِ الرَّقِيقِ صَبْرٌ عَلَى النَّارِ، فَارْحَمُوا نُفُوسَكُمْ فَإِنَّكُمْ قَدْ جَرَّبْتُمُوهَا فِي مَصَائِبِ الدُّنْيَا؛ اَفَرَاَيْتُمْ جَزَعَ اَحَدِكُمْ مِنَ الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ، وَ الْعَثْرَةِ تُدْمِيهِ، وَ الرَّمْضَاءِ تُحْرِقُهُ؟ فَكَيْفَ إِذَا كَانَ بَيْنَ طَابَقَيْنِ مِنْ نَارٍ ضَجِيعَ حَجَرٍ وَ قَرِينَ شَيْطَانٍ؟ اَعَلِمْتُمْ اَنَّ مَالِكا إِذَا غَضِبَ عَلَى النَّارِ حَطَمَ بَعْضُهَا بَعْضا لِغَضَبِهِ، وَ إِذَا زَجَرَهَا تَوَثَّبَتْ بَيْنَ اَبْوَابِهَا جَزَعا مِنْ زَجْرَتِهِ؟!

اَيُّهَا الْيَفَنُ الْكَبِيرُ الَّذِي قَدْ لَهَزَهُ الْقَتِيرُ! كَيْفَ اَنْتَ إِذَا الْتَحَمَتْ اَطْوَاقُ النَّارِ بِعِظَامِ الْأَعْنَاقِ، وَ نَشِبَتِ الْجَوَامِعُ حَتَّى اَكَلَتْ لُحُومَ السَّوَاعِدِ؟ فَاللّٰهَ اللّٰهَ، مَعْشَرَ الْعِبَادِ، وَ اَنْتُمْ سَالِمُونَ فِي الصِّحَّةِ قَبْلَ السُّقْمِ، وَ فِي الْفُسْحَةِ قَبْلَ الضِّيقِ، فَاسْعَوْا فِي فَكَاكِ رِقَابِكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُغْلَقَ رَهَائِنُهَا، اَسْهِرُوا عُيُونَكُمْ، وَ اَضْمِرُوا بُطُونَكُمْ، وَ اسْتَعْمِلُوا اَقْدَامَكُمْ، وَ اَنْفِقُوا اَمْوَالَكُمْ، وَ خُذُوا مِنْ اَجْسَادِكُمْ تَجُودُوا بِهَا عَلَى اَنْفُسِكُمْ وَ لا تَبْخَلُوا بِهَا عَنْهَا، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ وَ قَالَ تَعَالَى: مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضا حَسَنا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَ لَهُ اَجْرٌ كَرِيمٌ فَلَمْ يَسْتَنْصِرْكُمْ مِنْ ذُلٍّ، وَ لَمْ يَسْتَقْرِضْكُمْ مِنْ قُلٍّ، اسْتَنْصَرَكُمْ وَ لَهُ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، وَ اسْتَقْرَضَكُمْ وَ لَهُ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ، وَ إِنَّمَا اَرَادَ اَنْ يَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً.

فَبَادِرُوا بِاَعْمَالِكُمْ تَكُونُوا مَعَ جِيرَانِ اللّٰهِ فِي دَارِهِ، رَافَقَ بِهِمْ رُسُلَهُ، وَ اَزَارَهُمْ مَلائِكَتَهُ، وَ اَكْرَمَ اَسْمَاعَهُمْ اَنْ تَسْمَعَ حَسِيسَ نَارٍ اَبَدا، وَ صَانَ اَجْسَادَهُمْ اَنْ تَلْقَى لُغُوبا وَ نَصَبا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، اَقُولُ مَا تَسْمَعُونَ، وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى نَفْسِي وَ اَنْفُسِكُمْ وَ هُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ.

## خطبہ نمبر 186:

# معاد و قیامت

### رسولوں کو بھیجنے کا مقصد:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اس خدا کی حمد جو دیکھے بغیر مشہور اور تھکے بغیر خالق ہے اس نے دنیا کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور مالکوں کو اپنی عزت کا بندہ بنایا۔ جس نے دنیا کی مخلوق کو آباد کیا اور جن و انس کے لیے رسول بھیجے' اگر ان سے گمراہی دنیا کے پردے اُٹھا دیں اور انہیں دنیا کے نقصانات سے ڈرائیں' اور ان کے لیے مثالیں دے دیں اس کے عیب دکھا دیں اور انہیں دنیا کی صحت و بیماری سے عبرتیں اور نصیحتیں حرام و حلال سمجھا دیں' اطاعت گذاروں اور گناہگاروں کے لیے جنت و دوزخ عزت و ذلت کا جو انتظام کیا ہے وہ بتلا دیں۔

### قرآن مجید ذریعہ ہدایت:

میں اس کی ایسی حمد کرتا ہوں جیسی حمد اس نے اپنی مخلوق سے چاہی ہے۔ اس نے ہر چیز کی مقدار اور ہر مقدار کی مدت اور ہر مدت کے لیے قطعی ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ قرآن مجید حکم بھی دیتا ہے' منع بھی کرتا ہے خاموش بھی ہے' گویا بھی۔ دنیا پر خدا کی حجت ہے جس کے لیے اس نے عہد لے لیا ہے اور ان کے دلوں کو (جواب کا) پابند بنا دیا ہے۔ اس (قرآن) کے نور کو تمام اور اس سے دین کو کامل بنایا۔ خدا نے اپنے نبی کو اس وقت اُٹھایا جب وہ قرآن کے ذریعہ ہدایت کے احکام (بیان کر کے) فارغ ہو گئے۔

### تعظیم الٰہی:

اس خدائے بزرگ و برتر کی تعظیم کرو جس طرح خود اس نے اپنی بزرگی بیان کی ہے۔ اس نے اپنے دین کی کوئی چیز پوشیدہ نہ رکھی۔ نہ اس نے اپنے اسباب رضا کو چھوڑا نہ ناپسند باتوں کو (بلکہ ہر ایک بات کے لیے) کھلا ہوا نشان اور قطعی علامت قرار دی۔ (اگر وہ ناقابل بات ہے تو) اس سے روکا گیا ہے یا قابل عمل ہے تو اس کی طرف بلایا گیا ہے تو جو حکم باقی ہیں ان میں اس کی ایک رضا باقی ہے یا اس کی ایک ناراضگی باقی ہے۔

### ناراضگی ربانی:

یہ سمجھ لو کہ وہ تم سے کسی ایسی بات پر ہرگز خوش نہیں ہوگا' جس بنا پر تم سے پہلے والوں پر ناراض ہوا' اور اس پر ناراض نہ ہو گا جس پر پہلے کی امتوں سے راضی ہوا۔ تم واضح نشان قدم پر چل رہے ہو۔ اور ان لوگوں کی کہی بات کہہ رہے جو تم سے اگلے

تھے اس نے تمہاری دنیا کی زحمتوں کو کم کر دیا اور تمہیں شکر پر ابھارا تمہاری زبانوں پر اپنی یاد کو فرض کر دیا۔ تمہیں تقویٰ کی نصیحت کی اور اسی کو اپنی رضا کی انتہا اور مخلوقات سے اپنا مطالبہ قرار دیا۔

## قسمتیں جس کے قبضے میں ہیں:

اس خدا سے ڈرو! تم جس کی نظروں میں ہو' تمہاری قسمتیں اس کے ہاتھ میں ہیں' تمہارا الٹ پلٹ دینا (آباد و برباد کرنا) اسی کے قبضے میں ہے' اگر کچھ چھپاؤ گے تو اس سے معلوم ہوگا اور اگر اعلان کرو گے تو لکھا ہوا ہے اس نے تم پر ایسے یاد رکھنے والے محترم فرشتے معین کر دیے ہیں جو کسی حق بات کو نظر انداز اور کسی باطل جھوٹ بات کو لکھتے نہیں۔

## آزمائشوں سے چھٹکارا:

یہ سمجھ لو کہ جو خدا سے ڈرے گا' خدا آزمائشوں میں اسے نکلنے کا موقع اور تاریکیوں میں روشنی دے گا اور اس کا دل جس (جنت) میں رہنے کا خواہش مند ہے وہاں ہمیشہ رکھے گا اور اپنے پاس عزت کی جگہ اتارے گا۔ اس گھر میں جو اس نے اپنے لیے بنایا ہے' جس کی چھت عرش اور اسی کا نور اس گھر کا اجالا' وہاں کا سامان ملائکہ اور رفیق اور ساتھی خدا کے رسول ﷺ ہوں گے۔

## امیدوں کو منقطع کرنے والی:

معاد کی طرف بڑھو! موت کی طرف چلو! کیونکہ ان آدمیوں کے لیے بہت جلد امیدوں کے منقطع اور موت کے ہاتھوں' جدائی کا وقت آنے والا ہے۔ ان کے لیے توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اب تم وہاں ہو کہ عمل کا موقع ہے اور جس کے لیے کہ سابقہ اشخاص نے واپسی کی تمنا کی ہے۔ تم لوگ سفری اور راستوں کے راہی ہو' اور یہ گھر تمہارے گھر نہیں' تمہیں تو ان سے نکل جانے کا حکم اور یہاں سے سامان سفر کا فرمان جاری کر دیا گیا ہے۔

## نرم و نازک جسم:

یہ سمجھ لو کہ اس مہین کھال میں آتش جہنم سہنے کی طاقت نہیں۔ تو اپنی جانوں پر رحم کرو! کیونکہ تم نے اسے دنیا کی مصیبتوں میں آزما لیا ہے۔ کیا تم نے کسی کانٹے کے لگنے کی تکلیف اور اس پر چیخنا چلانا دیکھا ہے؟ یا کسی کو ایسی ٹھوکر جس سے خود آلود ہو گیا ہو؟ یا گرم ریت سے کسی کو جلتے دیکھا ہے؟ پھر اس وقت کیا ہوگا جب آگ کا اوڑھنا بچھونا ہوگا' پتھروں کے ساتھ لیٹنا' اور شیطان کے ساتھ رہنا ہوگا۔

## داروغہ جہنم:

کیا تمہیں معلوم بھی ہے کہ جب مالک فرشتہ نگران جہنم آگ پر غصہ کرتا ہے تو اس کے غصے سے آگ اس طرح بھڑکتی ہے گویا' گویا ایک دوسرے پر غالب آ رہی ہے' اور جب وہ سرزنش کرتا ہے تو اس سے جہنم کی کھڑکیوں اور دروازوں سے زنائے

دار شعلے نکل پڑتے ہیں۔

## بوڑھا اور آگ کے طوق:

اے بوڑھے کھوسٹ! جسے بڑھاپے کے دکھ نے بہت ستایا ہے اس وقت کیا کرے گا جب آگ کے شعلے طوق بن کر گردنوں میں پڑیں گے اور زنجیریں بازوؤں کا گوشت کھا لیں گی۔ لوگو! خدا کا خوف کرو۔ تم آج بیماریوں سے پہلے صحت اور تنگی سے پہلے آسانی میں ہو تو اپنی گردنوں کو بندشوں کے سخت ہونے گرفت کے مضبوط ہونے سے پہلے چھڑانے کی کوشش کرو۔ آنکھوں کو جگاؤ، پیٹ کو ہلکا کرو۔ پیروں کو چلاؤ (کہ قیامت کی دوڑ میں سابقین کے ساتھ رہو) اپنے مال راہ خدا میں خرچ کرو۔ اپنے جسم سے (جسمانی لذتوں کو) لے کر روح پر خرچ (اور قربان) کرو۔ اور اس قسم کی لذتوں میں نفس کے لیے بخل سے کام نہ لو۔

## من یقرض اللہ قرضا حسنا:

خداوند عالم نے فرمایا ہے "اگر تم خدا کی مدد کرو گے خدا تمہاری مدد کرے گا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کون ہے جو خدا کو بہترین قرضہ دیتا ہے، کہ وہ اسے کئی گنا کر دے اور اس کے پاس تو بہترین بدلہ ہے۔"
تو اس نے عاجزی کے طور پر مدد نہیں مانگی، نہ کمی کی بنیاد پر قرض مانگا ہے۔ اس کے لیے تو آسمان و زمین کی مخلوق کے لشکر ہیں۔ وہ تو غالب و حکیم ہے۔ اس نے تم سے قرض کو کہا، مگر زمین و آسمان کے خزانے اس کے پاس ہیں اور وہ غنی و لائق حمد ہے۔ (ان مطالبوں سے) اس نے تمہیں آزمایا ہے کہ تم میں اچھے عمل والا کون ہے تو اپنے اعمال کے لیے جلدی کرو کہ اس کے گھر جنت میں اس کے انعام کا پڑوسی بنو۔ اس نے پیغمبروں سے ساتھ رہنے کا حکم دیا، اور اپنے فرشتوں کو ایسے صالحین کی زیارت کا فرمان دیا ہے اس نے ان لوگوں کی قوت سامعہ کو ہمیشہ کے لیے آتش جہنم کی صداؤں سے محفوظ رکھا (کہ وہ اس ہولناک عذاب کا احساس بھی نہ کر سکیں ان کے جسم کو تھکن اور زحمت سے بچایا۔ اور خدا کا فضل ہے وہی جسے چاہتا ہے، (یہ شرف) دیتا ہے وہ وہی بڑے فضل کا مالک ہے۔) میں جو کہہ رہا ہوں اسے تم سن رہے ہو! اور اللہ ہی میرے اور تمہارے نفسوں کا مددگار ہے وہی ہمیں کافی اور وہی اچھا سربراہ کار ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 187:

و من خطبة له قالَهُ لِلْبُرجِ بْنِ مُسْهِرِ الطَائِيِّ وَ قَدْ قَالَ لَهُ بِحَيْثُ يَسْمَعُهُ: "لا حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ" وَ كَانَ مِنَ الْخَوارِجِ:

اُسْكُتْ قَبَحَكَ اللَّهُ يَا أَثْرَمُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ ظَهَرَ الْحَقُّ فَكُنْتَ فِيهِ ضَئِيلاً شَخْصُكَ خَفِيّاً صَوْتُكَ، حَتَّى إِذَا نَعَرَ الْبَاطِلُ نَجَمْتَ نُجُومَ قَرْنِ الْمَاعِزِ.

**خطبہ نمبر 187:**

## مسہر طائی خارجی کی مذمت

برج بن مسہر طائی خارجی نے جب کہا کہ خدا کے علاوہ کسی کو فیصلہ کا حق نہیں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
خاموش ہو جا۔ خدا تیرا برا کرے اے ٹوٹے ہوئے دانتوں والے۔ خدا شاہد ہے کہ جب حق کا ظہور ہوا تھا تو اس وقت تیری شخصیت کمزور اور تیری آواز بیجان تھی۔ لیکن جب باطل کی آواز بلند ہوئی تُو تو بکری کی سینگ کی طرح اُبھر کر منظر عام پر آگیا۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 188:**

خطبة له رُوِىَ اَنَّ صَاحِبا لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع يُقالُ لَهُ: هَمَّامٌ كانَ رَجُلاً عابِدا، فَقالَ لَهُ: يا اَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ صِفْلِيَ الْمُتَّقِينَ حَتّى كَاَنِّى اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، فَتَثاقَلَ ع عَنْ جَوابِهِ، ثُمَّ قالَ:
يا هَمَّامُ اتَّقِ اللَّهَ وَ اَحْسِنْ (فَاِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ الَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ)
فَلَمْ يَقْنَعْ هَمَّامٌ بِذلِكَ الْقَوْلِ حَتّى عَزَمَ عَلَيْهِ،
فَحَمِدَ اللَّهَ وَ اَثْنى، عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

## ثُمَّ قالَ

اَمّا بَعْدُ، فَاِنَّ اللَّهَ سُبْحانَهُ وَ تَعالى خَلَقَ الْخَلْقَ حِينَ خَلَقَهُمْ غَنِيّا عَنْ طاعَتِهِمْ، آمِنا مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ، لِاَنَّهُ لا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةُ مَنْ عَصاهُ، وَ لا تَنْفَعُهُ طاعَةُ مَنْ اَطاعَهُ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مَعايِشَهُمْ، وَ وَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيا مَواضِعَهُمْ، فَالْمُتَّقُونَ فِيها هُمْ اَهْلُ الْفَضائِلِ، مَنْطِقُهُمُ الصَّوابُ، وَ مَلْبَسُهُمُ الاِقْتِصادُ، وَ مَشْيُهُمُ التَّواضُعُ، غَضُّوا اَبْصارَهُمْ عَمّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، وَ وَقَفُوا اَسْماعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ النّافِعِ لَهُمْ، نُزِّلَتْ اَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلاءِ كَالَّتِى نُزِّلَتْ فِى الرَّخاءِ، وَ لَوْ لا الاَجَلُ الَّذِى كَتَبَ اللَّهُ لَهُمْ لَمْ تَسْتَقِرَّ اَرْواحُهُمْ فِي اَجْسادِهِمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ شَوْقا اِلَى الثَّوابِ، وَ خَوْفا مِنَ الْعِقابِ، عَظُمَ الْخالِقُ فِي اَنْفُسِهِمْ فَصَغُرَ ما دُونَهُ فِي اَعْيُنِهِمْ، فَهُمْ وَ الْجَنَّةُ كَمَنْ قَدْ رَآها فَهُمْ فِيها مُنَعَّمُونَ، وَ هُمْ وَ النّارُ كَمَنْ قَدْ رَآها فَهُمْ فِيها مُعَذَّبُونَ، قُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ، وَ شُرُورُهُمْ مَاْمُونَةٌ، وَ اَجْسادُهُمْ نَحِيفَةٌ، وَ حاجاتُهُمْ خَفِيفَةٌ، وَ اَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ، صَبَرُوا اَيّاما قَصِيرَةً اَعْقَبَتْهُمْ راحَةً طَوِيلَةً، تِجارَةٌ مُرْبِحَةٌ يَسَّرَها لَهُمْ رَبُّهُمْ، اَرادَتْهُمُ الدُّنْيا فَلَمْ يُرِيدُوها، وَ اَسَرَتْهُمْ فَفَدَوْا اَنْفُسَهُمْ

مِنْهَا.

أَمَّا اللَّيْلَ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ تَالِينَ لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ، يُرَتِّلُونَهَا تَرْتِيلًا، يُحَزِّنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ، وَ يَسْتَثِيرُونَ بِهِ دَوَاءَ دَائِهِمْ، فَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَشْوِيقٌ رَكَنُوا إِلَيْهَا طَمَعًا، وَ تَطَلَّعَتْ نُفُوسُهُمْ إِلَيْهَا شَوْقًا، وَ ظَنُّوا أَنَّهَا نُصْبَ أَعْيُنِهِمْ، وَ إِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَخْوِيفٌ أَصْغَوْا إِلَيْهَا مَسَامِعَ قُلُوبِهِمْ، وَ ظَنُّوا أَنَّ زَفِيرَ جَهَنَّمَ وَ شَهِيقَهَا فِي أُصُولِ آذَانِهِمْ، فَهُمْ حَانُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، مُفْتَرِشُونَ لِجِبَاهِهِمْ وَ أَكُفِّهِمْ وَ رُكَبِهِمْ وَ أَطْرَافِ أَقْدَامِهِمْ، يَطْلُبُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ.

وَ أَمَّا النَّهَارَ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءُ أَبْرَارٌ أَتْقِيَاءُ، قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ بَرْيَ الْقِدَاحِ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَحْسَبُهُمْ مَرْضَى وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ، وَ يَقُولُ لَقَدْ خُولِطُوا وَ لَقَدْ خَالَطَهُمْ أَمْرٌ عَظِيمٌ، لَا يَرْضَوْنَ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الْقَلِيلَ، وَ لَا يَسْتَكْثِرُونَ الْكَثِيرَ، فَهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ مُتَّهِمُونَ، وَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُونَ، إِذَا زُكِّيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ خَافَ مِمَّا يُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي، وَ رَبِّي أَعْلَمُ بِي مِنِّي بِنَفْسِي؛ اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَ اجْعَلْنِي أَفْضَلَ مِمَّا يَظُنُّونَ، وَ اغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ.

فَمِنْ عَلَامَةِ أَحَدِهِمْ: أَنَّكَ تَرَى لَهُ قُوَّةً فِي دِينٍ، وَ حَزْمًا فِي لِينٍ وَ إِيمَانًا فِي يَقِينٍ، وَ حِرْصًا فِي عِلْمٍ، وَ عِلْمًا فِي حِلْمٍ، وَ قَصْدًا فِي غِنًى، وَ خُشُوعًا فِي عِبَادَةٍ، وَ تَجَمُّلًا فِي فَاقَةٍ، وَ صَبْرًا فِي شِدَّةٍ، وَ طَلَبًا فِي حَلَالٍ، وَ نَشَاطًا فِي هُدًى، وَ تَحَرُّجًا عَنْ طَمَعٍ، يَعْمَلُ الْأَعْمَالَ الصَّالِحَةَ وَ هُوَ عَلَى وَجَلٍ، يُمْسِي وَ هَمُّهُ الشُّكْرُ، وَ يُصْبِحُ وَ هَمُّهُ الذِّكْرُ، يَبِيتُ حَذِرًا، وَ يُصْبِحُ فَرِحًا: حَذِرًا لِمَا حُذِّرَ مِنَ الْغَفْلَةِ، وَ فَرِحًا بِمَا أَصَابَ مِنَ الْفَضْلِ وَ الرَّحْمَةِ، إِنِ اسْتَصْعَبَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِيمَا تَكْرَهُ لَمْ يُعْطِهَا سُؤْلَهَا فِيمَا تُحِبُّ، قُرَّةُ عَيْنِهِ فِيمَا لَا يَزُولُ، وَ زَهَادَتُهُ فِيمَا لَا يَبْقَى، يَمْزُجُ الْحِلْمَ بِالْعِلْمِ، وَ الْقَوْلَ بِالْعَمَلِ.

تَرَاهُ قَرِيبًا أَمَلُهُ، قَلِيلًا زَلَلُهُ، خَاشِعًا قَلْبُهُ، قَانِعَةً نَفْسُهُ، مَنْزُورًا أَكْلُهُ، سَهْلًا أَمْرُهُ، حَرِيزًا دِينُهُ، مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ، مَكْظُومًا غَيْظُهُ، الْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولٌ، وَ الشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونٌ، إِنْ كَانَ فِي الْغَافِلِينَ كُتِبَ فِي الذَّاكِرِينَ، وَ إِنْ كَانَ فِي الذَّاكِرِينَ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، يَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَهُ، وَ يُعْطِي مَنْ حَرَمَهُ، وَ يَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ، بَعِيدًا فُحْشُهُ، لَيِّنًا قَوْلُهُ، غَائِبًا مُنْكَرُهُ، حَاضِرًا مَعْرُوفُهُ، مُقْبِلًا خَيْرُهُ، مُدْبِرًا شَرُّهُ، فِي الزَّلَازِلِ وَقُورٌ، وَ فِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ، وَ فِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ، لَا يَحِيفُ عَلَى مَنْ يُبْغِضُ، وَ لَا يَأْثَمُ فِيمَنْ يُحِبُّ، يَعْتَرِفُ بِالْحَقِّ قَبْلَ أَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ، لَا يُضِيعُ مَا اسْتُحْفِظَ، وَ لَا يَنْسَى مَا ذُكِّرَ، وَ لَا يُنَابِزُ بِالْأَلْقَابِ، وَ لَا يُضَارُّ بِالْجَارِ، وَ لَا يَشْمَتُ بِالْمَصَائِبِ، وَ لَا يَدْخُلُ فِي الْبَاطِلِ وَ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْحَقِّ.

إِنْ صَمَتَ لَمْ يَغُمَّهُ صَمْتُهُ، وَ إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَعْلُ صَوْتُهُ، وَ إِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَنْتَقِمُ لَهُ، نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ، وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، أَتْعَبَ نَفْسَهُ لِآخِرَتِهِ، وَ أَرَاحَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ، بُعْدُهُ عَمَّنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ زُهْدٌ وَ نَزَاهَةٌ، وَ دُنُوُّهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَ رَحْمَةٌ، لَيْسَ تَبَاعُدُهُ بِكِبْرٍ وَ عَظَمَةٍ، وَ لَا دُنُوُّهُ بِمَكْرٍ وَ خَدِيعَةٍ.

## قالَ

فَصَعِقَ هَمَّامٌ صَعْقَةً كَانَتْ نَفْسُهُ فِيهَا،

فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ:

أَمَا وَ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا تَصْنَعُ الْمَوَاعِظُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا.

فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ:

فَمَا بَالُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟

فَقَالَ ع:

وَيْحَكَ إِنَّ لِكُلِّ أَجَلٍ وَقْتاً لَا يَعْدُوهُ، وَ سَبَباً لَا يَتَجَاوَزُهُ، فَمَهْلاً لَا تَعُدْ لِمِثْلِهَا، فَإِنَّمَا نَفَثَ الشَّيْطَانُ عَلَى لِسَانِكَ

☆☆☆

## خطبہ نمبر 188:

# خطبہ تقویٰ

### صفات متقین:

کہا جاتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے ایک عابد و زاہد ساتھی ہمام تھے۔ وہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کرنے لگے کہ حضور مجھ سے متقین کی صفات کچھ اس طرح بیان فرمائیں کہ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے جواب سے گریز کرتے ہوئے فرمایا:

ہمام اللہ سے ڈرو اور نیک عمل کرو کہ اللہ تقویٰ اور حسن عمل والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وہ اس مختصر بیان سے مطمئن نہ ہوئے تو حضرت نے حمد و ثنائے پروردگار اور صلوات و سلام کے بعد ارشاد فرمایا:

## معصیت واطاعت:

امابعد! پروردگار نے تمام مخلوقات کو اس عالم میں پیدا کیا ہے کہ وہ ان کی اطاعت سے مستغنی اور ان کی نافرمانی سے محفوظ تھا۔ نہ اسے کسی نافرمان کی معصیت نقصان پہنچا سکتی تھی اور نہ کسی اطاعت گذار کی اطاعت فائدہ دے سکتی تھی۔

## معتدل لباس والے:

اس نے سب کی معیشت کو تقسیم کر دیا۔ اور سب کی دنیا میں ایک منزل قرار دے دی۔ اس دنیا میں متقی افراد وہ ہیں جو صاحبان فضائل وکمالات ہوتے ہیں کہ ان کی گفتگو حق صواب ان کا لباس معتدل' ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے۔ جن چیزوں کو پروردگار نے حرام قرار دے دیا ہے ان سے نظروں کو نیچا رکھتے ہیں اور اپنے کانوں کو ان علوم کے لئے وقف رکھتے ہیں جو فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ ان کے نفوس بلاو آزمائش میں ایسے ہی رہتے ہیں جیسے راحت وآرام میں۔

## اگر موت کا وقت مقرر نہ ہوتا تو:

اگر پروردگار نے ہر شخص کی حیات کی مدت مقرر نہ کر دی ہوتی تو ان کی روحیں ان کے جسم میں پلک جھپکنے کے برابر بھی ٹھہر نہیں سکتی تھیں کہ انہیں ثواب کا شوق ہے اور عذاب کا خوف۔ خالق ان کی نگاہ میں اس قدر عظیم ہے کہ ساری دنیا نگاہوں سے گر گئی ہے۔

## جنت وجہنم:

جنت ان کی نگاہ کے سامنے اس طرح ہے جیسے اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور جہنم کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اس کے عذاب کو محسوس کر رہے ہوں۔

## نیکیوں کے خزانے:

ان کے دل نیکیوں کے خزانے ہیں اور ان سے شر کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ان کے جسم نحیف اور لاغر ہیں اور ان کی ضروریات نہایت درجہ مختصر اور ان کے نفوس بھی طیب وطاہر ہیں۔

## فائدہ بخش تجارت:

انہوں نے دنیا میں چند دن تکلیف اٹھا کر ابدی راحت کا انتظام کر لیا ہے اور ایسی فائدہ بخش تجارت کی ہے جس کا انتظام ان کے پروردگار نے کر دیا تھا۔ دنیا نے انہیں بہت چاہا لیکن انہوں نے اسے نہیں چاہا اور اس نے انہیں بہت گرفتار کرنا چاہا لیکن انہوں نے فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لیا۔

## آیت ترغیب وترہیب:

وہ راتوں کے وقت مصلی پر کھڑے رہتے ہیں۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نفس کو محزون رکھتے ہیں اور اسی طرح اپنی بیماری دل کا علاج کرتے ہیں۔ جب کسی آیت ترغیب سے گذرتے ہیں تو اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جب کسی آیت ترہیب وتخویف سے گذرتے ہیں تو دل کے کانوں کو اس کی طرف یوں مصروف کر دیتے ہیں جیسے جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ پکار مسلسل ان کے کانوں تک پہنچ رہی ہو۔ یہ رکوع میں کمر خمیدہ اور سجدہ میں پیشانی، ہتھیلی، انگوٹھوں اور گھٹنوں کو فرش خاک کیے رہتے ہیں۔

## اہل تقویٰ کی دعا:

پروردگار سے ایک ہی سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو آتش جہنم سے آزاد کر دے۔

اس کے بعد دن کے وقت یہ علما اور دانشمند نیک کردار اور پرہیز گار ہوتے ہیں جیسے انہیں تیر انداز کے تیر کی طرح خوف خدا نے تراشا ہو دیکھنے والا انہیں دیکھ کر بیمار تصور کرتا ہے حالانکہ یہ بیمار نہیں ہیں اور ان کی باتوں کو سن کر کہتا ہے کہ ان کی عقلوں میں فتور ہے حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے بات صرف یہ ہے کہ انہیں ایک بہت بڑی بات نے مدہوش بنا رکھا ہے کہ یہ نہ قلیل عمل سے راضی ہوتے ہیں اور نہ کثیر عمل کو کثیر سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے نفس کو متہم کرتے رہتے ہیں اور اپنے اعمال ہی سے خوفزدہ رہتے ہیں جب ان کی تعریف کی جاتی ہے تو اس سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں خود اپنے نفس کو دوسروں سے بہتر پہچانتا ہوں اور میرا پروردگار تو مجھ سے بھی بہتر جانتا ہے۔

خدایا۔ مجھ سے ان کے اقوال کا محاسبہ نہ کرنا اور مجھے ان کے حسن ظن سے بھی بہتر قرار دے دینا اور پھر ان گناہوں کو معاف بھی کر دینا جنہیں یہ سب نہیں جانتے ہیں۔

## نیک اعمال انجام دیتے وقت:

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان کے پاس دین میں قوت' نرمی میں شدت احتیاط' یقین میں ایمان' علم کے بارے میں طمع علم کی منزل میں علم بالداری میں میانہ روی' عبادت میں خشوع قلب' فاقہ میں خودداری' سختیوں میں صبر' حلال کی طلب' ہدایت میں نشاط' لالچ سے پرہیز جیسی تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ نیک اعمال بھی انجام دیتے ہیں تو لرزتے ہوئے انجام دیتے ہیں۔ شام کے وقت ان کی فکر شکر پروردگار ہوتی ہے اور صبح کے وقت ذکر الٰہی۔ خوفزدہ عالم میں رات کرتے ہیں اور فرح وسرور میں صبح۔ جس غفلت سے ڈرایا گیا ہے اس سے محتاط رہتے ہیں اور جس فضل ورحمت کا وعدہ کیا گیا ہے اس سے خوش رہتے ہیں۔ اگر نفس ناگوار امر کے لیے سختی بھی کرے تو اس کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک لازوال نعمتوں میں ہے اور ان کا پرہیز فانی اشیا کے بارے میں ہے۔ یہ حلم کو علم سے اور قول کو عمل سے ملائے ہوئے ہیں۔ تم ہمیشہ ان کی امیدوں کو مختصر' دل کو خاشع' نفس کو قانع' کھانے کو معمولی' معاملات کا آسان' دین کو محفوظ' خواہشات کو مردہ اور

غصہ کو پیا ہوا دیکھو گے۔

## غافلوں میں بھی:

ان سے ہمیشہ نیکیوں کی امید رہتی ہے اور انسان ان کے شر کی طرف سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ غافلوں میں نظر آئیں تو بھی یادِ خدا کرنے والوں میں لکھے جاتے ہیں اور یاد کرنے والوں میں نظر آئیں تو بھی غافلوں میں شمار نہیں ہوتے ہیں۔ ظلم کرنے والے کو معاف کر دیتے ہیں۔ محروم رکھنے والے کو عطا کر دیتے ہیں۔ قطع رحم کرنے والوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔ لغویات سے دور۔ نرم کلام۔ منکرات غائب نیکیاں حاضر خیر آتا ہوا۔ شر جاتا ہوا۔ زلزلوں میں باوقار۔ دشواریوں میں صابر۔ آسانیوں میں شکر گزار۔ دشمن پر ظلم نہیں کرتے چاہنے والوں کی خاطر گناہ نہیں کرتے۔ گواہی طلب کئے جانے سے پہلے حق کا اعتراف کرتے ہیں۔ امانتوں کو ضائع نہیں کرتے۔ جو بات یاد دلا دی جائے اسے بھولتے نہیں ہیں اور القاب کے ذریعہ ایک دوسرے کو چڑھاتے نہیں ہیں اور ہمسایہ کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مصائب میں کسی کو طعنے نہیں دیتے۔ حرف باطل میں داخل نہیں ہوتے اور کلمہ حق سے باہر نہیں آتے۔ یہ چپ رہیں تو ان کی خموشی ہم و غم کی بنا پر نہیں ہے اور یہ ہنستے ہیں تو آواز بلند نہیں کرتے ان پر ظلم کیا جائے تو صبر کر لیتے ہیں تاکہ خدا اس کا انتقام لے۔

## نفس کشی:

ان کا نفس ہمیشہ رنج میں رہتا ہے اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کو آخرت کے لئے تھکا ڈالا ہے اور لوگ ان کے نفس کی طرف سے آزاد ہو گئے ہیں۔ دور رہنے والوں سے ان کی دوری زہد اور پاکیزگی کی بنا پر ہے اور قریب رہنے والوں سے ان کی قربت نرمی اور مرحمت کی بنا پر ہے۔ نہ دوری تکبر و برتری کا نتیجہ ہے اور نہ قربت مکر و فریب کا نتیجہ۔

## صاحبان تقویٰ اور اثر نصیحت:

یہ سن کر ہمام نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اسی وقت سے ڈر رہا تھا کہ میں جانتا تھا کہ صاحبان تقویٰ کے دلوں پر نصیحت کا اثر اسی طرح ہوا کرتا ہے۔ یہ سننا تھا کہ ایک شخص بول پڑا کہ پھر آپ پر ایسا اثر کیوں نہیں ہوا۔؟

تو آپ نے فرمایا کہ خدا تیرا برا کرے۔ ہر اجل کے لئے ایک وقت معین ہے جس سے آگے بڑھنا ناممکن ہے اور ہر شے کے لئے ایک سبب ہے جس سے تجاوز کرنا ناممکن ہے۔ خبردار اب ایسی گفتگو نہ کرنا۔ یہ شیطان نے تیری زبان پر اپنا جادو پھونک دیا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 189:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ يَصِفُ فِيهَا الْمُنافِقِينَ

نَحْمَدُهُ عَلَى ما وَفَّقَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ، وَ ذادَ عَنْهُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ، وَ نَسْأَلُهُ لِمِنَّتِهِ تَماما وَ بِحَبْلِه اعْتِصَاما، وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، خاضَ إلى رِضْوانِ اللَّهِ كُلَّ غَمْرَةٍ، وَ تَجَرَّعَ فِيهِ كُلَّ غُصَّةٍ، وَ قَدْ تَلَوَّنَ لَهُ الْاَدْنَوْنَ، وَ تَأَلَّبَ عَلَيْهِ الْاَقْصَوْنَ، وَ خَلَعَتْ إِلَيْهِ الْعَرَبُ اَعِنَّتَها، وَ ضَرَبَتْ إِلى مُحارَبَتِهِ بُطُونَ رَواحِلِها، حَتَّى اَنْزَلَتْ بِساحَتِهِ عَداوَتَها مِنْ اَبْعَدِ الدَّارِ، وَ اَسْحَقِ الْمَزارِ.

اُوصِيكُمْ عِبادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَ اُحَذِّرُكُمْ اَهْلَ النِّفاقِ، فَإِنَّهُمُ الضَّالُّونَ الْمُضِلُّونَ، وَ الزَّالُّونَ الْمُزِلُّونَ، يَتَلَوَّنُونَ اَلْوانا، وَ يَفْتَنُّونَ افْتِنانا، وَ يَعْمِدُونَكُمْ بِكُلِّ عِمادٍ، وَ يَرْصُدُونَكُمْ بِكُلِّ مِرْصادٍ، قُلُوبُهُمْ دَوِيَّةٌ، وَ صِفاحُهُمْ نَقِيَّةٌ، يَمْشُونَ الْخَفاءَ، وَ يَدِبُّونَ الضَّراءَ، وَصْفُهُمْ دَواءٌ، وَ قَوْلُهُمْ شِفاءٌ، وَ فِعْلُهُمُ الدَّاءُ الْعَياءُ، حَسَدَةُ الرَّخاءِ، وَ مُؤَكِّدُو الْبَلاءِ، وَ مُقْنِطُو الرَّجاءِ، لَهُمْ بِكُلِّ طَرِيقٍ صَرِيعٌ، وَ إِلَى كُلِّ قَلْبٍ شَفِيعٌ، وَ لِكُلِّ شَجْوٍ دُمُوعٌ، يَتَقارَضُونَ الثَّناءَ، وَ يَتَراقَبُونَ الْجَزاءَ، إِنْ سَأَلُوا اَلْحَفُوا، وَ إِنْ عَذَلُوا كَشَفُوا، وَ إِنْ حَكَمُوا اَسْرَفُوا، قَدْ اَعَدُّوا لِكُلِّ حَقٍّ باطِلاً، وَ لِكُلِّ قائِمٍ مائِلاً، وَ لِكُلِّ حَيٍّ قاتِلاً، وَ لِكُلِّ بابٍ مِفْتاحا، وَ لِكُلِّ لَيْلٍ مِصْباحا، يَتَوَصَّلُونَ إِلَى الطَّمَعِ بِالْيَأْسِ لِيُقِيمُوا بِهِ اَسْواقَهُمْ، وَ يُنْفِقُوا بِهِ اَعْلاقَهُمْ، يَقُولُونَ فَيُشَبِّهُونَ، وَ يَصِفُونَ فَيُمَوِّهُونَ، قَدْ هَيَّؤُوا الطَّرِيقَ وَ اَضْلَعُوا الْمَضِيقَ، فَهُمْ لُمَةُ الشَّيْطانِ، وَ حُمَةُ النِّيرانِ اُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ، اَلا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخاسِرُونَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 189:

## پیروانِ شیطان

**اسی سے ملتجی ہیں:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں خدا کا سپاس گزار ہوں کہ اس نے طاعت اور فرماں برداری کی ہمیں توفیق مرحمت فرمائی' اور معصیت و نافرمانی سے باز رکھا' ہم اس سے ملتجی ہیں کہ اپنی نعمتوں کو ہم پر تمام کر دے اور ہمارے ہاتھوں کو اپنی رسی (قرآن) سے متصل کر دے۔

## توصیف نبی:

ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور فرستادہ تھے۔ جنہوں نے خدا کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے' ہر سختی کو اپنے اوپر ہموار کر لیا' اور اس کے راستہ میں ہر غم و اندوہ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی لیا' آپ کے نزدیکوں اور عزیزوں نے جو ستم کیا دور رہنے والوں اور بیگانوں نے آپ کی دشمنی کا تہیہ کر لیا' اور عرب نے اپنی مہار کو لڑنے کے لیے آن بزرگوار کی طرف موڑ دیا اور جنگ کے لیے اپنی سواریوں کو جلد چلانے کے لیے انہوں نے قمچیاں ماریں تا کہ دور ترین محل و مقام سے آنحضرت کی جائے اقامت پر وارد ہو جائیں۔

## اہل نفاق کی علامات:

بندگان خدا میں تمہیں خدا سے ڈرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور منافقوں کے مکر و فریب سے ہوشیار کرتا ہوں، کیونکہ یہ لوگ گمراہ اور گمراہ کن ہیں دین خدا سے بھٹکے ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی بھٹکاتے ہیں۔ اپنے آپ کو رنگ ہائے گوناگوں اور حالات مختلفہ میں آلودہ کرتے ہیں وہ تمہیں اسیر فریب کرنے کے لیے ہر وسیلہ اختیار کرتے ہیں اور کمین گاہ میں تمہارے لیے منتظر رہتے ہیں' ان کے دل بیمار ہیں اور ان کا ظاہر آراستہ اور پاک چھپ چھپ کر اپنی راہ نفاق طے کرتے ہیں اور سریان مرض کی طرح تمہاری رگ و پے میں داخل ہو جاتے ہیں بظاہر ان کی توصیف مرض کا علاج ہے۔ اور ان کی گفتار نفع بخش ہے لیکن ان کا کردار ایسا درد ہے جو درماں ناپذیر ہے وہ لوگوں کی راحت و مسرت پر حسد کرتے ہیں اور انہیں سختی و گرفتاری میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں' وہ ان کی امیدوں کو ناامیدی سے بدل دیتے ہیں انہیں ہر راستے میں کوئی نہ کوئی گر پڑا موجود مل جاتا ہے' وہ ہر دل کے لیے (بظاہر) وسیلہ بن جاتے ہیں' وہ ہر ایک کے غم و اندوہ میں منافقت سے آنسو بہاتے ہیں وہ حمد و ثنا کو قرض کے طور پر استعمال کرتے ہیں اگر کوئی سوال اور درخواست رکھتے تو اس پر مصر ہو جاتے ہیں اگر انہیں حاکم بنا دیا جائے تو اسراف سے کام لیتے ہیں۔ ہر حق کے مقابلہ میں باطل ہر راستی کے مقابلہ میں کجی' ہر زندہ کے مقابلہ میں مردہ' ہر در کے لیے کلید' اور ہر شب کے لیے چراغ تیار انواع مکر و حیلہ سے رکھتے ہیں' یہ لوگوں کی نومیدی اور بے نیازی کو اپنی طمع و آز کے لیے وسیلہ قرار دیتے ہیں تا کہ ان کی گرمی بازار قائم رہے اور اپنی متاع کاسد کو کہ جسے پاکیزہ سمجھتے ہیں رواج دے دیں۔ یہ ایک بات کہتے ہیں اور اسے مشتبہ کر دیتے ہیں۔ وصف بیان کرتے ہیں۔ پھر وہم پیدا کر دیتے ہیں' راہ باطل کو آسان بنا دیتے ہیں اور راہ تنگ (ضلالت و گمراہی) کو کج کر دیتے ہیں (تا کہ کسی طرح سے اس سے رہائی ممکن نہ ہو سکے پس یہ لوگ شیطان کے پیرو اور آگ کے شعلے ہیں جیسا کہ قرآن میں خداوند کریم فرماتا ہے یہ لوگ شیطان جماعت ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ پیروان شیطان زیاں کار ہیں۔

☆☆☆

**خطبہ نمبر 190:**

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَظْهَرَ مِنْ آثَارِ سُلْطَانِهِ، وَ جَلالِ كِبْرِيَائِهِ، مَا حَيَّرَ مُقَلَ الْعُيُونِ مِنْ عَجَائِبِ قُدْرَتِهِ، وَ رَدَعَ خَطَرَاتِ هَمَاهِمِ النُّفُوسِ عَنْ عِرْفَانِ كُنْهِ صِفَتِهِ، وَ اَشْهَدُ اَنْ لا إِلٰهَ إِلا اللّٰهُ شَهَادَةَ إِيمَانٍ وَإِيقَانٍ وَ إِخْلاصٍ وَ إِذْعَانٍ.

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، اَرْسَلَهُ وَ اَعْلامُ الْهُدَى دَارِسَةٌ، وَ مَنَاهِجُ الدِّينِ طَامِسَةٌ، فَصَدَعَ بِالْحَقِّ، وَ نَصَحَ لِلْخَلْقِ، وَ هَدَى إِلَى الرُّشْدِ، وَ اَمَرَ بِالْقَصْدِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ.

وَاعْلَمُوا عِبَادَ اللّٰهِ، اَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثًا، وَ لَمْ يُرْسِلْكُمْ هَمَلاً، عَلِمَ مَبْلَغَ نِعَمِهِ عَلَيْكُمْ، وَ اَحْصَى إِحْسَانَهُ إِلَيْكُمْ، فَاسْتَفْتِحُوهُ وَاسْتَنْجِحُوهُ، وَاطْلُبُوا إِلَيْهِ، وَاسْتَمْنِحُوهُ، فَمَا قَطَعَكُمْ عَنْهُ حِجَابٌ، وَ لا اُغْلِقَ عَنْكُمْ دُونَهُ بَابٌ، وَ إِنَّهُ لَبِكُلِّ مَكَانٍ، وَ فِي كُلِّ حِينٍ وَ اَوَانٍ، وَ مَعَ كُلِّ إِنْسٍ وَ جَانٍّ.

لا يَثْلِمُهُ الْعَطَاءُ، وَ لا يَنْقُصُهُ الْحِبَاءُ، وَ لا يَسْتَنْفِدُهُ سَائِلٌ، وَ لا يَسْتَقْصِيهِ نَائِلٌ، وَ لا يَلْوِيهِ شَخْصٌ عَنْ شَخْصٍ وَ يُلْهِيهِ صَوْتٌ عَنْ صَوْتٍ، وَ لا تَحْجُزُهُ هِبَةٌ عَنْ سَلْبٍ، وَ لا يَشْغَلُهُ غَضَبٌ عَنْ رَحْمَةٍ، وَ لا تُولِهُهُ رَحْمَةٌ عَنْ عِقَابٍ، وَ لا يُجِنُّهُ الْبُطُونُ عَنِ الظُّهُورِ، وَ لا يَقْطَعُهُ الظُّهُورُ عَنِ الْبُطُونِ.

قَرُبَ فَنَاَی، وَ عَلا فَدَنَا، وَ ظَهَرَ فَبَطَنَ، وَ بَطَنَ فَعَلَنَ، وَ دَانَ وَ لَمْ يُدَنْ، لَمْ يَذْرَاِ الْخَلْقَ بِاحْتِيَالٍ، وَ لا اسْتَعَانَ بِهِمْ لِكَلالٍ.

اُوصِيكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَإِنَّهَا الزِّمَامُ وَالْقِوَامُ، فَتَمَسَّكُوا بِوَثَائِقِهَا، وَاعْتَصِمُوا بِحَقَائِقِهَا، تَؤُلْ بِكُمْ إِلَى اَكْنَانِ الدَّعَةِ، وَ اَوْطَانِ السَّعَةِ، وَ مَعَاقِلِ الْحِرْزِ، وَ مَنَازِلِ الْعِزِّ فِي يَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ، وَ تُظْلِمُ لَهُ الْاَقْطَارُ، وَ تُعَطَّلُ فِيهِ صُرُومُ الْعِشَارِ، وَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَتَزْهَقُ كُلُّ مُهْجَةٍ، وَ تَبْكَمُ كُلُّ لَهْجَةٍ، وَ تَذِلُّ الشُّمُّ الشَّوَامِخُ، وَ الصُّمُّ الرَّوَاسِخُ، فَيَصِيرُ صَلْدُهَا سَرَابًا رَقْرَقًا، وَ مَعْهَدُهَا قَاعًا سَمْلَقًا، فَلا شَفِيعٌ يَشْفَعُ، وَ لا حَمِيمٌ يَنْفَعُ، وَ لا مَعْذِرَةٌ تَنْفَعُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 190:

# خطبہ حمدیہ

### لیس کمثلہ شیء:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لیے ہے جسے حواس پا نہیں سکتے' نہ آنکھیں اُسے گھیر سکتی ہیں نہ پردے اُسے چھپا سکتے ہیں وہ مخلوقات کے نیست کے بعد ہست ہونے سے اپنے ہمیشہ سے ہونے کا اور ان کے باہم مشابہ ہونے سے اپنے بے مثل و بے نظیر ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ وہ اپنے وعدہ میں سچا اور بندوں پر ظلم کرنے سے بالاتر ہے وہ مخلوق کے بارے میں عدل سے چلتا ہے اور اپنے حکم میں انصاف برتتا ہے۔ وہ چیزوں کے وجود پذیر ہونے سے اپنی قدامت پر ان کے عجز و کمزوری کے نشانوں سے اپنی قدرت پر اور ان کے فنا ہو جانے کی اضطراری کیفیتوں سے اپنی ہمیشگی پر عقل سے گواہی حاصل کرتا ہے وہ گنتی اور شمار میں آئے بغیر ایک یگانہ ہے وہ کسی متعینہ مدت کے بغیر ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور ستونوں اعضا کے سہارے کے بغیر قائم و برقرار ہے حواس و مشاعر کے بغیر ذہن اُسے قبول کرتے ہیں اور اس تک پہنچے بغیر نظر آنے والی چیزیں اس کی ہستی کی گواہی دیتی ہیں۔ عقلیں اُس کی حقیقت کا احاطہ نہیں کر سکتیں بلکہ وہ عقلوں کے وسیلہ سے عقلوں کے لیے آشکارا ہوا ہے اور عقلوں ہی کے ذریعہ سے عقل و فہم میں آنے سے انکاری ہے اور ان کے معاملہ میں خود انہی کو حکم ٹھہرایا ہے وہ اس معنی سے بڑا نہیں کہ اس کے حدود و اطراف پھیلے ہوئے ہیں۔ کہ جو اسے مجسم صورت میں بڑا کر کے دکھاتے ہیں اور نہ اس اعتبار سے عظیم ہے کہ وہ جسامت میں انتہائی حدوں تک پھیلا ہوا ہے بلکہ وہ شان و منزلت کے اعتبار سے بڑا ہے اور دبدبہ و اقتدار کے لحاظ سے عظیم ہے۔

### صاحب امانت:

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عبد اور برگزیدہ رسول اور پسندیدہ امین ہیں۔ خدا ان پر ان کے اہلبیت پر رحمت فراواں نازل کرے اللہ نے انہیں ناقابل انکار دلیلوں واضح کامرانیوں اور راہ شریعت کی رہنمائیوں کے ساتھ بھیجا۔ چنانچہ آپ نے حق کو باطل سے چھانٹ کر اس کا پیغام پہنچایا راہ حق دکھا کر اس پر لوگوں کو لگایا۔ ہدایت کے نشان اور روشنی کے مینار قائم کیے۔ اسلام کی رسیوں اور ایمان کے بندھنوں کو مستحکم کیا۔

## عظیم الشان قدرتوں والا:

اگر لوگ اس کی عظیم الشان قدرتوں اور بلند پا نعمتوں میں غور وفکر کریں تو سیدھی راہ کی طرف پلٹ آئیں اور دوزخ کے عذاب سے خوف کھانے لگیں۔ لیکن دل بیمار اور بصیرتیں کھوئی ہیں۔

## چھوٹے جانور:

کیا وہ لوگ ان چھوٹے چھوٹے جانوروں کو کہ جنہیں اس نے پیدا کیا ہے۔ نہیں دیکھتے کہ کیونکر ان کی آفرینش کو استحکام بخشا ہے اور ان کے جوڑ بند کو باہم استواری کے ساتھ ملایا ہے اور ان کے لیے کان اور آنکھ کے سوراخ کھولے ہیں اور ہڈی اور کھال کو پوری مناسبت سے درست کیا ہے۔

## چیونٹی کی مثال:

ذرا اس چیونٹی کی طرف اس کی جسامت کے اختصار اور شکل وصورت کی باریکی کے عالم میں نظر کرو اتنی چھوٹی کہ گوشت چشم سے بمشکل دیکھی جا سکے اور نہ فکروں میں سماتی ہے۔ دیکھو تو کیونکر زمین پر رینگتی پھرتی ہے اور اپنے رزق کی طرف لپکتی ہے اور دانے کو اپنے بل کی طرف لیے جاتی ہے اور اسے اپنی قیام گاہ میں مہیا رکھتی ہے اور گرمیوں میں جاڑے کے موسم کے لئے اور قوت توانائی کے زمانے میں عجز ودرماندگی کے دنوں کے لیے ذخیرہ اکٹھا کر لیتی ہے اس کی روزی کا ذمہ دار خدائے کریم اس سے تغافل نہیں برتتا اور صاحب عطاو جزا اسے محروم نہیں رکھتا۔ اگرچہ وہ خشک پتھر اور جمے ہوئے سنگ خارا کے اندر کیوں نہ ہو اگر تم اس کی غذا کی نالیوں اور اس کے بلند و پست حصوں اور اس کے خول میں پیٹ کی طرف جھکے ہوئے پسلیوں کے کناروں اور اس کے سر میں چھوٹی چھوٹی آنکھوں اور کانوں کی ساخت میں غور وفکر کرو گے تو اس کی آفرینش پر تمہیں تعجب ہوگا اور اس کا وصف کرنے میں تمہیں تعب اٹھانا پڑے گا۔ بلند وبرتر ہے وہ کہ جس نے اس کو اس کے پیروں پر کھڑا کیا ہے اور ستونوں (اعضاء) پر اس کی بنیاد رکھی ہے۔ اس کے بنانے میں کوئی بنانے والا اس کا شریک نہیں ہوا اور نہ اس کے پیدا کرنے میں کسی قادر و توانا نے اس کا ہاتھ بٹایا ہے۔

## ہر ذی حیات کو حیات بخشنے والا:

اگر تم سوچ بچار کی راہوں کو طے کرتے ہوئے اس کی آخری حد تک پہنچ جاؤ تو عقل کی رہنمائی تمہیں بس اس نتیجہ پر پہنچائے گی کہ جو چیونٹی کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہی کھجور کے درخت کا پیدا کرنے والا ہے کیونکہ ہر چیز کی تفصیل لطافت و باریکی لئے ہوئے ہے اور ہر ذی حیات کے مختلف اعضا میں باریک ہی سا فرق ہے اس کی مخلوقات میں بڑی اور چھوٹی بھاری اور ہلکی طاقتور اور کمزور چیزیں یکساں ہیں اور یونہی آسمان فضا ہوا اور پانی برابر ہیں لہٰذا تم سورج چاند سبزے درخت پانی اور پتھر کی طرف دیکھو اور اس رات دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے اور ان دریاؤں کے جاری ہونے اور ان

پہاڑوں کی بہتات اور ان چوٹیوں کی اُچان پر نگاہ دوڑاؤ اور ان نعمتوں اور قسم قسم کی زبانوں کے اختلاف پر نظر کرو۔

## دہریوں پر افسوس:

اس کے بعد افسوس ہے۔ ان پر کہ جو قضا و قدر کی مالک ذات اور نظم و انضباط کے قائم کرنے والی ہستی سے انکار کریں انہوں نے تو یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ گھاس پھونس کی طرح خود بخود اُگ آئے ہیں، ان کا کوئی پالنے والا نہیں۔ انہوں نے اپنے اس دعوے کی بنیاد کسی دلیل پر نہیں رکھی اور نہ سنی سنائی باتوں کی تحقیق کی ہے (ذرا سوچو تو کہ) کیا کوئی عمارت بغیر بنانے والے کے ہوا کرتی ہے؟ اور کوئی جرم بغیر مجرم کے ہوتا ہے؟

## ٹڈی کی مثال:

اگر چاہو تو چیونٹی کی طرح ٹڈی کے متعلق بھی کچھ کہو کہ اس کے لیے لال بھبوکا دو آنکھیں پیدا کیں اور اس کی آنکھوں کے چاند سے دونوں حلقوں کے چراغ روشن کیے اور اس کے لیے بہت ہی چھوٹے چھوٹے کان بنائے کہ جن سے وہ پتیوں کو کاٹتی ہے اور درانتی کی طرح کے دو پیر دیئے کہ جن سے وہ گھاس پات کو پکڑتی ہے کاشتکار اپنی زراعت کے بارے میں اس سے ہراساں رہتے ہیں۔ اگر وہ اپنے جتھوں کو سمیٹ لیں جب بھی اس ٹڈی دل کا ہنکانا ان کے بس میں نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ جست و خیز کرتا ہوا ان کی کھیتیوں پر ٹوٹ پڑتا ہے اور ان سے اپنی خواہشوں کو پورا کر لیتا ہے۔ حالانکہ اس کا جسم ایک باریک انگلی کے بھی برابر نہیں ہوتا۔

## تمام کائنات سجدہ میں:

پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سامنے آسمان و زمین میں جو کوئی بھی خوشی یا مجبوری سے بہر صورت سجدہ میں گرا ہوا ہے، اس کے لیے رخسار اور کو خاک پر مل رہا ہے، عجز و انکسار سے اس کے آگے سرنگوں ہے اور خوف و دہشت سے اپنی باگ ڈور اسے سونپے ہوئے ہے۔

## حکم کی زنجیریں:

پرندے اس کے حکم کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، وہ ان کے پروں اور سانسوں کی گنتی تک کو جانتا ہے۔ ان میں سے کچھ کے پیر تری پر اور کچھ کے خشکی پر جما دیئے ہیں اور ان کی روزیاں معین کر دی ہیں اور ان کے انواع و اقسام پر احاطہ رکھتا ہے کہ یہ کوا ہے، یہ عقاب ہے، یہ کبوتر ہے اور یہ شتر مرغ۔ اس نے ہر پرندے کو اس کے نام پر دعوت وجود دی، ان کی روزی کا ذمہ لیا۔

## موسلا دھار بارشیں اور بادل:

اس نے یہ بھاری بوجھل بادل پیدا کیے کہ جن سے موسلا دھار بارشیں برسائیں اور حصہ رسدی مختلف (سرزمینوں پر

تمہیں بانٹ دیا اور زمین کو اس کے خشک ہو جانے کے بعد تر بتر کر دیا اور بنجر ہونے کے بعد اُس سے لہلہاتا ہوا سبزہ اُگایا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 191:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

اُوصِيكُمْ عِبادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَ اُحَذِّرُكُمُ الدُّنْيا، فَإِنَّها دارُ شُخُوصٍ، وَ مَحَلَّةُ تَنْغِيصٍ، ساكِنُها ظاعِنٌ، وَ قاطِنُها بائِنٌ، تَمِيدُ بِاَهْلِها مَيَدانَ السَّفِينَةِ تَقْصِفُهَا الْعَواصِفُ فِي لُجَجِ الْبِحارِ، فَمِنْهُمُ الْغَرِقُ الْوَبِقُ، وَ مِنْهُمُ النَّاجِي عَلى مُتُونِ الْاَمْواجِ، تَحْفِزُهُ الرِّياحُ بِاَذْيالِها، وَ تَحْمِلُهُ عَلى اَهْوالِها، فَما غَرِقَ مِنْها فَلَيْسَ بِمُسْتَدْرَكٍ، وَ ما نَجا مِنْها فَإِلى مَهْلَكٍ.

عِبادَ اللّٰهِ، الْآنَ فَاعْمَلُوا وَالْاَلْسُنُ مُطْلَقَةٌ، وَالْاَبْدانُ صَحِيحَةٌ، وَالْاَعْضاءُ لَدْنَةٌ، وَالْمُنْقَلَبُ فَسِيحٌ، وَالْمَجالُ عَرِيضٌ، قَبْلَ إِرْهاقِ الْفَوْتِ، وَ حُلُولِ الْمَوْتِ، فَحَقِّقُوا عَلَيْكُمْ نُزُولَهُ، وَ لا تَنْتَظِرُوا قُدُومَهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 191:

### اَجل کا پھندا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بندگان خدا! میں تمہیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اور دنیا سے ہوشیار کر رہا ہوں کہ یہ کوچ کا گھر اور بدمزگی کا علاقہ ہے۔ اس کا باشندہ بہر حال سفر کرنے والا ہے اور اس کا مقیم بہر حال جدا ہونے والا ہے۔ یہ اپنے اہل کو لے کر اس طرح لرزتی ہے جس طرح گہرے سمندروں میں تند و تیز ہواؤں کی زد پر کشتیاں۔ کچھ لوگ غرق اور ہلاک ہو جاتے ہیں اور کچھ موجوں کے سہارے پر باقی رہ جاتے ہیں کہ ہوائیں انہیں اپنے دامن میں لئے پھرتی رہتی ہیں اور اپنی ہولناک منزلوں کی طرف لے جاتی رہتی ہیں۔ جو غرق ہو گیا وہ دوبارہ نکالا نہیں جا سکتا اور جو بچ گیا ہے اس کا راستہ ہلاکت ہی کی طرف جا رہا ہے۔

بندگان خدا! ابھی بات کو سمجھ لو جب کہ زبانیں آزاد ہیں اور بدن صحیح و سالم ہیں۔ اعضا میں لچک باقی ہے اور آنے جانے کی جگہ وسیع اور کام کا میدان طویل و عریض ہے۔ قبل اس کے کہ موت نازل ہو جائے اور اجل کا پھندہ گلے میں

پڑ جائے۔ اپنے لئے موت کی آمد کو یقینی سمجھ لو اور اس کے آنے کا انتظار نہ کرو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 192:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

بَعَثَهُ حِينَ لا عَلَمٌ قائِمٌ، وَ لا مَنارٌ ساطِعٌ، وَ لا مَنْهَجٌ واضِحٌ.

اُوصِيكُمْ عِبادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَ اُحَذِّرُكُمُ الدُّنْيا، فَإِنَّها دارُ شُخُوصٍ، وَ مَحَلَّةُ تَنْغِيصٍ، ساكِنُها ظاعِنٌ، وَ قاطِنُها بائِنٌ، تَمِيدُ بِاَهْلِها مَيَدانَ السَّفِينَةِ تَقْصِفُها الْعَواصِفُ فِي لُجَجِ الْبِحارِ، فَمِنْهُمُ الْغَرِقُ الْوَبِقُ، وَ مِنْهُمُ النَّاجِي عَلى مُتُونِ الْاَمْواجِ، تَحْفِزُهُ الرِّياحُ بِاَذْيالِها، وَ تَحْمِلُهُ عَلى اَهْوالِها، فَما غَرِقَ مِنْها فَلَيْسَ بِمُسْتَدْرَكٍ، وَ ما نَجا مِنْها فَإِلى مَهْلَكٍ.

عِبادَ اللَّهِ، الْآنَ فَاعْمَلُوا وَالْاَلْسُنُ مُطْلَقَةٌ، وَالْاَبْدانُ صَحِيحَةٌ، وَالْاَعْضاُ لَدْنَةٌ، وَالْمُنْقَلَبُ فَسِيحٌ، وَالْمَجالُ عَرِيضٌ، قَبْلَ إِرْهاقِ الْفَوْتِ، وَ حُلُولِ الْمَوْتِ، فَحَقِّقُوا عَلَيْكُمْ نُزُولَهُ، وَ لا تَنْتَظِرُوا قُدُومَهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 192:

## موت سے قبل

### بعثت نبوی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

پروردگار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت مبعوث کیا جب نہ کوئی نشان ہدایت قائم رہ گیا تھا نہ کوئی منارہ دین روشن تھا اور نہ کوئی راستہ واضح تھا۔

بندگان خدا! میں تمہیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اور دنیا سے ہوشیار کر رہا ہوں کہ یہ کوچ کا گھر اور بدمزگی کا علاقہ ہے۔ اس کا باشندہ بہرحال سفر کرنے والا ہے اور اس کا مقیم بہرحال جدا ہونے والا ہے۔ یہ اپنے اہل کو لے کر اس طرح لرزتی ہے جس طرح گہرے سمندروں میں تندو تیز ہواؤں کی زد پر کشتیاں۔ کچھ لوگ غرق اور ہلاک ہو جاتے ہیں اور کچھ موجوں کے سہارے پر باقی رہ جاتے ہیں کہ ہوائیں انہیں اپنے دامن میں لئے پھرتی رہتی ہیں اور اپنی ہولناک منزلوں کی

طرف لے جاتی رہتی ہیں۔ جو غرق ہو گیا وہ دوبارہ نکالا نہیں جا سکتا اور جو بچ گیا ہے اس کا راستہ ہلاکت ہی کی طرف جا رہا ہے۔

بندگان خدا! ابھی بات کو سمجھ لو جب کہ زبانیں آزاد ہیں اور بدن صحیح وسالم ہیں۔ اعضا میں لچک باقی ہے اور آنے جانے کی جگہ وسیع اور کام کا میدان طویل وعریض ہے۔ قبل اس کے کہ موت نازل ہو جائے اور اجل کا پھندہ گلے میں پڑ جائے۔ اپنے لئے موت کی آمد کو یقینی سمجھ لو اور اس کے آنے کا انتظار نہ کرو۔

نوٹ: اسی معنی کا خطبہ پہلے بھی گزر چکا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ 193:

## و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ كانَ يُوصِى بِهِ اصْحابَهُ

تَعاهَدُوا اَمْرَ الصَّلاةِ، وَ حافِظُوا عَلَيْها، وَاسْتَكْثِرُوا مِنْها، وَ تَقَرَّبُوا بها، فَإِنَّها كانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتابا مَوْقُوتا، اَلا تَسْمَعُونَ إِلَى جَواب اَهْلِ النَّارِ حِينَ سُئِلُوا :ما سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَ إِنَّها لَتَحُتُّ الذُّنُوبَ حَتَّ الْوَرَقِ، وَ تُطْلِقُها إِطْلاقَ الرِّبَقِ، وَ شَبَّهَها رَسُولُ اللَّهِ ص بِالْحَمَّةِ تَكُونُ عَلَى بابِ الرَّجُلِ فَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنْها فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ مَرَّاتٍ.

فَما عَسَى اَنْ يَبْقَى عَلَيْهِ مِنَ الدَّرَنِ وَ قَدْ عَرَفَ حَقَّها رِجالٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ لا تَشْغَلُهُمْ عَنْها زِينَةُ مَتاعٍ، وَ لا قُرَّةُ عَيْنٍ مِنْ وَلَدٍ وَ لا مالٍ، يَقُولُ اللَّهُ سُبْحانَهُ :رِجالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجارَةٌ وَ لا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ إِقامِ الصَّلاةِ وَ إِيتاءِ الزَّكاةِ.

وَ كانَ رَسُولُ اللَّهِ ص نَصِبا بِالصَّلاةِ بَعْدَ التَّبْشِيرِ لَهُ بِالْجَنَّةِ، لِقَوْلِ اللَّهِ سُبْحانَهُ :وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْها فَكانَ يَأْمُرُ بِها اَهْلَهُ، وَ يَصْبِرُ عَلَيْها نَفْسَهُ.

ثُمَّ إِنَّ الزَّكاةَ جُعِلَتْ مَعَ الصَّلاةِ قُرْبانا لِاَهْلِ الْإِسْلامِ، فَمَنْ اَعْطاها طَيِّبَ النَّفْسِ بِها، فَإِنَّها تُجْعَلُ لَهُ كَفَّارَةً، وَ مِنَ النَّارِ حِجازا وَ وِقايَةً، فَلا يُتْبِعَنَّها اَحَدٌ نَفْسَهُ، وَ لا يُكْثِرَنَّ عَلَيْها لَهَفَهُ، فَإِنَّ مَنْ اَعْطاها غَيْرَ طَيِّبِ النَّفْسِ بِها يَرْجُو بِها ما هُوَ اَفْضَلُ مِنْها فَهُوَ جاهِلٌ بِالسُّنَّةِ، مَغْبُونُ الْاَجْرِ، ضالُّ الْعَمَلِ، طَوِيلُ النَّدَمِ

ثُمَّ اَداءَ الْاَمانَةِ، فَقَدْ خابَ مَنْ لَيْسَ مِنْ اَهْلِها، إِنَّها عُرِضَتْ عَلَى السَّماواتِ الْمَبْنِيَّةِ،

وَالْاَرَضِينَ الْمَدْحُوَّةِ، وَالْجِبالِ ذاتِ الطُّولِ الْمَنْصُوبَةِ، فَلا اَطْوَلَ وَ لا اَعْرَضَ وَ لا اَعْلَى وَ لا اَعْظَمَ مِنْها، وَلَوِ امْتَنَعَ شَيءٌ بِطُولٍ اَوْ عَرْضٍ اَوْ قُوَّةٍ اَوْ عِزٍّ لامْتَنَعْنَ، وَلكِنْ اَشْفَقْنَ مِنَ الْعُقُوبَةِ، وَ عَقَلْنَ ما جَهِلَ مَنْ هُوَ اَضْعَفُ مِنْهُنَّ وَ هُوَ الْاِنْسانُ اِنَّهُ كانَ ظَلُوما جَهُولا.

اِنَّ اللّٰهَ سُبْحانَهُ وَ تَعالَى لا يَخْفَى عَلَيْهِ مَا الْعِبادُ مُقْتَرِفُونَ فِي لَيْلِهِمْ وَ نَهارِهِمْ، لَطُفَ بِهِ خُبْرا، وَ اَحاطَ بِهِ عِلْما، اَعْضاؤُكُمْ شُهُودُهُ، وَ جَوارِحُكُمْ جُنُودُهُ، وَ ضَمائِرُكُمْ عُيُونُهُ، وَ خَلَواتُكُمْ عِيانُهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 193:

# نماز، زکوۃ اور امانت دار

### نماز کی اہمیت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے:

دیکھو نماز کی پابندی اور اس کی نگہداشت کرو۔ زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھو اور اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دو کہ یہ صاحبان ایمان کے لئے وقت کی پابندی کے ساتھ واجب کی گئی ہے۔ کیا تم نے اہل جہنم کا جواب نہیں سنا ہے کہ جب ان سے سوال کیا جائے گا کہ تمہیں کس چیز نے جہنم تک پہنچا دیا ہے تو کہیں گے کہ ہم نمازی نہیں تھے۔ یہ نماز گناہوں کو اسی طرح جھاڑ دیتی ہے جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور اسی طرح گناہوں سے آزادی دلا دیتی ہے جس طرح جانور آزاد کئے جاتے ہیں۔ رسول اکرم نے اسے اس گرم چشمہ سے تشبیہ دی ہے جو انسان کے دروازہ پر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے۔ ظاہر ہے کہ اس پر کسی کثافت کے باقی رہ جانے کا امکان نہ رہ جاتا ہے۔

اس کے حق کو واقعتاً ان صاحبان ایمان نے پہچانا ہے جنہیں زینت متاع دنیا یا تجارت اور کاروبار کوئی شے بھی یادِ خدا اور نماز و زکوۃ سے غافل نہیں بنا سکی ہے۔ رسول اکرم ﷺ اس نماز کے لئے اپنے کو زحمت میں ڈالتے تھے حالانکہ انہیں جنت کی بشارت دی جا چکی تھی اس لئے کہ پروردگار نے فرما دیا تھا کہ اپنے اہل کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو تو آپ اپنے اہل کو حکم بھی دیتے تھے اور خود زحمت بھی برداشت کرتے تھے۔

### زکوۃ کی اہمیت:

اس کے بعد زکوۃ کو نماز کے ساتھ مسلمانوں کے لئے وسیلہ تقرب قرار دیا گیا ہے۔ جو اسے طیب خاطر سے ادا کر دے گا

اس کے گناہوں کے لئے یہ کفارہ بن جائے گی اور اسے جہنم سے بچا لے گی۔ خبردار کوئی شخص اسے ادا کرنے کے بعد اس کے بارے میں فکر نہ کرے اور نہ اس کا افسوس کرے کہ طیب نفس کے بغیر ادا کرنے والا اور پھر اس سے بہتر اجر و ثواب کی امید کرنے والا سنت سے بے خبر اور اجر و ثواب کے اعتبار سے خسارہ میں ہے' اس کا عمل برباد ہے اور اس کی ندامت دائمی ہے۔

## امانت داری کی فضیلت:

اس کے بعد امانتوں کی ادائیگی کا خیال رکھو کہ امانتداری نہ کرنے والا ناکام ہوتا ہے۔ امانت کو بلندترین آسمانوں' فرش شدہ زمینوں اور بلند و بالا پہاڑوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے جن سے بظاہر طویل و عریض اور اعلیٰ و ارفع کوئی شے نہیں ہے اور اگر کوئی شے اپنے طول و عرض یا قوت و طاقت کی بنا پر اپنے کو بچا سکتی ہے تو یہی چیزیں ہے۔ لیکن یہ سب خیانت کے عذاب سے خوفزدہ ہو گئے اور اس نکتہ کو سمجھ لیا جس کو ان سے ضعیف تر انسان نے نہیں پہچانا کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اور ناواقف تھا۔

## علم الٰہی:

پروردگار پر بندوں کے دن و رات کے اعمال میں سے کوئی شے مخفی نہیں ہے۔ وہ لطافت کی بنا پر خبر رکھتا ہے اور علم کے اعتبار سے احاطہ رکھتا ہے۔ تمہارے اعضا ہی اس کے گواہ ہیں اور تمہارے ہاتھ پاؤں ہی اس کے لشکر ہیں۔ تمہارے ضمیر اس کے جاسوس ہیں اور تمہاری تنہائیاں بھی اس کی نگاہ کے سامنے ہیں۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 194:

### و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

وَ لَقَدْ عَلِمَ الْمُسْتَحْفَظُونَ مِنْ اَصْحابِ مُحَمَّدٍ ص اَنِّي لَمْ اَرُدَّ عَلَى اللّهِ وَ لا عَلى رَسُولِهِ ساعَةً قَطُّ، وَ لَقَدْ واسَيْتُهُ بِنَفْسِي فِي الْمَواطِنِ الَّتِي تَنْكُصُ فِيهَا الْاَبْطالُ، وَ تَتَاَخَّرُ فِيهَا الْاَقْدامُ، نَجْدَةً اَكْرَمَنِيَ اللّهُ بِها.

وَ لَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللّهِ ص وَ اِنَّ رَاْسَهُ لَعَلى صَدْرِي، وَ لَقَدْ سالَتْ نَفْسُهُ فِي كَفِّي، فَاَمْرَرْتُها عَلى وَجْهِي، وَ لَقَدْ وُلِّيتُ غُسْلَهُ ص وَ الْمَلائِكَةُ اَعْوانِي، فَضَجَّتِ الدّارُ وَ الْاَفْنِيَةُ، مَلَاٌ يَهْبِطُ وَ مَلَاٌ يَعْرُجُ، وَ ما فارَقَتْ سَمْعِي هَيْنَمَةٌ مِنْهُمْ، يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّى وارَيْناهُ فِي ضَرِيحِهِ.

فَمَنْ ذا اَحَقُّ بِهِ مِنِّي حَيّاً وَ مَيِّتاً؟ فَانْفُذُوا عَلى بَصائِرِكُمْ، وَلْتَصْدُقْ نِيّاتُكُمْ فِي جِهادِ عَدُوِّكُمْ، فَوَالَّذِي لا اِلهَ اِلّا هُوَ اِنِّي لَعَلى جادَّةِ الْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ لَعَلى مَزَلَّةِ الْباطِلِ، اَقُولُ ما تَسْمَعُونَ،

وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِی وَ لَکُمْ۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 194:

# درخشاں پہلو

### وفات رسول کے وقت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اصحاب محمد نے جو حافظ قرآن وسنت نبوی تھے جان لیا تھا کہ میں کبھی ایک جماعت کے لیے بھی فرمان خدا اور رسول ﷺ سے دور نہیں ہوا اور پیغمبر اکرم ﷺ کی خاطر کبھی اپنی جان کی بھی پروا نہیں کی' جب دلیروں نے راہ فرار اختیار کی اور بڑے بڑے پہلوان پیچھے ہٹ آئے اس شجاعت اور جواں مردی کے باعث جو خداوند نے مجھے عطا کی ہے اور رسول خدا ﷺ کی قبض روح اس حالت میں ہوئی کہ آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینہ پر تھا۔ ان کی جان میرے ہی ہاتھوں پر بدن سے جدا ہوئی' چنانچہ بہ جہت تبرک وتیمن میں نے اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر ملے میں نے ہی آنحضرت ﷺ کے جسد اطہر کو غسل دیا' اور فرشتوں نے اس کام میں میری مدد کی پس بیت نبوی اور اس کی اطراف سے گریہ نالہ کی صدا بلند ہوئی' فرشتوں کا ایک گروہ جاتا تھا تو دوسرا آ جاتا تھا۔ ان کی نماز جنازہ کا ہمہمہ میرے کانوں سے جدا نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو آخری آرام گاہ میں رکھ دیا گیا۔ پس آنحضرت ﷺ کی حیات وممات میں ان سے میرے مقابلہ میں کون سزاوار تر تھا؟ جو کوئی اس کا ادعا کرتا ہے وہ صحیح نہیں کہتا۔

### جہاد میں جلدی:

بغیر کسی شک اور تذبذب کے از روئے بینائی جہاد میں میرے ساتھ جلدی کرو اور ضروری ہے کہ دشمن کے ساتھ جنگ میں تمہاری نیت راست رہے بغیر نفاق اور دو روئی کے اور اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی اور خدائی کا سزاوار نہیں' کہ میں راہ حق پر استوار ہوں اور میرے دشمن بنو امیہ لغزش گاہ باطل پر پیرو نفس استوار ہیں میں وہ کہہ رہا ہوں جسے تم سن رہے ہو۔ اور خدا سے اپنے لیے کہ تم میں مبتلا ہوا اور تمہارے لیے گزشتہ غلط کاری کی معافی طلب کرتا ہوں (کہ پھر گمراہی میں مبتلا نہ ہو جاؤ)۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 195:

# و من خطبة له عَلَيْهِ السَّلامُ

يَعْلَمُ عَجِيجَ الْوُحُوشِ فِي الْفَلَوَاتِ، وَ مَعَاصِيَ الْعِبَادِ فِي الْخَلَوَاتِ، وَاخْتِلافَ النِّينَانِ فِي الْبِحَارِ الْغَامِرَاتِ، وَ تَلاطُمَ الْمَاءِ بِالرِّيَاحِ الْعَاصِفَاتِ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدا نَجِيبُ اللّٰهِ، وَ سَفِيرُ وَحْيِهِ، وَ رَسُولُ رَحْمَتِهِ.

اَمَّا بَعْدُ، فَاُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِي ابْتَدَاَ خَلْقَكُمْ، وَ اِلَيْهِ يَكُونُ مَعَادُكُمْ، وَ بِهِ نَجَاحُ طَلِبَتِكُمْ، وَ اِلَيْهِ مُنْتَهَى رَغْبَتِكُمْ وَ نَحْوَهُ قَصْدُ سَبِيلِكُمْ، وَ اِلَيْهِ مَرَامِي مَفْزَعِكُمْ فَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ دَوَاءُ دَاءِ قُلُوبِكُمْ، وَ بَصَرُ عَمَى اَفْئِدَتِكُمْ، وَ شِفَاءُ مَرَضِ اَجْسَادِكُمْ، وَ صَلاحُ فَسَادِ صُدُورِكُمْ، وَ طُهُورُ دَنَسِ اَنْفُسِكُمْ، وَ جِلاءُ غِشَاءِ اَبْصَارِكُمْ، وَ اَمْنُ فَزَعِ جَاشِكُمْ، وَ ضِيَاءُ سَوَادِ ظُلْمَتِكُمْ.

فَاجْعَلُوا طَاعَةَ اللّٰهِ شِعَارا دُونَ دِثَارِكُمْ، وَ دَخِيلاً دُونَ شِعَارِكُمْ، وَ لَطِيفا بَيْنَ اَضْلاعِكُمْ، وَ اَمِيرا فَوْقَ اُمُورِكُمْ، وَ مَنْهَلاً لِحِينِ وُرُودِكُمْ، وَ شَفِيعا لِدَرْكِ طَلِبَتِكُمْ، وَ جُنَّةً لِيَوْمِ فَزَعِكُمْ وَ مَصَابِيحَ لِبُطُونِ قُبُورِكُمْ، وَ سَكَنا لِطُولِ وَحْشَتِكُمْ، وَ نَفَسا لِكَرْبِ مَوَاطِنِكُمْ، فَاِنَّ طَاعَةَ اللّٰهِ حِرْزٌ مِنْ مَتَالِفَ مُكْتَنِفَةٍ، وَ مَخَاوِفَ مُتَوَقَّعَةٍ، وَ اُوَارِ نِيرَانٍ مُوقَدَةٍ.

فَمَنْ اَخَذَ بِالتَّقْوَى عَزَبَتْ عَنْهُ الشَّدَائِدُ بَعْدَ دُنُوِّهَا، وَاحْلَوْلَتْ لَهُ الْاُمُورُ بَعْدَ مَرَارَتِهَا، وَانْفَرَجَتْ عَنْهُ الْاَمْوَاجُ بَعْدَ تَرَاكُمِهَا، وَ اَسْهَلَتْ لَهُ الصِّعَابُ بَعْدَ اِنْصَابِهَا، وَ هَطَلَتْ عَلَيْهِ الْكَرَامَةُ بَعْدَ قُحُوطِهَا، وَ تَحَدَّبَتْ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَعْدَ نُفُورِهَا، وَ تَفَجَّرَتْ عَلَيْهِ النِّعَمُ بَعْدَ نُضُوبِهَا، وَ وَبَلَتْ عَلَيْهِ الْبَرَكَةُ بَعْدَ اِرْذَاذِهَا.

فَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي نَفَعَكُمْ بِمَوْعِظَتِهِ، وَ وَعَظَكُمْ بِرِسَالَتِهِ، وَامْتَنَّ عَلَيْكُمْ بِنِعْمَتِهِ، فَعَبِّدُوا اَنْفُسَكُمْ لِعِبَادَتِهِ، وَاخْرُجُوا اِلَيْهِ مِنْ حَقِّ طَاعَتِهِ.

ثُمَّ اِنَّ هٰذَا الْاِسْلامَ دِينُ اللّٰهِ الَّذِي اصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، وَاصْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ، وَ اَصْفَاهُ خِيَرَةَ خَلْقِهِ، وَ اَقَامَ دَعَائِمَهُ عَلَى مَحَبَّتِهِ، اَذَلَّ الْاَدْيَانَ بِعِزَّةِ وَ وَضَعَ الْمِلَلَ بِرَفْعِهِ، وَ اَهَانَ اَعْدَاءَهُ بِكَرَامَتِهِ، وَ خَذَلَ مُحَادِّيهِ بِنَصْرِهِ، وَ هَدَمَ اَرْكَانَ الضَّلالَةِ بِرُكْنِهِ، وَسَقَى مَنْ عَطِشَ مِنْ حِيَاضِهِ، وَ اَتْاَقَ الْحِيَاضَ بِمَوَاتِحِهِ.

ثُمَّ جَعَلَهُ لا انْفِصَامَ لِعُرْوَتِهِ، وَ لا فَكَّ لِحَلْقَتِهِ، وَ لا انْهِدَامَ لِاَسَاسِهِ، وَ لا زَوَالَ لِدَعَائِمِهِ، وَ

لاانْقِلاعَ لِشَجَرَتِهِ، وَ لاانْقِطاعَ لِمُدَّتِهِ، وَ لا عَفاَ لِشَرائِعِهِ، وَ لا جَذَّ لِفُرُوعِهِ، وَ لا ضَنْكَ لِطُرُقِهِ، وَ لا وُعُوثَةَ لِسُهُولَتِهِ، وَ لا سَوادَ لِوَضَحِهِ، وَ لا عِوَجَ لاِنْتِصابِهِ، وَ لا عَصَلَ فِي عُودِهِ، وَ لا وَعَثَ لِفَجِّهِ، وَ لاانْطِفاَ لِمَصابِيحِهِ، وَ لا مَرارَةَ لِحَلاوَتِهِ.

فَهُوَ دَعائِمُ اَساخَ فِي الْحَقِّ اَسْناخَها، وَ ثَبَّتَ لَها اَساسَها، وَ يَنابِيعُ غَزُرَتْ عُيُونُها، وَ مَصابِيحُ شَبَّتْ نِيرانُها، وَ مَنارٌ اقْتَدى بِها سُفّارُها، وَ اَعْلامٌ قُصِدَ بِها فِجاجُها، وَ مَناهِلُ رَوِيَ بِها وُرّادُها. جَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ مُنْتَهى رِضْوانِهِ، وَ ذِرْوَةَ دَعائِمِهِ، وَ سَنامَ طاعَتِهِ، فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ وَثِيقُ الْاَرْكانِ، رَفِيعُ الْبُنْيانِ، مُنِيرُ الْبُرْهانِ، مُضِيُ النِّيرانِ، عَزِيزُ السُّلْطانِ، مُشْرِفُ الْمَنارِ، مُعْوِذُ الْمَثارِ، فَشَرِّفُوهُ، وَاتَّبِعُوهُ، وَ اَدُّوا اِلَيْهِ حَقَّهُ، وَ ضَعُوهُ مَواضِعَهُ.

ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدا ص بِالْحَقِّ حِينَ دَنا مِنَ الدُّنْيا الاِنْقِطاعُ، وَ اَقْبَلَ مِنَ الْآخِرَةِ الاِطِّلاعُ، وَ اَظْلَمَتْ بَهْجَتُها بَعْدَ إِشْراقٍ، وَ قامَتْ بِاَهْلِها عَلى ساقٍ، وَ خَشُنَ مِنْها مِهادٌ، وَ اَزِفَ مِنْها قِيادٌ، فِي انْقِطاعٍ مِنْ مُدَّتِها، وَاقْتِرابٍ مِنْ اَشْراطِها، وَ تَصَرُّمٍ مِنْ اَهْلِها، وَانْفِصامٍ مِنْ حَلْقَتِها، وَانْتِشارٍ مِنْ سَبَبِها، وَ عَفاٍ مِنْ اَعْلامِها، وَ تَكَشُّفٍ مِنْ عَوْراتِها، وَ قِصَرٍ مِنْ طُولِها، جَعَلَهُ اللّٰهُ سُبْحانَهُ بَلاَغا لِرِسالَتِهِ، وَ كَرامَةً لاُمَّتِهِ، وَ رَبِيعا لاَهْلِ زَمانِهِ وَ رِفْعَةً لاَعْوانِهِ، وَ شَرَفا لاَنْصارِهِ.

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتابَ نُورا لا تُطْفاُ مَصابِيحُهُ، وَ سِراجا لا يَخْبُو تَوَقُّدُهُ، وَ بَحْرا لا يُدْرَكُ قَعْرُهُ، وَ مِنْهاجا لا يُضِلُّ نَهْجُهُ، وَ شُعاعا لا يُظْلِمُ ضَوْؤُهُ، وَ فُرْقانا لا يُخْمَدُ بُرْهانُهُ وَ بُنْيانا لا تُهْدَمُ اَرْكانُهُ وَ شِفاً لا تُخْشى اَسْقامُهُ، وَ عِزّا لا تُهْزَمُ اَنْصارُهُ وَ حَقّا لا تُخْذَلُ اَعْوانُهُ، فَهُوَ مَعْدِنُ الْإِيمانِ وَ بُحْبُوحَتُهُ، وَ يَنابِيعُ الْعِلْمِ وَ بُحُورُهُ، وَ رِياضُ الْعَدْلِ وَ غُدْرانُهُ، وَ اَثافِيُّ الْإِسْلامِ وَ بُنْيانُهُ، وَ اَوْدِيَةُ الْحَقِّ وَ غِيطانُهُ، وَ بَحْرٌ لا يَنْزِفُهُ الْمُسْتَنْزِفُونَ، وَ عُيُونٌ لا يُنْضِبُها الْماتِحُونَ، وَ مَناهِلُ لا يُغِيضُها الْوارِدُونَ، وَ مَنازِلُ لا يَضِلُّ نَهْجَها الْمُسافِرُونَ، وَ اَعْلامٌ لا يَعْمَى عَنْها السّائِرُونَ، وَ آكامٌ لا يَجُوزُ عَنْها الْقاصِدُونَ.

جَعَلَهُ اللّٰهُ رِيّا لِعَطَشِ الْعُلَماِ، وَ رَبِيعا لِقُلُوبِ الْفُقَهاِ، وَ مَحاجَّ لِطُرُقِ الصُّلَحاِ، وَ دَواً لَيْسَ بَعْدَهُ داءٌ، وَ نُورا لَيْسَ مَعَهُ ظُلْمَةٌ، وَ حَبْلاً وَثِيقا عُرْوَتُهُ، وَ مَعْقِلاً مَنِيعا ذِرْوَتُهُ، وَ عِزّا لِمَنْ تَوَلاَّهُ، وَ سِلْما لِمَنْ دَخَلَهُ، وَ هُدىً لِمَنِ ائْتَمَّ بِهِ، وَ عُذْرا لِمَنِ انْتَحَلَهُ، وَ بُرْهانا لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ، وَ شاهِدا لِمَنْ خاصَمَ بِهِ، وَ فَلْجا لِمَنْ حاجَّ بِهِ، وَ حامِلاً لِمَنْ حَمَلَهُ، وَ مَطِيَّةً لِمَنْ اَعْمَلَهُ، وَ آيَةً لِمَنْ تَوَسَّمَ، وَ جُنَّةً لِمَنِ اسْتَلْاَمَ، وَ عِلْما لِمَنْ وَعَى، وَ حَدِيثا لِمَنْ رَوَى، وَ حُكْما لِمَنْ قَضَى.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 195:

# ایڑی چوٹی کی خائن......دنیا

## حمد وثناء:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے۔ جس کی حمد ہمہ گیر ہے جس کا لشکر غالب اور عظمت وشان بلند ہے۔ میں اس کی پے در پے نعمتوں اور بلند پایہ عطیوں پر اس کی حمد وثنا کرتا ہوں اس کے حکم کا درجہ بلند ہے۔ چنانچہ اُس نے گنہگاروں سے درگزر کیا اور اس کا ہر فیصلہ عدل وانصاف پر مبنی ہے وہ گزری ہوئی اور گزرنے والی باتوں کو جانتا ہے اور بغیر کسی کے نقش قدم پر چلے اور بغیر کسی کے سکھائے پڑھائے اور کسی بافہم صنعت گر کے نمونہ ومثال کی پیروی کیے بغیر اور بغیر لغزشوں سے دوچار ہوئے اور بغیر مشیروں کی جماعت کی موجودگی کے وہ اپنے علم ودانش سے مخلوقات کو ایجاد واختراع کرنے والا ہے۔

## حیرانیوں میں غلطاں کی نجات:

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندہ ورسول ہیں جنہیں اُس وقت بھیجا جبکہ لوگ گمراہیوں میں چکر کاٹ رہے تھے اور حیرانیوں میں غلطاں وپیچاں تھے ہلاکت وتباہی کی مہاریں انہیں کھینچ رہی تھیں۔ اور زنگ وکدورت کے تالے ان کے دلوں پر لگے ہوئے تھے۔

## حق عباد اور حق الٰہی:

اے خدا کے بندو! میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ اللہ کا تم پر حق ہے اور تمہارے حق کو اللہ پر ثابت کرنے والا ہے۔

## اعانت ربانی کا وسیلہ:

تقویٰ کے لیے اللہ سے اعانت چاہو اور تقرب الٰہی کے لیے اُس سے مدد مانگو اس لیے کہ تقویٰ آج دنیا میں پناہ وسپر ہے اور کل جنت کی راہ ہے۔ اس کا راستہ آشکارا اور اس کا راہ پیما نفع میں رہنے والا ہے۔ جس کے سپرد یہ ودیعت ہے وہ اس کا نگہبان ہے یہ تقویٰ اپنے آپ کو گزر جانے والی اور پیچھے رہ جانے والی اُمتوں کے سامنے ہمیشہ پیش کرتا رہا ہے کیونکہ وہ سب اس کی حاجتمند ہوں گی۔

## پورا پورا حق ادا کرنے والے:

کل جب خداوند عالم اپنی مخلوق کو دوبارہ پلٹائے گا اور جو دے رکھا ہے وہ واپس لے گا اور اپنی بخشی ہوئی نعمتوں کے بارے میں سوال کرے گا تو اسے قبول کرنے والے اور اس کا پورا پورا حق ادا کرنے والے بہت ہی تھوڑے نکلیں گے۔ وہ گنتی کے اعتبار سے کم اور اس توصیف کے مصداق ہیں وجہ اللہ نے فرمائی ہے کہ میرے بندوں میں شکر گزار بندے کم ہیں۔

## تقویٰ کے لیے سعی:

لہٰذا تقویٰ کی آواز پر اپنے کان لگاؤ اور سعی و کوشش سے برابر اس کی پابندی کرو اور اس کو گزری ہوئی کوتاہیوں کا عوض قرار دو اور ہر مخالفت کرنے والے کے بدلہ میں اُسے اپنا ہمنوا بناؤ۔ اُسے خواب غفلت سے اپنے چونکنے کا ذریعہ بناؤ۔ اور اسی میں اپنے دن کاٹ دو۔ اور اُسے اپنے دلوں کا شعار بناؤ اور گناہوں کو اس کے ذریعہ سے دھو ڈالو اور اس سے اپنی بیماریوں کا علاج کرو اور موت سے پہلے اس کا توشہ حاصل کرو۔ اور جنہوں نے اُسے ضائع و برباد کیا ہے۔ ان سے عبرت حاصل کرو یہ نہ ہو کہ دوسرے تقویٰ پر عمل کرنے والے تم سے عبرت اندوز ہوں۔

## دنیا کی آلودگیوں سے دامن بچانا:

دیکھو! اس کی حفاظت کرو اور اس کے ذریعہ سے اپنے لیے سروسامان حفاظت فراہم کرو دنیا کی آلودگیوں سے اپنا دامن پاک و صاف رکھو اور آخرت کی طرف والہانہ انداز سے بڑھو۔ جسے تقویٰ نے بلندی بخشی ہو اُسے پست نہ سمجھو اور جسے دنیا نے اوج و رفعت پر پہنچایا ہو اُسے بلند مرتبہ نہ خیال کرو۔ اُس کے چمکنے والے بادل پر نظر نہ کرو۔ اس کی باتیں کرنے والے کی باتوں پر کان نہ دھرو' اور نہ اس کی دعوت دینے والے کی آواز پر لبیک کہو' نہ اُس کی عمدہ و نفیس چیزوں پر مر مٹو۔ کیونکہ اس کی چمکتی ہوئی بجلیاں نمائش اور اس کی باتیں جھوٹی ہیں اس کا اثاثہ تباہ اور اس کا عمدہ متاع غارت ہونے والا ہے۔

## ہٹ دھرم دنیا:

دیکھو! یہ دنیا جھلک دکھا کر منہ موڑ لینے والی چنڈال اور منہ زور اڑیل اور جھوٹی بڑی خائن اور ہٹ دھرم' ناشکری ہے اور سیدھی راہ سے مڑنے رخ پھیر لینے والی اور کجروپیچ کی طرف کھانے والی ہے اس کا وتیرہ ایک سے دوسرے کی طرف پلٹ جانا ہے اور اس کا ہر قدم زلزلہ انگیز ہے۔ اس کی عزت سراسر ذلت اس کی سنجیدگی عین ہرزہ سرائی اور اس کی بلندی سرتا سر پستی ہے یہ غارتگری و تباہ کاری' ہلاکت و تاراجی کا گھر ہے اس کے رہنے والے پا در رکاب چل چلاؤ کے منتظر وصل و ہجر کی کشاکش میں گرفتار اس کے راستے پاشان و پریشان اس سے گریز کی راہیں دشوار اور اس کے منصوبے ناکام ہیں چنانچہ اس کی محفوظ گھاٹیوں نے ان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا' اُن کے گھروں نے انہیں دور پھینک دیا اور اُن کی ساری دانشمندیوں نے انہیں درماندہ کر دیا۔

## موجودہ دنیا:

اب جو ہیں اُن کی حالت یہ ہے کہ کچھ کی کونچیں کٹی ہوئی ہیں اور کچھ گوشت کے لوتھڑے ہیں جن کی کھال اُتری ہوئی ہے اور کچھ کٹے ہوئے جسم اور بہے ہوئے خون ہیں اور کچھ غم واندوہ سے اپنے ہاتھ کاٹنے والے اور کچھ کف افسوس ملنے والے اور کچھ فکر و تردد میں رخسار کہنیوں پر رکھے ہوئے ہیں اور کچھ اپنی سمجھ کر کوسنے والے اور کچھ اپنے ارادوں سے روگردانی کرنے والے ہیں۔ لیکن اب کہاں جب کہ چارہ سازی کا موقعہ ہاتھ سے نکل چکا اور ناگہانی مصیبت سامنے آ گئی اب نکل بھاگنے کا وقت کہاں؟ یہ تو ایک انہونی بات ہے جو چیز ہاتھ سے نکل گئی سو نکل گئی اور جو وقت جا چکا سو جا چکا اور دنیا اپنی من مانی کرتے ہوئے گزر گئی۔ ''ان پر نہ آسمان رویا نہ زمین اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔''

☆☆☆

## خطبہ نمبر 196:

و من خطبة له رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قالَهٗ عِنْدَ دَفْنِ سَيِّدَةِ النِّسا فَاطِمَةَ ع كَالْمُناجِي بِهٖ رَسُولَ اللّٰهِص عِنْدَ قَبْرِهٖ:

السَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللّٰهِ عَنِّي وَ عَنِ ابْنَتِكَ النّازِلَةِ فِي جوارِكَ، وَالسَّرِيعَةِ اللَّحاقِ بِكَ، قَلَّ يا رَسُولَ اللّٰهِ عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي، وَرَقَّ عَنْها تَجَلُّدِي، اِلا اَنَّ لِي فِي التَّاَسِّي بِعَظِيمِ فُرْقَتِكَ، وَ فادِحِ مُصِيبَتِكَ مَوْضِعَ تَعَزٍّ، فَلَقَدْ وَسَّدْتُكَ فِي مَلْحُودَةِ قَبْرِكَ، وَفاضَتْ بَيْنَ نَحْرِي وَ صَدْرِي نَفْسُكَ.

اِنّا لِلّٰهِ وَ اِنّا اِلَيْهِ راجِعُونَ، فَلَقَدِ اسْتُرْجِعَتِ الْوَدِيعَةُ، وَ اُخِذَتِ الرَّهِينَةُ.

اَمّا حُزْنِي فَسَرْمَدٌ، وَ اَمّا لَيْلِي فَمُسَهَّدٌ اِلَى اَنْ يَخْتارَ اللّٰهُ لِي دارَكَ الَّتِي اَنْتَ بِها مُقِيمٌ، وَ سَتُنَبِّئُكَ ابْنَتُكَ بِتَضافُرِ اُمَّتِكَ عَلَى هَضْمِها، فَاَحْفِها السُّؤالَ، وَاسْتَخْبِرْها الْحالَ؛ هذا وَ لَمْ يَطُلِ الْعَهْدُ، وَ لَمْ يَخْلُ مِنْكَ الذِّكْرُ.

وَالسَّلامُ عَلَيْكُما سَلامَ مُوَدِّعٍ لا قالٍ وَ لا سَئِمٍ، فَاِنْ اَنْصَرِفْ فَلا عَنْ مَلالَةٍ، وَ اِنْ اُقِمْ فَلا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِما وَعَدَ اللّٰهُ الصّابِرِينَ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 196:

### خطبہ فاطمیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے دفن کے موقع پر پیغمبر اسلام ﷺ سے رازدارانہ گفتگو کے انداز سے کہا:

سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول ﷺ! میری طرف سے اور آپ کی طرف سے جو آپ کے جوار میں نازل ہو رہی ہے اور بہت جلدی آپ سے ملحق ہو رہی ہے۔

یارسول اللہ! میری قوت صبر آپ کی منتخب روزگار دختر کے بارے میں ختم ہوئی جا رہی ہے اور میری ہمت ساتھ چھوڑے دے رہی ہے صرف سہارا یہ ہے کہ میں نے آپ کے فراق کے عظیم صدمہ اور جانکاہ حادثہ پر صبر کر لیا ہے تو اب بھی صبر کروں گا کہ میں نے ہی آپ کو قبر میں اتارا تھا اور میرے ہی سینہ پر سر رکھ کر آپ نے انتقال فرمایا تھا۔ بہرحال میں اللہ ہی کے لئے ہوں اور مجھے بھی اسی کی بارگاہ میں واپس جانا ہے۔

آج امانت واپس چلی گئی جو چیز میری تحویل میں تھی وہ مجھ سے چھڑا لی گئی۔ اب میرا رنج و غم دائمی ہے اور میری راتیں نذر بیداری ہیں جب تک مجھے بھی پروردگار اس گھر تک نہ پہنچا دے جہاں آپ کا قیام ہے۔

عنقریب آپ کی دختر نیک اختر ان حالات کی اطلاع دے گی کہ کس طرح آپ کی امت نے ان پر ظلم ڈھانے کے لئے اتفاق کر لیا تھا۔ آپ اس سے مفصل سوال فرمائیں اور جملہ حالات دریافت کریں۔

افسوس کہ یہ سب اس وقت ہوا ہے جب آپ کا زمانہ گذرے دیر نہیں ہوئی ہے اور ابھی آپ کا تذکرہ باقی ہے۔

میرا سلام ہو آپ دونوں پر اس شخص کا سلام جو رخصت کرنے والا ہے اور دل تنگ و ملول نہیں ہے۔ میں اگر اس قبر سے واپس چلا جاؤں تو یہ کسی دل تنگی کا نتیجہ نہیں ہے اور اگر یہیں ٹھہر جاؤں تو یہ اس وعدہ کی بے اعتباری نہیں ہے جو پروردگار نے صبر کرنے والوں سے کیا ہے۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 197:

### وِ من خطبة له عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا الدُّنْيَا دَارُ مَجَازٍ، وَالْآخِرَةُ دَارُ قَرَارٍ، فَخُذُوا مِنْ مَمَرِّكُمْ لِمَقَرِّكُمْ، وَلَا تَهْتِكُوا أَسْتَارَكُمْ عِنْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَسْرَارَكُمْ، وَأَخْرِجُوا مِنَ الدُّنْيَا قُلُوبَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا

اَبْدانُكُمْ، فَفِيها اخْتُبِرْتُمْ، وَلِغَيْرِها خُلِقْتُمْ.
إِنَّ الْمَرْءَ إِذا هَلَكَ قالَ النّاسُ :ما تَرَكَ؟ وَ قالَتِ الْمَلائِكَةُ :ما قَدَّمَ؟ لِلَّهِ آباؤُكُمْ! فَقَدِّمُوا بَعْضاً يَكُنْ لَكُمْ، قَرْضاً وَ لا تُخْلِفُوا كُلّاً فَيَكُونَ عَلَيْكُمْ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 197:

# گزرگاہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! یہ دنیا گزرگاہ ہے اور آخرت جائے قرار اس راہ گذر سے اپنی منزل کے لیے توشہ اٹھالو جس کے سامنے تمہارا کوئی بھید چھپا نہیں اپنے پردے چاک نہ کرو قبل اس کے کہ تمہارے جسم دنیا سے الگ کر دیے جائیں۔ اپنے دل اس سے ہٹا لو۔ اس دنیا میں تمہیں جانچا جا رہا ہے لیکن تمہیں پیدا دوسری جگہ کے لیے کیا گیا ہے جب کوئی انسان مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کیا چھوڑ گیا ہے؟ اور فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کے لیے کیا سروسامان کیا ہے خدا تمہارا بھلا کرے کچھ آگے کے لیے بھی بھیجو کہ وہ تمہارے لیے ایک طرح سے (اللہ کے ذمہ) قرضہ ہوگا۔ سب کا سب پیچھے نہ چھوڑ جاؤ کہ وہ تمہارے لیے بوجھ ہوگا۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 198:

### و من خطبة له :كانَ كَثِيرا ما يُنادِي بِهِ اَصْحابَهُ:

تَجَهَّزُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ فَقَدْ نُودِيَ فِيكُمْ بِالرَّحِيلِ، وَ اَقِلُّوا الْعُرْجَةَ عَلَى الدُّنْيا، وَانْقَلِبُوا بِصالِحِ ما بِحَضْرَتِكُمْ مِنَ الزّادِ، فَإِنَّ اَمامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُودا وَ مَنازِلَ مَخُوفَةً مَهُولَةً، لا بُدَّ مِنَ الْوُرُودِ عَلَيْها، وَالْوُقُوفِ عِنْدَها.

وَاعْلَمُوا اَنَّ مَلاحِظَ الْمَنِيَّةِ نَحْوَكُمْ دانِيَةٌ، وَ كَاَنَّكُمْ بِمَخالِبِها وَ قَدْ نَشِبَتْ فِيكُمْ، وَ قَدْ دَهَمَتْكُمْ فِيها مُفْظِعاتُ الْاُمُورِ، وَ مُعْضِلاتُ الْمَحْذُورِ، فَقَطِّعُوا عَلايِقَ الدُّنْيا، وَاسْتَظْهِرُوا بِزادِ التَّقْوى.

وَ قَدْ مَضى شَيْءٌ مِنْ هذَا الْكَلامِ فِيما تَقَدَّمَ بِخِلافِ هذِهِ الرِّوايَةِ.

## خطبہ نمبر 198:

# حوادث زمانہ

### بچوں کے ہاتھوں میں اقتدار:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرے ماں باپ ان چند افراد پر قربان ہو جائیں جن کے نام آسمان میں معروف ہیں اور زمین میں مجہول۔ آگاہ ہو جاؤ اور اس وقت کا انتظار کرو جب تمہارے امور اُلٹ جائیں گے اور تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور بچوں کے ہاتھ میں اقتدار آجائے گا۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ایک درہم کے حلال کے ذریعہ حاصل کرنے سے آسان تر تلوار کا زخم ہوگا اور لینے والے فقیر کا اجر دینے والے مالدار سے زیادہ ہوگا۔

### بغیر شراب کے مست:

تم بغیر کسی شراب کے نعمتوں کے نشہ میں سرمست ہوگے اور بغیر کسی مجبوری کے قسم کھاؤ گے اور بغیر کسی ضرورت کے جھوٹ بولو گے اور یہی وہ وقت ہوگا جب بلائیں تمہیں اس طرح کاٹ کھائیں گی جس طرح اونٹ کی پیٹھ کو پالان۔ ہائے یہ رنج والم کس قدر طویل ہوگا اور اس سے نجات کی امید کس قدر دور تر ہوگی۔

### گناہوں کا بوجھ:

لوگو! ان سواریوں کی باگ ڈور اُتار کر پھینک دو جن کی پشت پر تمہارے ہی ہاتھوں گناہوں کا بوجھ ہے اور اپنے حاکم سے اختلاف نہ کرو کہ بعد میں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔ وہ آگ کے شعلے جو تمہارے سامنے ہیں ان میں کود نہ پڑو۔ ان کی راہ سے الگ ہو کر چلو اور راستہ کو ان کے لئے خالی کر دو کہ میری جان کی قسم اس فتنہ کی آگ میں مومن ہلاک ہو جائے گا اور غیر مسلم محفوظ رہے گا۔

### مثال علی المرتضیٰ:

میری مثال تمہارے درمیان اندھیرے میں چراغ جیسی ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ روشنی حاصل کر لے گا لہٰذا خدارا میری بات سنو اور سمجھو۔ اپنے دلوں کے کانوں کو میری طرف مصروف کرو تا کہ بات سمجھ سکو۔

☆☆☆

## خطبہ نمبر 199:

و من خطبة له بِالبَصْرَةِ وَ قَدْ دَخَلَ عَلَى الْعَلاءِ بنِ زِيادٍ الْحارِثِي وَ هُوَ مِن اَصْحابِهِ يَعُودُهُ، فَلَما رَاى سَعَةَ دارِهِ قالَ:

ما كُنْتَ تَصْنَعُ بِسِعَةِ هٰذِهِ الدَّارِ فِي الدُّنْيا؟ وَ اَنْتَ اِلَيْها فِي الْآخِرَةِ كُنْتَ اَحْوَجَ، وَ بَلى اِنْ شِئْتَ بَلَغْتَ بِهَا الْآخِرَةَ تَقْرِي فِيهَا الضَّيْفَ، وَ تَصِلُ فِيهَا الرَّحِمَ، وَ تُطْلِعُ مِنْهَا الْحُقُوقَ مَطالِعَها، فَاِذا اَنْتَ قَدْ بَلَغْتَ بِهَا الْآخِرَةَ.

### فَقالَ لَهُ الْعَلاءُ:

يا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَشْكُو اِلَيْكَ اَخِي عاصِمَ بْنَ زِيادٍ.

قالَ:

وَ ما لَهُ؟

قالَ:

لَبِسَ الْعَباةَ وَ تَخَلّى عَنِ الدُّنْيا، قالَ: عَلَيَّ بِهِ، فَلَمّا جاءَ

قالَ:

يا عُدَيَّ نَفْسِهِ، لَقَدِ اسْتَهامَ بِكَ الْخَبِيثُ، اَما رَحِمْتَ اَهْلَكَ وَ وَلَدَكَ؟ اَتَرَى اللّٰهَ اَحَلَّ لَكَ الطَّيِّباتِ وَ هُوَ يَكْرَهُ اَنْ تَاْخُذَها؟ اَنْتَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ؟

قالَ:

يا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هذا اَنْتَ فِي خُشُونَةِ مَلْبَسِكَ وَ جُشُوبَةِ مَاْكَلِكَ!

قالَ:

وَيْحَكَ اِنِّي لَسْتُ كَاَنْتَ، اِنَّ اللّٰهَ تَعالَى فَرَضَ عَلَى اَئِمَّةِ الْحَقِّ اَنْ يُقَدِّرُوا اَنْفُسَهُمْ بِضَعَفَةِ النَّاسِ كَيْلا يَتَبَيَّغَ بِالْفَقِيرِ فَقْرُهُ.

☆☆☆

## خطبہ نمبر 199:

### کشادہ گھر اور حقیقت

بصرہ میں امیر المومنین علا ابن زیاد ل الحارثی کی عیادت کو تشریف لے گئے' جو آپ کے اصحاب میں سے تھے اور علیل

تھے' آپ نے ان کی فراخی خانہ ملاحظہ کی تو فرمایا:

## دنیا سے کیا حاصل:

اس گھر کو کشادہ بنا کر تم نے دنیا میں کیا حاصل کر لیا۔ حالانکہ عالم آخرت میں وسعت منزل کے تم زیادہ محتاج اور ضرورت مند ہو۔ ہاں! اگر تم یہ چاہو کہ آخرت میں بھی ایسا ہی وسیع اور کشادہ مکان ملے تو پھر اس دنیا کے گھر میں مہمانوں کی ضیافت کرو' صلہ رحم بجالاؤ حقوق شرعیہ اس مکان میں رہ کر ادا کرو' تو پھر بلاشبہ تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے!

## عاصم کو نصیحت:

یہ سن کر علاء نے عرض کیا امیر المومنین میں اپنے بھائی عاصم ابن زیاد کی شکایت آپ سے کرنا چاہتا ہوں' امیر المومنین نے دریافت فرمایا' کس بات کی شکایت کرنا چاہتے ہو؟ علاء نے کہا وہ (راہبوں کی طرح) گلیم پوش ہو کر دنیا سے کنارہ کش ہو گیا ہے۔

حضرت نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ جب عاصم کو حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اے اپنے دشمن۔ تجھے شیطان نے سرگرداں کر رکھا ہے' کیا تو اپنی بیوی پر' اور بچوں پر رحم نہیں کرتا؟ (ان کے حقوق ادا نہیں کرتا؟) کیا یہ بات ہے کہ خداوند تعالیٰ نے دنیا کے طیبا کو تیرے لیے حلال کر دیا ہے' اور پھر وہ اسے پسند نہیں کرتا کہ تو ان طیبات سے بہرہ مند ہو؟ تو اس حرکت سے خدا کے نزدیک ذلیل اور پست ہو گیا۔

عاصم نے کہا یا امیر المومنین میں تو آپ ہی کی پیروی کرتا ہوں آپ بھی تو موٹا لباس اور بے مزہ کھانا استعمال فرما لیتے ہیں۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا: وائے ہو! میں تمہاری طرح نہیں ہوں' کیونکہ خدا نے پیشوایان حق پر واجب فرمایا ہے کہ اپنے تئیں تنگ دست لوگوں کے برابر رکھیں' تا کہ کسی فقیر اور تنگ دست کی پریشانی۔

☆☆☆

# خطوطِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

خط نمبر 1:

# و من كتاب له: إلى اُمرائه على الجيوش

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَصْحَابِ الْمَسَالِحِ:
أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ حَقّاً عَلَى الْوَالِي أَلَّا يُغَيِّرَهُ عَلَى رَعِيَّتِهِ فَضْلٌ نَالَهُ، وَ لَا طَوْلٌ خُصَّ بِهِ، وَ أَنْ يَزِيدَهُ مَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ نِعَمِهِ دُنُوّاً مِنْ عِبَادِهِ، وَ عَطْفاً عَلَى إِخْوَانِهِ.
أَلَا وَ إِنَّ لَكُمْ عِنْدِي أَلَّا أَحْتَجِزَ دُونَكُمْ سِرّاً إِلَّا فِي حَرْبٍ، وَ لَا أَطْوِيَ دُونَكُمْ أَمْراً إِلَّا فِي حُكْمٍ، وَ لَا أُؤَخِّرَ لَكُمْ حَقّاً عَنْ مَحَلِّهِ، وَ لَا أَقِفَ بِهِ دُونَ مَقْطَعِهِ، وَ أَنْ تَكُونُوا عِنْدِي فِي الْحَقِّ سَوَاءً، فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ وَجَبَتْ لِلَّهِ عَلَيْكُمُ النِّعْمَةُ، وَ لِي عَلَيْكُمُ الطَّاعَةُ، وَ أَنْ لَا تَنْكُصُوا عَنْ دَعْوَةٍ، وَ لَا تُفَرِّطُوا فِي صَلَاحٍ، وَ أَنْ تَخُوضُوا الْغَمَرَاتِ إِلَى الْحَقِّ.
فَإِنْ أَنْتُمْ لَمْ تَسْتَقِيمُوا لِي عَلَى ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِمَّنِ اعْوَجَّ مِنْكُمْ، ثُمَّ أُعْظِمُ لَهُ الْعُقُوبَةَ، وَ لَا يَجِدُ عِنْدِي فِيهَا رُخْصَةً، فَخُذُوا هَذَا مِنْ أُمَرَائِكُمْ، وَ أَعْطُوهُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ مَا يُصْلِحُ اللَّهُ بِهِ أَمْرَكُمْ، وَ السَّلَامُ.

خط نمبر 1:

# سالاروں کے نام

**والی کا فرض:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سرحدی سپہ سالاروں کے نام لکھا:
خدا کے بندے علی امیر المومنین کی طرف سے سرحدی سپہ سالاروں کے نام:
امابعد! والی کا فرض ہے کہ اگر اسے کوئی بڑائی ملی ہے اور کوئی درجہ حاصل ہوا ہے تو اس وجہ سے رعایا کے ساتھ اپنا برتاؤ نہ بدلے بلکہ خدا کی نعمتیں جتنی زیادہ ہوتی جائیں اسی قدر خدا کے بندوں سے اس کی نزدیکی اور اپنے بھائیوں سے اس کی محبت و ہمدردی بڑھتی چلی جائے۔

## مخفی راز:

مجھ پر تمہارا حق یہ ہے کہ جنگ کے سوا کوئی راز تم سے مخفی نہ رکھوں حکم شرعی کے سوا سب باتوں میں تم سے مشورہ لیتا رہوں اور تمہارے کسی حق سے تمہیں محروم نہ ہونے دوں۔ اگر میں یہ سب کروں تو تم پر واجب ہے کہ احسان الٰہی کا شکر بجالاؤ۔ میری فرمانبرداری کرو، میری کسی پکار پر پیچھے نہ رہو۔ کسی بھلائی میں کوتاہی نہ کرو۔ اور حق کی کوتاہی پر مشکلات میں پھاند پڑا کرو۔ اگر تم اس مسلک پر استوار نہ ہوئے تو میری نگاہ میں تمہارے برگشتہ راہوں سے زیادہ کوئی ہلکا نہ ہوگا اس کی سزا بھی بہت بڑی ہوگی اور میرے پاس ہرگز کوئی رعایت نہ ہوگی یہی عہد تم اپنے ماتحت سرداروں سے لو اور یہی عہد انہیں اپنی طرف سے دو۔ اس طرح تمہارے معاملات درست رہیں گے۔

☆☆☆

## خط نمبر 2:

# و من کتاب له: إلی عُمّالِهِ عَلَی الْخَرَاجِ

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ اءَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى اءَصْحَابِ الْخَرَاجِ، اءَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ مَنْ لَمْ يَحْذَرْ مَا هُوَ صَائِرٌ إِلَيْهِ لَمْ يُقَدِّمْ لِنَفْسِهِ مَا يُحْرِزُهَا، وَاعْلَمُوا اءَنَّ مَا كُلِّفْتُمْ بِهِ يَسِيرٌ، وَ اءَنَّ ثَوَابَهُ كَثِيرٌ، وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِيمَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْبَغْيِ وَالْعُدْوَانِ عِقَابٌ يُخَافُ لَكَانَ فِي ثَوَابِ اجْتِنَابِهِ مَا لَا عُذْرَ فِي تَرْكِ طَلَبِهِ.

فَاءَنْصِفُوا النَّاسَ مِنْ اءَنْفُسِكُمْ، وَاصْبِرُوا لِحَوَائِجِهِمْ، فَإِنَّكُمْ خُزَّانُ الرَّعِيَّةِ، وَ وُكَلَاءُ الْاءُمَّةِ، وَ سُفَرَاءُ الْاءَئِمَّةِ، وَ لَا تُحْسِمُوا اءَحَدا عَنْ حَاجَتِهِ، وَ لَا تَحْبِسُوهُ عَنْ طَلِبَتِهِ، وَ لَا تَبِيعُنَّ لِلنَّاسِ فِي الْخَرَاجِ كِسْوَةَ شِتَاءٍ وَ لَا صَيْفٍ وَ لَا دَابَّةً يَعْتَمِلُونَ عَلَيْهَا وَ لَا عَبْدا، وَ لَا تَضْرِبُنَّ اءَحَدا سَوْطا لِمَكَانِ دِرْهَمٍ، وَ لَا تَمَسُّنَّ مَالَ اءَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مُصَلٍّ وَ لَا مُعَاهَدٍ إِلَّا اءَنْ تَجِدُوا فَرَسا اءَوْ سِلَاحا يُعْدَى بِهِ عَلَى اءَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ اءَنْ يَدَعَ ذَلِكَ فِي اءَيْدِي اءَعْدَاءِ الْإِسْلَامِ فَيَكُونَ شَوْكَةً عَلَيْهِ، وَ لَا تَدَّخِرُوا اءَنْفُسَكُمْ نَصِيحَةً، وَ لَا الْجُنْدَ حُسْنَ سِيرَةٍ، وَ لَا الرَّعِيَّةَ مَعُونَةً، وَ لَا دِينَ اللَّهِ قُوَّةً، وَ اءَبْلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا اسْتَوْجَبَ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ قَدِ اصْطَنَعَ عِنْدَنَا وَ عِنْدَكُمْ اءَنْ نَشْكُرَهُ بِجُهْدِنَا، وَ اءَنْ نَنْصُرَهُ بِمَا بَلَغَتْ قُوَّتُنَا، وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

خط نمبر 2:

# فرائض وعدل وانصاف کی اہمیت

## کم فرائض کثیر ثواب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خراج کے تحصیلداروں کے نام لکھا:

خدا کے بندے علی امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا خط خراج کرنے والوں کی طرف۔

جو شخص اپنے انجام کار سے خائف نہیں ہوتا وہ اپنے نفس کے بچاؤ کے لئے کوئی سروسامان فراہم نہیں کر سکتا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو فرائض تم پر عائد کئے گئے ہیں وہ کم ہیں اور ان کا ثواب زیادہ ہے۔

## ظلم وستم کی حرمت:

خدا نے ظلم وسرکشی سے جو روکا ہے اس پر سزا کا خوف نہ بھی ہوتا جب بھی اس سے بچنے کا ثواب ایسا ہے کہ اس کی طلب سے بے نیاز ہونے میں کوئی عذر نہیں کیا جا سکتا۔

## عدل وانصاف کی ضرورت:

لوگوں سے عدل وانصاف کا رویہ اختیار کرو اور ان کی خواہشوں پر صبر وتحمل سے کام لو اس لئے کہ تم رعیت کے خزینہ دار، اُمت کے نمائندے اور اقتدار اعلیٰ کے فرستادہ ہو۔

## ضرورت کو قطع نہ کرو:

کسی سے اس کی ضرورت کو قطع نہ کرو اور اس کے مقصد میں روڑے نہ اٹکاؤ اور لوگوں سے خراج وصول کرنے کے لئے ان کے جاڑے یا گرمی کے کپڑوں اور مویشیوں کو جن سے وہ کام لیتے ہوں اور ان کے غلاموں کو فروخت نہ کرو، اور کسی کو پیسہ کی خاطر کوڑے نہ لگاؤ اور کسی مسلمان یا ذمی کے مال کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ مگر یہ کہ اس کے پاس گھوڑا یا ہتھیار ہو کہ جو اہل اسلام کے خلاف استعمال ہونے والا ہو اس لیے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اس کو دشمنان اسلام کے ہاتھوں میں رہنے دے کہ جو مسلمانوں پر غلبہ کا سبب بن جائے۔

## خیر خواہی اور مقدور بھر اطاعت:

اپنوں کی خیر خواہی فوج سے نیک برتاؤ رعیت کی امداد اور دین خدا کو مضبوط کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھو۔ اللہ کی راہ میں جو تمہارا فرض ہے اسے سرانجام دو۔ کیونکہ اللہ سبحانہ نے اپنے احسانات کے بدلہ میں ہم سے اور تم سے یہ چاہا ہے کہ ہم

مقدور بھر اس کا لشکر اور طاقت بھر اس کی نصرت کریں اور ہماری قوت و طاقت بھی تو خدا ہی کی طرف سے ہے۔

☆☆☆

خط نمبر 3:

## وَمِنْ كِتَابٍ لَهُ: إِلَى أُمَرَاءِ الْبِلَادِ فِي مَعْنَى الصَّلَاةِ:

أَمَّا بَعْدُ، فَصَلُّوا بِالنَّاسِ الظُّهْرَ حَتَّى تَفِيءَ الشَّمْسُ مِنْ مِثْلِ مَرْبِضِ الْعَنْزِ، وَ صَلُّوا بِهِمُ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ فِي عُضْوٍ مِنَ النَّهَارِ حِينَ يُسَارُ فِيهَا فَرْسَخَانِ، وَ صَلُّوا بِهِمُ الْمَغْرِبَ حِينَ يُفْطِرُ الصَّائِمُ وَيَدْفَعُ الْحَاجُّ إِلَى مِنًى وَ صَلُّوا بِهِمُ الْعِشَاءَ حِينَ يَتَوَارَى الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَ صَلُّوا بِهِمُ الْغَدَاةَ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهِ، وَ صَلُّوا بِهِمْ صَلَاةَ أَضْعَفِهِمْ وَ لَا تَكُونُوا فَتَّانِينَ.

خط نمبر 3:

## اوقات نماز

نماز ظہر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امراء بلاد کے نام نماز کے بارے میں لکھا:

امابعد ا ظہر کی نماز اس وقت تک ادا کرو جب آفتاب کا سایہ بکریوں کے باڑہ کی دیوار کے برابر ہو جائے۔

نماز عصر:

عصر کی نماز اس وقت پڑھا دینا جب آفتاب روشن اور سفید رہے اور دن میں اتنا وقت باقی رہ جائے جب مسافر دو فرسخ جا سکتا ہو۔

نماز مغرب:

مغرب اس وقت ادا کرنا جب روزہ دار افطار کرتا ہے اور حاجی عرفات سے کوچ کرتا ہے۔

**نماز عشاء:**

عشاء اس وقت پڑھانا جب شفق چھپ جائے اور ایک تہائی رات نہ گذرنے پائے۔

**نماز فجر:**

صبح کی نماز اس وقت ادا کرنا جب آدمی اپنے ساتھی کے چہرہ کو پہچان سکے۔

**ہلکی ترین نماز:**

ان کے ساتھ نماز پڑھو کمزور ترین آدمی کا لحاظ رکھ کر۔ اور خبردار! ان کے لئے صبر آزمانہ بن جاؤ۔

☆☆☆

**خط نمبر 4:**

## و من كتاب له: إلى معاوِيَةَ:

اَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ قَدْ جَعَلَ الدُّنْيَا لِمَا بَعْدَهَا، وَ ابْتَلَى فِيهَا اءَهْلَهَا، لِيَعْلَمَ اءَيُّهُمْ اءَحْسَنُ عَمَلاً، وَلَسْنَا لِلدُّنْيَا خُلِقْنَا، وَلَا بِالسَّعْيِ فِيهَا اءُمِرْنَا، وَإِنَّمَا وُضِعْنَا فِيهَا لِنُبْتَلَى بِهَا وَ قَدِ ابْتَلَانِي اللَّهُ بِكَ وَابْتَلَاكَ بِي ، فَجَعَلَ اءَحَدَنَا حُجَّةً عَلَى الْآخَرِ، فَعَدَوْتَ عَلَى طَلَبِ الدُّنْيَا بِتَأْوِيلِ الْقُرْآنِ وَطَلَبْتَنِي بِمَا لَمْ تَجْنِ يَدِي وَلَا لِسَانِي وَعَصَيْتَهُ اءَنْتَ وَاءَهْلُ الشَّامِ بِي وَاءَلَّبَ عَالِمُكُمْ جَاهِلَكُمْ وَ قَائِمُكُمْ قَاعِدَكُمْ.

فَاتَّقِ اللَّهَ فِي نَفْسِكَ، وَ اصْرِفْ إِلَى الْآخِرَةِ وَجْهَكَ، فَهِيَ طَرِيقُنَا وَ طَرِيقُكَ، وَ احْذَرْ اءَنْ يُصِيبَكَ اللَّهُ مِنْهُ بِعَاجِلِ قَارِعَةٍ تَمَسُّ الْاءَصْلَ، وَ تَقْطَعُ الدَّابِرَ، فَإِنِّي اءُولِي لَكَ بِاللَّهِ اءَلِيَّةً غَيْرَ فَاجِرَةٍ، لَئِنْ جَمَعَتْنِي وَ إِيَّاكَ جَوَامِعُ الْاءَقْدَارِ لَا اءَزَالُ بِبَاحَتِكَ حَتّ ى يَحْكُمَ اللَّ هُ بَيْنَنَ ا وَ هُوَ خَيْرُ الْح اكِمِينَ.

خط نمبر 4:

# اظہار حقیقت

## آزمائش کا گھر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام لکھا:

امابعد! خدائے بزرگ و برتر نے دنیا کو آخرت کا مقدمہ قرار دیا ہے اور اسے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ بہترین عمل کرنے والا کون ہے۔ ہم نہ اس دنیا کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور نہ ہمیں اس کے لئے دوڑ دھوپ کا حکم دیا گیا ہے۔ ہم یہاں فقط اس لئے رکھے گئے ہیں کہ ہمارا امتحان لیا جائے اور اللہ نے آپ کے ذریعہ ہمارا اور ہمارے ذریعہ آپ کا امتحان لے لیا ہے اور ایک کو دوسرے پر حجت قرار دے دیا ہے لیکن آپ نے تاویل قرآن کا سہارا لے کر دنیا پر دھاوا بول دیا اور مجھ سے ایسے جرم کا محاسبہ کردیا جس کا نہ میرے ہاتھ سے کوئی تعلق تھا اور نہ زبان سے۔ صرف اہل شام نے میرے سر ڈال دیا تھا اور آپ کے جاننے والوں نے جاہلوں کو اور قیام کرنے والوں نے خانہ نشینوں کو اُکسا دیا تھا۔

## آخرت کی طرف توجہ:

لہٰذا اب بھی غنیمت ہے کہ اپنے نفس کے بارے میں اللہ سے ڈریئے اور آخرت کی طرف رخ کرلو کہ وہی ہماری اور آپ کی آخری منزل ہے۔ اس وقت سے ڈریں کہ اس دنیا میں پروردگار کوئی ایسی مصیبت نازل کردے کہ اصل بھی ختم ہوجائے اور نسل کا بھی خاتمہ ہوجائے۔ میں پروردگار کی ایسی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے غلط ہونے کا امکان نہیں ہے کہ اگر مقدر نے مجھے اور آپ کو ایک میدان میں جمع کردیا تو میں اس وقت تک میدان نہ چھوڑوں گا جب تک میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ نہ ہوجائے۔

☆☆☆

خط نمبر 5:

## ومن كتاب له: إلى أهل الكوفة عند مسيره من المدينة إلى البصرة

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي خَرَجْتُ مِنْ حَيِّي هَذَا، إِمَّا ظَالِماً وَإِمَّا مَظْلُوماً وَإِمَّا بَاغِياً وَإِمَّا مَبْغِيّاً عَلَيْهِ، وَأَنَا أُذَكِّرُ اللَّهَ مَنْ بَلَغَهُ كِتَابِي هَذَا لَمَّا نَفَرَ إِلَيَّ، فَإِنْ كُنْتُ مُحْسِناً أَعَانَنِي، وَإِنْ كُنْتُ مُسِيئاً اسْتَعْتَبَنِي

خط نمبر 5:

## مشاورت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہوتے وقت اہل کوفہ کے نام لکھا:

''بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو کہ دو ہی صورتیں ہیں یا تو میں اپنے قوم قبیلے کے شہر سے باہر نکلا ہوں یا ظالمانہ حیثیت سے کہ وہ مظلوم کی حیثیت سے ہیں۔ یا میں باغی ہوں یا دوسروں نے میرے خلاف بغاوت کی ہے۔ بہرصورت جن جن کے پاس میرا یہ خط پہنچے انہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ آئیں اور اگر میں صحیح راہ پر ہوں تو میری مدد کریں اور اگر میں غلط راستہ پر جا رہا ہوں تو مجھے اپنی مرضی کے مطابق چلانے کی کوشش کریں۔''

☆☆☆

خط نمبر 6:

## و من كتاب له: كَتَبَهُ إِلى اءَهْلِ الا مْصَارِ يَقْتَصُّ فِيهِ مَا جَرى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اءَهْلِ صِفِّينَ

وَ كَانَ بَدْءُ اءَمْرِنَا اءَنَّا الْتَقَيْنَا وَ الْقَوْمُ مِنْ اءَهْلِ الشَّامِ وَ الظَّاهِرُ اءَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ، وَ نَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَ دَعْوَتَنَا فِي الْإِسْلَامِ وَاحِدَةٌ، وَ لَا نَسْتَزِيدُهُمْ فِي الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَ التَّصْدِيقِ لِرَسُولِهِ وَ لَا يَسْتَزِيدُونَنَا الْاءَمْرُ وَاحِدٌ إِلا مَا اخْتَلَفْنَا فِيهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَ نَحْنُ مِنْهُ بَرَاءٌ.
فَقُلْنَا: تَعَالَوْا نُدَاوِي مَا لَا يُدْرَكُ الْيَوْمَ بِإِطْفَاءِ النَّائِرَةِ وَ تَسْكِينِ الْعَامَّةِ، حَتَّى يَشْتَدَّ الْاءَمْرُ وَ يَسْتَجْمِعَ، فَنَقْوَى عَلَى وَضْعِ الْحَقِّ مَوَاضِعَهُ، فَقَالُوا: بَلْ نُدَاوِيهِ بِالْمُكَابَرَةِ، فَاءَبَوْا حَتَّى جَنَحَتِ الْحَرْبُ وَ رَكَدَتْ وَ وَقَدَتْ نِيرَانُهَا وَ حَمِشَتْ فَلَمَّا ضَرَّسَتْنَا وَ إِيَّاهُمْ وَ وَضَعَتْ مَخَالِبَهَا فِينَا وَ فِيهِمْ، اءَجَابُوا عِنْدَ ذَلِكَ إِلَى الَّذِي دَعَوْنَاهُمْ إِلَيْهِ، فَاءَجَبْنَاهُمْ إِلَى مَا دَعَوْا وَ سَارَعْنَاهُمْ إِلَى مَا طَلَبُوا، حَتَّى اسْتَبَانَتْ عَلَيْهِمُ الْحُجَّةُ وَ انْقَطَعَتْ مِنْهُمُ الْمَعْذِرَةُ، فَمَنْ تَمَّ عَلَى ذَلِكَ مِنْهُمْ فَهُوَ الَّذِي اءَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنَ الْهَلَكَةِ، وَ مَنْ لَجَّ وَ تَمَادَى فَهُوَ الرَّاكِسُ الَّذِي رَانَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ، وَ صَارَتْ دَائِرَةُ السَّوْءِ عَلَى رَاءْسِهِ.

## خط نمبر 6:

# اختلاف......خونِ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

### ہم مذہب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کے نام ایک خط لکھا جس میں صفین کی حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے:
ہمارے معاملہ کی ابتداء یہ ہے کہ ہم شام کے لشکر کے ساتھ ایک میدان میں جمع ہوئے جب بظاہر دونوں کا خدا ایک تھا۔ رسول ایک تھا۔ پیغام ایک تھا۔ نہ ہم اپنے ایمان و تصدیق میں اضافہ کے طلبگار تھے۔ نہ وہ اپنے ایمان کو بڑھانا چاہتے تھے۔

### بری الذمہ:

معاملہ بالکل ایک تھا صرف اختلاف خونِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں تھا جس سے ہم بالکل بری تھے۔

### حل اور مخالفت:

ہم نے یہ حل پیش کیا کہ جو مقصد آج نہیں حاصل ہو سکتا ہے اس کا وقتی علاج یہ کیا جائے کہ آتش جنگ کو خاموش کر دیا جائے اور لوگوں کے جذبات کو پر سکون بنا دیا جائے۔ اس کے بعد جب حکومت کو استحکام ہو جائے گا اور حالات ساز گار ہو جائیں گے تو ہم حق کو اس کی منزل تک لانے کی طاقت پیدا کر لیں گے۔ لیکن قوم کا اصرار تھا کہ اس کا علاج صرف جنگ و جدال ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ نے اپنے پاؤں پھیلا دیئے اور جم کر کھڑی ہو گئی۔ شعلے بھڑک اٹھے اور ٹھہر گئے اور قوم نے دیکھا کہ جنگ نے دونوں کو دانت کاٹنا شروع کر دیا ہے اور فریقین میں اپنے پنجے گاڑ دیئے ہیں تو وہ میری بات ماننے پر آمادہ ہو گئے اور میں نے بھی ان کی بات کو مان لیا اور تیزی سے بڑھ کر ان کے مطالبہ کو قبول کر لیا یہاں تک کہ ان پر حجت واضح ہو گئی اور ہر طرح کا عذر ختم ہو گیا۔ اب اس کے بعد کوئی اس حق پر قائم رہ گیا تو گویا اپنے نفس کو ہلاکت سے نکال لیا ورنہ اسی گمراہی میں پڑا رہ گیا تو ایسا عہد شکن ہوگا جس کے دل پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور زمانہ کے حوادث اس کے سر پر منڈلا رہے ہیں۔

☆☆☆

خط نمبر 7:

# و من كتاب له: إلى الأسود بن قطبة صاحب جند حلوان

أمّا بعد، فإنّ الوالي إذا اختلف هواه منعه ذلك كثيرا من العدل، فليكن أمر النّاس عندك في الحقّ سواء، فإنّه ليس في الجور عوض من العدل، فاجتنب ما تنكر أمثاله و ابتذل نفسك فيما افترض اللّه عليك، راجيا ثوابه، و متخوّفا عقابه، و اعلم أنّ الدّنيا دار بليّة لم يفرغ صاحبها فيها قطّ ساعة إلا كانت فرغته عليه حسرة يوم القيامة و أنّه لن يغنيك عن الحقّ شيء أبدا. و من الحقّ عليك حفظ نفسك و الاحتساب على الرّعيّة بجهدك، فإنّ الّذي يصل إليك من ذلك أفضل من الّذي يصل بك، و السّلام.

خط نمبر 7:

## عدل وانصاف اور احتساب

**برابر کا سلوک:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسود بن قطبہ حاکم حلوان کے نام لکھا:
اگر حاکم اپنی خواہشوں پر چلنے لگے تو بہت سا انصاف اس سے رہ جائے گا تمہیں ایسا ہونا چاہئے کہ حق میں سب لوگ تمہارے سامنے برابر رہیں۔ ناانصافی میں انصاف کا کوئی عوض نہیں ہوسکتا۔

**بری باتوں سے پرہیز:**

تم ان سب باتوں سے پرہیز کرو جو تمہیں دوسروں میں بری معلوم ہوں اور خدا نے جو کچھ تم پر فرض کر دیا ہے حتی المقدور اسے انجام دیتے رہو، ثواب کی امید رکھو۔ عذاب سے ڈرتے رہو۔

**حسرت کی گھڑی:**

یاد رکھو! دنیا آزمائش کی جگہ ہے ایک گھڑی کے لئے بھی دنیا کے نہ ہو جانا قیامت کے دن اس گھڑی کو اپنے لیے حسرت کی نہ بنالینا ہے کوئی چیز بھی تمہیں حق سے بے نیاز نہیں کرسکتی اور یہ حق تم پر واجب ہے کہ اپنی حفاظت کرو۔

اختساب کے فوائد:

حتی الوسع رعایا پر احتساب رکھو۔ یقین کرو اس سے رعایا کو جتنا نفع پہنچے گا۔ اس سے کہیں زیادہ تمہیں فائدہ پہنچے گا۔

والسلام!

☆☆☆

خط نمبر 8:

## و من كتاب له: إلى العُمَالِ الذينَ يَطاءُ الجَيْشُ عَمَلَهُم

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَنْ مَرَّ بِهِ الْجَيْشُ مِنْ جُبَاةِ الْخَرَاجِ وَ عُمَّالِ الْبِلَادِ.

اَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَدْ سَيَّرْتُ جُنُوداً هِيَ مَارَّةٌ بِكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَ قَدْ اَوْصَيْتُهُمْ بِمَا يَجِبُ لِلّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ كَفِّ الْاَذَى وَ صَرْفِ الشَّذَى، وَ اَنَا اَبْرَاُ إِلَيْكُمْ وَ إِلَى ذِمَّتِكُمْ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَيْشِ إِلَّا مِنْ جَوْعَةِ الْمُضْطَرِّ لَا يَجِدُ عَنْهَا مَذْهَباً إِلَى شِبَعِهِ، فَنَكِّلُوا مَنْ تَنَاوَلَ مِنْهُمْ ظُلْماً عَنْ ظُلْمِهِمْ وَ كُفُّوا اَيْدِيَ سُفَهَائِكُمْ عَنْ مُضَارَّتِهِمْ وَ التَّعَرُّضِ لَهُمْ فِيمَا اسْتَثْنَيْنَاهُ مِنْهُمْ وَ اَنَا بَيْنَ اَظْهُرِ الْجَيْشِ فَارْفَعُوا إِلَيَّ مَظَالِمَكُمْ وَ مَا عَرَاكُمْ مِمَّا يَغْلِبُكُمْ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَا لَا تُطِيقُونَ دَفْعَهُ إِلَّا بِاللّٰهِ وَ بِي، فَاَنَا اُغَيِّرُهُ بِمَعُونَةِ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

خط نمبر 8:

## عاملوں کو فوج کے بارے میں حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان عمال حکومت کی طرف خط لکھا جن کا علاقہ فوج کی گزرگاہ میں پڑتا تھا:

خدا کے بندے علی امیر المومنین کی طرف سے ان خراج جمع کرنے والوں اور شہروں کے عاملوں کو جن کے علاقہ سے فوج گزرے گی۔

بعد حمد و صلوٰۃ تمہیں معلوم ہوگا کہ میں نے کچھ فوجیں روانہ کی ہیں جو خدا نے چاہا تو عنقریب تمہارے علاقہ سے عبور کریں گی۔ میں نے انہیں ہدایت کردی ہے اس کی جو اللہ کی طرف سے ان پر لازم ہے کہ وہ کسی کو ستائیں نہیں اور کسی کو تکلیف نہ دیں اور میں تمہیں اور تمہارے اہل ذمہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ فوج والے کوئی دست درازی کریں تو اس سے میں بے تعلق ہوں۔ سوا اس صورت کے جب کہ کوئی بھوک سے حالت اضطرار میں ہو اور پیٹ بھرنے کی کوئی صورت اسے نظر نہ آئے اس

کے علاوہ ان میں سے کوئی دراز دستی کرے تو تمہیں اس کی اُسے سزا دینا چاہئے، لیکن اپنے سرپھروں کے ہاتھ بھی روکنا کہ وہ ان سے نہ ٹکرائیں اور جس چیز کی ہم نے اجازت دی ہے اس میں ان سے تعرض نہ کریں اور میں تو فوج کے اندر موجود ہی ہوں۔ لہٰذا جو زیادتیاں ہوں یا ایسی سختی تم پر ہو کہ جس کی روک تھام کے لیے تمہیں اللہ کی مدد اور میری طرف رجوع ہونے کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دینا۔ میں انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ٹھیک کر دوں گا۔

☆☆☆

خط نمبر 9:

## و من كتاب له: إلى كُمَيْلِ بْنِ زِيادٍ النَّخَعِيِّ وَ هُوَ عامِلُهُ عَلى هِيتٍ، يُنكِرُ عَلَيْهِ تَرْكَهُ دَفْعَ مَنْ يَجْتازُ بِهِ مِنْ جَيْشِ الْعَدُوِّ طالِبا لِلْغارَةِ:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ تَضْيِيعَ الْمَرْءِ مَا وُلِّيَ، وَ تَكَلُّفَهُ مَا كُفِيَ، لَعَجْزٌ حَاضِرٌ وَ رَأْيٌ مُتَبَّرٌ وَ إِنَّ تَعَاطِيَكَ الْغَارَةَ عَلَى أَهْلِ قِرْقِيسِيَا وَ تَعْطِيلَكَ مَسَالِحَكَ الَّتِي وَلَّيْنَاكَ، لَيْسَ لَهَا مَنْ يَمْنَعُهَا وَ لَا يَرُدُّ الْجَيْشَ عَنْهَا، لَرَأْيٌ شَعَاعٌ، فَقَدْ صِرْتَ جِسْراً لِمَنْ أَرَادَ الْغَارَةَ مِنْ أَعْدَائِكَ عَلَى أَوْلِيَائِكَ غَيْرَ شَدِيدِ الْمَنْكِبِ، وَ لَا مَهِيبِ الْجَانِبِ، وَ لَا سَادٍّ ثُغْرَةً، وَ لَا كَاسِرٍ لِعَدُوٍّ شَوْكَةً، وَ لَا مُغْنٍ عَنْ أَهْلِ مِصْرِهِ، وَ لَا مُجْزٍ عَنْ أَمِيرِهِ، وَالسَّلَامُ.

خط نمبر 9:

## واضح ترین کمزوری

کمیل بن زیاد النخعی جو بیت المال کے عامل تھے اور انہوں نے فوج دشمن کو لوٹ مار سے منع نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے نام لکھا:

اما بعد! انسان کا اس کام کو نظر انداز کر دینا جس کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اور اس کام میں لگ جانا جو اس کے فرائض میں شامل نہیں ہے ایک واضح کمزوری اور تباہ کن فکر ہے۔

اور دیکھو تمہارا اہل قرقیسیا پر حملہ کر دینا اور خود اپنی سرحدوں کو معطل چھوڑ دینا جن کا تم کو ذمہ دار بنایا گیا تھا، اس عالم میں کہ ان کا کوئی دفاع کرنے والا اور ان سے لشکروں کو ہٹانے والا نہیں تھا ایک انتہائی پراگندہ رائے ہے اور اس طرح تم

دوستوں پر حملہ کرنیوالے دشمنوں کے لیے ایک وسیلہ بن گئے جہاں نہ تمہارے کاندھے مضبوط تھے اور نہ تمہاری کوئی ہیبت تھی۔ نہ تم نے دشمن کا راستہ روکا اور نہ اس کی شوکت کو توڑا۔ نہ اہل شہر کے کام آئے اور نہ اپنے امیر کے فرض کو انجام دیا۔

☆☆☆

## خط نمبر 10:

### و من كتاب له: إلى أهل مصر مع مالك الأشتر رحمه الله لما ولاه إمارتها

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّداً ص نَذِيراً لِلْعَالَمِينَ، وَ مُهَيْمِناً عَلَى الْمُرْسَلِينَ، فَلَمَّا مَضَى ص تَنَازَعَ الْمُسْلِمُونَ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ.

فَوَاللَّهِ مَا كَانَ يُلْقَى فِي رُوعِي، وَ لَا يَخْطُرُ بِبَالِي أَنَّ الْعَرَبَ تُزْعِجُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ ص عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَ لَا أَنَّهُمْ مُنَحُّوهُ عَنِّي مِنْ بَعْدِهِ فَمَا رَاعَنِي إِلَّا انْثِيَالُ النَّاسِ عَلَى فُلَانٍ يُبَايِعُونَهُ فَأَمْسَكْتُ يَدِي حَتَّى رَأَيْتُ رَاجِعَةَ النَّاسِ قَدْ رَجَعَتْ عَنِ الْإِسْلَامِ يَدْعُونَ إِلَى مَحْقِ دِينِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه و آله.

فَخَشِيتُ إِنْ لَمْ أَنْصُرِ الْإِسْلَامَ وَ أَهْلَهُ أَنْ أَرَى فِيهِ ثَلْماً أَوْ هَدْماً تَكُونُ الْمُصِيبَةُ بِهِ عَلَيَّ أَعْظَمَ مِنْ فَوْتِ وِلَايَتِكُمُ الَّتِي إِنَّمَا هِيَ مَتَاعُ أَيَّامٍ قَلَائِلَ يَزُولُ مِنْهَا مَا كَانَ كَمَا يَزُولُ السَّرَابُ، أَوْ كَمَا يَتَقَشَّعُ السَّحَابُ، فَنَهَضْتُ فِي تِلْكَ الْأَحْدَاثِ حَتَّى زَاحَ الْبَاطِلُ وَ زَهَقَ، وَاطْمَأَنَّ الدِّينُ وَ تَنَهْنَهَ.

وَ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ:

إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ لَقِيتُهُمْ وَاحِداً وَ هُمْ طِلَاعُ الْأَرْضِ كُلِّهَا مَا بَالَيْتُ وَ لَا اسْتَوْحَشْتُ، وَ إِنِّي مِنْ ضَلَالِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ وَالْهُدَى الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ لَعَلَى بَصِيرَةٍ مِنْ نَفْسِي وَ يَقِينٍ مِنْ رَبِّي، وَ إِنِّي إِلَى لِقَاءِ اللَّهِ لَمُشْتَاقٌ، وَلِحُسْنِ ثَوَابِهِ لَمُنْتَظِرٌ رَاجٍ، وَ لَكِنَّنِي آسَى أَنْ يَلِيَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ سُفَهَاؤُهَا وَ فُجَّارُهَا، فَيَتَّخِذُوا مَالَ اللَّهِ دُوَلاً، وَ عِبَادَهُ خَوَلاً، وَالصَّالِحِينَ حَرْباً، وَالْفَاسِقِينَ حِزْباً، فَإِنَّ مِنْهُمُ الَّذِي شَرِبَ فِيكُمُ الْحَرَامَ وَ جُلِدَ حَدّاً فِي الْإِسْلَامِ، وَ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُسْلِمْ حَتَّى رُضِخَتْ لَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ الرَّضَائِخُ، فَلَوْ لَا ذَلِكَ مَا أَكْثَرْتُ تَأْلِيبَكُمْ وَ تَأْنِيبَكُمْ وَ جَمْعَكُمْ وَ تَحْرِيضَكُمْ، وَ لَتَرَكْتُكُمْ إِذْ أَبَيْتُمْ وَ وَنَيْتُمْ.

اءَ لَا تَرَوْنَ إِلَى اءَطْرَافِكُمْ قَدِ انْتَقَصَتْ وَ إِلَى اءَمْصَارِكُمْ قَدِ افْتُتِحَتْ، وَ إِلَى مَمَالِكِكُمْ تُزْوَى، وَ إِلَى بِلَادِكُمْ تُغْزَى ؟!

انْفِرُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِلَى قِتَالِ عَدُوِّكُمْ، وَ لَا تَثَّاقَلُوا إِلَى الْاءَرْضِ فَتُقِرُّوا بِالْخَسْفِ، وَ تَبُوؤُوا بِالذُّلِّ وَ يَكُونَ نَصِيبُكُمُ الْاءَخَسَّ، وَ إِنَّ اءَخَا الْحَرْبِ الْاءَرِقُ، وَ مَنْ نَامَ لَمْ يُنَمْ عَنْهُ، وَالسَّلَامُ.

خط نمبر 10:

## اہل مصر کو تنبیہ

### رسول اللہ ﷺ کا منصب:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب مالک اشتر کو مصر کا گورنر بنا کر بھیجا تو ان کے ہاتھ اہل مصر کو یہ خط بھیجا:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لیے نذیر اور تمام انبیاء کا شاہد بنا کے بھیجا۔

### اختلاف در اختلاف:

پھر جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم گزر گئے تو مسلمانوں میں حکومت پر اختلاف ہوا۔

### اہل بیت:

بخدا میرے تصور میں نہ تھا کہ عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس معاملے کو اہل بیت سے دور کر دیں گے' بلکہ مجھے یقین تھا کہ معاملہ میرے ہاتھ ہی رکھیں گے۔ مگر دیکھتا کیا ہوں کہ لوگ فلاں کی بیعت پر ٹوٹے پڑے ہیں۔ اس پر میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

### دین پر آنچ کا خوف:

یہاں تک کہ لوٹنے والے اسلام سے لوٹ گئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو مٹا دینے کی دعوت دینے لگے۔ تب میں ڈرا کہ اسلام اور اہل اسلام کی تائید ونصرت پر کھڑا نہ ہوں گا' اور اسلام میں شگاف پڑ جائے گا۔ تو تمہاری حکومت کے فوت ہو جانے سے کہیں بڑی مصیبت مجھ پر آ پڑے گی۔

### زائل ہونے والا سراب:

تمہاری یہ حکومت ہے بھی کیا؟ متاع چند روزہ اسی طرح زائل ہو جائے گی جس طرح سراب زائل ہو جاتا ہے یا بدلی چھٹ جاتی ہے۔ ان واقعات کو دیکھ کر میں اٹھ کھڑا ہوا یہاں تک کہ باطل مٹ گیا اور دین کو اطمینان و تسلی ہو گئی۔

## باطل پرستوں سے نڈر:

بخدا میں اکیلا بھی رہ جاؤں اور یہ باطل پرست ساری زمین پر چھا جائیں تو بھی مجھے نہ پروا ہوگی نہ وحشت ہی ستائے گی۔ جس گمراہی میں یہ لوگ ہیں اور جس ہدایت پر میں ہوں اس میں مجھے اپنے ضمیر کی پوری بصیرت اور اپنے پروردگار کی طرف سے پورا یقین حاصل ہے۔ میں تو بقاء الٰہی کا امیدوار حسن ثواب کا منتظر ہوں۔

## فاجرین وفاسقین کی حکومت:

غم یہ ہے کہ بدنفس اور فاجر لوگ کہیں تمہارے حاکم نہ بن جائیں۔ اگر یہ لوگ تمہارے حاکم بن گئے تو اللہ کا مال ہتھیالیں گے، اللہ کے بندوں کو غلام بناڈالیں گے، نیکوں کو اپنا دشمن سمجھیں گے اور فاسقوں کو دوست خیال کریں گے۔ اور ان لوگوں میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے تمہارے روبرو شرابیں پیں، اسلامی طریقے پر انہیں کوڑے لگائے گئے، ان میں ایسے بھی ہیں کہ اسلام نہیں لائے' جب تک اسلام کی قیمت انہیں ادا نہ کردی گئی۔ یہ سب خرابیاں نہ ہوتیں تو میں اس طرح تمہیں نہ جوش دلاتا، نہ زجر وتوبیخ کرتا' نہ جمع کرتا' نہ ابھارتا، بلکہ تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیتا، کیونکہ تم میری پکار سننے سے انکار کرتے ہو اور تمہاری ہمتیں کمزور پڑگئی ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہارے اطراف کم ہوتے چلے جاتے ہیں' شہروں پر شہر دشمن چھینتا چلا جارہا ہے، تمہارے ممالک کم ہو گئے' اور تم پر چڑھائیاں جاری ہیں جب حالت یہ ہے تو خدا کی رحمت ہو تم پر اپنے دشمن سے لڑنے پر کھڑے ہو جاؤ سستی نہ کرو۔ کرو گے تو ذلت وخواری کا شکار بن جاؤ گے اور کہیں کے نہ رہو گے لڑنے والا جاگتا رہتا ہے۔ سوتا نہیں اور اگر سو جاتا ہے تو لوگ اسے سونے نہیں دیتے (ٹوٹ پڑتے ہیں اور اسے اپنی غفلت کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے) والسلام!

☆☆☆

## خط نمبر 11:

### وَ مِنْ كِتَابٍ لَهُ: إِلَى عَامِلِ الْكُوفَةِ، وَ قَدْ بَلَغَهُ عَنْهُ تَثْبِيطُهُ النَّاسَ عَنِ الْخُرُوجِ إِلَيْهِ لَمَّا نَدَبَهُمْ لِحَرْبِ أَصْحَابِ الْجَمَلِ

أَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ قَوْلٌ هُوَ لَكَ وَ عَلَيْكَ، فَإِذَا قَدِمَ عَلَيْكَ رَسُولِي فَارْفَعْ ذَيْلَكَ، وَاشْدُدْ مِئْزَرَكَ، وَاخْرُجْ مِنْ جُحْرِكَ، وَانْدُبْ مَنْ مَعَكَ، فَإِنْ حَقَّقْتَ فَانْفُذْ، وَ إِنْ تَفَشَّلْتَ فَابْعُدْ. وَايْمُ اللَّهِ لَتُؤْتَيَنَّ حَيْثُ أَنْتَ، وَ لَا تُتْرَكُ حَتَّى يُخْلَطَ زُبْدُكَ بِخَاثِرِكَ، وَ ذَائِبُكَ بِجَامِدِكَ، وَ حَتَّى تُعْجَلَ عَنْ قِعْدَتِكَ، وَ تَحْذَرَ مِنْ أَمَامِكَ، كَحَذَرِكَ مِنْ خَلْفِكَ، وَ مَا هِيَ بِالْهُوَيْنَا الَّتِي

تَرْجُو، وَلَكِنَّهَا الدَّاهِيَةُ الْكُبْرَى يُرْكَبُ جَمَلُهَا، وَيُذَلَّلُ صَعْبُهَا، وَيُسَهَّلُ جَبَلُهَا، فَاعْقِلْ عَقْلَكَ، وَامْلِكْ اَمْرَكَ، وَخُذْ نَصِيبَكَ وَحَظَّكَ، فَإِنْ كَرِهْتَ فَتَنَحَّ إِلَى غَيْرِ رَحْبٍ وَلَا فِي نَجَاةٍ، فَبِالْحَرِيِّ لَتُكْفَيَنَّ وَاَنْتَ نَائِمٌ حَتَّى لَا يُقَالَ: اَيْنَ فُلَانٌ؟

وَاللَّهِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مَعَ مُحِقٍّ، وَمَا يُبَالِي مَا صَنَعَ الْمُلْحِدُونَ، وَالسَّلَامُ

خط نمبر 11:

## عامل کوفہ کی سرزنش

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عامل کوفہ کو لکھا:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عامل کوفہ اہل کوفہ کو جنگ کے سلسلہ میں جب کہ آپ نے انہیں مدد کے لیے بلایا تھا روک رہا ہے۔ تو آپ نے اس کے نام لکھا:

مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات کی خبر ملی ہے جو تمہارے حق میں بھی ہو سکتی ہے اور تمہارے خلاف بھی پڑ سکتی ہے۔ جب میرا قاصد تمہارے پاس پہنچے تو جہاد کے لیے دامن گردان لو' کمر کس لو اور اپنے بل سے باہر نکل آؤ' اور اپنے ساتھ والوں کو بھی دعوت دو' اور اگر حق تمہارے نزدیک ثابت ہے تو کھڑے ہو' اور اگر بودا پن دکھانا ہے تو ہماری نظروں سے دور ہو جاؤ۔ خدا کی قسم تم گھیر گھار کر لائے جاؤ گے خواہ کہیں بھی ہو' اور چھوڑے نہیں جاؤ گے یہاں تک کہ تم اپنی دو عملی کی وجہ سے بوکھلا اٹھو گے اور تمہارا سارا تار پود بکھر جائے گا یہاں تک کہ تمہیں اطمینان سے بیٹھنا بھی نصیب نہ ہو گا' اور سامنے سے بھی اسی طرح ڈرو گے جس طرح اپنے پیچھے سے ڈرتے ہو جیسا تم نے سمجھ رکھا ہے یہ کوئی آسان بات نہیں ہے بلکہ یہ ایک بڑی مصیبت ہے۔ جس کے اونٹ پر بہرحال سوار ہونا پڑے گا۔ اور اس کی دشواریوں کو ہموار کیا جائے گا اور اس پہاڑ کو سر کیا جائے گا۔ لہٰذا اپنی عقل کو ٹھکانے پر لاؤ' اپنے حالات پر قابو حاصل کرو اور اپنا حظ و نصیب لینے کی کوشش کرو' اور اگر یہ ناگوار ہے تو ادھر دفان ہو جہاں نہ تمہارے لیے آؤ بھگت ہے' نہ تمہارے لیے چھٹکارے کی کوئی صورت۔ اب یہی مناسب ہے کہ تمہیں بے ضرورت سمجھ کر نظر انداز کیا جائے۔ مزے سے سوئے پڑے رہو کوئی یہ بھی تو نہ پوچھے گا کہ فلاں ہے کہاں۔ خدا کی قسم یہ حق پرست کا صحیح اقدام ہے اور ہمیں بے دینوں کے کرتوتوں کی کوئی پروا نہیں ہو سکتی۔ والسلام۔

☆☆☆

خط نمبر 12:

## و من كتاب له: إلى معاوية جوابا عن كتابه :

اما بعد اَفَاِنَّكَ قَدْ اَكْثَرْتَ فِي قَتَلَةِ عُثْمَانَ، فَادْخُلْ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ، ثُمَّ حَاكِمِ الْقَوْمَ إِلَيَّ اَحْمِلْكَ وَ إِيَّاهُمْ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى.
وَ اَمَّا تِلْكَ الَّتِي تُرِيدُ فَإِنَّهَا خُدْعَةُ الصَّبِيِّ عَنِ اللَّبَنِ فِي اَوَّلِ الْفِصَالِ، وَالسَّلَامُ لِاَهْلِهِ.

خط نمبر 12:

## مصالحت کی صورت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خط کے جواب میں لکھا:

امابعد! آپ نے جو بار بار عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کا ذکر کیا ہے تو اس کا آسان حل یہ ہے کہ جس طرح سب نے بیعت کی ہے پہلے میری بیعت کریں۔ اس کے بعد میرے پاس مقدمہ لے کر آئیں۔ میں آپ کو اور آپ کے مدعا علیہم کو کتاب خدا کے فیصلہ پر آمادہ کروں گا۔ لیکن اس کے علاوہ جو آپ کا مدعا ہے وہ ایک دھوکہ ہے جو بچہ کو دودھ چھڑاتے وقت دیا جاتا ہے۔ اور سلام ہو اس کے اہل پر۔

☆☆☆

خط نمبر 13:

## و من كتاب له: إلى عبد الله بن العباس

اَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَفْرَحُ بِالشَّيْءِ الَّذِي لَمْ يَكُنْ لِيَفُوتَهُ، وَ يَحْزَنُ عَلَى الشَّيْءِ الَّذِي لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ، فَلَا يَكُنْ اَفْضَلَ مَا نِلْتَ فِي نَفْسِكَ مِنْ دُنْيَاكَ بُلُوغُ لَذَّةٍ اَوْ شِفَاءُ غَيْظٍ، وَ لَكِنْ إِطْفَاءُ بَاطِلٍ وَ إِحْيَاءُ حَقٍّ، وَلْيَكُنْ سُرُورُكَ بِمَا قَدَّمْتَ، وَ اَسَفُكَ عَلَى مَا خَلَّفْتَ، وَ هَمُّكَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ.

خط نمبر 13:

## حقیقی کوشش

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نام لکھا:
بندہ کبھی اس شے سے خوش ہونے لگتا ہے جو اس کے ہاتھ سے جانے والی تھی ہی نہیں اور کبھی ایسی چیز کی وجہ سے رنجیدہ ہوتا ہے جو اسے ملنے والی ہی نہ تھی۔ لہٰذا لذت کا حصول اور جذبہ انتقام کو فرو کرنا ہی تمہاری نظروں میں دنیا کی بہترین نعمت نہ ہو بلکہ باطل کو مٹانا اور حق کو زندہ کرنا ہو۔ تمہاری خوشی اس ذخیرہ پر ہونا چاہئے جو تم نے آخرت کے لیے فراہم کیا ہے اور تمہارا رنج اس سرمایہ پر ہونا چاہئے۔ جسے صحیح مصرف میں صرف کیے بغیر چھوڑ رہے ہو۔ تمہیں فکر صرف موت کے بعد کی ہونا چاہئے۔

☆☆☆

خط نمبر 14:

## و من كتاب له: إلى قُثَمِ بْنِ الْعَبَّاسِ، وَ هُوَ عَامِلُهُ عَلَى مَكَّةَ

اءَمَّا بَعْدُ، فَاءَقِمْ لِلنَّاسِ الْحَجَّ، وَ ذَكِّرْهُمْ بِاءَيَّامِ اللَّهِ، وَاجْلِسْ لَهُمُ الْعَصْرَيْنِ فَاءَفْتِ الْمُسْتَفْتِيَ، وَ عَلِّمِ الْجَاهِلَ، وَ ذَاكِرِ الْعَالِمَ، وَ لَا يَكُنْ لَكَ إِلَى النَّاسِ سَفِيرٌ إِلا لِسَانُكَ، وَ لَا حَاجِبٌ إِلا وَجْهُكَ، وَ لَا تَحْجُبَنَّ ذَا حَاجَةٍ عَنْ لِقَائِكَ بِهَا، فَإِنَّهَا إِنْ ذِيدَتْ عَنْ اءَبْوَابِكَ فِي اءَوَّلِ وِرْدِهَا لَمْ تُحْمَدْ فِيمَا بَعْدُ عَلَى قَضَائِهَا.

وَانْظُرْ إِلَى مَا اجْتَمَعَ عِنْدَكَ مِنْ مَالِ اللَّهِ فَاصْرِفْهُ إِلَى مَنْ قِبَلَكَ مِنْ ذَوِي الْعِيَالِ وَالْمَجَاعَةِ، مُصِيبا بِهِ مَوَاضِعَ الْمَفَاقِرِ وَالْخَلَّاتِ، وَ مَا فَضَلَ عَنْ ذَلِكَ فَاحْمِلْهُ إِلَيْنَا لِنَقْسِمَهُ فِيمَنْ قِبَلَنَا، وَ مُرْ اءَهْلَ مَكَّةَ اءَنْ لا يَأْخُذُوا مِنْ سَاكِنٍ اءَجْرا، فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ: سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ فَالْعَاكِفُ: الْمُقِيمُ بِهِ، وَالْبَادِي: الَّذِي يَحُجُّ إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ اءَهْلِهِ، وَفَّقَنَا اللَّهُ وَ إِيَّاكُمْ لِمَحَابِّهِ وَالسَّلَامُ.

خط نمبر 14:

# حج کے دنوں میں حاکم کے فرائض

## عمومی جلسہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مکہ کے عامل قثم بن العباس کے نام لکھا:

اما بعد! لوگوں کے لئے حج کے قیام کا انتظار کرو اور انہیں اللہ کے یادگار دنوں کی یاد دلاؤ۔ صبح و شام عمومی جلسہ رکھو۔

## سوال و جواب اور علم:

سوال کرنے والوں کے سوالات کے جوابات دو۔ جاہل کو علم دو اور علماء سے تذکرہ کرو۔

## ترجمان و دربان:

لوگوں تک تمہارا کوئی ترجمان تمہاری زبان کے علاوہ نہ ہو اور تمہارا کوئی دربان تمہارے چہرہ کے علاوہ نہ ہو۔ کسی ضرورت مند کو ملاقات سے مت روکنا کہ اگر پہلی ہی مرتبہ اسے واپس کر دیا گیا تو اس کے بعد کام کر بھی دو گے تو تمہاری تعریف نہ کی جائے گی۔

## اموال اور ان کا صرف:

جو اموال تمہارے پاس جمع ہو جائیں ان پر نظر رکھو اور تمہارے یہاں جو عیال دار اور بھوکے پیاسے لوگ ہیں ان پر صرف کر دو بشرطیکہ انہیں واقعی محتاجوں اور ضرورتمندوں تک پہنچا دو اور اس کے بعد جو بچ جائے وہ میرے پاس بھیج دو تاکہ یہاں کے محتاجوں پر تقسیم کر دیا جائے۔

## مکانوں کا کرایہ:

اہل مکہ سے کہو کہ خبردار مکانات کا کرایہ نہ لیں کہ پروردگار نے مکہ کو مقیم اور مسافر دونوں کے لئے برابر قرار دیا ہے۔ اللہ ہمیں اور تمہیں اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق دے۔ والسلام

......☆☆☆......

خط نمبر 15:

## و من كتاب له: إلى سَلْمانَ الْفارِسِي رَحِمَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اءيّامِ خِلافَتِهِ:

اءمَّا بَعْدُ، فَإِنَّمَا مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ الْحَيَّةِ، لَيِّنٌ مَسُّهَا، قَاتِلٌ سَمُّهَا، فَاءعْرِضْ عَمَّا يُعْجِبُكَ فِيهَا لِقِلَّةِ مَا يَصْحَبُكَ مِنْهَا، وَ ضَعْ عَنْكَ هُمُومَهَا لِمَا اءيْقَنْتَ بِهِ مِنْ فِرَاقِهَا وَ تَصَرُّفِ حَالاَتِهَا، وَ كُنْ آنَسَ مَا تَكُونُ بِهَا اءحْذَرَ مَا تَكُونُ مِنْهَا، فَإِنَّ صَاحِبَهَا كُلَّمَا اطْمَاءنَّ فِيهَا إِلَى سُرُورٍ اءشْخَصَتْهُ عَنْهُ إِلَى مَحْذُورٍ، اءوْ إِلَى إِينَاسٍ اءزَالَتْهُ عَنْهُ إِلَى إِيحَاشٍ وَالسَّلاَمُ.

خط نمبر 15:

## دنیا کی خوشی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت سے پہلے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا:

امابعد! دنیا کی شان سانپ کی سی ہے جس کی جلد تو نرم ہوتی ہے مگر زہر جان لے لیتا ہے۔ پس دنیا کی جو چیز تمہیں اچھی معلوم ہو اس سے اعراض کرو۔ کیونکہ دنیا کم ہی تمہارا ساتھ دے گی۔ اپنے دل سے دنیا کے افکار دور رکھو کیونکہ تمہیں اس کی جدائی کا یقین ہو چکا ہے جس وقت دنیا سے بہت انس ہو۔ اسی وقت اس سے بہت ہوشیار رہو کیونکہ دنیا کا طریقہ یہی ہے کہ جب آدمی اس کی کسی خوشی میں پھنس جاتا ہے تو خوشی چھین کر اُسے محرومی سے دوچار کر دیتی ہے۔ والسلام

خط نمبر 16:

## و من كتاب له: إلَى الْحارِثِ الْهَمَدانى

وَ تَمَسَّكْ بِحَبْلِ الْقُرْآنِ وَاسْتَنْصِحْهُ، وَ اءحِلَّ حَلاَلَهُ، وَ حَرِّمْ حَرَامَهُ، وَ صَدِّقْ بِمَا سَلَفَ مِنَ الْحَقِّ، وَاعْتَبِرْ بِمَا مَضَى مِنَ الدُّنْيَا مَا بَقِيَ مِنْهَا، فَإِنَّ بَعْضَهَا يُشْبِهُ بَعْضاً، وَ آخِرَهَا لاَحِقٌ بِاءوَّلِهَا، وَ كُلُّهَا حَائِلٌ مُفَارِقٌ.

وَ عَظِّمِ اسْمَ اللَّهِ اءنْ تَذْكُرَهُ إِلا عَلَى حَقٍّ، وَ اءكْثِرْ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَ لاَ

تَتَمَنَّ الْمَوْتَ إِلا بِشَرْطٍ وَثِيقٍ، وَاحْذَرْ كُلَّ عَمَلٍ يَرْضَاهُ صَاحِبُهُ لِنَفْسِهِ وَ يُكْرَهُ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَاحْذَرْ كُلَّ عَمَلٍ يُعْمَلُ بِهِ فِي السِّرِّ وَ يُسْتَحَى مِنْهُ فِي الْعَلَانِيَةِ، وَاحْذَرْ كُلَّ عَمَلٍ إِذَا سُئِلَ عَنْهُ صَاحِبُهُ اءنْكَرَهُ اءوْ اِعْتَذَرَ مِنْهُ، وَ لَا تَجْعَلْ عِرْضَكَ غَرَضا لِنِبَالِ الْقَوْلِ، وَ لا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِكُلِّ مَا سَمِعْتَ فَكَفَى بِذَلِكَ كَذِبا، وَ لَا تَرُدَّ عَلَى النَّاسِ كُلَّ مَا حَدَّثُوكَ بِهِ فَكَفَى بِذَلِكَ جَهْلاً، وَاكْظِمِ الْغَيْظَ وَ تَجَاوَزْ عِنْدَ الْقُدْرَةِ وَاحْلُمْ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَاصْفَحْ مَعَ الدَّوْلَةِ تَكُنْ لَكَ الْعَاقِبَةُ، وَاسْتَصْلِحْ كُلَّ نِعْمَةٍ اءنْعَمَهَا اللَّهُ عَلَيْكَ، وَ لَا تُضَيِّعَنَّ نِعْمَةً مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عِنْدَكَ، وَ لْيُرَ عَلَيْكَ اءثَرُ مَا اءنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْكَ.

وَاعْلَمْ اءنَّ اءفْضَلَ الْمُؤْمِنِينَ اءفْضَلُهُمْ تَقْدِمَةً مِنْ نَفْسِهِ وَ اءهْلِهِ وَ مَالِهِ، وَ إِنَّكَ مَا تُقَدِّمْ مِنْ خَيْرٍ يَبْقَ لَكَ ذُخْرُهُ، وَ مَا تُؤَخِّرْهُ يَكُنْ لِغَيْرِكَ خَيْرُهُ، وَاحْذَرْ صَحَابَةَ مَنْ يَفِيلُ رَاءيُهُ وَ يُنْكَرُ عَمَلُهُ، فَإِنَّ الصَّاحِبَ مُعْتَبَرٌ بِصَاحِبِهِ، وَاسْكُنِ الْاءمْصَارَ الْعِظَامَ فَإِنَّهَا جِمَاعُ الْمُسْلِمِينَ وَاحْذَرْ مَنَازِلَ الْغَفْلَةِ وَالْجَفَاءِ وَ قِلَّةَ الْاءعْوَانِ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ، وَاقْصُرْ رَاءيَكَ عَلَى مَا يَعْنِيكَ، وَ إِيَّاكَ وَ مَقَاعِدَ الْاءسْوَاقِ فَإِنَّهَا مَحَاضِرُ الشَّيْطَانِ وَ مَعَارِيضُ الْفِتَنِ، وَ اءكْثِرْ اءنْ تَنْظُرَ إِلَى مَنْ فُضِّلْتَ عَلَيْهِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ اءبْوَابِ الشُّكْرِ، وَ لَا تُسَافِرْ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ حَتَّى تَشْهَدَ الصَّلَاةَ إِلا فَاصِلاً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، اءوْ فِي اءمْرٍ تُعْذَرُ بِهِ، وَ اءطِعِ اللَّهَ فِي جَمِيعِ اءمُورِكَ فَإِنَّ طَاعَةَ اللَّهِ فَاضِلَةٌ عَلَى مَا سِوَاهَا، وَ خَادِعْ نَفْسَكَ فِي الْعِبَادَةِ، وَارْفُقْ بِهَا وَ لَا تَقْهَرْهَا، وَ خُذْ عَفْوَهَا وَ نَشَاطَهَا إِلا مَا كَانَ مَكْتُوبا عَلَيْكَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، فَإِنَّهُ لَابُدَّ مِنْ قَضَائِهَا وَ تَعَاهُدِهَا عِنْدَ مَحَلِّهَا، وَ إِيَّاكَ اءنْ يَنْزِلَ بِكَ الْمَوْتُ وَ اءنْتَ آبِقٌ مِنْ رَبِّكَ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْفُسَّاقِ فَإِنَّ الشَّرَّ بِالشَّرِّ مُلْحَقٌ، وَ وَقِّرِ اللَّهَ وَ اءحْبِبْ اءحِبَّاءهُ، وَاحْذَرِ الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جُنْدٌ عَظِيمٌ مِنْ جُنُودِ إِبْلِيسَ، وَالسَّلَامُ.

**خط نمبر 16:**

## ہدایات و احکامات

**واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حارث ہمدانی کے نام لکھا:

قرآن کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو! اس سے پند و نصیحت حاصل کرو۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو اور گزشتہ حق کی باتوں کی تصدیق کرو۔

## دنیا سے عبرت:

گزری ہوئی دنیا سے باقی دنیا کے بارے میں عبرت حاصل کرو۔ کیونکہ اس کا ہر دور دوسرے دور سے ملتا جلتا ہے اور اس کا آخر بھی اپنے اول سے جا ملنے والا ہے اور یہ دنیا سب کی سب فنا ہونے والی اور بچھڑ جانے والی ہے۔

## قسم فقط اللہ کی:

دیکھو! اللہ کی عظمت کے پیش نظر حق بات کے علاوہ اس کے نام کی قسم نہ کھاؤ۔

## موت و مابعد الموت:

موت اور موت کے بعد کی منزل کو بہت زیادہ یاد کرو۔ موت کے طلب گار نہ بنو مگر قابل اطمینان شرائط کے ساتھ۔

## ہر برے کام سے دور رہو:

ہر اس کام سے بچو جو آدمی اپنے لیے پسند کرتا ہو اور عام مسلمانوں کے لیے اسے ناپسند کرتا ہو۔ ہر اس کام سے دور رہو جو چوری چھپے کیا جا سکتا ہو مگر علانیہ کرنے میں شرم دامن گیر ہوتی ہو اور ہر اس فعل سے کنارہ کشی ہو کہ جب اس کے مرتکب ہونے والے سے جواب طلب کیا جائے تو وہ خود بھی اُسے برا قرار دے یا معذرت کرنے کی ضرورت پڑے۔

## چہ مگوئیاں اور لوگوں کی ہر بات کو جھٹلانا:

اپنی عزت و آبرو کو چہ میگوئیوں کے تیروں کا نشانہ نہ بناؤ جو سنو اُسے لوگوں سے واقعہ کی حیثیت سے بیان نہ کرتے پھرو کہ جھوٹا قرار پانے کے لیے اتنا ہی کافی ہوگا۔ اور لوگوں کو ان کی ہر بات میں جھٹلانے بھی نہ لگو کہ یہ پوری جماعت ہے۔

## غصہ اور عفو و درگزر:

غصہ کو ضبط کرو اور اختیار و اقتدار کے ہوتے ہوئے عفو و درگزر سے کام لو اور غصہ کے وقت بردباری اختیار کرو اور دولت و اختیار کے ہوتے ہوئے معاف کرو تو انجام کی کامیابی تمہارے ہاتھ رہے گی۔

## انعام باری تعالیٰ:

اللہ نے جو نعمتیں تمہیں بخشی ہیں (ان پر شکر بجالاتے ہوئے) ان کی بہبودی چاہو اور اس کی دی ہوئی نعمتوں میں سے کسی نعمت کو ضائع نہ کرو۔ اور اس نے جو انعامات تمہیں بخشے ہیں اُن کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے۔

## عمل خیرات:

یاد رکھو! کہ ایمان والوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال اور مال کی طرف سے

خیرات کرے' کیونکہ تم آخرت کے لیے جو کچھ بھی بھیج دو گے' وہ ذخیرہ بن کر تمہارے لیے محفوظ رہے گا اور جو پیچھے چھوڑ جاؤ گے اس سے دوسرے فائدہ اٹھائیں گے۔

## کس آدمی سے بچا جائے:

اس آدمی کی صحبت سے بچو جس کی رائے کمزور اور افعال برے ہوں۔ کیونکہ آدمی کا اس کے ساتھی پر قیاس کیا جاتا ہے۔

## بڑے شہروں میں رہائش:

بڑے شہروں میں رہائش رکھو کیونکہ وہ مسلمانوں کے اجتماعی مرکز ہوتے ہیں۔

## غفلت کی جگہ اور حفاظت زبان:

غفلت اور بیوفائی کی جگہوں اور ان مقامات سے کہ جہاں اللہ کی اطاعت میں مددگاروں کی کمی ہو' پرہیز کرو' اور صرف مطلب کی باتوں میں اپنی فکر پیمائی کو محدود رکھو' اور بازاری اڈوں میں اُٹھنے بیٹھنے سے الگ رہو۔ کیونکہ یہ شیطان کی بیٹھکیں اور فتنوں کی آماجگاہیں ہوتی ہیں۔

## پست لوگوں کو دیکھنا:

جو لوگ تم سے پست حیثیت کے ہیں، انہی کو زیادہ دیکھا کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے شکر کا ایک راستہ ہے۔

## جمعہ کا دن:

جمعہ کے دن نماز میں حاضر ہوئے بغیر سفر نہ کرنا' مگر یہ کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لیے جانا ہو یا کوئی معذوری درپیش ہو' اور اپنے تمام کاموں میں اللہ کی اطاعت کرو۔ کیونکہ اللہ کی اطاعت دوسری چیزوں پر مقدم ہے۔

## نفس کی اصلاح:

اپنے نفس کو بہانے کر کر کے عبادت کی راہ پر لاؤ۔ اور اس کے ساتھ نرم رویہ رکھو۔ دباؤ سے کام نہ لو۔ جب وہ دوسری فکروں سے فارغ البال اور چونچال ہو' اس وقت اس سے عبادت کا کام لو۔ مگر جو واجب عبادتیں ہیں ان کی بات دوسری ہے۔ انہیں تو بہر حال ادا کرنا ہے اور وقت پر بجالانا ہے۔ اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ موت تم پر آپڑے اس حال میں کہ تم اپنے پروردگار سے بھاگے ہوئے دنیا طلبی میں لگے رہو اور فاسقوں کی صحبت سے بچے رہنا کیونکہ وہ برائی کی طرف بڑھا کرتی ہے۔

## الحب للہ والبغض للہ:

اللہ کی عظمت و توقیر کا خیال رکھو' اور اس کے دوستوں سے دوستی کرو اور غصے سے ڈرو کیونکہ یہ شیطان کے لشکروں میں

سے ایک بڑا لشکر ہے۔ والسلام!

☆☆☆

خط نمبر 17:

## و من كتاب له: إلى سَهْلِ بْنِ حُنَيفٍ الانصاری، وَ هُوَ عامِلُهُ، عَلَى الْمَدِينَةِ فِي مَعْنى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِها لَحِقوا بِمُعاوِيَةَ

أَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً مِمَّنْ قِبَلَكَ يَتَسَلَّلُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَلَا تَأْسَفْ عَلَى مَا يَفُوتُكَ مِنْ عَدَدِهِمْ، وَ يَذْهَبُ عَنْكَ مِنْ مَدَدِهِمْ، فَكَفَى لَهُمْ غَيّاً وَ لَكَ مِنْهُمْ شَافِياً فِرَارُهُمْ مِنَ الْهُدَى وَالْحَقِّ، وَ إِيضَاعُهُمْ إِلَى الْعَمَى وَالْجَهْلِ، وَإِنَّمَا هُمْ أَهْلُ دُنْيَا مُقْبِلُونَ عَلَيْهَا، وَ مُهْطِعُونَ إِلَيْهَا، وَ قَدْ عَرَفُوا الْعَدْلَ وَ رَأَوْهُ وَ سَمِعُوهُ وَ وَعَوْهُ وَ عَلِمُوا أَنَّ النَّاسَ عِنْدَنَا فِي الْحَقِّ أُسْوَةٌ، فَهَرَبُوا إِلَى الْأَثَرَةِ، فَبُعْداً لَهُمْ وَ سُحْقاً، إِنَّهُمْ وَاللَّهِ لَمْ يَنْفِرُوا مِنْ جَوْرٍ، وَلَمْ يَلْحَقُوا بِعَدْلٍ، وَ إِنَّا لَنَطْمَعُ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنْ يُذَلِّلَ اللَّهُ لَنَا صَعْبَهُ، وَ يُسَهِّلَ لَنَا حَزْنَهُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

خط نمبر 17:

## ایک گروہ کی مذمت

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ایک گروہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جاملا ہے تو آپ نے عامل مدینہ سہل بن حنیف انصاری کے نام لکھا:

امابعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمہارے یہاں کے کچھ لوگ چپکے سے معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی طرف کھسک گئے ہیں تو خبردار تم اس عدد کے کم ہوجانے اور اس طاقت کے چلے جانے پر ہرگز افسوس نہ کرنا کہ ان لوگوں کی گمراہی اور تمہارے سکون نفس کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ لوگ حق وہدایت سے بھاگ گئے ہیں اور گمراہی اور جہالت کی طرف دوڑ پڑے ہے۔ یہ اہل دنیا ہیں، لہٰذا اسی کی طرف متوجہ ہیں اور دوڑ لگار ہے ہیں، حالانکہ انہوں نے انصاف کو پہچانا بھی ہے اور دیکھا بھی ہے۔ سنا بھی ہے اور سمجھے بھی ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ حق کے معاملہ میں ہمارے یہاں تمام لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اسی لئے یہ لوگ خودغرضی کی طرف بھاگ نکلے۔ خدا انہیں غارت کرے اور تباہ کردے۔

خدا کی قسم ان لوگوں نے ظلم سے فرار نہیں کیا ہے اور نہ عدل سے ملحق ہوئے ہیں۔ ہماری خواہش صرف یہ ہے کہ پروردگار اس معاملہ میں دشواریوں کو آسان بنا دے اور ناہمواری کو ہموار کر دے۔

☆☆☆

خط نمبر 18:

## وَ مِنْ كِتَابٍ لَهُ: إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُودِ الْعَبْدِي، وَ قَدْ كَانَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى بَعْضِ النَّوَاحِي فَخَانَ الأَمَانَةَ فِي بَعْضِ مَا وَلاَّهُ مِنْ أَعْمَالِهِ:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ صَلاَحَ أَبِيكَ غَرَّنِي مِنْكَ، وَ ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَتَّبِعُ هَدْيَهُ، وَ تَسْلُكُ سَبِيلَهُ، فَإِذَا أَنْتَ فِيمَا رُقِّيَ إِلَيَّ عَنْكَ لاَ تَدَعُ لِهَوَاكَ انْقِيَاداً، وَ لاَ تُبْقِي لِآخِرَتِكَ عَتَاداً، تَعْمُرُ دُنْيَاكَ بِخَرَابِ آخِرَتِكَ، وَ تَصِلُ عَشِيرَتَكَ بِقَطِيعَةِ دِينِكَ.

وَلَئِنْ كَانَ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ حَقّاً لَجَمَلُ أَهْلِكَ وَ شِسْعُ نَعْلِكَ خَيْرٌ مِنْكَ وَ مَنْ كَانَ بِصِفَتِكَ فَلَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُسَدَّ بِهِ ثَغْرٌ، أَوْ يُنْفَذَ بِهِ أَمْرٌ، أَوْ يُعْلَى لَهُ قَدْرٌ، أَوْ يُشْرَكَ فِي أَمَانَةٍ، أَوْ يُؤْمَنَ عَلَى خِيَانَةٍ، فَأَقْبِلْ إِلَيَّ حِينَ يَصِلُ إِلَيْكَ كِتَابِي هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

قَالَ الرَّضِي:

وَ الْمُنْذِرُ هذا هُوَ الَّذِي قَالَ فِيهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع: إِنَّهُ لَنَظَّارٌ فِي عِطْفَيْهِ، مُخْتَالٌ فِي بُرْدَيْهِ، تَفَّالٌ فِي شِرَاكَيْهِ.

خط نمبر 18:

## منذر بن الجارود عبدی کی مذمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عامل منذر بن الجارود عبدی کے نام لکھا:

"تیرے باپ کی نیکی نے مجھے تیرے بارے میں دھوکا دے دیا۔ میں سمجھتا تھا تو بھی اپنے باپ کی راہ پر چلتا ہوگا۔ تیری روش بھی اسی جیسی ہوگی مگر تو جیسا کہ مجھے خبر ملی ہے نہ اپنی خواہش کو لگام دیتا ہے نہ آخرت کے لیے کوئی توشہ باقی رکھتا ہے۔ اپنی دنیا بنانے کے لیے اپنی عاقبت برباد کر رہا ہے۔ کنبہ پروری پر اپنا دین قربان کر رہا ہے۔ اگر وہ سب سچ ہے جو تیری نسبت مجھے معلوم ہوا ہے تو

تیرے گھر کا اونٹ اور تیرے پہننے کی جوتی کا تسمہ بھی تجھ سے بہتر ہے' جو کوئی تیرے جیسا ہو اُس پر نہ کسی قلعے کی حفاظت میں بھروسہ کیا جاسکتا ہے، نہ کسی مہم پر اُسے مامور کیا جاسکتا ہے، نہ اس کی قدر بڑھانا ٹھیک ہوسکتا ہے، نہ کسی امانت میں اس کی شرکت گوارا کی جاسکتی ہے اور نہ کسی خیانت سے محفوظ رہنے کی اس سے امید کی جاسکتی ہے۔ یہ خط پاتے ہی میرے پاس چلا آ۔"

☆☆☆

خط نمبر 19:

## و من كتاب له: إلى عَبْدِ اللّه بْنِ الْعَبَّاسِ، رَحِمَهُ اللّهُ

اءَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّكَ لَسْتَ بِسَابِقٍ اءَجَلَكَ، وَ لاَ مَرْزُوقٍ مَا لَيْسَ لَكَ، وَ اعْلَمْ بِاءَنَّ الدَّهْرَ يَوْمَانِ: يَوْمٌ لَكَ وَ يَوْمٌ عَلَيْكَ وَ اءَنَّ الدُّنْيَا دَارُ دُوَلٍ، فَمَا كَانَ مِنْهَا لَكَ اءَتَاكَ عَلَى ضَعْفِكَ، وَ مَا كَانَ مِنْهَا عَلَيْكَ لَمْ تَدْفَعْهُ بِقُوَّتِكَ.

خط نمبر 19:

## تقدیر الٰہی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نام لکھا:

"تم اپنی زندگی کی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے اور نہ اس چیز کو حاصل کر سکتے ہو جو تمہارے مقدر میں نہیں ہے اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ زمانہ دو دنوں پر تقسیم ہے۔ ایک دن تمہارے موافق اور ایک دن تمہارا مخالف، دنیا مملکتوں کے انقلاب و انتقال کا گھر ہے۔ اس میں جو چیز تمہارے فائدہ کی ہوگی وہ تمہاری کمزوری و ناتوانی کے باوجود پہنچ کر رہے گی اور جو چیز تمہارے نقصان کی ہوگی اُسے تم قوت و طاقت سے بھی نہیں ہٹا سکتے۔"

☆☆☆

خط نمبر 20:

## و من كتاب له: إلى مُعاوِيَةَ مِنَ الْمَدِينَهِ فِي اءَوَّلِ ما بُويِعَ لَهُ بِالْخِلافَةِ

مِنْ عَبْدِ اللّهِ عَلِيٍّ اءَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ اءَبِي سُفْيَانَ:

اءَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ عَلِمْتَ إِعْذَارِي فِيكُمْ وَ إِعْرَاضِي عَنْكُمْ، حَتَّى كَانَ مَا لاَ بُدَّ مِنْهُ وَ لاَ دَفْعَ لَهُ،

وَ الْحَدِيثُ طَوِيلٌ، وَ الْكَلَامُ كَثِيرٌ، وَ قَدْ اءَدْبَرَ مَا اءَدْبَرَ، وَ اءَقْبَلَ مَا اءَقْبَلَ، فَبَايِعْ مَنْ قِبَلَكَ وَ اءَقْبِلْ إِلَيَّ فِي وَفْدٍ مِنْ اءَصْحَابِكَ، وَالسَّلَامُ.

## خط نمبر 20:

### ہونے والا ہو کر رہتا ہے

شروع شروع میں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو آپ نے حضرت امیر معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے نام تحریر فرمایا:

''خدا کے بندے علی امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی طرف سے معاویہ ابن ابی سفیان کے نام:
آپ کو معلوم ہے کہ میں نے لوگوں کے بارے میں پورے طور سے محبت ختم کر دی اور آپ کے معاملات سے چشم پوشی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ واقعہ ہو کر رہا کہ جسے ہونا تھا اور روکا نہ جاسکتا تھا۔ یہ قصہ لمبا ہے اور باتیں بہت ہیں۔ بہر حال جو گزرنا تھا گزر گیا۔ اور جسے آنا تھا آ گیا۔ لہٰذا اُٹھیے اور اپنے یہاں کے لوگوں سے میری بیعت حاصل کیجئے اور اپنے ساتھیوں کے وفد کے ساتھ میرے پاس پہنچیں۔ والسلام!''

## خط نمبر 21:

### و من كتاب له

فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ تَغَيَّرَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ حَظِّهِمْ، فَمَالُوا مَعَ الدُّنْيَا وَ نَطَقُوا بِالْهَوَى وَ إِنِّي نَزَلْتُ مِنْ هَذَا الْاءَمْرِ مَنْزِلاً مُعْجِبا اجْتَمَعَ بِهِ اءَقْوَامٌ اءَعْجَبَتْهُمْ اءَنْفُسُهُمْ، فَإِنِّي اءُدَاوِي مِنْهُمْ قَرْحا اءَخَافُ اءَنْ يَعُودَ عَلَقا وَ لَيْسَ رَجُلٌ فَاعْلَمْ اءَحْرَصَ عَلَى جَمَاعَةِ اءُمَّةِ مُحَمَّدٍ ص وَ اءُلْفَتِهَا مِنِّي.

اءَبْتَغِي بِذَلِكَ حُسْنَ الثَّوَابِ وَ كَرَمَ الْمَآبِ وَ سَاءَفِي بِالَّذِي وَاءَيْتُ عَلَى نَفْسِي وَ إِنْ تَغَيَّرْتَ عَنْ صَالِحِ مَا فَارَقْتَنِي عَلَيْهِ، فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ نَفْعَ مَا اءُوتِيَ مِنَ الْعَقْلِ وَ التَّجْرِبَةِ وَ إِنِّي لَاءَعْبَدُ اءَنْ يَقُولَ قَائِلٌ بِبَاطِلٍ وَ اءَنْ اءُفْسِدَ اءَمْرا قَدْ اءَصْلَحَهُ اللَّهُ، فَدَعْ مَا لَا تَعْرِفُ، فَإِنَّ شِرَارَ النَّاسِ طَائِرُونَ إِلَيْكَ بِاءَقَاوِيلِ السُّوءِ، وَالسَّلَامُ.

خط نمبر 21:

## مقصد خلافت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین کے سلسلہ میں ایک خط کے جواب میں لکھا:

''کتنے ہی لوگ ہیں جو آخرت کی بہت سی سعادتوں سے محروم ہو کر رہ گئے۔ وہ دنیا کے ساتھ ہو لیے خواہش نفسانی سے بولنے لگے۔ میں اس معاملہ کی وجہ سے ایک حیرت و استعجاب کی منزل میں ہوں کہ جہاں ایسے لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں' جو خود بینی اور خود پسندی میں مبتلا ہیں میں ان کے زخم کا مداوا تو کر رہا ہوں۔ مگر ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ منجمد خون کی صورت اختیار کر کے لا علاج نہ ہو جائے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص بھی اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت بندی اور اتحاد باہمی کا خواہشمند نہیں ہے جس سے میری غرض صرف حسن ثواب اور آخرت کی سرفرازی ہے۔ میں نے جو عہد کیا ہے اُسے پورا کر کے رہوں گا۔ اگر چہ تم اس نیک خیال سے کہ جو مجھ سے آخری ملاقات تک تمہارا تھا' اب پلٹ جاؤ' یقیناً وہ بد بخت ہے کہ جو عقل و تجربہ کے ہوتے ہوئے اس کے فوائد سے محروم رہے۔ میں تو اس بات پر پیچ و تاب کھاتا ہوں کہ کوئی کہنے والا باطل بات کہے' یا کسی ایسے معاملے کو خراب ہونے دوں کہ جسے اللہ درست کر چکا ہو۔ لہٰذا جس بات کو تم نہیں جانتے اس کے درپے نہ ہو، کیونکہ شریر لوگ بری باتیں تم تک پہنچانے کے لیے اڑ کر پہنچا کریں گے۔ والسلام!

☆☆☆

خط نمبر 22:

## وِ من کتاب کتبہ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ اِلٰی اءمَرَاءِ الا جْنَادِ

اءَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّمَا اءَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اءَنَّهُمْ مَنَعُوا النَّاسَ الْحَقَّ فَاشْتَرَوْهُ وَ اءَخَذُوهُمْ بِالْبَاطِلِ فَا قْتَدَوْهُ.

خط نمبر 22:

## روسائے لشکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بعد روساء لشکر کے نام لکھا:

''اما بعد! تم سے پہلے والے صرف اس بات سے ہلاک ہو گئے کہ انہوں نے لوگوں کے حق روک لئے اور انہیں رشوت دے کر خرید لیا

اور انہیں باطل کا پابند بنایا تو سب انہیں کے راستوں پر چل پڑے۔"

☆☆☆

خط نمبر 23:

و من كتاب له: إلى اءهْلِ الْكُوفَةِ عِنْدَ مَسِيرِهِ مِنَ اءلْمَدِينَةِ إلَى اءلْبَصْرَةِ:

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ اءمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَي اءهْلِ الْكُوفَةِ جَبْهَةِ الْاءنْصَارِ وَ سَنَامِ الْعَرَبِ :اءمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي اءخْبِرُكُمْ عَنْ اءمْرِ عُثْمَانَ حَتَّى يَكُونَ سَمْعُهُ كَعِيَانِهِ، إِنَّ النَّاسَ طَعَنُوا عَلَيْهِ فَكُنْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ اءكْثِرُ اسْتِعْتَابَهُ وَ اءقِلُّ عِتَابَهُ وَ كَانَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ اءهْوَنُ سَيْرِهِمَا فِيهِ الْوَجِيفُ، وَ اءرْفَقُ حِدَائِهِمَا الْعَنِيفُ وَ كَانَ مِنْ عَائِشَةَ فِيهِ فَلْتَةُ غَضَبٍ، فَأُتِيحَ لَهُ قَوْمٌ قَتَلُوهُ وَ بَايَعَنِي النَّاسُ غَيْرَ مُسْتَكْرَهِينَ وَ لاَ مُجْبَرِينَ، بَلْ طَائِعِينَ مُخَيَّرِينَ.

وَ اعْلَمُوا اءنَّ دَارَ الْهِجْرَةِ قَدْ قَلَعَتْ بِاءهْلِهَا وَ قَلَعُوا بِهَا، وَ جَاشَتْ جَيْشَ الْمِرْجَلِ، وَ قَامَتِ الْفِتْنَةُ عَلَى الْقُطْبِ، فَاءسْرِعُوا إِلَى اءمِيرِكُمْ وَ بَادِرُوا جِهَادَ عَدُوِّكُمْ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

خط نمبر 23:

## مدینہ کا حال

بلند و بالا شخصیت کے مالک:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے بصرہ روانگی کے وقت اہل کوفہ کے نام یوں خط لکھا:

اللہ کے بندے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل کوفہ کے نام جو مددگاروں میں سربرآوردہ ہیں اور عرب میں بلند و بالا شخصیت کے مالک ہیں۔

قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ:

امابعد! میں تمہیں قتل عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حقیقت حال سے یوں آگاہ کر دینا چاہتا ہوں جیسے تم نے خود مشاہدہ کیا ہو۔ لوگوں نے جب عثمان رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کیے تو میں مہاجرین میں سب سے زیادہ اصلاح حال کا

چاہنے والا اور سب سے کم ان پر عتاب کرنے والا تھا۔ اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہ کی ہلکی رفتار بھی ان کے بارے میں تیز رفتاری کے برابر تھی اور نرم سے نرم آواز بھی سخت ترین تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا تو ان کے بارے میں بیحد غضب ناک تھیں۔ چنانچہ ایک قوم کو موقع فراہم ہو گیا اور اس نے ان کو قتل کر دیا جس کے بعد لوگوں نے میری بیعت کی جس میں نہ کوئی جبر تھا اور نہ اکراہ۔ بلکہ سب کے سب اطاعت گذار تھے اور خود مختار۔

مدینہ کی حالت زار:

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اب مدینہ رسول اپنے باشندوں سے خالی ہو چکا ہے اور اس کے رہنے والے وہاں سے اکھڑ چکے ہیں۔ وہاں کا ماحول دیگ کی طرح اُبل رہا ہے۔ اور وہاں فتنہ کی چکی چلنے لگی ہے لہٰذا تم لوگ فوراً اپنے امیر کے پاس حاضر ہو جاؤ اور اپنے دشمن سے جہاد کرنے میں سبقت سے کام لے لو۔ انشاء اللہ

☆☆☆

خط نمبر 24:

## و من كتاب له: إليهِمْ بَعْدَ فَتْحِ ا لْبَصْرَةِ:

وَ جَزَاكُمُ اللَّهُ مِنْ اهْلِ مِصْرٍ عَنْ اهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ احْسَنَ مَا يَجْزِي الْعَامِلِينَ بِطَاعَتِهِ، وَ الشَّاكِرِينَ لِنِعْمَتِهِ، فَقَدْ سَمِعْتُمْ وَ اطَعْتُمْ، وَ دُعِيتُمْ فَاجَبْتُمْ.

خط نمبر 24:

## اہل کوفہ کی تعریف

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فتح بصرہ کے بعد اہل کوفہ کو لکھا:

"خدا تم اہل شہر کو تمہارے نبی کے اہل بیت کی طرف سے وہ بہترین صلہ بخشے، جو اپنی اطاعت میں سرگرمیوں اور اپنی نعمت کے شکر گزاروں کو بخشا کرتا ہے۔ بے شک تم نے حکم سنا اور تعمیل کی۔ دعوت تمہیں پہنچی اور تم نے لبیک کہا۔"

☆☆☆

خط نمبر 25:

## ومن کتاب لہ: إلی بعض اءمراء جیشہ:

فَإِنْ عَادُوا إِلَى ظِلِّ الطَّاعَةِ فَذَاكَ الَّذِي نُحِبُّ، وَ إِنْ تَوَافَتِ الاءمُورُ بِالْقَوْمِ إِلَى الشِّقَاقِ وَ الْعِصْيَانِ فَانْهَدْ بِمَنْ اءطَاعَكَ إِلَى مَنْ عَصَاكَ وَ اسْتَغْنِ بِمَنِ انْقَادَ مَعَكَ عَمَّنْ تَقَاعَسَ عَنْكَ، فَإِنَّ الْمُتَكَارِهَ مَغِيبُهُ خَيْرٌ مِنْ مَشْهَدِهِ وَ قُعُودُهُ اءغْنَى مِنْ نُهُوضِهِ.

خط نمبر 25:

## فتنے کا دبا دینا بہتر ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بعض امراء لشکر کے نام لکھا:

''اگر دشمن اطاعت کے زیر سایہ آجائیں تو یہی ہمارا مدعا ہے اور اگر معاملات افتراق اور نافرمانی کی منزل ہی کی طرف بڑھیں تو تم اپنے اطاعت گذاروں کو لے کر نافرمانوں کے مقابلہ میں اٹھ کھڑے ہو اور اپنے فرمانبرداروں کے وسیلہ سے انحراف کرنے والوں سے بے نیاز ہو جاؤ کہ بادل ناخواستہ حاضری دینے والوں کی حاضری سے غیبت بہتر ہے اور ان کا بیٹھ جانا ہی اُٹھ جانے سے زیادہ مفید ہے۔''

☆☆☆

خط نمبر 26:

## و من کتاب لہ: إلی اءشعث بن قیس و ھو عامل اءذربیجان:

وَ إِنَّ عَمَلَكَ لَيْسَ لَكَ بِطُعْمَةٍ، وَ لَكِنَّهُ فِي عُنُقِكَ اءمَانَةٌ وَ اءنْتَ مُسْتَرْعىً لِمَنْ فَوْقَكَ لَيْسَ لَكَ اءنْ تَفْتَاتَ فِي رَعِيَّةٍ، وَ لاَ تُخَاطِرَ إِلاَّ بِوَثِيقَةٍ وَ فِي يَدَيْكَ مَالٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ اءنْتَ مِنْ خُزَّانِهِ حَتَّى تُسَلِّمَهُ إِلَيَّ وَ لَعَلِّي اءنْ لا اءكُونَ شَرَّ وُلاَتِكَ لَكَ، وَ السَّلاَمُ.

خط نمبر 26:

## حقیقت عہدہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس حاکم آذربائیجان کے نام لکھا:

"تمہارا یہ عہدہ کوئی خوان نعمت نہیں ہے' بلکہ تمہارے گلے میں امانت ہے اور تم بالا دست حاکم کے سامنے جواب دہ ہو' تمہارے ہاتھ میں جو مال ہے' خدا کا ہے۔ تم اُس کے خزانچی ہو' یہاں تک کہ اُسے میرے پاس پہنچا دو۔ امید ہے میں تمہارے حق میں برا افسر ثابت نہ ہوں گا۔"

☆☆☆

خط نمبر 27:

## ومن كتاب له: إلى معاوية رضي الله عنه

إِنَّهُ بايَعَنِي الْقَوْمُ الَّذِينَ بايَعُوا أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمانَ عَلى ما بايَعُوهُمْ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَكُنْ لِلشَّاهِدِ أَنْ يَخْتارَ، وَ لا لِلْغائِبِ أَنْ يَرُدَّ، وَ إِنَّمَا الشُّورى لِلْمُهاجِرِينَ وَ الْأَنْصارِ، فَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلى رَجُلٍ وَ سَمَّوْهُ إِماماً كانَ ذلِكَ لِلَّهِ رِضىً، فَإِنْ خَرَجَ عَنْ أَمْرِهِمْ خارِجٌ بِطَعْنٍ أَوْ بِدْعَةٍ رَدُّوهُ إِلى ما خَرَجَ مِنْهُ، فَإِنْ أَبى قاتَلُوهُ عَلَى اتِّباعِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، وَ وَلاَّهُ اللَّهُ ما تَوَلّى.

وَ لَعَمْرِي يا مُعاوِيَةُ لَئِنْ نَظَرْتَ بِعَقْلِكَ دُونَ هَواكَ لَتَجِدَنِّي أَبْرَأَ النَّاسِ مِنْ دَمِ عُثْمانَ، وَ لَتَعْلَمَنَّ أَنِّي كُنْتُ فِي عُزْلَةٍ عَنْهُ إِلاَّ أَنْ تَتَجَنّى، فَتَجَنَّ ما بَدا لَكَ، وَ السَّلامُ.

خط نمبر 27:

## بری الذمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے نام لکھا:

"جن لوگوں نے ابوبکر' عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی انہوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول کے مطابق بیعت کی جس اصول پر وہ ان کی بیعت کر چکے تھے اور اس کی بنا پر جو حاضر ہے اُسے پھر نظر ثانی کا حق نہیں اور جو بروقت موجود نہ ہو' اُسے رد کرنے

کا اختیار نہیں اور شوریٰ کا حق صرف مہاجرین وانصار کو ہے وہ اگر کسی پر ایکا کریں اور اسے خلیفہ سمجھ لیں تو اسی میں اللہ کی رضا وخوشنودی سمجھی جائے گی۔ اب جو کوئی اس کی شخصیت پر اعتراض یا نیا نظریہ اختیار کرتا ہوا الگ ہو جائے تو اسے وہ سب اسی طرف واپس لائیں گے جدھر سے وہ منحرف ہوا ہے اور اگر انکار کرے تو اس سے لڑیں کیونکہ وہ مومنوں کے طریقے سے ہٹ کر دوسری راہ پر ہولیا ہے اور جدھر وہ پھر گیا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُسے اُدھر ہی پھیر دے گا۔

اے معاویہ (رضی اللہ عنہ) میری جان کی قسم اگر آپ اپنی نفسانی خواہشوں سے دور ہو کر عقل سے دیکھیں، تو سب لوگوں سے زیادہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون سے بری پائیں گے۔ مگر یہ کہ آپ بہتان باندھ کر کھلی ہوئی چیزوں پر پردہ ڈالنے لگو۔ والسلام‘‘

☆☆☆

خط نمبر 28:

# ومن کتاب لہ

اٴمّا بَعْدُ فَقَدْ اٴتَتْنِی مِنْکَ مَوْعِظَةٌ مُوَصَّلَةٌ، وَ رِسالَةٌ مُحَبَّرَةٌ نَمَّقْتَها بِضَلالِکَ، وَ اٴمْضَیْتَها بِسُوءِ رَاٴیِکَ اوَ کِتابُ امْرِءٍ لَیْسَ لَهُ بَصَرٌ یَهْدِیهِ، وَ لا قائِدٌ یُرْشِدُهُ، قَدْ دَعاهُ الْهَوی فَاٴجابَهُ، وَ قادَهُ الضَّلالُ فَاتَّبَعَهُ، فَهَجَرَ لاغِطاً وَ ضَلَّ خابِطاً.

وَ مِنْهُ وَ مِنْ هذَا الْکِتابِ:

لِاٴنَّها بَیْعَةٌ واحِدَةٌ لا یُثَنّی فِیهَا النَّظَرُ، وَ لا یُسْتَاٴنَفُ فِیهَا الْخِیارُ: الْخارِجُ مِنْها طاعِنٌ، وَ الْمُرَوّی فِیها مُداهِنٌ.

خط نمبر 28:

## حقیقت بیعت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ خط ایسے لوگوں کی طرف لکھا جو آپ کی خلافت پر معترض تھے:

### بے جوڑ نصیحتیں

اما بعد! میرے پاس تمہاری بے جوڑ نصیحتوں کا مجموعہ اور تمہارا خوبصورت سجایا بنایا ہوا خط وارد ہوا ہے جسے گمراہی کے قلم نے لکھا ہے اور اس پر بے عقلی نے امضاء کیا ہے۔

**خواہشات کے پیرو:**

یہ ایک ایسے گروہ کا خط ہے جس کے پاس نہ ہدایت دینے والی بصارت ہے اور نہ راستہ بتانے والی قیادت۔ اسے خواہشات نے پکارا تو اس نے لبیک کہہ دی اور گمراہی نے کھینچا تو اس کے پیچھے چل پڑا اور اس کے نتیجہ میں اول فول بکنے لگا اور راستہ بھول کر گمراہ ہو گیا۔

**بیعت پر نظر ثانی:**

دیکھ یہ بیعت ایک مرتبہ ہوتی ہے جس کے بعد نہ کسی کو نظر ثانی کا حق ہوتا ہے اور نہ دوبارہ اختیار کرنے کا۔ اس لیے باہر نکل جانے والا اسلامی نظام پر معترض شمار کیا جاتا ہے اور اس میں سوچ بچار کرنے والا منافق کہا جاتا ہے۔

☆☆☆

**خط نمبر 29:**

## و من كتاب له: إلى جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ البَجَلِيِّ لَمَا اءَرْسَلَهُ إلىٰ مُعاوِيَة

اءَمّا بَعْدُ، فَإذا اءَتاكَ كِتابي فَاحْمِلْ مُعاوِيَةَ عَلَى الْفَصْلِ، وَخُذْهُ بِالْاءَمْرِ الْجَزْمِ، ثُمَّ خَيِّرْهُ بَيْنَ حَرْبٍ مُجْلِيَةٍ، اءَوْ سِلْمٍ مُخْزِيَةٍ، فَإِنِ اخْتارَ الْحَرْبَ فَانْبِذْ إِلَيْهِ، وَإِنِ اخْتارَ السِّلْمَ فَخُذْ بَيْعَتَهُ، وَالسَّلامُ.

**خط نمبر 29:**

## آخری فیصلہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی کو قاصد بنا کر شام بھیجا تھا اور اُن کے نام یہ خط تحریر فرمایا:

"امابعد! میرا خط پاتے ہی معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو صاف جواب دینے پر مجبور کر دو۔ پکی ٹھوس بات ان کے سامنے رکھ کے جواب طلب کرو۔ کہو کہ برباد کن جنگ اور رسوا کن امن میں سے ایک کو اپنے لیے پسند کر لیں۔ جنگ پسند کریں تو ان سے لڑا جائے گا۔ امن پسند کریں تو ان سے بیعت لے کر واپس چلے آؤ۔ والسلام"

☆☆☆

خط نمبر 30:

## ومن کتاب لہ: إلی معاویۃ رضی اللہ عنہ

فَاَرَادَ قَوْمُنَا قَتْلَ نَبِيِّنَا، وَاجْتِيَاحَ اَصْلِنَا، وَهَمُّوا بِنَا الْهُمُومَ، وَ فَعَلُوا بِنَا الْاَفَاعِيلَ، وَ مَنَعُونَا الْعَذْبَ، وَ اَحْلَسُونَا الْخَوْفَ، وَاضْطَرُّونَا إِلَى جَبَلٍ وَعْرٍ، وَ اَوْقَدُوا لَنَا نَارَ الْحَرْبِ، فَعَزَمَ اللّٰهُ لَنَا عَلَى الذَّبِّ عَنْ حَوْزَتِهِ، وَالرَّمْيِ مِنْ وَرَاءِ حُرْمَتِهِ، مُؤْمِنُنَا يَبْغِي بِذٰلِكَ الْاَجْرَ، وَ كَافِرُنَا يُحَامِي عَنِ الْاَصْلِ، وَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ قُرَيْشٍ خِلْوٌ مِمَّا نَحْنُ فِيهِ بِحِلْفٍ يَمْنَعُهُ، اَوْ عَشِيرَةٍ تَقُومُ دُونَهُ، فَهُوَ مِنَ الْقَتْلِ بِمَكَانِ اَمْنٍ.

وَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ، ص إِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ، وَ اَحْجَمَ النَّاسُ قَدَّمَ اَهْلَ بَيْتِهِ فَوَقَى بِهِمْ اَصْحَابَهُ حَرَّ السُّيُوفِ وَالْاَسِنَّةِ، فَقُتِلَ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَ قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ اُحُدٍ، وَ قُتِلَ جَعْفَرٌ يَوْمَ مُؤْتَةَ، وَ اَرَادَ مَنْ لَوْ شِئْتُ ذَكَرْتُ اسْمَهُ مِثْلَ الَّذِي اَرَادُوا مِنَ الشَّهَادَةِ، وَ لٰكِنَّ آجَالَهُمْ عُجِّلَتْ، وَ مَنِيَّتَهُ اُخِّرَتْ، فَيَا عَجَبًا لِلدَّهْرِ إِذْ صِرْتُ يُقْرَنُ بِي مَنْ لَمْ يَسْعَ بِقَدَمِي، وَ لَمْ تَكُنْ لَهُ كَسَابِقَتِي، الَّتِي لَا يُدْلِي اَحَدٌ بِمِثْلِهَا إِلَّا اَنْ يَدَّعِيَ مُدَّعٍ مَا لَا اَعْرِفُهُ، وَ لَا اَظُنُّ اللّٰهَ يَعْرِفُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

وَ اَمَّا مَا سَاَلْتَ مِنْ دَفْعِ قَتَلَةِ عُثْمَانَ إِلَيْكَ فَإِنِّي نَظَرْتُ فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَلَمْ اَرَهُ يَسَعُنِي دَفْعُهُمْ إِلَيْكَ وَ لَا إِلَى غَيْرِكَ وَ لَعَمْرِي لَئِنْ لَمْ تَنْزِعْ عَنْ غَيِّكَ وَ شِقَاقِكَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ عَنْ قَلِيلٍ يَطْلُبُونَكَ، لَا يُكَلِّفُونَكَ طَلَبَهُمْ فِي بَرٍّ وَ لَا بَحْرٍ وَ لَا جَبَلٍ وَ لَا سَهْلٍ إِلَّا اَنَّهُ طَلَبٌ يَسُوءُكَ وِجْدَانُهُ، وَ زَوْرٌ لَا يَسُرُّكَ لُقْيَانُهُ، وَالسَّلَامُ لِاَهْلِهِ.

خط نمبر 30:

## حقیقت حال

### قریش مکہ کی ایذائیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام لکھا:

"ہماری قوم (قریش) نے ہمارے نبی کو قتل کرنے اور ہماری جڑ اکھاڑ پھینکنے کا ارادہ کیا اور ہمارے لیے غم واندوہ کے سروسامان کیے اور برے سے برے برتاؤ ہمارے ساتھ روا رکھے۔ ہمیں آرام وراحت سے روک دیا اور مستقل طور پر خوف ودہشت سے دوچار کردیا اور ایک سنگلاخ وناہموار پہاڑ میں پناہ لینے پر مجبور کردیا اور ہمارے لیے جنگ کی آگ بھڑکا دی۔

## حفاظت ومدد الٰہی:

مگر اللہ نے ہماری ہمت باندھی کہ ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کریں اور ان کے دامن حرمت پر آنچ نہ آنے دیں۔ ہمارے مؤمن ان سختیوں کی وجہ سے ثواب کے امیدوار تھے اور ہمارے کافر قرابت کی بناء پر حمایت ضروری سمجھتے تھے۔ اور قریش میں سے جو لوگ ایمان لائے تھے وہ ہم پر آنے والی مصیبتوں سے کوسوں دور تھے اس عہدوپیمان کی وجہ سے کہ جو ان کی حفاظت کرتا تھا یا اس قبیلے کی وجہ سے کہ ان کی حفاظت کو اٹھ کھڑا ہوتا تھا لہٰذا وہ قتل سے محفوظ تھے۔

## طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ جب جنگ کے شعلے بھڑکتے تھے اور لوگوں کے قدم پیچھے ہٹنے لگتے تھے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہلبیت کو آگے بڑھا دیتے تھے اور یوں انہیں سینہ سپر پا کر اصحاب کو نیزہ وشمشیر کی مار سے بچا لے جاتے تھے۔ چنانچہ عبیدہ ابن حارث بدر میں، حمزہ اُحد میں اور جعفر جنگ موتہ میں شہید ہو گئے ایک اور شخص نے بھی کہ اگر میں چاہوں تو اس کا نام لے سکتا ہوں۔ انہیں لوگوں کی طرح شہید ہونا چاہا، لیکن ان کی عمریں جلد پوری ہو گئیں اور اس کی موت پیچھے جا پڑی۔

## دیرینہ اسلامی خدمات:

اس زمانہ (کج رفتار) پر حیرت ہوتی ہے کہ میرے ساتھ ایسوں کا نام لیا جاتا ہے جنہوں نے میدان میں میری سی تیز گامی کبھی نہیں دکھائی اور نہ اُن کے لیے میرے جیسی دیرینہ اسلامی خدمات ہیں، ایسی خدمات کہ جن کی مانند کوئی مثال پیش نہیں کرسکتا۔ مگر یہ کہ کوئی مدعی ایسی چیز کا دعوے کر بیٹھے کہ جسے میں نہیں جانتا ہوں اور میں نہیں سمجھتا کہ اللہ اُسے جانتا ہوگا (یعنی کچھ ہو تو وہ جانے) بہر حال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

## قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ:

اے معاویہ! آپ کا یہ مطالبہ جو ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو آپ کے حوالے کردوں تو میں نے اس کے ہر پہلو پر غور وفکر کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ انہیں آپ کے یا آپ کے علاوہ کسی اور کے حوالے کرنا میرے اختیار سے باہر ہے۔

## قاتلین کا پرفتنہ گروہ:

میری جان کی قسم! اگر آپ باز نہ آئے تو بہت جلد ہی انہیں پہچان لیں گے وہ خود آپ کو ڈھونڈتے ہوئے آئیں گے

اور آپ کو جنگلوں دریاؤں، پہاڑوں اور میدانوں میں ان کے ڈھونڈنے کی زحمت نہ دیں گے۔ مگر یہ ایک ایسا مطلوب ہوگا جس کا حصول آپ کے لیے ناگواری کا باعث ہوگا اور وہ آنے والے ایسے ہوں گے جن کی ملاقات آپ کو خوش نہ کر سکے گی۔ سلام اُس پر جو سلام کے لائق ہو۔

☆☆☆

خط نمبر 31:

## و من كتاب له: إلى بعض عمّاله

اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ دَهَاقِينَ اَهْلِ بَلَدِكَ شَكَوْا مِنْكَ غِلْظَةً وَ قَسْوَةً، وَاحْتِقَارا وَ جَفْوَةً وَ نَظَرْتُ فَلَمْ اَرَهُمْ اَهْلاً لِاَنْ يُدْنَوْا لِشِرْكِهِمْ، وَ لَا اَنْ يُقْصَوْا وَ يُجْفَوْا لِعَهْدِهِمْ، فَالْبَسْ لَهُمْ جِلْبَابا مِنَ اللِّينِ تَشُوبُهُ بِطَرَفٍ مِنَ الشِّدَّةِ وَ دَاوِلْ لَهُمْ بَيْنَ الْقَسْوَةِ وَالرَّاْفَةِ وَامْزُجْ لَهُمْ بَيْنَ التَّقْرِيبِ وَالْاِدْنَاءِ وَالْاِبْعَادِ وَالْاِقْصَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

خط نمبر 31:

## عاملوں کو نرمی کی نصیحت

### عہدو پیمان کی حد:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض عمال کے نام لکھا:

امابعد! تمہارے شہر کے زمینداروں نے تمہارے بارے میں سختی، سنگدلی، تحقیر و تذلیل اور تشدد کی شکایت کی ہے اور میں نے ان کے بارے میں غور کرلیا ہے۔ وہ اپنے شرک کی بنا پر قریب کرنے کے قابل تو نہیں ہیں، لیکن عہد و پیمان کی بنا پر انہیں دور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے اور ان پر زیادتی بھی نہیں کی جاسکتی۔

### ذمی سے بھی نرمی:

لہٰذا تم ان کے بارے میں ایسی نرمی کا شعار اختیار کرو جس میں قدرے سختی بھی شامل ہو اور ان کے ساتھ سختی اور نرمی کے درمیان کا برتاؤ کرو کہ کبھی قریب کرلو۔ کبھی دور کردو، کبھی نزدیک بلالو اور کبھی الگ رکھو۔ انشاء اللہ!

خط نمبر 32:

## و من كتاب له: إلى زيادِ بْنِ أَبِيهِ وَ هُوَ خَلِيفَةُ عامِلِهِ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَبّاسٍ عَلَى الْبَصْرَةِ وَ عَبْدُ اللّهِ عامِلُ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ عَلَيْها وَ عَلى كُوَرِ الأَهْوازِ وَ فارِسَ وَ كِرْمانَ:

وَ إِنِّي أُقْسِمُ بِاللّهِ قَسَماً صادِقاً لَئِنْ بَلَغَنِي أَنَّكَ خُنْتَ مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئاً صَغِيراً أَوْ كَبِيراً لَأَشُدَّنَّ عَلَيْكَ شَدَّةً تَدَعُكَ قَلِيلَ الْوَفْرِ، ثَقِيلَ الظَّهْرِ، ضَئِيلَ الْأَمْرِ وَالسَّلامُ

خط نمبر 32:

## بددیانتی کی مذمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نائب زیاد بن ابیہ کے نام لکھا:

قسم کھاتا ہوں اللہ کی سچی قسم کہ مسلمانوں کے حال میں تیری ذرا سی خیانت بھی سن لوں گا تو ایسی سختی سے پیش آؤں گا کہ تو بے سروسامان ہو کر رہ جائے گا تیری پیٹھ بوجھل ہو جائے گی اور تو کہیں کا بھی نہ رہے گا۔ والسلام!

خط نمبر 33:

## و من كتاب له: إِلَيْهِ أَيْضاً

فَدَعِ الْإِسْرافَ مُقْتَصِداً، وَاذْكُرْ فِي الْيَوْمِ غَداً، وَ أَمْسِكْ مِنَ الْمالِ بِقَدْرِ ضَرُورَتِكَ، وَ قَدِّمِ الْفَضْلَ لِيَوْمِ حاجَتِكَ، أَتَرْجُو أَنْ يُعْطِيَكَ اللّهُ أَجْرَ الْمُتَواضِعِينَ وَ أَنْتَ عِنْدَهُ مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ؟ وَ تَطْمَعُ وَ أَنْتَ مُتَمَرِّغٌ فِي النَّعِيمِ تَمْنَعُهُ الضَّعِيفَ وَالْأَرْمَلَةَ أَنْ يُوجِبَ لَكَ ثَوابَ الْمُتَصَدِّقِينَ؟ وَ إِنَّمَا الْمَرْءُ مَجْزِيٌّ بِما سَلَفَ وَ قادِمٌ عَلى ما قَدَّمَ، وَالسَّلامُ

خط نمبر 33:

# تبذیر کی ممانعت

## میانہ روی اور فضول خرچی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زیاد ابن ابیہ کے نام لکھا:

میانہ روی اختیار کرتے ہوئے فضول خرچی سے باز آؤ' آج کے دن کل کو بھول نہ جاؤ۔ صرف ضرورت بھر کے لئے مال روک کر۔ باقی محتاجی کے دن کے لیے آگے بڑھاؤ۔

## عجز و انکساری کا اجر:

کیا تم یہ آس لگائے بیٹھے ہو کہ اللہ تمہیں عجز و انکساری کرنیوالوں کا اجر دے گا؟ حالانکہ تم اس کے نزدیک متکبروں میں سے ہو اور یہ طمع رکھتے ہو کہ وہ خیرات کرنے والوں کا ثواب تمہارے لیے قرار دے گا؟ حالانکہ تم عشرت سامانیوں میں لوٹ رہے ہو اور بیکسوں اور بیواؤں کو محروم کر رکھا ہے۔

## کیے کی جزا:

انسان اپنے ہی کیے کی جزا پاتا ہے اور جو آگے بھیج چکا ہے وہی آگے بڑھ کر پائے گا۔ والسلام!

خط نمبر 34:

## وَمِنْ كِتَابٍ لَهُ: إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَا انْتَفَعْتُ بِكَلَامٍ بَعْدَ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانْتِفَاعِي بِهَذَا الْكَلَامِ

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْمَرْءَ قَدْ يَسُرُّهُ دَرْكُ مَا لَمْ يَكُنْ لِيَفُوتَهُ، وَيَسُوؤُهُ فَوْتُ مَا لَمْ يَكُنْ لِيُدْرِكَهُ فَلْيَكُنْ سُرُورُكَ بِمَا نِلْتَ مِنْ آخِرَتِكَ وَلْيَكُنْ أَسَفُكَ عَلَى مَا فَاتَكَ مِنْهَا، وَمَا نِلْتَ مِنْ دُنْيَاكَ فَلَا تُكْثِرْ بِهِ فَرَحاً، وَمَا فَاتَكَ مِنْهَا فَلَا تَأْسَ عَلَيْهِ جَزَعاً، وَلْيَكُنْ هَمُّكَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ.

خط نمبر 34:

# تقویٰ و پرہیز گاری

استفادہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نام ایسا خط لکھا کہ جس کے بارے میں خود ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مقولہ تھا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کلام سے اس قدر استفادہ نہیں کیا ہے جس قدر اس کلام سے کیا ہے۔

خوشی اور غم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط یہ ہے:

امابعد! کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اس چیز کو پا کر بھی خوش ہو جاتا ہے جو اس کے ہاتھ سے جانے والی نہیں تھی اور اس کے چلے جانے سے بھی رنجیدہ ہو جاتا ہے جو اسے ملنے والی نہیں تھی۔

آخرت کے ملنے پر خوشی:

لہٰذا تمہارا فرض ہے کہ اس آخرت پر خوشی مناؤ جو حاصل ہو جائے اور اس پر افسوس کرو جو اس میں سے حاصل نہ ہو سکے۔

دنیا کا حصول اور تمام تر فکر:

دنیا حاصل ہو جائے تو اس پر زیادہ خوشی کا اظہار نہ کرو اور ہاتھ سے نکل جائے تو بے قرار ہو کر افسوس نہ کرو۔ تمہاری تمام تر فکر موت کے بعد کے بارے میں ہونی چاہئے۔

☆☆☆

خط نمبر 35:

## و من كتاب له: إلى اءهل البصرة

وَ قَدْ كَانَ مِنِ انْتِشَارِ حَبْلِكُمْ وَ شِقَاقِكُمْ مَا لَمْ تَغْبَوْا عَنْهُ، فَعَفَوْتُ عَنْ مُجْرِمِكُمْ، وَ رَفَعْتُ السَّيْفَ عَنْ مُدْبِرِكُمْ، وَ قَبِلْتُ مِنْ مُقْبِلِكُمْ، فَإِنْ خَطَتْ بِكُمُ الاءمُورُ الْمُرْدِيَةُ، وَ سَفَهُ الآرَاءِ الْجَائِرَةِ إِلَى مُنَابَذَتِي وَ خِلَافِي فَهَا اءنَا ذَا قَدْ قَرَّبْتُ جِيَادِي وَ رَحَلْتُ رِكَابِي،

وَلَئِنْ اَلْجَاْتُمُونِی اِلَی الْمَسِيرِ اِلَيْكُمْ لَاُوقِعَنَّ بِكُمْ وَقْعَةً لَا يَكُونُ يَوْمُ الْجَمَلِ اِلَيْهَا اِلَّا كَلَعْقَةِ لَاعِقٍ، مَعَ اَنِّی عَارِفٌ لِذِی الطَّاعَةِ مِنْكُمْ فَضْلَهُ، وَلِذِی النَّصِيحَةِ حَقَّهُ، غَيْرُ مُتَجَاوِزٍ مُتَّهَمًا اِلَی بَرِیٍّ وَ لَا نَاكِثًا اِلَی وَفِیٍّ.

## خط نمبر 35:

# اہل بصرہ کو تنبیہ

### نرمی و شفقت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے نام لکھا:

تم میں جو شقاق و اختلاف تھا تمہیں معلوم ہے اس پر بھی میں نے تمہارے خطا کاروں کو معاف کر دیا، تمہارے پیٹھ دکھانے والوں سے تلوار دور رکھی اور تمہارے اطاعت پیش کرنے والوں کی اطاعت قبول کر لی۔

### فاسد خیالات:

اس سب کے بعد بھی اگر ہلاکت میں ڈالنے والے معاملات اور احمقانہ خیالات تمہیں برگشتہ ہو جانے اور مجھ سے لڑائی مول لینے پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو سن لو میں بھی اپنے گھوڑے قریب کر چکا اور اونٹ کسوا چکا ہوں۔ اگر تم نے چڑھائی کرنے پر مجھے مجبور کر دیا تو یقین کرو تمہارا وہ حال کر دوں گا کہ جنگ جمل اس کے سامنے محض ایک مذاق ہو کے رہ جائے گی۔ حالانکہ میں تمہارے اطاعت شعاروں کے فضل کا شکر گزار اور خیر خواہوں کے حق کا پاس گزار ہوں۔ مشتبہ آدمی کی وجہ سے بے گناہ اور بے وفا کے سبب سے وفادار کو گرفت میں لانا میرا دستور نہیں۔

☆☆☆

## خط نمبر 36:

# وَمِنْ كِتَابٍ لَهُ: اِلَی قُثَمَ بْنِ الْعَبَّاسِ وَ هُوَ عَامِلُهُ عَلَی مَكَّةَ

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ عَيْنِی بِالْمَغْرِبِ كَتَبَ اِلَیَّ يُعْلِمُنِی اَنَّهُ وُجِّهَ اِلَی الْمَوْسِمِ اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، الْعُمْیِ الْقُلُوبِ، الصُّمِّ الْاَسْمَاعِ، الْكُمْهِ الْاَبْصَارِ، الَّذِينَ يَلْتَمِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ يُطِيعُونَ الْمَخْلُوقَ فِی مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ وَ يَحْتَلِبُونَ الدُّنْيَا دَرَّهَا بِالدِّينِ وَ يَشْتَرُونَ عَاجِلَهَا بِآجِلِ

الْاَ بْرَارِ الْمُتَّقِينَ وَ لَنْ يَفُوزَ بِالْخَيْرِ إِلا عَامِلُهُ وَ لَا يُجْزَى جَزَاءَ الشَّرِّ إِلا فَاعِلُهُ، فَاقِمْ عَلَى مَا فِي يَدَيْكَ قِيَامَ الْحَازِمِ الصَّلِيبِ وَ النَّاصِحِ اللَّبِيبِ التَّابِعِ لِسُلْطَانِهِ الْمُطِيعِ لِإِمَامِهِ وَ إِيَّاكَ وَ مَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ وَ لَا تَكُنْ عِنْدَ النَّعْمَاءِ بَطِرًا وَ لَا عِنْدَ الْبَأْسَاءِ فَشِلاً، وَ السَّلَامُ

خط نمبر 36:

# فرائض منصبی کا حق

## شامی حاجی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے والی مکہ قثم ابن عباس کے نام لکھا:

مغربی علاقہ کے میرے جاسوس نے مجھے تحریر کیا ہے کہ کچھ شام کے لوگوں کو (مکہ) حج کے لیے روانہ کیا گیا ہے جو دل کے اندھے کانوں کے بہرے اور آنکھوں کی روشنی سے محروم ہیں جو حق کو باطل کی راہ سے ڈھونڈتے ہیں اور اللہ کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت ہیں، اور دین کے بہانے دنیا (کے تھنوں) سے دودھ دھوتے ہیں۔ نیکیوں اور پرہیزگاروں کے اجر آخرت کو ہاتھوں سے دے کر دنیا کا سودا کر لیتے ہیں۔

## بھلائی اور برائی:

دیکھو! بھلائی اسی کے حصہ میں آتی ہے جو اس پر عمل کرتا ہے اور برا بدلہ اسی کو ملتا ہے جو برے کام کرتا ہے۔

## فرائض کی ادائیگی:

تم اپنے فرائض منصبی کو اس شخص کی طرح ادا کرو جو بافہم، پختہ کار، خیر خواہ اور دانشمند ہو اور اپنے حاکم کا فرمان بردار اور اپنے امام کا مطیع رہے۔ خبردار! کوئی ایسا کام نہ کرنا کہ تمہیں معذرت کرنے کی ضرورت پیش آئے

## نعمت اور سختی:

نعمتوں کی فراوانی کے وقت کبھی اتراؤ نہیں اور سختیوں کے موقعہ پر بودا پن نہ دکھاؤ۔ والسلام۔

☆☆☆

خط نمبر 37:

# و من كتاب له: إلى محمد بن أبي بكر لما بلغه توجده من عزله بالأشتر عن مصر ثم توفي الأشتر في توجهه إلى مصر قبل وصوله إليها

أَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ بَلَغَنِي مَوْجِدَتُكَ مِنْ تَسْرِيحِ الْأَشْتَرِ إِلَى عَمَلِكَ وَ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ ذَلِكَ اسْتِبْطَاءً لَكَ فِي الْجَهْدِ وَ لَا ازْدِيَاداً لَكَ فِي الْجِدِّ وَ لَوْ نَزَعْتُ مَا تَحْتَ يَدِكَ مِنْ سُلْطَانِكَ لَوَلَّيْتُكَ مَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مَؤُونَةً وَ أَعْجَبُ إِلَيْكَ وِلَايَةً.

إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي كُنْتُ وَلَّيْتُهُ أَمْرَ مِصْرَ كَانَ رَجُلاً لَنَا نَاصِحاً وَ عَلَى عَدُوِّنَا شَدِيداً نَاقِماً، فَرَحِمَهُ اللَّهُ فَلَقَدِ اسْتَكْمَلَ أَيَّامَهُ وَ لَاقَى حِمَامَهُ وَ نَحْنُ عَنْهُ رَاضُونَ، أَوْلَاهُ اللَّهُ رِضْوَانَهُ وَ ضَاعَفَ الثَّوَابَ لَهُ، فَأَصْحِرْ لِعَدُوِّكَ وَ امْضِ عَلَى بَصِيرَتِكَ وَ شَمِّرْ لِحَرْبِ مَنْ حَارَبَكَ وَ ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ وَ أَكْثِرِ الِاسْتِعَانَةَ بِاللَّهِ يَكْفِكَ مَا أَهَمَّكَ وَ يُعِنْكَ عَلَى مَا نَزَلَ بِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

خط نمبر 37:

# مالک بن اشتر کی تعریف میں

سببِ تحریر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کو جب یہ اطلاع ملی کہ محمد بن ابی بکر اپنی معزولی اور مالک اشتر کے تقرر سے رنجیدہ ہیں اور پھر مالک اشتر مصر پہنچنے سے پہلے انتقال بھی کر گئے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر کے نام لکھا:

آسان ترین کام:

امابعد! مجھے مالک اشتر کے مصر کی طرف بھیجنے کے بارے میں تمہاری بددلی کی اطلاع ملی ہے۔ حالانکہ میں نے یہ کام اس لئے نہیں کیا کہ تمہیں کام میں کمزور پایا تھا یا تم سے زیادہ محنت کا مطالبہ کرنا چاہا تھا بلکہ اگر میں نے تم سے تمہارے زیر اثر علاقہ لے لیا بھی تھا تو تمہیں ایسا کام دینا چاہتا تھا جو تمہارے لئے مشقت کے اعتبار سے آسان ہو اور تمہیں پسند بھی ہو۔

مخلص ترین:

جس شخص کو میں نے مصر کا عامل قرار دیا تھا وہ میرا مرد مخلص اور میرے دشمن کے لئے سخت قسم کا دشمن تھا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے اس نے اپنے دن پورے کر لئے اور اپنی موت سے ملاقات کر لی۔ ہم اس سے بہر حال راضی ہیں۔ اللہ اسے اپنی رضا عنایت فرمائے اور اس کے ثواب میں اضافہ کر دے۔

دشمن کا مقابلہ اور مدد الٰہی:

اب تم دشمن کے مقابلہ میں نکل پڑو اور اپنی بصیرت پر چل پڑو۔ جو تم سے جنگ کرے اس سے جنگ کرنے کے لئے کمر کو کس لو اور دشمن کو راہ خدا کی دعوت دے دو۔ اس کے بعد اللہ سے مسلسل مدد مانگتے رہو کہ وہی تمہارے لئے ہر مہم میں کافی ہے اور وہی ہر نازل ہوتے والی مصیبت میں مدد کرنے والا ہے۔ انشاء اللہ

خط نمبر 38:

و من كتاب له: إلى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اءلْعَبَاسِ بَعْدَ مَقْتَلِ مُحَمَّدِ بنِ اءبِى بَكْرٍ بِمِصْرَ

اءمّا بَعْدُ، فَإِنَّ مِصْرَ قَدِ افْتُتِحَتْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اءبِى بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدِ اسْتُشْهِدَ، فَعِنْدَ اللَّهِ نَحْتَسِبُهُ وَلَدا نَاصِحا وَ عَامِلاً كَادِحا وَ سَيْفا قَاطِعا وَ رُكْنا دَافِعا وَ قَدْ كُنْتُ حَثَثْتُ النَّاسَ عَلَى لَحَاقِهِ وَ اءمَرْتُهُمْ بِغِيَاثِهِ قَبْلَ الْوَقْعَةِ وَ دَعَوْتُهُمْ سِرّا وَ جَهْرا وَ عَوْدا وَ بَدْءا، فَمِنْهُمُ الْآتِى كَارِها وَ مِنْهُمُ الْمُعْتَلُّ كَاذِبا وَ مِنْهُمُ الْقَاعِدُ خَاذِلاً.

اءسْاءلُ اللَّهَ تَعَالَى اءنْ يَجْعَلَ لِى مِنْهُمْ فَرَجا عَاجِلاً، فَوَاللَّهِ لَوْ لاَ طَمَعِى عِنْدَ لِقَائِى عَدُوِّى فِى الشَّهَادَةِ وَ تَوْطِينِى نَفْسِى عَلَى الْمَنِيَّةِ، لاَءحْبَبْتُ اءنْ لا اءبْقَى مَعَ هَؤُلاَءِ يَوْما وَاحِدا وَ لاَ اءلْتَقِىَ بِهِمْ اءبَدا ..

خط نمبر 38:

محمد بن ابی بکر کی تعریف میں

خیر خواہ فرزند:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا:

دشمن نے مصر فتح کرلیا اور اللہ کی رحمت ہو محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جو شہید ہو گیا۔ اس خیر خواہ فرزند کی شہادت کا ثواب ہمارے لیے خدا ہی کے پاس ہے۔

### زبردست جدوجہد والا:

یہ فرزند زبردست جدوجہد کرنے والا تھا، تیغ براں تھا اور مدافعت کا ستون تھا۔

### حمایت میں:

حادثے سے پہلے میں نے لوگوں کو اس کی حمایت میں کھڑے ہونے کے لیے ہر ممکن طریقے سے اُبھارا۔ علانیہ اور خفیہ دعوتیں دیں۔ جوش دلانے میں کسر نہ اٹھا رکھی، مگر ہوا یہ کہ جو آئے تھے دل کی ناخوشی سے آئے تھے۔ کچھ لوگوں نے جھوٹے عذر کردیئے اور کچھ لوگ پاؤں توڑ کے بیٹھ رہے۔ خدا سے دعا ہے کہ مجھے ان لوگوں سے چھٹکارا دے۔ جلد سے جلد چھٹکارا دے دے۔ اگر دشمن سے دو بدو جنگ کرتے ہوئے شہادت کی آرزو نہ ہوتی اور مرجانے پر دل ٹھہر نہ چکا ہوتا تو میں ان لوگوں کے ساتھ ایک دن بھی نہ گزارتا۔ ان سے ملنے کی میرے دل میں کبھی خواہش ہی پیدا نہ ہوتی۔

☆☆☆

### خط نمبر 39:

## و من كتاب له: إلى اءَخِيهِ عَقِيلِ بْنِ اءَبِى طَالِبٍ فِى ذِكْرِ جَيْشٍ اءَنْفَذَهُ إِلَى بَعْضِ اءَلاعْدَاءِ وَهُوَ جَوابُ كِتابٍ كَتَبَهُ إِلَيْهِ عَقِيلُ

فَسَرَّحْتُ إِلَيْهِ جَيْشا كَثِيفا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا بَلَغَهُ ذَلِكَ شَمَّرَ هَارِبا وَ نَكَصَ نَادِما، فَلَحِقُوهُ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ وَ قَدْ طَفَّلَتِ الشَّمْسُ لِلْإِيَابِ، فَاقْتَتَلُوا شَيْئا كَلاَ وَ لا، فَمَا كَانَ إِلا كَمَوْقِفِ سَاعَةٍ حَتَّى نَجَا جَرِيضا بَعْدَ مَا اءُخِذَ مِنْهُ بِالْمُخَنَّقِ وَ لَمْ يَبْقَ مِنْهُ غَيْرُ الرَّمَقِ، فَلَأْيا بِلَأْيٍ مَا نَجَا.

فَدَعْ عَنْكَ قُرَيْشا وَ تَرْكَاضَهُمْ فِي الضَّلاَلِ وَ تَجْوَالَهُمْ فِي الشِّقَاقِ وَ جِمَاحَهُمْ فِي التِّيهِ فَإِنَّهُمْ قَدْ اءَجْمَعُوا عَلَى حَرْبِي كَإِجْمَاعِهِمْ عَلَى حَرْبِ رَسُولِ اللَّهِ قَبْلِي فَجَزَتْ قُرَيْشا عَنِّي الْجَوَازِي، فَقَدْ قَطَعُوا رَحِمِي وَ سَلَبُونِي سُلْطَانَ ابْنِ اءُمِّي.

وَ اءَمَّا مَا سَاءَلْتَ عَنْهُ مِنْ رَاءْيِي فِي الْقِتَالِ، فَإِنَّ رَاءْيِي قِتَالُ الْمُحِلِّينَ حَتَّى اءَلْقَى اللَّهَ، لاَ

يَزِيدُنِي كَثْرَةُ النَّاسِ حَوْلِي عِزَّةً وَ لَا تَفَرُّقُهُمْ عَنِّي وَحْشَةً وَ لَا تَحْسَبَنَّ ابْنَ أَبِيكَ وَ لَوْ أَسْلَمَهُ النَّاسُ مُتَضَرِّعاً مُتَخَشِّعاً وَ لَا مُقِرّاً لِلضَّيْمِ وَاهِناً وَ لَا سَلِسَ الزِّمَامِ لِلْقَائِدِ وَ لَا وَطِيءَ الظَّهْرِ لِلرَّاكِبِ الْمُتَقَعِّدِ وَ لَكِنَّهُ كَمَا قَالَ أَخُو بَنِي سَلِيمٍ:

فَإِنْ تَسْأَلِينِي كَيْفَ أَنْتَ؟ فَإِنَّنِي
صَبُورٌ عَلَى رَيْبِ الزَّمَانِ صَلِيبُ
يَعِزُّ عَلَيَّ أَنْ تُرَى بِي كَآبَةٌ
فَيَشْمَتَ عَادٍ أَوْ يُسَاءَ حَبِيبُ

خط نمبر 39:

# عقیل بن ابی طالب کو ہدایات

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عقیل ابن ابی طالب کے خط کے جواب میں لکھا، جس میں کسی دشمن کی طرف بھیجی ہوئی ایک فوج کا ذکر کیا ہے:

**فوج اسد اللہ:**

میں نے اس کی طرف مسلمانوں کی ایک بھاری فوج روانہ کی تھی۔ جب اس کو پتہ چلا تو وہ دشمن دامن بچا کر بھاگ کھڑا ہوا اور پشیمان ہو کر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ سورج ڈوبنے کے قریب تھا کہ ہماری فوج نے اسے ایک راستہ میں جا لیا اور نہ ہونے کے برابر کچھ جھڑپیں ہوئی ہوں گی اور گھڑی بھر ٹھہرا ہو گا کہ بھاگ کر جان بچا لے گیا جب کہ اسے گلے سے پکڑا جا چکا تھا اور آخری سانسوں کے سوا اس میں کچھ باقی نہ رہ گیا تھا، اس طرح بڑی مشکل سے وہ بچ نکلا۔

**قریش کا ایکا:**

تم قریش کے گمراہی میں دوڑ لگانے سرکشی میں جولانیاں کرنے اور ضلالت میں منہ زوری دکھانے کی باتیں چھوڑ دو۔ انہوں نے مجھ سے جنگ کرنے میں اسی طرح ایکا کیا ہے جس طرح وہ مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کے لیے ایکا کئے ہوئے تھے۔ خدا کرے ان کی کرنی ان کے سامنے آئے، انہوں نے میرے رشتے کا کوئی لحاظ نہ کیا اور میری ماں جائے کی حکومت مجھ سے چھین لی۔

واحد رائے:

جو تم نے جنگ کے بارے میں میری رائے دریافت کی ہے تو میری آخر دم تک رائے یہی رہے گی کہ جن لوگوں نے جنگ کو جائز قرار دے لیا ہے، ان سے جنگ کرنا چاہئے۔ اپنے گرد لوگوں کا جمگھٹا دیکھ کر میری ہمت نہیں بڑھتی اور نہ ان کے چھٹ جانے سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔

بھائی کے بارے میں بھائی کی رائے:

دیکھو! اپنے بھائی کے متعلق چاہے کتنا ہی لوگ اس کا ساتھ چھوڑ دیں یہ خیال کبھی نہ کرنا کہ وہ بے ہمت و ہراساں ہو جائے گا یا کمزوری دکھاتے ہوئے ذلت کے آگے جھکے گا یا غمار کھینچنے والے ہاتھ میں بآسانی اپنی مہار دے دے گا۔ یا سوار ہونے والے کے لیے اپنی پشت کو مرکب بننے دے گا۔ بلکہ وہ تو ایسا ہے جیسا قبلہ بنی سلیم والے نے کہا ہے:

"اگر تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ کیسے ہو تو سنو! کہ میں زمانہ کی سختیاں جھیل لے جانے میں بڑا مضبوط ہوں مجھے یہ گوارا نہیں کہ مجھ میں حزن و غم کے آثار دکھائی پڑیں کہ دشمن خوش ہونے لگیں اور دوستوں کو رنج پہنچے۔"

☆☆☆

خط نمبر 40:

## و من کتاب له: إلى اءهل مصر لما ولي عليهم اءلاشتر

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ اءَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ غَضِبُوا لِلَّهِ حِينَ عُصِيَ فِي اءَرْضِهِ وَ ذُهِبَ بِحَقِّهِ، فَضَرَبَ الْجَوْرُ سُرَادِقَهُ عَلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ الْمُقِيمِ وَ الظَّاعِنِ فَلاَ مَعْرُوفٌ يُسْتَرَاحُ إِلَيْهِ وَ لاَ مُنْكَرٌ يُتَنَاهَى عَنْهُ.

اءَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ عَبْداً مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، لاَ يَنَامُ اءَيَّامَ الْخَوْفِ وَ لاَ يَنْكُلُ عَنِ الاْءَعْدَاءِ سَاعَاتِ الرَّوْعِ، اءَشَدَّ عَلَى الْفُجَّارِ مِنْ حَرِيقِ النَّارِ وَ هُوَ مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ اءَخُو مَذْحِجٍ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَ اءَطِيعُوا اءَمْرَهُ فِيمَا طَابَقَ الْحَقَّ، فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ، لاَ كَلِيلُ الظُّبَةِ وَ لاَ نَابِي الضَّرِيبَةِ، فَإِنْ اءَمَرَكُمْ اءَنْ تَنْفِرُوا فَانْفِرُوا وَ إِنْ اءَمَرَكُمْ اءَنْ تُقِيمُوا فَاءَقِيمُوا فَإِنَّهُ لاَ يُقْدِمُ وَ لاَ يُحْجِمُ وَ لاَ يُؤَخِّرُ وَ لاَ يُقَدِّمُ إِلاَّ عَنْ اءَمْرِي وَ قَدْ آثَرْتُكُمْ بِهِ عَلَى نَفْسِي لِنَصِيحَتِهِ لَكُمْ وَ شِدَّةِ شَكِيمَتِهِ عَلَى عَدُوِّكُمْ.

خط نمبر 40:

## اللہ کے بندے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اشتر کو مصر کا گورنر بنایا تو اہل مصر کی طرف لکھا:

اللہ کے بندے علی امیر المومنین کا خط ان لوگوں کے نام جو خدا کے لیے اس وقت غضب ناک ہوئے جب خدا کی نافرمانی زمین پر ہو رہی تھی، خدا کا حق اُٹھ گیا تھا' ظلم نے اپنی طنابیں نیک اور فاجر پر تان دی تھیں' نہ نیکی پر عمل کیا جاتا تھا اور نہ منکر سے اجتناب کیا جاتا تھا۔

بلائے بے درماں:

امابعد! میں نے اللہ کے بندوں میں سے ایک ایسا بندہ تمہاری طرف بھیجا ہے جو اندیشے کے دنوں میں سوتا نہیں۔ خوف کی گھڑی میں دشمن سے ڈرتا نہیں۔ فاجروں پر بلائے بے درماں ہے۔ وہ مالک بن الحارث مذحجی ہے۔ تم اس کی سنو اور اس کے حکم کی اطاعت کرو اگر وہ حق کے مطابق ہو تو۔

اللہ کی تلوار:

یہ شخص اللہ کی تلوار ہے، ایسی تلوار جس کی باڑھ نہ کند ہوتی ہے' نہ کاٹ میں کمی کرتی ہے۔

کامل اطاعت:

اگر وہ تمہیں حکم دے کہ چلو تو چل پڑو اور حکم دے کہ بیٹھے رہو تو بیٹھے رہو، کیونکہ وہ میرے حکم کے بغیر نہ آگے بڑھے گا نہ پیچھے ہٹے گا۔ نہ کوئی پس و پیش کرے گا۔ مجھے خود اس شخص کی ضرورت تھی، مگر میں نے اپنے مقابلے میں ترجیح دی۔ وہ تمہاری خیر خواہی کرے گا اور تمہارے دشمن پر بہت سخت ثابت ہوگا۔

☆☆☆

خط نمبر 41:

## و من كتاب له: إلى بَعْضِ عُمَّالِهِ

اءَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ اءَمْرٌ إِنْ كُنْتَ فَعَلْتَهُ فَقَدْ اءَسْخَطْتَ رَبَّكَ وَ عَصَيْتَ إِمَامَكَ وَ

اءَ خْزَیْتَ اءَ مَانَتَکَ، بَلَغَنِی اءَ نَّکَ جَرَّدْتَ الْاءَ رْضَ فَاءَ خَذْتَ مَا تَحْتَ قَدَمَیْکَ وَ اءَ کَلْتَ مَا تَحْتَ یَدَیْکَ، فَارْفَعْ إِلَیَّ حِسَابَکَ وَ اعْلَمْ اءَ نَّ حِسَابَ اللَّهِ اءَ عْظَمُ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ، وَالسَّلَامُ

خط نمبر 41:

## عمال کا حساب

### اگر خبر سچی ہے تو:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بعض عمال کے نام لکھا:

امابعد! مجھے تمہارے بارے میں ایک بات کی اطلاع ملی ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا ہے تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا ہے، اپنے امام کی نافرمانی کی ہے اور اپنی امانتداری کو بھی رسوا کیا ہے۔

### اللہ کا حساب:

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم نے بیت المال کی زمین کو صاف کر دیا ہے، جو کچھ زیر قدم تھا اس پر قبضہ کر لیا ہے اور جو کچھ ہاتھوں میں تھا اسے کھا گئے ہو، لہٰذا فوراً اپنا حساب بھیج دو اور یہ یاد رکھو کہ اللہ کا حساب لوگوں کے حساب سے زیادہ سخت تر ہے۔ والسلام۔!

☆☆☆

خط نمبر 42:

## و من کتاب له: الی عامله:

اءَ مَّا بَعْدُ، فَإِنِّی کُنْتُ اءَ شْرَکْتُکَ فِی اءَ مَانَتِی وَ جَعَلْتُکَ شِعَارِی وَ بِطَانَتِی وَ لَمْ یَکُنْ رَجُلٌ مِنْ اءَ هْلِی اءَ وْثَقَ مِنْکَ فِی نَفْسِی لِمُوَاسَاتِی وَ مُوَازَرَتِی وَ اءَ دَاءِ الْاءَ مَانَةِ إِلَیَّ، فَلَمَّا رَاءَ یْتَ الزَّمَانَ عَلَی ابْنِ عَمِّکَ قَدْ کَلِبَ وَ الْعَدُوَّ قَدْ حَرِبَ وَ اءَ مَانَةَ النَّاسِ قَدْ خَزِیَتْ وَ هَذِهِ الْاءُ مَّةَ قَدْ فَنَکَتْ وَ شَغَرَتْ، قَلَبْتَ لاِبْنِ عَمِّکَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ، فَفَارَقْتَهُ مَعَ الْمُفَارِقِینَ وَ خَذَلْتَهُ مَعَ الْخَاذِلِینَ وَ خُنْتَهُ مَعَ الْخَائِنِینَ، فَلَا ابْنَ عَمِّکَ آسَیْتَ وَ لَا الْاءَ مَانَةَ اءَ دَّیْتَ وَ کَاءَ نَّکَ لَمْ تَکُنِ اللَّهَ تُرِیدُ بِجِهَادِکَ وَ کَاءَ نَّکَ لَمْ تَکُنْ عَلَی بَیِّنَةٍ مِنْ رَبِّکَ وَ کَاءَ نَّکَ إِنَّمَا کُنْتَ تَکِیدُ هَذِهِ الْاءُ مَّةَ عَنْ دُنْیَاهُمْ

وَ تَنُوی غِرَّتَهُمْ عَنْ فَيْئِهِمْ.

فَلَمَّا اَمْكَنَتْكَ الشِّدَّةُ فِي خِيَانَةِ الْاُمَّةِ اَسْرَعْتَ الْكَرَّةَ وَ عَاجَلْتَ الْوَثْبَةَ وَ اخْتَطَفْتَ مَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْ اَمْوَالِهِمُ الْمَصُونَةِ لِاَرَامِلِهِمْ وَ اَيْتَامِهِمُ اخْتِطَافَ الذِّئْبِ الْاَزَلِّ دَامِيَةَ الْمِعْزَى الْكَسِيرَةَ، فَحَمَلْتَهُ إِلَى الْحِجَازِ رَحِيبَ الصَّدْرِ تَحْمِلُهُ غَيْرَ مُتَاَثِّمٍ مِنْ اَخْذِهِ، كَاَنَّكَ لَا اَبَا لِغَيْرِكَ حَدَرْتَ إِلَى اَهْلِكَ تُرَاثَكَ مِنْ اَبِيكَ وَ اُمِّكَ، فَسُبْحَانَ اللَّهِ اَمَا تُؤْمِنُ بِالْمَعَادِ؟ اَوَ مَا تَخَافُ نِقَاشَ الْحِسَابِ؟

اَيُّهَا الْمَعْدُودُ كَانَ عِنْدَنَا مِنْ ذَوِي الْاَلْبَابِ، كَيْفَ تُسِيغُ شَرَابًا وَ طَعَامًا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّكَ تَاْكُلُ حَرَامًا وَ تَشْرَبُ حَرَامًا؟ وَ تَبْتَاعُ الْإِمَاءَ وَ تَنْكِحُ النِّسَاءَ مِنْ مَالِ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِينِ وَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُجَاهِدِينَ الَّذِينَ اَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ الْاَمْوَالَ وَ اَحْرَزَ بِهِمْ هَذِهِ الْبِلَادَ!

فَاتَّقِ اللَّهَ وَ ارْدُدْ إِلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ اَمْوَالَهُمْ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ ثُمَّ اَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْكَ لَاُعْذِرَنَّ إِلَى اللَّهِ فِيكَ وَ لَاَضْرِبَنَّكَ بِسَيْفِي الَّذِي مَا ضَرَبْتُ بِهِ اَحَدًا إِلَّا دَخَلَ النَّارَ.

وَ اللَّهِ لَوْ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَعَلَا مِثْلَ الَّذِي فَعَلْتَ مَا كَانَتْ لَهُمَا عِنْدِي هَوَادَةٌ وَ لَا ظَفِرَا مِنِّي بِإِرَادَةٍ، حَتَّى آخُذَ الْحَقَّ مِنْهُمَا وَ اُزِيحَ الْبَاطِلَ عَنْ مَظْلَمَتِهِمَا.

وَ اُقْسِمُ بِاللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ: مَا يَسُرُّنِي اَنَّ مَا اَخَذْتَهُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ حَلَالٌ لِي اَتْرُكُهُ مِيرَاثًا لِمَنْ بَعْدِي، فَضَحِّ رُوَيْدًا فَكَاَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ الْمَدَى وَ دُفِنْتَ تَحْتَ الثَّرَى وَ عُرِضَتْ عَلَيْكَ اَعْمَالُكَ بِالْمَحَلِّ الَّذِي يُنَادِي الظَّالِمُ فِيهِ بِالْحَسْرَةِ وَ يَتَمَنَّى الْمُضَيِّعُ فِيهِ الرَّجْعَةَ وَ لَاتَ حِينَ مَنَاصٍ.

خط نمبر 42:

# ایک عامل کی سرزنش

قریب ترین:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عہدہ دار کے نام لکھا:

میں نے تمہیں اپنی امانت میں شریک کیا تھا، اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا تھا اور خود اپنے خاندان کے بھی کسی آدمی کو تم سے زیادہ اپنی خیر خواہی، مددگاری اور امانت کی حفاظت میں قابل اعتماد نہ سمجھا تھا، لیکن جب تم نے دیکھا کہ زمانہ تمہارے چچا کے بیٹے کے خلاف سخت ہو گیا ہے، دشمن کا زور بڑھ رہا ہے، قوم کی امانت فساد کا شکار بن گئی ہے، امت آوارہ اور بے سری ہو گئی ہے تو

تم نے بھی اپنے چچیرے بھائی سے نگاہیں پھیر لیں، کٹنے والوں کے ساتھ کٹ گئے، بے وفاؤں کے ساتھ بے وفا بن گئے اور غداروں کے ساتھ غداری کی ڈگر پر چل پڑے۔

## مالِ غنیمت میں دھوکا:

تم نے نہ اپنے چچیرے بھائی کی رفاقت کی نہ اپنی امانت ادا کی' گویا اپنے جہاد سے تم خدا کی رضا مندی نہیں چاہتے تھے۔ گویا اپنے پروردگار کی طرف سے تم کسی کھلی روشنی پر نہ تھے' گویا اس امت کو اس کی دنیا میں تم دھوکا دینا اور غفلت میں پا کے اس کا مالِ غنیمت ہڑپ کر جانا چاہتے تھے' اسی لیے جب خیانت نے موقع دیا تو تم نے جست لگائی اور اُمت کا وہ سب مال اُڑا لیا جس تک تمہارا ہاتھ پہنچ سکا' حالانکہ یہ اُن اُمت کی بیواؤں اور یتیموں کے لیے رکھا گیا تھا۔ تم امت کے مال پر اسی طرح جھپٹ پڑے جس طرح تیز طرار بھیڑیا' زخمی مجبور بکری کو چھاپ پڑتا ہے، پھر تم اس مال کو اس خوشدلی اور خندہ پیشانی سے حجاز لے گئے جس میں ذرا ندامت نہ تھی۔ ضمیر کی ذرا ملامت نہ تھی! تیرے غیر کا برا ہو؟ تو اس مال کو اپنے گھر اس طرح لے گیا جیسے تیرے باپ یا ماں کا ترکہ ہے۔ سبحان اللہ! کیا قیامت پر سے بھی تیرا ایمان اُٹھ گیا ہے۔؟ کیا خدا کے حضور حساب دینے کا خوف بھی تیرے دل سے نکل چکا ہے۔؟

## حرام کا کھانا پینا:

اے شخص! جسے ہم عقل مند سمجھا کرتے تھے! تیرے جی کو کھانا پانی کیسے لگتا ہے جب کہ تو جانتا ہے کہ حرام کھا رہا ہے' حرام پی رہا ہے۔

## مجاہدوں کا مال:

تو کنیزیں خریدتا ہے مجاہدوں کے مال سے' اس مال سے جو خدا نے مومنوں' مجاہدوں کو غنیمت میں دیا تھا اور جس سے اس ملک کی حفاظت کی تھی!

## مال لوٹانے کا حکم:

کیوں نہ ایسا ہو کہ اب بھی تو خدا سے ڈرے اور اُمت کو اس کا مال لوٹا دے۔ اگر تو یہ نہیں کرے گا اور خود تجھے میرے ہاتھ میں کر دے گا! تو تیرے بارے میں خدا کے سامنے میرا عذر پورا ہو کے رہے گا۔ اپنی تلوار سے تجھے ماروں گا جس کی ضرب جس کسی پر بھی پڑی دوزخ کا ہو رہا۔

## اگر حسین و حسن بھی:

تم خدا کی! اگر حسن اور حسین بھی وہ کرتے جو تو نے کیا ہے تو ہرگز مجھ سے کوئی رعایت نہ پاتے۔ ہرگز کسی طرح کی نرمی نہ دیکھتے' یہاں تک کہ میں خدا کا حق ان سے اگلوا لیتا اور ان کے ظلم سے پیدا ہونے والے باطل کو مٹا دیتا۔

### حلال بھی بطور وراثت:

میں اللہ رب العالمین کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے مسلمانوں کے بیت المال میں سے جو حلال مال لیا ہے' مجھے ہرگز منظور نہیں کہ اپنے بعد والوں کے لئے اُسے میراث بنا کر چھوڑ جاؤں۔

### بھاگنے کا موقع کہاں:

ذرا دھیرے دھیرے چرنے والے! تو گویا اب جنگل کے پاس پہنچا ہوا ہے، گویا خاک کے نیچے توپ دیا گیا ہے' جہاں ظالم حسرت سے چلاتا ہے اور کوتاہی کرنے والا واپسی کی آرزو کرتا ہے مگر وہاں بھاگنے کا موقع کہاں؟

☆☆☆

### خط نمبر 43:

## و من كتاب له: إلى عُمَرَ بْنِ أبِي سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيِّ وَ كَانَ عامِلَهُ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ النُّعْمَانَ بْنَ عَجْلَانَ الزُّرَقِيَّ مَكَانَهُ:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدْ وَلَّيْتُ النُّعْمَانَ بْنِ عَجْلَانَ الزُّرَقِيَّ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَ نَزَعْتُ يَدَكَ بِلَا ذَمٍّ لَكَ وَ لَا تَثْرِيبٍ عَلَيْكَ، فَلَقَدْ أَحْسَنْتَ الْوِلَايَةَ وَ أَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، فَأَقْبِلْ غَيْرَ ظَنِينٍ وَ لَا مَلُومٍ وَ لَا مُتَّهَمٍ وَ لَا مَأْثُومٍ، فَلَقَدْ أَرَدْتُ الْمَسِيرَ إِلَى ظَلَمَةِ أَهْلِ الشَّامِ وَ أَحْبَبْتُ أَنْ تَشْهَدَ مَعِي فَإِنَّكَ مِمَّنْ أَسْتَظْهِرُ بِهِ عَلَى جِهَادِ الْعَدُوِّ وَ إِقَامَةِ عَمُودِ الدِّينِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ!

### خط نمبر 43:

## عمر ابن ابی سلمہ مخزومی کی تعریف

### معزول:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حاکم بحرین عمر ابن ابی سلمہ مخزومی کو معزول کر کے نعمان ابن عجلان زرقی کو ان کی جگہ پر مقرر فرمایا تو ان کے نام لکھا:

میں نے نعمان ابن عجلان زرقی کو بحرین کی حکومت دی ہے اور تمہیں اس سے بے دخل کر دیا ہے۔ مگر یہ اس لئے نہیں کہ

تمہیں نا اہل سمجھا گیا ہوں اور تم پر کوئی الزام عائد ہوتا ہو۔

## اسلوب حکومت:

حقیقت یہ ہے کہ تم نے حکومت کو بڑے اچھے اسلوب سے چلایا اور امانت کو پورا پورا ادا کیا۔ لہٰذا تم میرے پاس چلے آؤ۔ نہ تم سے کوئی بدگمانی ہے نہ ملامت کی جا سکتی ہے۔

## دین کا ستون:

واقعہ یہ ہے کہ میں نے شام کے ستمگاروں کی طرف قدم بڑھانے کا ارادہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ تم میرے ساتھ رہو، کیونکہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن سے دشمن سے لڑنے اور دین کا ستون گاڑنے میں مدد لے سکتا ہوں۔ انشاء اللہ!

☆☆☆

## خط نمبر 44:

و من كتاب له : إلى مصقلة بن هُبيرة الشّيباني و هو عامله على اء ردشير خُرَة

بَلَغَنِي عَنْكَ اءَمْرٌ إِنْ كُنْتَ فَعَلْتَهُ فَقَدْ اءَسْخَطْتَ إِلَهَكَ وَاءَغْضَبْتَ إِمَامَكَ :اءَنَّكَ تَقْسِمُ فَيْءَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي حَازَتْهُ رِمَاحُهُمْ وَ خُيُولُهُمْ وَ اءُرِيقَتْ عَلَيْهِ دِمَاؤُهُمْ فِيمَنِ اعْتَامَكَ مِنْ اءَعْرَابِ قَوْمِكَ؛ فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَاءَ النَّسَمَةَ لَئِنْ كَانَ ذَلِكَ حَقّاً لَتَجِدَنَّ لَكَ عَلَيَّ هَوَاناً وَ لَتَخِفَّنَّ عِنْدِي مِيزَاناً فَلاَ تَسْتَهِنْ بِحَقِّ رَبِّكَ وَ لاَ تُصْلِحْ دُنْيَاكَ بِمَحْقِ دِينِكَ، فَتَكُونَ مِنَ الْاءَخْسَرِينَ اءَعْمَالاً.

اءَلاَ وَ إِنَّ حَقَّ مَنْ قِبَلَكَ وَ قِبَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي قِسْمَةِ هَذَا الْفَيْءِ سَوَاءٌ يَرِدُونَ عِنْدِي عَلَيْهِ، وَ يَصْدُرُونَ عَنْهُ.

## خط نمبر 44:

# اردشیر خرہ کے عامل کی سرزنش

## مال غنیمت میں خرد برد:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اردشیر خرہ کے عامل مصقلہ بن ہبیرہ الشیبانی کے نام لکھا:

مجھے تمہارے بارے میں ایک خبر ملی جو اگر واقعا صحیح ہے تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کیا ہے اور اپنے امام کی نافرمانی کی ہے۔ خبر یہ ہے کہ تم مسلمانوں کے مال غنیمت کو جسے ان کے نیزوں اور گھوڑوں نے جمع کیا ہے اور جس کی راہ میں ان کا خون بہایا گیا ہے اپنی قوم کے ان بدوؤں میں تقسیم کر رہے ہو جو تمہارے خیر خواہ ہیں۔

اعمال کا پلہ:

قسم اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور جانداروں کو پیدا کیا ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو تم میری نظروں میں انتہائی ذلیل ہو گئے اور تمہارے اعمال کا پلہ ہلکا ہو جائے گا۔

اللہ کے حقوق اور خسران:

لہٰذا خبردار! اپنے رب کے حقوق کو معمولی مت سمجھنا اور اپنے دین کو برباد کر کے دنیا آراستہ کرنے کی فکر نہ کرنا کہ تمہارا شمار ان لوگوں میں ہو جائے جن کے اعمال میں خسارہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

مال غنیمت میں حصہ:

یاد رکھو! جو مسلمان تمہارے پاس یا میرے پاس ہیں ان سب کا حصہ اس مال غنیمت میں ایک ہی جیسا ہے اور اسی اعتبار سے وہ میرے پاس وارد ہوتے ہیں اور اپنا حق لے کر چلے جاتے ہیں۔

☆☆☆

خط نمبر 45:

وَ مِن كِتَابٍ لَهُ: إِلَى عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنصَارِيِ وَ هُوَ عَامِلُهُ عَلَى الْبَصْرَةِ وَ قَدْ بَلَغَهُ أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى وَلِيمَةِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِهَا فَمَضَى إِلَيْهَا

أَمَّا بَعْدُ، يَا ابْنَ حُنَيْفٍ فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلاً مِنْ فِتْيَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ دَعَاكَ إِلَى مَأْدُبَةٍ فَأَسْرَعْتَ إِلَيْهَا، تُسْتَطَابُ لَكَ الْأَلْوَانُ، وَ تُنْقَلُ عَلَيْكَ الْجِفَانُ، وَ مَا ظَنَنْتُ أَنَّكَ تُجِيبُ إِلَى طَعَامِ قَوْمٍ عَائِلُهُمْ مَجْفُوٌّ، وَ غَنِيُّهُمْ مَدْعُوٌّ. فَانْظُرْ إِلَى مَا تَقْضَمُهُ مِنْ هَذَا الْمَقْضَمِ، فَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ عِلْمُهُ فَالْفِظْهُ، وَ مَا أَيْقَنْتَ بِطِيبِ وَجْهِهِ فَنَلْ مِنْهُ.

أَلَا وَ إِنَّ لِكُلِّ مَأْمُومٍ إِمَاماً يَقْتَدِي بِهِ، وَ يَسْتَضِيءُ بِنُورِ عِلْمِهِ، أَلَا وَ إِنَّ إِمَامَكُمْ قَدِ اكْتَفَى

مِنْ دُنْيَاهُ بِطِمْرَيْهِ، وَ مِنْ طُعْمِهِ بِقُرْصَيْهِ، أَلَا وَ إِنَّكُمْ لَا تَقْدِرُونَ عَلَى ذَلِكَ، وَ لَكِنْ أَعِينُونِي بِوَرَعٍ وَ اجْتِهَادٍ وَ عِفَّةٍ وَ سَدَادٍ، فَوَاللَّهِ مَا كَنَزْتُ مِنْ دُنْيَاكُمْ تِبْرًا وَ لَا ادَّخَرْتُ مِنْ غَنَائِمِهَا وَفْرًا، وَ لَا أَعْدَدْتُ لِبَالِي ثَوْبِي طِمْرًا.

وَ لَا حُزْتُ مِنْ أَرْضِهَا شِبْرًا وَ لَا أَخَذْتُ مِنْهُ إِلَّا كَقُوتِ أَتَانٍ دَبِرَةٍ وَ لَهِيَ فِي عَيْنِي أَوْهَى وَ أَوْهَنُ مِنْ عَفْصَةٍ مَقِرَةٍ بَلَى كَانَتْ فِي أَيْدِينَا فَدَكٌ مِنْ كُلِّ مَا أَظَلَّتْهُ السَّمَاءُ، فَشَحَّتْ عَلَيْهَا نُفُوسُ قَوْمٍ وَ سَخَتْ عَنْهَا نُفُوسُ قَوْمٍ آخَرِينَ، وَ نِعْمَ الْحَكَمُ اللَّهُ وَ مَا أَصْنَعُ بِفَدَكٍ وَ غَيْرِ فَدَكٍ وَالنَّفْسُ مَظَانُّهَا فِي غَدٍ جَدَثٌ، تَنْقَطِعُ فِي ظُلْمَتِهِ آثَارُهَا، وَ تَغِيبُ أَخْبَارُهَا، وَ حُفْرَةٌ لَوْ زِيدَ فِي فُسْحَتِهَا، وَ أَوْسَعَتْ يَدَا حَافِرِهَا لَأَضْغَطَهَا الْحَجَرُ وَالْمَدَرُ، وَ سَدَّ فُرَجَهَا التُّرَابُ الْمُتَرَاكِمُ، وَ إِنَّمَا هِيَ نَفْسِي أَرُوضُهَا بِالتَّقْوَى لِتَأْتِيَ آمِنَةً يَوْمَ الْخَوْفِ الْأَكْبَرِ، وَ تَثْبُتَ عَلَى جَوَانِبِ الْمَزْلَقِ.

وَ لَوْ شِئْتُ لَاهْتَدَيْتُ الطَّرِيقَ إِلَى مُصَفَّى هَذَا الْعَسَلِ، وَ لُبَابِ هَذَا الْقَمْحِ، وَ نَسَائِجِ هَذَا الْقَزِّ، وَ لَكِنْ هَيْهَاتَ أَنْ يَغْلِبَنِي هَوَايَ، وَ يَقُودَنِي جَشَعِي إِلَى تَخَيُّرِ الْأَطْعِمَةِ وَ لَعَلَّ بِالْحِجَازِ أَوْ بِالْيَمَامَةِ مَنْ لَا طَمَعَ لَهُ فِي الْقُرْصِ، وَ لَا عَهْدَ لَهُ بِالشِّبَعِ أَوْ أَبِيتَ مِبْطَانًا وَ حَوْلِي بُطُونٌ غَرْثَى، وَ أَكْبَادٌ حَرَّى، أَوْ أَكُونَ كَمَا قَالَ الْقَائِلُ:

وَ حَسْبُكَ دَاءً أَنْ تَبِيتَ بِبِطْنَةٍ
وَ حَوْلَكَ أَكْبَادٌ تَحِنُّ إِلَى الْقِدِّ

أَأَقْنَعُ مِنْ نَفْسِي بِأَنْ يُقَالَ: هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَا أُشَارِكُهُمْ فِي مَكَارِهِ الدَّهْرِ، أَوْ أَكُونَ أُسْوَةً لَهُمْ فِي جُشُوبَةِ الْعَيْشِ، فَمَا خُلِقْتُ لِيَشْغَلَنِي أَكْلُ الطَّيِّبَاتِ كَالْبَهِيمَةِ الْمَرْبُوطَةِ هَمُّهَا عَلَفُهَا، أَوِ الْمُرْسَلَةِ شُغُلُهَا تَقَمُّمُهَا، تَكْتَرِشُ مِنْ أَعْلَافِهَا، وَ تَلْهُو عَمَّا يُرَادُ بِهَا، أَوْ أُتْرَكَ سُدًى، أَوْ أُهْمَلَ عَابِثًا، أَوْ أَجُرَّ حَبْلَ الضَّلَالَةِ، أَوْ أَعْتَسِفَ طَرِيقَ الْمَتَاهَةِ وَ كَأَنِّي بِقَائِلِكُمْ يَقُولُ:

إِذَا كَانَ هَذَا قُوتُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَدْ قَعَدَ بِهِ الضَّعْفُ عَنْ قِتَالِ الْأَقْرَانِ وَ مُنَازَلَةِ الشُّجْعَانِ؟ أَلَا وَ إِنَّ الشَّجَرَةَ الْبَرِّيَّةَ أَصْلَبُ عُودًا، وَالرَّوَائِعَ الْخَضِرَةَ أَرَقُّ جُلُودًا، وَالنَّابِتَاتِ الْعِذْيَةَ أَقْوَى وَقُودًا، وَ أَبْطَأُ خُمُودًا، وَ أَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ كَالضَّوْءِ مِنَ الضَّوْءِ وَالذِّرَاعِ مِنَ الْعَضُدِ.

وَاللَّهِ لَوْ تَظَاهَرَتِ الْعَرَبُ عَلَى قِتَالِي لَمَا وَلَّيْتُ عَنْهَا، وَ لَوْ أَمْكَنَتِ الْفُرَصُ مِنْ رِقَابِهَا

لَسَارَعْتُ إِلَيْهَا، وَسَأَجْهَدُ فِي أَنْ أُطَهِّرَ الْأَرْضَ مِنْ هَذَا الشَّخْصِ الْمَعْكُوسِ، وَالْجِسْمِ الْمَرْكُوسِ، حَتَّى تَخْرُجَ الْمَدَرَةُ مِنْ بَيْنِ حَبِّ الْحَصِيدِ.

إِلَيْكِ عَنِّي يَا دُنْيَا فَحَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ، قَدِ انْسَلَلْتُ مِنْ مَخَالِبِكِ، وَأَفْلَتُّ مِنْ حَبَائِلِكِ، وَاجْتَنَبْتُ الذَّهَابَ فِي مَدَاحِضِكِ، أَيْنَ الْقُرُونُ الَّذِينَ غَرَرْتِهِمْ بِمَدَاعِبِكِ؟ أَيْنَ الْأُمَمُ الَّذِينَ فَتَنْتِهِمْ بِزَخَارِفِكِ؟ هَاهُمْ رَهَائِنُ الْقُبُورِ، وَمَضَامِينُ اللُّحُودِ.

وَاللَّهِ لَوْ كُنْتِ شَخْصاً مَرْئِيّاً، وَقَالَباً حِسِّيّاً، لَأَقَمْتُ عَلَيْكِ حُدُودَ اللَّهِ، فِي عِبَادٍ غَرَرْتِهِمْ بِالْأَمَانِيِّ، وَأُمَمٍ أَلْقَيْتِهِمْ فِي الْمَهَاوِي، وَمُلُوكٍ أَسْلَمْتِهِمْ إِلَى التَّلَفِ، وَأَوْرَدْتِهِمْ مَوَارِدَ الْبَلَاءِ، إِذْ لَا وِرْدَ وَلَا صَدَرَ.

هَيْهَاتَ مَنْ وَطِئَ دَحْضَكِ زَلِقَ، وَمَنْ رَكِبَ لُجَجَكِ غَرِقَ، وَمَنِ ازْوَرَّ عَنْ حَبَائِلِكِ وُفِّقَ، وَالسَّالِمُ مِنْكِ لَا يُبَالِي إِنْ ضَاقَ بِهِ مُنَاخُهُ، وَالدُّنْيَا عِنْدَهُ كَيَوْمٍ حَانَ انْسِلَاخُهُ.

اعْزُبِي عَنِّي فَوَاللَّهِ لَا أَذِلُّ لَكِ فَتَسْتَذِلِّينِي، وَلَا أَسْلَسُ لَكِ فَتَقُودِينِي، وَايْمُ اللَّهِ يَمِيناً أَسْتَثْنِي فِيهَا بِمَشِيئَةِ اللَّهِ لَأَرُوضَنَّ نَفْسِي رِيَاضَةً تَهِشُّ مَعَهَا إِلَى الْقُرْصِ إِذَا قَدَرَتْ عَلَيْهِ مَطْعُوماً، وَتَقْنَعُ بِالْمِلْحِ مَأْدُوماً، وَلَأَدَعَنَّ مُقْلَتِي كَعَيْنِ مَاءٍ نَضَبَ مَعِينُهَا، مُسْتَفْرِغَةً دُمُوعَهَا.

أَتَمْتَلِئُ السَّائِمَةُ مِنْ رِعْيِهَا فَتَبْرُكَ، وَتَشْبَعُ الرَّبِيضَةُ مِنْ عُشْبِهَا فَتَرْبِضَ، وَيَأْكُلُ عَلِيٌّ مِنْ زَادِهِ فَيَهْجَعَ؟ قَرَّتْ إِذاً عَيْنُهُ إِذَا اقْتَدَى بَعْدَ السِّنِينَ الْمُتَطَاوِلَةِ بِالْبَهِيمَةِ الْهَامِلَةِ، وَالسَّائِمَةِ الْمَرْعِيَّةِ!

طُوبَى لِنَفْسٍ أَدَّتْ إِلَى رَبِّهَا فَرْضَهَا، وَعَرَكَتْ بِجَنْبِهَا بُؤْسَهَا، وَهَجَرَتْ فِي اللَّيْلِ غُمْضَهَا، حَتَّى إِذَا غَلَبَ الْكَرَى عَلَيْهَا افْتَرَشَتْ أَرْضَهَا، وَتَوَسَّدَتْ كَفَّهَا، فِي مَعْشَرٍ أَسْهَرَ عُيُونَهُمْ خَوْفُ مَعَادِهِمْ، وَتَجَافَتْ عَنْ مَضَاجِعِهِمْ جُنُوبُهُمْ، وَهَمْهَمَتْ بِذِكْرِ رَبِّهِمْ شِفَاهُهُمْ، وَتَقَشَّعَتْ بِطُولِ اسْتِغْفَارِهِمْ ذُنُوبُهُمْ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ، أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

فَاتَّقِ اللَّهَ يَا ابْنَ حُنَيْفٍ، وَلْتَكْفُفْ أَقْرَاصُكَ، لِيَكُونَ مِنَ النَّارِ خَلَاصُكَ.

خط نمبر 45:

## دنیا اور دنیا داروں کی مذمت

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ والی بصرہ عثمان ابن حنیف کو وہاں کے لوگوں نے کھانے کی دعوت دی ہے اور

وہ اس میں شریک ہیں تو انہیں تحریر فرمایا:

## عمدہ کھانوں کی دعوت:

اے ابن حنیف! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ بصرہ کے جوانوں میں سے ایک شخص نے تمہیں کھانے پر بلایا اور تم لپک کر پہنچ گئے کہ رنگا رنگ کے عمدہ عمدہ کھانے تمہارے لیے چن چن کر لائے جا رہے تھے' اور بڑے بڑے پیالے تمہاری طرف بڑھائے جا رہے تھے۔

## جو فقیروں کو دھتکارتے ہیں:

مجھے امید نہ تھی کہ تم ان لوگوں کی دعوت قبول کر لو گے کہ جن کے یہاں سے فقیر و نادار دھتکارے گئے ہوں اور دولت مند مدعو ہوں۔

## لقمے پر غور:

جو لقمے چباتے ہو انہیں دیکھ لیا کرو۔ اور جس کے متعلق شبہ بھی ہو اُسے چھوڑ دیا کرو اور جس کے پاک و پاکیزہ طریق سے حاصل ہونے کا یقین ہو اس میں سے کھاؤ۔

## امام کی اقتداء:

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہر مقتدی کا ایک پیشوا ہوتا ہے جس کی وہ پیروی کرتا ہے۔ دیکھو تمہارے امام کی حالت تو یہ ہے کہ اس نے دنیا کے ساز و سامان میں سے دو پھٹی پرانی چادروں اور کھانے میں سے دو روٹیوں پر قناعت کر لی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ تمہارے بس کی یہ بات نہیں، لیکن اتنا تو کرو کہ پرہیزگاری سعی و کوشش پاکدامنی اور سلامت روی میں میرا ساتھ دو۔ خدا کی قسم میں نے تمہاری دنیا سے انبار جمع کر رکھے ہیں اور پرانا کپڑا میں نے مہیا کیا ہے۔ بے شک اس آسمان کے سایہ تلے لے دے کے ایک فدک ہمارے ہاتھوں میں تھا اس پر بھی کچھ لوگوں کے منہ سے رال ٹپکی اور دوسرے فریق نے اس کے جانے کی پروا نہ کی اور بہترین فیصلہ کرنے والا اللہ ہے۔ بھلا میں فدک یا فدک کے علاوہ کسی اور چیز کو لے کر کروں ہی گا کیا۔ جب کہ نفس کی منزل کل قبر قرار پانے والی ہے کہ جس کی اندھیاریوں میں اس کے نشانات مٹ جائیں گے اور اس کی خبریں ناپید ہو جائیں گی۔ وہ تو ایک ایسا گڑھا ہے کہ اگر اس کا پھیلاؤ بڑھا بھی دیا جائے اور گورکن کے ہاتھ اُسے کشادہ بھی رکھیں۔ جب بھی پتھر اور کنکر اس کو تنگ کر دیں گے اور مسلسل مٹی کے ڈالے جانے سے اس کی دراڑیں بند ہو جائیں گی۔

## تقویٰ الٰہی:

میری توجہ تو صرف اس طرف ہے کہ میں تقویٰ الٰہی کے ذریعہ اپنے نفس کو بے قابو نہ ہونے دوں تا کہ اُس دن کہ جب خوف حد سے بڑھ جائے گا' وہ مطمئن رہے اور پھسلنے کی جگہوں پر مضبوطی سے جما رہے۔ اگر میں چاہتا تو صاف ستھرے شہد'

عمدہ گیہوں اور ریشم کے بنے ہوئے کپڑوں کے لئے ذرائع مہیا کر سکتا تھا۔ لیکن ایسا کہاں ہو سکتا ہے کہ خواہش مجھے مغلوب بنا لے اور حرص مجھے اچھے اچھے کھانوں کے چن لینے کی دعوت دے جب کہ حجاز و یمامہ میں شاید ایسے لوگ ہوں کہ جنہیں ایک روٹی کے ملنے کی بھی آس نہ ہو اور انہیں پیٹ بھر کر کھانا کبھی نصیب نہ ہوا ہو۔ کیا میں شکم سیر ہو کر پڑا رہا کروں؟ درآنحالیکہ میرے گردو پیش بھوکے پیٹ اور پیاسے جگر تڑپتے ہوں یا میں ویسا ہو جاؤں جیسا کہنے والے نے کہا ہے' کہ تمہاری بیماری یہ کیا کم ہے کہ تم پیٹ بھر کر لمبی تان لو اور تمہارے گرد کچھ ایسے جگر ہوں جو سوکھے چمڑے کو ترس رہے ہوں' کیا میں اسی میں مگن رہوں کہ مجھے امیر المومنین کہا جاتا ہے۔ مگر میں زمانہ کی سختیوں میں مومنوں کا شریک و ہمدم اور زندگی کی بدمزگیوں میں ان کا ساتھی نہ بنوں۔ میں اس لیے تو پیدا نہیں ہوا ہوں کہ اچھے اچھے کھانوں کی فکر میں لگا رہوں۔ اس بندھے ہوئے چوپایہ کی طرح جسے صرف اپنے چارے ہی کی فکر لگی رہتی ہے یا اس کھلے ہوئے جانور کی طرح کہ جس کا کام منہ مارنا ہوتا ہے۔ وہ گھاس سے پیٹ بھر لیتا ہے اور جو اس سے مقصد پیش نظر ہوتا ہے اس سے غافل رہتا ہے کیا میں بے قید و بند چھوڑ دیا گیا ہوں؟ یا بیکار کھلے بندوں رہا کر دیا گیا ہوں کہ گمراہی کی رسیوں کو کھینچتا رہوں اور بھٹکنے کی جگہوں میں منہ اُٹھائے پھرتا رہوں۔

## خوراک اور مضبوطی:

میں سمجھتا ہوں تم میں سے کوئی کہے گا کہ جب ابن ابی طالب کی خوراک یہ ہے' تو ضعف و ناتوانائی نے اسے حریفوں سے بھڑنے اور دلیروں سے ٹکرانے سے بیٹھا دیا ہوگا۔ مگر یاد رکھو کہ جنگل کے درخت کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔ اور تر و تازہ پیڑوں کی چھال کمزور اور پتلی ہوتی ہے اور صحرائی جھاڑ کا ایندھن زیادہ بھڑکتا ہے اور دیر میں بجھتا ہے۔ مجھے رسول سے وہی نسبت ہے جو ایک ہی جڑ سے پھوٹنے والی دو شاخوں کو ایک دوسرے سے اور کلائی کو بازو سے ہوتی ہے۔ خدا کی قسم اگر تمام عرب ایکا کر کے مجھ سے بھڑنا چاہیں تو میدان چھوڑ کر پیٹھ نہ دکھاؤں گا اور موقع پاتے ہی ان کی گردنیں دبوچ لینے کے لیے لپک کر آگے بڑھوں گا اور کوشش کروں گا کہ اس الٹی کھوپڑی والے بے ہنگم ڈھانچے سے زمین کو پاک کر دوں تاکہ کھلیان کے دانوں سے کنکر نکل جائے۔

## دنیا سے لاتعلقی:

اے دنیا میرا پیچھا چھوڑ دے۔ تیری باگ ڈور تیرے کاندھے پر ہے۔ میں تیرے پنجوں سے نکل چکا ہوں تیرے پھندوں سے باہر ہو چکا ہوں' اور تیری پھسلنے کی جگہوں میں بڑھنے سے قدم روک رکھے ہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تو نے کھیل تفریح کی باتوں سے چکمے دیئے کدھر ہیں وہ جماعتیں جنہیں تو نے اپنی آرائشوں سے ورغلائے رکھا؟ وہ قبروں میں جکڑے ہوئے اور کاک لحد میں دبکے پڑے ہیں اگر تو دکھائی دینے والا مجسمہ اور سامنے آنے والا ڈھانچہ ہوتی تو بخدا میں تجھ پر اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں جاری کرتا کہ تو نے بندوں کو اُمیدیں دلا دلا کر بہکایا' قوموں کو (ہلاکت کے) گڑھوں میں لا پھینکا اور تاجداروں کو تباہیوں کے حوالے کر دیا اور سختیوں کے گھاٹ پر لا اتارا جن پر اس کے بعد نہ سیراب ہونے کے لیے

اتر جائے گا اور نہ سیراب ہو کر پلٹا جائے گا۔ پناہ بخدا جو تیری پھسلن پر قدم رکھے گا وہ ضرور پھسلے گا جو تیری موجوں پر سوار ہوگا' وہ ضرور ڈوبے گا اور جو تیرے پھندوں سے بچ کر رہیگا وہ توفیق سے ہمکنار ہوگا۔ تجھ سے دامن چھڑا لینے والا پروا نہیں کرتا۔ اگر چہ دنیا کی وسعتیں اس کے لیے تنگ ہو جائیں اس کے نزدیک تو دنیا ایک دن کے برابر ہے کہ جو ختم ہوا چاہتا ہے مجھ سے دور ہو' میں تیرے قابو میں آنے والا نہیں کہ تو مجھے ذلتوں میں جھونک دے اور نہ میں تیرے سامنے اپنی باگ ڈھیلی چھوڑنے والا ہوں کہ تو مجھے ہنکا لے جائے' میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں ایسی قسم جس میں اللہ کی مشیت کے علاوہ کسی چیز کا استثناء نہیں کرتا کہ میں اپنے نفس کو ایسا دکھاؤں گا کہ وہ کھانے میں ایک روٹی کے ملنے پر خوش ہو جائے اور اس کے ساتھ صرف نمک پر قناعت کر لے اور اپنی آنکھوں کا سوتا اس طرح خالی کر دوں گا جس طرح وہ چشمہ آب جس کا پانی تہ نشین ہو چکا ہو۔ کیا جس طرح بکریاں پیٹ بھر لینے کے بعد سینہ کے بل بیٹھ جاتی ہیں اور سیر ہو کر اپنے باڑے میں گھس جاتی ہیں' اسی طرح علی بھی اپنے پاس کا کھانا کھالے اور بس سو جائے اس کی آنکھیں بے نور ہو جائیں اگر وہ زندگی کے طویل سال گذارنے کے بعد کھلے ہوئے چوپاؤں اور چرنے والے جانوروں کی پیروی کرنے لگے۔''

## خوف حشر:

خوشا نصیب اس شخص کے کہ جس نے اللہ کے فرائض کو پورا کیا۔ سختی اور مصیبت میں صبر کیے پڑا رہا' راتوں کو اپنی آنکھوں کو بیدار رکھا اور جب نیند کا غلبہ ہوا تو ہاتھ کو تکیہ بنا کر ان لوگوں کے ساتھ فرش خاک پر پڑ رہا کہ جن کی آنکھیں خوف حشر سے بیدار' پہلو بچھونوں سے الگ اور ہونٹ یاد خدا میں زمزمہ سنج رہتے ہیں' اور کثرت استغفار سے جن کے گناہ چھٹ گئے ہیں۔ یہی اللہ کا گروہ ہے۔ اور بیشک اللہ کا گروہ ہی کامران ہونے والا ہے۔

## اپنی روٹیوں پر قناعت:

اے ابن حنیف! اللہ سے ڈرو' اور اپنی ہی روٹیوں پر قناعت کرو تا کہ جہنم کی آگ سے چھٹکارا پا سکو۔

☆☆☆

## خط نمبر 46:

# و من کتاب له: إلى بعضِ عُمّالِهِ

اءَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّكَ مِمَّنْ اءَسْتَظْهِرُ بِهِ عَلَى إِقَامَةِ الدِّينِ، وَ اءَقْمَعُ بِهِ نَخْوَةَ الْاءَثِيمِ، وَ اءَسُدُّ بِهِ لَهَاةَ الثَّغْرِ الْمَخُوفِ. فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ عَلَى مَا اءَهَمَّكَ، وَاخْلِطِ الشِّدَّةَ بِضِغْثٍ مِنَ اللِّينِ، وَارْفُقْ مَا كَانَ الرِّفْقُ اءَرْفَقَ، وَاعْتَزِمْ بِالشِّدَّةِ حِينَ لَا يُغْنِي عَنْكَ إِلَّا الشِّدَّةُ، وَاخْفِضْ لِلرَّعِيَّةِ جَنَاحَكَ،

وَابْسُطْ لَهُمْ وَجْهَكَ وَ اءلِنْ لَهُمْ جَانِبَكَ، وَ آسِ بَيْنَهُمْ فِي اللَّحْظَةِ وَالنَّظْرَةِ وَالْإِشَارَةِ وَالتَّحِيَّةِ، حَتَّى لَا يَطْمَعَ الْعُظَمَاءُ فِي حَيْفِكَ، وَ لَا يَيْاءَسَ الضُّعَفَاءُ مِنْ عَدْلِكَ، وَالسَّلَامُ.

خط نمبر 46:

# کمزوروں کو انصاف فراہم کرنا

## حکومت میں عمال کی اہمیت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بعض عمال کے نام لکھا:

امابعد! تم ان لوگوں میں ہو جن سے میں دین کے قیام کے لئے مدد لیتا ہوں، گنہگاروں کی نخوت کو توڑ دیتا ہوں اور سرحدوں کے خطرات کی حفاظت کرتا ہوں لہٰذا اپنے اہم امور میں اللہ سے مدد طلب کرنا۔

## نرمی و سختی:

اپنی شدت میں تھوڑی نرمی بھی شامل کر لینا۔ جہاں تک نرمی مناسب ہو نرمی ہی سے کام لینا اور جہاں سختی کے علاوہ کوئی چارہ کار ہو وہاں سختی ہی کرنا۔

## رعایا سے حسن سلوک:

رعایا کے ساتھ تواضع سے پیش آنا اور کشادہ روئی کا برتاؤ کرنا۔

## مساوات:

اپنا رویہ نرم رکھنا اور نظر بھر کے دیکھنے یا انکھیوں سے دیکھنے میں بھی برابر کا سلوک کرنا اور اشارہ و سلام میں بھی مساوات سے کام لینا، تاکہ بڑے لوگ تمہاری ناانصافی سے امید نہ لگا بیٹھیں اور کمزور افراد تمہارے انصاف سے مایوس نہ ہو جائیں۔ والسلام!

☆☆☆

خط نمبر 47:

## و من كتاب له: إلى مُعاوِيَةَ

فَإِنَّ الْبَغْيَ وَالزُّورَ يُوتِغَانِ الْمَرْءَ فِي دِينِهِ وَ دُنْيَاهُ، وَ يُبْدِيَانِ خَلَلَهُ عِنْدَ مَنْ يَعِيبُهُ، وَ قَدْ عَلِمْتُ اءنَّكَ غَيْرُ مُدْرِكٍ مَا قُضِيَ فَوَاتُهُ، وَ قَدْ رَامَ اءقْوَامٌ اءمْرًا بِغَيْرِ الْحَقِّ فَتَاءَلَّوْا عَلَى اللَّهِ فَاءكْذَبَهُمْ،

فَاحْذَرْ يَوْمًا يَغْتَبِطُ فِيهِ مَنْ اَحْمَدَ عَاقِبَةَ عَمَلِهِ، وَيَنْدَمُ مَنْ اَمْكَنَ الشَّيْطَانَ مِنْ قِيَادِهِ فَلَمْ يُجَاذِبْهُ.
وَقَدْ دَعَوْتَنَا اِلَى حُكْمِ الْقُرْآنِ وَلَسْتَ مِنْ اَهْلِهِ، وَلَسْنَا اِيَّاكَ اَجَبْنَا، وَلٰكِنَّا اَجَبْنَا الْقُرْآنَ فِي حُكْمِهِ، وَالسَّلَامُ.

خط نمبر 47:

## حکم قرآن پر لبیک

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام لکھا:

یاد رکھو! سرکشی اور دروغ گوئی انسان کو دین و دنیا میں رسوا کر دیتی ہے اور نکتہ چینی کرنے والے کے سامنے اس کی خامیاں کھول دیتی ہے تم جانتے ہو کہ جس چیز کا ہاتھ سے جانا ہی نطے ہے اُسے تم پا نہیں سکتے۔ بہت سے لوگوں نے بغیر کسی حق کے کسی مقصد کو چاہا اور مشاء الٰہی کے خلاف تاویلیں کرنے لگے تو اللہ نے انہیں جھٹلا دیا۔ لہٰذا تم بھی اس دن سے ڈرو جس میں وہی شخص خوش ہوگا جس نے اپنے اعمال کے نتیجہ کو بہتر بنا لیا ہو اور وہ شخص نادم و شرمسار ہوگا جس نے اپنی باگ ڈور شیطان کو تھما دی اور اس کے ہاتھ سے اُسے نہ چھیننا چاہا اور تم نے ہمیں قرآن کے فیصلہ کی طرف دعوت دی۔ حالانکہ تم قرآن کے اہل نہیں تھے تو ہم نے تمہاری آواز پر لبیک نہیں کہی بلکہ قرآن کے حکم پر لبیک کہی۔ والسلام!

خط نمبر 48:

## ومن كتاب له: اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَيْضًا

اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الدُّنْيَا مَشْغَلَةٌ عَنْ غَيْرِهَا، وَلَمْ يُصِبْ صَاحِبُهَا مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا فَتَحَتْ لَهُ حِرْصًا عَلَيْهَا، وَلَهَجًا بِهَا، وَلَنْ يَسْتَغْنِيَ صَاحِبُهَا بِمَا نَالَ فِيهَا عَمَّا لَمْ يَبْلُغْهُ مِنْهَا، وَمِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ فِرَاقُ مَا جَمَعَ، وَنَقْضُ مَا اَبْرَمَ اَوْ لَوِ اعْتَبَرْتَ بِمَا مَضَى حَفِظْتَ مَا بَقِيَ، وَالسَّلَامُ.

خط نمبر 48:

## دنیا و مال دنیا کی حرص و طمع

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام لکھا:

امابعد! دنیا آخرت سے روگردانی کر دینے والی ہے اور اس کا ساتھی جب بھی کوئی چیز پا لیتا ہے تو اس کے لیے حرص کے دوسرے دروازے کھول دیتی ہے اور وہ کبھی کوئی چیز حاصل کر کے اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا جس کو حاصل نہیں کر سکا ہے۔ حالانکہ ان سب کے بعد جو کچھ جمع کیا ہے اس سے الگ ہونا ہے اور جو کچھ بندوبست کیا ہے اسے توڑ دینا ہے اور تو اگر گزشتہ لوگوں سے ذرا بھی عبرت حاصل کرتا تو باقی زندگی کو محفوظ کر سکتا تھا۔ والسلام!

☆☆☆

خط نمبر 49:

## و من کتاب له: إلى معاوية رضی اللہ عنہ

اءَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي عَلَى التَّرَدُّدِ فِي جَوَابِكَ، وَ الاِسْتِمَاعِ إِلَى كِتَابِكَ لَمُوَهِّنٌ رَاءْيِي وَ مُخَطِّءٌ فِرَاسَتِي وَ إِنَّكَ إِذْ تُحَاوِلُنِي الْاءُمُورَ وَ تُرَاجِعُنِي السُّطُورَ كَالْمُسْتَثْقِلِ النَّائِمِ تَكْذِبُهُ اءَحْلاَمُهُ وَ الْمُتَحَيِّرِ الْقَائِمِ يَبْهَظُهُ مَقَامُهُ، لاَ يَدْرِي :اءَلَهُ مَا يَأْتِي اءَمْ عَلَيْهِ؟ وَ لَسْتَ بِهِ غَيْرَ اءَنَّهُ بِكَ شَبِيهٌ، وَ اءُقْسِمُ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَوْ لاَ بَعْضُ الاِسْتِبْقَاءِ لَوَصَلَتْ إِلَيْكَ مِنِّي قَوَارِعُ تَقْرَعُ الْعَظْمَ، وَ تَهْلِسُ اللَّحْمَ، وَ اعْلَمْ اءَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ ثَبَّطَكَ عَنْ اءَنْ تُرَاجِعَ اءَحْسَنَ اءُمُورِكَ، وَ تَاءْذَنَ لِمَقَالِ نَصِيحَتِكَ وَ السَّلاَمُ لِاءَهْلِهِ.

خط نمبر 54:

## امور اختلاف

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام لکھا:

"امابعد! میں تم سے خط و کتابت کرنے اور تمہاری بات سننے میں اپنی رائے کی کمزوری اور اپنی دانشمندی کی غلطی کا احساس کر رہا ہوں اور تم بار بار مجھ سے اپنی بات منوانے اور خط و کتابت جاری رکھنے کی کوشش کرنے میں ایسے ہی ہو جیسے کوئی بستر پر لیٹا خواب دیکھ رہا ہو اور اس کا خواب غلط ثابت ہو یا کوئی حیرت زدہ منہ اٹھائے کھڑا ہو اور یہ قیام بھی اسے مہنگا پڑے اور یہی نہ معلوم ہو کہ آنے والی چیز اس کے حق میں مفید ہے یا مضر۔ تم بالکل یہی شخص نہیں ہو لیکن اسی سے ملتے جلتے ہو اور خدا کی قسم کہ اگر کسی حد تک باقی رکھنا میری مصلحت نہ ہوتا تو تم تک ایسے حوادث آتے جو ہڈیوں کو توڑ دیتے اور گوشت کا نام تک نہ چھوڑتے اور یاد رکھو کہ یہ شیطان نے تمہیں بہترین امور کی طرف رجوع کرنے اور عمدہ ترین نصیحتوں کے سننے سے روک رکھا ہے۔ سلام اس کے اہل پر۔"

☆☆☆

# حضرت علی رضی اللہ عنہ
# کی وصیتیں اور نصیحتیں

وصیت نمبر1:

# من وصية له: كَتَبَهُ لِشُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ قَاضِيهِ

رُوِيَ أَنَّ شُرَيْحَ بْنَ الْحَارِثِ قَاضِيَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع اشْتَرَى عَلَى عَهْدِهِ دَارا بِثَمَانِينَ دِينَارا، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَاسْتَدْعَى شُرَيْحا فَاسْتَدْعَاهُ وَ قَالَ لَهُ:
بَلَغَنِي أَنَّكَ ابْتَعْتَ دَارا بِثَمَانِينَ دِينَارا وَ كَتَبْتَ لَهَا كِتَابا وَ أَشْهَدْتَ فِيهِ شُهُودا.
فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ قَدْ كَانَ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ نَظَرَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ لَهُ:
يَا شُرَيْحُ أَمَا إِنَّهُ سَيَأْتِيكَ مَنْ لَا يَنْظُرُ فِي كِتَابِكَ وَ لَا يَسْأَلُكَ عَنْ بَيِّنَتِكَ حَتَّى يُخْرِجَكَ مِنْهَا شَاخِصا، وَ يُسْلِمَكَ إِلَى قَبْرِكَ خَالِصا، فَانْظُرْ يَا شُرَيْحُ لَا تَكُونُ ابْتَعْتَ هَذِهِ الدَّارَ مِنْ غَيْرِ مَالِكَ أَوْ نَقَدْتَ الثَّمَنَ مِنْ غَيْرِ حَلَالِكَ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ خَسِرْتَ دَارَ الدُّنْيَا وَ دَارَ الْآخِرَةِ.
أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَتَيْتَنِي عِنْدَ شِرَائِكَ مَا اشْتَرَيْتَ لَكَتَبْتُ لَكَ كِتَابا عَلَى هَذِهِ النُّسْخَةِ، فَلَمْ تَرْغَبْ فِي شِرَاءِ هَذِهِ الدَّارِ بِدِرْهَمٍ فَمَا فَوْقَهُ. وَالنُّسْخَةُ هَذِهِ:
هَذَا مَا اشْتَرَى عَبْدٌ ذَلِيلٌ مِنْ مَيِّتٍ قَدْ أُزْعِجَ لِلرَّحِيلِ، اشْتَرَى مِنْهُ دَارا مِنْ دَارِ الْغُرُورِ مِنْ جَانِبِ الْفَانِينَ، وَ خِطَّةِ الْهَالِكِينَ وَ تَجْمَعُ هَذِهِ الدَّارَ حُدُودٌ أَرْبَعَةٌ: الْحَدُّ الْأَوَّلُ يَنْتَهِي إِلَى دَوَاعِي الْآفَاتِ، وَ الْحَدُّ الثَّانِي يَنْتَهِي إِلَى دَوَاعِي الْمُصِيبَاتِ، وَ الْحَدُّ الثَّالِثُ يَنْتَهِي إِلَى الْهَوَى الْمُرْدِي وَ الْحَدُّ الرَّابِعُ يَنْتَهِي إِلَى الشَّيْطَانِ الْمُغْوِي وَ فِيهِ يُشْرَعُ بَابُ هَذِهِ الدَّارِ.
اشْتَرَى هَذَا الْمُغْتَرُّ بِالْأَمَلِ، مِنْ هَذَا الْمُزْعَجِ بِالْأَجَلِ، هَذِهِ الدَّارَ بِالْخُرُوجِ مِنْ عِزِّ الْقَنَاعَةِ وَ الدُّخُولِ فِي ذُلِّ الطَّلَبِ وَ الضَّرَاعَةِ، فَمَا أَدْرَكَ هَذَا الْمُشْتَرِي فِيمَا اشْتَرَى مِنْهُ مِنْ دَرَكٍ فَعَلَى مُبَلْبِلِ أَجْسَامِ الْمُلُوكِ وَ سَالِبِ نُفُوسِ الْجَبَابِرَةِ وَ مُزِيلِ مُلْكِ الْفَرَاعِنَةِ، مِثْلِ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ وَ تُبَّعٍ وَ حِمْيَرَ وَ مَنْ جَمَعَ الْمَالَ عَلَى الْمَالِ فَأَكْثَرَ وَ مَنْ بَنَى وَ شَيَّدَ وَ زَخْرَفَ وَ نَجَّدَ وَ ادَّخَرَ وَ اعْتَقَدَ وَ نَظَرَ بِزَعْمِهِ لِلْوَلَدِ، إِشْخَاصُهُمْ جَمِيعا إِلَى مَوْقِفِ الْعَرْضِ وَ الْحِسَابِ وَ مَوْضِعِ الثَّوَابِ وَ الْعِقَابِ: إِذَا وَقَعَ الْأَمْرُ بِفَصْلِ الْقَضَاءِ (وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ) شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ الْعَقْلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَسْرِ الْهَوَى، وَ سَلِمَ مِنْ عَلَائِقِ الدُّنْيَا

وصیت نمبر 1:

# قاضی شریح کا گھر

یہ تحریر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح ابن حارث قاضی کوفہ کے لیے لکھ کر بھیجی۔

روایت ہے کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کے قاضی شریح ابن حارث نے آپ کے دورِ خلافت میں ایک مکان اسی دینار کا خرید کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انہیں بلوا بھیجا اور فرمایا:

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے ایک مکان اسی دینار کو خرید کیا ہے اور دستاویز بھی تحریر کی ہے اور اس پر گواہوں کی گواہی بھی دلوائی ہے؟''

شریح نے کہا:

''جی ہاں اے امیر المؤمنین! ایسا ہوا تو ہے۔''

اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں غصہ کی نظر سے دیکھا اور فرمایا:

''دیکھو! بہت جلدی وہ ملک الموت تمہارے پاس آجائے گا جو تمہاری دستاویز دیکھے گا اور نہ تم سے گواہوں کو پوچھے گا اور وہ تمہارا بوریا بستر بند ہوا کر یہاں سے نکال باہر کرے گا اور قبر میں اکیلا چھوڑ دے گا۔ اے شریح! دیکھو! ایسا تو نہیں کہ تم نے اس گھر کو دوسرے کے مال سے خریدا ہو یا حرام کی کمائی سے قیمت ادا کی ہو۔ اگر ایسا ہوا تو سمجھ لو کہ تم نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی۔ دیکھو! اگر میں اس کی خریداری کے وقت تمہارے لیے اس جیسی دستاویز لکھ دیتا تو تم اس گھر کو ایک درہم بلکہ اس سے کم پر بھی خریدنے کو تیار نہ ہوتے۔''

آپ کا نصیحت نامہ یہ ہے:

''یہ وہ ہے جو ایک ذلیل بندے نے ایک ایسے بندے سے کہ جو سفرِ آخرت کے لیے تیار ہے خرید کیا ہے۔ ایک ایسا گھر کہ جو دنیائے پُرفریب میں مرنے والوں کے محلے اور ہلاک ہونے والوں کے خطہ میں واقع ہے جس کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ پہلی حد آفتوں کے اسباب سے متصل ہے، دوسری حد مصیبتوں کے اسباب سے ملی ہوئی ہے اور تیسری حد ہلاک کرنے والی نفسانی خواہشوں تک پہنچتی ہے اور چوتھی حد گمراہ کرنے والے شیطان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اسی حد میں اس کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس فریب خوردہ امید و آرزو نے اس شخص سے کہ جسے موت دھکیل رہی ہے اس گھر کو خریدا ہے اس قیمت پر کہ اُس نے قناعت کی عزت سے ہاتھ اٹھایا اور طلب و خواہش کی ذلت میں جا پڑا۔ اب اگر اس سودے میں خریدار کو کوئی نقصان پہنچے تو بادشاہوں کے جسم کو تہ و بالا کرنے والے گردن کشوں کی جان لینے والے اور کسریٰ قیصر اور تبع و حمیر ایسے فرمانرواؤں کی سلطنتیں الٹ دینے والے اور مال سمیٹ سمیٹ کر اُسے بڑھانے اونچے اونچے محل بنانے سنوارنے انہیں فرش فروش سے سجانے اور اولاد کے خیال سے ذخیرے فراہم کرنے اور جاگیریں بنانے والوں سے سب کچھ چھین لینے والے کے ذمہ ہے کہ وہ ان سب کو لے جا کر حساب و کتاب کے موقف اور عذاب و ثواب کے

محل میں کھڑا کرے۔ اس وقت کہ جب حق و باطل کا دوٹوک فیصلہ ہوگا اور باطل والے وہاں خسارے میں رہیں گے بندھن سے الگ اور دنیا کی وابستگیوں سے آزاد۔"

☆☆☆

وصیت نمبر 2:

## و من وصية له: وصى بها جيشا بعثه إلى العدو

فَإِذا نَزَلْتُم بِعَدُوٍّ أَوْ نَزَلَ بِكُمْ فَلْيَكُنْ مُعَسْكَرُكُمْ فِي قُبُلِ الْأَشْرافِ، أَوْ سِفاحِ الْجِبالِ، أَوْ أَثْناءِ الْأَنْهارِ، كَيْما يَكُونَ لَكُمْ رِدْءًا، وَ دُونَكُمْ مَرَدًّا، وَلْتَكُنْ مُقاتَلَتُكُمْ مِنْ وَجْهٍ واحِدٍ أَوِ اثْنَيْنِ، وَاجْعَلُوا لَكُمْ رُقَباءَ فِي صَياصِي الْجِبالِ، وَ مَناكِبِ الْهِضابِ، لِئَلّا يَأْتِيَكُمُ الْعَدُوُّ مِنْ مَكانِ مَخافَةٍ أَوْ أَمْنٍ.

وَاعْلَمُوا أَنَّ مُقَدِّمَةَ الْقَوْمِ عُيُونُهُمْ، وَ عُيُونَ الْمُقَدِّمَةِ طَلائِعُهُمْ، وَ إِيّاكُمْ وَالتَّفَرُّقَ، فَإِذا نَزَلْتُم فَانْزِلُوا جَمِيعاً، وَ إِذا ارْتَحَلْتُمْ فَارْتَحِلُوا جَمِيعاً، وَ إِذا غَشِيَكُمُ اللَّيْلُ فَاجْعَلُوا الرِّماحَ كِفَّةً، وَ لا تَذُوقُوا النَّوْمَ إِلّا غِراراً أَوْ مَضْمَضَةً.

وصیت نمبر 2:

## جنگی چالیں

### جنگ کے دوران پڑاؤ کہاں ہونا چاہیے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لشکر کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

جب دشمن کے سامنے اترنا یا وہ تم پر آ ئے تو تمہارا پڑاؤ بلند ٹیلوں یا پہاڑوں کے دامن یا نہر کے کناروں پر ہونا چاہیے تاکہ تمہارے لیے حفاظت اور تمہارے لیے مدد ہو۔ جنگ ایک یا دو رخوں سے ہو۔

### نگہبان:

پہاڑوں کی بلندیوں اور مسطح ٹیلوں پر نگہبان مقرر کرو۔ تاکہ دشمن کسی کمین گاہ یا محفوظ و بے خوف جگہ سے اچانک حملہ آور نہ ہو۔

**جاسوس اور پھوٹ:**

یہ بھی سمجھ رکھو کہ فوج کا ہراول دستہ اس کا جاسوس اور ہراول کے جاسوس اس کے فرستادے ہوتے ہیں، اس لیے ان سب جاسوسوں کا انتظام رکھو! خبردار اختلاف اور پھوٹ نہ ہونے پائے۔

**اتحاد اور یکسوئی:**

جب کہیں اترو تو سب ساتھ اترو اور جب کوچ کرو تو ایک ساتھ کرو۔ جب رات آجائے تو نیزوں سے اپنے گرد حلقہ بنالو اور اس طرح سوؤ جیسے غرارہ یا کلی کرتے ہیں (ذرا سی جھپکی لو اور اٹھ پڑو)۔

☆☆☆

**وصیت نمبر 3:**

## و من وصية له: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عِنْدَ اسْتِخْلافِهِ إِيَّاهُ عَلَى الْبَصْرَةِ

سَعِ النَّاسَ بِوَجْهِكَ وَ مَجْلِسِكَ وَ حُكْمِكَ، وَ إِيَّاكَ وَ الْغَضَبَ فَإِنَّهُ طَيْرَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَ اعْلَمْ أَنَّ مَا قَرَّبَكَ مِنَ اللَّهِ يُبَاعِدُكَ مِنَ النَّارِ، وَ مَا بَاعَدَكَ مِنَ اللَّهِ يُقَرِّبُكَ مِنَ النَّارِ.

**وصیت نمبر 3:**

## غصہ کی مذمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا والی قرار دیا تو ان کے نام یہ وصیت تحریر فرمائی:

"لوگوں سے ملاقات کرنے میں انہیں اپنی بزم میں جگہ دینے میں اور ان کے درمیان فیصلہ کرنے میں وسعت سے کام لو اور خبردار غیظ و غضب سے کام نہ لینا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہلکے پن کا نتیجہ ہے اور یاد رکھو کہ جو چیز اللہ سے قریب بناتی ہے وہی جہنم سے دور کرتی ہے اور جو چیز اللہ سے دور کرتی ہے وہی جہنم سے قریب بنا دیتی ہے۔"

☆☆☆

وصیت نمبر 4:

## و من وصية له: لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَاسِ لَمَا بَعَثَهُ لِلاُحْتِجاجَ عَلَى الْخَوارِجِ

لَا تُخَاصِمُهُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ الْقُرْآنَ حَمَّالٌ ذُو وُجُوهٍ تَقُولُ وَ يَقُولُونَ، وَ لَكِنْ خاصِمْهُمْ لا بِالسُّنَّةِ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَجِدُوا عَنْهَا مَحِيصا.

وصیت نمبر 4:

## سنت کی اہمیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خوارج سے مناظرے کے موقعے پر یہ وصیت فرمائی:
''قرآن کو لے کر بحث نہ کرنا، کیونکہ قرآن بہت سے معنی کا متحمل ہے۔ بہت سی وجہیں رکھتا ہے۔ قرآن سے بحث کرو گے تو تم بھی کہتے رہو گے وہ بھی کہتے رہیں گے اور نتیجہ کچھ نہ نکلے گا' لیکن سنت کو لے بحث کرنا سنت سے بھاگنے کا موقعہ نہ پاسکیں گے۔''

☆☆☆

وصیت نمبر 5:

## و من وصية له: لِمَعْقِلِ بْنِ قَيْسٍ الرِّيَاحِيِّ حِينَ اءنْفَذَهُ إِلَى الشامِ فِي ثَلاثَةِ آلافٍ مُقَدِّمَةً لَهُ

اتَّقِ اللَّهَ الَّذِى لا بُدَّ لَكَ مِنْ لِقائِهِ، وَ لا مُنْتَهَى لَكَ دُونَهُ، وَ لا تُقاتِلَنَّ إِلا مَنْ قاتَلَكَ. وَ سِرِ الْبَرْدَيْنِ، وَ غَوِّرْ بِالنّاسِ، وَ رَفِّهْ فِي السَّيْرِ، وَ لا تَسِرْ اءوَّلَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ سَكَنا، وَ قَدَّرَهُ مُقاما لا ظَعْنا، فَاءرِحْ فِيهِ بَدَنَكَ، وَ رَوِّحْ ظَهْرَكَ.
فَإِذا وَقَفْتَ حِينَ يَنْبَطِحُ السَّحَرُ، اءوْ حِينَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ، فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ. فَإِذا لَقِيتَ

الْعَدُوَّ فَقِفْ مِنْ اَصْحَابِكَ وَسَطًا، وَ لَا تَدْنُ مِنَ الْقَوْمِ دُنُوَّ مَنْ يُرِيدُ اَنْ يُنْشِبَ الْحَرْبَ، وَ لَا تَبَاعَدْ عَنْهُمْ تَبَاعُدَ مَنْ يَهَابُ الْبَاْسَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِي، وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمْ شَنَآنُهُمْ عَلٰى قِتَالِهِمْ قَبْلَ دُعَائِهِمْ وَالْاِعْذَارِ اِلَيْهِمْ.

وصیت نمبر 5:

## اصول وقوانین اور معتدل مزاجی

خوف خدا:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معقل ابن قیس ریاحی کو تین ہزار کے ہراول دستہ کے ساتھ شام روانہ کیا تو انہیں یہ وصیت فرمائی:

اس اللہ سے ڈرتے رہنا جس کے روبرو پیش ہونا لازمی ہے اور جس کے علاوہ تمہارے لیے کوئی اور آخری منزل نہیں۔

جنگ وسفر:

جو تم سے جنگ کرے اس کے سوا کسی سے جنگ نہ کرنا اور صبح وشام کے ٹھنڈے وقت سفر کرنا اور دوپہر کے وقت لوگوں کو ستانے اور آرام کرنے کا موقعہ دینا۔ آہستہ چلنا اور شروع رات میں سفر نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رات سکون کے لئے بنائی ہے اور اسے قیام کرنے کے لئے رکھا ہے۔ نہ سفر وراہ پیائی کے لیے اس میں اپنے بدن اور اپنی سواری کو آرام پہنچاؤ اور جب جان لو کہ سپیدہ سحر پھیلنے اور پو پھوٹنے لگی ہے تو اللہ کی برکت پر چل کھڑے ہونا۔

دشمن سے قریب یا دور:

جب دشمن کا سامنا ہو تو اپنے ساتھیوں کے درمیان ٹھہرو اور دیکھو! دشمن کے اتنے قریب نہ پہنچ جاؤ کہ جیسے کوئی جنگ چھیڑنا ہی چاہتا ہے اور نہ اتنے دور ہٹ کر رہو جیسے کوئی لڑائی سے خوفزدہ ہو۔ اس وقت تک کہ جب تک میرا حکم تم تک پہنچے۔

جنگ سے پہلے:

اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ ان کی عداوت تمہیں اس پر آمادہ کر دے کہ تم حق کی دعوت دینے اور ان پر حجت تمام کرنے سے پہلے ان سے جنگ کرنے لگو۔

☆☆☆

وصیت نمبر 6:

## ومن وصية له: لِعَسْكَرِهِ قَبْلَ لِقاءِ الْعَدُوِّ

لا تُقاتِلُوهُمْ حَتّى يَبْدَؤُوكُمْ، فَإِنَّكُمْ بِحَمْدِ اللّهِ عَلى حُجَّةٍ، وَ تَرْكُكُمْ إِيّاهُمْ حَتّى يَبْدَؤُوكُمْ حُجَّةٌ أُخْرى لَكُمْ عَلَيْهِمْ.

فَإِذا كانَتِ الْهَزِيمَةُ بِإِذْنِ اللّهِ فَلا تَقْتُلُوا مُدْبِراً، وَ لا تُصِيبُوا مُعْوِراً، وَ لا تُجْهِزُوا عَلى جَرِيحٍ، وَ لا تَهِيجُوا النِّساءَ بِأَذىً، وَ إِنْ شَتَمْنَ أَعْراضَكُمْ، وَ سَبَبْنَ أُمَراءَكُمْ، فَإِنَّهُنَّ ضَعِيفاتُ الْقُوى وَالْأَنْفُسِ وَالْعُقُولِ، إِنْ كُنّا لَنُؤْمَرُ بِالْكَفِّ عَنْهُنَّ وَ إِنَّهُنَّ لَمُشْرِكاتٌ، وَ إِنْ كانَ الرَّجُلُ لَيَتَناوَلُ الْمَرْأَةَ فِي الْجاهِلِيَّةِ بِالْفَهْرِ أَوِ الْهِراوَةِ فَيُعَيَّرُ بِها وَ عَقِبُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

وصیت نمبر 6:

## جنگ میں ناپسندیدہ باتیں اور کام

**جنگ میں پہل:**

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ شروع ہونے سے پہلے فوج کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:
لڑائی میں تم پہل نہ کرو۔ دشمن کو پہل کرنے دو۔ اس لیے کہ تم بحمداللہ حق وحمایت پر استوار ہو۔ ان کے حملے سے پہلے تمہارا حملہ نہ کرنا ان پر تمہاری طرف سے ایک اور حجت ہو جائے گا۔

**فتح کی صورت میں:**

اگر بحکم خدا دشمن کو شکست ہو تو نہ بھاگنے والے کو قتل کرنا نہ ہتھیار ڈال دینے والے کو۔ نہ کسی زخمی کو مارنا۔ نہ کسی عورت کو ستانا۔ اگر چہ وہ تمہیں گالیاں دیں اور تمہارے افسروں کو کوسیں عورتیں کمزور ہوتی ہیں اپنے جسم میں بھی، نفس میں بھی ہمیں عورتوں سے تعرض نہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا' حالانکہ وہ مشرک تھیں۔ جاہلیت میں بھی۔ اگر کوئی آدمی عورت کو پتھر یا لاٹھی سے مار دیتا تھا تو خود بھی رسوا ہو جاتا تھا اور اس کی نسلوں کو بھی نام دھرا جاتا تھا۔

☆☆☆

وصیت نمبر 7:

## وَ کَانَ یَقُولُ: لِاَصْحَابِهٖ عِنْدَ الْحَرْبِ

لَا تَشْتَدَّنَّ عَلَيْكُمْ فَرَّةٌ بَعْدَهَا كَرَّةٌ، وَ لَا جَوْلَةٌ بَعْدَهَا حَمْلَةٌ، وَ اَعْطُوا السُّيُوفَ حُقُوقَهَا، وَ وَطِّنُوا لِلْجُنُوبِ مَصَارِعَهَا، وَاذْمُرُوا اَنْفُسَكُمْ عَلَى الطَّعْنِ الدَّعْسِيِّ، وَالضَّرْبِ الطِّلَحْفِيِّ، وَ اَمِيتُوا الْاَصْوَاتَ فَاِنَّهٗ اَطْرَدُ لِلْفَشَلِ، فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَاَ النَّسَمَةَ مَا اَسْلَمُوا، وَ لٰكِنِ اسْتَسْلَمُوا وَ اَسَرُّوا الْكُفْرَ، فَلَمَّا وَجَدُوا اَعْوَانًا عَلَيْهِ اَظْهَرُوهُ!

وصیت نمبر 7:

## تحریض جہاد

فتح وشکست:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ کے وقت اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے:

خبردار تم پر وہ فرار گراں نہ گزرے جس کے بعد حملہ کرنے کا امکان ہو اور وہ پسپائی پریشان کن نہ ہو جس کے بعد دوبارہ واپسی کا امکان ہو۔ تلواروں کو ان کا حق دے دو اور پہلو کے بل گرنے والے دشمنوں کے لئے مقتل تیار رکھو۔ اپنے نفس کو شدید نیزہ بازی اور سخت ترین شمشیرزنی کے لئے آمادہ رکھو اور آوازوں کو مردہ بنا دو کہ اس سے کمزوری دور ہو جاتی ہے۔

اظہار بدبختی:

قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور جاندار چیزوں کو پیدا کیا ہے کہ یہ لوگ (خوارج) اسلام نہیں لائے ہیں بلکہ حالات کے سامنے سپر انداختہ ہو گئے ہیں اور اپنے کفر کو چھپائے ہوئے ہیں اور جیسے ہی مددگار مل گئے ویسے ہی اظہار کر دیا۔

وصیت نمبر 8:

## وَ مِنْ وَصِيَّةٍ لَهٗ: اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ هُوَ عَامِلُهٗ عَلَى الْبَصْرَةِ

وَاعْلَمْ اَنَّ الْبَصْرَةَ مَهْبِطُ اِبْلِيسَ وَ مَغْرِسُ الْفِتَنِ فَحَادِثْ اَهْلَهَا بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِمْ، وَاحْلُلْ عُقْدَةَ الْخَوْفِ عَنْ قُلُوبِهِمْ

وَ قَدْ بَلَغَنِي تَنَمُّرُكَ لِبَنِي تَمِيمٍ، وَ غِلْظَتُكَ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّ بَنِي تَمِيمٍ لَمْ يَغِبْ لَهُمْ نَجْمٌ إِلا طَلَعَ لَهُمْ آخَرُ، وَ إِنَّهُمْ لَمْ يُسْبَقُوا بِوَغْمٍ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَ لَا إِسْلَامٍ، وَ إِنَّ لَهُمْ بِنَا رَحِماً مَاسَّةً وَ قَرَابَةً خَاصَّةً، نَحْنُ مَأْجُورُونَ عَلَى صِلَتِهَا وَ مَأْزُورُونَ عَلَى قَطِيعَتِهَا.

فَارْبَعْ اَبَا الْعَبَّاسِ رَحِمَكَ اللّٰهُ فِيمَا جَرَى عَلَى لِسَانِكَ وَ يَدِكَ مِنْ خَيْرٍ وَ شَرٍّ، فَإِنَّا شَرِيكَانِ فِي ذَلِكَ، وَ كُنْ عِنْدَ صَالِحِ ظَنِّي بِكَ وَ لَا يَفِيلَنَّ رَاْيِي فِيكَ، وَالسَّلَامُ.

وصیت نمبر 8:

# حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت

بصرہ ...... پرفتنہ جگہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے والی بصرہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نام لکھا:

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بصرہ وہ جگہ ہے جہاں شیطان اُترتا ہے اور فتنے سر اُٹھاتے ہیں۔ یہاں کے باشندوں کو حسن سلوک سے خوش رکھو اور ان کے دلوں سے خوف کی گرہیں کھول دو۔

بنو تمیم کی فضیلت:

مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم بنی تمیم سے درشتی کے ساتھ پیش آتے ہو اور ان پر سختی روا رکھتے ہو۔ بنی تمیم تو وہ ہیں کہ جب بھی ان کا کوئی ستارہ ڈوبتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا ابھر آتا ہے اور جاہلیت اور اسلام میں کوئی ان سے جنگ جوئی میں بڑھ نہ سکا۔ اور پھر انہیں ہم سے قرابت کا لگاؤ اور عزیز داری کا تعلق بھی ہے کہ اگر ہم اس کا خیال رکھیں گے تو اجر پائیں گے اور اس کا لحاظ نہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

حسن ظن:

دیکھو ابن عباس! خدا تم پر رحم کرے۔ (رعیت کے بارے میں) تمہارے ہاتھ اور زبان سے جو اچھائی اور برائی ہونے والی ہو اس میں جلد بازی نہ کیا کرو، کیونکہ ہم دونوں اس ذمہ داری میں برابر کے شریک ہیں۔ تمہیں اس حسن ظن کے مطابق ثابت ہونا چاہئے جو مجھے تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے بارے میں میری رائے غلط ثابت نہ ہونا چاہئے۔ والسلام!

☆☆☆

وصیت نمبر 9:

## و من وصية له: قالَهُ قُبَيْلَ مَوْتِهِ عَلى سَبِيلِ الْوَصِيَّةِ لَمَا ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ

وَصِيَّتِي لَكُمْ اءَنْ لا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئا، وَمُحَمَّدٌ ص فَلا تُضَيِّعُوا سُنَّتَهُ، اءقِيمُوا هذَيْنِ الْعَمُودَيْنِ وَ اءوْقِدُوا هَذَيْنِ الْمِصْباحَيْنِ وَ خَلاكُمْ ذَمٌّ.

اءنَا بِالْاءمْسِ صاحِبُكُمْ، وَالْيَوْمَ عِبْرَةٌ لَكُمْ، وَ غَدا مُفارِقُكُمْ إِنْ اءبْقَ فَاءنَا وَلِيُّ دَمِى ، وَ إِنْ اءفْنَ فَالْفَناءُ مِيعادِى ، وَ إِنْ اءعْفُ فَالْعَفْوُ لِى قُرْبَةٌ، وَ هُوَ لَكُمْ حَسَنَةٌ، فَاعْفُوا اءلا تُحِبُّونَ اءنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ.

وَاللَّهِ ما فَجَاءنِى مِنَ الْمَوْتِ وارِدٌ كَرِهْتُهُ، وَ لا طالِعٌ اءنْكَرْتُهُ، وَ ما كُنْتُ إِلا كَقارِبٍ وَرَدَ، وَ طالِبٍ وَجَدَ وَ ما عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِلْاءبْرارِ.

وصیت نمبر 9:

## بوقت وفات وصیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم ملعون کے قاتلانہ حملے کے بعد یہ وصیت فرمائی:

### دین کے دوستون..... توحید وسنت:

تم سب کو میری وصیت ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور محمد ﷺ کی سنت کو ضائع نہ ہونے دینا۔ یہ دوستون تم نے قائم کر لیے تو کیا کہنا ہے تمہارا!

### عبرت:

کل میں تمہارا ساتھی تھا۔ آج تمہارے لیے عبرت ہوں اور آئندہ کل تم سے جدا ہو جانے والا ہوں۔

### قاتل کو معافی:

اگر میں بچ گیا تو اپنے خون کا خود مجھے اختیار ہے فنا ہو گیا تو فنا ہی کی طرف مجھے لوٹنا تھا۔ قاتل کو معاف کر دوں گا تو یہ معاف کرنا میرے لیے قربت الٰہی کا سبب بن جائے گا اور اس میں تمہارے لیے بھی بھلائی ہو گی۔ تو اے لوگو! معاف کر دو اور اس میں تمہارے لیے بھی بھلائی ہو گی۔ تو اے لوگو! معاف کرو۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ خدا تمہیں معاف کر دے۔؟

### کراہیت:

بخدا موت کے کسی پیام سے بھی میں نے کراہت نہیں کی' موت کے کسی قاصد سے بھی مجھے وحشت نہیں ہوئی۔ آج میری مثال اس پیاسے کی سی ہے جو پانی کی تلاش میں گھاٹ پر پہنچ گیا ہو یا گم کشتہ متاع کے جوئندہ کی' جسے اپنی جستجو میں کامیابی نصیب ہو گئی ہو۔ خدا کے پاس جو کچھ ہے نیکوکاروں کے لیے بہتر ہے۔

☆☆☆

### وصیت نمبر 10:

## و من وصية له: بما يُعْمَلُ فِي اءَمْوالِهِ

هذا ما اءَمَرَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ اءَبِى طالِبٍ اءَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي مالِهِ ابْتِغاءَ وَجْهِ اللَّهِ لِيُولِجَهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَ يُعْطِيَنِي بِهِ الْاءَمَنَةَ.

مِنْها:

وَ إِنَّهُ يَقُومُ بِذلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْكُلُ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ، وَ يُنْفِقُ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِنْ حَدَثَ بِحَسَنٍ حَدَثٌ وَ حُسَيْنٌ حَيٌّ قامَ بِالْاءَمْرِ بَعْدَهُ، وَاءَصْدَرَهُ مَصْدَرَهُ.

وَ إِنَّ لِبَنِي فاطِمَةَ مِنْ صَدَقَةِ عَلِيٍّ مِثْلَ الَّذِى لِبَنِي عَلِيٍّ، وَ إِنِّي إِنَّما جَعَلْتُ الْقِيامَ بِذلِكَ إِلَى ابْنَيْ فاطِمَةَ ابْتِغاءَ وَجْهِ اللَّهِ، وَ قُرْبَةً إِلى رَسُولِ اللَّهِ، ص وَ تَكْرِيما لِحُرْمَتِهِ، وَ تَشْرِيفا لِوُصْلَتِهِ.

وَ يَشْتَرِطُ عَلَى الَّذِى يَجْعَلُهُ إِلَيْهِ اءَنْ يَتْرُكَ الْمالَ عَلى اءُصُولِهِ، وَ يُنْفِقَ مِنْ ثَمَرِهِ حَيْثُ اءُمِرَ بِهِ وَ هُدِيَ لَهُ، وَ اءَنْ لا يَبِيعَ مِنْ اءَوْلادِ نَخِيلِ هذِهِ الْقُرى وَدِيَّةً حَتَّى تُشْكِلَ اءَرْضُها غِراسا.

وَ مَنْ كانَ مِنْ إِمائِي اللَّاتِي اءَطُوفُ عَلَيْهِنَّ لَها وَلَدٌ اءَوْ هِيَ حامِلٌ فَتُمْسَكُ عَلى وَلَدِها وَ هِيَ مِنْ حَظِّهِ، فَإِنْ ماتَ وَلَدُها وَ هِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ عَتِيقَةٌ، قَدْ اءَفْرَجَ عَنْها الرِّقُّ، وَ حَرَّرَها الْعِتْقُ.

وصیت نمبر 10:

# مال علی میں تصرف کا حق

## مال کے بارے میں وصیت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت کہ آپ کے اموال میں کیا عمل درآمد ہوگا:

یہ وہ ہے جو خدا کے بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے اپنے اموال اوقاف کے بارے میں حکم دیا ہے محض اللہ کی رضا جوئی کے لیے تا کہ وہ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل کرے اور امن و آسائش عطا فرمائے۔

## حضرت حسن بطور متولی:

حسن ابن علی اس کے متولی ہوں گے جو اس مال سے مناسب طریقہ پر روزی لیں گے اور امور خیر میں صرف کریں گے۔

## حضرت حسن بطور نائب:

اگر حسن کو کچھ ہو جائے اور حسین زندہ ہوں تو وہ ان کے بعد اس کو سنبھال لیں گے اور انہی کی راہ پر چلائیں گے۔

## فرزندان علی اور اولاد فاطمہ:

علی کے اوقاف میں جتنا حصہ فرزندان علی کا ہے اُتنا ہی اولاد فاطمہ کا ہے۔ بیشک میں نے صرف اللہ کی رضا مندی، رسول کے تقرب' اُن کی عزت و حرمت کے اعزاز اور ان کی قرابت کے احترام کے پیش نظر یہ تولیت فاطمہ کے دونوں فرزندوں سے مخصوص کی ہے۔

## جائیداد کے متولی پر پابندیاں:

جو اس جائیداد کا متولی ہو اس پر یہ پابندی عائد ہوگی کہ وہ مال کو اس کی اصلی حالت پر رہنے دے اور اس کے پھلوں کو ان مصارف میں جن کے متعلق ہدایت کی گئی ہے تصرف میں لائے اور یہ کہ وہ ان دیہاتوں کے نخلستانوں کی نئی پود کو فروخت نہ کرے یہاں تک کہ ان دیہاتوں کی زمین کا ان نئے درختوں کے جم جانے سے عالم ہی دوسرا ہو جائے۔

## کنیزوں کے بارے میں حکم:

وہ کنیزیں جو میرے تصرف میں ان میں سے جس کی گود میں بچہ یا پیٹ میں ہے تو وہ بچے کے حق میں روک لی جائے گی

اور اس کے حصہ میں شمار ہوگی۔ پھر اگر بچہ مر بھی جائے اور وہ زندہ ہو تو بھی وہ آزاد ہوگی۔ اس سے غلامی چھٹ گئی ہے اور آزادی اُسے حاصل ہو چکی ہے۔

☆☆☆

وصیت نمبر 11:

يُتبُها لِمَنْ يَسْتَعمِلُهُ عَلَى الصَّدَقاتِ وَ إِنَّما ذَكَرْنا هُنا جُمَلا مِنْها لِيُعْلَمَ بِها أَنَّهُ كانَ يُقيمُ عِمادَ الْحَقِّ وَ يَشْرَعُ أَمْثِلَةَ الْعَدْلِ فِي صَغِيرِ الأُمورِ وَ كَبِيرِها، وَ دَقِيقِها وَ جَلِيلِها:

انْطَلِقْ عَلى تَقْوى اللَّهِ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَ لا تُرَوِّعَنَّ مُسْلِما، وَ لا تَجْتازَنَّ عَلَيْهِ كارِها، وَ لا تَأْخُذَنَّ مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِي مالِهِ، فَإِذا قَدِمْتَ عَلَى الْحَيِّ فَانْزِلْ بِمائِهِمْ، مِنْ غَيْرِ أَنْ تُخالِطَ أَبْياتَهُمْ، ثُمَّ امْضِ إِلَيْهِمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقارِ حَتَّى تَقُومَ بَيْنَهُمْ فَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ، وَ لا تُخْدِجْ بِالتَّحِيَّةِ لَهُمْ.

ثُمَّ تَقُولَ: عِبادَ اللَّهِ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكُمْ وَلِيُّ اللَّهِ وَ خَلِيفَتُهُ لآخُذَ مِنْكُمْ حَقَّ اللَّهِ فِي أَمْوالِكُمْ، فَهَلْ لِلَّهِ فِي أَمْوالِكُمْ مِنْ حَقٍّ فَتُؤَدُّوهُ إِلى وَلِيِّهِ؟ فَإِنْ قالَ قائِلٌ: لا، فَلا تُراجِعْهُ، وَ إِنْ أَنْعَمَ لَكَ مُنْعِمٌ فَانْطَلِقْ مَعَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُخِيفَهُ أَوْ تُوعِدَهُ أَوْ تَعْسِفَهُ أَوْ تُرْهِقَهُ، فَخُذْ ما أَعْطاكَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ؛ فَإِنْ كانَ لَهُ ماشِيَةٌ أَوْ إِبِلٌ فَلا تَدْخُلْها إِلا بِإِذْنِهِ، فَإِنَّ أَكْثَرَها لَهُ، فَإِذا أَتَيْتَها فَلا تَدْخُلْ عَلَيْهِ دُخُولَ مُتَسَلِّطٍ عَلَيْهِ، وَ لا عَنِيفٍ بِهِ، وَ لا تُنَفِّرَنَّ بَهِيمَةً وَ لا تُفْزِعَنَّها، وَ لا تَسُوءَنَّ صاحِبَها فِيها، وَاصْدَعِ الْمالَ صَدْعَيْنِ، ثُمَّ خَيِّرْهُ:

فَإِذَا اخْتارَ فَلا تَعْرِضَنَّ لِما اخْتارَهُ، ثُمَّ اصْدَعِ الْباقِيَ صَدْعَيْنِ، ثُمَّ خَيِّرْهُ فَإِذَا اخْتارَ فَلا تَعْرِضَنَّ لِما اخْتارَهُ، فَلا تَزالُ كَذلِكَ حَتَّى يَبْقَى ما فِيهِ وَفاءٌ لِحَقِّ اللَّهِ فِي مالِهِ، فَاقْبِضْ حَقَّ اللَّهِ مِنْهُ، فَإِنِ اسْتَقالَكَ فَأَقِلْهُ ثُمَّ اخْلِطْهُما ثُمَّ اصْنَعْ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتَ أَوَّلاً حَتَّى تَأْخُذَ حَقَّ اللَّهِ فِي مالِهِ، وَ لا تَأْخُذَنَّ عَوْدا وَ لا هَرِمَةً وَ لا مَكْسُورَةً وَ لا مَهْلُوسَةً وَ لا ذاتَ عَوارٍ،

وَ لا تَاْمَنَنَّ إِلا مَنْ تَثِقُ بِدِينِهِ رافِقا بِمالِ الْمُسْلِمِينَ حَتّى يُوَصِّلَهُ إِلى وَلِيِّهِمْ فَيَقْسِمَهُ بَيْنَهُمْ، وَ لا تُوَكِّلْ بِها إِلا ناصِحا شَفِيقا وَ اَمِينا حَفِيظا، غَيْرَ مُعْنِفٍ وَ لا مُجْحِفٍ وَ لا مُلْغِبٍ وَ لا مُتْعِبٍ.

ثُمَّ احْدُرْ إِلَيْنا مَا اجْتَمَعَ عِنْدَكَ، نُصَيِّرْهُ حَيْثُ اَمَرَ اللَّهُ بِهِ فَإِذا اَخَذَها اَمِينُكَ فَاَوْعِزْ إِلَيْهِ اَنْ لا يَحُولَ بَيْنَ ناقَةٍ وَ بَيْنَ فَصِيلِها، وَ لا يَمْصُرَ لَبَنَها فَيَضُرَّ ذلِكَ بِوَلَدِها، وَ لا يَجْهَدَنَّها رُكُوبا، وَلْيَعْدِلْ بَيْنَ صَواحِباتِها فِي ذلِكَ وَ بَيْنَها.

وَلْيُرَفِّهْ عَلَى اللّاغِبِ، وَلْيَسْتَاْنِ بِالنَّقِبِ وَالظّالِعِ، وَلْيُورِدْها ما تَمُرُّ بِهِ مِنَ الْغُدُرِ، وَ لا يَعْدِلْ بِها عَنْ نَبْتِ الاَرْضِ إِلَى جَوادِّ الطُّرُقِ.

وَلْيُرَوِّحْها فِي السّاعاتِ، وَ لْيُمْهِلْها عِنْدَ النِّطافِ وَالاَعْشابِ حَتّى تَاْتِيَنا بِاِذْنِ اللَّهِ بُدَّنا مُنْقِياتٍ، غَيْرَ مُتْعَباتٍ وَ لا مَجْهُوداتٍ لِنَقْسِمَها عَلى كِتابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ، ص ، فَإِنَّ ذلِكَ اَعْظَمُ لاَجْرِكَ، وَ اَقْرَبُ لِرُشْدِكَ، إِنْ شاءَ اللَّهُ.

وصیت نمبر 11:

## زکوۃ کس طرح وصول کی جائے

صدقات کے ہر عامل کے نام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہ خط جسے ہر اس شخص کو لکھ کر دیتے تھے جسے صدقات کا عامل بناتے تھے۔ یہ چند جملے اس لئے نقل کر دیئے گئے ہیں تاکہ ہر شخص کو اندازہ ہو جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کس طرح ستون حق کو قائم رکھتے تھے اور چھوٹے بڑے اہم اور معمولی معاملات میں عدل و انصاف کی مثالیں قائم کرنا چاہتے تھے۔

ذرہ برابر زیادہ حق:

آپ رضی اللہ عنہ کا خط یہ ہے:

خدائے وحدہ لاشریک کا خوف لے کر آگے بڑھو اور خبردار! نہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرنا اور نہ کسی کی زمین پر جبراً اپنا گزر کرنا۔ مال میں سے حق خدا سے ذرہ برابر زیادہ مت لینا۔

قبیلے والوں کے پاس:

جب کسی قبیلہ پر وارد ہونا تو ان کے گھروں میں گھسنے کے بجائے چشمہ اور کنویں پر وارد ہونا۔ اس کے بعد سکون و وقار

کے ساتھ ان کی طرف جانا اور ان کے درمیان کھڑے ہو کر سلام کرنا اور سلام کرنے میں بخل سے کام نہ لینا۔

## عوام کے اقرار و انکار کا یقین:

اس کے بعد ان سے کہنا کہ بندگان خدا مجھے تمہاری طرف پروردگار کے ولی اور جانشین نے بھیجا ہے تاکہ میں تمہارے اموال میں سے پروردگار کا حق لے لوں تو کیا تمہارے اموال میں کوئی حق اللہ ہے جسے میرے حوالے کر سکو؟ اگر کوئی شخص انکار کر دے تو اس سے دوبارہ تکرار نہ کرنا اور اگر کوئی شخص اقرار کرے تو اس کے ساتھ اس انداز سے جانا کہ نہ کسی کو خوفزدہ کرنا نہ دھمکی دینا۔ نہ سختی کا برتاؤ کرنا اور نہ بیجا دباؤ ڈالنا جو سونا یا چاندی دے دیں وہ لے لینا اور اگر چوپایہ یا اونٹ ہوں تو ان کے مرکز پر اچانک بلا اجازت وارد نہ ہو جانا کہ زیادہ حصہ تو مالک ہی کا ہے۔

## چوپایوں کی زکوۃ لینے کا طریقہ:

اس کے بعد جب چوپایوں تک پہنچ جانا تو کسی ظالم و جابر کی طرح داخل نہ ہونا نہ کسی جانور کو بھڑکا دینا اور نہ کسی کو خوفزدہ کر دینا اور مالک کے ساتھ بھی غلط برتاؤ نہ کرنا بلکہ مال کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مالک کو اختیار دینا اور وہ جس حصہ کو اختیار کر لے اس پر کوئی اعتراض نہ کرنا۔ پھر باقی کو دو حصوں میں تقسیم کرنا اور اسے اختیار دینا اور پھر اس کے اختیار پر اعتراض نہ کرنا۔ یہاں تک کہ اتنا ہی مال باقی رہ جائے جس سے حق خدا ادا ہو سکتا ہے تو اسی کو لے لینا۔ بلکہ اگر کوئی شخص تقسیم پر نظر ثانی کی درخواست کرے تو اسے بھی منظور کر لینا اور سارے مال کو ملا کر پھر پہلے کی طرح تقسیم کرنا اور آخر میں اس بچے مال میں سے اللہ کا حق لے لینا۔ بس اس کا خیال رکھنا کہ بوڑھا' ضعیف' کمر شکستہ' کمزور اور عیب دار اونٹ نہ لینا۔

## امین کی صفات:

ان اونٹوں کا امین بھی اسی کو بنانا جس کے دین کا اعتبار ہو اور جو مسلمانوں کے مال میں نرمی کا برتاؤ کرتا ہو۔ تاکہ وہ ولی تک مال پہنچا دے اور وہ ان کے درمیان تقسیم کر دے۔ اس موضوع پر صرف اسے وکیل بنانا جو مخلص، خدا ترس، امانت دار اور نگراں ہو، نہ سختی کرنے والا ہو، نہ ظلم کرنے والا، نہ تھکا دینے والا ہو اور نہ شدت سے دوڑانے والا۔

## بقیہ مال خلیفہ کے پاس:

اس کے بعد جس قدر مال جمع ہو جائے وہ میرے پاس بھیج دینا تاکہ میں امر الٰہی کے مطابق اس کے مرکز تک پہنچا دوں۔

## جانوروں کے حقوق:

امانت دار کو مال دیتے وقت اس بات کی ہدایت دے دینا کہ خبردار اونٹنی اور اس کے بچے کو جدا نہ کرے اور سارا دودھ نہ نکال لے جو بچہ کے حق میں مضر ہو۔ سواری میں بھی شدت سے کام نہ لے اور اس کے اور دوسری اونٹنیوں کے درمیان عدل

ومساوات سے کام لے۔ تھکے ماندے اونٹ کو دم لینے کا موقع دے اور جس کے کھر گھس گئے ہوں یا پاؤں شکستہ ہوں ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔ راستے میں تالاب پڑیں تو انہیں پانی پینے کے لئے لیجائے اور سر سبز راستوں کو چھوڑ کر بے آب وگیاہ راستوں پر نہ لے جائے۔ وقتاً فوقتاً آرام دیتا رہے اور پانی اور سبزہ کے مقامات پر ٹھہرنے کی مہلت دے، یہاں تک کہ ہمارے پاس اس عالم میں پہنچیں تو حکم خدا سے تندرست وتگڑے ہوں۔ تھکے ماندے اور درماندہ نہ ہوں تا کہ ہم کتاب خدا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق انہیں تقسیم کرسکیں کہ یہ بات تمہارے لئے بھی اجر عظیم کا باعث اور ہدایت سے قریب تر ہے۔ انشاء اللہ!

☆☆☆

**وصیت نمبر 12:**

## و من وصية له: لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِي كَتَبَهَا إِلَيْهِ بِحَاضِرِينَ

مِنَ الْوَالِدِ الْفَانِ، الْمُقِرِّ لِلزَّمَانِ، الْمُدْبِرِ الْعُمُرِ، الْمُسْتَسْلِمِ لِلدَّهْرِ، الذَّامِ لِلدُّنْيَا، السَّاكِنِ مَسَاكِنَ الْمَوْتَى، الظَّاعِنِ عَنْهَا غَداً، إِلَى الْمَوْلُودِ الْمُؤَمِّلِ مَا لَا يُدْرِكُ، السَّالِكِ سَبِيلَ مَنْ قَدْ هَلَكَ، غَرَضِ الْأَسْقَامِ وَ رَهِينَةِ الْأَيَّامِ وَ رَمِيَّةِ الْمَصَائِبِ، وَ عَبْدِ الدُّنْيَا، وَ تَاجِرِ الْغُرُورِ، وَ غَرِيمِ الْمَنَايَا، وَ أَسِيرِ الْمَوْتِ، وَ حَلِيفِ الْهُمُومِ، وَ قَرِينِ الْأَحْزَانِ، وَ نُصُبِ الْآفَاتِ، وَ صَرِيعِ الشَّهَوَاتِ، وَ خَلِيفَةِ الْأَمْوَاتِ.

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ فِيمَا تَبَيَّنْتُ مِنْ إِدْبَارِ الدُّنْيَا عَنِّي وَ جُمُوحِ الدَّهْرِ عَلَيَّ، وَ إِقْبَالِ الْآخِرَةِ إِلَيَّ، مَا يَزَعُنِي عَنْ ذِكْرِ مَنْ سِوَايَ، وَ الِاهْتِمَامِ بِمَا وَرَائِي، غَيْرَ أَنِّي حَيْثُ تَفَرَّدَ بِي دُونَ هُمُومِ النَّاسِ هَمُّ نَفْسِي، فَصَدَفَنِي رَأْيِي، وَ صَرَفَنِي عَنْ هَوَايَ، وَ صَرَّحَ لِي مَحْضُ أَمْرِي، فَأَفْضَى بِي إِلَى جِدٍّ لَا يَكُونُ فِيهِ لَعِبٌ، وَ صِدْقٍ لَا يَشُوبُهُ كَذِبٌ.

وَ وَجَدْتُكَ بَعْضِي، بَلْ وَجَدْتُكَ كُلِّي، حَتَّى كَأَنَّ شَيْئاً لَوْ أَصَابَكَ أَصَابَنِي، وَ كَأَنَّ الْمَوْتَ لَوْ أَتَاكَ أَتَانِي، فَعَنَانِي مِنْ أَمْرِكَ مَا يَعْنِينِي مِنْ أَمْرِ نَفْسِي، فَكَتَبْتُ إِلَيْكَ كِتَابِي مُسْتَظْهِراً بِهِ إِنْ أَنَا بَقِيتُ لَكَ أَوْ فَنِيتُ.

فَإِنِّي أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ أَيْ بُنَيَّ وَ لُزُومِ أَمْرِهِ، وَ عِمَارَةِ قَلْبِكَ بِذِكْرِهِ وَ الِاعْتِصَامِ بِحَبْلِهِ، وَ أَيُّ سَبَبٍ أَوْثَقُ مِنْ سَبَبٍ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ إِنْ أَنْتَ أَخَذْتَ بِهِ؟

أَحْيِ قَلْبَكَ بِالْمَوْعِظَةِ، وَ أَمِتْهُ بِالزَّهَادَةِ، وَ قَوِّهِ بِالْيَقِينِ، وَ نَوِّرْهُ بِالْحِكْمَةِ وَ ذَلِّلْهُ بِذِكْرِ الْمَوْتِ، وَ قَرِّرْهُ بِالْفَنَاءِ، وَ بَصِّرْهُ فَجَائِعَ الدُّنْيَا، وَ حَذِّرْهُ صَوْلَةَ الدَّهْرِ، وَ فُحْشَ تَقَلُّبِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ، وَاعْرِضْ عَلَيْهِ أَخْبَارَ الْمَاضِينَ، وَ ذَكِّرْهُ بِمَا أَصَابَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ مِنَ الْأَوَّلِينَ، وَ سِرْ فِي دِيَارِهِمْ وَ آثَارِهِمْ، فَانْظُرْ فِيمَا فَعَلُوا، وَ عَمَّا انْتَقَلُوا، وَ أَيْنَ حَلُّوا وَ نَزَلُوا. فَإِنَّكَ تَجِدُهُمْ قَدِ انْتَقَلُوا عَنِ الْأَحِبَّةِ، وَ حَلُّوا دِيَارَ الْغُرْبَةِ، وَ كَأَنَّكَ عَنْ قَلِيلٍ قَدْ صِرْتَ كَأَحَدِهِمْ، فَأَصْلِحْ مَثْوَاكَ، وَ لَا تَبِعْ آخِرَتَكَ بِدُنْيَاكَ.

وَ دَعِ الْقَوْلَ فِيمَا لَا تَعْرِفُ، وَالْخِطَابَ فِيمَا لَمْ تُكَلَّفْ، وَ أَمْسِكْ عَنْ طَرِيقٍ إِذَا خِفْتَ ضَلَالَتَهُ، فَإِنَّ الْكَفَّ عِنْدَ حَيْرَةِ الضَّلَالِ خَيْرٌ مِنْ رُكُوبِ الْأَهْوَالِ، وَ أْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ، وَأَنْكِرِ الْمُنْكَرَ بِيَدِكَ وَ لِسَانِكَ، وَ بَايِنْ مَنْ فَعَلَهُ بِجُهْدِكَ، وَ جَاهِدْ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ، وَ لَا تَأْخُذْكَ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَ خُضِ الْغَمَرَاتِ لِلْحَقِّ حَيْثُ كَانَ وَ تَفَقَّهْ فِي الدِّينِ وَ عَوِّدْ نَفْسَكَ الصَّبْرَ عَلَى الْمَكْرُوهِ، وَ نِعْمَ الْخُلُقُ التَّصَبُّرُ فِي الْحَقِّ.

وَ أَلْجِئْ نَفْسَكَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا إِلَى إِلَهِكَ فَإِنَّكَ تُلْجِئُهَا إِلَى كَهْفٍ حَرِيزٍ وَ مَانِعٍ عَزِيزٍ، وَ أَخْلِصْ فِي الْمَسْأَلَةِ لِرَبِّكَ فَإِنَّ بِيَدِهِ الْعَطَاءَ وَالْحِرْمَانَ، وَ أَكْثِرِ الْاِسْتِخَارَةَ، وَ تَفَهَّمْ وَصِيَّتِي، وَ لَا تَذْهَبَنَّ عَنْهَا صَفْحًا، فَإِنَّ خَيْرَ الْقَوْلِ مَا نَفَعَ، وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَ لَا يُنْتَفَعُ بِعِلْمٍ لَا يَحِقُّ تَعَلُّمُهُ.

أَيْ بُنَيَّ، إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُنِي قَدْ بَلَغْتُ سِنًّا، وَ رَأَيْتُنِي أَزْدَادُ وَهْنًا، بَادَرْتُ بِوَصِيَّتِي إِلَيْكَ، وَ أَوْرَدْتُ خِصَالًا مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَعْجَلَ بِي أَجَلِي دُونَ أَنْ أُفْضِيَ إِلَيْكَ بِمَا فِي نَفْسِي، أَوْ أَنْ أُنْقَصَ فِي رَأْيِي كَمَا نُقِصْتُ فِي جِسْمِي، أَوْ يَسْبِقَنِي إِلَيْكَ بَعْضُ غَلَبَاتِ الْهَوَى، وَ فِتَنِ الدُّنْيَا، فَتَكُونَ كَالصَّعْبِ النَّفُورِ، وَ إِنَّمَا قَلْبُ الْحَدَثِ كَالْأَرْضِ الْخَالِيَةِ، مَا أُلْقِيَ فِيهَا مِنْ شَيْءٍ قَبِلَتْهُ، فَبَادَرْتُكَ بِالْأَدَبِ قَبْلَ أَنْ يَقْسُوَ قَلْبُكَ، وَ يَشْتَغِلَ لُبُّكَ، لِتَسْتَقْبِلَ بِجِدِّ رَأْيِكَ مِنَ الْأَمْرِ مَا قَدْ كَفَاكَ أَهْلُ التَّجَارِبِ بُغْيَتَهُ وَ تَجْرِبَتَهُ، فَتَكُونَ قَدْ كُفِيتَ مَؤُونَةَ الطَّلَبِ وَ عُوفِيتَ مِنْ عِلَاجِ التَّجْرِبَةِ، فَأَتَاكَ مِنْ ذَلِكَ مَا قَدْ كُنَّا نَأْتِيهِ، وَاسْتَبَانَ لَكَ مَا رُبَّمَا أَظْلَمَ عَلَيْنَا مِنْهُ.

أَيْ بُنَيَّ إِنِّي وَ إِنْ لَمْ أَكُنْ عُمِّرْتُ عُمُرَ مَنْ كَانَ قَبْلِي فَقَدْ نَظَرْتُ فِي أَعْمَالِهِمْ، وَ فَكَّرْتُ فِي أَخْبَارِهِمْ، وَ سِرْتُ فِي آثَارِهِمْ، حَتَّى عُدْتُ كَأَحَدِهِمْ، بَلْ كَأَنِّي بِمَا انْتَهَى إِلَيَّ مِنْ أُمُورِهِمْ قَدْ عُمِّرْتُ مَعَ أَوَّلِهِمْ إِلَى آخِرِهِمْ، فَعَرَفْتُ صَفْوَ ذَلِكَ مِنْ كَدَرِهِ، وَ نَفْعَهُ مِنْ ضَرَرِهِ، فَاسْتَخْلَصْتُ لَكَ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ نَخِيلَهُ، وَ تَوَخَّيْتُ لَكَ جَمِيلَهُ وَ صَرَفْتُ عَنْكَ مَجْهُولَهُ، وَ رَأَيْتُ

حَيْثُ عِنَايَتِي مِنْ أَمْرِكَ مَا يَعْنِي الْوَالِدَ الشَّفِيقَ، وَ أَجْمَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَبِكَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ وَ أَنْتَ مُقْبِلُ الْعُمُرِ، وَ مُقْتَبَلُ الدَّهْرِ، ذُو نِيَّةٍ سَلِيمَةٍ، وَ نَفْسٍ صَافِيَةٍ، وَ أَنْ أَبْتَدِئَكَ بِتَعْلِيمِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَأْوِيلِهِ، وَ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ وَ أَحْكَامِهِ، وَ حَلَالِهِ وَ حَرَامِهِ، لَا أُجَاوِزُ ذَلِكَ بِكَ إِلَى غَيْرِهِ.

ثُمَّ أَشْفَقْتُ أَنْ يَلْتَبِسَ عَلَيْكَ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهِ مِنْ أَهْوَائِهِمْ وَ آرَائِهِمْ مِثْلَ الَّذِي الْتَبَسَ عَلَيْهِمْ، فَكَانَ إِحْكَامُ ذَلِكَ عَلَى مَا كَرِهْتُ مِنْ تَنْبِيهِكَ لَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِكَ إِلَى أَمْرٍ لَا آمَنُ عَلَيْكَ فِيهِ الْهَلَكَةَ وَ رَجَوْتُ أَنْ يُوَفِّقَكَ اللَّهُ فِيهِ لِرُشْدِكَ، وَ أَنْ يَهْدِيَكَ لِقَصْدِكَ، فَعَهِدْتُ إِلَيْكَ وَصِيَّتِي هَذِهِ.

وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ، أَنَّ أَحَبَّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِهِ إِلَيَّ مِنْ وَصِيَّتِي تَقْوَى اللَّهِ وَالاقْتِصَارُ عَلَى مَا فَرَضَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالْأَخْذُ بِمَا مَضَى عَلَيْهِ الْأَوَّلُونَ مِنْ آبَائِكَ وَالصَّالِحُونَ، مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ، فَإِنَّهُمْ لَمْ يَدَعُوا أَنْ نَظَرُوا لِأَنْفُسِهِمْ كَمَا أَنْتَ نَاظِرٌ، وَ فَكَّرُوا كَمَا أَنْتَ مُفَكِّرٌ، ثُمَّ رَدَّهُمْ آخِرُ ذَلِكَ إِلَى الْأَخْذِ بِمَا عَرَفُوا وَالْإِمْسَاكِ عَمَّا لَمْ يُكَلَّفُوا.

فَإِنْ أَبَتْ نَفْسُكَ أَنْ تَقْبَلَ ذَلِكَ دُونَ أَنْ تَعْلَمَ كَمَا عَلِمُوا فَلْيَكُنْ طَلَبُكَ ذَلِكَ بِتَفَهُّمٍ وَ تَعَلُّمٍ، لَا بِتَوَرُّطِ الشُّبُهَاتِ، وَ عُلُوِّ الْخُصُومَاتِ، وَابْدَأْ قَبْلَ نَظَرِكَ فِي ذَلِكَ بِالاسْتِعَانَةِ بِإِلَهِكَ، وَالرَّغْبَةِ إِلَيْهِ فِي تَوْفِيقِكَ، وَ تَرْكِ كُلِّ شَائِبَةٍ أَوْلَجَتْكَ فِي شُبْهَةٍ، أَوْ أَسْلَمَتْكَ إِلَى ضَلَالَةٍ.

فَإِذَا أَيْقَنْتَ أَنْ قَدْ صَفَا قَلْبُكَ فَخَشَعَ، وَ تَمَّ رَأْيُكَ فَاجْتَمَعَ، وَ كَانَ هَمُّكَ فِي ذَلِكَ هَمّاً وَاحِداً، فَانْظُرْ فِيمَا فَسَّرْتُ لَكَ، وَ إِنْ أَنْتَ لَمْ يَجْتَمِعْ لَكَ مَا تُحِبُّ مِنْ نَفْسِكَ وَ فَرَاغِ نَظَرِكَ وَ فِكْرِكَ، فَاعْلَمْ أَنَّكَ إِنَّمَا تَخْبِطُ الْعَشْوَاءَ، وَ تَتَوَرَّطُ الظَّلْمَاءَ، وَ لَيْسَ طَالِبُ الدِّينِ مَنْ خَبَطَ وَ لَا مَنْ خَلَطَ أَوِ الْإِمْسَاكُ عَنْ ذَلِكَ أَمْثَلُ.

فَتَفَهَّمْ يَا بُنَيَّ، وَصِيَّتِي، وَاعْلَمْ أَنَّ مَالِكَ الْمَوْتِ هُوَ مَالِكُ الْحَيَاةِ وَ أَنَّ الْخَالِقَ هُوَ الْمُمِيتُ، وَ أَنَّ الْمُفْنِيَ هُوَ الْمُعِيدُ، وَ أَنَّ الْمُبْتَلِيَ هُوَ الْمُعَافِي، وَ أَنَّ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ لِتَسْتَقِرَّ إِلا عَلَى مَا جَعَلَهَا اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ النَّعْمَاءِ وَالابْتِلَاءِ وَالْجَزَاءِ فِي الْمَعَادِ، وَ مَا شَاءَ مِمَّا لَا نَعْلَمُ.

فَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَاحْمِلْهُ عَلَى جَهَالَتِكَ بِهِ، فَإِنَّكَ أَوَّلُ مَا خُلِقْتَ بِهِ جَاهِلاً ثُمَّ عُلِّمْتَ، وَ مَا أَكْثَرَ مَا تَجْهَلُ مِنَ الْأَمْرِ وَ يَتَحَيَّرُ فِيهِ رَأْيُكَ، وَ يَضِلُّ فِيهِ بَصَرُكَ، ثُمَّ تُبْصِرُهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَاعْتَصِمْ بِالَّذِي خَلَقَكَ، وَرَزَقَكَ وَسَوَّاكَ، فَلْيَكُنْ لَهُ تَعَبُّدُكَ، وَ إِلَيْهِ رَغْبَتُكَ، وَ مِنْهُ شَفَقَتُكَ.

وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ، أَنَّ أَحَدًا لَمْ يُنْبِئْ عَنِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ كَمَا أَنْبَأَ عَنْهُ الرَّسُولُ، ص فَارْضَ بِهِ رَائِدًا، وَ إِلَى النَّجَاةِ قَائِدًا، فَإِنِّي لَمْ آلُكَ نَصِيحَةً، وَ إِنَّكَ لَنْ تَبْلُغَ فِي النَّظَرِ لِنَفْسِكَ وَ إِنِ اجْتَهَدْتَ مَبْلَغَ نَظَرِي لَكَ.

وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ، أَنَّهُ لَوْ كَانَ لِرَبِّكَ شَرِيكٌ لَأَتَتْكَ رُسُلُهُ، وَ لَرَأَيْتَ آثَارَ مُلْكِهِ وَ سُلْطَانِهِ، وَ لَعَرَفْتَ أَفْعَالَهُ وَ صِفَاتِهِ، وَ لَكِنَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ لَا يُضَادُّهُ فِي مُلْكِهِ أَحَدٌ، وَ لَا يَزُولُ أَبَدًا، وَ لَمْ يَزَلْ، أَوَّلٌ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ بِلَا أَوَّلِيَّةٍ، وَ آخِرٌ بَعْدَ الْأَشْيَاءِ بِلَا نِهَايَةٍ، عَظُمَ عَنْ أَنْ تَثْبُتَ رُبُوبِيَّتُهُ بِإِحَاطَةِ قَلْبٍ أَوْ بَصَرٍ.

فَإِذَا عَرَفْتَ ذَلِكَ فَافْعَلْ كَمَا يَنْبَغِي لِمِثْلِكَ أَنْ يَفْعَلَهُ فِي صِغَرِ خَطَرِهِ، وَ قِلَّةِ مَقْدِرَتِهِ، وَ كَثْرَةِ عَجْزِهِ، وَ عَظِيمِ حَاجَتِهِ إِلَى رَبِّهِ، فِي طَلَبِ طَاعَتِهِ، وَالرَّهْبَةِ مِنْ عُقُوبَتِهِ، وَالشَّفَقَةِ مِنْ سُخْطِهِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْمُرْكَ إِلَّا بِحَسَنٍ، وَ لَمْ يَنْهَكَ إِلَّا عَنْ قَبِيحٍ.

يَا بُنَيَّ، إِنِّي قَدْ أَنْبَأْتُكَ عَنِ الدُّنْيَا وَ حَالِهَا، وَ زَوَالِهَا وَ انْتِقَالِهَا، وَ أَنْبَأْتُكَ عَنِ الْآخِرَةِ وَ مَا أُعِدَّ لِأَهْلِهَا فِيهَا وَ ضَرَبْتُ لَكَ فِيهِمَا الْأَمْثَالَ لِتَعْتَبِرَ بِهَا وَ تَحْذُوَ عَلَيْهَا.

إِنَّمَا مَثَلُ مَنْ خَبَرَ الدُّنْيَا كَمَثَلِ قَوْمٍ سَفْرٍ نَبَا بِهِمْ مَنْزِلٌ جَدِيبٌ فَأَمُّوا مَنْزِلًا خَصِيبًا، وَ جَنَابًا مَرِيعًا، فَاحْتَمَلُوا وَعْثَاءَ الطَّرِيقِ، وَ فِرَاقَ الصَّدِيقِ وَ خُشُونَةَ السَّفَرِ، وَ جُشُوبَةَ الْمَطْعَمِ، لِيَأْتُوا سَعَةَ دَارِهِمْ، وَ مَنْزِلَ قَرَارِهِمْ، فَلَيْسَ يَجِدُونَ لِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَلَمًا، وَ لَا يَرَوْنَ نَفَقَةً فِيهِ مَغْرَمًا، وَ لَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِمَّا قَرَّبَهُمْ مِنْ مَنْزِلِهِمْ، وَ أَدْنَاهُمْ مِنْ مَحَلَّتِهِمْ.

وَ مَثَلُ مَنِ اغْتَرَّ بِهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ كَانُوا بِمَنْزِلٍ خَصِيبٍ فَنَبَا بِهِمْ إِلَى مَنْزِلٍ جَدِيبٍ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِمْ وَ لَا أَفْظَعَ عِنْدَهُمْ مِنْ مُفَارَقَةِ مَا كَانُوا فِيهِ إِلَى مَا يَهْجُمُونَ عَلَيْهِ، وَ يَصِيرُونَ إِلَيْهِ.

يَا بُنَيَّ، اجْعَلْ نَفْسَكَ مِيزَانًا فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ غَيْرِكَ، فَأَحْبِبْ لِغَيْرِكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَاكْرَهْ لَهُ مَا تَكْرَهُ لَهَا، وَ لَا تَظْلِمْ كَمَا لَا تُحِبُّ أَنْ تُظْلَمَ، وَ أَحْسِنْ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْكَ، وَاسْتَقْبِحْ مِنْ نَفْسِكَ مَا تَسْتَقْبِحُ مِنْ غَيْرِكَ، وَارْضَ مِنَ النَّاسِ بِمَا تَرْضَاهُ لَهُمْ مِنْ نَفْسِكَ، وَ لَا تَقُلْ مَا لَا تَعْلَمُ وَ إِنْ قَلَّ مَا تَعْلَمُ، وَ لَا تَقُلْ مَا لَا تُحِبُّ أَنْ يُقَالَ لَكَ.

وَاعْلَمْ أَنَّ الْإِعْجَابَ ضِدُّ الصَّوَابِ وَ آفَةُ الْأَلْبَابِ، فَاسْعَ فِي كَدْحِكَ، وَ لَا تَكُنْ خَازِنًا لِغَيْرِكَ، وَ إِذَا أَنْتَ هُدِيتَ لِقَصْدِكَ فَكُنْ أَخْشَعَ مَا تَكُونُ لِرَبِّكَ.

وَاعْلَمْ أَنَّ أَمَامَكَ طَرِيقًا ذَا مَسَافَةٍ بَعِيدَةٍ، وَ مَشَقَّةٍ شَدِيدَةٍ، وَ أَنَّهُ لَا غِنَى بِكَ فِيهِ عَنْ حُسْنِ الْارْتِيَادِ، وَ قَدْرِ بَلَاغِكَ مِنَ الزَّادِ مَعَ خِفَّةِ الظَّهْرِ، فَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَى ظَهْرِكَ فَوْقَ طَاقَتِكَ

فَيَكُونَ ثِقْلُ ذٰلِكَ وَبَالاً عَلَيْكَ، وَ إِذَا وَجَدْتَ مِنْ اَهْلِ الْفَاقَةِ مَنْ يَحْمِلُ لَكَ زَادَكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيُوَافِيكَ بِهِ غَدًا حَيْثُ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَاغْتَنِمْهُ وَ حَمِّلْهُ إِيَّاهُ، وَ اَكْثِرْ مِنْ تَزْوِيدِهِ وَ اَنْتَ قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَعَلَّكَ تَطْلُبُهُ فَلَا تَجِدُهُ، وَاغْتَنِمْ مَنِ اسْتَقْرَضَكَ فِي حَالِ غِنَاكَ لِيَجْعَلَ قَضَاءَهُ لَكَ فِي يَوْمِ عُسْرَتِكَ.

وَاعْلَمْ اَنَّ اَمَامَكَ عَقَبَةً كَؤُودًا، الْمُخِفُّ فِيهَا اَحْسَنُ حَالاً مِنَ الْمُثْقِلِ، وَالْمُبْطِئُ عَلَيْهَا اَقْبَحُ حَالاً مِنَ الْمُسْرِعِ، وَ اَنَّ مَهْبَطَهَا بِكَ لَا مَحَالَةَ إِمَّا عَلَى جَنَّةٍ اَوْ عَلَى نَارٍ، فَارْتَدْ لِنَفْسِكَ قَبْلَ نُزُولِكَ، وَ وَطِّئِ الْمَنْزِلَ قَبْلَ حُلُولِكَ، فَلَيْسَ بَعْدَ الْمَوْتِ مُسْتَعْتَبٌ، وَ لَا إِلَى الدُّنْيَا مُنْصَرَفٌ.

وَاعْلَمْ اَنَّ الَّذِي بِيَدِهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ قَدْ اَذِنَ لَكَ فِي الدُّعَاءِ وَ تَكَفَّلَ لَكَ بِالْإِجَابَةِ، وَ اَمَرَكَ اَنْ تَسْاَلَهُ لِيُعْطِيَكَ، وَ تَسْتَرْحِمَهُ لِيَرْحَمَكَ وَ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ مَنْ يَحْجُبُهُ عَنْكَ، وَ لَمْ يُلْجِئْكَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكَ إِلَيْهِ، وَ لَمْ يَمْنَعْكَ إِنْ اَسَاْتَ مِنَ التَّوْبَةِ، وَ لَمْ يُعَاجِلْكَ بِالنِّقْمَةِ وَ لَمْ يُعَيِّرْكَ بِالْإِنَابَةِ وَ لَمْ يَفْضَحْكَ حَيْثُ الْفَضِيحَةُ بِكَ اَوْلَى، وَ لَمْ يُشَدِّدْ عَلَيْكَ فِي قَبُولِ الْإِنَابَةِ، وَ لَمْ يُنَاقِشْكَ بِالْجَرِيمَةِ، وَ لَمْ يُؤْيِسْكَ مِنَ الرَّحْمَةِ، بَلْ جَعَلَ نُزُوعَكَ عَنِ الذَّنْبِ حَسَنَةً، وَ حَسَبَ سَيِّئَتَكَ وَاحِدَةً، وَ حَسَبَ حَسَنَتَكَ عَشْرًا، وَ فَتَحَ لَكَ بَابَ الْمَتَابِ وَ بَابَ الِاسْتِعْتَابِ، فَإِذَا نَادَيْتَهُ سَمِعَ نِدَاكَ، وَ إِذَا نَاجَيْتَهُ عَلِمَ نَجْوَاكَ، فَاَفْضَيْتَ إِلَيْهِ بِحَاجَتِكَ، وَ اَبْثَثْتَهُ ذَاتَ نَفْسِكَ، وَ شَكَوْتَ إِلَيْهِ هُمُومَكَ، وَاسْتَكْشَفْتَهُ كُرُوبَكَ، وَاسْتَعَنْتَهُ عَلَى اُمُورِكَ، وَ سَاَلْتَهُ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ مَا لَا يَقْدِرُ عَلَى إِعْطَائِهِ غَيْرُهُ، مِنْ زِيَادَةِ الْاَعْمَارِ، وَ صِحَّةِ الْاَبْدَانِ، وَ سَعَةِ الْاَرْزَاقِ.

ثُمَّ جَعَلَ فِي يَدَيْكَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِهِ، بِمَا اَذِنَ لَكَ فِيهِ مِنْ مَسْاَلَتِهِ، فَمَتَى شِئْتَ اسْتَفْتَحْتَ بِالدُّعَاءِ اَبْوَابَ نِعْمَتِهِ، وَاسْتَمْطَرْتَ شَآبِيبَ رَحْمَتِهِ، فَلَا يُقَنِّطَنَّكَ إِبْطَاءُ إِجَابَتِهِ، فَإِنَّ الْعَطِيَّةَ عَلَى قَدْرِ النِّيَّةِ، وَ رُبَّمَا اُخِّرَتْ عَنْكَ الْإِجَابَةُ لِيَكُونَ ذٰلِكَ اَعْظَمَ لِاَجْرِ السَّائِلِ، وَ اَجْزَلَ لِعَطَاءِ الْآمِلِ، وَ رُبَّمَا سَاَلْتَ الشَّيْءَ فَلَا تُؤْتَاهُ، وَ اُوتِيتَ خَيْرًا مِنْهُ عَاجِلاً اَوْ آجِلاً، اَوْ صُرِفَ عَنْكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ، فَلَرُبَّ اَمْرٍ قَدْ طَلَبْتَهُ فِيهِ هَلَاكُ دِينِكَ لَوْ اُوتِيتَهُ، فَلْتَكُنْ مَسْاَلَتُكَ فِيمَا يَبْقَى لَكَ جَمَالُهُ، وَ يُنْفَى عَنْكَ وَبَالُهُ، فَالْمَالُ لَا يَبْقَى لَكَ وَ لَا تَبْقَى لَهُ.

وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ اَنَّكَ إِنَّمَا خُلِقْتَ لِلْآخِرَةِ لَا لِلدُّنْيَا، وَ لِلْفَنَاءِ لَا لِلْبَقَاءِ، وَ لِلْمَوْتِ لَا لِلْحَيَاةِ، وَ اَنَّكَ فِي مَنْزِلِ قُلْعَةٍ، وَ دَارِ بُلْغَةٍ، وَ طَرِيقٍ إِلَى الْآخِرَةِ، وَ اَنَّكَ طَرِيدُ الْمَوْتِ الَّذِي لَا يَنْجُو مِنْهُ هَارِبُهُ، وَ لَا يَفُوتُهُ طَالِبُهُ، وَ لَا بُدَّ اَنَّهُ مُدْرِكُهُ، فَكُنْ مِنْهُ عَلَى حَذَرِ اَنْ يُدْرِكَكَ وَ اَنْتَ عَلَى

حال سيئة قد كنت تحدث نفسك منها بالتوبة فيحول بينك وبين ذلك، فإذا أنت قد أهلكت نفسك.

يا بني، أكثر من ذكر الموت وذكر ما تهجم عليه، وتفضي بعد الموت إليه، حتى يأتيك وقد أخذت منه حذرك، وشددت له أزرك، ولا يأتيك بغتة فيبهرك، وإياك أن تغتر بما ترى من إخلاد أهل الدنيا إليها، وتكالبهم عليها، فقد نبأك الله عنها، ونعت هي لك عن نفسها، وتكشفت لك عن مساويها.

فإنما أهلها كلاب عاوية، وسباع ضارية، يهر بعضها بعضا، ويأكل عزيزها ذليلها، ويقهر كبيرها صغيرها، نعم معقلة وأخرى مهملة قد أضلت عقولها، وركبت مجهولها، سروح عاهة بواد وعث، ليس لها راع يقيمها، ولا مسيم يسيمها، سلكت بهم الدنيا طريق العمى، وأخذت بأبصارهم عن منار الهدى، فتاهوا في حيرتها، وغرقوا في نعمتها، واتخذوها ربا، فلعبت بهم ولعبوا بها، ونسوا ما وراءها، رويدا يسفر الظلام، كأن قد وردت الأظعان، يوشك من أسرع أن يلحق.

واعلم يا بني، أن من كانت مطيته الليل والنهار فإنه يسار به وإن كان واقفا، ويقطع المسافة وإن كان مقيما وادعا.

واعلم يقينا أنك لن تبلغ أملك، ولن تعدو أجلك وأنك في سبيل من كان قبلك، فخفض في الطلب، وأجمل في المكتسب، فإنه رب طلب قد جر إلى حرب، وليس كل طالب بمرزوق، ولا كل مجمل بمحروم.

وأكرم نفسك عن كل دنية وإن ساقتك إلى الرغائب، فإنك لن تعتاض بما تبذل من نفسك عوضا، ولا تكن عبد غيرك وقد جعلك الله حرا، وما خير خير لا ينال إلا بشر، ويسر لا ينال إلا بعسر؟!

وإياك أن توجف بك مطايا الطمع فتوردك مناهل الهلكة وإن استطعت ألا يكون بينك وبين الله ذو نعمة فافعل، فإنك مدرك قسمك، وآخذ سهمك، وإن اليسير من الله سبحانه أعظم وأكرم من الكثير من خلقه وإن كان كل منه.

وتلافيك ما فرط من صمتك أيسر من إدراكك ما فات من منطقك، وحفظ ما في الوعاء بشد الوكاء، وحفظ ما في يديك أحب إلي من طلب ما في يدي غيرك، ومرارة اليأس خير من الطلب إلى الناس، والحرفة مع العفة خير من الغنى مع الفجور، والمرء أحفظ لسره، و

رُبَّ سَاعٍ فِيمَا يَضُرُّهُ!

مَنْ أَكْثَرَ أَهْجَرَ، وَ مَنْ تَفَكَّرَ أَبْصَرَ، قَارِنْ أَهْلَ الْخَيْرِ تَكُنْ مِنْهُمْ، وَ بَايِنْ أَهْلَ الشَّرِّ تَبِنْ عَنْهُمْ، بِئْسَ الطَّعَامُ الْحَرَامُ، وَ ظُلْمُ الضَّعِيفِ أَفْحَشُ الظُّلْمِ، إِذَا كَانَ الرِّفْقُ خُرْقًا كَانَ الْخُرْقُ رِفْقًا، رُبَّمَا كَانَ الدَّوَاءُ دَاءً وَالدَّاءُ دَوَاءً، وَ رُبَّمَا نَصَحَ غَيْرُ النَّاصِحِ وَ غَشَّ الْمُسْتَنْصَحُ، وَ إِيَّاكَ وَالِاتِّكَالَ عَلَى الْمُنَى فَإِنَّهَا بَضَائِعُ النَّوْكَى وَالْعَقْلُ حِفْظُ التَّجَارِبِ، وَ خَيْرُ مَا جَرَّبْتَ مَا وَعَظَكَ.

بَادِرِ الْفُرْصَةَ قَبْلَ أَنْ تَكُونَ غُصَّةً، لَيْسَ كُلُّ طَالِبٍ يُصِيبُ، وَ لَا كُلُّ غَائِبٍ يَؤُوبُ، وَ مِنَ الْفَسَادِ إِضَاعَةُ الزَّادِ وَ مَفْسَدَةُ الْمَعَادِ، وَ لِكُلِّ أَمْرٍ عَاقِبَةٌ، سَوْفَ يَأْتِيكَ مَا قُدِّرَ لَكَ، التَّاجِرُ مُخَاطِرٌ وَ رُبَّ يَسِيرٍ أَنْمَى مِنْ كَثِيرٍ .و لَا خَيْرَ فِي مُعِينٍ مَهِينٍ، وَ لَا فِي صَدِيقٍ ظَنِينٍ، سَاهِلِ الدَّهْرَ مَا ذَلَّ لَكَ قَعُودُهُ، وَ لَا تُخَاطِرْ بِشَيْءٍ رَجَاءَ أَكْثَرَ مِنْهُ، وَ إِيَّاكَ أَنْ تَجْمَحَ بِكَ مَطِيَّةُ اللَّجَاجِ، احْمِلْ نَفْسَكَ مِنْ أَخِيكَ عِنْدَ صَرْمِهِ عَلَى الصِّلَةِ، وَ عِنْدَ صُدُودِهِ عَلَى اللَّطَفِ وَالْمُقَارَبَةِ، وَ عِنْدَ جُمُودِهِ عَلَى الْبَذْلِ، وَ عِنْدَ تَبَاعُدِهِ عَلَى الدُّنُوِّ، وَ عِنْدَ شِدَّتِهِ عَلَى اللِّينِ، وَ عِنْدَ جُرْمِهِ عَلَى الْعُذْرِ، حَتَّى كَأَنَّكَ لَهُ عَبْدٌ وَ كَأَنَّهُ ذُو نِعْمَةٍ عَلَيْكَ، وَ إِيَّاكَ أَنْ تَضَعَ ذَلِكَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ، أَوْ أَنْ تَفْعَلَهُ بِغَيْرِ أَهْلِهِ.

لَا تَتَّخِذَنَّ عَدُوَّ صَدِيقِكَ صَدِيقًا فَتُعَادِيَ صَدِيقَكَ وَامْحَضْ أَخَاكَ النَّصِيحَةَ حَسَنَةً كَانَتْ أَوْ قَبِيحَةً، وَ تَجَرَّعِ الْغَيْظَ فَإِنِّي لَمْ أَرَ جُرْعَةً أَحْلَى مِنْهَا عَاقِبَةً وَ لَا أَلَذَّ مَغَبَّةً، وَ لِنْ لِمَنْ غَالَظَكَ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَلِينَ لَكَ، وَ خُذْ عَلَى عَدُوِّكَ بِالْفَضْلِ فَإِنَّهُ أَحْلَى الظَّفَرَيْنِ، وَ إِنْ أَرَدْتَ قَطِيعَةَ أَخِيكَ فَاسْتَبْقِ لَهُ مِنْ نَفْسِكَ بَقِيَّةً يَرْجِعُ إِلَيْهَا إِنْ بَدَا لَهُ ذَلِكَ يَوْمًا مَا، وَ مَنْ ظَنَّ بِكَ خَيْرًا فَصَدِّقْ ظَنَّهُ، وَ لَا تُضِيعَنَّ حَقَّ أَخِيكَ اتِّكَالًا عَلَى مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ بِأَخٍ مَنْ أَضَعْتَ حَقَّهُ.

وَ لَا يَكُنْ أَهْلُكَ أَشْقَى الْخَلْقِ بِكَ، وَ لَا تَرْغَبَنَّ فِيمَنْ زَهِدَ عَنْكَ، وَ لَا يَكُونَنَّ أَخُوكَ أَقْوَى عَلَى قَطِيعَتِكَ مِنْكَ عَلَى صِلَتِهِ، وَ لَا يَكُونَنَّ عَلَى الْإِسَاءَةِ أَقْوَى مِنْكَ عَلَى الْإِحْسَانِ، وَ لَا يَكْبُرَنَّ عَلَيْكَ ظُلْمُ مَنْ ظَلَمَكَ، فَإِنَّهُ يَسْعَى فِي مَضَرَّتِهِ وَ نَفْعِكَ، وَ لَيْسَ جَزَاءُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ تَسُوءَهُ.

وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ، أَنَّ الرِّزْقَ رِزْقَانِ :رِزْقٌ تَطْلُبُهُ، وَ رِزْقٌ يَطْلُبُكَ، فَإِنْ أَنْتَ لَمْ تَأْتِهِ أَتَاكَ، مَا أَقْبَحَ الْخُضُوعَ عِنْدَ الْحَاجَةِ، وَالْجَفَاءَ عِنْدَ الْغِنَى، إِنَّمَا لَكَ مِنْ دُنْيَاكَ مَا أَصْلَحْتَ بِهِ مَثْوَاكَ،

وَ إِنْ جَزِعْتَ عَلَى مَا تَفَلَّتَ مِنْ يَدَيْكَ فَاجْزَعْ عَلَى كُلِّ مَا لَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ. اسْتَدِلَّ عَلَى مَا لَمْ يَكُنْ بِمَا قَدْ كَانَ فَإِنَّ الْأُمُورَ أَشْبَاهٌ، وَ لَا تَكُونَنَّ مِمَّنْ لَا تَنْفَعُهُ الْعِظَةُ إِلَّا إِذَا بَالَغْتَ فِي إِيلَامِهِ، فَإِنَّ الْعَاقِلَ يَتَّعِظُ بِالْآدَبِ، وَ الْبَهَائِمَ لَا تَتَّعِظُ إِلَّا بِالضَّرْبِ، اطْرَحْ عَنْكَ وَارِدَاتِ الْهُمُومِ بِعَزَائِمِ الصَّبْرِ وَ حُسْنِ الْيَقِينِ مَنْ تَرَكَ الْقَصْدَ جَارَ.

وَ الصَّاحِبُ مُنَاسِبٌ وَ الصَّدِيقُ مَنْ صَدَقَ غَيْبُهُ، وَ الْهَوَى شَرِيكُ الْعَمَى وَ رُبَّ بَعِيدٍ أَقْرَبُ مِنْ قَرِيبٍ وَ قَرِيبٍ أَبْعَدُ مِنْ بَعِيدٍ، وَ الْغَرِيبُ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَبِيبٌ، مَنْ تَعَدَّى الْحَقَّ ضَاقَ مَذْهَبُهُ، وَ مَنِ اقْتَصَرَ عَلَى قَدْرِهِ كَانَ أَبْقَى لَهُ.

وَ أَوْثَقُ سَبَبٍ أَخَذْتَ بِهِ سَبَبٌ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ مَنْ لَمْ يُبَالِكَ فَهُوَ عَدُوُّكَ، قَدْ يَكُونُ الْيَأْسُ إِدْرَاكًا إِذَا كَانَ الطَّمَعُ هَلَاكًا، لَيْسَ كُلُّ عَوْرَةٍ تَظْهَرُ وَ لَا كُلُّ فُرْصَةٍ تُصَابُ وَ رُبَّمَا أَخْطَأَ الْبَصِيرُ قَصْدَهُ وَ أَصَابَ الْأَعْمَى رُشْدَهُ.

أَخِّرِ الشَّرَّ فَإِنَّكَ إِذَا شِئْتَ تَعَجَّلْتَهُ وَ قَطِيعَةُ الْجَاهِلِ تَعْدِلُ صِلَةَ الْعَاقِلِ، مَنْ أَمِنَ الزَّمَانَ خَانَهُ وَ مَنْ أَعْظَمَهُ أَهَانَهُ، لَيْسَ كُلُّ مَنْ رَمَى أَصَابَ، إِذَا تَغَيَّرَ السُّلْطَانُ تَغَيَّرَ الزَّمَانُ، سَلْ عَنِ الرَّفِيقِ قَبْلَ الطَّرِيقِ وَ عَنِ الْجَارِ قَبْلَ الدَّارِ.

إِيَّاكَ أَنْ تَذْكُرَ مِنَ الْكَلَامِ مَا يَكُونُ مُضْحِكًا وَ إِنْ حَكَيْتَ ذَلِكَ عَنْ غَيْرِكَ الرَّأْيَ فِي الْمَرْأَةِ وَ إِيَّاكَ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّ رَأْيَهُنَّ إِلَى أَفْنٍ وَ عَزْمَهُنَّ إِلَى وَهْنٍ وَ اكْفُفْ عَلَيْهِنَّ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ بِحِجَابِكَ إِيَّاهُنَّ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحِجَابِ أَبْقَى عَلَيْهِنَّ وَ لَيْسَ خُرُوجُهُنَّ بِأَشَدَّ مِنْ إِدْخَالِكَ مَنْ لَا يُوثَقُ بِهِ عَلَيْهِنَّ وَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَلَّا يَعْرِفْنَ غَيْرَكَ فَافْعَلْ وَ لَا تُمَلِّكِ الْمَرْأَةَ مِنْ أَمْرِهَا مَا جَاوَزَ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ رَيْحَانَةٌ وَ لَيْسَتْ بِقَهْرَمَانَةٍ وَ لَا تَعْدُ بِكَرَامَتِهَا نَفْسَهَا وَ لَا تُطْمِعْهَا فِي أَنْ تَشْفَعَ لِغَيْرِهَا وَ إِيَّاكَ وَ التَّغَايُرَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ غَيْرَةٍ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَدْعُو الصَّحِيحَةَ إِلَى السَّقَمِ وَ الْبَرِيئَةَ إِلَى الرِّيَبِ.

وَ اجْعَلْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْ خَدَمِكَ عَمَلًا تَأْخُذُهُ بِهِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَلَّا يَتَوَاكَلُوا فِي خِدْمَتِكَ وَ أَكْرِمْ عَشِيرَتَكَ فَإِنَّهُمْ جَنَاحُكَ الَّذِي بِهِ تَطِيرُ وَ أَصْلُكَ الَّذِي إِلَيْهِ تَصِيرُ وَ يَدُكَ الَّتِي بِهَا تَصُولُ.

اسْتَوْدِعِ اللَّهَ دِينَكَ وَ دُنْيَاكَ وَ اسْأَلْهُ خَيْرَ الْقَضَاءِ لَكَ فِي الْعَاجِلَةِ وَ الْآجِلَةِ وَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ السَّلَامُ.

وصیت نمبر 12:

# حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے نام وصیت

مقام حاضرین:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہ وصیت نامہ جسے آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے نام مقام حاضرین میں تحریر فرمایا۔ چنانچہ آپ نے لکھا:

لکھنے والا:

یہ وصیت ایک ایسے باپ کی ہے جو فنا ہونے والا اور زمانہ کے تصرفات کا اقرار کرنے والا ہے۔ جس کی عمر خاتمہ کے قریب ہے اور وہ دنیا کے مصائب کے سامنے سپر انداختہ ہے۔ مرنے والوں کی بستی میں مقیم ہے اور کل یہاں سے کوچ کرنے والا ہے۔

جس کی طرف لکھا گیا:

اس فرزند کے نام جو دنیا میں وہ امیدیں رکھے ہوئے ہے جو حاصل ہونے والی نہیں ہیں اور ہلاک ہو جانے والوں کے راستہ پر گامزن ہے' بیماریوں کا نشانہ اور روزگار کے ہاتھوں گروی ہے۔ مصائب زمانہ کا ہدف اور دنیا کا پابند۔ اس کی فریب کاریوں کا تاجر اور موت کا قرضدار ہے۔ اجل کا قیدی اور رنج و غم کا ساتھی۔ مصیبتوں کا ہمنشیں ہے اور آفتوں کا نشانہ' خواہشات کا مارا ہوا ہے اور مرنے والوں کا جانشین۔

اولاد سے محبت:

امابعد میرے لئے دنیا کے منہ پھیر لینے، زمانہ کے ظلم و زیادتی کرنے اور آخرت کے میری طرف آنے کی وجہ سے جن باتوں کا انکشاف ہو گیا ہے انہوں نے مجھے دوسروں کے ذکر اور اغیار کے اندیشہ سے روک دیا ہے۔ مگر جب میں تمام لوگوں کی فکر سے الگ ہو کر اپنی فکر میں پڑا تو میری رائے نے مجھے خواہشات سے روک دیا اور مجھ پر واقعی حقیقت منکشف ہو گئی جس نے مجھے اس محنت و مشقت تک پہنچا دیا جس میں کسی طرح کا کھیل نہیں ہے اور اس صداقت تک پہنچا دیا جس میں کسی طرح کی غلط بیانی نہیں ہے۔ میں نے تم کو اپنا ہی ایک حصہ پایا بلکہ تم کو اپنا سراپا وجود سمجھا کہ تمہاری تکلیف میری تکلیف ہے اور تمہاری موت میری موت ہے۔ اس لئے مجھے تمہارے معاملات کی اتنی ہی فکر ہے جتنی اپنے معاملات کی ہوتی ہے اور اسی لئے میں نے یہ تحریر لکھ دی ہے جس کے ذریعہ تمہاری امداد کرنا چاہتا ہوں چاہے میں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔

## خوف الٰہی:

فرزند! میں تم کو خوف خدا اور اس کے احکام کی پابندی کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے دل کو اس کی یاد سے آباد رکھنا اور اس کی دی ہوئی ہدایت سے وابستہ رہنا کہ اس سے زیادہ مستحکم کوئی رشتہ تمہارے اور خدا کے درمیان نہیں ہے۔

## تقویٰ اور اس کے ثمرات:

اپنے دل کو موعظہ سے زندہ رکھنا اور اس کی خواہشات کو زہد سے مردہ بنا دینا۔ اسے یقین کے ذریعہ قوی رکھنا اور حکمت کے ذریعہ نورانی رکھنا۔

## موت اور دنیا سے بیزاری:

ذکر موت کے ذریعہ رام کرنا اور فنا کے ذریعہ قابو میں رکھنا۔ دنیا کے حوادث سے آگاہ رکھنا اور زمانہ کے حملہ اور لیل ونہار کے تصرفات سے ہوشیار رکھنا۔ اس سے گذشتہ لوگوں کے اخبار کو پیش کرتے رہنا اور پہلے والوں پر پڑنے والے مصائب کو یاد دلاتے رہنا۔ ان کی دیار و آثار میں سرگرم سفر رہنا اور یہ دیکھتے رہنا کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور کہاں سے کہاں چلے گئے ہیں۔ کہاں وارد ہوئے ہیں اور کہاں ڈیرہ ڈالا ہے۔ پھر تم دیکھو گے کہ وہ احباب کی دنیا سے منتقل ہو گئے ہیں اور دیار غربت میں وارد ہو گئے ہیں اور گویا کہ عنقریب تم بھی انہیں میں شامل ہو جاؤ گے۔

## دنیا اور آخرت:

لہٰذا اپنی منزل کو ٹھیک کرلو اور خبردار آخرت کو دنیا کے عوض فروخت نہ کرنا۔ جن باتوں کو نہیں جانتے ہو ان کے بارے میں بات نہ کرنا اور جن کے مکلف نہیں ہو ان کے بارے میں گفتگو نہ کرنا جس راستہ میں گمراہی کا خوف ہو ادھر قدم آگے نہ بڑھانا کہ گمراہی کے تحیر سے پہلے ٹھہر جانا ہولناک مرحلوں میں وارد ہو جانے سے بہتر ہے۔

## امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

نیکیوں کا حکم دیتے رہنا تا کہ اس کے اہل میں شمار ہو اور برائیوں سے اپنے ہاتھ اور زبان کی طاقت سے منع کرتے رہنا اور برائی کرنے والوں سے اپنے امکان بھر دور رہنا۔ راہ خدا میں جہاد کا حق ادا کر دینا اور خبردار اس راہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔ حق کی خاطر جہاں بھی ہو سختیوں میں کود پڑنا اور دین کا علم حاصل کرنا۔

## نفس کشی:

اپنے نفس کو ناخوشگوار حالات میں صبر کا عادی بنا دینا اور یاد رکھنا کہ بہترین اخلاق حق کی راہ میں صبر کرنا ہے۔ اپنے تمام امور میں پروردگار کی طرف رجوع کرنا کہ اس طرح ایک محفوظ ترین پناہ گاہ کا سہارا لو گے اور بہترین محافظ کی پناہ میں رہو

گے۔ پروردگار سے سوال کرنے میں مخلص رہنا کہ عطا کرنا اور محروم کر دینا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ مالک سے مسلسل طلب خیر کرتے رہنا اور میری وصیت پر غور کرتے رہنا۔ اس سے پہلو بچا کر گذر نہ جانا کہ بہترین کلام وہی ہے جو فائدہ مند ہو اور یاد رکھو کہ جس علم میں فائدہ نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور جو علم سیکھنے کے لائق نہ ہو اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔

## وصیت کا مقصد:

فرزند! میں نے دیکھا کہ اب میرا سن (عمر) بہت زیادہ ہو چکا ہے اور مسلسل کمزور ہوتا جا رہا ہوں لہٰذا میں نے فوراً یہ وصیت لکھ دی اور ان مضامین کو درج کر دیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے دل کی بات تمہارے حوالہ کرنے سے پہلے مجھے موت آجائے یا جسم کے نقص کی طرح رائے کو کمزور تصور کیا جانے لگے یا وصیت سے پہلے ہی خواہشات کے غلبے اور دنیا کے فتنے تم تک نہ پہنچ جائیں۔ اور تمہارا حال بھڑک اٹھنے والے اونٹ جیسا ہو جائے۔ یقیناً نوجوان کا دل ایک خالی زمین کی طرح ہوتا ہے کہ جو چیز اس میں ڈال دی جائے اسے قبول کر لیتا ہے لہٰذا میں نے چاہا کہ تمہیں دل کے سخت ہونے اور عقل کے مشغول ہو جانے سے پہلے وصیت کر دوں تا کہ تم سنجیدہ فکر کے ساتھ اس امر کو قبول کر لو جس کی تلاش اور جس کے تجربہ کی زحمت سے تمہیں تجربہ کار لوگوں نے بچا لیا ہے۔ اب تمہاری طلب کی زحمت ختم ہو چکی ہے اور تمہیں تجربہ کی مشکل سے نجات مل چکی ہے۔ تمہارے پاس وہ حقائق از خود آ گئے ہیں جن کو ہم تلاش کیا کرتے تھے اور تمہارے لئے وہ تمام باتیں واضح ہو چکی ہیں جو ہمارے لئے مبہم تھیں۔

## صاف و پراگندہ:

فرزند! اگرچہ میں نے اتنی عمر نہیں پائی جتنی اگلے لوگوں کی ہوا کرتی تھی لیکن میں نے ان کے اعمال میں غور کیا ہے اور ان کے اخبار میں فکر کی ہے اور ان کے آثار میں سیر و سیاحت کی ہے اور میں صاف اور گندہ کو خوب پہچانتا ہوں۔ نفع و ضرر میں امتیاز رکھتا ہوں۔ میں نے ہر امر کو چھان پھٹک کر اس کا خالص نکال لیا ہے اور بہترین تلاش کر لیا ہے اور بے معنی چیزوں کو تم سے دور کر دیا ہے اور یہ چاہا ہے کہ تمہیں اسی وقت ادب کی تعلیم دے دوں جب کہ تم عمر کے ابتدائی حصہ میں ہو اور زمانہ کے حالات کا سامنا کر رہے ہو۔ تمہاری زینت سالم ہے اور نفس صاف و پاکیزہ ہے اس لئے کہ مجھے تمہارے بارے میں اتنی ہی فکر ہے جتنی ایک مہربان باپ کو اپنی اولاد کی ہوتی ہے۔

## تعلیم دین و عقائد:

اب میں اپنی تربیت کا آغاز کتاب خدا اور اس کی تاویل۔ قوانین اسلام اور اس کے احکام حلال و حرام سے کر رہا ہوں اور تمہیں چھوڑ کر دوسرے کی طرف نہیں جاتا۔ پھر مجھے یہ خوف بھی ہے کہ کہیں لوگوں کے عقائد و افکار و خواہشات کا اختلاف تمہارے لئے اسی طرح مشتبہ نہ ہو جائے۔ جس طرح ان لوگوں کے لئے ہو گیا ہے لہٰذا ان کا مستحکم کر دینا میری نظر میں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہیں ایسے حالات کے حوالے کر دوں جن میں ہلاکت سے محفوظ رہنے کا اطمینان نہیں ہے۔ اگرچہ مجھے یہ

تعلیم دیتے ہوئے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ پروردگار تمہیں نیکی کی توفیق دے گا اور سیدھے راستہ کی ہدایت عطا کرے گا۔ اسی بنیاد پر یہ وصیت نامہ لکھ دیا ہے۔

## تقویٰ اور فرائض کی ادائیگی:

فرزند! یاد رکھو کہ میری بہترین وصیت جسے تمہیں اخذ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ تقویٰ الٰہی اختیار کرو اور فرائض پر اکتفا کرو اور وہ تمام طریقے جن پر تمہارے باپ دادا اور تمہارے گھرانے کے نیک کردار افراد چلتے رہے ہیں انہیں پر چلتے رہو کہ انہوں نے اپنے بارے میں کسی ایسی فکر کو نظر انداز نہیں کیا جو تمہاری نظر میں ہے اور کسی خیال کو فروگذاشت نہیں کیا ہے اور اس فکر و نظر نے ہی انہیں اس نتیجہ تک پہنچایا ہے کہ معروف چیزوں کو حاصل کرلیں اور لایعنی چیزوں سے پرہیز کریں۔

## مشتبہ چیزوں کا حکم:

اب اگر تمہارا نفس ان چیزوں کو بغیر جانے پہچانے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو پھر اس کی تحقیق با قاعدہ علم و فہم کے ساتھ ہونی چاہئے اور شبہات میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے اور نہ جھگڑوں کا شکار ہونا چاہئے اور ان مسائل میں نظر کرنے سے پہلے اپنے پروردگار سے مدد طلب کرو اور توفیق کے لئے اس کی طرف توجہ کرو اور ہر اس شائبہ کو چھوڑ دو جو کسی شبہ میں ڈال دے یا کسی گمراہی کے حوالے کر دے۔

## حقائق میں تحقیق فضول ہے:

پھر اگر تمہیں اطمینان ہو جائے کہ تمہارا دل صاف اور خاشع ہو گیا ہے اور تمہاری رائے تمام و کامل ہو گئی ہے اور تمہارے پاس صرف یہی ایک فکر رہ گئی ہے تو جن باتوں کو میں نے واضح کیا ہے ان میں غور و فکر کرنا ورنہ اگر حسب منشاء فکر و نظر کا فراغ حاصل نہیں ہوا ہے تو یاد رکھو کہ اس طرح صرف شبکور اونٹنی کی طرح ہاتھ پیر مارتے رہو گے اور اندھیرے میں بھٹکتے رہو گے اور دین کا طلبگار وہ نہیں ہے جو اندھیروں میں ہاتھ پاؤں مارے اور باتوں کو مخلوط کر دے۔ اس سے تو ٹھہر جانا ہی بہتر ہے۔

## مالک سے وابستگی کی وصیت:

فرزند! میری وصیت کو سمجھو اور یہ جان لو کہ جو موت کا مالک ہے وہی زندگی کا مالک ہے اور جو خالق ہے وہی موت دینے والا ہے اور جو فنا کرنے والا ہے وہی دوبارہ واپس لانے والا ہے اور جو مبتلا کرنے والا ہے وہی عافیت دینے والا ہے اور یہ دنیا اسی حالت میں مستقر رہ سکتی ہے جس میں مالک نے قرار دیا ہے یعنی نعمت، آزمائش، آخرت کی جزا یا وہ بات جو تم نہیں جانتے ہو۔ اب اگر اس میں سے کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اسے اپنی جہالت پر محمول کرنا کہ تم ابتدا میں جب پیدا ہوئے ہو تو جاہل ہی پیدا ہوئے ہو۔ بعد میں علم حاصل کیا ہے اور اسی بنا پر مجہولات کی تعداد کثیر ہے جس میں انسانی رائے متحیر رہ جاتی ہے اور نگاہ بہک جاتی ہے اور بعد میں صحیح حقیقت نظر آتی ہے۔ لہٰذا اس مالک سے وابستہ رہو جس نے پیدا کیا ہے۔ روزی دی ہے اور

معتدل بنایا ہے۔ اسی کی عبادت کرو اسی کی طرف توجہ کرو اور اسی سے ڈرتے رہو۔

## علمی نصیحت:

بیٹا! یہ یاد رکھو کہ تمہیں خدا کے بارے میں اس طرح کی خبریں کوئی نہیں دے سکتا ہے جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں لہٰذا ان کو بخوشی اپنا پیشوا اور راہ نجات کا قائد تسلیم کرو۔ میں نے تمہاری نصیحت میں کوئی کمی نہیں کی ہے اور نہ تم کوشش کے باوجود اپنے بارے میں اتنا سوچ سکتے ہو جتنا میں نے دیکھ لیا ہے۔

## وحدانیت الٰہی:

فرزند! یاد رکھو اگر خدا کے لئے کوئی شریک بھی ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے اور اس کی سلطنت اور حکومت کے بھی آثار دکھائی دیتے اور اس کے افعال وصفات کا بھی کچھ پتہ ہوتا۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہے لہٰذا خدا ایک ہے جیسا کہ اس نے خود بیان کیا ہے۔ اس کے ملک میں اس سے کوئی ٹکرانے والا نہیں ہے اور نہ اس کے لیے کسی طرح کا زوال ہے۔ وہ اولیت کی حدوں کے بغیر سب سے اول ہے اور کسی انتہا کے بغیر سب سے آخر تک رہنے والا ہے۔ وہ اس بات سے عظیم تر ہے کہ اس کی ربوبیت کا اثبات فکر ونظر کے احاطہ سے کیا جائے۔ اگر تم نے اس حقیقت کو پہچان لیا ہے تو اس طرح عمل کرو جس طرح تم جیسے معمولی حیثیت' قلیل طاقت' کثیر عاجزی اور پروردگار کی طرف اطاعت کی طلب' عتاب کے خوف اور ناراضگی کے اندیشہ میں حاجت رکھنے والے کیا کرتے ہیں۔ اس نے جس چیز کا حکم دیا ہے وہ بہترین ہے اور جس سے منع کیا ہے وہ بدترین ہے۔

## دنیا وآخرت کی امثلہ:

فرزند! میں نے تمہیں دنیا، اس کے حالات، تصرفات' زوال اور انتقال سب کے بارے میں باخبر کر دیا ہے اور آخرت اور اس میں صاحبان ایمان کے لئے مہیا نعمتوں کا بھی پتہ دیا ہے اور دونوں کے لئے مثالیں بیان کر دی ہیں تا کہ تم عبرت حاصل کر سکو اور اس سے ہوشیار رہو۔

## دنیا کی حقیقی تصویر:

یاد رکھو کہ جس نے دنیا کو بخوبی پہچان لیا ہے اس کی مثال اس مسافر قوم جیسی ہے جس کا قحط زدہ منزل سے دل اچاٹ ہو جائے اور وہ کسی سرسبز وشاداب علاقہ کا ارادہ کرے اور زحمت راہ۔ فراق احباب' دشواری سفر' بدمزگی طعام وغیرہ جیسی تمام مصیبتیں برداشت کر لے تا کہ وسیع گھر اور قرار کی منزل تک پہنچ جائے کہ ایسے لوگ ان تمام باتوں میں کسی تکلیف کا احساس نہیں کرتے اور نہ اس راہ میں خرچ کو نقصان تصور کرتے ہیں اور ان کی نظر میں اس سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں ہے جو انہیں منزل سے قریب تر کر دے اور اپنے مرکز تک پہنچا دے۔

## دنیا سے دھوکا کھانے والے:

اور اس دنیا سے دھوکہ کھا جانے والوں کی مثال اس قوم کی ہے جو سر سبز و شاداب مقام پر رہے اور وہاں سے دل اُچٹ جائے تو قحط زدہ علاقہ کی طرف چلی جائے کہ اس کی نظر میں قدیم حالات کے چھٹ جانے سے زیادہ ناگوار اور دشوار گذار کوئی شے نہیں ہے کہ اب جس منزل پر وارد ہوئے ہیں اور جہاں تک پہنچے ہیں وہ کسی قیمت پر اختیار کرنے کے قابل نہیں ہے۔

## میزان عدل:

بیٹا! دیکھو اپنے اور غیر کے درمیان میزان اپنے نفس کو قرار دو اور دوسرے کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کر سکتے ہو اور اس کے لئے بھی وہ بات ناپسند کرو جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے ہو۔ کسی پر ظلم نہ کرنا کہ اپنے اوپر ظلم پسند نہیں کرتے ہو اور ہر ایک کے ساتھ نیکی کرنا جس طرح چاہتے ہو کہ سب تمہارے ساتھ نیک برتاؤ کریں۔ اور جس چیز کو دوسرے سے برا سمجھتے ہو اسے اپنے لئے بھی برا ہی تصور کرنا۔ لوگوں کی اس بات سے راضی ہو جانا جس سے اپنی بات سے لوگوں کو راضی کرنا چاہتے ہو۔ بلا علم کوئی بات زبان سے نہ نکالنا اگرچہ تمہارا علم بہت کم ہے اور کسی کے بارے میں وہ بات نہ کہنا جو اپنے بارے میں پسند نہ کرتے ہو۔

## خود پسندی سے بچاؤ:

یاد رکھو کہ خود پسندی راہ صواب کے خلاف اور عقلوں کی بیماری ہے لہٰذا اپنی کوشش تیز تر کرو اور اپنے مال کو دوسروں کے لئے ذخیرہ نہ بناؤ اور اگر درمیانہ راستہ کی ہدایت مل جائے تو اپنے رب کے سامنے سب سے زیادہ خضوع و خشوع سے پیش آنا۔

## مال اور اس کا مصرف:

اور یاد رکھو کہ تمہارے سامنے وہ راستہ ہے جس کی مسافت بعید اور مشقت شدید ہے اس میں تم بہترین زادراہ کی تلاش اور بقدر ضرورت زادراہ کی فراہمی سے بے نیاز ہو سکتے ہو۔ البتہ بوجھ ہلکا رکھو اور اپنی طاقت سے زیادہ اپنی پشت پر بوجھ مت لادو کہ یہ گراں باری ایک وبال بن جائے اور پھر جب کوئی فقیر مل جائے اور تمہارے زادراہ کو قیامت تک پہنچا سکتا ہو اور کل وقت ضرورت مکمل طریقہ سے تمہارے حوالے کر سکتا ہو تو اسے غنیمت سمجھو اور مال اسی کے حوالے کر دو اور زیادہ سے زیادہ اس کو دے دو کہ شائد بعد میں تلاش کرو اور وہ نہ مل سکے اور اسے بھی غنیمت سمجھو جو تمہاری دولتمندی کے دور میں تم سے قرض مانگے تا کہ اس دن ادا کر دے جب تمہاری غربت کا دن ہو۔

## تلاش منزل:

اور یاد رکھو کہ تمہارے سامنے بڑی دشوار گزار منزل ہے جس میں ہلکے بوجھ والا سنگین بار والے سے کہیں زیادہ بہتر ہوگا

اور دیر سے چلنے والا تیز رفتار سے کہیں زیادہ بدحال ہوگا اور تمہاری منزل بہر حال جنت یا جہنم ہے لہٰذا اپنے نفس کے لئے منزل سے پہلے جگہ تلاش کرلو اور ورود سے پہلے اسے ہموار کرلو کہ موت کے بعد نہ خوشنودی حاصل کرنے کا کوئی امکان ہوگا اور نہ دنیا میں واپس آنے کا۔

## دعا اور اس کے ثمرات:

یاد رکھو کہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کے تمام خزانے ہیں اس نے تم کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور قبولیت کی ضمانت دی ہے اور تمہیں مامور کیا ہے کہ تم سوال کرو تا کہ وہ عطا کرے اور تم طلب رحمت کرو تا کہ وہ تم پر رحم کرے۔ اس نے تمہارے اور اپنے درمیان کوئی حاجب نہیں رکھا ہے اور نہ تمہیں کسی سفارش کرنے والے کا محتاج بنایا ہے۔ گناہ کرنے کی صورت میں توبہ سے بھی نہیں روکا ہے اور عذاب میں جلدی بھی نہیں کی ہے اور توبہ کرنے پر طعنے بھی نہیں دیتا ہے اور تمہیں رسوا بھی نہیں کرتا ہے اگر تم اس کے حقدار ہو۔ اس نے توبہ قبول کرنے میں بھی کسی سختی سے کام نہیں لیا ہے اور جرائم پر سخت محاسبہ کر کے رحمت سے مایوس بھی نہیں کیا ہے بلکہ گناہوں سے علیحدگی کو بھی ایک حسنہ بنا دیا ہے اور پھر برائی میں ایک کو ایک شمار کیا ہے اور نیکیوں میں ایک کو دس بنا دیا ہے۔ توبہ اور طلب رضا کا دروازہ کھول دیا ہے کہ جب بھی آواز دو فوراً سن لیتا ہے اور جب مناجات کرو تو اس سے بھی باخبر رہتا ہے۔ تم اپنی حاجتیں اس کے حوالے کرسکتے ہو۔ اسے اپنے حالات بتا سکتے ہو۔ اپنے رنج و غم کی شکایت کرسکتے ہو۔ اپنے حزن والم کے زوال کا مطالبہ کرسکتے ہو۔ اپنے امور میں مدد مانگ سکتے ہو اور اس کے خزانہ رحمت سے اتنا سوال کرسکتے ہو جتنا کوئی دوسرا بہر حال نہیں دے سکتا ہے چاہے وہ عمر میں اضافہ ہو یا بدن کی صحت یا رزق کی وسعت۔

## اجازت دعا:

اس کے بعد اس نے دعا کی اجازت دے کر گویا خزائن رحمت کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں دے دی ہیں کہ جب چاہو ان کنجیوں سے نعمت کے دروازے کھول سکتے ہو اور رحمت کی بارشوں کو برسا سکتے ہو۔ لہٰذا خبردار قبولیت کی تاخیر تمہیں مایوس نہ کردے کہ عطیہ ہمیشہ بقدر نیت ہوا کرتا ہے اور کبھی کبھی قبولیت میں اس لئے تاخیر کردی جاتی ہے کہ اس میں سائل کے اجر میں اضافہ اور امیدوار کے عطیہ میں زیادتی کا امکان پایا جاتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ تم کسی شے کا سوال کرو اور وہ نہ ملے لیکن اس کے بعد جلد یا بدیر اس سے بہتر مل جائے یا اسے تمہاری بھلائی کے لئے روک دیا گیا ہو۔ اس لئے کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس چیز کو تم نے طلب کیا ہے وہ اگر مل جائے تو دین کی بربادی کا خطرہ ہے۔ لہٰذا اسی چیز کا سوال کرو جس میں تمہارا حسن باقی رہے اور تم وبال سے محفوظ رہو۔ مال نہ باقی رہنے والا ہے اور نہ تم اس کے لئے باقی رہنے والے ہو۔

## تمہیں آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے:

فرزند! یاد رکھو کہ تمہیں آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہے دنیا کے لئے نہیں اور فنا کے لئے بنایا گیا ہے دنیا میں باقی رہنے

کے لئے نہیں۔تمہاری تخلیق موت کے لئے ہوئی ہے زندگی کے لئے نہیں اور تم اس گھر میں ہو جہاں سے بہرحال اُکھڑنا ہے اور صرف بقدر ضرورت سامان فراہم کرنا ہے۔اور تم آخرت کے راستہ پر ہو۔موت تمہارا پیچھا کئے ہوئے ہے جس سے کوئی بھاگنے والا بچ نہیں سکتا اور اس کے ہاتھ سے نکل نہیں سکتا۔وہ بہرحال اسے پالے گی۔لہٰذا اس کی طرف سے ہوشیار رہو کہ وہ تمہیں کسی بُرے حال میں پکڑ لے اور تم خالی توبہ کے لئے سوچتے ہی رہ جاؤ اور وہ تمہارے اور توبہ کے درمیان حائل ہو جائے کہ اس طرح گویا تم نے اپنے نفس کو ہلاک کر دیا۔

## اہل دنیا سے دھوکا:

فرزند! موت کو برابر یاد کرتے رہو اور ان حالات کو یاد کرتے رہو جن پر اچانک وارد ہونا ہے اور جہاں تک موت کے بعد جانا ہے تاکہ وہ تمہارے پاس آئے تو تم احتیاطی سامان کر چکے ہو اور اپنی طاقت کو مضبوط بنا چکے ہو اور وہ اچانک آکر تم پر قبضہ نہ کر لے اور خبردار اہل دنیا کو دنیا کی طرف جھکتے اور اس پر مرتے دیکھ کر تم دھوکہ میں نہ آجانا کہ پروردگار تمہیں اس کے بارے میں بتا چکا ہے اور وہ خود بھی اپنے مصائب سنا چکی ہے اور اپنی برائیوں کو واضح کر چکی ہے۔

## دنیاداروں کی اصلیت:

دنیا دار افراد صرف بھونکنے والے کتے اور پھاڑ کھانے والے درندے ہیں۔جہاں ایک دوسرے پر بھونکتا ہے اور طاقت والا کمزور کو کھا جاتا ہے اور بڑا چھوٹے کو کچل ڈالتا ہے۔یہ سب جانور ہیں جن میں بعض بندھے ہوئے ہیں اور بعض آوارہ۔جنہوں نے اپنی عقلیں گم کر دی ہیں اور نامعلوم راستہ پر چل پڑے ہیں گویا دشوار گذار وادیوں میں مصیبتوں میں چرنے والے ہیں جہاں نہ کوئی چرواہا جو سیدھے راستے پر لگا سکے اور نہ کوئی چرانے والا ہے جو انہیں چرا سکے۔دنیا نے انہیں گمراہی کے راستہ پر ڈال دیا ہے اور ان کی بصارت کو منارہ ہدایت کے قابلہ میں سلب کر لیا ہے اور وہ حیرت کے عالم میں سرگرداں ہیں اور نعمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔دنیا کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور وہ ان سے کھیل رہی ہے اور وہ اس سے کھیل رہے ہیں اور سب نے آخرت کو یکسر بھلا دیا ہے۔

## دنیا کے اندھیرے:

ٹھہرو! اندھیرے کو چھٹنے دو۔ایسا محسوس ہوگا جیسے قافلے آخرت کی منزل میں اُتر چکے ہیں اور قریب ہے کہ تیز رفتار افراد اگلے لوگوں سے ملحق ہو جائیں۔

## اصلی مسافر:

فرزند! یاد رکھو کہ جو شب و روز کی سواری پر سوار ہے وہ گویا سرگرم سفر ہے چاہے ٹھہرا ہی کیوں نہ رہے اور مسافت قطع کر رہا ہے چاہے اطمینان سے مقیم ہی کیوں نہ رہے۔یہ بات یقین کے ساتھ سمجھ لو کہ تم نہ ہر امید کو پا سکتے ہو اور نہ اجل سے

آگے جا سکتے ہو۔ تم اگلے لوگوں کے راستہ ہی پر چل رہے ہو لہٰذا طلب میں نرم رفتاری سے کام لو اور کسب معاش میں میانہ روی اختیار کرو۔ ورنہ بہت سی طلب انسان کو مال کی محرومی تک پہنچا دیتی ہے اور ہر طلب کرنے والا کامیاب بھی نہیں ہوتا ہے اور نہ ہر اعتدال سے کام لینے والا محروم ہی ہوتا ہے۔ اپنے نفس کو ہر طرح کی پستی سے بلند تر رکھو چاہے وہ پستی پسندیدہ اشیاء تک پہنچا ہی کیوں نہ دے۔ اس لئے کہ جو عزت نفس دے دو گے اس کا کوئی بدل نہیں مل سکتا۔

## غلامی کی ممانعت:

خبردار! کسی کے غلام نہ بن جانا جب کہ پروردگار نے تمہیں آزاد قرار دیا ہے۔ دیکھو اس خیر میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو شر کے ذریعہ حاصل ہو اور وہ آسانی آسانی نہیں ہے جو دشواری کے راستہ سے ملے۔

## طمع ولالچ سے بچاؤ:

خبردار طمع کی سواریاں تیز رفتاری دکھلا کر تمہیں ہلاکت کے چشموں پر نہ وارد کر دیں اور اگر ممکن ہو کہ تمہارے اور خدا کے درمیان کوئی صاحب نعمت نہ آنے پائے تو ایسا ہی کرو کہ تمہیں تمہارا حصہ بہر حال ملنے والا ہے اور اپنا نصیب بہر حال لینے والے ہو اور اللہ کی طرف سے تھوڑا بھی مخلوقات کے بہت سے زیادہ سے بہتر ہوتا ہے۔ اگر چہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

## خاموشی کے فوائد:

خاموشی سے پیدا ہونے والی کوتاہی کی تلافی کر لینا گفتگو سے ہونے والے نقصان کے تدارک سے آسان تر ہے۔ برتن کے اندر کا سامان منہ بند کر کے محفوظ کیا جاتا ہے اور اپنے ہاتھ کی دولت کا محفوظ کر لینا دوسرے کے ہاتھ کی نعمت کے طلب کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ مایوسی کی تلخی کو برداشت کرنا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے اور پاکدامنی کے ساتھ محنت مشقت کرنا فسق و فجور کے ساتھ مالداری سے بہتر ہے۔ ہر انسان اپنے راز کو دوسروں سے زیادہ محفوظ رکھ سکتا ہے اور بہت سے لوگ ہیں جو اس امر کے لئے دوڑ رہے ہیں جو ان کے لئے نقصان دہ ہے۔ زیادہ بات کرنیوالا بکواس کرنے لگتا ہے اور غور و فکر کرنے والا بصیر ہو جاتا ہے۔ اہل خیر کے ساتھ رہو تا کہ انہیں میں شمار ہو اور اہل شر سے الگ رہو تا کہ ان سے الگ حساب کئے جاؤ۔

## بدترین طعام اور بدترین ظلم:

بدترین طعام مال حرام ہے اور بدترین ظلم کمزور آدمی پر ظلم ہے۔ نرمی نامناسب ہو تو سختی ہی مناسب ہے۔ کبھی کبھی دوا مرض بن جاتی ہے اور مرض دوا اور کبھی کبھی غیر مخلص بھی نصیحت کی بات کر دیتا ہے اور کبھی کبھی مخلص بھی خیانت سے کام لے لیتا ہے۔

## احمقوں کا سرمایہ:

دیکھو! خبردار! خواہشات پر اعتماد نہ کرنا کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہیں۔ عقلمندی تجربات کے محفوظ رکھنے میں ہے اور بہترین تجربہ وہی ہے جس سے نصیحت حاصل ہو۔ فرصت سے فائدہ اٹھاؤ قبل اس کے کہ رنج واندوہ کا سامنا کرنا پڑے۔ ہر طلبگار مطلوب کو حاصل بھی نہیں کرتا ہے اور ہر غالب پلٹ کر بھی نہیں آتا ہے۔

## فساد کی ایک قسم:

فساد کی ایک قسم زادراہ کا ضائع کر دینا اور عاقبت کو برباد کر دینا بھی ہے۔ ہر امر کی ایک عاقبت ہے اور عنقریب وہ تمہیں مل جائے گا جو تمہارے لئے مقدر ہوا ہے۔ تجارت کرنے والا وہی ہوتا ہے جو مال کو خطرہ میں ڈال سکے۔ بسا اوقات تھوڑا مال زیادہ سے زیادہ بابرکت ہوتا ہے۔ اُس مددگار میں کوئی خیر نہیں ہے جو ذلیل ہو اور وہ دوست بیکار ہے جو بدنام ہو۔ زمانہ کے ساتھ سہولت کا برتاؤ کرو جب تک اس کا اونٹ قابو میں رہے اور کسی چیز کو اس سے زیادہ کی امید میں خطرہ میں مت ڈالو۔ خبردار کہیں دشمنی اور عناد کی سواری تم سے منہ زوری نہ کرنے لگے۔

## تعلقات کی درستی:

اپنے نفس کو اپنے بھائی کے بارے میں قطع تعلق کے مقابلہ میں تعلقات' اعراض کے مقابلہ میں مہربانی۔ بخل کے مقابلہ میں عطا' دوری کے مقابلہ میں قربت' شدت کے مقابلہ میں نرمی اور جرم کے موقع پر معذرت کے لئے آمادہ کرو گویا کہ تم ان کے بندے ہو اور اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے اور خبردار احسان کو بھی بے محل نہ قرار دینا اور نہ کسی نااہل کے ساتھ احسان کرنا۔ اپنے دشمن کے دوست کو اپنا دوست نہ بنانا کہ تم اپنے دوست کے دشمن ہو جاؤ اور اپنے بھائی کو مخلصانہ نصیحت کرتے رہنا چاہئے اسے اچھی لگیں یا بری۔ غصہ کو پی جاؤ کہ میں نے انجام کار کے اعتبار سے اس سے زیادہ شیریں کوئی گھونٹ نہیں دیکھا ہے اور نہ عاقبت کے لحاظ سے لذیذتر۔ اور جو تمہارے ساتھ سختی کرے اس کے لئے نرم ہو جاؤ شاید کبھی وہ بھی نرم ہو جائے۔ اپنے دشمن کے ساتھ احسان کرو کہ اس میں دو میں سے ایک کامیابی اور شیریں ترین کامیابی ہے اور اگر اپنے بھائی سے قطع تعلق کرنا چاہو تو اپنے نفس میں اتنی گنجائش رکھو کہ اگر اسے کسی دن واپسی کا خیال پیدا ہو تو واپس آسکے۔ جو تمہارے بارے میں اچھا خیال رکھے اس کے خیال کو غلط نہ ہونے دینا۔ باہمی روابط کی بنا پر کسی بھائی کے حق کو ضائع نہ کرنا کہ جس کے حق کو ضائع کر دیا پھر وہ واقعاً بھائی نہیں ہے اور دیکھو تمہارے گھر والے تمہاری وجہ سے بدبخت نہ ہونے پائیں اور جو تم سے کنارہ کش ہونا چاہے اس کے پیچھے نہ لگے رہو۔ تمہارا کوئی بھائی قطع تعلقات میں تم پر بازی نہ لے جائے اور تم تعلقات مضبوط کرلو اور خبردار برائی کرنے میں نیکی کرنے سے زیادہ طاقت کا مظاہرہ نہ کرنا اور کسی ظالم کے ظلم کو بہت بڑا تصور نہ کرنا کہ وہ اپنے کو نقصان پہنچا رہا ہے اور تمہیں فائدہ پہنچا رہا ہے اور جو تمہیں فائدہ پہنچائے اس کی جزا یہ نہیں ہے کہ تم اس کے ساتھ برائی کرو۔

## رزق کی اقسام:

اور فرزند! یاد رکھو کہ رزق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک رزق وہ ہے جسے تم تلاش کر رہے ہو اور ایک رزق وہ ہے جو تم کو تلاش کر رہا ہے کہ اگر تم اس تک نہ جاؤ گے تو وہ خود تم تک آ جائے گا۔ ضرورت کے وقت خضوع و خشوع کا اظہار کس قدر ذلیل ترین بات ہے اور بے نیازی کے عالم میں بدسلوکی کس قدر قبیح حرکت ہے۔ اس دنیا میں تمہارا حصہ اتنا ہی ہے جس سے اپنی عاقبت کا انتظام کر سکو۔ اور کسی چیز کے ہاتھ سے نکل جانے پر پریشانی کا اظہار کرنا ہے تو ہر اس چیز پر بھی فریاد کرو جو تم تک نہیں پہنچی ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے اس کے ذریعہ اس کا پتہ لگاؤ جو ہونے والا ہے کہ معاملات تمام کے تمام ایک ہی جیسے ہیں اور خبردار ان لوگوں میں نہ ہو جاؤ جن پر اس وقت تک نصیحت اثر انداز نہیں ہوتی ہے جب تک پوری طرح تکلیف نہ پہنچائی جائے اس لئے کہ انسان عاقل ادب سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور جانور مار پیٹ سے سیدھا ہوتا ہے۔ دنیا میں وارد ہونے والے ہموم و آلام کو صبر کے عزائم اور یقین کے حسن کے ذریعہ رد کر دو۔ یاد رکھو کہ جس نے بھی اعتدال کو چھوڑا وہ منحرف ہو گیا۔ ساتھی ایک طرح کا شریک نسب ہوتا ہے اور دوست وہ ہے جو غیبت میں بھی سچا دوست رہے۔ خواہش اندھے پن کی شریک کار ہوتی ہے۔

## قریب و بعید اور حاکم و محکوم:

بہت سے دور والے ایسے ہوتے ہیں جو قریب والوں سے قریب تر ہوتے ہیں اور بہت سے قریب والے دور والوں سے زیادہ دور تر ہوتے ہیں۔ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔ جو حق سے آگے بڑھ جائے اس کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں اور جو اپنی حیثیت پر قائم رہتا ہے اس کی عزت باقی رہ جاتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں مضبوط ترین وسیلہ تمہارا اور خدا کا رشتہ ہے۔ اور جو تمہاری پرواہ نہ کرے وہی تمہارا دشمن ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آنکھوں والا راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور اندھا سیدھے راستہ کو پا لیتا ہے۔ برائی کو پس پشت ڈالتے رہو کہ جب بھی چاہو اس کی طرف بڑھ سکتے ہو۔ جاہل سے قطع تعلق عاقل سے تعلقات کے برابر ہے۔ جو زمانہ کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے زمانہ اس سے خیانت کرتا ہے اور جو اسے بڑا سمجھتا ہے اسے ذلیل کر دیتا ہے۔ ہر تیر انداز کا تیر نشانہ پر نہیں بیٹھتا ہے۔ جب حاکم بدل جاتا ہے تو زمانہ بدل جاتا ہے۔ رفیق سفر کے بارے میں راستہ پر چلنے سے پہلے دریافت کرو اور ہمسایہ کے بارے میں اپنے گھر سے پہلے خبر گیری کرو۔ خبردار ایسی کوئی بات نہ کرنا جو مضحکہ خیز ہو چاہے دوسروں ہی کی طرف سے نقل کی جائے۔

## عورتوں سے مشاورت:

خبردار! عورتوں سے مشورہ نہ کرنا کہ ان کی رائے کمزور اور ان کا ارادہ سست ہوتا ہے۔ انہیں پردہ میں رکھ کر ان کی نگاہوں کو تاک جھانک سے محفوظ رکھو کہ پردہ کی سختی ان کی عزت و آبرو کو باقی رکھنے والی ہے اور ان کا گھر سے نکل جانا غیر معتبر افراد کے اپنے گھر میں داخل کرنے سے زیادہ خطرناک نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو کہ وہ تمہارے علاوہ کسی کو نہ پہچانیں تو ایسا ہی کرو

اور خبردار انہیں ان کے ذاتی مسائل سے زیادہ اختیارات نہ دو اس لئے کہ عورت ایک پھول ہے اور حاکم و متصرف نہیں ہے۔ اس کے پاس و لحاظ کو اس کی ذات سے آگے نہ بڑھاؤ اور اس میں دوسروں کی سفارش کو حوصلہ نہ پیدا ہونے دو۔

### غیرت اور اس کے مواقع:

دیکھو! خبردار!! غیرت کے مواقع کے علاوہ غیرت کا اظہار مت کرنا کہ اس طرح اچھی عورت بھی برائی کے راستہ پر چلی جائے گی اور بے عیب بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

### خادم کا تقرر:

اپنے ہر خادم کے لئے ایک عمل مقرر کر دو جس کا محاسبہ کر سکو کہ یہ بات ایک دوسرے کے حوالہ کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

### قبیلے کا احترام:

اپنے قبیلہ کا احترام کرو کہ یہی تمہارے لئے پرواز کا مرتبہ رکھتے ہیں اور یہی تمہاری اصل ہیں جن کی طرف تمہاری بازگشت ہے اور تمہارے ہاتھ ہیں جن کے ذریعہ حملہ کر سکتے ہو۔

### اللہ کے سپرد:

اپنے دین و دنیا کو پروردگار کے حوالہ کر دو اور اس سے دعا کرو کہ تمہارے حق میں دنیا و آخرت میں بہترین فیصلہ کرے۔ والسلام۔

☆☆☆

### وصیت نمبر 13:

## و من وصية له: لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ لَمَا ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللّٰه

اءُوصِيكُمَا بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَ اءَلا تَبْغِيَا الدُّنْيَا وَ إِنْ بَغَتْكُمَا، وَ لَا تَأْسَفَا عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا زُوِيَ عَنْكُمَا، وَ قُولَا بِالْحَقِّ، وَاعْمَلَا لِلْاءَجْرِ، وَ كُونَا لِلظَّالِمِ خَصْماً، وَ لِلْمَظْلُومِ عَوْناً.
اءُوصِيكُمَا وَ جَمِيعَ وَلَدِي وَ اءَهْلِي وَ مَنْ بَلَغَهُ كِتَابِي بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَ نَظْمِ اءَمْرِكُمْ، وَ صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ جَدَّكُمَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ اءَفْضَلُ

مِنْ عَامَّةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ.

اللَّهَ اللَّهَ فِي الْأَيْتَامِ، فَلَا تُغِبُّوا أَفْوَاهَهُمْ، وَلَا يَضِيعُوا بِحَضْرَتِكُمْ.

وَاللَّهَ اللَّهَ فِي جِيرَانِكُمْ، فَإِنَّهُمْ وَصِيَّةُ نَبِيِّكُمْ، مَا زَالَ يُوصِي بِهِمْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُمْ.

وَاللَّهَ اللَّهَ فِي الْقُرْآنِ لَا يَسْبِقُكُمْ بِالْعَمَلِ بِهِ غَيْرُكُمْ.

وَاللَّهَ اللَّهَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا عَمُودُ دِينِكُمْ.

وَاللَّهَ اللَّهَ فِي بَيْتِ رَبِّكُمْ، لَا تُخَلُّوهُ مَا بَقِيتُمْ، فَإِنَّهُ إِنْ تُرِكَ لَمْ تُنَاظَرُوا.

وَاللَّهَ اللَّهَ فِي الْجِهَادِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَلَيْكُمْ بِالتَّوَاصُلِ وَالتَّبَاذُلِ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّدَابُرَ وَالتَّقَاطُعَ.

لَا تَتْرُكُوا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَيُوَلَّى عَلَيْكُمْ شِرَارُكُمْ ثُمَّ تَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُلْفِيَنَّكُمْ تَخُوضُونَ دِمَاءَ الْمُسْلِمِينَ خَوْضاً تَقُولُونَ: قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا لَا يَقْتُلُنَّ بِي إِلَّا قَاتِلِي.

انْظُرُوا إِذَا أَنَا مُتُّ مِنْ ضَرْبَتِهِ هَذِهِ فَاضْرِبُوهُ ضَرْبَةً بِضَرْبَةٍ وَلَا يُمَثَّلُ بِالرَّجُلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیه و آله يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالْمُثْلَةَ وَلَوْ بِالْكَلْبِ الْعَقُورِ.

وصیت نمبر 13:

# حسنین کریمین کو وصیت

## ظالم کے حریف

ابن ملجم کے قاتلانہ حملے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

تم دونوں کو میری وصیت ہے کہ خدا سے ڈرتے رہنا اور دنیا کے پیچھے نہ دوڑنا۔ اگر چہ دنیا تمہارے پیچھے دوڑے۔ دنیا کی کسی محرومی پر نہ کڑھنا ہمیشہ حق کے لیے تمہاری زبان کھلے۔ ہمیشہ ثواب ہی کے لیے تمہارا عمل ہو۔ ہمیشہ ظالم کے حریف بننا اور مظلوم کے مددگار۔

## اہل خاندان کو وصیت:

تم دونوں کو، اپنی سب اولاد کو، سب خاندان کو اور ان سب لوگوں کو جن تک میری یہ تحریر پہنچے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہیں، اپنا معاملہ درست رکھیں اور آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہیں کیونکہ میں نے تمہارے نانا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپس کا میل ملاپ عام روزے نماز سے افضل ہے اور ڈرنا یتیموں کے بارے میں انہیں کھانے پینے کی تکلیف نہ ہونے پائے تمہارے سامنے وہ تتر بتر ہو جائیں۔ اور ڈرنا پڑوسیوں کے بارے میں کہ وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں برابر وصیت فرماتے رہے، یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا انہیں وارث بھی قرار دے دیں گے اور ڈرنا قرآن کے معاملے میں! قرآن کے عمل میں کوئی تم سے سبقت نہ لے جائے!

## بیت اللہ کا انتظام:

میں تمہیں اللہ کے گھر کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ جب تک جیتے رہنا اس سے دست بردار نہ ہونا۔ بیت اللہ سے بے پروائی کرو گے تو تمہاری بھی کسی کو پروا نہ رہے گی۔

## جہاد فی سبیل اللہ:

راہ خدا میں اپنے مال سے اپنی جان سے جہاد کرنا اور اپنی زبان نا اتفاقی سے بچنا۔

## نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا:

امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے باز نہ رہنا۔ ورنہ شریروں کو تمہارا حاکم بنا دیا جائے گا۔ پھر دعائیں کرو گے مگر قبول نہ ہوں گی۔

## قاتل کے بارے میں حکم:

اولاد عبدالمطلب! خبردار میرے بدلے صرف میرے قاتل ہی کو قتل کرنا۔ دیکھو! اگر میں اس کی اس ضرب سے مر جاؤں تو قاتل کو بھی ایسی ہی ایک ضرب سے مارنا۔ اس کی شکل نہ بگاڑی جائے' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: "خبردار کسی کے ناک کان نہ کاٹو' اگرچہ وہ کٹھا کتا ہی کیوں نہ ہو۔"

☆☆☆

وصیت نمبر 14:

و من وصية له: وَصَّى بِهِ شُرَيْحَ بْنَ هَانِءٍ لَمَّا جَعَلَهُ عَلَى مُقَدَّمَتِهِ إِلَى الشَّامِ

اتَّقِ اللَّهَ فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَ مَسَاءٍ، وَ خَفْ عَلَى نَفْسِكَ الدُّنْيَا الْغَرُورَ، وَ لَا تَأْمَنْهَا عَلَى حَالٍ، وَ اعْلَمْ أَنَّكَ إِنْ لَمْ تَرْدَعْ نَفْسَكَ عَنْ كَثِيرٍ مِمَّا تُحِبُّ مَخَافَةَ مَكْرُوهِهِ سَمَتْ بِكَ الْأَهْوَاءُ إِلَى كَثِيرٍ مِنَ الضَّرَرِ فَكُنْ لِنَفْسِكَ مَانِعاً رَادِعاً، وَ لِنَزْوَتِكَ عِنْدَ الْحَفِيظَةِ وَاقِماً قَامِعاً.

وصیت نمبر 14:

## دھوکے کا گھر

جب شریح بن ہانی کو مقدمۃ الجیش کا افسر بنایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ وصیت نامہ لکھ کر دیا:

"خدا سے ہر وقت ڈرتے رہنا دنیا کے غرور کا اپنے نفس کے لیے اندیشہ رکھنا۔ دنیا پر کبھی بھروسہ نہ کرنا یاد رکھو برے انجام کے خوف سے نفس کو اس کی محبوبات سے نہ روکو گے تو خواہشیں تمہیں بڑے بڑے نقصانوں کے حوالے کر دیں گی۔ لہٰذا نفس کو ہمیشہ روکنا اور غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھنا۔"

☆☆☆

# حضرت علی رضی اللہ عنہ

# کی دعائیں

دعا نمبر 1:

## و کان یقول: إذا لقی العدو محارباً

اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَفْضَتِ الْقُلُوبُ وَ مُدَّتِ الْأَعْنَاقُ وَ شَخَصَتِ الْأَبْصَارُ وَ نُقِلَتِ الْأَقْدَامُ، وَ أُنْضِيَتِ الْأَبْدَانُ.

اللّٰهُمَّ قَدْ صَرَّحَ مَكْنُونُ الشَّنَآنِ، وَ جَاشَتْ مَرَاجِلُ الْأَضْغَانِ.

اللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ غَيْبَةَ نَبِيِّنَا، وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ تَشَتُّتَ أَهْوَائِنَا (رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ)۔

دعا نمبر 1:

## جنگ کے وقت دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب لڑنے کے لیے دشمن کے سامنے آتے تھے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے:

"بار الٰہا! دل تیری طرف کھنچ رہے ہیں، گردنیں تیری طرف اٹھ رہی ہیں۔ آنکھیں تجھ پر لگی ہوئی ہیں، قدم حرکت میں آ چکے ہیں اور بدن لاغر پڑ چکے ہیں۔ بار الٰہا! چھپی ہوئی عداوتیں ابھر آئی ہیں اور کینہ و عناد کی دیگیں جوش کھانے لگی ہیں۔

خداوندا! ہم تجھ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں سے اوجھل ہو جانے اپنے دشمنوں کے بڑھ جانے اور اپنی خواہشوں میں تفرقہ پڑ جانے کا شکوہ کرتے ہیں۔

پروردگارا! تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچائی کے ساتھ فیصلہ کر اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔"

دعا نمبر 2:

## ومن دعاء له

اللّٰهُمَّ إِنِّي قَدْ مَلِلْتُهُمْ وَ مَلُّونِي وَ سَئِمْتُهُمْ وَ سَئِمُونِي، فَأَبْدِلْنِي بِهِمْ خَيْراً مِنْهُمْ وَ أَبْدِلْهُمْ بِي شَرّاً مِنِّي، اللّٰهُمَّ مُثْ قُلُوبَهُمْ كَمَا يُمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

دعا نمبر 2:

## دعائے مدد

اہل کوفہ کی بد دلی دیکھنے کے بعد آپ نے دعا کی:

''خدایا! میں ان سے تنگ آ گیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں۔ میں ان سے اُکتا گیا ہوں اور یہ مجھ سے اُکتا گئے ہیں۔ لہٰذا مجھے ان سے بہتر قوم عنایت کر دے، انہیں مجھ سے ''بدتر'' حاکم دیدے اور ان کے دلوں کو یوں پگھلا دے جس طرح پانی میں نمک گھولا جاتا ہے۔''

☆☆☆

دعا نمبر 3:

## و من دعاء له: عِنْدَ عَزمه عَلى الْمَسير إلى الْشام

اللّٰهُمَّ إنّي اٴعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاٴهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ اللَّهُمَّ اٴنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ اٴنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْاٴهْلِ وَ لَا يَجْمَعُهُمَا غَيْرُكَ لِاٴنَّ الْمُسْتَخْلَفَ لَا يَكُونُ مُسْتَصْحَباً وَ الْمُسْتَصْحَبُ لَا يَكُونُ مُسْتَخْلَفاً.

## اٴقُولُ :

وَ اِبتداء هَذا الْكلام مَروى عَن رَسول اللّه ص وَ قَدْ قَفاه اٴمَير المؤ منين ع باٴبلغ كَلام وَ تَممهُ باٴ حُسَنِ تَمامٍ مَنْ قَوْلَه وَ لا يَجْمَعُهما غَيْرَك إلى آخر الفصل

دعا نمبر 3:

## دعائے علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا تو اس دعا کو رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے پڑھا:

''خدایا! میں سفر کی مشقت اور واپسی کے اندوہ و غم اور اہل و مال و اولاد کی بد حالی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور گھر کا نگراں ہے کہ یہ دونوں کام تیرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا کہ جسے گھر میں چھوڑ دیا جائے وہ سفر میں کام نہیں آتا اور جسے سفر

میں ساتھ لے لیا جائے وہ گھر کی نگرانی نہیں کر سکتا۔"

اس دعا کا ابتدائی حصہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے اور آخری حصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کی بہترین توضیح ہے۔

☆☆☆

دعا نمبر 4:

## و من دعا له: کان یدعو لاصحابه

نَسْاَلُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ اَنْ يَجْعَلَنَا وَ اِيَّاكُمْ مِمَّنْ لَا تُبْطِرُهُ نِعْمَةٌ وَ لَا تُقَصِّرُ بِهِ عَنْ طَاعَةِ رَبِّهِ غَايَةٌ وَ لَا تَحُلُّ بِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ نَدَامَةٌ وَ لَا كَآبَةٌ

دعا نمبر 4:

## نعمتیں اور عاجزی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے بارے میں یوں دعا فرمائی:

"پروردگار سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں قرار دے جنہیں نعمتیں مغرور نہیں بناتی ہیں اور کوئی مقصد اطاعت خدا میں کوتاہی پر آمادہ نہیں کرتا اور موت کے بعد ان پر ندامت اور رنج و غم کا نزول نہیں ہوتا۔"

☆☆☆

دعا نمبر 5:

## ومن دعا له

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْداً سَمِعَ حُكْماً فَوَعَى وَ دُعِيَ اِلَى رَشَادٍ فَدَنَا، وَ اَخَذَ بِحُجْزَةِ هَادٍ فَنَجَا رَاقَبَ رَبَّهُ، وَ خَافَ ذَنْبَهُ، قَدَّمَ خَالِصاً، وَ عَمِلَ صَالِحاً، اكْتَسَبَ مَذْخُوراً، وَ اجْتَنَبَ مَحْذُوراً، وَ رَمَى غَرَضاً، وَ اَحْرَزَ عِوَضاً، كَابَرَ هَوَاهُ، وَ كَذَّبَ مُنَاهُ، جَعَلَ الصَّبْرَ مَطِيَّةَ نَجَاتِهِ، وَ التَّقْوَى عُدَّةَ وَفَاتِهِ، رَكِبَ الطَّرِيقَةَ الْغَرَّاءَ، وَ لَزِمَ الْمَحَجَّةَ الْبَيْضَاءَ، اغْتَنَمَ الْمَهَلَ، وَ بَادَرَ الْاَجَلَ، وَ تَزَوَّدَ مِنَ الْعَمَلِ۔

دعانمبر 5:

# نیک آدمی کے لیے کیا دعا مانگی جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمل صالح کرنے والے کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا:
''خدا رحمت نازل کرے اس بندہ پر جو کسی حکمت کو سنے تو محفوظ کرلے اور اسے کسی ہدایت کی دعوت دی جائے تو اس سے قریب تر ہوجائے، کسی راہنما سے وابستہ ہوجائے تو نجات حاصل کرلے، اپنے پروردگار کو ہر وقت نظر میں رکھے اور گناہوں سے ڈرتا رہے، خالص اعمال کو آگے بڑھائے اور نیک اعمال کرتا رہے، قابل ذخیرہ ثواب حاصل کرے اور قابل پرہیز چیزوں سے اجتناب کرے، مقصد کو نگاہوں میں رکھے اور اجر سمیٹ لے، خواہشات پر غالب آجائے اور تمناؤں کو جھٹلا دے، صبر کو نجات کا مرکب بنالے اور تقویٰ کو وفات کا ذخیرہ قرار دے لے، روشن راستہ پر چلے اور واضح شاہراہ کو اختیار کرلے، مہلت حیات کو غنیمت قرار دے اور موت کی طرف خود سبقت کرے اور عمل کا زادراہ لے کر آگے بڑھے۔''

دعانمبر 6:

# ومن دعا له

نَحْمَدُهُ عَلى ما كانَ، وَ نَسْتَعِينُهُ مِنْ اَمْرِنا عَلى ما يَكُونُ، وَ نَسْاَلُهُ الْمُعافاةَ فِي الْاَدْيانِ كَما نَسْاَلُهُ الْمُعافاةَ فِي الْاَبْدانِ.

دعانمبر 6:

# ہر حال میں الحمدللہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعا کرتے ہوئے عرض کیا:
''ہم جس حال میں ہیں اس پر خدا کی حمد کرتے ہیں اور جو کچھ پیش آنے والا ہے اس پر اس کی مدد کے طلبگار ہیں، دین و عقائد کے بارے میں اس سے سلامتی کی درخواست کرتے ہیں کہ گمراہی اور نافرمانی میں مبتلا نہ ہوں۔ جس طرح بیماریوں سے سلامتی بدن کی دعا کرتے ہیں۔''

☆☆☆

دعا نمبر 7:

# ومن دعا له: فِي الاسْتِسقاء

اللَّهُمَّ قَدِ انْصَاحَتْ جِبَالُنَا، وَ اغْبَرَّتْ ارْضُنَا، وَ هَامَتْ دَوَابُّنَا، وَ تَحَيَّرَتْ فِي مَرَابِضِهَا، وَ عَجَّتْ عَجِيجَ الثَّكَالَى عَلَى اوْلَادِهَا، وَ مَلَّتِ التَّرَدُّدَ فِي مَرَاتِعِهَا، وَ الْحَنِينَ إلى مَوَارِدِهَا.

اللَّهُمَّ فَارْحَمْ انِينَ الْآنَّةِ، وَ حَنِينَ الْحَانَّةِ.

اللَّهُمَّ فَارْحَمْ حَيْرَتَهَا فِي مَذَاهِبِهَا، وَ انِينَهَا فِي مَوَالِجِهَا.

اللَّهُمَّ خَرَجْنَا إِلَيْكَ حِينَ اعْتَكَرَتْ عَلَيْنَا حَدَابِيرُ السِّنِينَ، وَ اخْلَفَتْنَا مَخَايِلُ الْجُودِ، فَكُنْتَ الرَّجَاءَ لِلْمُبْتَئِسِ، وَ الْبَلَاغَ لِلْمُلْتَمِسِ، نَدْعُوكَ حِينَ قَنِطَ الْانَامُ، وَ مُنِعَ الْغَمَامُ، وَ هَلَكَ السَّوَامُ، الا تُؤَاخِذَنَا بِاعْمَالِنَا، وَ لا تَأْخُذَنَا بِذُنُوبِنَا، وَ انْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ بِالسَّحَابِ الْمُنْبَعِقِ، وَ الرَّبِيعِ الْمُغْدِقِ، وَ النَّبَاتِ الْمُونِقِ، سَحّاً وَابِلاً، تُحْيِي بِهِ مَا قَدْ مَاتَ، وَ تَرُدُّ بِهِ مَا قَدْ فَاتَ.

اللَّهُمَّ سُقْيَا مِنْكَ، مُحْيِيَةً، مُرْوِيَةً، تَامَّةً، عَامَّةً، طَيِّبَةً، مُبَارَكَةً، هَنِيئَةً، مَرِيئَةً مَرِيعَةً، زَاكِيا نَبْتُهَا، ثَامِرا فَرْعُهَا، نَاضِرا وَرَقُهَا، تُنْعِشُ بِهَا الضَّعِيفَ مِنْ عِبَادِكَ، وَ تُحْيِي بِهَا الْمَيِّتَ مِنْ بِلَادِكَ.

اللَّهُمَّ سُقْيا مِنْكَ تُعْشِبُ بِهَا نِجَادُنَا، وَ تَجْرِي بِهَا وِهَادُنَا، وَ يُخْصِبُ بِهَا جَنَابُنَا، وَ تُقْبِلُ بِهَا ثِمَارُنَا، وَ تَعِيشُ بِهَا مَوَاشِينَا، وَ تَنْدَى بِهَا اقَاصِينَا، وَ تَسْتَعِينُ بِهَا ضَوَاحِينَا، مِنْ بَرَكَاتِكَ الْوَاسِعَةِ، وَ عَطَايَاكَ الْجَزِيلَةِ عَلَى بَرِيَّتِكَ الْمُرْمِلَةِ، وَ وَحْشِكَ الْمُهْمَلَةِ.

وَ انْزِلْ عَلَيْنَا سَمَاءً مُخْضِلَةً، مِدْرَارا هَاطِلَةً، يُدَافِعُ الْوَدْقُ مِنْهَا الْوَدْقَ، وَ يَحْفِزُ الْقَطْرُ مِنْهَا الْقَطْرَ، غَيْرَ خُلَّبٍ بَرْقُهَا، وَ لا جَهَامٍ عَارِضُهَا، وَ لا قَزَعٍ رَبَابُهَا، وَ لا شَفَّانٍ ذِهَابُهَا، حَتَّى يُخْصِبَ لِإِمْرَاعِهَا الْمُجْدِبُونَ، وَ يَحْيَا بِبَرَكَتِهَا الْمُسْنِتُونَ، فَإِنَّكَ تُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا، وَ تَنْشُرُ رَحْمَتَكَ، وَ انْتَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ.

تَفْسِيرُ مَا فِي هٰذِهِ الْخُطْبَةِ مِنَ الْغَرِيبِ:

دعا نمبر 7:

# طلب بارش کی دعا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بارش طلب کرتے ہوئے عرض کیا:

''خدایا! ہمارے پہاڑوں کا سبزہ خشک ہو گیا ہے اور ہماری زمین پر خاک اُڑ رہی ہے۔ ہمارے جانور پیاسے ہیں اور اپنی منزل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور اپنے بچوں کے حق میں اس طرح فریادی ہیں جیسے زنِ پسر مُردہ۔ سب چراگاہوں کی طرف پھیرے لگانے اور تالابوں کی طرف والہانہ طور پر دوڑنے سے عاجز آ گئے ہیں۔

خدایا! اب ان کی فریادی بکریوں اور اشتیاق آمیز پکارنے والی اونٹنیوں پر رحم فرما۔ خدایا! ان کی راہوں میں پریشانی اور منزلوں پر چیخ و پکار پر رحم فرما۔ خدایا! ہم اس وقت گھر سے نکل کر آئے ہیں جب قحط سالی کے مارے ہوئے لاغر اونٹ ہماری طرف پلٹ پڑے ہیں اور جن سے کرم کی امید تھی وہ بادل آ آ کر چلے گئے ہیں۔

اب درد کے ماروں کا تو ہی آسرا ہے اور التجا کرنے والوں کا تو ہی سہارا ہے۔ ہم اُس وقت دعا کر رہے ہیں جب لوگ مایوس ہو چکے ہیں۔ بادلوں کے خیر کو روک دیا گیا ہے اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں تو خدایا ہمارے اعمال کی بنا پر ہمارا مواخذہ نہ کرنا۔

اور ہمیں ہمارے گناہوں کی گرفت میں مت لے لینا۔ اپنے دامن رحمت کو ہمارے اوپر پھیلا دے برسنے والے بادل' موسلا دھار برسات اور حسین سبزہ کے ذریعے۔ ایسی برسات جس سے مردہ زمینیں زندہ ہو جائیں اور گئی ہوئی بہار واپس آ جائے۔ خدایا! ایسی سیرابی عطا فرما جو زندہ کرنے والی' سیراب بنانے والی۔ کامل و شامل۔ پاکیزہ و مبارک' خوشگوار و شاداب ہو جس کی برکت سے نباتات پھلنے پھولنے لگیں۔ شاخیں بارآور ہو جائیں۔ پتے ہرے ہو جائیں۔ کمزور بندوں کو اٹھنے کا سہارا مل جائے۔ مردہ زمینوں کو زندگی عطا ہو جائے۔ خدایا! ایسی سیرابی عطا فرما جس سے ٹیلے سبزہ پوش ہو جائیں۔ نہریں جاری ہو جائیں۔ آس پاس کے علاقے شاداب ہو جائیں۔ پھل نکلنے لگیں۔ جانور جی اٹھیں۔ دور دراز کے علاقہ بھی تر ہو جائیں اور کھلے میدان بھی تیری اس وسیع برکت اور عظیم عطا سے مستفیض ہو جائیں جو تیری تباہ حال مخلوق اور آوارہ گرد جانوروں پر ہے۔ ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو پانی سے شرابور کر دینے والی۔ موسلا دھار۔ مسلسل برسنے والی ہو جس میں قطرات' قطرات کو دھکیل رہے ہوں اور بوندیں' بوندوں کو تیزی سے آگے بڑھا رہی ہوں۔ نہ اس کی بجلی دھوکہ دینے والی ہو اور نہ اس کے بادل پانی سے خالی ہوں۔ اس کی سرسبزیوں سے خوشحال ہو جائیں اور خشک سالی کے شکار اس کی برکت سے جی اٹھیں۔ اس لئے کہ تو ہی مایوسی کے بعد پانی برسانے والا اور دامان رحمت کا پھیلانے والا ہے اور تو ہی قابل حمد و ستائش' سرپرست و مددگار ہے۔

☆☆☆

دعا نمبر 8:

## ومن دعا له: لاصحابه

اللّٰهُمَّ فَإِنْ رَدُّوا الْحَقَّ فَافْضُضْ جَماعَتَهُمْ، وَشَتِّتْ كَلِمَتَهُمْ، وَ اءَبْسِلْهُمْ بِخَطاياهُمْ، إِنَّهُمْ لَنْ يَزُولُوا عَنْ مَواقِفِهِمْ دُونَ طَعْنٍ دِراكٍ، يَخْرُجُ مِنْهُ النَّسِيمُ وَ ضَرْبٍ يَفْلِقُ الْهامَ، وَ يُطِيحُ الْعِظامَ، وَ يُنْدِرُ السَّواعِدَ وَالْاءَ قْدامَ، وَ حَتَّى يُرْمَوا بِالْمَناسِرِ تَتْبَعُهَا الْمَناسِرُ، وَ يُرْجَمُوا بِالْكَتائِبِ تَقْفُوها الْحَلائِبُ، وَ حَتَّى يُجَرَّ بِبِلادِهِمُ الْخَمِيسُ يَتْلُوهُ الْخَمِيسُ وَ حَتَّى تَدْعَقَ الْخُيُولُ فِي نَواحِرِ اءَرْضِهِمْ، وَ بِاءَعْنانِ مَسارِبِهِمْ وَ مَسارِحِهِمْ.

دعا نمبر 8:

## دعائیہ کلمات

اپنے ساتھیوں کے بارے میں کہا:

"خدایا! یہ ظالم اگر حق کو رد کر دیں تو ان کی جماعت کو پراگندہ کر دے، ان کے کلمہ کو متحد نہ ہونے دے، ان کو ان کے کئے کی سزا دیدے کہ یہ اس وقت تک اپنے موقف سے نہ ہٹیں گے جب تک نیزے ان کے جسموں میں نسیم سحر کے راستے نہ بنا دیں اور تلواریں ان کے سروں کو شگافتہ ہڈیوں کو چور چور اور ہاتھ پیر کو شکستہ نہ بنا دیں اور جب تک ان پر لشکر کے بعد لشکر اور سپاہ کے بعد سپاہ حملہ آور نہ ہو جائیں اور ان کے شہروں پر مسلسل فوجوں کی یلغار نہ ہو اور گھوڑے ان کی زمینوں کو آخر تک روند نہ ڈالیں اور ان کی چراگاہوں اور سبزہ زاروں کو پامال نہ کر دیں۔"

دعا نمبر 9:

## ومن دعاء له: كان يدعو به كثيرا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يُصْبِحْ بِي مَيِّتاً وَ لا سَقِيماً، وَ لا مَضْرُوباً عَلَى عُرُوقِي بِسُوءٍ، وَ لا مَاءْخُوذاً بِاءَسْوَاءِ عَمَلِي، وَ لا مَقْطُوعاً دابِرِي، وَ لا مُرْتَدّاً عَنْ دِينِي، وَ لا مُنْكِراً لِرَبِّي، وَ لا

مُسْتَوْحِشا مِنْ إيمانِي ، وَ لا مُلْتَبِسا عَقْلِي ، وَ لا مُعَذَّبا بِعَذابِ الْاُمَمِ مِنْ قَبْلِي . أَصْبَحْتُ عَبْدا مَمْلُوكا ظالِما لِنَفْسِي ، لَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَ لا حُجَّةَ لِي ، وَ لا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ إِلا ما أَعْطَيْتَنِي ، وَ لا أَتَّقِي إِلا ما وَقَيْتَنِي .

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَفْتَقِرَ فِي غِناكَ ، أَوْ أَضِلَّ فِي هُداكَ ، أَوْ أُضامَ فِي سُلْطانِكَ ، أَوْ أُضْطَهَدَ وَ الْأَمْرُ لَكَ .

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَفْسِي أَوَّلَ كَرِيمَةٍ تَنْتَزِعُها مِنْ كَرائِمِي ، وَ أَوَّلَ وَدِيعَةٍ تَرْتَجِعُها مِنْ وَدائِعِ نِعَمِكَ عِنْدِي .

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَذْهَبَ عَنْ قَوْلِكَ ، أَوْ نُفْتَتَنَ عَنْ دِينِكَ ، أَوْ تَتابَعَ بِنا أَهْواؤُنا دُونَ الْهُدَى الَّذِي جاءَ مِنْ عِنْدِكَ .

دعا نمبر 9:

## مناجات علی

حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”حمد و ثنا اس خدا کے لیے ہے جس نے میری شب کی صبح اس طرح کی کہ نہ مردہ ہوں نہ بیمار' نہ میرا اندام بدحال ہے نہ بدترین کردار خویش میں گرفتار ہوں' نہ بے فرزند ہوں' نہ اپنے دین سے برگشتہ ہوں' نہ اپنے دین سے غافل ہوں' نہ دیوانہ ہوں' نہ امم گزشتہ کے عذابوں میں ماخوذ ہوں' میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ اپنے خدا کا بندہ بے اختیار ہوں' اپنے نفس پر جور و ستم کا خوگر ہوں۔ خدایا۔ تجھے مجھ پر معترض ہونے کا حق ہے اور میرے پاس کوئی عذر و بہانہ نہیں' میرے اندر وہ توانائی نہیں کہ کوئی نفع حاصل کرسکوں' مگر وہ جو تو مجھے بخش دے' مجھ سے میں بدی سے دور رہنے کی سکت نہیں' مگر یہ کہ تو اس سے مجھے محفوظ رکھے۔

بار خدایا! میں تجھ سے پناہ کا طالب ہوں' اس بات سے کہ تیری تونگری کے باوجود محتاج و تہی دست رہوں یا تیری ہدایت و رستگاری میں گمراہ ہوں یا تیری سلطنت یا تونگری میں مغلوب اور ستم دیدہ خوار رہوں' حالانکہ ہر طرح کا اختیار تجھ ہی کو حاصل ہے۔

بار خدایا! میرے نفس کو وہ پہلی بزرگی عطا کر جسے تو میرے اچھے اعمال میں سے چھینے گا' تیری نعمتوں کی جو امانتیں' میرے پاس ہیں اور جنہیں تو واپس لے لیتا ہے۔ ان میں میری روح کو درجہ اولیت عطا فرما دے۔

بار خدایا! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں' اس بات سے کہ تیری گفتار سے باہر قدم نکالیں نافرمانی کریں یا تیرے دین کے بارے میں فتنہ و گمراہی کے شکار ہوں یا ہماری خواہشیں ہمیں اپنا مطیع اور فرماں بردار بنالیں' بغیر اس ہدایت اور رستگاری کے کہ تیری جانب سے ہمارے پاس آتی ہے۔

☆☆☆

دعا نمبر 10:

# و من دعاء له

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ آنَسُ الْآنِسِينَ لِأَوْلِيَائِكَ، وَأَحْضَرُهُمْ بِالْكِفَايَةِ لِلْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ، تُشَاهِدُهُمْ فِي سَرَائِرِهِمْ، وَتَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ فِي ضَمَائِرِهِمْ، وَتَعْلَمُ مَبْلَغَ بَصَائِرِهِمْ، فَأَسْرَارُهُمْ لَكَ مَكْشُوفَةٌ، وَقُلُوبُهُمْ إِلَيْكَ مَلْهُوفَةٌ، إِنْ أَوْحَشَتْهُمُ الْغُرْبَةُ آنَسَهُمْ ذِكْرُكَ، وَإِنْ صُبَّتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ لَجَؤُوا إِلَى الِاسْتِجَارَةِ بِكَ عِلْماً بِأَنَّ أَزِمَّةَ الْأُمُورِ بِيَدِكَ، وَمَصَادِرَهَا عَنْ قَضَائِكَ.

اللّٰهُمَّ إِنْ فَهِهْتُ عَنْ مَسْأَلَتِي، أَوْ عَمِيتُ عَنْ طِلْبَتِي، فَدُلَّنِي عَلَى مَصَالِحِي، وَخُذْ بِقَلْبِي إِلَى مَرَاشِدِي، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِنُكْرٍ مِنْ هِدَايَاتِكَ، وَلَا بِبِدْعٍ مِنْ كِفَايَاتِكَ.

اللّٰهُمَّ احْمِلْنِي عَلَى عَفْوِكَ، وَلَا تَحْمِلْنِي عَلَى عَدْلِكَ.

دعا نمبر 10:

# اے رہنمائی فرمانے والے!

"بارخدایا! تو اپنے دوستوں کے ساتھ تمام دوستوں سے زیادہ سچا دوست اور جو لوگ تجھ پر توکل کرتے ہیں ان کی صلاح کار کے لیے تو ہمہ وقت موجود ہے تو ان کے پوشیدہ کاموں کو دیکھتا ہے۔ ان کے ہر خیال اور اندیشہ سے آگاہ ہے۔ تو ان کی بینائی بصیرت اور عقلوں کا اندازہ جانتا ہے۔ ان کے راز تیرے نزدیک آشکار اور ان کے دل ہمہ وقت تیری ہی جانب نگراں ہیں اگر تنہائی میں وحشت انہیں گھیر لیتی ہے تو تیرا ذکر ہی انہیں مانوس کر سکتا ہے اگر وہ ہجوم اندوہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو تیری ہی پناہ ڈھونڈھنے کا وسیلہ تلاش کرنے لگتے ہیں کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سر رشتہ کار تیرے منشا و قدرت ہی کے ہاتھ میں ہے اور ان کے صادر ہونے کی جگہ تیری ہی قضا و قدر ہے۔

بارخدایا! اگر میں یہ نہ جانوں کہ کیا چاہتا ہوں؟ اور اپنی درخواست سے پریشان بن جاؤں تو جس میں میری صلاح ہو اسی طرف میری رہنمائی فرما، اور میرے دل کو اس طرف متوجہ کر دے جس میں میرے لیے خیر اور بہتری ہو پس یہ بات نہ تیری ہدایت کے خلاف ہے نہ تیری سربراہی کے لیے کوئی نئی چیز ہے!

بارخدایا! میرے ساتھ اپنی عفو و بخشش کو ملحوظ رکھ کر سلوک کر، نہ کہ عادل بن کر!"

دعا نمبر 11:

## و من دعاء له

اللّٰهُمَّ صُنْ وَجْهِي بِالْيَسَارِ، وَ لَا تَبْذُلْ جَاهِي بِالْإِقْتَارِ، فَأَسْتَرْزِقَ طَالِبِي رِزْقِكَ، وَ أَسْتَعْطِفَ شِرَارَ خَلْقِكَ، وَ أَبْتَلِيَ بِحَمْدِ مَنْ أَعْطَانِي، وَ أُفْتَتَنَ بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِي، وَ أَنْتَ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَلِيُّ الْإِعْطَاءِ وَ الْمَنْعِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

دعا نمبر 11:

## دعائے حفاظت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

خدایا! میری آبرو کو تونگری کے ساتھ محفوظ رکھ اور فقر و تنگ دستی سے میری منزلت کو نظروں سے نہ گرا کہ تجھ سے رزق مانگنے والوں سے رزق مانگنے لگوں، تیرے بندوں کی نگاہ لطف و کرم کو اپنی طرف موڑنے کی تمنا کروں اور جو مجھے دے اُس کی مدح و ثنا کرنے لگوں اور جو نہ دے اُس کی برائی کرنے میں مبتلا ہو جاؤں۔ ان سب چیزوں کے پس پردہ تو ہی عطا کرنے اور روک لینے کا اختیار رکھتا ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

☆☆☆

# حضرت علی رضی اللہ عنہ

# کے معاہدات وحلف

عہد نمبر 1:

## و من حلف له: كَتَبَهُ بَيْنَ رَبِيعَةَ وَ الْيَمنِ، وَ نُقِلَ مِنْ خَطِّ هِشامِ بْنِ الْكَلْبِيِّ

هَذَا مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْيَمَنِ حَاضِرُهَا وَ بَادِيهَا، وَ رَبِيعَةُ حَاضِرُهَا وَ بَادِيهَا أَنَّهُمْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ؛ يَدْعُونَ إِلَيْهِ، وَ يَأْمُرُونَ بِهِ، وَ يُجِيبُونَ مَنْ دَعَا إِلَيْهِ وَ أَمَرَ بِهِ، لَا يَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَناً، وَ لَا يَرْضَوْنَ بِهِ بَدَلاً، وَ أَنَّهُمْ يَدٌ وَاحِدَةٌ عَلَى مَنْ خَالَفَ ذَلِكَ وَ تَرَكَهُ، أَنْصَارٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، دَعْوَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، لَا يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ لِمَعْتَبَةِ عَاتِبٍ، وَ لَا لِغَضَبِ غَاضِبٍ، وَ لَا لِاسْتِذْلَالِ قَوْمٍ قَوْماً، وَ لَا لِمَسَبَّةِ قَوْمٍ قَوْماً عَلَى ذَلِكَ شَاهِدُهُمْ وَ غَائِبُهُمْ وَ سَفِيهُهُمْ وَ عَالِمُهُمْ وَ حَلِيمُهُمْ وَ جَاهِلُهُمْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ عَهْدَ اللَّهِ وَ مِيثَاقَهُ إِنَّ عَهْدَ اللَّهِ كَانَ مَسْئُولاً.
وَ كَتَبَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

عہد نمبر 1:

## حلف ربیعہ و یمن

### اتفاق رائے:

قبائل ربیعہ اور یمن سے حلف لیتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا:
یہ ہے وہ عہد جس پر ایک طرف سے اہل یمن کے شہریوں اور بدویوں نے اور دوسری طرف سے ربیعہ کے شہریوں اور بدویوں نے اتفاق کیا ہے۔

### اصل مقصد:

یہ سب لوگ کتاب اللہ پر استوار رہیں گے، اسی کی طرف دعوت دیں گے، اسی پر چلنے کی تلقین کریں گے جو کوئی اس کی طرف بلائے گا اور اس پر چلنے کا حکم دے گا اسے لبیک کہیں گے۔ کتاب اللہ کے بدلے نہ کوئی نفع قبول کریں گے نہ کوئی عوض منظور کریں گے۔

## کفر کے خلاف ایکا:

یہ سب ایک ہاتھ ہیں ہر اس شخص کے مقابلے میں جو کتاب اللہ کے خلاف جائے گا، اسے چھوڑ دے گا، آپس میں مددگار ہیں، ایک آواز ہیں اور ایک پکار ہیں۔

## عہد نہیں توڑیں گے:

ایک دعوت میں کسی شخص کے طیش اور غصے کی وجہ سے، ایک گروہ کے دوسرے گروہ کو ذلیل کرنے کی وجہ سے اور ایک جماعت کے دوسری جماعت کو گالی دینے کی وجہ سے اپنا یہ عہد نہیں توڑیں گے' بلکہ اس عہد پر سب لوگ ہمیشہ استوار رہیں گے۔ حاضر بھی اور غیر حاضر بھی، جاہل بھی اور عالم بھی' عقل مند بھی اور بے عقل بھی اور اس سب کے بعد ان پر اللہ کا عہد و پیمان ہے اور اللہ کا عہد و پیمان ان کو پوچھا جانے والا ہے۔

اسے علی ابن ابی طالب نے تحریر کیا۔

☆☆☆

## عہد نمبر 2:

# وَمِنْ عَهْدٍ لَهُ كَتَبَهُ لِلْاَشْتَرِ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمَّا وَلَّاهُ عَلَى مِصْرَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذَا مَا أَمَرَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَالِكَ بْنَ الْحَارِثِ الْأَشْتَرَ فِي عَهْدِهِ إِلَيْهِ، حِينَ وَلَّاهُ مِصْرَ: جِبَايَةَ خَرَاجِهَا، وَ جِهَادَ عَدُوِّهَا، وَاسْتِصْلَاحَ أَهْلِهَا، وَ عِمَارَةَ بِلَادِهَا.

أَمَرَهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَ إِيْثَارِ طَاعَتِهِ، وَاتِّبَاعِ مَا أَمَرَ بِهِ فِي كِتَابِهِ، مِنْ فَرَائِضِهِ وَ سُنَنِهِ، الَّتِي لَا يَسْعَدُ أَحَدٌ إِلَّا بِاتِّبَاعِهَا، وَ لَا يَشْقَى إِلَّا مَعَ جُحُودِهَا وَ إِضَاعَتِهَا، وَ أَنْ يَنْصُرَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ بِقَلْبِهِ وَ يَدِهِ وَ لِسَانِهِ، فَإِنَّهُ جَلَّ اسْمُهُ قَدْ تَكَفَّلَ بِنَصْرِ مَنْ نَصَرَهُ، وَ إِعْزَازِ مَنْ أَعَزَّهُ.

وَ أَمَرَهُ أَنْ يَكْسِرَ نَفْسَهُ مِنَ عِنْدَ الشَّهَوَاتِ، وَ يَزَعَهَا عِنْدَ الْجَمَحَاتِ، فَإِنَّ النَّفْسَ أَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ اللّٰهُ.

ثُمَّ اعْلَمْ، يَا مَالِكُ أَنِّي قَدْ وَجَّهْتُكَ إِلَى بِلَادٍ قَدْ جَرَتْ عَلَيْهَا دُوَلٌ قَبْلَكَ مِنْ عَدْلٍ وَ جَوْرٍ، وَ أَنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ مِنْ أُمُورِكَ فِي مِثْلِ مَا كُنْتَ تَنْظُرُ فِيهِ مِنْ أُمُورِ الْوُلَاةِ قَبْلَكَ، وَ يَقُولُونَ

فِيكَ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِيهِمْ، وَ إِنَّمَا يُسْتَدَلُّ عَلَى الصَّالِحِينَ بِمَا يُجْرِي اللَّهُ لَهُمْ عَلَى أَلْسُنِ عِبَادِهِ.

فَلْيَكُنْ أَحَبَّ الذَّخَائِرِ إِلَيْكَ ذَخِيرَةُ الْعَمَلِ الصَّالِحِ، فَامْلِكْ هَوَاكَ وَ شُحَّ بِنَفْسِكَ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَكَ، فَإِنَّ الشُّحَّ بِالنَّفْسِ الْإِنْصَافُ مِنْهَا فِيمَا أَحَبَّتْ أَوْ كَرِهَتْ وَ أَشْعِرْ قَلْبَكَ الرَّحْمَةَ لِلرَّعِيَّةِ وَ الْمَحَبَّةَ لَهُمْ وَ اللُّطْفَ بِهِمْ وَ لَا تَكُونَنَّ عَلَيْهِمْ سَبُعاً ضَارِياً تَغْتَنِمُ أَكْلَهُمْ، فَإِنَّهُمْ صِنْفَانِ: إِمَّا أَخٌ لَكَ فِي الدِّينِ وَ إِمَّا نَظِيرٌ لَكَ فِي الْخَلْقِ.

يَفْرُطُ مِنْهُمُ الزَّلَلُ وَ تَعْرِضُ لَهُمُ الْعِلَلُ وَ تُؤْتَى عَلَى أَيْدِيهِمْ فِي الْعَمْدِ وَ الْخَطَإِ، فَأَعْطِهِمْ مِنْ عَفْوِكَ وَ صَفْحِكَ مِثْلِ الَّذِي تُحِبُّ وَ تَرْضَى أَنْ يُعْطِيَكَ اللَّهُ مِنْ عَفْوِهِ وَ صَفْحِهِ، فَإِنَّكَ فَوْقَهُمْ وَ وَالِي الْأَمْرِ عَلَيْكَ فَوْقَكَ وَ اللَّهُ فَوْقَ مَنْ وَلَّاكَ وَ قَدِ اسْتَكْفَاكَ أَمْرَهُمْ، وَ ابْتَلَاكَ بِهِمْ.

وَ لَا تَنْصِبَنَّ نَفْسَكَ لِحَرْبِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدَ لَكَ بِنِقْمَتِهِ، وَ لَا غِنَى بِكَ عَنْ عَفْوِهِ، وَ رَحْمَتِهِ وَ لَا تَنْدَمَنَّ عَلَى عَفْوٍ وَ لَا تَبْجَحَنَّ بِعُقُوبَةٍ، وَ لَا تُسْرِعَنَّ إِلَى بَادِرَةٍ وَجَدْتَ مِنْهَا مَنْدُوحَةً، وَ لَا تَقُولَنَّ إِنِّي مُؤَمَّرٌ آمُرُ فَأُطَاعُ فَإِنَّ ذَلِكَ إِدْغَالٌ فِي الْقَلْبِ وَ مَنْهَكَةٌ لِلدِّينِ وَ تَقَرُّبٌ مِنَ الْغِيَرِ.

وَ إِذَا أَحْدَثَ لَكَ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنْ سُلْطَانِكَ أُبَّهَةً أَوْ مَخِيلَةً فَانْظُرْ إِلَى عِظَمِ مُلْكِ اللَّهِ فَوْقَكَ وَ قُدْرَتِهِ مِنْكَ عَلَى مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِكَ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُطَامِنُ إِلَيْكَ مِنْ طِمَاحِكَ وَ يَكُفُّ عَنْكَ مِنْ غَرْبِكَ، وَ يَفِيءُ إِلَيْكَ بِمَا عَزَبَ عَنْكَ مِنْ عَقْلِكَ.

إِيَّاكَ وَ مُسَامَاةَ اللَّهِ فِي عَظَمَتِهِ وَ التَّشَبُّهَ بِهِ فِي جَبَرُوتِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يُذِلُّ كُلَّ جَبَّارٍ وَ يُهِينُ كُلَّ مُخْتَالٍ.

أَنْصِفِ اللَّهَ وَ أَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ وَ مِنْ خَاصَّةِ أَهْلِكَ وَ مَنْ لَكَ فِيهِ هَوًى مِنْ رَعِيَّتِكَ، فَإِنَّكَ إِلَّا تَفْعَلْ تَظْلِمْ وَ مَنْ ظَلَمَ عِبَادَ اللَّهِ كَانَ اللَّهُ خَصْمَهُ دُونَ عِبَادِهِ وَ مَنْ خَاصَمَهُ اللَّهُ أَدْحَضَ حُجَّتَهُ وَ كَانَ لِلَّهِ حَرْباً حَتَّى يَنْزِعَ وَ يَتُوبَ وَ لَيْسَ شَيْءٌ أَدْعَى إِلَى تَغْيِيرِ نِعْمَةِ اللَّهِ وَ تَعْجِيلِ نِقْمَتِهِ مِنْ إِقَامَةٍ عَلَى ظُلْمٍ، فَإِنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ دَعْوَةَ الْمُضْطَهَدِينَ وَ هُوَ لِلظَّالِمِينَ بِالْمِرْصَادِ.

وَ لْيَكُنْ أَحَبَّ الْأُمُورِ إِلَيْكَ أَوْسَطُهَا فِي الْحَقِّ وَ أَعَمُّهَا فِي الْعَدْلِ وَ أَجْمَعُهَا لِرِضَى الرَّعِيَّةِ، فَإِنَّ سُخْطَ الْعَامَّةِ يُجْحِفُ بِرِضَى الْخَاصَّةِ وَ إِنَّ سُخْطَ الْخَاصَّةِ يُغْتَفَرُ مَعَ رِضَى الْعَامَّةِ وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الرَّعِيَّةِ أَثْقَلَ عَلَى الْوَالِي مَئُونَةً فِي الرَّخَاءِ وَ أَقَلَّ مَعُونَةً لَهُ فِي الْبَلَاءِ وَ أَكْرَهَ لِلْإِنْصَافِ وَ أَسْأَلَ بِالْإِلْحَافِ وَ أَقَلَّ شُكْراً عِنْدَ الْإِعْطَاءِ وَ أَبْطَأَ عُذْراً عِنْدَ الْمَنْعِ وَ أَضْعَفَ صَبْراً عِنْدَ مُلِمَّاتِ الدَّهْرِ مِنْ أَهْلِ الْخَاصَّةِ وَ إِنَّمَا عَمُودُ الدِّينِ وَ جِمَاعُ الْمُسْلِمِينَ وَ الْعُدَّةُ لِلْأَعْدَاءِ الْعَامَّةُ مِنَ الْأُمَّةِ، فَلْيَكُنْ صِغْوُكَ لَهُمْ وَ مَيْلُكَ مَعَهُمْ.

وَ لْيَكُنْ اَبْعَدَ رَعِيَّتِكَ مِنْكَ وَ اَشْنَاَهُمْ عِنْدَكَ اَطْلَبُهُمْ لِمَعَايِبِ النَّاسِ، فَإِنَّ فِي النَّاسِ عُيُوبًا الْوَالِي اَحَقُّ مَنْ سَتَرَهَا، فَلَا تَكْشِفَنَّ عَمَّا غَابَ عَنْكَ مِنْهَا، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ تَطْهِيرُ مَا ظَهَرَ لَكَ وَ اللّٰهُ يَحْكُمُ عَلَى مَا غَابَ عَنْكَ فَاسْتُرِ الْعَوْرَةَ مَا اسْتَطَعْتَ، يَسْتُرِ اللّٰهُ مِنْكَ مَا تُحِبُّ سَتْرَهُ مِنْ رَعِيَّتِكَ.

اَطْلِقْ عَنِ النَّاسِ عُقْدَةَ كُلِّ حِقْدٍ وَ اقْطَعْ عَنْكَ سَبَبَ كُلِّ وِتْرٍ وَ تَغَابَ عَنْ كُلِّ مَا لَا يَصِحُّ لَكَ وَ لَا تَعْجَلَنَّ إِلَى تَصْدِيقِ سَاعٍ، فَإِنَّ السَّاعِيَ غَاشٌّ وَ إِنْ تَشَبَّهَ بِالنَّاصِحِينَ.

وَ لَا تُدْخِلَنَّ فِي مَشُورَتِكَ بَخِيلًا يَعْدِلُ بِكَ عَنِ الْفَضْلِ وَ يَعِدُكَ الْفَقْرَ وَ لَا جَبَانًا يُضْعِفُكَ عَنِ الْاُمُورِ وَ لَا حَرِيصًا يُزَيِّنُ لَكَ الشَّرَهَ بِالْجَوْرِ، فَإِنَّ الْبُخْلَ وَ الْجُبْنَ وَ الْحِرْصَ غَرَائِزُ شَتَّى يَجْمَعُهَا سُوءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ.

إِنَّ شَرَّ وُزَرَائِكَ مَنْ كَانَ لِلْاَشْرَارِ قَبْلَكَ وَزِيرًا وَ مَنْ شَرِكَهُمْ فِي الْآثَامِ فَلَا يَكُونَنَّ لَكَ بِطَانَةً، فَإِنَّهُمْ اَعْوَانُ الْاَثَمَةِ وَ إِخْوَانُ الظَّلَمَةِ وَ اَنْتَ وَاجِدٌ مِنْهُمْ خَيْرَ الْخَلَفِ مِمَّنْ لَهُ مِثْلُ آرَائِهِمْ وَ نَفَاذِهِمْ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ مِثْلُ آصَارِهِمْ وَ اَوْزَارِهِمْ وَ آثَامِهِمْ مِمَّنْ لَمْ يُعَاوِنْ ظَالِمًا عَلَى ظُلْمِهِ وَ لَا آثِمًا عَلَى إِثْمِهِ؛ اُولَئِكَ اَخَفُّ عَلَيْكَ مَؤُونَةً وَ اَحْسَنُ لَكَ مَعُونَةً وَ اَحْنَى عَلَيْكَ عَطْفًا وَ اَقَلُّ لِغَيْرِكَ إِلْفًا، فَاتَّخِذْ اُولَئِكَ خَاصَّةً لِخَلَوَاتِكَ وَ حَفَلَاتِكَ.

ثُمَّ لْيَكُنْ آثَرُهُمْ عِنْدَكَ اَقْوَلَهُمْ بِمُرِّ الْحَقِّ لَكَ وَ اَقَلَّهُمْ مُسَاعَدَةً فِيمَا يَكُونُ مِنْكَ مِمَّا كَرِهَ اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهِ وَاقِعًا ذَلِكَ مِنْ هَوَاكَ حَيْثُ وَقَعَ، وَ الْصَقْ بِاَهْلِ الْوَرَعِ وَ الصِّدْقِ، ثُمَّ رُضْهُمْ عَلَى اَنْ لَا يُطْرُوكَ وَ لَا يَبْجَحُوكَ بِبَاطِلٍ لَمْ تَفْعَلْهُ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْإِطْرَاءِ تُحْدِثُ الزَّهْوَ وَ تُدْنِي مِنَ الْعِزَّةِ.

وَ لَا يَكُونَنَّ الْمُحْسِنُ وَ الْمُسِيءُ عِنْدَكَ بِمَنْزِلَةٍ سَوَاءٍ، فَإِنَّ فِي ذَلِكَ تَزْهِيدًا لِاَهْلِ الْإِحْسَانِ فِي الْإِحْسَانِ وَ تَدْرِيبًا لِاَهْلِ الْإِسَاءَةِ عَلَى الْإِسَاءَةِ وَ اَلْزِمْ كُلًّا مِنْهُمْ مَا اَلْزَمَ نَفْسَهُ وَ اعْلَمْ اَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بِاَدْعَى إِلَى حُسْنِ ظَنِّ وَالٍ بِرَعِيَّتِهِ مِنْ إِحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ وَ تَخْفِيفِهِ الْمَؤُونَاتِ عَنْهُمْ وَ تَرْكِ اسْتِكْرَاهِهِ إِيَّاهُمْ عَلَى مَا لَيْسَ لَهُ قِبَلَهُمْ.

فَلْيَكُنْ مِنْكَ فِي ذَلِكَ اَمْرٌ يَجْتَمِعُ لَكَ بِهِ حُسْنُ الظَّنِّ بِرَعِيَّتِكَ، فَإِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ يَقْطَعُ عَنْكَ نَصَبًا طَوِيلًا وَ إِنَّ اَحَقَّ مَنْ حَسُنَ ظَنُّكَ بِهِ لَمَنْ حَسُنَ بَلَاؤُكَ عِنْدَهُ وَ إِنَّ اَحَقَّ مَنْ سَاءَ ظَنُّكَ بِهِ لَمَنْ سَاءَ بَلَاؤُكَ عِنْدَهُ.

وَ لَا تَنْقُضْ سُنَّةً صَالِحَةً عَمِلَ بِهَا صُدُورُ هَذِهِ الْاُمَّةِ وَ اجْتَمَعَتْ بِهَا الْاُلْفَةُ وَ صَلَحَتْ عَلَيْهَا الرَّعِيَّةُ وَ لَا تُحْدِثَنَّ سُنَّةً تَضُرُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاضِي تِلْكَ السُّنَنِ فَيَكُونَ الْاَجْرُ لِمَنْ سَنَّهَا وَ

الْوِزْرُ عَلَيْكَ بِمَا نَقَضْتَ مِنْهَا.

وَ اَكْثِرْ مُدَارَسَةَ الْعُلَمَاءِ وَ مُنَاقَشَةَ الْحُكَمَاءِ، فِي تَثْبِيتِ مَا صَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ بِلَادِكَ وَ إِقَامَةِ مَا اسْتَقَامَ بِهِ النَّاسُ قَبْلَكَ.

وَ اعْلَمْ اَنَّ الرَّعِيَّةَ طَبَقَاتٌ لَا يَصْلُحُ بَعْضُهَا إِلا بِبَعْضٍ وَ لَا غِنَى بِبَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ، فَمِنْهَا جُنُودُ اللَّهِ وَ مِنْهَا كُتَّابُ الْعَامَّةِ وَ الْخَاصَّةِ وَ مِنْهَا قُضَاةُ الْعَدْلِ وَ مِنْهَا عُمَّالُ الْإِنْصَافِ وَ الرِّفْقِ وَ مِنْهَا اَهْلُ الْجِزْيَةِ وَ الْخَرَاجِ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَ مُسْلِمَةِ النَّاسِ وَ مِنْهَا التُّجَّارُ وَ اَهْلُ الصِّنَاعَاتِ وَ مِنْهَا الطَّبَقَةُ السُّفْلَى مِنْ ذَوِي الْحَاجَةِ وَ الْمَسْكَنَةِ وَ كُلٌّ قَدْ سَمَّى اللَّهُ لَهُ سَهْمَهُ وَ وَضَعَ عَلَى حَدِّهِ فَرِيضَةً فِي كِتَابِهِ اَوْ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ص عَهْدًا مِنْهُ عِنْدَنَا مَحْفُوظًا.

فَالْجُنُودُ بِإِذْنِ اللَّهِ حُصُونُ الرَّعِيَّةِ وَ زَيْنُ الْوُلَاةِ وَ عِزُّ الدِّينِ وَ سُبُلُ الْاَمْنِ وَ لَيْسَ تَقُومُ الرَّعِيَّةُ إِلا بِهِمْ، ثُمَّ لَا قِوَامَ لِلْجُنُودِ إِلَّا بِمَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْخَرَاجِ الَّذِي يَقْوَوْنَ بِهِ عَلَى فِي جِهَادِ عَدُوِّهِمْ وَ يَعْتَمِدُونَ عَلَيْهِ فِيمَا يُصْلِحُهُمْ وَ يَكُونُ مِنْ وَرَاءِ حَاجَتِهِمْ.

ثُمَّ لَا قِوَامَ لِهَذَيْنِ الصِّنْفَيْنِ إِلا بِالصِّنْفِ الثَّالِثِ مِنَ الْقُضَاةِ وَ الْعُمَّالِ وَ الْكُتَّابِ، لِمَا يُحْكِمُونَ مِنَ الْمَعَاقِدِ وَ يَجْمَعُونَ مِنَ الْمَنَافِعِ وَ يُؤْتَمَنُونَ عَلَيْهِ مِنْ خَوَاصِّ الْاُمُورِ وَ عَوَامِّهَا وَ لَا قِوَامَ لَهُمْ جَمِيعًا إِلا بِالتُّجَّارِ وَ ذَوِي الصِّنَاعَاتِ فِيمَا يَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ مِنْ مَرَافِقِهِمْ وَ يُقِيمُونَهُ مِنْ اَسْوَاقِهِمْ وَ يَكْفُونَهُمْ مِنَ التَّرَفُّقِ بِاَيْدِيهِمْ مِمَّا لَا يَبْلُغُهُ رِفْقُ غَيْرِهِمْ.

ثُمَّ الطَّبَقَةُ السُّفْلَى مِنْ اَهْلِ الْحَاجَةِ وَ الْمَسْكَنَةِ الَّذِينَ يَحِقُّ رِفْدُهُمْ وَ مَعُونَتُهُمْ وَ فِي اللَّهِ لِكُلٍّ سَعَةٌ وَ لِكُلٍّ عَلَى الْوَالِي حَقٌّ بِقَدْرِ مَا يُصْلِحُهُ وَ لَيْسَ يَخْرُجُ الْوَالِي مِنْ حَقِيقَةِ مَا اَلْزَمَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ إِلا بِالِاهْتِمَامِ وَ الِاسْتِعَانَةِ بِاللَّهِ وَ تَوْطِينِ نَفْسِهِ عَلَى لُزُومِ الْحَقِّ وَ الصَّبْرِ عَلَيْهِ فِيمَا خَفَّ عَلَيْهِ اَوْ ثَقُلَ.

فَوَلِّ مِنْ جُنُودِكَ اَنْصَحَهُمْ فِي نَفْسِكَ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِإِمَامِكَ وَ اَنْقَاهُمْ جَيْبًا وَ اَفْضَلَهُمْ حِلْمًا مِمَّنْ يُبْطِئُ عَنِ الْغَضَبِ وَ يَسْتَرِيحُ إِلَى الْعُذْرِ وَ يَرْاَفُ بِالضُّعَفَاءِ وَ يَنْبُو عَلَى الْاَقْوِيَاءِ وَ مِمَّنْ لَا يُثِيرُهُ الْعُنْفُ وَ لَا يَقْعُدُ بِهِ الضَّعْفُ.

ثُمَّ الْصَقْ بِذَوِي الْمُرُوءَاتِ وَ الْاَحْسَابِ وَ اَهْلِ الْبُيُوتَاتِ الصَّالِحَةِ وَ السَّوَابِقِ الْحَسَنَةِ، ثُمَّ اَهْلِ النَّجْدَةِ وَ الشَّجَاعَةِ وَ السَّخَاءِ وَ السَّمَاحَةِ، فَإِنَّهُمْ جِمَاعٌ مِنَ الْكَرَمِ وَ شُعَبٌ مِنَ الْعُرْفِ، ثُمَّ تَفَقَّدْ مِنْ اُمُورِهِمْ مَا يَتَفَقَّدُ الْوَالِدَانِ مِنْ وَلَدِهِمَا وَ لَا يَتَفَاقَمَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ قَوَّيْتَهُمْ بِهِ وَ لَا تَحْقِرَنَّ لُطْفًا تَعَاهَدْتَهُمْ بِهِ وَ إِنْ قَلَّ، فَإِنَّهُ دَاعِيَةٌ لَهُمْ إِلَى بَذْلِ النَّصِيحَةِ لَكَ وَ حُسْنِ الظَّنِّ بِكَ وَ

لَا تَدَعْ تَفَقُّدَ لَطِيفِ اءُمُورِهِمُ اتِّكَالاً عَلَى جَسِيمِهَا، فَإِنَّ لِلْيَسِيرِ مِنْ لُطْفِكَ مَوْضِعا يَنْتَفِعُونَ بِهِ وَ لِلْجَسِيمِ مَوْقِعا لَا يَسْتَغْنُونَ عَنْهُ.

وَ لْيَكُنْ آثَرُ رُؤُوسِ جُنْدِكَ عِنْدَكَ مَنْ وَاسَاهُمْ فِي مَعُونَتِهِ وَ اءَفْضَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ جِدَتِهِ، بِمَا يَسَعُهُمْ وَ يَسَعُ مَنْ وَرَاءَهُمْ مِنْ خُلُوفِ اءَهْلِيهِمْ، حَتَّى يَكُونَ هَمُّهُمْ هَمّا وَاحِدا فِي جِهَادِ الْعَدُوِّ، فَإِنَّ عَطْفَكَ عَلَيْهِمْ يَعْطِفُ قُلُوبَهُمْ عَلَيْكَ وَ إِنَّ اءَفْضَلَ قُرَّةِ عَيْنِ الْوُلَاةِ اسْتِقَامَةُ الْعَدْلِ فِي الْبِلَادِ وَ ظُهُورِ مَوَدَّةِ الرَّعِيَّةِ و إِنَّهُ لَا تَظْهَرُ مَوَدَّتُهُمْ إِلا بِسَلَامَةِ صُدُورِهِمْ وَ لَا تَصِحُّ نَصِيحَتُهُمْ إِلا بِحِيطَتِهِمْ عَلَى وُلَاةِ الاْءُمُورِهِمْ وَ قِلَّةِ اسْتِثْقَالِ دُوَلِهِمْ وَ تَرْكِ اسْتِبْطَاءِ انْقِطَاعِ مُدَّتِهِمْ فَافْسَحْ فِي آمَالِهِمْ وَ وَاصِلْ فِي حُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِمْ وَ تَعْدِيدِ مَا اءَبْلَى ذَوُو الْبَلَاءِ مِنْهُمْ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الذِّكْرِ لِحُسْنِ اءَفْعَالِهِمْ تَهُزُّ الشُّجَاعَ وَ تُحَرِّضُ النَّاكِلَ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تعالى.

ثُمَّ اعْرِفْ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ مَا اءَبْلَى وَ لَا تُضِيفَنَّ بَلَاءَ امْرِءٍ إِلَى غَيْرِهِ وَ لَا تُقَصِّرَنَّ بِهِ دُونَ غَايَةِ بَلَائِهِ وَ لَا يَدْعُوَنَّكَ شَرَفُ امْرِءٍ إِلَى اءَنْ تُعْظِمَ مِنْ بَلَائِهِ مَا كَانَ صَغِيرا وَ لَا ضَعَةُ امْرِءٍ إِلَى اءَنْ تَسْتَصْغِرَ مِنْ بَلَائِهِ مَا كَانَ عَظِيما.

وَ ارْدُدْ إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ مَا يُضْلِعُكَ مِنَ الْخُطُوبِ وَ يَشْتَبِهُ عَلَيْكَ مِنَ الاْءُمُورِ، فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى سُبْحَانَهُ لِقَوْمٍ اءَحَبَّ إِرْشَادَهُمْ :(يَا اءَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اءَطِيعُوا اللّ هَ وَ اءَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اءُولِي الاْءَمْرِ مِنْكُمْ، فَإِنْ تَنَ ازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّ هِ وَ الرَّسُولِ) فَالرَّدُّ إِلَى اللَّهِ :الاْءَخْذُ بِمُحْكَمِ كِتَابِهِ وَ الرَّدُّ إِلَى الرَّسُولِ :الاْءَخْذُ بِسُنَّتِهِ الْجَامِعَةِ غَيْرِ الْمُفَرِّقَةِ.

ثُمَّ اخْتَرْ لِلْحُكْمِ بَيْنَ النَّاسِ اءَفْضَلَ رَعِيَّتِكَ فِي نَفْسِكَ مِمَّنْ لَا تَضِيقُ بِهِ الاْءُمُورُ وَ لَا تُمَحِّكُهُ الْخُصُومُ وَ لَا يَتَمَادَى فِي الزَّلَّةِ وَ لَا يَحْصَرُ مِنَ الْفَيْءِ إِلَى الْحَقِّ إِذَا عَرَفَهُ وَ لَا تُشْرِفُ نَفْسُهُ عَلَى طَمَعٍ وَ لَا يَكْتَفِي بِاءَدْنَى فَهْمٍ دُونَ اءَقْصَاهُ وَ اءَوْقَفَهُمْ فِي الشُّبُهَاتِ وَ آخَذَهُمْ بِالْحُجَجِ وَ اءَقَلَّهُمْ تَبَرُّما بِمُرَاجَعَةِ الْخَصْمِ وَ اءَصْبَرَهُمْ عَلَى تَكَشُّفِ الاْءُمُورِ وَ اءَصْرَمَهُمْ عِنْدَ اِيضَاحِ الْحُكْمِ، مِمَّنْ لَا يَزْدَهِيهِ إِطْرَاءٌ وَ لَا يَسْتَمِيلُهُ إِغْرَاءٌ وَ اءُولَئِكَ قَلِيلٌ.

ثُمَّ اءَكْثِرْ تَعَاهُدَ قَضَائِهِ وَ افْسَحْ لَهُ فِي الْبَذْلِ مَا يُزِيلُ عِلَّتَهُ وَ تَقِلُّ مَعَهُ حَاجَتُهُ إِلَى النَّاسِ وَ اءَعْطِهِ مِنَ الْمَنْزِلَةِ لَدَيْكَ مَا لَا يَطْمَعُ فِيهِ غَيْرُهُ مِنْ خَاصَّتِكَ، لِيَاءْمَنَ بِذَلِكَ اغْتِيَالَ الرِّجَالِ لَهُ عِنْدَكَ.

فَانْظُرْ فِي ذَلِكَ نَظَرا بَلِيغا، فَإِنَّ هَذَا الدِّينَ قَدْ كَانَ اءَسِيرا فِي اءَيْدِي الاْءَشْرَارِ، يُعْمَلُ فِيهِ بِالْهَوَى وَ تُطْلَبُ بِهِ الدُّنْيَا.

ثُمَّ انْظُرْ فِي اءُمُورِ عُمَّالِكَ فَاسْتَعْمِلْهُمُ اخْتِبَارا وَ لَا تُوَلِّهِمْ مُحَابَاةً وَ اءَثَرَةً فَإِنَّهُمَا جِمَاعٌ مِنْ

شُعَبِ الْجَوْرِ وَ الْخِيَانَةِ وَ تَوَخَّ مِنْهُمْ أَهْلَ التَّجْرِبَةِ وَ الْحَيَاءِ مِنْ أَهْلِ الْبُيُوتَاتِ الصَّالِحَةِ وَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ الْمُتَقَدِّمَةِ فَإِنَّهُمْ أَكْرَمُ أَخْلَاقًا وَ أَصَحُّ أَعْرَاضًا وَ أَقَلُّ فِي الْمَطَامِعِ إِشْرَافًا وَ أَبْلَغُ فِي عَوَاقِبِ الْأُمُورِ نَظَرًا.

ثُمَّ أَسْبِغْ عَلَيْهِمُ الْأَرْزَاقَ فَإِنَّ ذَلِكَ قُوَّةٌ لَهُمْ عَلَى اسْتِصْلَاحِ أَنْفُسِهِمْ وَ غِنًى لَهُمْ عَنْ تَنَاوُلِ مَا تَحْتَ أَيْدِيهِمْ وَ حُجَّةٌ عَلَيْهِمْ إِنْ خَالَفُوا أَمْرَكَ، أَوْ ثَلَمُوا أَمَانَتَكَ.

ثُمَّ تَفَقَّدْ أَعْمَالَهُمْ وَ ابْعَثِ الْعُيُونَ مِنْ أَهْلِ الصِّدْقِ وَ الْوَفَاءِ عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ تَعَاهُدَكَ فِي السِّرِّ لِأُمُورِهِمْ حَدْوَةٌ لَهُمْ عَلَى اسْتِعْمَالِ الْأَمَانَةِ وَ الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَ تَحَفَّظْ مِنَ الْأَعْوَانِ فَإِنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَى خِيَانَةٍ اجْتَمَعَتْ بِهَا عَلَيْهِ عِنْدَكَ أَخْبَارُ عُيُونِكَ اكْتَفَيْتَ بِذَلِكَ شَاهِدًا، فَبَسَطْتَ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةَ فِي بَدَنِهِ وَ أَخَذْتَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ عَمَلِهِ ثُمَّ نَصَبْتَهُ بِمَقَامِ الْمَذَلَّةِ وَ وَسَمْتَهُ بِالْخِيَانَةِ وَ قَلَّدْتَهُ عَارَ التُّهَمَةِ.

وَ تَفَقَّدْ أَمْرَ الْخَرَاجِ بِمَا يُصْلِحُ أَهْلَهُ، فَإِنَّ فِي صَلَاحِهِ وَ صَلَاحِهِمْ صَلَاحًا لِمَنْ سِوَاهُمْ وَ لَا صَلَاحَ لِمَنْ سِوَاهُمْ إِلَّا بِهِمْ، لِأَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عِيَالٌ عَلَى الْخَرَاجِ وَ أَهْلِهِ.

وَلْيَكُنْ نَظَرُكَ فِي عِمَارَةِ الْأَرْضِ أَبْلَغَ مِنْ نَظَرِكَ فِي اسْتِجْلَابِ الْخَرَاجِ، لِأَنَّ ذَلِكَ لَا يُدْرَكُ إِلَّا بِالْعِمَارَةِ وَ مَنْ طَلَبَ الْخَرَاجَ بِغَيْرِ عِمَارَةٍ أَخْرَبَ الْبِلَادَ، وَ أَهْلَكَ الْعِبَادَ وَ لَمْ يَسْتَقِمْ أَمْرُهُ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِنْ شَكَوْا ثِقَلًا أَوْ عِلَّةً أَوِ انْقِطَاعَ شِرْبٍ أَوْ بَالَّةٍ أَوْ إِحَالَةَ أَرْضٍ اغْتَمَرَهَا غَرَقٌ أَوْ أَجْحَفَ بِهَا عَطَشٌ خَفَّفْتَ عَنْهُمْ بِمَا تَرْجُو أَنْ يَصْلُحَ بِهِ أَمْرُهُمْ وَ لَا يَثْقُلَنَّ عَلَيْكَ شَيْءٌ خَفَّفْتَ بِهِ الْمَؤُونَةَ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُ ذُخْرٌ يَعُودُونَ بِهِ عَلَيْكَ فِي عِمَارَةِ بِلَادِكَ وَ تَزْيِينِ وِلَايَتِكَ، مَعَ اسْتِجْلَابِكَ حُسْنَ ثَنَائِهِمْ وَ تَبَجُّحِكَ بِاسْتِفَاضَةِ الْعَدْلِ فِيهِمْ، مُعْتَمِدًا فَضْلَ قُوَّتِهِمْ بِمَا ذَخَرْتَ عِنْدَهُمْ مِنْ إِجْمَامِكَ لَهُمْ وَ الثِّقَةَ مِنْهُمْ بِمَا عَوَّدْتَهُمْ مِنْ عَدْلِكَ عَلَيْهِمْ وَ رِفْقِكَ بِهِمْ، فَرُبَّمَا حَدَثَ مِنَ الْأُمُورِ مَا إِذَا عَوَّلْتَ فِيهِ عَلَيْهِمْ مِنْ بَعْدُ احْتَمَلُوهُ طَيِّبَةً أَنْفُسُهُمْ بِهِ، فَإِنَّ الْعُمْرَانَ مُحْتَمِلٌ مَا حَمَّلْتَهُ وَ إِنَّمَا يُؤْتَى خَرَابُ الْأَرْضِ مِنْ إِعْوَازِ أَهْلِهَا وَ إِنَّمَا يُعْوِزُ أَهْلُهَا لِإِشْرَافِ أَنْفُسِ الْوُلَاةِ عَلَى الْجَمْعِ وَ سُوءِ ظَنِّهِمْ بِالْبَقَاءِ وَ قِلَّةِ انْتِفَاعِهِمْ بِالْعِبَرِ.

ثُمَّ انْظُرْ فِي حَالِ كُتَّابِكَ فَوَلِّ عَلَى أُمُورِكَ خَيْرَهُمْ وَ اخْصُصْ رَسَائِلَكَ الَّتِي تُدْخِلُ فِيهَا مَكَائِدَكَ وَ أَسْرَارَكَ بِأَجْمَعِهِمْ لِوُجُوهِ صَالِحِ الْأَخْلَاقِ مِمَّنْ لَا تُبْطِرُهُ الْكَرَامَةُ فَيَجْتَرِئَ بِهَا عَلَيْكَ فِي خِلَافٍ لَكَ بِحَضْرَةِ مَلَإٍ وَ لَا تَقْصُرُ بِهِ الْغَفْلَةُ عَنْ إِيرَادِ مُكَاتَبَاتِ عُمَّالِكَ عَلَيْكَ وَ إِصْدَارِ جَوَابَاتِهَا عَلَى الصَّوَابِ عَنْكَ، وَ فِيمَا يَأْخُذُ لَكَ وَ يُعْطِي مِنْكَ وَ لَا يُضْعِفُ عَقْدًا اعْتَقَدَهُ

لَكَ وَ لَا يَعْجِزُ عَنْ إِطْلَاقِ مَا عُقِدَ عَلَيْكَ وَ لَا يَجْهَلُ مَبْلَغَ قَدْرِ نَفْسِهِ فِي الْاءُمُورِ، فَإِنَّ الْجَاهِلَ بِقَدْرِ نَفْسِهِ يَكُونُ بِقَدْرِ غَيْرِهِ اءَجْهَلَ.

ثُمَّ لَا يَكُنِ اخْتِيَارُكَ إِيَّاهُمْ عَلَى فِرَاسَتِكَ وَ اسْتِنَامَتِكَ وَ حُسْنِ الظَّنِّ مِنْكَ، فَإِنَّ الرِّجَالَ يَتَعَرَّفُونَ لِفِرَاسَاتِ الْوُلَاةِ بِتَصَنُّعِهِمْ وَ حُسْنِ خِدْمَتِهِمْ وَ لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ النَّصِيحَةِ وَ الْاءَمَانَةِ شَيْءٌ وَ لَكِنِ اخْتَبِرْهُمْ بِمَا وُلُّوا لِلصَّالِحِينَ قَبْلَكَ، فَاعْمِدْ لِاءَحْسَنِهِمْ كَانَ فِي الْعَامَّةِ اءَثَرا وَ اءَعْرَفِهِمْ بِالْاءَمَانَةِ وَجْها، فَإِنَّ ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى نَصِيحَتِكَ لِلَّهِ وَ لِمَنْ وُلِّيتَ اءَمْرَهُ.

وَ اجْعَلْ لِرَاءْسِ كُلِّ اءَمْرٍ مِنْ اءُمُورِكَ رَاءْسا مِنْهُمْ لَا يَقْهَرُهُ كَبِيرُهَا وَ لَا يَتَشَتَّتُ عَلَيْهِ كَثِيرُهَا وَ مَهْمَا كَانَ فِي كُتَّابِكَ مِنْ عَيْبٍ فَتَغَابَيْتَ عَنْهُ اءُلْزِمْتَهُ.

ثُمَّ اسْتَوْصِ بِالتُّجَّارِ وَ ذَوِي الصِّنَاعَاتِ وَ اءَوْصِ بِهِمْ خَيْرا، الْمُقِيمِ مِنْهُمْ وَ الْمُضْطَرِبِ بِمَالِهِ وَ الْمُتَرَفِّقِ بِبَدَنِهِ، فَإِنَّهُمْ مَوَادُّ الْمَنَافِعِ وَ اءَسْبَابُ الْمَرَافِقِ وَ جُلَّابُهَا مِنَ الْمَبَاعِدِ وَ الْمَطَارِحِ فِي بَرِّكَ وَ بَحْرِكَ وَ سَهْلِكَ وَ جَبَلِكَ وَ حَيْثُ لَا يَلْتَئِمُ النَّاسُ لِمَوَاضِعِهَا وَ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْهَا، فَإِنَّهُمْ سِلْمٌ لَا تُخَافُ بَائِقَتُهُ وَ صُلْحٌ لَا تُخْشَى غَائِلَتُهُ.

وَ تَفَقَّدْ اءُمُورَهُمْ بِحَضْرَتِكَ وَ فِي حَوَاشِي بِلَادِكَ وَ اعْلَمْ مَعَ ذَلِكَ اءَنَّ فِي كَثِيرٍ مِنْهُمْ ضِيقا فَاحِشا وَ شُحّا قَبِيحا وَ احْتِكَارا لِلْمَنَافِعِ وَ تَحَكُّما فِي الْبِيَاعَاتِ وَ ذَلِكَ بَابُ مَضَرَّةٍ لِلْعَامَّةِ وَ عَيْبٌ عَلَى الْوُلَاةِ.

فَامْنَعْ مِنَ الِاحْتِكَارِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص مَنَعَ مِنْهُ وَ لْيَكُنِ الْبَيْعُ بَيْعا سَمْحا بِمَوَازِينِ عَدْلٍ وَ اءَسْعَارٍ لَا تُجْحِفُ بِالْفَرِيقَيْنِ مِنَ وَ اءَعْوَانَكَ مِنْ اءَحْرَاسِكَ وَ شُرَطِكَ حَتَّى يُكَلِّمَكَ مُتَكَلِّمُهُمْ غَيْرَ مُتَعْتِعٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ فِي غَيْرِ مَوْطِنٍ ):لَنْ تُقَدَّسَ اءُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهَا حَقُّهُ مِنَ الْقَوِيِّ غَيْرَ مُتَتَعْتِعٍ.((

ثُمَّ احْتَمِلِ الْخُرْقَ مِنْهُمْ وَ الْعِيَّ، وَ نَحِّ عَنْهُمُ الضِّيقَ وَ الْاءَنَفَ، يَبْسُطِ اللَّهُ عَلَيْكَ بِذَلِكَ اءَكْنَافَ رَحْمَتِهِ، وَ يُوجِبْ لَكَ ثَوَابَ طَاعَتِهِ، وَ اءَعْطِ مَا اءَعْطَيْتَ هَنِيئا، وَامْنَعْ فِي إِجْمَالٍ وَ إِعْذَارٍ.

ثُمَّ اءُمُورٌ مِنْ اءُمُورِكَ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ مُبَاشَرَتِهَا: مِنْهَا إِجَابَةُ عُمَّالِكَ بِمَا يَعْيَى عَنْهُ كُتَّابُكَ؛ وَ مِنْهَا إِصْدَارُ حَاجَاتِ النَّاسِ عِنْدَ وُرُودِهَا عَلَيْكَ بِمَا تَحْرَجُ بِهِ صُدُورُ اءَعْوَانِكَ؛ وَ اءَمْضِ لِكُلِّ يَوْمٍ عَمَلَهُ، فَإِنَّ لِكُلِّ يَوْمٍ مَا فِيهِ.

وَاجْعَلْ لِنَفْسِكَ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ اءَفْضَلَ تِلْكَ الْمَوَاقِيتِ، وَ اءَجْزَلَ تِلْكَ الْاءَقْسَامِ وَ

إِنْ كَانَتْ كُلُّهَا لِلَّهِ إِذَا صَلُحَتْ فِيهَا النِّيَّةُ، وَ سَلِمَتْ مِنْهَا الرَّعِيَّةُ.
وَ لْيَكُنْ فِي خَاصَّةِ مَا تُخْلِصُ لِلَّهِ بِهِ دِينَكَ إِقَامَةُ فَرَائِضِهِ الَّتِي هِيَ لَهُ خَاصَّةً، فَأَعْطِ اللَّهَ مِنْ بَدَنِكَ فِي لَيْلِكَ وَ نَهَارِكَ، وَ وَفِّ مَا تَقَرَّبْتَ بِهِ إِلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ كَامِلاً غَيْرَ مَثْلُومٍ وَ لاَ مَنْقُوصٍ، بَالِغاً مِنْ بَدَنِكَ مَا بَلَغَ.
وَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلاَتِكَ لِلنَّاسِ فَلاَ تَكُونَنَّ مُنَفِّراً وَ لاَ مُضَيِّعاً، فَإِنَّ فِي النَّاسِ مَنْ بِهِ الْعِلَّةُ وَ لَهُ الْحَاجَةُ، وَ قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص حِينَ وَجَّهَنِي إِلَى الْيَمَنِ كَيْفَ أُصَلِّي بِهِمْ؟ فَقَالَ): (صَلِّ بِهِمْ كَصَلاَةِ أَضْعَفِهِمْ، وَ كُنْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيماً.((
وَ أَمَّا بَعْدُ فَلاَ تُطَوِّلَنَّ احْتِجَابَكَ عَنْ رَعِيَّتِكَ، فَإِنَّ احْتِجَابَ الْوُلاَةِ عَنِ الرَّعِيَّةِ شُعْبَةٌ مِنَ الضِّيقِ، وَ قِلَّةُ عِلْمٍ بِالْأُمُورِ، وَالاِحْتِجَابُ مِنْهُمْ يَقْطَعُ عَنْهُمْ عِلْمَ مَا احْتَجَبُوا دُونَهُ فَيَصْغُرُ عِنْدَهُمُ الْكَبِيرُ، وَ يَعْظُمُ الصَّغِيرُ، وَ يَقْبُحُ الْحَسَنُ، وَ يَحْسُنُ الْقَبِيحُ، وَ يُشَابُ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ؛ وَ إِنَّمَا الْوَالِي بَشَرٌ لاَ يَعْرِفُ مَا تَوَارَى عَنْهُ النَّاسُ بِهِ مِنَ الْأُمُورِ، وَ لَيْسَتْ عَلَى الْحَقِّ سِمَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا ضُرُوبُ الصِّدْقِ مِنَ الْكَذِبِ؛ وَ إِنَّمَا أَنْتَ أَحَدُ رَجُلَيْنِ: إِمَّا امْرُؤٌ سَخَتْ نَفْسُكَ بِالْبَذْلِ فِي الْحَقِّ فَفِيمَ احْتِجَابُكَ مِنْ وَاجِبِ حَقٍّ تُعْطِيهِ، أَوْ فِعْلٍ كَرِيمٍ تُسْدِيهِ؟ أَوْ مُبْتَلًى بِالْمَنْعِ فَمَا أَسْرَعَ كَفَّ النَّاسِ عَنْ مَسْأَلَتِكَ إِذَا أَيِسُوا مِنْ بَذْلِكَ، مَعَ أَنَّ أَكْثَرَ حَاجَاتِ النَّاسِ إِلَيْكَ مِمَّا لاَ مَؤُونَةَ فِيهِ عَلَيْكَ، مِنْ شَكَاةِ مَظْلِمَةٍ أَوْ طَلَبِ إِنْصَافٍ فِي مُعَامَلَةٍ.
ثُمَّ إِنَّ لِلْوَالِي خَاصَّةً وَ بِطَانَةً فِيهِمُ اسْتِئْثَارٌ وَ تَطَاوُلٌ، وَ قِلَّةُ إِنْصَافٍ فِي مُعَامَلَةٍ، فَاحْسِمْ مَادَّةَ أُولَئِكَ بِقَطْعِ أَسْبَابِ تِلْكَ الْأَحْوَالِ، وَ لاَ تُقْطِعَنَّ لِأَحَدٍ مِنْ حَاشِيَتِكَ وَ حَامَّتِكَ قَطِيعَةً، وَ لاَ يَطْمَعَنَّ مِنْكَ فِي اعْتِقَادِ عُقْدَةٍ تَضُرُّ بِمَنْ يَلِيهَا مِنَ النَّاسِ فِي شِرْبٍ أَوْ عَمَلٍ مُشْتَرَكٍ يَحْمِلُونَ مَؤُونَتَهُ عَلَى غَيْرِهِمْ، فَيَكُونَ مَهْنَأُ ذَلِكَ لَهُمْ دُونَكَ، وَ عَيْبُهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَ أَلْزِمِ الْحَقَّ مَنْ لَزِمَهُ مِنَ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ، وَ كُنْ فِي ذَلِكَ صَابِراً مُحْتَسِباً، وَاقِعاً ذَلِكَ مِنْ قَرَابَتِكَ وَ خَاصَّتِكَ حَيْثُ وَقَعَ، وَابْتَغِ عَاقِبَتَهُ بِمَا يَثْقُلُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَإِنَّ مَغَبَّةَ ذَلِكَ مَحْمُودَةٌ؛ وَ إِنْ ظَنَّتِ الرَّعِيَّةُ بِكَ حَيْفاً فَأَصْحِرْ لَهُمْ بِعُذْرِكَ، وَاعْدِلْ عَنْكَ إِيَّاكَ وَالدِّمَاءَ وَ سَفْكَهَا بِغَيْرِ حِلِّهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَدْعَى لِنِقْمَةٍ وَ لاَ أَعْظَمَ لِتَبِعَةٍ وَ لاَ أَحْرَى بِزَوَالِ نِعْمَةٍ وَانْقِطَاعِ مُدَّةٍ مِنْ سَفْكِ الدِّمَاءِ بِغَيْرِ حَقِّهَا، وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ مُبْتَدِئٌ بِالْحُكْمِ بَيْنَ الْعِبَادِ فِيمَا تَسَافَكُوا مِنَ الدِّمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلاَ تُقَوِّيَنَّ سُلْطَانَكَ بِسَفْكِ دَمٍ حَرَامٍ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِمَّا يُضْعِفُهُ، وَ يُوهِنُهُ بَلْ يُزِيلُهُ وَ يَنْقُلُهُ
وَ لاَ عُذْرَ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ وَ لاَ عِنْدِي فِي قَتْلِ الْعَمْدِ، لِأَنَّ فِيهِ قَوَدَ الْبَدَنِ، وَ إِنِ ابْتُلِيتَ بِخَطَإٍ وَ

اءَفْرَطَ عَلَيْكَ سَوْطُكَ اءَوْ سَيْفُكَ اءَوْ يَدُكَ بِالْعُقُوبَةِ، فَإِنَّ فِي الْوَكْزَةِ فَمَا فَوْقَهَا مَقْتَلَةً، فَلَا تَطْمَحَنَّ بِكَ نَخْوَةُ سُلْطَانِكَ عَنْ اءَنْ تُؤَدِّيَ إِلَى اءَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ حَقَّهُمْ.

وَ إِيَّاكَ وَالْإِعْجَابَ بِنَفْسِكَ، وَالثِّقَةَ بِمَا يُعْجِبُكَ مِنْهَا، وَ حُبَّ الْإِطْرَاءِ، فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ اءَوْثَقِ فُرَصِ الشَّيْطَانِ فِي نَفْسِهِ لِيَمْحَقَ مَا يَكُونُ مِنْ إِحْسَانِ الْمُحْسِنِ، وَ إِيَّاكَ وَالْمَنَّ عَلَى رَعِيَّتِكَ بِإِحْسَانِكَ، اءَوِ التَّزَيُّدَ فِيمَا كَانَ مِنْ فِعْلِكَ، اءَوْ اءَنْ تَعِدَهُمْ فَتُتْبِعَ مَوْعِدَكَ بِخُلْفِكَ، فَإِنَّ الْمَنَّ يُبْطِلُ الْإِحْسَانَ، وَالتَّزَيُّدَ يَذْهَبُ بِنُورِ الْحَقِّ، وَالْخُلْفَ يُوجِبُ الْمَقْتَ عِنْدَ اللَّهِ وَالنَّاسِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللّٰهِ اءَنْ تَقُولُوا مَا لا تَفْعَلُونَ.

وَ إِيَّاكَ وَالْعَجَلَةَ بِالْاءُمُورِ قَبْلَ اءَوَانِهَا، اءَوِ التَّسَقُّطَ التَّساقُطَ فِيهَا عِنْدَ إِمْكَانِهَا، اءَوِ اللَّجَاجَةَ فِيهَا إِذَا تَنَكَّرَتْ، اءَوِ الْوَهْنَ عَنْهَا إِذَا اسْتَوْضَحَتْ، فَضَعْ كُلَّ اءَمْرٍ مَوْضِعَهُ، وَ اءَوْقِعْ كُلَّ عَمَلٍ مَوْقِعَهُ.

وَ إِيَّاكَ وَالِاسْتِئْثَارَ بِمَا النَّاسُ فِيهِ اءُسْوَةٌ، وَالتَّغَابِيَ عَمَّا تُعْنَى بِهِ مِمَّا قَدْ وَضَحَ لِلْعُيُونِ، فَإِنَّهُ مَاْخُوذٌ مِنْكَ لِغَيْرِكَ وَ عَمَّا قَلِيلٍ تَنْكَشِفُ عَنْكَ اءَغْطِيَةُ الْاءُمُورِ وَ يُنْتَصَفُ مِنْكَ لِلْمَظْلُومِ.

امْلِكْ حَمِيَّةَ اءَنْفِكَ وَ سَوْرَةَ حَدِّكَ وَ سَطْوَةَ يَدِكَ وَ غَرْبَ لِسَانِكَ وَ احْتَرِسْ مِنْ كُلِّ ذَلِكَ بِكَفِّ الْبَادِرَةِ وَ تَاْخِيرِ السَّطْوَةِ حَتَّى يَسْكُنَ غَضَبُكَ فَتَمْلِكَ الِاخْتِيَارَ وَ لَنْ تَحْكُمَ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ حَتَّى تُكْثِرَ هُمُومَكَ بِذِكْرِ الْمَعَادِ إِلَى رَبِّكَ.

وَ الْوَاجِبُ عَلَيْكَ، اءَنْ تَتَذَكَّرَ مَا مَضَى لِمَنْ تَقَدَّمَكَ مِنْ حُكُومَةٍ عَادِلَةٍ، اءَوْ سُنَّةٍ فَاضِلَةٍ، اءَوْ اءَثَرٍ عَنْ نَبِيِّنَا ص اءَوْ فَرِيضَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَتَقْتَدِيَ بِمَا شَاهَدْتَ مِمَّا عَمِلْنَا بِهِ فِيهَا وَ تَجْتَهِدَ لِنَفْسِكَ فِي اتِّبَاعِ مَا عَهِدْتُ إِلَيْكَ فِي عَهْدِي هَذَا وَ اسْتَوْثَقْتُ بِهِ مِنَ الْحُجَّةِ لِنَفْسِي عَلَيْكَ لِكَيْلَا تَكُونَ لَكَ عِلَّةٌ عِنْدَ تَسَرُّعِ نَفْسِكَ إِلَى هَوَاهَا، فَلَنْ يَعْصِمَ مِنَ السُّوءِ وَ لا يُوَفِّقُ لِلْخَيْرِ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى. وَ قَدْ كَانَ فِيمَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي وَصَايَاهُ تَحْضِيضٌ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ مَا مَلَكَتْ اءَيْمَانُكُمْ، فَبِذَلِكَ اءَخْتِمُ لَكَ بِمَا عَهِدْتُ، وَ لا حَوْلَ وَ لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

وَ مِنْ هَذَا الْعَهْدِ وَ هُوَ آخِرُهُ:

وَ اءَنَا اءَسْاءَلُ اللَّهَ بِسَعَةِ رَحْمَتِهِ وَ عَظِيمِ قُدْرَتِهِ عَلَى إِعْطَاءِ كُلِّ رَغْبَةٍ اءَنْ يُوَفِّقَنِي وَ إِيَّاكَ لِمَا فِيهِ رِضَاهُ مِنَ الْإِقَامَةِ عَلَى الْعُذْرِ الْوَاضِحِ إِلَيْهِ وَ إِلَى خَلْقِهِ، مَعَ حُسْنِ الثَّنَاءِ فِي الْعِبَادِ وَ جَمِيلِ الْاءَثَرِ فِي الْبِلَادِ وَ تَمَامِ النِّعْمَةِ وَ تَضْعِيفِ الْكَرَامَةِ وَ اءَنْ يَخْتِمَ لِي وَ لَكَ بِالسَّعَادَةِ وَ الشَّهَادَةِ إِنَّ

ا اِلَيْهِ رَاغِبُونَ، وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيما كَثِيرا وَ السَّلَامُ.

عہد نمبر 2:

# علم سیاسیات وطرائق حکومت

## اصل مقصد:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مالک اشتر کو جب مصر کا والی مقرر کیا تو ان سے یہ عہد لیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ ہے وہ وصیت جس کا حکم دیا ہے اللہ کے بندے علی امیر المومنین نے مالک بن الحارث کو جب اسے مصر کا گورنر بنایا تا کہ اس ملک کا خراج جمع کرے اس کے دشمنوں سے لڑے اس کے باشندوں کی بہبود کا خیال رکھے اور اس کی زمین کو آباد کرے۔

## اطاعت الٰہی اور فرائض وسنن:

مالک کو حکم دیا ہے تقویٰ الٰہی کا اطاعت خداوندی کو مقدم رکھنے کا اور کتاب اللہ کے مقرر کیے ہوئے فرائض وسنن کی پیروی کا اس لیے آدمی کی سعادت انہی کی پیروی سے وابستہ ہے اور ان سے انکار کرنے اور انہیں گنوا دینے میں سراسر بدبختی ہے۔

## نصرت ومدد:

حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت میں اپنے دل سے اپنے ہاتھ سے اپنی زبان سے سرگرم رہے کیونکہ خدائے بزرگ وبرتر نے ذمہ لے لیا ہے کہ جو کوئی اس کی نصرت وتائید پر کھڑا ہوگا نصرت وتائید خداوندی اسے حاصل رہے گی۔

## خواہشات کا توڑ:

حکم دیا ہے کہ خواہشوں کے موقع پر اپنے نفس کو توڑے سرکشی کے وقت اسے روکے کیونکہ نفس برائی کی طرف لے جاتا ہے مگر یہ کہ خدا کا رحم آدمی کے شامل حال ہو جائے۔

## نیک کی پہچان:

اس کے بعد اے مالک! سن! میں تجھے اپنے ملک میں بھیج رہا ہوں جس پر تجھ سے پہلے بھی حکومتیں گزر چکی ہیں عادل بھی

اور ظالم بھی۔ لوگ تیری حکومت کو بھی اسی نظر سے دیکھیں گے، جس نظر سے تو اگلے حاکموں کی حکومتوں کو دیکھتا رہا ہے اور تیرے حق میں بھی وہی کہا جائے گا جو تو ان حاکموں کے حق میں کہا کرتا تھا۔

تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ نیک آدمی اس آواز سے پہچانا جاتا ہے کو خدا اپنے بندوں کی زبان پر اس کے لیے جاری کر دیتا ہے۔

## خواہشات پر قابو اور عمل صالح کا ذخیرہ:

لہٰذا تیرا دل پسند ذخیرہ، عمل صالح کا ذخیرہ ہو۔ یہ ذخیرہ اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ تجھے اپنی خواہشوں پر قابو حاصل ہو۔ جو چیز حلال نہیں ہے اس کے لیے تیرا دل کتنا ہی مچلے اپنے آپ کو اس سے دور رکھ یہ بھی جان لو کہ محبوبات و مکروہات میں نفس کی مخالفت کرنا ہی نفس سے انصاف کرنا ہے۔ اپنے دل میں رعایا کے لیے رحم محبت، لطف پیدا کرنا۔ خبردار! رعایا کے حق میں پھاڑ کھانے والا درندہ نہ بن جائے کہ اسے لقمہ بنا ڈالنے ہی میں تجھے اپنی کامیابی دکھائی دے۔

## دو قسم کی عوام:

رعایا میں دو قسم کے آدمی ہوں گے! تمہارے دینی بھائی یا مخلوق خدا ہونے کے لحاظ سے تمہارے جیسے آدمی لوگوں سے غلطیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ جان بوجھ کے یا بھولے چوکے سے ٹھوکریں کھاتے ہی رہتے ہیں تم اپنے عفو کرم کا دامن خطا کاروں کے لیے اس طرح پھیلا دینا، جس طرح تمہاری آرزو ہے کہ خدا تمہاری خطاؤں کے لیے اپنا دامن عفو و کرم پھیلا دے۔

## اصل حاکمیت:

کبھی نہ بھولنا کہ تم رعایا کے افسر ہو، خلیفہ تمہارا افسر ہے اور خدا خلیفہ کے اوپر حاکم ہے۔ خلیفہ نے تمہیں گورنر بنایا ہے اور مصر کی ترقی و اصلاح کی ذمہ داری تمہیں سونپ دی ہے۔ خدا سے لڑائی نہ مول لینا کیونکہ آدمی کے لئے خدا سے کوئی بچاؤ نہیں۔ خدا کے عفو و رحمت سے تم کبھی بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

## معافی پر نادم نہ ہونا:

عفو پر کبھی نادم نہ ہونا۔ سزا دینے پر کبھی شیخی نہ بگھارنا۔ غصہ آتے ہی دوڑ نہ پڑنا، بلکہ جہاں تک ممکن ہو غصے سے بچنا اور غصے کو پی جانا۔ خبردار! رعایا سے کبھی نہ کہنا کہ میں تمہارا حاکم بنا دیا گیا ہوں! اور اب میں ہی سب کچھ ہوں سب کو میری تابعداری کرنی چاہیے۔ اس ذہنیت سے دل میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ دین میں کمزوری سے غرور پیدا ہونے لگے تو سب سے بڑے بادشاہ۔ خدا کی طرف دیکھنا جو تمہارے اوپر ہے اور تم پر وہ قدرت رکھتا ہے، جو تم خود بھی اپنے آپ نہیں رکھتے۔ ایسا کرو کے تو نفس کی طغیانی کم ہو جائے گی حدت گھٹ جائے گی۔ بھٹکی ہوئی روح لوٹ آئے گی۔

### جباروں اور اللہ تعالیٰ:

خبردار! خدا کے ساتھ اس کی عظمت میں بازی نہ لگانا' اس کی جبروت میں تشبہ اختیار نہ کرنا' کیونکہ خدا جباروں کو ذلیل کر ڈالتا ہے اور مغروروں کو نیچا دکھا دیتا ہے۔

### ظلم سے بچنا:

اپنی ذات کے معاملے میں اپنے خاص عزیزوں کے معاملے میں جنہیں تم اپنی رعایا میں سے چاہتے ہو خدا سے بھی انصاف کرنا اور خدا کے بندوں سے بھی انصاف کرنا۔ یہ نہ کرو گے تو ظلم کرنے لگو گے۔
یاد رکھو! جو کوئی خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ہے تو خدا خود اپنے مظلوم بندوں کی طرف سے ظالم کا حریف بن جاتا ہے اور معلوم ہے خدا جس کا حریف بن جائے اس کی حجت باطل ہو جاتی ہے' وہ خدا سے لڑائی ٹھاننے کا مجرم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ باز آ جائے اور توبہ کر لے۔ خدا کی نعمت کو اس سے بڑھ کر بدلنے والی اور خدا کی عقوبت کو اس سے زیادہ بلانے والی کوئی چیز نہیں کہ آدمی ظلم کو اختیار کر لے' یاد رہے خدا مظلوموں کی سنتا اور ظالموں کی تاک میں رہتا ہے۔

### پسندیدہ رستہ:

تمہیں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ راہ ہونا چاہیے' جو حق کے لحاظ سے سب سے زیادہ درمیانی' انصاف کی رو سے سب سے زیادہ عام اور رعایا کو سب سے زیادہ رضامند کرنے والی ہو۔

### عوام وخواص کی رضامندی و ناراضگی:

یہ بھی یاد رکھو عوام کی ناراضی' خواص کی رضامندی کو بہا لے جاتی ہے اور خواص کی ناراضی کے ہوتے ہوئے گوارا کر لی جاتی ہے۔

### خواص اور اصلی جمعیت:

یہ بھی یاد رکھو کہ خوشحالی میں جو لوگ حاکم کے لیے سب سے بڑا بوجھ سب سے کم کارآمد' انصاف سے نہ کھانے والے مانگنے میں اصرار کرنے والے بخشش وعطا کے موقعے پر کم سے کم شکرگزار ہونے والے انعام واکرام سے محرومی پر عذر نہ سننے والے اور زمانے کی کرتوتوں کے مقابلے میں سب سے کم ثابت قدم رہنے والے خواص ہی ہوتے ہیں۔ دین کا اصلی ستون مسلمانوں کی اصلی جمعیت' دشمن کے مقابلے میں اصلی طاقت' امت کے عوام ہیں لہٰذا عوام ہی کا تمہیں زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

## مکروہ ترین شخص:

تمہاری مجلس سے سب سے زیادہ دور اور تمہاری نگاہ میں سب سے زیادہ مکروہ وہ شخص ہونا چاہئے جو لوگوں کے عیب ڈھونڈا کرتا ہے۔ لوگوں میں عیب تو ہوتے ہی ہیں۔ یہ کام حاکم کا ہے کہ ان کے عیب ڈھکے۔

## عیبوں کی کرید:

خبردار چھپے ہوئے عیبوں کی کرید نہ کرنا۔ تمہارا منصب بس یہ ہے کہ جو عیب چھپے ہوئے ہیں ان کا فیصلہ خدا پر چھوڑ دو۔ حتی المقدور لوگوں کے ڈھکے کو ڈھکا ہی رہنے دینا۔ ایسا کرو گے تو خدا بھی تمہارے وہ عیب ڈھکے رہنے دے گا' جو تم رعایا سے چھپانا چاہتے ہو۔

## اسباب عداوت:

وہ سب اسباب دور کر دینا جو لوگوں میں بغض و کینہ پیدا کرتے ہیں عداوت و غیبت کی ہر رسی کاٹ ڈالنا۔

## چغل خور کی پیروی:

خبردار! چغل خور کی بات ماننے میں جلدی نہ کرنا۔ کیونکہ چغل خور دغا باز ہوتا ہے۔ اگرچہ خیر خواہ کا روپ بھر کے سامنے آتا ہے۔

## بخیل سے مشاورت:

اپنے مشورے میں بخیل کو شریک نہ کرنا کیونکہ وہ تمہیں احسان کرنے سے روکے گا اور فقر سے ڈرائے گا بزدل کو بھی صلاح میں شریک نہ کرنا' کیونکہ ظلم کی راہ سے دولت سمیٹنے کی ترغیب دے گا۔ یاد رکھو بخل' بزدلی' حرص اگرچہ الگ الگ خصلتیں ہیں مگر ان کی بنیاد خدا سے سوءِ ظن پر ہے۔

## بدترین وزیر کی علامات:

بدترین وزیر وہ ہے جو شریروں کی طرف داری کرے اور گناہوں میں ان کا ساجھی ہو۔ ایسے آدمی کو اپنا وزیر نہ بنانا۔ کیونکہ اس قسم کے لوگ گنہگاروں کے مددگاروں اور ظالموں کے ساتھ ہوتے ہیں ان کی جگہ تمہیں ایسے آدمی مل جائیں گے جو عقل و تدبیر میں ان کے برابر ہوں گے مگر گناہوں سے ان کی طرح لدے نہ ہوں گے نہ کسی ظالم کی اس کے ظلم میں مدد کی ہو گی' نہ کسی گنہگار کا اس کے گناہ میں ساتھ دیا ہو گا۔ یہ لوگ تمہیں کم تکلیف دیں گے۔ تمہارے بہترین مددگار ثابت ہوں گے۔ تم سے پوری ہمدردی رکھیں گے اور غیر سے اپنے سب رشتے کاٹ لیں گے۔ ایسے ہی لوگوں کو خاص کی صحبتوں اور عام درباروں میں اپنا مصاحب بنانا۔

## خاص الخاص لوگ:

پھر یہ بھی یاد رہے کہ خاص الخاص لوگوں میں بھی وہی تمہاری نگاہ میں سب سے زیادہ مقبول ہوں جو زیادہ سے زیادہ کڑوی بات تم سے کہہ سکتے ہوں اور ان کاموں میں تمہارا ساتھ دینے سے انکار کر سکتے ہوں جو خدا اپنے بندوں کے لیے پسند نہیں فرماتا ایسی تربیت دینا کہ تمہاری جھوٹی تعریف کبھی نہ کریں۔ کیونکہ تعریف کی بھرمار سے آدمی میں غرور پیدا ہوتا ہے اور تمہارے سامنے نیکوکار اور خطا کار برابر نہ ہوں۔ ایسا کرنے سے نیکوں کی ہمت پست ہو جائے گی اور خطا کار اور بھی شوخ ہو جائیں گے۔

## اعتدال پسندی:

ہر آدمی کو وہ جگہ دینا جس کا وہ اپنے عمل کے لحاظ سے مستحق ہے۔ اور تمہیں جاننا چاہیے کہ رعایا میں اپنے حاکم کے ساتھ حسن ظن اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ حاکم رعایا پر رحم و کرم کی بارش کرتا رہے اس کی تکلیفیں دور کرے اور کوئی ایسا مطالبہ نہ کرے جو اس کے بس سے باہر ہو۔ یہ اصول تمہارے لئے کافی ہے اس سے رعایا کا حسن ظن تمہیں بہت سی مشکلوں سے بچا دے گا۔

## حسن ظن کے مستحق:

خود تمہارے حسن ظن کے سب سے زیادہ مستحق وہ ہوں جو تمہارے امتحان میں سب سے اچھے اُتریں اسی طرح تمہارے سوء ظن کے بھی سب سے زیادہ مستحق وہی ہوں جو آزمائش میں سب سے بُرے نکلیں۔ کسی اچھے دستور کو نہ توڑنا' جو اس امت کے اگلے لوگ جاری کر گئے ہیں اور جس سے لوگوں میں اتحاد پیدا ہوتا ہے رعایا کی بھلائی ہوتی ہے توڑو گے تو اچھے دستوروں کا ثواب اگلوں کے لیے باقی رہے گا اور عذاب تمہارے حصے میں آئے گا۔ کہ بھلی راہ تم نے مٹا دی اس بارے میں اہل علم و عرفان سے مشورہ کرتے رہنا کہ تعمیر و اصلاح کے وسائل کیا ہیں اور انہیں کس طرح استحکام و دوام بخشا جائے۔

## طبقات رعایا اور ان کا آپس میں تعلق:

دیکھو رعایا میں کئی طبقے ہوتے ہیں یہ طبقے ایک دوسرے سے وابستہ رہتے ہیں اور آپس میں کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ایک طبقہ وہ ہے' جسے خدا کی فوج کہنا چاہیے۔ دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو عوام و خواص کا تحریری کام کرتے ہیں۔ پھر انصاف کرنے والے قاضی ہیں۔ امن و انتظام کے عمال ہیں۔ ذمی اور مسلم اہل جزیہ و اہل خراج ہیں۔ پھر سوداگر اور اہل حرفہ ہیں۔ غریبوں اور مسکینوں کا نچلا طبقہ بھی ہے۔ خدا نے حق میں ہر طبقے کا حصہ مقرر کر کے اپنی کتاب میں یا اپنے نبی ﷺ کی سنت میں اسے ضروری ٹھہرا دیا ہے اور اس کی پابندی و بجا آوری ہمارے ذمے لازمی کر دی ہے۔ خدا کی فوج باذن اللہ رعایا کا قلعہ ہے حاکم کی زینت ہے دین کی قوت ہے امن کی ضمانت ہے۔ رعایا کا قیام فوج ہی سے ہے۔ لیکن فوج کا قیام خراج سے ہے جو خدا اس کے لیے نکالتا ہے' خراج ہی سے سپاہی جہاد میں تقویت پاتے اور اپنی حالت درست کرتے ہیں۔

پھران دونوں طبقوں' فوجیوں اور اہل خراج کی بقا کے لیے تیسرا طبقہ ضروری ہے' یعنی قضاۃ' عمال' کتاب کا طبقہ کہ یہی لوگ ہرقسم کے مالی معاملات انجام دیتے ہیں اوران چاروں طبقوں کی بقا کے لئے تاجر اور اہل حرفہ ضروری ہیں کہ بازار لگاتے اور سب کی ضرورتیں مہیا کرتے ہیں۔ آخر میں ادنیٰ طبقہ آتا ہے اور اس طبقے کی امداد و اعانت ازبس ضروری ہے۔

## حاکم کی بھلائی کی حد:

خدا کے یہاں سب کی گنجائش ہے اور حاکم پر سب کا حق قائم ہے حاکم جتنی بھی بھلائی کرسکتا ہے کرتا رہے۔ مگر اس بارے میں اپنے فرض سے وہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتا' جب تک توفیق الٰہی کی دعا کے ساتھ عزم مصمم بھی نہ رکھے کہ حق ہی کا ساتھ دے گا' حق ہی پر ثابت قدم رہے گا' چاہے حق آسان ہو یا مشکل۔

## کس کو فوج کا حاکم بنایا جائے:

دیکھو! اپنی فوج کے معاملہ میں ہشیاری سے کام لینا۔ انہی لوگوں کو افسر بنانا جو تمہارے خیال میں اللہ کے رسول ﷺ کے اور تمہارے امام کے غصے میں نہ آجاتے ہوں' عذر معذرت قبول کر لیتے ہوں' کمزوروں پر ترس کھاتے ہوں' زبردستوں پر سخت ہوں' نہ سختی انہیں جوش میں لے آتی ہو نہ کمزوری انہیں بٹھا دیتی ہو۔ فوج کے لیے انہی کو منتخب کرنا جن کا حسب نسب اور خاندان اچھا ہے۔ جن کا ماضی بے داغ ہے جو ہمت وشجاعت جود و سخا سے آراستہ ہیں۔ شرافت اور نیکی ایسے ہی لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے۔

## فوج کا خصوصی خیال:

ان فوجیوں کے معاملات کی ویسی ہی فکر کرنا جیسی فکر والدین کو اولاد کی ہوتی ہے۔ ان کی تقویت اور درستی حال کے لیے جو بھی بن پڑے کرتے رہنا اور جو کچھ کرنا اُسے بہت نہ سمجھنا۔ اپنے کم سے کم لطف و احسان کو بھی معمولی نہ سمجھنا۔ کیونکہ اس سے ان کی خیرخواہی بڑھے گی اور حسن ظن میں اضافہ ہوگا۔ ان کی ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورتوں سے بھی بے پروائی اس بھروسے پر نہ کرنا کہ بڑی ضرورتوں کا خیال کر رہے ہو۔ کیونکہ تمہاری معمولی رعایت بھی ان کے لیے نعمت ہوگی اور بڑی ضرورتوں میں تو وہ سراسر تمہارے لطف و کرم کے ہمیشہ محتاج ہی رہیں گے۔

## فوجی سردار:

وہی فوجی سردار تمہارے سب سے زیادہ مقرب ہوں جو فوجیوں کی سب سے زیادہ مدد کرتے ہوں اپنے ہاتھ کی دولت سے سپاہیوں کو ان کی ضرورتوں اور بال بچوں کی فکروں سے آزاد کرتے ہیں تاکہ پوری فوج ایک دل ہو جائے اور اس کے سامنے بس ایک ہی خیال رہے۔ دشمن سے جنگ فوج کے سرداروں پر تمہاری توجہ فوج کے دلوں کو تمہاری طرف متوجہ کردے گی۔

## حاکم کی حقیقی راحت:

حاکم کے آنکھ کی ٹھنڈک کس چیز میں ہونا چاہئے، اس میں کہ خود انصاف قائم کرے اور رعایا اُس سے اپنی محبت ظاہر کرتی رہے۔ رعایا کی محبت ظاہر نہیں ہوتی۔ جب تک اس کے دل سلیم نہ ہوں۔ رعایا کی خیر خواہی صحیح نہیں ہوتی جب تک اُسے حاکم سے سچی محبت نہ ہو اس کی حکومت کو بوجھ اور اس کے زوال میں دیر کو وبال نہ سمجھتی ہو۔ لہٰذا ضروری ہے کہ رعایا کی امیدوں کے لیے میدان کشادہ رکھنا اس کی دل جوئی برابر کرتے رہنا۔ اُس کے بہادروں کے کارنامے سراہتے رہنا۔ اچھے کاموں کی تعریف سے بہادروں کا جوش بڑھتا ہے اور پیچھے رہ جانے والوں کی ہمتیں اونچی ہوتی ہیں۔

## کارنامے کا انعام:

ہر آدمی کے کارنامے کا اعتراف کرنا ایک کا کارنامہ دوسرے کی طرف منسوب نہ کرنا۔ انعام دینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو۔ خاندانی ہونے کی وجہ سے کسی کے معمولی کام کو بڑھا چڑھا نہ دینا اسی طرح ادنیٰ خاندان ہونے کی وجہ سے کسی کے بڑے کارنامے کی بے قدری نہ کرنے لگنا۔ مشتبہ معاملات پیش آئیں اور تمہاری بصیرت وعلم کام نہ دے تو انہیں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف لوٹانا۔ کیونکہ خدا مسلمانوں کی ہدایت کے لیے فرما چکا ہے۔

## تفسیر آیت:

یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اللہ کی طرف معاملے کا لوٹانا یہ ہے کہ کتاب محکم اور بعض صریح کی طرف لوٹا جائے معاملے کا لوٹانا یہ ہے کہ کتاب محکم اور بعض صریح کی طرف لوٹا جائے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹانا یہ ہے کہ جامع سنت نبوی کو لیا جائے نہ کہ اُسے جس میں اختلاف پڑ گیا ہے۔

## عادل قاضی:

پھر ملک میں انصاف قائم کرنے کے لیے ایسے لوگوں کا انتخاب کرنا جو تمہاری نظر میں سب سے افضل ہوں، ہجوم معاملات سے تنگ دل نہ ہوتے ہوں، اپنی غلطی پر اڑے رہنا ہی ٹھیک نہ سمجھتے ہوں۔ طماع نہ ہوں، اپنے فیصلوں پر غور کرنے کے عادی ہوں۔ فیصلے کے وقت شکوک وشبہات پر رُکنے والے ہوں صرف دلائل کو اہمیت دیتے ہوں۔ مدعی اور مدعا علیہ سے بحث میں اُکتا نہ جاتے ہوں۔ واقعات کی تہہ تک پہنچنے سے جی نہ چراتے ہوں اور حقیقت کھل جانے پر اپنے فیصلوں میں بے باک اور بے لاگ ہوں یہ ایسے لوگ ہوں، جنہیں نہ تعریف بے خود کر دیتی ہو نہ چاپلوسی ہی مائل کر سکتی ہو، مگر ایسے لوگ کم ہوتے ہیں۔

## قاضیوں کے فیصلوں کی جانچ:

تمہارا فرض ہے کہ اپنے قاضیوں کے فیصلوں کی جانچ کرتے رہو، کھلے دل سے انہیں معاوضہ دو تا کہ ان کی ضرورتیں

پوری ہوتی رہیں اور کسی کے سامنے انہیں ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اپنے دربار میں انہیں ایسا درجہ دو کہ تمہارے کسی مصاحب اور درباری کو ان پر دباؤ ڈالنے یا انہیں نقصان پہنچانے کی ہمت نہ ہو سکے۔ قاضیوں کو ہر قسم کے خوف سے بالکل آزاد ہونا چاہئے اس بارے میں پوری توجہ سے کام لینا کیونکہ دین اشرار کے ہاتھ میں پڑ گیا تھا' جو اپنی خواہشوں پر چلتے اور دین کے نام پر دنیا کمایا کرتے تھے۔

## عمال کے بارے میں ہدایات:

عمال حکومت کے معاملات پر بھی صلاح مشورے کے بغیر کسی کو عہدہ نہ دینا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ظلم وخیانت کے دروازے کھل جاتے ہیں اچھے گھرانوں اور سابق میں اسلام کے خدمت گزاروں میں تجربہ کار اور باحیا لوگوں ہی کو منتخب کرنا کہ ان کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ اپنی آبرو کا خیال رکھتے ہیں۔ طمع کی طرف کم جھکتے ہیں اور انجام پر زیادہ نظر رکھتے ہیں عہدہ داروں کو بہت اچھی تنخواہیں نہ دینا اس سے یہ لوگ اپنی حالت درست کر سکیں گے اور حکومت کے اس مال سے بے نیاز رہیں گے' جو ان کے ہاتھوں میں ہوگا اس پر بھی حکم عدولی کریں یا امانت میں خلل ڈالیں تو تمہارے پاس ان پر حجت ہوگی مگر ضروری ہے کہ ان کاموں کی جانچ پڑتال کرتے رہنا نیک لوگوں کو مخبر بنا کے اُن پر چھوڑ دینا یہ اس لیے کہ جب انہیں معلوم ہوگا کہ خفیہ نگرانی بھی ہو رہی ہے تو امانت داری اور رعایا سے مہربانی میں اور زیادہ چست ہو جائیں گے۔ پھر اگر ان میں سے کوئی شخص خیانت کی طرف ہاتھ بڑھائے اور تمہارے جاسوسوں سے تصدیق ہو جائے تو بس یہ شہادت کافی ہے تم بھی سزا کا ہاتھ بڑھانا۔ جسمانی اذیت کے ساتھ خیانت کی رقم بھی اگلوا لینا' خائن کو ذلت کی جگہ کھڑا کرنا اور پوری طرح رسوا کر ڈالنا۔

## محکمہ خراج کے بارے میں ہدایات:

دیکھو! محکمہ خراج کی نگرانی میں کوتاہی نہ ہو' خراج کے ٹھیک رہنے ہی میں سب کی بھلائی وخوش حالی ہے۔ سب کے رزق کا مدار خراج پر ہے اور خراج کے تحصیلداروں پر لیکن خراج سے زیادہ ملک کی آبادی پر توجہ رہنا چاہئے' کیونکہ خراج بھی تو خوشحالی سے حاصل ہوتا ہے۔ جو حاکم تعمیر کے بغیر خراج چاہتا ہے اس کی حکومت یقیناً چند روزہ ثابت ہوگی۔

## کاشت کار کی مشکلات:

اگر کاشتکار خراج کی زیادتی کی کسی آسمانی آفت کی آب پاشی میں خلل پڑ جانے کی رطوبت میں قلت کی سیلاب یا خشکی کے سبب فصل کے خراب ہو جانے کی شکایت کریں تو ان کی سننا اور خراج کم کر دینا۔ کیونکہ کاشتکار ہی تمہارا اصل خزانہ ہیں۔ ان سے جو رعایت بھی کرو گے اس سے ملک کی فلاح ہوگی' حکومت کی رونق بڑھے گی۔ نیز تم رعایا سے مال کے خراج کے ساتھ تعریف کا خراج بھی وصول کرو گے' اس وقت ان میں عدل پھیلانے سے تمہیں اور زیادہ خوشی حاصل ہوگی' مشکلات میں ان کی قوت پر تمہارا بھروسہ بڑھ جائے گا اور جو راحت تم نے انہیں پہنچائی ہے اور جس انصاف کا انہیں خوگر بنا دیا ہے اس پر ان سے شکرگزاری تمہارے لیے خزانہ بن جائے گی۔ ممکن ہے مشکلات نازل ہوں اور ان لوگوں پر بھروسہ کرنے کی مجبوری

پیش آجائے۔ایسی حالت میں وہ بخوشی تمہارا ہر مطالبہ قبول کرلیں گے۔

## ملک کی بربادی:

ملک کی بربادی تو باشندوں کی غربت ہی سے ہوتی ہے اور باشندوں کی غربت کا سبب یہ ہوتا ہے کہ حاکم دولت سمیٹنے پر کمر باندھ لیتے ہیں کیونکہ انہیں اپنے تبادلے اور زوال کا دھڑکا لگا رہتا ہے اور وہ عبرتوں سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے۔

## منشی کے بارے میں احکامات:

اپنے منشیوں کے معاملے کو بھی بہت اہمیت دینا۔یہ منصب بہترین آدمیوں ہی کے سپرد کرنا۔راز کی خط وکتابت پر انہی لوگوں کو مقرر کرنا' جو اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں جنہیں نہ اعزاز گستاخ بنادے کہ بھری مجلس میں تم سے بدتمیزی کرنے لگیں۔یا معاہدوں میں تمہاری مصلحتوں' فائدوں سے چوک جایا کریں یا اگر کسی معاہدے سے تمہیں نقصان پہنچ سکتا ہے تو اس سے مخلصی کی صورت نہ پیدا کرسکیں۔یہ لوگ ایسے ہونے چاہئیں کہ خود اپنی قدر جانتے ہوں کیونکہ جو شخص اپنی قدر نہیں جانتا وہ دوسروں کی قدر کیا جانے گا؟ ان لوگوں کا چناؤ محض اپنی فراست میلان طبیعت یا حسن ظن کی بناپر نہ کرنا کیونکہ لوگوں کا دستور ہے کہ تصنع اور ظاہرداری سے اپنے آپ کو حاکموں کی فراست کے مطابق بنالیتے ہیں' مگر خیرخواہی اور امانت داری سے کورے ہوتے ہیں۔انتخاب میں یہ بھی دیکھنا کہ اگلے حاکموں کے تحت انہوں نے کیا خدمتیں انجام دی ہیں عوام کو ان سے کتنا فائدہ پہنچا ہے اور امانت داری میں ان کا شہرہ کیسا ہے؟ ان باتوں کا لحاظ رکھو گے تو بے شک سمجھا جائے گا کہ تم اللہ کے اور اپنی رعایا کے خیرخواہ ہو۔ہر محکمے کا ایک صدر مقرر کرنا جو محکمے کے تمام کاموں کو اپنے ہاتھ میں رکھے اور مشکلات سے بدحواس نہ ہو۔یاد رکھو تمہارے منشیوں میں جو عیب ہوگا اور تم اس سے چشم پوشی کروگے تو وہ عیب خود تمہارا سمجھا جائے گا۔

## تاجروں اور اہل حرفت کی اہمیت:

تجار اور اہل حرفت کا پورا خیال رکھنا ان کا بھی جو مقیم ہیں اور ان کا بھی جو پھیری کرتے ہیں' کیونکہ یہ لوگ ملک کی دولت بڑھاتے ہیں، دور دور سے سامان لاتے ہیں، خشکیوں' تریوں' میدانوں' ریگستانوں' سمندروں' دریاؤں پہاڑوں کو پار کرکے ضروریات زندگی مہیا کرتے ہیں۔ایسی ایسی جگہوں سے مال ڈھونڈ لاتے ہیں' جہاں اور لوگ نہیں پہنچتے بلکہ وہاں جانے کی ہمت بھی نہیں کرسکتے۔تاجر اور اہل حرفہ امن پسند لوگ ہوتے ہیں ان سے شورش وبغاوت کا اندیشہ نہیں ہوتا۔اس پر بھی ضروری ہے کہ پایہ تخت میں بھی اور اطراف ملک میں بھی ان پر نگاہ رکھی جائے کیونکہ ان میں سے اکثر بڑے تنگ دل بڑے بخیل ہوتے ہیں' اجارہ داری سے کام لیتے ہیں اور لین دین میں کھلی ڈال کے لوٹ لینا چاہتے ہیں اجارہ داری کی قطعی ممانعت کردینا' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے لیکن ہاں خرید وفروخت خوشدلی سے ہو۔وزن بے ٹھیک رہیں۔نرخ مقرر ہوں نہ بیچنے والا گھاٹے میں رہے' نہ مول لینے والا مونڈا جائے اور ممانعت پر بھی اگر کوئی اجارہ داری کا مرتکب ہو تو اعتدال کے ساتھ اسے عبرت انگیز سزا دی جائے۔

## مساکین و غرباء کے حقوق:

پھر اللہ اللہ!! ادنیٰ طبقے کے معاملے میں یہ لوگ وہ ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں، فقیر، مسکین محتاج، قلاش، اپاہج ان میں ایسے بھی ہیں جو ہاتھ پھیلاتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو ہاتھ نہیں پھیلاتے مگر خود صورت حال ہیں۔ ان لوگوں کے بارے میں جو فرض خدا نے تمہیں سونپا ہے اس پر نگاہ رکھنا۔ اُسے تلف نہ ہونے دینا۔ بیت المال میں ایک حصہ ان کے لئے خاص کر دینا اور اسلام کی جہاں جو صافی جائیداد موجود ہے۔ اس کی آمدنی میں ان کا بھی حصہ رکھنا۔ ان میں سے کون دور ہے کون نزدیک ہے؟ یہ دیکھنا۔ دور نزدیک سب کا حق برابر ہے اور ہر ایک کے حق کی ذمہ داری تمہارے سر ڈال دی گئی ہے۔ دیکھو، دولت کا نشہ تمہیں ان بے چاروں سے غافل نہ کر دے۔ اگر تم نے اس بارے میں اہم واکثر کو پورا کر دیا تو بھی اس وجہ سے تمہاری معمولی غفلت بھی معاف نہ کی جائے گی۔ لہٰذا ان کے ساتھ تکبر سے پیش نہ آنا اور اپنی توجہ سے انہیں محروم نہ کرنا۔ ان میں ایسے بھی ہوں گے جو تمہارے پاس پہنچ نہیں سکتے۔ انہیں نگاہیں ٹھکراتی ہیں اور لوگ ان سے گھن کھاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری بھی تمہارا کام ہے۔ ان کے لئے بھروسے کے آدمیوں کی خدمات خاص کر دینا مگر یہ آدمی ایسے ہوں جو خوف خدا رکھتے ہوں اور دل کے خاکسار ہوں۔ یہ لوگ ان بے کسوں کے معاملات تمہارے سامنے لایا کریں اور تم وہ کرنا کہ قیامت کے دن تمہیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ یاد رکھو رعایا میں ان غریبوں سے زیادہ انصاف کا مستحق کوئی نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کا جو حق ہے پورا پورا ادا کرتے رہنا۔

## یتیموں اور بوڑھوں کے حقوق:

یتیموں کے پالنے والوں کا بھی خیال رکھنا ہوگا اور ان کا بھی جو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں جن کا کوئی سہارا باقی نہیں جو بھیک مانگنے کے بھی لائق نہیں رہے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں حاکموں پر بے شک گراں ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بھی سوچنا چاہئے کہ پورے کا پورا حق گراں ہی ہے۔ ہاں خدا، حق کو بھی ان کے لیے آسان کر دیتا ہے۔ جو عاقبت کی طلب میں رہتے ہیں اور اس لیے مشکلات و مکروہات میں اپنے دل کو مضبوط بنا لیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا یقین اس وعدہ الٰہی پر پختہ ہے جو وہ پروردگار اپنے نیک بندوں سے کر چکا ہے۔

## عام کچہری کا انعقاد:

تم اپنے وقت کا ایک حصہ فریادیوں کے لیے خاص کر دینا۔ سب کام چھوڑ کر ان سے ملا کرنا، ایسے موقعے پر تمہاری مجلس عام رہے کہ جس کا جی چاہے بے دھڑک چلا آئے۔ اس مجلس میں تم خدا کے نام پر خاکسار بن جاؤ۔ فوجیوں، افسروں اور پولیس والوں سے مجلس کو بالکل خالی رکھنا تا کہ آنے والے دل کھول کے اپنی بات کہہ سکیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار فرماتے سنا ہے "اس اُمت کی بھلائی نہیں ہو سکتی جس میں کمزوروں کو طاقت ور سے پورا حق دلایا نہیں جاتا" یہ بھی یاد رہے کہ اس مجلس میں عوام ہی جمع ہوں گے اب اگر بدتمیزی سے بات کریں یا اپنا مطلب صاف بیان نہ کر سکیں، تو

خفا نہ ہونا۔ برداشت کر لینا۔ خبردار! زجر و توبیخ نہ کرنا، تکبر سے پیش نہ آنا۔ میری وصیت پر عمل کرو گے تو خدا تم پر اپنی رحمت کی چادریں پھیلا دے گا اور اپنی فرمانبرداری کا ثواب تمہارے لئے اٹل کر دے گا۔ جس کو کچھ دینا اس طرح کہ وہ خوش ہو جائے اور نہ دے سکنا تو اپنا عذر صفائی سے بیان کر دینا۔

## حکمران کے اپنے ہاتھ میں رکھنے والے معاملات:

پھر ایسے معاملات بھی ہیں جنہیں خود اپنے ہی ہاتھ میں رکھنا ہوگا۔ ایک معاملہ تو یہی ہے کہ عمال حکومت کے ان مراسلوں کا جواب خود لکھا کرنا۔ جو تمہارے منشی نہیں لکھ سکتے اور ایک معاملہ یہ ہے، جس دن روپیہ آئے اسی دن مستحقوں کو بانٹ دینا اس سے تمہارے درباریوں کو کوفت تو ضرور ہوگی، کیونکہ ان کی مصلحتیں تقسیم میں تاخیر و تعویق چاہیں گی روز کا کام روز ختم کر دینا۔ کیونکہ ہر دن کے لئے اسی کا کام بہت ہوتا ہے اپنے وقت کا سب سے افضل حصہ اپنے پروردگار کے لیے خاص کر دینا۔ اگرچہ سب وقت اللہ ہی کے ہیں۔ بشرطیکہ نیک نیت ہو اور رعایا کو اس نیک نیت سے سلامتی ملتی ہو۔

## فرائض کی ادائیگی:

خدا کے لئے دین کو خاص کرنے میں سب سے زیادہ یہ خیال رہے کہ فرائض بغیر کسی کمی بیشی کے کما حقہ، بجالائے جائیں۔ یہ فرائض صرف خدا کے لیے خاص ہیں اور ان میں کسی کا ساجھا نہیں۔ دن اور رات میں اپنا ایک وقت ضرور خدا کے لیے خاص کر دینا، اور جو عبادت بھی تقرب الٰہی کے لئے انجام دینا اس طرح انجام دینا کہ ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہو۔ کسی طرح کا کوئی نقص اس میں رہ نہ جائے، چاہے اس سے تمہارے جسم کو کتنی ہی تکلیف ہو۔

## امامت کے حقوق:

دیکھو! جب امامت کرنا تو ایسی امامت نہیں کہ لوگ نماز ہی سے بیزار ہو جائیں اور ایسی امامت بھی نہیں کہ نماز کا کوئی رکن ضائع ہو جائے یاد رکھو نمازیوں میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ تندرست بھی اور بیمار بھی اور ضرورت مند بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خود مجھے یمن بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا تھا ''یارسول اللہ! امامت کس طرح کروں گا؟'' جواب ملا: ''تیری نماز ویسی ہو جیسی کم طاقت نمازی کی ہو سکتی ہے اور تو مومنوں کے لیے رحیم ثابت ہونا۔''

## رعایا سے الگ رہنا:

یہ بھی ضروری ہے کہ رعایا سے تمہاری روپوشی کبھی لمبی نہ ہو۔ رعایا سے چھپنا حاکم کی تنگ نظری کا ثبوت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حاکم رعایا کے حالات سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ جب حاکم رعایا سے ملنا جلنا چھوڑ دیتا ہے تو رعایا بھی ان لوگوں سے ناواقف ہو جاتی ہے جو اس سے پردے میں ہو گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے بڑے لوگ اس کی نگاہ میں چھوٹے ہو جاتے ہیں اور چھوٹے لوگ بڑے بن جاتے ہیں۔ اچھائی برائی بن جاتی ہے اور برائی اچھائی، حق اور باطل میں تمیز اٹھ جاتی ہے اور یہ تو

کھلی بات ہے کہ حاکم بھی آدمی ہوتا ہے اور ان سب باتوں کو جان نہیں سکتا جو اس سے چھپا ڈالی جاتی ہیں۔ حق کے سر پر سینگ نہیں ہوتے کہ دیکھتے ہی سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہہ دیا جائے۔ سوچو تو تم دو میں سے ایک قسم کے آدمی ہو گے یا تو حق کے مطابق خرچ کرنے میں سخی ہو گے ایسے ہو تو تمہیں چھپنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ حق کی طرف سے جو کچھ تمہارے ذمے واجب ہو چکا ہے اُسے ادا کر دو گے یا اور کوئی نیک کام کر گزرو گے اور یا پھر تم بخل وضع کی آزمائش میں ڈالے گئے ہو۔ تو اس صورت میں بھی چھپنا غیر ضروری ہے' کیونکہ اس قماش کے آدمی سے لوگ بڑی جلدی مایوس ہو کر خود ہی کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ تم سے لوگوں کی زیادہ تر ضرورتیں ایسی ہوں گی جن سے تم پر کوئی بوجھ نہ پڑے گا۔ وہ کسی ظلم کی شکایت لے کر آئیں گے یا کسی معاملے میں انصاف کے طالب ہوں گے۔

### حاکم کے مصاحب:

تمہیں یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ حاکم کے درباریوں اور مصاحبوں میں خود غرضی تعلّی زیادتی بد معاملگی ہوا کرتی ہے۔ ان کے شر سے مخلوق کو بچانے کی صورت یہی ہے کہ ان کی برائیوں کے سر چشمے ہی بند کر دیے جائیں۔

### قریبی کو نوازنا ممنوع:

خبردار! کسی مصاحب یا رشتہ دار کو جاگیر نہ دینا۔ ایسا کرو گے تو یہ لوگ رعایا پر ظلم کریں گے۔ خود فائدہ اٹھائیں گے اور دنیا و آخرت میں مخلوق خدا کی بدگوئی تمہارے سر پڑے گی۔ حق کسی کے خلاف پڑے اس پر حق ضرور نافذ کرنا چاہیے' چاہے تمہارا عزیز قریب ہو یا غیر اس بارے میں تمہیں مضبوط اور ثواب خداوندی کا آرزومند رہنا ہو گا حق کا وار خود تمہارے رشتہ داروں اور عزیز ترین مصاحبوں ہی پر کیوں نہ پڑے خوش دلی سے یہ گوارا کرنا ہو گا بے شک تم بھی آدمی ہو اور تمہیں خوش دلی سے کوفت ہو سکتی ہے لیکن تمہاری نگاہ ہمیشہ نتیجے پر رہنا چاہیے۔ یقین کرو نتیجہ تمہارے حق میں اچھا ہی ہو گا۔

### اگر حاکم کو ظالم کہا جاتا ہو تو حاکم کیا کرے:

اگر رعایا کو تم پر کبھی ظلم کا شبہ ہو جائے تو بے دھڑک رعایا کے سامنے آ جانا اور اس کا شبہ دور کر دینا۔ اس سے تمہارے نفس کی ریاضت ہو گی۔ دل میں رعایا کے لئے نرمی پیدا ہو گی اور تمہارے عذر کا بھی اظہار ہو جائے گا۔ ساتھ ہی تمہاری یہ غرض بھی پوری ہو جائے گی کہ رعایا حق پر استوار رہے۔

### صلح نامے:

دیکھو! جب دشمن ایسی صلح کی طرف بلائے جس میں خدا کی رضا مندی ہو تو انکار نہ کرنا۔ کیونکہ صلح میں تمہاری فوج کے لیے آرام ہے اور خود تمہارے لیے بھی فکروں سے چھٹکارا اور امن کا سامان ہے۔ لیکن صلح کے بعد دشمن سے خوب چوکس' خوب ہوشیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ ممکن ہے صلح کی راہ سے اس نے تقرب اس لئے حاصل کیا ہو کہ بے خبری میں تم پر ٹوٹ پڑے لہٰذا

بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے اس معاملے میں حسن ظن سے کام نہیں چل سکتا۔ اور جب دشمن سے معاہدہ کرنا یا اپنی زبان اسے دے دینا تو عہد کی پوری پابندی کرنا۔ زبان کا پورا پاس کرنا۔ عہد کو بچانے کے لئے اپنی جان تک کی بازی لگادینا۔ کیونکہ سب باتوں میں لوگوں کا اختلاف رہا ہے مگر اس بات پر سب متفق ہیں کہ آدمی کو اپنا عہد پورا کرنا چاہیے۔ مشرکوں تک عہد کی پابندی ضروری سمجھی تھی' حالانکہ مسلمانوں سے بہت نیچے تھے۔ یا اس لیے کہ تجربوں نے انہیں بتا دیا تھا کہ عہد شکنی کا نتیجہ تباہ کن ہوتا ہے۔ لہٰذا اپنے عہد و عدے' زبان کے خلاف کبھی نہ جانا۔ دشمن سے دغا بازی نہ کرنا کیونکہ یہ خدا سے سرکشی ہے اور خدا سے سرکشی' بیوقوف و سرکش ہی کیا کرتے ہیں۔ اور عہد کیا ہے؟ خدا کی طرف سے امن و امان کا اعلان ہے' جو اس نے اپنی رحمت سے بندوں میں عام کر دیا ہے' عہد خدا کا حرم ہے جس میں سب کو پناہ ملتی ہے اور جس کی طرف سبھی دوڑتے ہیں۔ خبردار! عہد و پیمان میں کوئی دھوکا' کوئی کھوٹ نہ رکھنا اور معاہدے کی عبارت ایسی نہ ہونے دینا۔ گول مول مبہم ہو' کئی کئی مطلب اس سے نکلتے ہوں۔ اگر کبھی ایسا ہو جائے تو عہد دے چکنے کے بعد ایسی عبارت سے فائدہ نہ اٹھانا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ معاہدہ ہو چکنے کے بعد اگر اس کی وجہ سے پریشانی لاحق ہو' تو ناحق اسے منسوخ نہ کر دینا۔ پریشانی جھیل لینا۔ بدعہدی کرنے سے کہیں بہتر ہے بدعہدی پر خدا تم سے جواب طلب کرے گا اور دنیا و آخرت میں اس کے مواخذے سے کہیں مفر نہ ہوگا۔

## خون ناحق کا انجام کار:

خبردار! ناحق خون نہ بہانا' کیونکہ خونریزی سے بڑھ کر بدانجام' نعمت کا ڈھانے والا مدت کو ختم کرنے والا کوئی کام نہیں۔ قیامت کے دن جب خدا کا دربار عدالت لگے گا تو سب سے پہلے خون ناحق ہی کے مقدمے پیش ہوں گے اور خدا فیصلہ کرے گا۔ یاد رکھو خونریزی سے حکومت طاقت ور نہیں ہوتی بلکہ کمزور پڑ کر مٹ جاتی ہے اور یہ تو کھلی بات ہے کہ قتل عمد میں تم نہ خدا کے سامنے کوئی عذر پیش کر سکتے ہو نہ میرے سامنے۔ لیکن اگر سزا دینے میں تمہارے کوڑے' تلوار' ہاتھ سے نادانستہ اسراف ہو جائے تو حکومت کے غرے میں مقتول کا خون بہا اُس کے وارثوں کے حوالے کرنے سے باز نہ رہنا۔

## خود پسندی:

خبردار! خود پسندی کے شکار نہ ہونا۔ نفس کی جو بات پسند آئے' اس پر بھروسہ نہ کرنا۔ خوشامد پسندی سے بچنا' کیونکہ شیطان کے لیے یہ زریں موقع ہوتا ہے کہ نیکوکاروں کی نیکیوں پر پانی پھیر دے۔

## احسان جتلانا:

خبردار! رعایا پر کبھی احسان نہ جتانا' جو کچھ اس کے لئے کرنا اُسے بڑھا چڑھا کر نہ دکھانا اور وعدہ خلافی بھی کبھی نہ کرنا۔ احسان جتانے سے احسان مٹ جاتا ہے۔ بھلائی کو بڑھا کر دکھانے سے حق کی روشنی چلی جاتی ہے اور وعدہ خلافی سے خدا بھی

ناخوش ہوتا ہے اور حق کے بندے بھی۔ اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے۔ کبر مقتا عنداللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔

## جلد بازی کی ممانعت:

جلد بازی سے کام نہ لینا ہر معاملے کو اس کے وقت پر ہاتھ میں لینا اور انجام کو پہنچا دینا۔ نہ وقت سے پہلے اس کے لئے جلدی کرنا نہ وقت آ جانے پر تساہل برتنا۔ اگر معاملہ مشتبہ ہو تو اس پر اصرار نہ کرنا۔ روشن ہو تو اس میں کمزوری نہ دکھانا اصل یہ ہے کہ ہر کام اس کے وقت پر کرنا اور ہر معاملے کو اس کی جگہ رکھنا۔ کسی ایسی چیز کو اپنے لئے خاص نہ کر لینا جس میں سب کا حق برابر ہے۔

## اپنے لیے خاص کرنا اور انجان بننا:

نہ ایسی باتوں سے انجان بن جانا جو سب کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ خود غرضی سے جو کچھ حاصل کرو گے تمہارے ہاتھ سے چھن جائے گا اور دوسروں کو دے دیا جائے گا جلد ہی تمہاری آنکھوں پر سے پردے اٹھ جائیں گے اور مظلوم سے جو کچھ لے چکے ہو اس کی دادرسی ہوگی۔ دیکھو! اپنے حصے کو، طیش کو، ہاتھ کو، زبان کو، قابو رکھنا اور سزا دینے کو ملتوی نہ کر دینا۔ یہاں تک کہ غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اس وقت تمہیں اختیار ہوگا کہ جو مناسب سمجھو کرو، مگر اپنے آپ پر قابو نہ پا سکو گے جب تک پروردگار کی طرف واپسی کا معاملہ تمہارے خیالات پر غالب نہ آ جائے۔

## یاد رکھنے والی چیزیں:

گزری ہوئی منصف حکومتوں، نیک دستوروں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات اور کتاب اللہ کے فرائض کو ہمیشہ یاد رکھنا تاکہ اپنی حکومت کے معاملات میں ہمارے عمل کی پیروی کر سکو۔

## ہدایات بطور حجت:

تمہیں پوری کوشش سے میری ہدایتوں پر عمل کرنا چاہئے، جو اپنی اس وصیت میں لکھ چکا ہوں۔ میرا یہ عہد تم پر حجت ہے اور اس کے بعد اپنے نفس کی خواہشوں کا ساتھ دینے میں کوئی عذر نہ پیش کر سکو گے۔ میں اللہ بزرگ و برتر سے دست بدعا ہوں جس کی رحمت وسیع اور قدرت عظیم ہے کہ مجھے اور تمہیں اس راہ کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضامندی اور مخلوق کی بھلائی ہے ساتھ ہی بندوں میں نیک نامی اور ملک کے لئے ہر طرح کی اچھائی ہے اور یہ کہ اس کی نعمت ہم پر پوری ہو۔ اس کی عزت افزائی بڑھتی ہے اور یہ کہ میرا اور تمہارا خاتمہ سعادت و شہادت پر ہو۔ بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ والسلام۔

☆☆☆

عہد نمبر 3:

## و من عهد له: إلى بعض عمّاله، و قد بعثه على الصّدقة

اٰمُرُهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِي سَرَائِرِ اٰمْرِهِ وَ خَفِيَّاتِ عَمَلِهِ، حَيْثُ لا شَهِيدَ غَيْرُهُ، وَ لا وَكِيلَ دُونَهُ.
وَ آمُرُهُ اَنْ لا يَعْمَلَ بِشَيْءٍ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ فِيمَا ظَهَرَ فَيُخَالِفَ إِلَى غَيْرِهِ فِيمَا اَسَرَّ، وَ مَنْ لَمْ يَخْتَلِفْ سِرُّهُ وَ عَلانِيَتُهُ وَ فِعْلُهُ وَ مَقَالَتُهُ فَقَدْ اَدَّى الْاَمَانَةَ وَ اَخْلَصَ الْعِبَادَةَ.
وَ اَمَرَهُ اَنْ لا يَجْبَهَهُمْ وَ لا يَعْضَهَهُمْ، وَ لا يَرْغَبَ عَنْهُمْ تَفَضُّلاً بِالْإِمَارَةِ عَلَيْهِمْ، فَإِنَّهُمُ الْإِخْوَانُ فِي الدِّينِ، وَالْاَعْوَانُ عَلَى اسْتِخْرَاجِ الْحُقُوقِ.
وَ إِنَّ لَكَ فِي هٰذِهِ الصَّدَقَةِ نَصِيبًا مَفْرُوضًا، وَ حَقًّا مَعْلُومًا، وَ شُرَكَاءَ اَهْلَ مَسْكَنَةٍ، وَ ضُعَفَاءَ ذَوِي فَاقَةٍ، وَ إِنَّا مُوَفُّوكَ حَقَّكَ، فَوَفِّهِمْ حُقُوقَهُمْ، وَ إِلا تَفْعَلْ فَإِنَّكَ مِنْ اَكْثَرِ النَّاسِ خُصُومًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ بُؤْسًا لِمَنْ خَصْمُهُ عِنْدَ اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، وَالسَّائِلُونَ وَالْمَدْفُوعُونَ، وَالْغَارِمُ وَابْنُ السَّبِيلِ!
وَ مَنِ اسْتَهَانَ بِالْاَمَانَةِ، وَ رَتَعَ فِي الْخِيَانَةِ وَ لَمْ يُنَزِّهْ نَفْسَهُ وَ دِينَهُ عَنْهَا، فَقَدْ اَحَلَّ بِنَفْسِهِ فِي الدُّنْيَا الذُّلَّ وَالْخِزْيَ وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ اَذَلُّ وَ اَخْزَى، وَ إِنَّ اَعْظَمَ الْخِيَانَةِ خِيَانَةُ الْاُمَّةِ، وَ اَفْظَعَ الْغِشِّ غِشُّ الْاَئِمَّةِ، وَالسَّلَامُ.

عہد نمبر 3:

## اللہ دیکھ رہا ہے

دل کی گہرائیوں سے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے ایک تحصیلدار کے نام لکھا:

اپنے ہر عمل میں اور اپنے دل کی گہرائیوں میں بھی خدا سے ڈرتے رہنا۔ جہاں خدا کے سوا نہ کوئی گواہ ہے، نہ وکیل ہے۔ خدا کا کوئی حکم ظاہر میں اس طرح نہ بجالانا کہ باطن میں خدا کی نافرمانی ہو۔

## امانت دار شخص:

جس شخص کے ظاہر و باطن قول و فعل میں اختلاف نہ ہو اُس نے بے شک اپنی امانت پوری کر دی ہے اور خدا کی سچی عبادت بجا لایا ہے۔

## ماتحتوں سے سلوک:

کوئی اپنے ماتحتوں پر افسری نہ جتائے، انہیں حیران نہ کرے اور اپنے عہدے کی وجہ سے انہیں حقیر نہ سمجھے، کیونکہ سب مسلمان دین میں بھائی ہیں اور حقوق کے حاصل کرنے میں ایک دوسرے کے مددگار۔

## مقرر حصے:

اس صدقے میں تمہارا حصہ مقرر اور حق معلوم ہے، مگر اس میں اور لوگ بھی تمہارے شریک ہیں۔ یہ کون ہیں؟ غریب، کمزور، فاقہ زدہ لوگ ہم تمہیں تمہارا پورا پورا حق دیں گے۔

## حقوق کی ادائیگی:

لہٰذا تم بھی اپنے شریکوں کو ان کا پورا پورا حق دینا۔ ورنہ یاد رکھو! قیامت کے دن تم سے زیادہ کسی آدمی کے دشمن نہ ہوں گے اور بدبختی ہے اس کے لیے جس سے اللہ کے حضور فقیر، مسکین، سائل، محروم، مقروض اور مسافر جھگڑا کریں گے۔

## امانت سے غفلت:

یاد رکھو! جو کوئی امانت میں غفلت سے کام لیتا ہے خیانت کے میدان میں چرتا پھرتا ہے اور اپنے نفس و دین کو اس گندگی سے پاک نہیں رکھتا تو وہ اس دنیا میں بھی اپنے اوپر بلائیں نازل کراتا ہے اور آخرت میں وہ سب سے زیادہ گم کردہ راہ اور روسیاہ ہوگا۔ سب سے بڑی خیانت اُمت کی خیانت ہے اور سب سے بڑی دغابازی امام سے دغابازی ہے۔

☆☆☆

## عہد نمبر 4:

وَ مِنْ عَهْدٍ لَهُ: إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِينَ قَلَّدَهُ مِصْرَ

فَاخْفِضْ لَهُمْ جَنَاحَكَ، وَ أَلِنْ لَهُمْ جَانِبَكَ، وَابْسُطْ لَهُمْ وَجْهَكَ، وَ آسِ بَيْنَهُمْ فِي اللَّحْظَةِ وَالنَّظْرَةِ، حَتَّى لَا يَطْمَعَ الْعُظَمَاءُ فِي حَيْفِكَ لَهُمْ، وَ لَا يَيْأَسَ الضُّعَفَاءُ مِنْ عَدْلِكَ عَلَيْهِمْ، وَ إِنَّ

اللّٰہ تعالی یسائلکم معشر عبادہ عن الصغیرۃ من اعمالکم والکبیرۃ، والظاھرۃ والمستورۃ، فان یعذب فانتم اظلم، و ان یعف فھو اکرم.

واعلموا عباد اللّٰہ ان المتقین ذھبوا بعاجل الدنیا و آجل الآخرۃ، فشارکوا اھل الدنیا فی دنیاھم، و لم یشارکھم اھل الدنیا فی آخرتھم، سکنوا الدنیا بافضل ما سکنت، و اکلوھا بافضل ما اکلت، فحظوا من الدنیا بما حظی بہ المترفون، و اخذوا منھا ما اخذہ الجبابرۃ المتکبرون.

ثم انقلبوا عنھا بالزاد المبلغ، والمتجر الرابح، اصابوا لذۃ زھد الدنیا فی دنیاھم، و تیقنوا انھم جیران اللّٰہ غدا فی آخرتھم لا ترد لھم دعوۃ، و لا ینقص لھم نصیب من لذۃ.

فاحذروا عباد اللّٰہ الموت و قربہ، و اعدوا لہ عدتہ، فانہ یاتی بامر عظیم، و خطب جلیل، بخیر لا یکون معہ شر ابدا، او شر لا یکون معہ خیر ابدا.

فمن اقرب الی الجنۃ من عاملھا، و من اقرب الی النار من عاملھا؟ و انتم طرداء الموت، ان اقمتم لہ اخذکم، و ان فررتم منہ ادرککم و ھو الزم لکم من ظلکم!

الموت معقود بنواصیکم، والدنیا تطوی من خلفکم، فاحذروا نارا قعرھا بعید، و حرھا شدید، و عذابھا جدید.

دار لیس فیھا رحمۃ، و لا تسمع فیھا دعوۃ، و لا تفرج فیھا کربۃ و ان استطعتم ان یشتد خوفکم من اللّٰہ، و ان یحسن ظنکم بہ فاجمعوا بینھما، فان العبد انما یکون حسن ظنہ بربہ علی قدر خوفہ من ربہ، و ان احسن الناس ظنا باللّٰہ اشدھم خوفا للّٰہ.

واعلم، یا محمد بن ابی بکر، انی قد ولیتک اعظم اجنادی فی نفسی اھل مصر، فانت محقوق ان تخالف علی نفسک، و ان تنافح عن دینک و لو لم یکن لک الا ساعۃ من الدھر، و لا تسخط اللّٰہ برضا احد من خلقہ، فان فی اللّٰہ خلفا من غیرہ، و لیس من اللّٰہ خلف

فِی غَیْرِہٖ.

صَلِّ الصَّلاۃَ لِوَقْتِہَا الْمُوَقَّتِ لَہا، وَ لا تُعَجِّلْ وَقْتَہا لِفَراغٍ، وَ لا تُؤَخِّرْہا عَنْ وَقْتِہا لاشْتِغالٍ، وَاعْلَمْ اءَنَّ کُلَّ شَیْءٍ مِنْ عَمَلِكَ تَبَعٌ لِصَلاتِكَ.

## وَ مِنْ ھٰذَا الْعَھْدِ:

فَإِنَّہُ لا سَواءَ إِمامُ الْھُدی وَ إِمامُ الرَّدَی ، وَ وَلِیُّ النَّبِیِّ وَ عَدُوُّ النَّبِیِّ، وَ لَقَدْ قالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ ص ) :(إِنِّی لا اءَخافُ عَلَی اءُمَّتِی مُؤْمِنا وَ لا مُشْرِکا :اءَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَمْنَعُہُ اللّٰہُ بِإِیمَانِہِ، وَ اءَمَّا الْمُشْرِكُ فَیَقْمَعُہُ اللّٰہُ بِشِرْکِہِ، وَ لٰکِنِّی اءَخافُ عَلَیْکُمْ کُلَّ مُنافِقِ الْجَنانِ، عالِمِ اللِّسانِ، یَقُولُ ما تَعْرِفُونَ، وَیَفْعَلُ ما تُنْکِرُونَ

عہد نمبر 4:

## حکومت اور تقویٰ

### تواضع اور کشادہ روئی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد ابن ابی بکر کو جب مصر کی حکومت سپرد کی تو ان کے نام لکھا:

لوگوں سے تواضع کے ساتھ ملنا' ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔ کشادہ روئی سے پیش آنا اور سب کو ایک نظر سے دیکھنا تا کہ بڑے لوگ تم سے اپنی ناحق طرف داری کی امید نہ رکھیں اور چھوٹے لوگ تمہارے عدل و انصاف سے ان بڑوں کے مقابلہ میں نا اُمید نہ ہو جائیں کیونکہ اے اللہ کے بندو! اللہ تمہارے چھوٹے' بڑے کھلے' ڈھکے اعمال کی تم سے باز پرس کرے گا اور اس کے بعد اگر وہ عذاب کرے تو یہ تمہارے خود ظلم کا نتیجہ ہے اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ اس کے کرم کا تقاضا ہے۔

### پرہیز گار اور سرکش و متکبر:

خدا کے بندو! تمہیں جاننا چاہئے کہ پرہیز گاروں نے جانے والی دنیا اور آنے والی آخرت دونوں کے فائدے اٹھائے۔ وہ دنیا والوں کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک رہے' مگر دنیا دار ان کی آخرت میں حصہ نہ لے سکے۔ وہ دنیا میں بہترین طریقہ پر رہے اور اچھے سے اچھا کھایا اور اس طرح وہ ان تمام چیزوں سے بہرہ یاب ہوئے جو عیش پسند لوگوں کو

حاصل تھیں اور وہ سب کچھ حاصل کیا کہ جو سرکش ومتکبر لوگوں کو حاصل تھا۔ پھر وہ منزل مقصود پر پہنچانے والے زاد کا سروسامان اور نفع کا سودا کر کے دنیا سے روانہ ہوئے۔ انہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے ترک دنیا کی لذت چکھی۔ اور یہ یقین رکھا کہ وہ کل اللہ کے پڑوس میں ہوں گے جہاں نہ ان کی کوئی آواز ٹھکرائی جائے گی نہ ان کے حظ ونصیب میں کمی ہوگی۔ تو اللہ کے بندو! موت اور اس کی آمد سے ڈرو اور اس کے لئے سروسامان فراہم کرو۔ وہ آئے گی اور ایک بڑے حادثے اور عظیم سانحے کے ساتھ آئے گی۔ جس میں یا تو بھلائی ہی بھلائی ہوگی کہ برائی کا اس میں کبھی گزر نہ ہوگا۔ یا ایسی برائی ہوگی کہ جس میں کبھی بھلائی کا شائبہ نہ آئے گا۔ کون ہے؟ جو جنت کے کام کرنے والے سے زیادہ جنت کے قریب ہو اور کون ہے جو دوزخ کے کام کرنے والے سے زیادہ دوزخ کے نزدیک ہو؟

## موت کے شکار:

تم وہ شکار ہو جس کا موت پیچھا کئے ہوئے ہے۔ اگر تم ٹھہرے رہو گے جب بھی تمہیں گرفت میں لے لے گی اور اگر اس سے بھاگو گے جب بھی وہ تمہیں پالے گی وہ تو تمہارے سایہ سے بھی زیادہ تمہارے ساتھ ساتھ ہے۔ موت تمہاری پیشانی کے بالوں سے جکڑ کر باندھ دی گئی ہے اور دنیا تمہارے عقب سے تہہ کی جا رہی ہے۔

## عذاب جہنم:

لہٰذا جہنم کی تپش بے پناہ ہے اور جس کا عذاب ہمیشہ نیا اور تازہ رہتا ہے۔ وہ ایسا گھر ہے جس میں رحم وکرم کا سوال ہی نہیں اور نہ ہی چھٹکارا ملتا ہے۔

## حقیقی خائف:

اگر یہ کر سکو کہ تم اللہ کی زیادہ سے زیادہ ان دونوں باتوں کو اپنے اندر جمع کر لو، کیونکہ بندے کو اپنے پروردگار سے اتنی ہی امید بھی ہوتی ہے جتنا کہ اس کا ڈر ہوتا ہے اور جو سب سے زیادہ اللہ سے زیادہ اللہ سے اُمید رکھتا ہے وہی سب سے زیادہ ان سے خائف ہوتا ہے۔

## اللہ کی نافرمانی کا کوئی عوض نہیں:

اے محمد ابن ابی بکر! اس بات کو جان لو کہ میں نے تمہیں مصر والوں پر کہ جو میری سب سے بڑی سپاہ ہیں، حکمران بنایا ہے۔ اب تم سے میرا یہ مطالبہ ہے کہ تم اپنے نفس کی خلاف ورزی کرنا اور اپنے دین کے لیے سینہ سپر رہنا۔ اگرچہ تمہیں زمانہ میں ایک ہی گھڑی کا موقع حاصل ہو اور مخلوقات میں سے کسی کو خوش کرنے کے لیے اللہ کو ناراض نہ کرنا کیونکہ اوروں کا عوض تو اللہ میں مل سکتا ہے، مگر اللہ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔

## نماز کی ادائیگی:

نماز کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنا اور فرصت ہونے کی وجہ سے قبل از وقت نہ پڑھ لینا' اور نہ مشغولیت کی وجہ سے اسے پیچھے ڈال دینا یاد رکھو کہ تمہارا اہر عمل نماز کے تابع ہے۔

## منافق کی برائی:

ہدایت کا امام اور ہلاکت کا پیشوا' پیغمبر کا دوست اور پیغمبر کا دشمن برابر نہیں ہو سکتے۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ مومن سے کھٹکا ہے اور نہ مشرک سے، کیونکہ مومن کی اللہ اس کے ایمان کی وجہ سے گمراہ کرنے سے حفاظت کرے گا' اور مشرک کو اس کے شرک کی وجہ سے ذلیل وخوار کرے گا۔ ( کہ کوئی اس کی بات پر کان نہ دھرے گا) بلکہ مجھے تمہارے لیے ہر اس شخص سے اندیشہ ہے کہ جو دل سے منافق' اور زبان سے عالم ہے۔ کہتا وہ ہے جسے تم اچھا سمجھتے ہو اور کرتا وہ ہے جسے تم برا جانتے ہو۔

......☆☆☆......
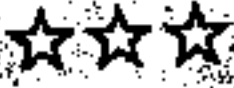
# حضرت علی رضی اللہ عنہ

# کے اقوال

قول نمبر 1:

## حرف حکمت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

خُذِ الْحِكْمَةَ انّٰى كانَتْ، فَإِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُونُ فِي صَدْرِ الْمُنافِقِ فَتَلَجْلَجُ فِي صَدْرِهِ حَتَّى تَخْرُجَ فَتَسْكُنَ إِلَى صَوَاحِبِهَا فِي صَدْرِ الْمُؤْمِنِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حرف حکمت جہاں بھی مل جائے لے لو کہ ایسی بات اگر منافق کے سینہ میں دبی ہوتی ہے تو وہ اس وقت تک بے چین رہتا ہے جب تک وہ نکل نہ جائے اور مومن کے سینہ میں جا کر دوسری حکمتوں سے مل کر بہل جاتی ہے۔

قول نمبر 2:

## دولت حکمت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

فِي مَثَلِ ذٰلِكَ :الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، فَخُذِ الْحِكْمَةَ وَ لَوْ مِنْ أَهْلِ النِّفَاقِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حکمت مومن کی گم گشتہ دولت ہے پس حکمت کو لے اگرچہ منافق ہی سے ملے۔

قول نمبر 3:

## قیمت ہنر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

قِيمَةُ كُلِّ امْرِءٍ ما يُحْسِنُهُ.

وَ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ الَّتِي لا تُصابُ لَهَا قِيمَةٌ، وَ لا تُوزَنُ بِها حِكْمَةٌ وَ لا تُقْرَنُ إِلَيْها كَلِمَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس شخص میں ہے۔

یہ ایک ایسا انمول جملہ ہے کہ نہ کوئی حکیمانہ بات اس کے ہم وزن ہو سکتی ہے اور نہ کوئی جملہ اس کا ہم پایہ ہو سکتا ہے۔

قول نمبر 4:

## پانچ نایاب باتیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اءُوصِيكُمْ بِخَمْسٍ لَوْ ضَرَبْتُمْ إِلَيْهَا آبَاطَ الْإِبِلِ لَكَانَتْ لِذَلِكَ اءَهْلاً: لا يَرْجُوَنَّ اءَحَدٌ مِنْكُمْ إِلا رَبَّهُ، وَ لا يَخَافَنَّ إِلاّ ذَنْبَهُ، وَ لا يَسْتَحِيَنَّ اءَحَدٌ مِنْكُمْ إِذا سُئِلَ عَمّا لا يَعْلَمُ اءَنْ يَقُولَ لا اءَعْلَمُ، وَ لا يَسْتَحِيَنَّ اءَحَدٌ إِذا لَمْ يَعْلَمِ الشَّيْءَ اءَنْ يَتَعَلَّمَهُ، وَ عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ فَإِنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْإِيمانِ كَالرَّاءْسِ مِنَ الْجَسَدِ، وَ لا خَيْرَ فِي جَسَدٍ لا رَاءْسَ مَعَهُ، وَ لا فِي إِيمانٍ لا صَبْرَ مَعَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تمہیں ایسی پانچ باتوں کی نصیحت کررہا ہوں کہ جن کے حصول کے لئے اونٹوں کو ایڑ لگا کر دوڑایا جائے تو بھی وہ اس کی اہل ہیں: ''خبردار! تم میں سے کوئی شخص اللہ کے علاوہ کسی سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہوں کے علاوہ کسی سے نہ ڈرے اور جب کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے اور نہ جانتا ہو تو لاعلمی کے اعتراف میں نہ شرمائے اور جب نہیں جانتا ہے تو سیکھنے میں نہ شرمائے اور صبر وشکیبائی اختیار کرے کہ صبر ایمان کے لئے ویسا ہی ہے جیسا بدن کے لئے سر اور ظاہر ہے کہ اس بدن میں کوئی خیر نہیں ہوتی جس میں سر نہ ہو اور اس ایمان میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں صبر نہ ہو۔''

قول نمبر 5:

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لِرَجُلٍ اءَفْرَطَ فِي الثَّناءِ عَلَيْهِ، وَ كانَ لَهُ مُتَّهِما: اءَنَا دُونَ ما تَقُولُ وَ فَوْقَ ما فِي نَفْسِكَ.

ایک شخص جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عقیدت مند نہ تھا لیکن آپ کی بے حد تعریف کر رہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا: ''میں تمہارے بیان سے کم تر ہوں، لیکن تمہارے خیال سے بالاتر ہوں۔''

قول نمبر 6:

## تلوار سے بچنے والے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

بَقِيَّةُ السَّيْفِ اءَبْقَى عَدَدا وَ اءَكْثَرُ وَلَدا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تلوار سے بچے کھچے لوگ زیادہ باقی رہتے ہیں اور ان کی نسل زیادہ ہوتی ہے۔

قول نمبر 7:

## حقیقی ذلت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ تَرَكَ قَوْلَ "لا أَدْرِي" أُصِيبَتْ مَقَاتِلُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو"لا ادری"نہیں معلوم والا جملہ کہنا چھوڑ دے اس کی قتل گاہ اس تک پہنچتی ہے۔

قول نمبر 8:

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

رَأْيُ الشَّيْخِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَلَدِ الْغُلَامِ.

وَرُوِيَ: مِنْ مَشْهَدِ الْغُلَامِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"بوڑھے کی رائے جوان کی ہمت سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔"

ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"بوڑھے کی رائے جوان کے خطرے میں ڈٹے رہنے سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔"

قول نمبر 9:

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ أَصْلَحَ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ أَصْلَحَ أَمْرَ آخِرَتِهِ أَصْلَحَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَ دُنْيَاهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ وَاعِظٌ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جس نے اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کی اصلاح کر لی تو اللہ اس کے اور لوگوں کے معاملات کی اصلاح فرمادے گا، جس نے آخرت کے امور کی اصلاح کر لی اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے امور کی اصلاح فرمادے گا اور جو اپنے نفس کو نصیحت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا۔"

قول نمبر 10:

## توبہ اور مایوسی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
عَجِبْتُ لِمَنْ يَقْنَطُ وَ مَعَهُ الاِسْتِغْفارُ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اس شخص پر تعجب ہوتا ہے کہ جو توبہ کی گنجائش کی ہوتے ہوئے مایوس ہوجائے۔

قول نمبر 11:

## دو پناہیں

وَ حَكى عنهُ اءبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْباقِرِ اءنَّهُ قَالَ:
انَ فِي الْاءرْضِ اءمَانانِ مِنْ عَذابِ اللّهِ وَ قَدْ رُفِعَ اءحَدُهُما فَدُونَكُمُ الْآخَرَ فَتَمَسَّكُوا بِهِ .اءمّا الْاءمانُ الَّذِى رُفِعَ فَهُوَ رَسُولُ اللّهِ ص وَ اءمّا الْاءمانُ الْباقِي فَالاِسْتِغْفَارُ، قالَ اللّهُ تعالَى: وَ ما كانَ اللّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اءنْتَ فِيهِمْ وَ ما كانَ اللّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ.

و هذا من محاسن الاستخراج و لطائف الاستنباط.

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
زمین پر عذاب خدا سے دو پناہیں تھیں۔ ان میں سے ایک تو اٹھالی گئی اب دوسری چیز سے وابستہ رہو۔ وہ امان جو اٹھالی گئی وہ (ذات) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تھی اور وہ پناہ جو باقی ہے وہ استغفار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "خدا ان لوگوں پر عذاب نہ کرے گا جب تک (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان میں ہو اور خدا اس وقت تک بھی عذاب نہ کرے گا جب تک یہ لوگ مغفرت مانگتے رہیں۔" (سورۃ نمبر 8، آیت نمبر 23)

یہ بہترین استنباط ہے۔

قول نمبر 12:

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَنْ اءصْلَحَ ما بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللّهِ اءصْلَحَ اللّهُ ما بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النّاسِ، وَ مَنْ اءصْلَحَ اءمْرَ آخِرَتِهِ اءصْلَحَ اللّهُ لَهُ اءمْرَ دُنْياهُ، وَ مَنْ كانَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ واعِظٌ كانَ عَلَيْهِ مِنَ اللّهِ حافِظٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قول نمبر 13:

## رحمت سے مایوس نہ کرنے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْفَقِيهُ كُلُّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، وَلَمْ يُؤْيِسْهُمْ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

پورا عالم و دانا وہ ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی آسائش و راحت سے نا اُمید نہ کرے اور نہ انہیں اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن کر دے۔

قول نمبر 14:

## زبانی و عملی علم

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَوْضَعُ الْعِلْمِ مَا وَقَفَ عَلَى اللِّسَانِ، وَاَرْفَعُهُ مَا ظَهَرَ فِي الْجَوَارِحِ وَالْاَرْكَانِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے معمولی درجے کا علم وہ ہے جو زبان پر ہو اور بلند ترین وہ جو اعضاء و جوارح (و عمل) سے ظاہر ہو۔

قول نمبر 15:

## حکمتوں بھری باتوں کی اہمیت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ تَمَلُّ كَمَا تَمَلُّ الْاَبْدَانُ، فَابْتَغُوا لَهَا طَرَائِفَ الْحِكْمَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ دل اسی طرح اُکتا جاتے ہیں جس طرح بدن اُکتا جاتے ہیں لہٰذا ان کے لئے نئی نئی لطیف حکمتیں تلاش کرو۔

قول نمبر 16:

## گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ، لِأَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى فِتْنَةٍ، وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَعَاذَ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ، فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَمَعْنَى ذٰلِكَ أَنَّهُ يَخْتَبِرُهُمْ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ لِيَتَبَيَّنَ السَّاخِطَ لِرِزْقِهِ وَالرَّاضِيَ بِقِسْمِهِ، وَإِنْ كَانَ سُبْحَانَهُ أَعْلَمَ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَلٰكِنْ لِتَظْهَرَ الْأَفْعَالُ الَّتِي بِهَا يُسْتَحَقُّ الثَّوَابُ وَالْعِقَابُ، لِأَنَّ بَعْضَهُمْ يُحِبُّ الذُّكُورَ وَيَكْرَهُ الْإِنَاثَ، وَبَعْضَهُمْ يُحِبُّ تَثْمِيرَ الْمَالِ وَيَكْرَهُ انْثِلَامَ الْحَالِ.

وَهٰذَا مِنْ غَرِيبِ مَا سُمِعَ مِنْهُ فِي التَّفْسِيرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے فتنہ وآزمائش سے پناہ چاہتا ہوں اس لیے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو فتنہ کی لپیٹ میں نہ ہو بلکہ جو پناہ مانگے وہ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اس بات کو جانے رہو کہ تمہارا مال اور اولاد فتنہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ لوگوں کو مال اولاد کے ذریعے آزماتا ہے تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کون اپنی روزی پر چین بجبین ہے اور کون اپنی قسمت پر شاکر ہے اگرچہ اللہ سبحانہ ان کو اتنا جانتا ہے کہ وہ خود بھی اپنے کو اتنا نہیں جانتے۔ لیکن یہ آزمائش اس لیے ہے کہ وہ افعال سامنے آئیں جن سے ثواب وعذاب کا استحقاق پیدا ہوتا ہے کیونکہ بعض اولاد نرینہ کو چاہتے ہیں اور لڑکیوں سے کبیدہ خاطر ہوتے ہیں اور بعض مال بڑھانے کو پسند کرتے ہیں اور بعض شکستہ حال کو برا سمجھتے ہیں۔"

یہ ان عجیب وغریب باتوں میں سے ہے جو تفسیر کے سلسلہ میں آپ سے وارد ہوئی ہیں۔

قول نمبر 17:

## خیر کا معنیٰ

وَسُئِلَ عَنِ الْخَيْرِ مَا هُوَ؟ فَقَالَ: لَيْسَ الْخَيْرُ أَنْ يَكْثُرَ مَالُكَ وَوَلَدُكَ وَلٰكِنَّ الْخَيْرَ أَنْ يَكْثُرَ عِلْمُكَ، وَأَنْ يَعْظُمَ حِلْمُكَ، وَأَنْ تُبَاهِيَ النَّاسَ بِعِبَادَةِ رَبِّكَ، فَإِنْ أَحْسَنْتَ حَمِدْتَ اللّٰهَ، وَإِنْ أَسَأْتَ اسْتَغْفَرْتَ اللّٰهَ، وَلَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِرَجُلَيْنِ، رَجُلٍ أَذْنَبَ ذُنُوبًا فَهُوَ يَتَدَارَكُهَا بِالتَّوْبَةِ، وَرَجُلٍ يُسَارِعُ فِي الْخَيْرَاتِ، لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ التَّقْوَى، وَكَيْفَ يَقِلُّ مَا يُتَقَبَّلُ؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

"خیر" کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنا مال اور اپنی اولاد بڑھالو۔ خیر کا مطلب ہے کہ اپنا عمل بڑھاؤ اور اپنی بردباری میں عظمت پیدا کرو اور لوگوں سے عبادت الٰہی کر کے برتری حاصل کرو تو اگر اچھا کام کیا تو حمد خدا بجالاؤ اور اگر برا کام ہو جائے تو استغفار کرو۔ اور دنیا میں خیر صرف دو آدمیوں کے لیے ہے: ایک تو وہ شخص (صاحب خیر ہے) جو گناہ کرتا ہے اور اس کا تدارک توبہ سے کر لیتا ہے اور

دوسرا وہ آدمی جو نیک عمل میں جلدی کرتا ہے اور جو عمل تقویٰ کے ساتھ کیا جائے وہ کم نہیں ہوتا اور جو عمل قبول ہو جائے وہ کم ہو بھی کیسے سکتا ہے۔

**قول نمبر 18:**

## انبیاء کے دوست

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

إِنَّ اءَوْلَى النَّاسِ بِالْاءَنْبِيَاءِ اءَعْلَمُهُمْ بِمَا جَاءُوا بِهِ. ثُمَّ تَلَا (ع :(إِنَّ اءَوْلَى النّاسِ بِإِبْراهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ قَالَ :إِنَّ وَلِيَّ مُحَمَّدٍ مَنْ اءَطَاعَ اللّٰهَ وَإِنْ بَعُدَتْ لُحْمَتُهُ وَإِنَّ عَدُوَّ مُحَمَّدٍ مَنْ عَصَى اللّٰهَ وَإِنْ قَرُبَتْ قَرَابَتُهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"انبیاء کا زیادہ قرب ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے کہ جو ان کی لائی ہوئی چیزوں کا زیادہ علم رکھتے ہوں (پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی) ابراہیم سے زیادہ مشابہت ان لوگوں کو تھی جو ان کے فرمانبردار تھے اور اب اس نبی اور ایمان لانے والوں کو مشابہت ہے۔"

پھر فرمایا:

"حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے اگرچہ اُن سے کوئی قرابت نہ رکھتا ہو اور ان کا دشمن وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے اگرچہ نزدیکی قرابت رکھتا ہو۔"

**قول نمبر 19:**

## یقین کی اہمیت

وَقَدْ سَمِعَ رَجُلاً مِنَ الْحَرُورِيَّةِ يَتَهَجَّدُ وَيَقْرَاءُ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نَوْمٌ عَلَى يَقِينٍ خَيْرٌ مِنْ صَلَاةٍ فِي شَكٍّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

آپ نے سنا کہ ایک خارجی شخص نماز شب پڑھ رہا ہے اور تلاوت قرآن کر رہا ہے تو فرمایا کہ یقین کے ساتھ سو جانا شک کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

قول نمبر 20:

## علم کی دیکھ بھال کرنے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اعْقِلُوا الْخَبَرَ إِذَا سَمِعْتُمُوهُ عَقْلَ رِعَايَةٍ لَا عَقْلَ رِوَايَةٍ فَإِنَّ رُوَاةَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ وَ رُعَاتَهُ قَلِيلٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب خبر سنو تو اسے شرائط کے ساتھ سمجھو، کیونکہ علم کے نقل کرنے والے تو بہت ہیں مگر اس کی دیکھ بھال کرنے والے کم ہیں۔

قول نمبر 21:

## إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کی تفسیر

وَ قَدْ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ:
إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
فَقَالَ:
إِنَّ قَوْلَنَا إِنَّا لِلّٰهِ: إِقْرَارٌ عَلَى أَنْفُسِنَا بِالْمُلْكِ وَ قَوْلَنَا وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ: إِقْرَارٌ عَلَى أَنْفُسِنَا بِالْهُلْكِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ایک شخص کو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ہم اللہ کے ہیں اور ہمیں اللہ کی طرف پلٹنا ہے) کہتے سنا تو فرمایا کہ ہمارا یہ کہنا کہ "ہم اللہ کے ہیں" اس کے مالک ہونے کا اعتراف ہے اور یہ کہنا کہ ہمیں اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ یہ اپنے لیے فنا کا اقرار ہے۔

قول نمبر 22:

## لوگوں کے خیالات سے بہتر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ وَ قَدْ مَدَحَهُ قَوْمٌ فِي وَجْهِهِ:
اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَعْلَمُ بِي مِنْ نَفْسِي، وَ أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْهُمْ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّونَ وَ اغْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُونَ.

ایک قوم نے آپ کے سامنے آپ کی تعریف کر دی تو آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے خدایا تو مجھے مجھ سے بہتر جانتا ہے اور میں اپنے کو ان سے بہتر پہچانتا ہوں لہٰذا مجھے ان کے خیال سے بہتر قرار دے دینا اور یہ جن کوتاہیوں کو نہیں جانتے انہیں معاف کر دینا۔

قول نمبر 23:

## سوالات...... تین سوالات کے بعد

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا یَسْتَقِیمُ قَضَاءُ الْحَوَائِجِ إِلَّا بِثَلَاثٍ :بِاسْتِصْغَارِهَا لِتَعْظُمَ وَ بِاسْتِكْتَامِهَا لِتَظْهَرَ وَ بِتَعْجِيلِهَا لِتَهْنَأَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سوالات پورے کرنے کا سوال تین باتوں کے بعد ہوتا ہے۔(عطا) کو حقیر سمجھ کر اس کو ظاہر ہونے سے چھپانا اور اس احسان کو خوش گوار بنانے کے لیے جلدی کرنا۔ یعنی کسی کو دو تو اس شرط پر کہ بہت کچھ دینے کے بعد بھی سمجھے کہ کم ہے، مشہور نہ کیا جائے اور جو کچھ دوا سے جلدی دو کہ کہ وہ انتظار کی زحمت نہ اٹھائے۔

قول نمبر 24:

## آنے والا زمانہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُقَرَّبُ فِيهِ إِلَّا الْمَاحِلُ وَ لَا يُظَرَّفُ فِيهِ إِلَّا الْفَاجِرُ وَ لَا يُضَعَّفُ فِيهِ إِلَّا الْمُنْصِفُ، يَعُدُّونَ الصَّدَقَةَ فِيهِ غُرْماً وَ صِلَةَ الرَّحِمِ مَنّاً وَ الْعِبَادَةَ اسْتِطَالَةً عَلَى النَّاسِ ،فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ السُّلْطَانُ بِمَشُورَةِ الْإِمَاءِ وَ إِمَارَةِ الصِّبْيَانِ وَ تَدْبِيرِ الْخِصْيَانِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں وہی مقرب ہوگا جو لوگوں کے عیوب بیان کرنے والا ہو اور وہی خوش مذاق سمجھا جائے گا جو فاسق و فاجر ہو۔ اس وقت انصاف پسند کو کمزور و ناتواں سمجھا جائے گا، صدقہ کو لوگ خسارہ، لوگ صلہ رحمی کو احسان سمجھیں گے اور عبادت لوگوں پر تفوق جتلانے کے لیے ہوگی۔ ایسے زمانہ میں حکومت کا دارومدار عورتوں کے مشورے، نوخیز لڑکوں کی کارفرمائی اور خواجہ سراؤں کی تدبیر ورائے پر ہوگا۔

قول نمبر 25:

## احساس خشوع

وَ قَدْ رُئِيَ عَلَيْهِ إِزَارٌ خَلَقٌ مَرْقُوعٌ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ :يَخْشَعُ لَهُ الْقَلْبُ وَ تَذِلُّ بِهِ النَّفْسُ وَ يَقْتَدِي بِهِ الْمُؤْمِنُونَ.

لوگوں نے آپ کی چادر کو بوسیدہ دیکھ کر گذارش کر دی تو آپ نے فرمایا کہ اس سے دل میں خشوع اور نفس میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے اور مومنین اس کی اقتدا بھی کر سکتے ہیں۔

قول نمبر 26:

## دنیا و آخرت.....محبت و دشمنی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
إِنَّ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ عَدُوَّانِ مُتَفَاوِتَانِ وَ سَبِيلَانِ مُخْتَلِفَانِ، فَمَنْ اءَحَبَّ الدُّنْيَا وَ تَوَلَّاهَا اءبْغَضَ الْآخِرَةَ وَ عَادَاهَا وَ هُمَا بِمَنْزِلَةِ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَاشٍ بَيْنَهُمَا كُلَّمَا قَرُبَ مِنْ وَاحِدٍ بَعُدَ مِنَ الْآخَرِ وَ هُمَا بَعْدُ ضَرَّتَانِ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
دنیا و آخرت دو متضاد دشمن ہیں اور دو مختلف راستے ہیں' تو جو آدمی دنیا کو چاہتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتا ہے وہ آخرت سے دشمنی رکھتا ہے اور وہ دونوں مشرق و مغرب کی طرح ہیں' اور ان دونوں کے بیچ میں چلنے والا دور میانہ رفتار' جب ایک سے قریب ہوتا ہے تو دوسرے سے دور ہو جاتا ہے اور یہ تو دونوں سوکنیں ہیں۔

قول نمبر 27:

## دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے

وَ عَنْ نَوْفٍ الْبَكَالِيِّ، قَالَ:
رَاءَيْتُ اءَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَ قَدْ خَرَجَ مِنْ فِرَاشِهِ فَنَظَرَ إِلَى النُّجُومِ فَقَالَ:
يَا نَوْفُ اءَرَاقِدٌ اءَنْتَ اءَمْ رَامِقٌ؟
فَقُلْتُ:
بَلْ رَامِقٌ يَا اَمِيرَ الْمُؤمِنِينَ.
قَالَ:
يَا نَوْفُ:
طُوبَى لِلزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبِينَ فِي الْآخِرَةِ، اءُولَئِكَ قَوْمٌ اتَّخَذُوا الْاءَرْضَ بِسَاطًا وَ تُرَابَهَا فِرَاشًا وَ مَاءَهَا طِيبًا وَ الْقُرْآنَ شِعَارًا وَ الدُّعَاءَ دِثَارًا، ثُمَّ قَرَضُوا الدُّنْيَا قَرْضًا عَلَى مِنْهَاجِ الْمَسِيحِ.

يَا نَوْفُ، إِنَّ دَاوُدَ ع قَامَ فِي مِثْلِ هَذِهِ السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ :إِنَّهَا سَاعَةٌ لَا يَدْعُو فِيهَا عَبْدٌ إِلا اسْتُجِيبَ لَهُ إِلا أَنْ يَكُونَ عَشَّارًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ شُرْطِيًّا، أَوْ صَاحِبَ عَرْطَبَةٍ (وَ هِيَ الطُّنْبُورُ) أَوْ صَاحِبَ كُوبَةٍ (وَ هِيَ الطَّبْلُ وَ قَدْ قِيلَ أَيْضًا :إِنَّ الْعَرْطَبَةَ الطَّبْلُ وَ الْكُوبَةَ الطُّنْبُورُ

نوف بکالی کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے بستر سے اٹھ کر ستاروں پر نگاہ کی اور فرمایا:

''نوف! سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟''

میں نے عرض کیا:

''جاگ رہا ہوں۔''

آپ نے فرمایا:

''نوف! خوش بختی ہے ان لوگوں کے لیے جو دنیا سے کنارہ کش ہیں اور آخرت کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے زمین کو بستر بنایا اور خاک کو فرش، پانی کو شربت قرار دیا اور قرآن و دعا کو اپنے ظاہر و باطن کا محافظ۔ اس کے بعد یہ دنیا سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح الگ ہو گئے۔

نوف! دیکھو حضرت داؤد علیہ السلام رات کے وقت ایسے ہی موقع پر قیام کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''یہ وہ ساعت ہے کہ جس میں جو بندہ بھی دعا کرتا ہے پروردگار اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے، مگر یہ کہ وہ سرکاری ٹیکس وصول کرنے والا، لوگوں کی برائی کرنے والا، ظالم حکومت کی پولیس والا، یا سارنگی و ڈھول بجانے والا ہو کہ اس کی مغفرت اس وقت بھی نہیں ہوتی۔''

**قول نمبر 28:**

## حدود و فرائض

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَ حَدَّ لَكُمْ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَ نَهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَ سَكَتَ لَكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ وَ لَمْ يَدَعْهَا نِسْيَانًا فَلَا تَتَكَلَّفُوهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ نے چند فرائض تم پر عائد کیے ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔ اور تمہارے حدود کار مقرر کر دیے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ اس نے چند چیزوں سے تمہیں منع کیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرو اور جن چند چیزوں کا اس نے حکم بیان نہیں کیا انہیں بھولے سے نہیں چھوڑ دیا، لہٰذا خواہ مخواہ انہیں جاننے کی کوشش نہ کرو۔

قول نمبر 29:

## زیادہ نقصان دہ راستہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا يَتْرُكُ النَّاسُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ دِينِهِمْ لِاسْتِصْلَاحِ دُنْيَاهُمْ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُوَ اَضَرُّ مِنْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب بھی لوگ دنیا سنوارنے کے لئے دین کی کسی بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو پروردگار اس سے زیادہ نقصان دہ راستے کھول دیتا ہے۔

قول نمبر 30:

## عالم کی جہالت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

رُبَّ عَالِمٍ قَدْ قَتَلَهُ جَهْلُهُ وَ عِلْمُهُ مَعَهُ لَا يَنْفَعُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کئی عالم ہیں جنہیں ان کی جہالت نے مار ڈالا ہے اور ان کے علم نے انہیں کوئی نفع نہیں دیا۔

قول نمبر 31:

## دل.....کوتاہی وزیادتی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَقَدْ عُلِّقَ بِنِيَاطِ هٰذَا الْإِنْسَانِ بَضْعَةٌ هِيَ اَعْجَبُ مَا فِيهِ وَ ذٰلِكَ الْقَلْبُ، وَ لَهُ مَوَادُّ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ اَضْدَادًا مِنْ خِلَافِهَا، فَإِنْ سَنَحَ لَهُ الرَّجَاءُ اَذَلَّهُ الطَّمَعُ وَ إِنْ هَاجَ بِهِ الطَّمَعُ اَهْلَكَهُ الْحِرْصُ، وَ إِنْ مَلَكَهُ الْيَأْسُ قَتَلَهُ الْاَسَفُ وَ إِنْ عَرَضَ لَهُ الْغَضَبُ اشْتَدَّ بِهِ الْغَيْظُ، وَ إِنْ اَسْعَدَهُ الرِّضَا نَسِيَ التَّحَفُّظَ وَ إِنْ غَالَهُ الْخَوْفُ شَغَلَهُ الْحَذَرُ وَ إِنِ اتَّسَعَ لَهُ الْاَمْنُ اسْتَلَبَتْهُ الْغِرَّةُ وَ إِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَضَحَهُ الْجَزَعُ وَ إِنْ اَفَادَ مَالًا اَطْغَاهُ الْغِنَى وَ إِنْ عَضَّتْهُ الْفَاقَةُ شَغَلَهُ الْبَلَاءُ وَ إِنْ جَهَدَهُ الْجُوعُ قَعَدَتْ بِهِ الضَّعْفُ وَ إِنْ اَفْرَطَ بِهِ الشِّبَعُ كَظَّتْهُ الْبِطْنَةُ، فَكُلُّ تَقْصِيرٍ بِهِ مُضِرٌّ وَ كُلُّ إِفْرَاطٍ لَهُ مُفْسِدٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس انسان سے بھی زیادہ عجیب وہ گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جو اس کی ایک رگ کے ساتھ آویزاں کر دیا گیا ہے اور وہ دل ہے جس میں حکمت و دانائی کے ذخیرے ہیں اور اس کے برخلاف بھی صفتیں پائی جاتی ہیں اگر اُسے امید کی جھلک نظر آتی ہے تو طمع اسے ذلت میں مبتلا کرتی ہے اور اگر طمع اُبھرتی ہے تو حرص برباد کر دیتی ہے۔ اگر ناامیدی اس پر چھا جاتی ہے تو حسرت اندوہ اس کے لیے جان لیوا بن جاتے ہیں اور اگر غضب اس پر طاری ہوتا ہے تو غم وغصہ شدت اختیار کر لیتا ہے اور اگر خوش وخوشنود ہوتا ہے تو حفظ ماتقدم کو بھول جاتا ہے اور اگر ناگہاں اس پر خوف طاری ہوتا ہے تو فکر واندیشہ دوسری قسم کے تصورات سے اُسے روک دیتا ہے اگر امن و امان کا دور دورہ ہوتا ہے تو غفلت اس پر قبضہ کر لیتی ہے اور اگر مال و دولت حاصل کر لیتا ہے تو دولت مندی اُسے سرکش بنا دیتی ہے اور اگر اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو بے تابی و بے قراری اُسے رسوا کر دیتی ہے اور اگر فقر و فاقہ کی تکلیف میں مبتلا ہو تو مصیبت و ابتلا اُسے جکڑ لیتی ہے اور اگر بھوک اس پر غلبہ کرتی ہے تو ناتوانی اُسے اٹھنے نہیں دیتی اور اگر شکم پری بڑھ جاتی ہے تو یہ شکم پری اس کے لئے کرب و اذیت کا باعث ہوتی ہے کوتاہی اس کے لیے نقصان رساں اور حد سے زیادتی اس کے لیے تباہ کن ہوتی ہے۔

قول نمبر 32:

## اہل بیت نقطہ اعتدال

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

نَحْنُ النُّمْرُقَةُ الْوُسْطٰى بِهَا يَلْحَقُ التَّالِي، وَ اِلَيْهَا يَرْجِعُ الْغَالِي.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اہلبیت ہی وہ نقطہ اعتدال ہیں جن سے پیچھے رہ جانے والا آگے بڑھ کر ان سے مل جاتا ہے اور آگے بڑھ جانے والا پلٹ کر ملحق ہو جاتا ہے۔

قول نمبر 33:

## حکم الٰہی نافذ کرنے والا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

لَا يُقِيمُ اَمْرَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اِلَّا مَنْ لَا يُصَانِعُ، وَ لَا يُضَارِعُ وَ لَا يَتَّبِعُ الْمَطَامِعَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حکم الٰہی کا نفاذ وہی کر سکتا ہے جو حق کے معاملے میں رعایت نہ کرتا ہو، عاجزی و کمزوری کا اظہار نہ کرتا ہو اور لالچ کے پیچھے نہ دوڑتا ہو

قول نمبر 34:

## پہاڑ کا ریزہ ریزہ ہونا

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
وَ قَدْ تُوُفِّیَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ بِالْكُوفَةِ بَعْدَ مَرْجِعِهِ مِنْ صِفِّينَ مَعَهُ وَكَانَ مِنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ :-لَوْ اَحَبَّنِي جَبَلٌ لَتَهَافَتَ.
وَ مَعْنى ذلِكَ اَنَّ الْمِحْنَةَ تَغْلُظُ عَلَيْهِ فَتُسْرِعُ الْمَصَائِبُ اِلَيْهِ وَ لَا يَفْعَلُ ذلِكَ اِلَّا بِالْاَتْقِيَاءِ الْاَبْرَارِ وَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ وَ هذَا مِثْلُ قَوْلِهِ ع :
مَنْ اَحَبَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَسْتَعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا.
وَ قَدْ يُؤَوَّلُ ذلِكَ عَلى مَعْنًى آخَرَ لَيْسَ هذَا مَوْضِعَ ذِكْرِهِ.

سہل ابن حنیف انصاری حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب لوگوں میں زیادہ عزیز تھے یہ جب آپ کے ہمراہ صفین سے پلٹ کر کوفہ پہنچے تو انتقال فرما گئے جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اگر پہاڑ بھی مجھے دوست رکھے گا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔"
چونکہ اس کی آزمائش کڑی اور سخت ہوتی ہے اس لیے مصیبتیں اس کی طرف لپک کر بڑھتی ہیں اور ایسی آزمائش انہی کی ہوتی ہے جو پرہیزگار، نیکوکار، منتخب و برگزیدہ ہوتے ہیں اور ایسا ہی آپ کا دوسرا ارشاد ہے:
"جو اہل بیت سے محبت کرے اسے جامہ فقر پہننے کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔"

قول نمبر 35:

## بہتر سے بہترین

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
لَا مَالَ اَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَحْدَةَ اَوْحَشُ مِنَ الْعُجْبِ وَلَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا كَرَمَ كَالتَّقْوَى، وَلَا قَرِينَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ، وَلَا مِيرَاثَ كَالْاَدَبِ، وَلَا قَائِدَ كَالتَّوْفِيقِ، وَلَا تِجَارَةَ كَالْعَمَلِ الصَّالِحِ، وَلَا رِبْحَ كَالثَّوَابِ، وَلَا وَرَعَ كَالْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبْهَةِ، وَلَا زُهْدَ كَالزُّهْدِ فِي الْحَرَامِ، وَلَا عِلْمَ كَالتَّفَكُّرِ، وَلَا عِبَادَةَ كَاَدَاءِ الْفَرَائِضِ، وَلَا اِيمَانَ كَالْحَيَاءِ وَ الصَّبْرِ، وَلَا حَسَبَ كَالتَّوَاضُعِ، وَلَا شَرَفَ كَالْعِلْمِ وَلَا عِزَّ كَالْحِلْمِ وَلَا مُظَاهَرَةَ اَوْثَقُ مِنْ مُشَاوَرَةٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عقل سے زیادہ مفید کوئی مال نہیں اور خود پسندی سے زیادہ وحشت خیز کوئی تنہائی نہیں' تدبیر سے بہتر عقل نہیں تقویٰ سے بہتر کرم نہیں' تہذیب وادب کے مقابلے میں کوئی ترکہ نہیں' توفیق سے اچھا کوئی رہنما نہیں۔ نیک عمل سے اچھی کوئی تجارت نہیں۔ ثواب سے بہتر کوئی منافع نہیں۔ ورع کا مطلب ہی یہ ہے کہ شبہے کے موقع پر ٹھہرا جائے' حرام سے بچنے سے بہتر کوئی زہد نہیں' غور وفکر سے بہتر کوئی علم نہیں فرائض کی ادائیگی سے اچھی کوئی عبادت نہیں ایمان کی حقیقت ہے حیا اور صبر انکساری سے بہتر کوئی شرف نہیں' علم سے بہتر عزت نہیں۔ مشورے سے بہتر کوئی اقدام بھروسے کے قابل نہیں۔

قول نمبر 36:

## حسن ظن وسوء ظن

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

إِذَا اسْتَوْلَى الصَّلَاحُ عَلَى الزَّمَانِ وَ أَهْلِهِ ثُمَّ أَسَاءَ رَجُلٌ الظَّنَّ بِرَجُلٍ لَمْ تَظْهَرْ مِنْهُ خِزْيَةٌ فَقَدْ ظَلَمَ وَ إِذَا اسْتَوْلَى الْفَسَادُ عَلَى الزَّمَانِ وَ أَهْلِهِ فَأَحْسَنَ رَجُلٌ الظَّنَّ بِرَجُلٍ فَقَدْ غَرَّرَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب دنیا اور اہل دنیا میں نیکی کا چلن ہو اور پھر کوئی شخص کسی ایسے شخص سے کہ جس سے رسوائی کی کوئی بات ظاہر نہیں ہوئی سوء ظن رکھے تو اس نے اس پر ظلم وزیادتی کی اور جب دنیا واہل دنیا پر شر وفساد کا غلبہ ہو اور پھر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے حسن ظن رکھے تو اس نے خود ہی اپنے کو خطرے میں ڈالا۔

قول نمبر 37:

## مزاج پرسی

وَ قِيلَ لَهُ:

كَيْفَ تَجِدُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟

فَقَالَ:

كَيْفَ يَكُونُ حَالُ مَنْ يَفْنَى بِبَقَائِهِ وَ يَسْقَمُ بِصِحَّتِهِ وَ يُؤْتَى مِنْ مَأْمَنِهِ؟

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مزاج پرسی کی تو آپ نے فرمایا:

"اس کا حال کیا ہوگا جس کی بقا ہی فنا کی طرف لے جا رہی ہے اور صحت ہی بیماری کا پیش خیمہ ہے اور وہ اپنی پناہ گاہ ہی سے ایک دن گرفت میں لے لیا جائے گا۔"

قول نمبر 38:

## مہلت یا آزمائش

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ وَ مَغْرُورٍ بِالسَّتْرِ عَلَيْهِ وَ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ وَ مَا ابْتَلَى اللّٰهُ اَحَدًا بِمِثْلِ الْإِمْلَاءِ لَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جن پر احسان کر کے انہیں گرفت میں لیا جاتا ہے، پردہ پوشی ہی سے دھوکہ میں رہتے ہیں، اپنے بارے میں اچھی بات سن کر دھوکا کھا جاتے ہیں اور دیکھو! اللہ تعالیٰ نے مہلت سے بہتر کوئی آزمائش کا ذریعہ قرار نہیں دیا۔

قول نمبر 39:

## دو ہلاک ہونے والے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
هَلَكَ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ غَالٍ وَ مُبْغِضٌ قَالٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و برباد ہوئے۔ ایک وہ چاہنے والا جو حد سے بڑھ جائے اور ایک وہ دشمنی رکھنے والا جو عداوت رکھے۔

قول نمبر 40:

## فرصت کا ضیاع

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
إِضَاعَةُ الْفُرْصَةِ غُصَّةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
فرصت کا ضائع کر دینا رنج و اندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

قول نمبر 41:

## دنیا کی مثال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ لَيِّنٌ مَسُّهَا وَ السُّمُّ النَّاقِعُ فِي جَوْفِهَا، يَهْوِي إِلَيْهَا الْغِرُّ الْجَاهِلُ وَ يَحْذَرُهَا ذُو اللُّبِّ الْعَاقِلُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دُنیا کی مثال سانپ کی سی ہے کہ چھونے میں نرم اور پیٹ میں خطرناک زہر، نا سمجھ جاہل (دیکھ کر) ٹوٹ پڑتا ہے اور صاحب عقل ودانشمند ڈرتا ہے۔

قول نمبر 42:

## قریش کے قبائل اور ان کی خصوصیات

وَ قَدْ سُئِلَ رضی اللہ عنہ عَنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: اءَمَّا بَنُو مَخْزُومٍ فَرَيْحَانَةُ قُرَيْشٍ تُحِبُّ حَدِيثَ رِجَالِهِمْ وَ النِّكَاحَ فِي نِسَائِهِمْ وَ اءَمَّا بَنُو عَبْدِ شَمْسٍ فَاءَبْعَدُهَا رَاءْيًا وَ اءَمْنَعُهَا لِمَا وَرَاءَ ظُهُورِهَا وَ اءَمَّا نَحْنُ فَاءَبْذَلُ لِمَا فِي اءَيْدِينَا، وَ اءَسْمَحُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِنُفُوسِنَا وَ هُمْ اءَكْثَرُ وَ اءَمْكَرُ وَ اءَنْكَرُ، وَ نَحْنُ اءَفْصَحُ وَ اءَنْصَحُ وَ اءَصْبَحُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قریش کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''قبیلہ بنی مخزوم قریش کا مہکتا ہوا پھول ہیں، ان کے مردوں سے گفتگو اور ان کی عورتوں سے شادی پسندیدہ ہے اور بنی عبد شمس دور اندیش اور پیٹھ پیچھے کی اوجھل چیزوں کی پوری روک تھام کرنے والے ہیں لیکن ہم بنی ہاشم تو جو ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے اُسے صرف کر ڈالتے ہیں اور موت آنے پر جاں دیتے ہیں اور بڑے جوانمرد ہوتے ہیں۔ یہ بنی (عبد شمس) گنتی میں زیادہ، حیلہ باز اور بدصورت ہوتے ہیں اور ہم (بنی عبد المطلب و ہاشم) خوش گفتار، خیر خواہ اور خوب صورت ہوتے ہیں۔''

قول نمبر 43:

## دو قسم کے اعمال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

شَتَّانَ بَيْنَ عَمَلَيْنِ: عَمَلٍ تَذْهَبُ لَذَّتُهُ وَ تَبْقَى تَبِعَتُهُ وَ عَمَلٍ تَذْهَبُ مَؤُونَتُهُ وَ يَبْقَى اءَجْرُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ان دوطرح کے اعمال میں کس قدر فاصلہ پایا جاتا ہے۔ وہ عمل جس کی لذت ختم ہوجائے اور اس کا وبال باقی رہ جائے اور وہ عمل جس کی زحمت ختم ہوجائے اور اجر باقی رہ جائے۔

قول نمبر 44:

## مرنے کے بعد

وَ قَدْ تَبِعَ جِنَازَةً فَسَمِعَ رَجُلاً يَضْحَكُ، فَقَالَ رضی اللہ عنہ:

كَاَنَّ الْمَوْتَ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا كُتِبَ وَ كَاَنَّ الْحَقَّ فِيهَا عَلَى غَيْرِنَا وَجَبَ وَ كَاَنَّ الَّذِي نَرَى مِنَ الْاَمْوَاتِ سَفْرٌ عَمَّا قَلِيلٍ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ انُبَوِّئُوهُمْ اَجْدَاثَهُمْ وَ نَاْكُلُ تُرَاثَهُمْ كَاَنَّا مُخَلَّدُونَ بَعْدَهُمْ، نَسِينَا كُلَّ وَاعِظٍ وَ وَاعِظَةٍ وَ رُمِينَا بِكُلِّ جَائِحَةٍ!

طُوبَى لِمَنْ ذَلَّ فِي نَفْسِهِ، وَ طَابَ كَسْبُهُ، وَ صَلَحَتْ سَرِيرَتُهُ، وَ حَسُنَتْ خَلِيقَتُهُ، وَ اَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ، وَ اَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ لِسَانِهِ، وَ عَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهُ، وَ وَسِعَتْهُ السُّنَّةُ، وَ لَمْ يُنْسَبْ إِلَى بِدْعَةٍ.

وَ مِنَ النَاسِ مَنْ يَنْسُبُ هذا الْكَلامَ إِلى رَسُولِ اللّهِ، ص وَ كَذلِكَ الَّذِى قَبْلَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک جنازے پر جارہے تھے کہ ایک آدمی کی ہنسی سن کر فرمایا:

"جیسے موت ہمارے شرکائے جنازہ کے علاوہ دوسروں کے لیے ہے' یا موت کا حق دنیا میں غیروں پر لازم ہے یا یہ مرنے والے نہیں ہم دیکھتے ہیں بہت جلدی واپس آجائیں گے۔ ان کو قبروں میں اس طرح رکھتے ہیں گویا ہم ان کے بعد ہمیشہ زندہ رہیں گے' اس کے بعد ہم ہر واعظ اور اس کے وعظ کو بھول جاتے ہیں یہ مردوں اور عورتوں کے جنازے بھول جاتے ہیں مبارک ہیں وہ جن کا نفس مطیع اور رام ہوگیا' جن کا عمل نیک ہے۔ اور باطن پاک ہے' ان کا نتیجہ اچھا ہے اور جنہوں نے اپنے مال کا بقیہ حصہ راہ خدا میں صرف کیا' زبان سے شرف حاصل کیا۔ اپنے نقصان کو لوگوں تک پہنچنے سے روک لیا۔ کسی کو نقصان نہیں پہنچایا' سنت (نبی) دشوار نہ تھی اور بدعت سے رشتہ نہ جوڑا۔"

قول نمبر 45:

## عورت اور مرد کی غیرت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

غَيْرَةُ الْمَرْاَةِ كُفْرٌ وَ غَيْرَةُ الرَّجُلِ إِيمَانٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عورت کا غیرت کرنا کفر ہے اور مرد کا غیرت کرنا عین ایمان ہے۔

قول نمبر 46:

## اسلام کی منفرد ترین تعریف

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَاءَنْسُبَنَّ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَمْ يَنْسُبْهَا اءَحَدٌ قَبْلِي. :الْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيمُ وَ التَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ وَ الْيَقِينُ هُوَ التَّصْدِيقُ وَ التَّصْدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ وَ الْإِقْرَارُ هُوَ الْاءَدَاءُ وَ الْاءَدَاءُ، هُوَ الْعَمَلُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اسلام کی وہ تعریف کر رہا ہوں جو مجھ سے پہلے کوئی نہیں کر سکا۔ اسلام سپردگی ہے، سپردگی یقین ہے، یقین تصدیق ہے، تصدیق اقرار ہے، اقرار ادائے فرض ہے اور ادائے فرض عمل ہے۔

قول نمبر 47:

## متکبر و کنجوس کی حالت زار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

عَجِبْتُ لِلْبَخِيلِ يَسْتَعْجِلُ الْفَقْرَ الَّذِي مِنْهُ هَرَبَ، وَ يَفُوتُهُ الْغِنَى الَّذِي إِيَّاهُ طَلَبَ، فَيَعِيشُ فِي الدُّنْيَا عَيْشَ الْفُقَرَاءِ، وَ يُحَاسَبُ فِي الْآخِرَةِ حِسَابَ الْاءَغْنِيَاءِ!

وَ عَجِبْتُ لِلْمُتَكَبِّرِ الَّذِي كَانَ بِالْاءَمْسِ نُطْفَةً وَ يَكُونُ غَداً جِيفَةً!

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ وَ هُوَ يَرَى خَلْقَ اللَّهِ!

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ نَسِيَ الْمَوْتَ وَ هُوَ يَرَى مَنْ يَمُوتُ!

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ اءَنْكَرَ النَّشْاءَةَ الْاءُخْرَى وَ هُوَ يَرَى النَّشْاءَةَ الْاءُولَى.

وَ عَجِبْتُ لِعَامِرٍ دَارَ الْفَنَاءِ وَ تَارِكٍ دَارَ الْبَقَاءِ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مجھے کنجوس پر تعجب ہوتا ہے جو اس فقیری کے لیے جلدی کرتا ہے جس سے بھاگا ہے اور اس سرمایہ داری کو ہاتھ سے دیتا ہے جس کو ڈھونڈا تھا، وہ مال خرچ نہ کر کے دنیا میں محتاجوں کی زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں مال داروں کا سا حساب دیتا ہے اور مجھے اس متکبر پر تعجب ہوتا ہے جو کل نطفہ تھا اور دوسرے دن مردہ ہو جائے گا اور خدا کے بارے میں شک کرنے والے پر حیرانی ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی تخلوق دیکھتا ہے (اور پھر انکار کرتا ہے اور اس پر بھی تعجب ہوتا ہے جو دوسری مرتبہ خلقت (حشر) کا انکار کرتا ہے حالانکہ پہلی

تخلیق (قبل فنا) اس کے پیش نظر ہے۔

قول نمبر 48:

## صدقہ نہ کرنے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ قَصَّرَ فِي الْعَمَلِ ابْتُلِيَ بِالْهَمِّ وَ لَا حَاجَةَ لِلّٰهِ فِيمَنْ لَيْسَ لِلّٰهِ فِي مَالِهِ وَ نَفْسِهِ نَصِيبٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس نے عمل میں کوتاہی کی وہ رنج واندوہ میں بہر حال مبتلا ہوگا اور اللہ کو ایسے بندہ کی کوئی پرواہ نہیں ہے جس کے جان ومال میں اللہ کا کوئی حصہ نہ ہو (وہ جہاد اور صدقہ نہ کرے)۔

قول نمبر 49:

## سردی کے موسم کے بارے میں احکامات

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

تَوَقَّوُا الْبَرْدَ فِي أَوَّلِهِ وَ تَلَقَّوْهُ فِي آخِرِهِ، فَإِنَّهُ يَفْعَلُ فِي الْأَبْدَانِ كَفِعْلِهِ فِي الْأَشْجَارِ: أَوَّلُهُ يُحْرِقُ وَ آخِرُهُ يُورِقُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سردی کے موسم کی ابتداء میں احتیاط کرو اور آخر میں اس کو خیر مقدم کہو، کیونکہ اس کا اثر بدن پر درختوں کے پتوں جیسا ہوتا ہے کہ یہ موسم ابتداء میں پتوں کو جھلسا دیتا ہے اور آخر میں شاداب بنا دیتا ہے۔

قول نمبر 50:

## عظمت خالق

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

عِظَمُ الْخَالِقِ عِنْدَكَ يُصَغِّرُ الْمَخْلُوقَ فِي عَيْنِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عظمت خالق تمہاری نگاہوں میں مخلوق کو حقیر کر دے گا۔

قول نمبر 51:

## زادراہ تقویٰ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَقَدْ رَجَعَ مِنْ صِفِّينَ فَأَشْرَفَ عَلَى الْقُبُورِ بِظَاهِرِ الْكُوفَةِ: يَا أَهْلَ الدِّيَارِ الْمُوحِشَةِ وَالْمَحَالِّ الْمُقْفِرَةِ وَالْقُبُورِ الْمُظْلِمَةِ، يَا أَهْلَ التُّرْبَةِ، يَا أَهْلَ الْغُرْبَةِ، يَا أَهْلَ الْوَحْدَةِ يَا أَهْلَ الْوَحْشَةِ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ سَابِقٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ لَاحِقٌ، أَمَّا الدُّورُ فَقَدْ سُكِنَتْ وَأَمَّا الْأَزْوَاجُ فَقَدْ نُكِحَتْ وَأَمَّا الْأَمْوَالُ فَقَدْ قُسِمَتْ، هَذَا خَبَرُ مَا عِنْدَنَا فَمَا خَبَرُ مَا عِنْدَكُمْ؟

ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَا لَوْ أُذِنَ لَهُمْ فِي الْكَلَامِ لَأَخْبَرُوكُمْ أَنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى.

صفین سے واپسی پر کوفہ سے باہر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبرستان پر نظر پڑی تو فرمایا:

"اے وحشت ناک گھروں کے رہنے والو! اے ویران مکانات کے باشندو! اور تاریک قبروں میں بسنے والو! اے خاک نشینو! اے غربت، وحدت اور وحشت والو! تم ہم سے آگے چلے گئے ہو اور ہم تمہارے نقش قدم پر چل کر تم سے ملحق ہونے والے ہیں۔ دیکھو! تمہارے مکانات آباد ہو چکے ہیں۔ تمہاری بیویوں کا دوسرا عقد ہو چکا ہے اور تمہارے اموال تقسیم ہو چکے ہیں۔ یہ تو ہمارے یہاں کی خبر ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارے یہاں کی خبر کیا ہے۔؟"

اس کے بعد اصحاب کی طرف رُخ کر کے فرمایا:

"اگر انہیں بولنے کی اجازت مل جاتی تو تمہیں صرف یہ پیغام دیتے کہ بہترین زادراہ تقویٰ الٰہی ہے۔

قول نمبر 52:

## دنیا کی اہمیت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَقَدْ سَمِعَ رَجُلاً يَذُمُّ الدُّنْيَا: أَيُّهَا الذَّامُّ لِلدُّنْيَا الْمُغْتَرُّ بِغُرُورِهَا الْمُنْخَدِعُ بِأَبَاطِيلِهَا أَتَغْتَرُّ بِالدُّنْيَا ثُمَّ تَذُمُّهَا، أَنْتَ الْمُتَجَرِّمُ عَلَيْهَا أَمْ هِيَ الْمُتَجَرِّمَةُ عَلَيْكَ؟ مَتَى اسْتَهْوَتْكَ أَمْ مَتَى غَرَّتْكَ؟ أَبِمَصَارِعِ آبَائِكَ مِنَ الْبِلَى، أَمْ بِمَضَاجِعِ أُمَّهَاتِكَ تَحْتَ الثَّرَى؟ كَمْ عَلَّلْتَ بِكَفَّيْكَ؟ وَمَرَّضْتَ بِيَدَيْكَ؟ تَبْغِي لَهُمُ الشِّفَاءَ وَتَسْتَوْصِفُ لَهُمُ الْأَطِبَّاءَ غَدَاةَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ دَوَاؤُكَ وَلَا يُجْدِي عَلَيْهِمْ بُكَاؤُكَ، لَمْ يَنْفَعْ أَحَدَهُمْ إِشْفَاقُكَ وَلَمْ تُسْعَفْ فِيهِ بِطَلِبَتِكَ وَلَمْ

يَدْفَعُ عَنْهُ بِقُوَّتِكَ ؟ وَ قَدْ مَثَّلَتْ لَكَ بِهِ الدُّنْيَا نَفْسَكَ وَ بِمَصْرَعِهِ مَصْرَعَكَ.
إِنَّ الدُّنْيَا دَارُ صِدْقٍ لِمَنْ صَدَقَهَا وَ دَارُ عَافِيَةٍ لِمَنْ فَهِمَ عَنْهَا وَ دَارُ غِنًى لِمَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا وَ دَارُ مَوْعِظَةٍ لِمَنِ اتَّعَظَ بِهَا، مَسْجِدُ اَحِبَّاءِ اللّٰهِ وَ مُصَلّٰى مَلَائِكَةِ اللّٰهِ وَ مَهْبِطُ وَحْيِ اللّٰهِ وَ مَتْجَرُ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ، اكْتَسَبُوا فِيهَا الرَّحْمَةَ وَ رَبِحُوا فِيهَا الْجَنَّةَ.
فَمَنْ ذَا يَذُمُّهَا وَ قَدْ آذَنَتْ بِبَيْنِهَا وَ نَادَتْ بِفِرَاقِهَا وَ نَعَتْ نَفْسَهَا وَ اَهْلَهَا، فَمَثَّلَتْ لَهُمْ بِبَلَائِهَا الْبَلَاءَ وَ شَوَّقَتْهُمْ بِسُرُورِهَا إِلَى السُّرُورِ؟
رَاحَتْ بِعَافِيَةٍ، وَ ابْتَكَرَتْ بِفَجِيعَةٍ، تَرْغِيبًا وَ تَرْهِيبًا وَ تَخْوِيفًا وَ تَحْذِيرًا، فَذَمَّهَا رِجَالٌ غَدَاةَ النَّدَامَةِ، وَ حَمِدَهَا آخَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ذَكَّرَتْهُمُ الدُّنْيَا فَذَكَّرُوا وَ حَدَّثَتْهُمْ فَصَدَّقُوا وَ وَعَظَتْهُمْ فَاتَّعَظُوا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دنیا کی مذمت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا:
اے دنیا کی مذمت کرنے والے اور اس کے فریب میں مبتلا ہو کر اس کے مہملات سے دھوکا کھانے والے! تو اسی سے دھوکہ بھی کھاتا ہے اور اسی کی مذمت بھی کرتا ہے۔؟ یہ بتا کہ تجھے اس پر الزام لگانے کا حق ہے یا اسے تجھ پر۔؟ آخر اس نے کب تجھ سے تیری عقل کو چھین لیا تھا اور کب تجھ کو دھوکا دیا تھا۔؟ کیا تیرے آباؤ اجداد کی کہنگی کی بنا پر گرنے سے دھوکا دیا ہے یا تمہاری ماؤں کی زیرِ خاک خواب گاہ سے دھوکا دیا ہے۔؟ کتنے بیمار ہیں جن کی تم نے تیمارداری کی ہے اور اپنے ہاتھوں سے ان کا علاج کیا ہے اور چاہا ہے کہ وہ شفایاب ہو جائیں اور اطباء سے رجوع بھی کیا ہے۔ اس صبح کے ہنگام جب نہ کوئی دوا کام آ رہی تھی اور نہ رونا دھونا فائدہ پہنچا رہا تھا، نہ تمہاری ہمدردی کسی کو فائدہ پہنچا سکی تھی اور نہ تمہارا مقصد حاصل ہو سکا تھا اور نہ تم موت کو دفع کر سکے تھے۔ اس صورت حال میں دنیا نے تم کو اپنی حقیقت دکھا دی اور تمہیں تمہاری حقیقت سے آگاہ کر دیا۔
یاد رکھو! کہ دنیا باور کرنے والے کے لیے سچائی کا گھر ہے، سمجھ دار کے لیے امن و عافیت کی منزل ہے اور نصیحت حاصل کرنے والے کے لیے نصیحت کا مقام ہے۔ یہ دوستانِ الٰہی کے سجود کی منزل اور ملائکہ آسمان کا مصلیٰ ہے۔ یہیں وحی الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور یہیں اولیاء اللہ آخرت کا سودا کرتے ہیں، جس کے ذریعے رحمت کو حاصل کر لیتے ہیں اور جنت کا فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔
اب کسے حق ہے کہ اس دنیا کی مذمت کرے؟ جبکہ اس نے اپنی جدائی کا اعلان کر دیا، اپنے فراق کی آواز لگا دی، اپنے رہنے والوں کی مذمت سنا دی، اپنی ابتلاؤ سے ان کی آزمائش کا نقشہ پیش کیا اور اپنے سرور سے آخرت کے سرور کی دعوت دی۔
اس کی شام عافیت میں ہوتی ہے تو صبح مصیبت میں، تاکہ انسان میں رغبت بھی پیدا ہو اور خوف بھی۔ اسے آگاہ بھی کر دے اور ہوشیار بھی۔
کچھ لوگ ندامت کی صبح اس کی مذمت کرتے ہیں اور کچھ لوگ قیامت کے روز بھی اس کی تعریف کریں گے۔
جنھیں دنیا نے نصیحت کی تو انہوں نے اسے قبول کر لیا، اس نے حقائق بیان کیے تو ان کی تصدیق کر دی اور موعظہ کیا تو اس کے موعظہ

سے اثر لیا۔

**قول نمبر 53:**

## فرشتے کا اعلان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا يُنَادِي فِي كُلِّ يَوْمٍ لِدُوا لِلْمَوْتِ وَ اجْمَعُوا لِلْفَنَاءِ وَ ابْنُوا لِلْخَرَابِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدا کا ایک فرشتہ ہے جو روزاعلان کرتا ہے موت کے لیے پیدا کرو فنا کے لئے جمع کرو ویران ہونے کے لئے آباد کرو۔

**قول نمبر 54:**

## دو طرح کے انسان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

الدُّنْيَا دَارُ مَمَرٍّ لَا دَارُ مَقَرٍّ وَ النَّاسُ فِيهَا رَجُلَانِ: رَجُلٌ بَاعَ نَفْسَهُ فَأَوْبَقَهَا وَ رَجُلٌ ابْتَاعَ نَفْسَهُ فَأَعْتَقَهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دنیا ایک گزرگاہ ہے، منزل نہیں ہے۔ اس میں لوگ دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو بیچ ڈالا اور ہلاک کر دیا اور ایک وہ ہے جس نے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔

**قول نمبر 55:**

## دوستی اور تین مواقع

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا يَكُونُ الصَّدِيقُ صَدِيقًا حَتَّى يَحْفَظَ أَخَاهُ فِي ثَلَاثٍ: فِي نَكْبَتِهِ وَ غَيْبَتِهِ وَ وَفَاتِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"دوست اس وقت تک دوست نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے دوست کے تین موقعوں پر کام نہ آئے: مصیبت کے موقع پر، غیبت کے موقع پر اور موت کے بعد۔"

قول نمبر 56:

## چار اشیاء

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ اءعُطِیَ اءَرْبَعا لَمْ یُحرَمْ اءَرْبَعا :مَنْ اءعُطِیَ الدُّعَاءَ لَمْ یُحْرَمِ الْإِجَابَۃَ، وَ مَنْ اءِعْطِیَ التَّوْبَۃَ لَمْ یُحرَمِ الْقَبُولَ، وَ مَنْ اءعُطِیَ الاِسْتِغْفَارَ لَمْ یُحرَمِ الْمَغْفِرَۃَ، وَ مَنْ اءعُطِیَ الشُّکْرَ لَمْ یُحرَمِ الزِّیَادَۃَ.

وَ تَصْدِیقُ ذٰلِکَ فِی کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی ، قَالَ اللہ فِی الدُّعَاءِ :

(ادْعُونِی اءَسْتَجِبْ لَکُمْ) وَ قَالَ فِی الاِسْتِغْفَارِ (وَ مَنْ یَعْمَلْ سُوءا اءَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہُ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰ ہَ یَجِدِ اللّٰ ہَ غَفُورا رَحِیما) وَ قَالَ فِی الشُّکْرِ (لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاءَزِیدَنَّکُمْ) وَ قَالَ فِی التَّوْبَۃِ :(إِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰ ہِ لِلَّذِینَ یَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَہالَۃٍ ثُمَّ یَتُوبُونَ مِنْ قَرِیبٍ فَاُولٰئِکَ یَتُوبُ اللّٰ ہُ عَلَیْہِمْ وَ کٰانَ اللّٰ ہُ عَلِیما حَکِیما.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جسے چار چیزیں مل گئیں۔ وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا۔ دعا کے بعد حاجت روائی' توبہ کے بعد قبولیت' استغفار کے بعد مغفرت اور شکر کے بعد زیادہ نعمت سے محروم نہیں رہتا۔

جس شخص کو چار چیزیں عطا ہوئی ہیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا' جو دعا کرے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا جسے توبہ کی توفیق ہو وہ مقبولیت سے ناامید نہیں ہوتا جسے استغفار نصیب ہو وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوتا' اور جو شکر کرے وہ اضافہ سے محروم نہیں ہوتا۔

اور اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے چنانچہ دعا کے متعلق ارشاد الٰہی ہے! تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور استغفار کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی برا عمل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت کی دعا مانگے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا'' اور شکر کے بارے میں فرمایا ہے اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر (نعمت میں) اضافہ کروں گا۔ اور توبہ کے لیے فرمایا ہے۔ اللہ ان ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت کی بناء پر کوئی بری حرکت کر بیٹھیں پھر جلدی سے توبہ کر لیں تو خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

قول نمبر 57:

## بہترین اعمال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

الصَّلَاةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ وَ الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ، وَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْبَدَنِ الصِّيَامُ، وَ جِهَادُ الْمَرْاءَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نماز ہر متقی کے لئے وسیلہ تقرب ہے اور حج ہر کمزور کے لئے جہاد ہے۔ ہر شے کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ عورت کا جہاد شوہر کے ساتھ بہترین برتاؤ ہے۔

قول نمبر 58:

## رزق کا بڑھنا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ، مَنْ اءَيْقَنَ بِالْخَلَفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صدقے سے رزق بڑھاؤ۔ جسے عوض کے ملنے کا یقین ہو وہ عطیہ دینے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔

قول نمبر 59:

## زحمت و توفیق

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

تَنْزِلُ الْمَعُونَةُ عَلَى قَدْرِ الْمَؤُونَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

زحمتوں کے لحاظ سے توفیقات خدا نازل ہوتی ہیں۔

قول نمبر 60:

## میانہ روی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَا عَالَ امْرُؤٌ اقْتَصَدَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو میانہ روی سے کام لے گا وہ محتاج نہ ہوگا۔"

قول نمبر 61:

## آسودگی

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
قِلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارَيْنِ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
آل واولاد کی کمی بھی ایک طرح کی آسودگی ہے۔

قول نمبر 62:

## نصف عقل

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
وَ التَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میل جول پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے۔

قول نمبر 63:

## پریشانی و غم

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
وَالْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''پریشانی و غم خود بھی آدھا بڑھاپا ہے۔''

قول نمبر 64:

## صبر کی اہمیت

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
يَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ، وَ مَنْ ضَرَبَ عَلَى فَخِذِهِ عِنْدَ مُصِيبَتِهِ حَبِطَ أَجْرُهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صبر مصیبت کے مطابق ملتا ہے جس نے اپنی مصیبت کے وقت زانو پیٹا' اُس کا ثواب ضبط ہو گیا۔

قول نمبر 65:

## ریا کار عابد اور روزہ دار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلا الْجُوعُ وَ الظَّمَأُ، وَ كَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلا السَّهَرُ وَ الْعَنَاءُ، حَبَّذَا نَوْمُ الْاَكْيَاسِ وَ إِفْطَارُهُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کتنے روزہ دار ہیں جنہیں روزہ سے بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ نہیں حاصل ہوتا ہے اور کتنے عابد شب زندہ دار ہیں جنہیں اپنے قیام سے شب بیداری اور مشقت کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ہوشمند انسان کا سونا اور کھانا بھی قابل تعریف ہوتا ہے۔

قول نمبر 66:

## صدقہ، زکوۃ اور دعا کی اہمیت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

سُوسُوا إِيمَانَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَ حَصِّنُوا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَ ادْفَعُوا اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اپنے ایمان کی حفاظت صدقہ کے ذریعے کرو، اپنے اموال کی حفاظت زکوۃ سے کرو اور بلاؤں کے تلاطم کو دعاؤں سے ٹال دو۔"

قول نمبر 67:

## کمیل سے گفتگو

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِكُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ النَّخَعِيِّ:

قَالَ كُمَيْلُ بْنُ زِيَادٍ:

اَخَذَ بِيَدِي اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَاَخْرَجَنِي إِلَى الْجَبَّانِ فَلَمَّا اَصْحَرَ تَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ، ثُمَّ قَالَ:

يَا كُمَيْلَ بْنَ زِيَادٍ، إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ اَوْعِيَةٌ فَخَيْرُهَا اَوْعَاهَا، فَاحْفَظْ عَنِّي مَا اَقُولُ لَكَ:

النَّاسُ ثَلَاثَةٌ: فَعَالِمٌ رَبَّانِيٌّ وَ مُتَعَلِّمٌ عَلَى سَبِيلِ النَّجَاةِ، وَ هَمَجٌ رَعَاعٌ، اَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ يَمِيلُونَ مَعَ

كُلِّ رِيحٍ، لَمْ يَسْتَضِيئُوا بِنُورِ الْعِلْمِ وَ لَمْ يَلْجَؤُوا إِلَى رُكْنٍ وَثِيقٍ، يَا كُمَيْلُ، الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ، الْعِلْمُ يَحْرُسُكَ وَ أَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ وَ الْمَالُ تَنْقُصُهُ النَّفَقَةُ وَ الْعِلْمُ يَزْكُوا عَلَى الْإِنْفَاقِ وَ صَنِيعُ الْمَالِ يَزُولُ بِزَوَالِهِ.

**يَا كُمَيْلَ بْنَ زِيَادٍ، مَعْرِفَةُ الْعِلْمِ دِينٌ يُدَانُ بِهِ، بِهِ يَكْسِبُ الْإِنْسَانُ الطَّاعَةَ فِي حَيَاتِهِ وَ جَمِيلَ الْأُحْدُوثَةِ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَ الْعِلْمُ حَاكِمٌ وَ الْمَالُ مَحْكُومٌ عَلَيْهِ.**

يَا كُمَيْلُ بْنِ زِيَادٍ، هَلَكَ خُزَّانُ الْأَمْوَالِ وَ هُمْ أَحْيَاءٌ وَ الْعُلَمَاءُ بَاقُونَ مَا بَقِيَ الدَّهْرُ، أَعْيَانُهُمْ مَفْقُودَةٌ وَ أَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوبِ مَوْجُودَةٌ، هَا إِنَّ هَاهُنَا لَعِلْمًا جَمًّا (وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ) لَوْ أَصَبْتُ لَهُ حَمَلَةً!

بَلَى أُصِيبُ لَقِنًا غَيْرَ مَأْمُونٍ عَلَيْهِ مُسْتَعْمِلاً آلَةَ الدِّينِ لِلدُّنْيَا، وَ مُسْتَظْهِرًا بِنِعَمِ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَ بِحُجَجِهِ عَلَى أَوْلِيَائِهِ، أَوْ مُنْقَادًا لِحَمَلَةِ الْحَقِّ لَا بَصِيرَةَ لَهُ فِي أَحْنَائِهِ، يَنْقَدِحُ الشَّكُّ فِي قَلْبِهِ لِأَوَّلِ عَارِضٍ مِنْ شُبْهَةٍ، أَلَا لَا ذَا وَ لَا ذَاكَ، أَوْ مَنْهُومًا بِاللَّذَّةِ سَلِسَ الْقِيَادِ لِلشَّهْوَةِ، أَوْ مُغْرَمًا بِالْجَمْعِ وَ الِادِّخَارِ، لَيْسَا مِنْ رُعَاةِ الدِّينِ فِي شَيْءٍ أَقْرَبُ شَيْءٍ شَبَهًا بِهِمَا الْأَنْعَامُ السَّائِمَةُ، كَذَلِكَ يَمُوتُ الْعِلْمُ بِمَوْتِ حَامِلِيهِ.

اللَّهُمَّ بَلَى، لَا تَخْلُو الْأَرْضُ مِنْ قَائِمٍ لِلَّهِ بِحُجَّةٍ: إِمَّا ظَاهِرًا مَشْهُورًا، وَ إِمَّا خَائِفًا مَغْمُورًا، لِئَلَّا تَبْطُلَ حُجَجُ اللَّهِ وَ بَيِّنَاتُهُ.

وَ كَمْ ذَا وَ أَيْنَ؟ أُولَئِكَ وَ اللَّهِ الْأَقَلُّونَ عَدَدًا وَ الْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ قَدْرًا، يَحْفَظُ اللَّهُ بِهِمْ حُجَجَهُ، وَ بَيِّنَاتِهِ حَتَّى يُودِعُوهَا نُظَرَاءَهُمْ، وَ يَزْرَعُوهَا فِي قُلُوبِ أَشْبَاهِهِمْ، هَجَمَ بِهِمُ الْعِلْمُ عَلَى حَقِيقَةِ الْبَصِيرَةِ، وَ بَاشَرُوا رُوحَ الْيَقِينِ، وَ اسْتَلَانُوا مَا اسْتَوْعَرَهُ الْمُتْرَفُونَ، وَ أَنِسُوا بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْجَاهِلُونَ، وَ صَحِبُوا الدُّنْيَا بِأَبْدَانٍ أَرْوَاحُهَا مُعَلَّقَةٌ بِالْمَحَلِّ الْأَعْلَى، أُولَئِكَ خُلَفَاءُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ، وَ الدُّعَاةُ إِلَى دِينِهِ، آهِ آهِ شَوْقًا إِلَى رُؤْيَتِهِمْ، انْصَرِفْ يَا كُمَيْلُ إِذَا شِئْتَ.

کمیل بن زیاد کہتے ہیں کہ امیر المومنین نے میرا ہاتھ پکڑا اور میدان میں لے گئے۔ جب صحرا میں پہنچے تو ایک لمبی سانس لی اور فرمایا:

کمیل! یہ دل برتن ہیں‘ ان میں سے اچھا وہ ہے جو زیادہ محفوظ رکھتا ہے‘ تم سے جو میں کہوں اُسے یاد رکھو۔
لوگ تین قسم کے ہیں۔ عالم ربانی‘ نجات وعلم دین کے راستے کا طالب علم‘ اور یہ کمزور و فضول اشخاص‘ جو ہر چیخنے والے کے پیچھے اور ہر ہوا کے ساتھ ہیں۔ ان لوگوں نے عقل کے نور سے روشنی نہ لی کسی مضبوط رکن سے پناہ نہ لی۔

کمیل! علم مال سے بہتر ہے کہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کو بچاتے پھرتے ہو' اور مال خرچ ہونے سے کم ہو جاتا ہے علم استعمال کرنے سے نشوونما پاتا ہے' مالی مصنوعات مال کے ختم ہوتے ہی ختم ہو جاتی ہیں۔

اے کمیل! معرفت علم ایک مذہب ہے جس کے لوگ پرستار ہیں۔ اس کے سہارے انسان زندگی میں عبادت (کا فائدہ) حاصل کرتا ہے اور مرنے کے بعد اچھا (نتیجہ) مگر ذکر' علم حاکم ہے اور مال محکوم (ثنا کا غلام)۔

کمیل! مال کے جمع کرنے والے اپنی زندگی میں ہلاک ہو گئے' اور علماء زمانہ جب تک باقی ہے باقی رہیں گے' ان کے اجسام اٹھ گئے مگر دلوں میں تصویریں ہیں۔ یاد رکھو! (یہاں اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ بے انتہا علم ہے۔ کاش اس کے اٹھانے والے مل جاتے۔ ہاں کچھ حاصل کرنے کے شوقین ہیں مگر ان کے لیے اطمینان نہیں' کیونکہ یہ لوگ دین کو (تحصیل) دنیا کا آلہ بنانے والے ہیں' وہ خدا کی نعمتوں کا (شکر ادا کرنے کی بجائے) بندوں پر جتانے والے ہیں اور اس کی حجتوں (عقل و علم) سے اولیاء اللہ (پر برتری چاہنے والے ہیں) یا پھر ایسے ہیں جو حق کے پرستار تو ہیں مگر ان کے گوشہ ہائے دماغ میں بصیرت نہیں۔ پہلا شبہ جوان کے دل میں پیدا ہو گیا ہے وہ شک کی چنگاریاں چمکا دیتا ہے' لیکن دونوں میں کوئی اس علم کے قابل نہیں۔ ان کے علاوہ وہ لوگ ہیں جو لذتوں کے از حد شوقین و خواہشات کے بہت جلد مطیع ہونے والے' یا جمع کرنے اور ذخیرہ اندوزی پر فریفتہ ہیں۔ یہ دونوں یعنی عیاش اور زر اندوز بھی دین کے محافظ اور کسی کام کے نہیں ہیں۔ ان سے ملتے جلتے تو چرنے والے جانور ہیں اور بس اسی وجہ سے عالم کو صحیح وارث نہ ملنا علما کے ساتھ علم بھی مر جاتا ہے۔'

لیکن زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ یا وہ ظاہر و معلوم ہوگا یا خوف خدا سے پردہ غیب میں ہوگا اور یہ اس لیے ہے کہ کہیں حجت الٰہی سے زمین خالی نہ ہو جائے۔ یہ لوگ کتنے ہیں اور کہاں ہیں؟ یہ لوگ بخدا! عدد میں کم اور خدا کے یہاں عزت میں زیادہ ہیں' جن سے خدا اپنی حجتوں اور آیتوں احکام اسلام و سیرت پیغمبر کی حفاظت کراتا ہے (یہ حفاظت اس وقت تک ہوتی ہے کہ جب تک کہ وہ امام اپنے جیسے معصوم کو وہ امانت سپرد نہیں کر دیتا (اس کا منصب پورا نہیں ہوتا) وہ ان حقائق کو اپنے جیسے منصب دار معصوم کے دل میں بو دیتے ہیں ان پر بصیرت و علم حقیقی ایک ساتھ نازل ہوتا ہے' یہ لوگ سکون یقین سے جا ملتے ہیں اور عشرت پسند انسانوں کی سختیاں نرم کر لیتے ہیں جس سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے۔ یہ اس سے مانوس ہوتے ہیں دنیا میں یہ ایسے جسموں کے ساتھ رہتے ہیں جن کی روحیں منزل بلند۔ (حضور خداوندی) میں رہتی ہیں۔ یہ زمین پر نائبین خدا ہیں اور اس کے دین کے داعی۔ ہائے ان سب کو دیکھنے کا شوق ہے۔ اچھا کمیل جب دل چاہے تو چلے جاؤ۔

قول نمبر 68:

## زبان اور انسان

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

اَلْمَرْءُ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِہٖ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا رہتا ہے۔

قول نمبر 69:

## ہلاک ہونے والا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
هَلَكَ امْرُؤٌ لَمْ يَعْرِفْ قَدْرَهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"وہ آدمی ہلاک ہو گیا جس نے اپنی قدر نہ پہچانی۔"

قول نمبر 70:

## دوسروں کو نصیحت خود میاں فصیحت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِرَجُلٍ سَأَلَهُ أَنْ يَعِظَهُ:
لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَرْجُو الْآخِرَةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ، وَ يُرَجِّي التَّوْبَةَ بِطُولِ الْأَمَلِ، يَقُولُ فِي الدُّنْيَا بِقَوْلِ الزَّاهِدِينَ وَ يَعْمَلُ فِيهَا بِعَمَلِ الرَّاغِبِينَ، إِنْ أُعْطِيَ مِنْهَا لَمْ يَشْبَعْ وَ إِنْ مُنِعَ مِنْهَا لَمْ يَقْنَعْ، يَعْجِزُ عَنْ شُكْرِ مَا أُوتِيَ وَ يَبْتَغِي الزِّيَادَةَ فِيمَا بَقِيَ، يَنْهَى وَ لَا يَنْتَهِي، وَ يَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي، يُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَ لَا يَعْمَلُ عَمَلَهُمْ، وَ يُبْغِضُ الْمُذْنِبِينَ وَ هُوَ أَحَدُهُمْ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ لِكَثْرَةِ ذُنُوبِهِ، وَ يُقِيمُ عَلَى مَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ لَهُ، إِنْ سَقِمَ ظَلَّ نَادِماً وَ إِنْ صَحَّ أَمِنَ لَاهِياً، يُعْجَبُ بِنَفْسِهِ إِذَا عُوفِيَ وَ يَقْنَطُ إِذَا ابْتُلِيَ، إِنْ أَصَابَهُ بَلَاءٌ دَعَا مُضْطَرّاً، وَ إِنْ نَالَهُ رَخَاءٌ أَعْرَضَ مُغْتَرّاً، تَغْلِبُهُ نَفْسُهُ عَلَى مَا يَظُنُّ وَ لَا يَغْلِبُهَا عَلَى مَا يَسْتَيْقِنُ، يَخَافُ عَلَى غَيْرِهِ بِأَدْنَى مِنْ ذَنْبِهِ، وَ يَرْجُو لِنَفْسِهِ بِأَكْثَرَ مِنْ عَمَلِهِ، إِنِ اسْتَغْنَى بَطِرَ وَ فُتِنَ، وَ إِنِ افْتَقَرَ قَنَطَ وَ وَهَنَ، يُقَصِّرُ إِذَا عَمِلَ، وَ يُبَالِغُ إِذَا سَأَلَ، إِنْ عَرَضَتْ لَهُ شَهْوَةٌ أَسْلَفَ الْمَعْصِيَةَ، وَ سَوَّفَ التَّوْبَةَ، وَ إِنْ عَرَتْهُ مِحْنَةٌ انْفَرَجَ عَنْ شَرَائِطِ الْمِلَّةِ، يَصِفُ الْعِبْرَةَ وَ لَا يَعْتَبِرُ، وَ يُبَالِغُ فِي الْمَوْعِظَةِ وَ لَا يَتَّعِظُ، فَهُوَ بِالْقَوْلِ مُدِلٌّ، وَ مِنَ الْعَمَلِ مُقِلٌّ، يُنَافِسُ فِيمَا يَفْنَى، وَ يُسَامِحُ فِيمَا يَبْقَى، يَرَى الْغُنْمَ مَغْرَماً وَ الْغُرْمَ مَغْنَماً، يَخْشَى الْمَوْتَ وَ لَا يُبَادِرُ الْفَوْتَ، يَسْتَعْظِمُ مِنْ مَعْصِيَةِ غَيْرِهِ مَا يَسْتَقِلُّ أَكْثَرَ مِنْهُ مِنْ نَفْسِهِ، وَ يَسْتَكْثِرُ مِنْ طَاعَتِهِ مَا يَحْقِرُهُ مِنْ طَاعَةِ غَيْرِهِ، فَهُوَ عَلَى النَّاسِ طَاعِنٌ، وَ لِنَفْسِهِ مُدَاهِنٌ، اللَّغْوُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ أَحَبُّ

اِلَيْهِ مِنَ الذِّكْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ، يَحْكُمُ عَلَى غَيْرِهِ لِنَفْسِهِ، وَ لَا يَحْكُمُ عَلَيْهَا لِغَيْرِهِ، يُرْشِدُ غَيْرَهُ وَ يُغْوِي نَفْسَهُ، فَهُوَ يُطَاعُ وَ يَعْصِي، وَ يَسْتَوْفِي وَ لَا يُوفِي، وَ يَخْشَى الْخَلْقَ فِي غَيْرِ رَبِّهِ، وَ لَا يَخْشَى رَبَّهُ فِي خَلْقِهِ.

وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا الْكِتَابِ إِلَّا هٰذَا الْكَلَامُ لَكَفَى بِهِ مَوْعِظَةً نَاجِعَةً وَ حِكْمَةً بَالِغَةً وَ بَصِيرَةً لِمُبْصِرٍ وَ عِبْرَةً لِنَاظِرٍ مُفَكِّرٍ.

ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ مجھے نصیحت کیجئے تو آپ نے فرمایا:

''ان میں سے نہ ہونا جو بغیر عمل آخرت کی تمنا کرتے ہیں' اور طول امل کے ساتھ توبہ کو ملتوی کرتا رہتا ہے دنیا کے لیے زاہدوں کی سی باتیں کرتا ہے اور دنیا پرستوں کے جیسے عمل' اگر دنیا سے کچھ ملتا ہے تو پیٹ نہیں بھرتا' اور اگر محروم کر دیا جاتا ہے تو صبر نہیں کرتا جو ملا اس کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہے جو نعمت باقی ہے اس میں زیادتی چاہتا ہے۔ اسے روکا جاتا ہے مگر وہ ہوس رانی سے نہیں رکتا۔ ایسی چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ جنہیں بجا نہیں لاتا۔ گناہگاروں سے دشمنی رکھتا ہے۔ مگر خود بھی ان میں کا ایک ہے۔ گناہوں کی زیادتی کی بنا پر موت کو پسند نہیں کرتا اور ایسے عمل پر قائم ہے جن سے موت ناپسند ہوتی ہے۔ اگر بیمار ہو جاتا تو شرمندہ ہوتا اور پچھتاتا ہے اور جب تندرست ہوتا ہے تو مطمئن ہو کر بے فکر بھی بن جاتا ہے تندرستی میں اپنے اوپر ناز کرتا' اور آزمائش میں مایوس ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی امتحان آپڑتا ہے تو پکار اٹھتا ہے' اور اگر آرام نصیب ہو جائے تو دیوانہ بن جاتا ہے۔ خیالات میں اس کا نفس اس پر مسلط ہے۔ لیکن یقین میں غالب نہیں۔ دوسرے معمولی گناہ پر ڈراتا ہے لیکن اپنے لیے اپنے عمل سے زیادہ اجر کی امید رکھتا ہے۔ اگر فراغت واطمینان نصیب ہوتا ہے تو مغرور و دیوانہ ہو جاتا ہے اور اگر محتاج ہوتا ہے تو خدا سے مایوس اور سست (عقیدہ) ہو جاتا ہے عمل کرتا ہے تو کوتاہی کے ساتھ مگر جب سوال کرتا ہے تو بڑے زور میں' اگر ہوس پیدا ہوتی ہے تو اقدام گناہ میں جلدی اور توبہ میں تاخیر کرتا ہے اور اگر کوئی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے تو دین کی پابندیوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ عبرتوں کی تفصیل بیان کرتا ہے مگر خود سبق نہیں لیتا۔ وعظ گوئی میں بڑا مبالغہ کرتا ہے مگر خود نصیحت قبول نہیں کرتا تو گویا وہ قول پر ناز کرتا ہے لیکن عمل میں کچھ نہیں۔ فنا ہونے والی چیزوں میں مقابلہ کرتا ہے اور باقی رہنے والی چیزوں میں سستی کرتا ہے وہ نفع اخروی کو نقصان اور نقصان آخرت کو نفع سمجھتا ہے موت سے ڈرتا ہے مگر فنا کی طرف نہیں بڑھتا' غیروں کے ان گناہوں کو بہت سمجھتا ہے جو اس کے اکثر گناہوں کے مقابلے میں کم ہیں اور اپنی ان عبادات کو زیادہ سمجھتا ہے۔ جبکہ دوسروں کے مقابلے میں حقیر ہے اسی طرح اکثر یہ دوسروں پر طنز کرتا ہے اور اپنے سلسلے میں سہل انگار' دولت مندوں کے ساتھ فضولیات' فقیروں کے ساتھ بیٹھ کر یاد خدا کرنے سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ اپنے فائدے کے لیے دوسروں کو نقصان کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ مگر دوسروں کے لیے اپنے نقصان کا فیصلہ نہیں کرتا چاہے صحیح ہی کیوں نہ ہو دوسروں کی رہنمائی کرتا ہے خود گمراہ ہوتا ہے۔ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور وہ خود معصیت کرتا ہے۔ اپنا حق پورا لیتا ہے مگر دوسروں کا حق ادا نہیں کرتا۔ راہ خدا کے علاوہ انسانوں سے ڈرتا ہے (قربۃ الی اللہ نہیں) اور اس کی مخلوق کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا۔''

اگر کتاب میں اس کلام کے علاوہ اور کچھ نہ ہوتا تو مفید وعظ' حکمت بالغہ اور مبصر کی بصیرت' اور مفکر ناظرین کی عبرت کے لیے کافی تھا۔

قول نمبر 71:

## بوقت مصیبت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لِكُلِّ امْرِءٍ عَاقِبَةٌ حُلْوَةٌ اءَوْ مُرَّةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
مصیبت کے اندازہ پر اللہ کی طرف صبر کی ہمت حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اس کا عمل اکارت جاتا ہے۔

قول نمبر 72:

## انجام کار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لِكُلِّ مُقْبِلٍ إِدْبَارٌ وَ مَا اءَدْبَرَ كَاءَنْ لَمْ يَكُنْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ہر آنے والا پلٹنے والا ہے اور ہر پلٹنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے تھا ہی نہیں۔

قول نمبر 73:

## صبر اور ظفر و کامیابی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَا يَعْدَمُ الصَّبُورُ الظَّفَرَ وَ إِنْ طَالَ بِهِ الزَّمَانُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
صبر کرنے والا ظفر و کامرانی سے محروم نہیں ہوتا' چاہے اس میں طویل زمانہ لگ جائے۔

قول نمبر 74:

## آزمانا بہتر ہے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اخْبُرْ تَقْلِه

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

آزمالو (کیونکہ آزمانے کے بغیر) نفرت پیدا ہو جائے گی۔

قول نمبر 75:

## توبہ اور مغفرت کا دروازہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَفْتَحَ عَلَى عَبْدٍ بَابَ الشُّكْرِ وَ يُغْلِقَ عَنْهُ بَابَ الزِّيَادَةِ وَ لَا لِيَفْتَحَ عَلَى عَبْدٍ بَابَ الدُّعَاءِ وَ يُغْلِقَ عَنْهُ بَابَ الْإِجَابَةِ وَ لَا لِيَفْتَحَ عَلَى عَبْدٍ بَابَ التَّوْبَةِ وَ يُغْلِقَ عَنْهُ بَابَ الْمَغْفِرَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا یہ کام نہیں کہ کسی کے لیے شکر کا دروازہ کھول (توفیق) دے اور نعمت میں زیادتی کا دروازہ بند کر دے، نہ یہ کہ کسی پر توبہ کا دروازہ کھول کر مغفرت کا دروازہ بند کر دے۔

قول نمبر 76:

## اہل کرم کی جڑیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَوْلَى النَّاسِ بِالْكَرَمِ مَنْ عُرِقَتْ فِيهِ الْكِرَامُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کرم کے زیادہ حقدار وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی جڑیں ان اہل کرم میں ہوتی ہیں جن کا کرم جانا پہچانا ہوتا ہے۔

قول نمبر 77:

## عدل و سخاوت میں افضل کون؟

وَ سُئِلَ منه:

اَيُّهُمَا اَفْضَلُ: اَلْعَدْلُ، اَوِ الْجُودُ؟

فَقَالَ:

اَلْعَدْلُ يَضَعُ الْاُمُوْرَ مَوَاضِعَهَا، وَ الْجُودُ يُخْرِجُهَا عَنْ جِهَتِهَا، وَالْعَدْلُ سَائِسٌ عَامٌّ، وَالْجُودُ عَارِضٌ خَاصٌّ، فَالْعَدْلُ اَشْرَفُهُمَا وَ اَفْضَلُهُمَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

''عدل و سخاوت میں افضل کون سا عمل ہے۔؟''

آپ نے فرمایا:

عدل ہر چیز کو اس کی منزل پر رکھتا ہے اور سخاوت اسے باہر نکال دیتی ہے۔ عدل سب کے کام آتا ہے اور سخاوت فقط اس کے کام آتی ہے جس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ پس عدل ہی افضل و اشرف ہوا۔

قول نمبر 78:

## ناواقفیت کی وجہ سے دشمنی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

النَّاسُ اءَعْدَاءُ مَا جَھِلُوا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگ جس سے ناواقف ہیں اس کے دشمن ہیں۔

قول نمبر 79:

## زہد کا خزانہ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

الزُّھْدُ کُلُّہُ بَیْنَ کَلِمَتَیْنِ مِنَ الْقُرْآنِ: قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ (لِکَیْلا تَأْسَوْا عَلٰی ما فاتکُمْ وَ لا تَفْرَحُوا بما آتاکُمْ)

وَ مَنْ لَمْ یَأْسَ عَلَی الْمَاضِی وَ لَمْ یَفْرَحْ بِالْآتِی فَقَدْ اءَخَذَ الزُّھْدَ بِطَرَفَیْہِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمام زہد قرآن مجید کے ان دو فقروں کے اندر سمٹا ہوا ہے:

''لِکَیْلا تَأْسَوْا عَلٰی ما فاتکُمْ وَ لا تَفْرَحُوا بِما آتاکُمْ''

''جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس کا افسوس نہ کرو اور جو مل جائے اس پر مغرور نہ ہو جاؤ۔''

لہٰذا جو شخص ماضی پر افسوس نہ کرے اور آنے والے سے مغرور نہ ہو جائے اس نے سارا زہد سمیٹ لیا۔

قول نمبر 80:

## آزمائش کا میدان

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَلْوِلَايَاتُ مَضَامِيرُ الرِّجَالِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حکومت لوگوں کے لیے آزمائش کا میدان ہے۔

قول نمبر 81:

## نیند اور ارادوں کی کمزوری

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا اَنْقَضَ النَّوْمَ لِعَزَائِمِ الْيَوْمِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نیند کس قدر دن کے ارادوں کو توڑتی ہے۔

قول نمبر 82:

## بہترین شہر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَيْسَ بَلَدٌ بِاَحَقَّ بِكَ مِنْ بَلَدٍ، خَيْرُ الْبِلَادِ مَا حَمَلَكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کوئی شہر تمہارے لئے دوسرے شہر سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔ بلکہ بہترین شہر وہ ہے جو تمہارا بوجھ اٹھائے رہے۔

قول نمبر 83:

## مالک بن الاشتر کی تعریف میں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَقَدْ جَاءَهُ نَعْيُ الْاَشْتَرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: مَالِكٌ وَ مَا مَالِكٌ؟ وَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ جَبَلًا لَكَانَ فِنْدًا، وَ لَوْ كَانَ حَجَرًا لَكَانَ صَلْدًا، لَا يَرْتَقِيهِ الْحَافِرُ وَ لَا يُوفِي عَلَيْهِ الطَّائِرُ.

وَالْفِنْدُ الْمُنْفَرِدُ مِنَ الْجِبَالِ.

جب مالک بن اشتر کے شہید ہونے کی خبر آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا کوئی مالک کو پہچان سکتا ہے؟ اللہ کی قسم اگر وہ پہاڑ ہوتا تو سب سے اونچا ہوتا اور اگر پتھر ہوتا تو سب سے زیادہ سخت ہوتا۔ اس کی (عظمت کی) بلندیوں کو نہ کوئی سم روند سکتا ہے اور نہ کوئی پرندہ پرواز کر سکتا ہے۔

قول نمبر 84:

## قلیل و کثیر عمل

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
قَلِيلٌ مَدُومٌ عَلَيْهِ، خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ مَمْلُولٍ مِنْهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
وہ تھوڑا سا عمل جس میں ہمیشگی ہو اس زیادہ سے بہتر ہے جو دل تنگی کا باعث ہو۔

قول نمبر 85:

## اچھی خصلت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
إِذَا كَانَ فِي رَجُلٍ خَلَّةٌ رَائِقَةٌ فَانْتَظِرُوا أَخَوَاتِهَا.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اگر کسی انسان میں کوئی اچھی خصلت پائی جاتی ہے تو اس سے دوسری خصلتوں کی بھی توقع کی جا سکتی ہے۔

قول نمبر 86:

## صرف کا بہترین رستہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِغَالِبِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَبِي الْفَرَزْدَقِ فِي كَلَامٍ دَارَ بَيْنَهُمَا:
مَا فَعَلَتْ إِبِلُكَ الْكَثِيرَةُ؟
قَالَ:
دَغْدَغَتْهَا الْحُقُوقُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
فَقَالَ:
ذَلِكَ أَحْمَدُ سُبُلِهَا.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غالب بن صعصعہ سے گفتگو کے دوران فرمایا:
تمہارے بے شمار اونٹوں کا کیا بنا؟
انہوں نے کہا:
''حقوق کی ادائیگی میں صرف ہو گئے۔''

آپ نے فرمایا:

یہ (صرف ہونے کا) بہترین اور قابل تعریف راستہ ہے۔

قول نمبر 87:

## علم فقہ اور تجارت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنِ اتَّجَرَ بِغَیْرِ فِقْهٍ فَقَدِ ارْتَطَمَ فِی الرِّبَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو بغیر علم فقہ تجارت کرے گا وہ سود میں ڈوب جائے گا کہ ربا کا معاملہ بہت باریک ہے۔

قول نمبر 88:

## چھوٹے مصائب کو بڑا سمجھنا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنْ عَظَّمَ صِغَارَ الْمَصَائِبِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِكِبَارِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو چھوٹے مصائب کو بھی بڑا خیال کرے گا اسے خدا بڑے مصائب میں بھی مبتلا کر دے گا۔

قول نمبر 89:

## عزت و شہوت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنْ كَرُمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ، هَانَتْ عَلَيْهِ شَهَوَاتُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جسے اپنی عزت عزیز ہو گی اس کی نظر میں شہوتیں ہیچ ہوں گی۔"

قول نمبر 90:

## فضول مذاق

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَا مَزَحَ رَجُلٌ مَزْحَةً، إِلاَّ مَجَّ مِنْ عَقْلِهِ مَجَّةً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص ایک مرتبہ بھی فضول مذاق کرتا ہے وہ اپنی عقل کا ایک حصہ ختم کر دیتا ہے۔

قول نمبر 91:

## کنارہ کشی اور رغبت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

زُهْدُكَ فِي رَاغِبٍ فِيكَ نُقْصَانُ حَظٍّ، وَرَغْبَتُكَ فِي زَاهِدٍ فِيكَ ذُلُّ نَفْسٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو تمہاری طرف رغبت کرے اس سے کنارہ کشی خسارہ ہے اور جو تم سے کنارہ کش ہو جائے اس کی طرف رغبت ذلت نفس ہے۔

قول نمبر 92:

## حضرت زبیر بن العوام

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا زَالَ الزُّبَيْرُ رَجُلاً مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

زبیر ہمیشہ ہم اہل بیت کا آدمی رہا۔

قول نمبر 93:

## ابن آدم کی حقیقت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا لاِبْنِ آدَمَ وَالْفَخْرِ: أَوَّلُهُ نُطْفَةٌ وَآخِرُهُ جِيفَةٌ، لاَ يَرْزُقُ نَفْسَهُ، وَلاَ يَدْفَعُ حَتْفَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

آخر فرزند آدم کا فخر و مباہات سے کیا تعلق ہے جب کہ اس کی ابتدا نطفہ ہے اور انتہا مردار۔ وہ نہ اپنی روزی کا اختیار رکھتا ہے اور نہ اپنی موت کو ٹال سکتا ہے۔

قول نمبر 94:

## حقیقی مفلس وغنی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْغِنَى وَ الْفَقْرُ بَعْدَ الْعَرْضِ عَلَى اللّٰهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مالداری اور غربت کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے بعد ہوگا۔

قول نمبر 95:

## سب سے بڑا شاعر

سُئِلَ مَنْ اَشْعَرُ الشُّعَرَاءِ،

فَقَالَ:

إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يَجْرُوا فِي حَلْبَةٍ تُعْرَفُ الْغَايَةُ عِنْدَ قَصَبَتِهَا، فَإِنْ كَانَ وَ لَا بُدَّ فَالْمَلِكُ الضِّلِّيلُ يُرِيدُ امْرَاَ الْقَيْسِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا شاعر کون تھا۔ آپ نے فرمایا: ”سب شعراء نے ایک ہی طرح کی شاعری نہیں کی کہ اعلیٰ شاعری سے بڑے اور اعلیٰ شاعر کو پہچان لیا جائے، لیکن اگر فیصلہ کرنا ہی ہے تو سب سے بڑا شاعر گمراہ بادشاہ (امر القیس) ہے۔“

قول نمبر 96:

## نفس کی قیمت جنت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلَا حُرٌّ يَدَعُ هٰذِهِ اللُّمَاظَةَ لِاَهْلِهَا؟ إِنَّهُ لَيْسَ لِاَنْفُسِكُمْ ثَمَنٌ إِلَّا الْجَنَّةَ، فَلَا تَبِيعُوهَا إِلَّا بِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”کیا کوئی جوانمرد ایسا ہے جو اس چبائے ہوئے نوالے دنیا کو اس کے مالک (کافر و منافق) کے لیے چھوڑ دے؟ یاد رہے کہ اپنا نفس جنت ہی کی قیمت پر بیچنا۔“

قول نمبر 97:

## دو سیر نہ ہونے والے

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ؛ طَالِبُ عِلْمٍ وَ طَالِبُ دُنْيَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دو بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہو سکتے۔ ایک طالب علم اور ایک طالب دنیا۔

قول نمبر 98:

## نقصان پہنچانے والا سچ فائدہ مند جھوٹ پر مقدم

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

علامَةُ الْإِيمَانِ اءَنْ تُؤْثِرَ الصِّدْقَ حَيْثُ يَضُرُّكَ، عَلَى الْكَذِبِ حَيْثُ يَنْفَعُكَ، وَ اءَلا يَكُونَ فِي حَدِيثِكَ فَضْلٌ عَنْ عَمَلِكَ وَ اءَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي حَدِيثِ غَيْرِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایمان کی یہ علامت ہے کہ اگر سچ نقصان بھی پہنچائے تو اسے فائدہ پہنچانے والے جھوٹ پر مقدم رکھا جائے۔ تمہاری باتیں کبھی بھی تمہارے عمل سے زیادہ نہ ہوں اور دوسروں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اللہ سے ڈرتے رہو۔

قول نمبر 99:

## تقدیر اور چارہ سازی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

يَغْلِبُ الْمِقْدَارُ عَلَى التَّقْدِيرِ، حَتَّى تَكُونَ الْآفَةُ فِي التَّدْبِيرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تقدیر ٹھیرائے ہوئے اندازے پر غالب آ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ چارہ سازی ہی تباہی و آفت بن جاتی ہے۔

قول نمبر 100:

## دو جڑواں

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَلْحِلْمُ وَ الْاَءَنَاةُ تَوْاءَمَانِ، يُنْتِجُهُمَا عُلُوُّ الْهِمَّةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بردباری اور صبر دونوں جڑواں ہیں اور ان کی پیداوار کا سرچشمہ بلند ہمتی ہے۔

قول نمبر101:

## کمزور آدمی کی آخری کوشش

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْغِيبَةُ جُهْدُ الْعَاجِزِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کمزور ترین آدمی کی (بڑے آدمی کے مقابل) آخری کوشش غیبت کرنا ہوتی ہے۔

قول نمبر102:

## شہرت سن کر فریفتہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

رُبَّ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بہت سے لوگ آدمی کی شہرت سن کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔

قول نمبر103:

## دنیا کس کے لیے پیدا ہوئی ہے؟

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلدُّنْيَا خُلِقَتْ لِغَيْرِهَا، وَ لَمْ تُخْلَقْ لِنَفْسِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دنیا دوسروں کے لئے پیدا ہوئی ہے اور اپنے لئے نہیں پیدا کی گئی ہے۔

قول نمبر 104:

## بنوامیہ میں اختلاف

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ لِبَنِي أُمَيَّةَ مِرْوَداً يَجْرُونَ فِيهِ وَلَوْ قَدِ اخْتَلَفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ ثُمَّ كَادَتْهُمُ الضِّبَاعُ لَغَلَبَتْهُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بنوامیہ ایک مخصوص میدان میں بھاگ رہے ہیں اور ان کے مخصوص مطالب ہیں۔ اگر ان کے درمیان کبھی اختلاف ہو گیا تو پھر اگر ان پر کسی بجو نے بھی حملہ کیا تو وہ کامیاب ہوگا۔

قول نمبر 105:

## تعریف انصار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

فِي مَدْحِ الْأَنْصَارِ: هُمْ وَاللَّهِ رَبَّوُا الْإِسْلَامَ كَمَا يُرَبَّى الْفِلْوُ مَعَ غَنَائِهِمْ بِأَيْدِيهِمُ السِّبَاطِ، وَأَلْسِنَتِهِمُ السِّلَاطِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انصار کی تعریف میں فرمایا:

خدا کی قسم انہیں لوگوں نے اسلام کو اپنی لاپرواہی اور استغنا کے باوجود اس طرح پالا جیسے سال بھر کا گھوڑے کا وہ بچہ جس کا دودھ چھوٹ گیا ہو پالا جاتا ہے۔ انہوں نے اسلام کی اپنے ہاتھوں اور زبانوں سے مدد کی۔

قول نمبر 106:

## آنکھ عقب کا تسمہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ.

وَهٰذِهِ مِنَ الْاسْتِعَارَاتِ الْعَجِيبَةِ، كَأَنَّهُ شَبَّهَ السَّهَ بِالْوِعَاءِ، وَالْعَيْنَ بِالْوِكَاءِ، فَإِذَا أُطْلِقَ الْوِكَاءُ لَمْ يَنْضَبِطِ الْوِعَاءُ وَهٰذَا الْقَوْلُ فِي الْأَشْهَرِ الْأَظْهَرِ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ ص.

وَقَدْ رَوَاهُ قَوْمٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ؛ وَذَكَرَ ذٰلِكَ الْمُبَرِّدُ فِي كِتَابِ (الْمُقْتَضَبِ) فِي بَابِ اللَّفْظِ بِالْحُرُوفِ وَقَدْ تَكَلَّمْنَا عَلَى هٰذِهِ الْاسْتِعَارَةِ فِي كِتَابِنَا الْمَوْسُومِ بِمَجَازَاتِ الْآثَارِ النَّبَوِيَّةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''آنکھ عقب کا تسمہ ہے۔''

یہ ایک عجیب وغریب استعارہ ہے جس میں انسان کے عقب کے ظرف کو تشبیہ دی گئی ہے اور اس کی آنکھ کو تسمہ سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جب تسمہ کھول دیا جاتا ہے تو برتن کا سامان محفوظ نہیں رہتا۔ عام طور سے شہرت یہ ہے کہ یہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے لیکن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا گیا ہے اور اس کا ذکر مبرد نے اپنی کتاب المصنف میں باب اللفظ بالحروف میں کیا ہے اور ہم نے بھی اپنی کتاب المجازات النبویہ میں اس سے مفصل بحث کی ہے۔

قول نمبر 107:

## ایک عادل حاکم

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

وَ وَلِيَهُمْ وَالٍ فَأَقَامَ وَ اسْتَقَامَ، حَتَّى ضَرَبَ الدِّينُ بِجِرَانِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگوں کے امور کا ایک حاکم بنا جو خود بھی راہ مستقیم پر رہا اور لوگوں کو بھی اسی راہ پر قائم کیا، حتیٰ کہ دین نے اپنا سینہ ٹیک دیا۔

قول نمبر 108:

## آنے والے دن

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ، يَعَضُّ الْمُوسِرُ فِيهِ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ، وَ لَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ؛ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: (وَ لا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ) يَنْهَدُ فِيهِ الْأَشْرَارُ، وَ يُسْتَذَلُّ الْأَخْيَارُ، وَ يُبَايِعُ الْمُضْطَرُّونَ، وَ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ص عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّينَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگوں پر کاٹ کھانے والے (سخت) دن آنے والے ہیں۔ دولت مند اپنے قبضہ کی دولت کو دانتوں سے پکڑیں گے (بخل کریں گے) حالانکہ انہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا' بلکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے:

وَ لا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ

''اللہ کے فضل کو آپس میں نہ بھولو۔''

(سورۃ نمبر 2، آیت نمبر 237)

اس زمانے میں اوباش سر بلند اور نیک لوگ ذلیل ہوں گے' اور مجبور خرید و فروخت کریں گے (یعنی دوکاندار انہیں ضرورت مند جان

کر جو چاہیں گے لیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبوروں سے تجارت کرنے کو منع فرمایا ہے، کیونکہ اس طرح ظلم ہوتا ہے۔

قول نمبر 109:

## دو ہلاک ہونے والے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَ بَاهِتٌ مُفْتَرٍ. (قال الرضی: و هذا مثل قوله ع: هَلَكَ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ غَالٍ، وَ مُبْغِضٌ قَالٍ).

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حد سے آگے بڑھ جانے والا دوست اور غلط بیانی اور افترا پردازی کرنے والا دشمن۔

قول نمبر 110:

## توحید و عدل کی تعریف

وَ سُئِلَ عَنِ التَّوْحِيدِ وَ الْعَدْلِ
فَقَالَ:
التَّوْحِيدُ اءَلَا تَتَوَهَّمَهُ، وَ الْعَدْلُ اءَنْ لَا تَتَّهِمَهُ
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے توحید اور عدل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:
توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہم نہ کیا جائے اور عدل یہ ہے کہ تہمت نہ لگائی جائے۔"

قول نمبر 111:

## دانائی اور جہل کی باتیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَا خَيْرَ فِي الصَّمْتِ عَنِ الْحُكْمِ، كَمَا اءَنَّهُ لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ بِالْجَهْلِ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"دانائی کی بات سے خاموش رہنے میں کوئی بھلائی نہیں جیسا کہ جہل کی بات میں کوئی خیر نہیں۔"

قول نمبر 112:

## دعائے استسقاء

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

فِي دُعَاءِ اسْتَسْقَى بِهِ:

اللّٰهُمَّ اسْقِنَا ذُلُلَ السَّحَائِبِ دُونَ صِعَابِهَا

و هٰذَا مِنَ الْكَلَامِ الْعَجِيبِ الفصاحة و ذٰلكَ اءنَّهُ ع شَبَهَ السَّحائِبَ ذَوَاتِ الرُّعُودِ وَ الْبَوارِقِ، وَالرِّيَاحِ وَالصَّوَاعِقِ، بالا بِلِ الصِّعابِ الَّتِي تَقْمِصُ بِرِحالِها وَ تَتَوَقَّصُ بِرُكْبانِها و شَبَهَ السَّحائبَ الخالِيَةَ مِنْ تِلْكَ الرَّوَائِعِ بالا بِلِ الذُّلُلِ الَّتِي تُحْتَلَبُ طَيِّعَةً وَ تُقْتَعَدُ مُسْمِحَةً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بارش کے سلسلہ میں دعا کرتے ہوئے عرض کیا:

"الٰہی! ہمیں فرمانبردار بادلوں سے سیراب کرنا نہ کہ دشوار گزار ابروں سے۔"

یہ انتہائی عجیب وغریب فصیح کلام ہے جس میں حضرت نے گرج۔ چمک اور آندھیوں سے بھرے ہوئے بادلوں کو سرکش اونٹوں سے تشبیہہ دی ہے جو پیر پٹکتے رہتے ہیں اور سواروں کو پٹک دیتے ہیں اور اسی طرح ان تمام خطرات سے خالی بادلوں کو فرمانبردار اونٹوں سے تشبیہہ دی ہے جو دوہنے میں مطیع اور سواری میں فرمانبردار ہوں۔

قول نمبر 113:

## پاک دامن کی عظمت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا الْمُجَاهِدُ الشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِاءَعْظَمَ اءَجْرا مِمَّنْ قَدَرَ فَعَفَّ، لَكَادَ الْعَفِيفُ اءَنْ يَكُونَ مَلَكا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ مجاہد جو خدا کی راہ میں شہید ہو اُس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت واختیار رکھتے ہوئے پاک دامن رہے۔ کیا بعید ہے کہ پاکدامن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہو جائے۔

قول نمبر 114:

## قناعت کی دولت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ.

و قَدْ رَوَى بَعْضُهُم هَذَا الكَلام عَنْ رَسُولِ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قناعت وہ مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔"

بعض لوگوں نے اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

قول نمبر 115:

## زیاد بن ابیہ کو نصیحت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِزِيَادِ بْنِ اَبِيهِ وَ قَدِ اسْتَخْلَفَهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَلَى فَارِسَ وَ اَعْمَالِهَا فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ كَانَ بَيْنَهُمَا، نَهَاهُ فِيهِ عَنْ تَقَدُّمِ الْخَرَاجِ:

اسْتَعْمِلِ الْعَدْلَ، وَ احْذَرِ الْعَسْفَ وَ الْحَيْفَ؛ فَإِنَّ الْعَسْفَ يَعُودُ بِالْجَلَاءِ وَ الْحَيْفَ يَدْعُو إِلَى السَّيْفِ.

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے زیاد بن ابیہ کو فارس اور اس کے اطراف کا قائم مقام مقرر کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پیشگی خراج وصول کرنے سے روکتے ہوئے فرمایا:

"خبردار! عدل کو استعمال کرو اور بیجا دباؤ اور ظلم سے ہوشیار رہو کہ دباؤ عوام کو غریب الوطنی پر آمادہ کر دیتا ہے اور ظلم تلوار اٹھانے پر۔"

قول نمبر 116:

## سب سے بھاری گناہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَشَدُّ الذُّنُوبِ مَا اسْتَخَفَّ بِهَا صَاحِبُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سب سے بھاری گناہ وہ ہے جسے مرتکب ہونے والا ہلکا سمجھے۔"

قول نمبر 117:

## علماء سے تعلیم کا عہد

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى اَهْلِ الْجَهْلِ اَنْ يَتَعَلَّمُوا حَتَّى اَخَذَ عَلَى اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُعَلِّمُوا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
پروردگار نے جاہلوں سے علم حاصل کرنے کا عہد لینے سے پہلے علماء سے تعلیم دینے کا عہد لیا ہے۔

قول نمبر 118:

## بدترین بھائی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
شَرُّ الْإِخْوَانِ مَنْ تُكُلِّفَ لَهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"بدترین بھائی وہ ہے جس کے لیے تکلیف اٹھانی پڑے۔"

قول نمبر 119:

## جدائی کا سبب

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
إِذَا احْتَشَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ فَقَدْ فَارَقَهُ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"جب کوئی مومن اپنے کسی بھائی کا احتشام کرے تو یہ اس سے جدائی کا سبب ہوگا۔"

قول نمبر 120:

## دو دو گناہ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
الرَّاضِی بِفِعْلِ قَوْمٍ كَالدَّاخِلِ فِیهِ مَعَهُمْ، وَ عَلَى كُلِّ دَاخِلٍ فِی بَاطِلٍ إِثْمَانِ: إِثْمُ الْعَمَلِ بِهِ، وَ إِثْمُ الرِّضَا بِهِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
کسی قسم کے عمل سے راضی ہو جانے والا بھی اسی کے ساتھ شمار کیا جائے گا اور جو کسی باطل میں داخل ہو جائے گا اُس پر دُہرا گناہ ہوگا۔ عمل کا بھی گناہ اور راضی ہونے کا بھی گناہ۔

قول نمبر 121:

## عہد و پیماں

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اعْتَصِمُوا بِالذِّمَمِ فِي اَوْتَادِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عہد و پیمان کی ذمہ داری ان لوگوں کے حوالے کرو جو میخوں کی طرح مستحکم اور مضبوط ہوں۔"

قول نمبر 122:

## لزوم اطاعت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

عَلَيْكُمْ بِطَاعَةِ مَنْ لَا تُعْذَرُونَ بِجَهَالَتِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہیں اس کی پیروی کرنا واجب ہے جس سے ناواقفیت کی حالت میں معذور نہ سمجھے جاؤ گے۔

قول نمبر 123:

## حقائق و بصیرت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

قَدْ بُصِّرْتُمْ إِنْ اَبْصَرْتُمْ وَ قَدْ هُدِيتُمْ إِنِ اهْتَدَيْتُمْ وَ اُسْمِعْتُمْ إِنِ اسْتَمَعْتُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر تم بصیرت رکھتے ہو تو تمہیں حقائق دکھلائے جا چکے ہیں اور اگر ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں ہدایت دی جا چکی ہے اور اگر سننا چاہتے ہو تو تمہیں پیغام سنایا جا چکا ہے۔

قول نمبر 124:

## انجام کار

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

عَاتِبْ اَخَاكَ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ، وَ ارْدُدْ شَرَّهُ بِالْإِنْعَامِ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر شخص کا ایک انجام بہر حال ہونے والا ہے چاہے شیریں ہو یا تلخ۔

قول نمبر 125:

## بری صحبت

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

مَنْ وَضَعَ نَفْسَهُ مَوَاضِعَ التُّهَمَةِ فَلَا يَلُومَنَّ مَنْ اَسَاءَ بِهِ الظَّنَّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو اپنے آپ کو تہمت کے مقام پر رکھے بازاریوں اور بدکرداروں میں بیٹھے تو جو اسے برا خیال کرتا ہے اسے ملامت مت کرو۔

قول نمبر 126:

## مشاورت کے فوائد

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

مَنْ مَلَكَ اسْتَأْثَرَ، مَنِ اسْتَبَدَّ بِرَاْيِهٖ هَلَكَ وَ مَنْ شَاوَرَ الرِّجَالَ شَارَكَهَا فِي عُقُولِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو مالک صاحب اختیار ہوتا ہے وہ اپنی رائے کا ہوتا ہے اور خود رائی کرنے والا تباہ ہوتا ہے۔ لوگوں سے مشورہ کرنے والا لوگوں کی عقلوں میں شریک ہو جاتا ہے۔

قول نمبر 127:

## خیر والے ہاتھ

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

مَنْ كَتَمَ سِرَّهُ كَانَتِ الْخِيَرَةُ بِيَدِهٖ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جس نے اسرار کو چھپایا تو خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔"

قول نمبر 128:

## موت اکبر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اَلْفَقْرُ الْمَوْتُ الْاَ کْبَرُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تنگ دستی (غربت) بہت بڑی موت ہے۔

قول نمبر 129:

## غیر حق کا حق ادا کرنا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَنْ قَضٰی حَقَّ مَنْ لَا یَقْضِی حَقَّهٗ فَقَدْ عَبَدَهٗ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جو کسی ایسے شخص کا حق ادا کر دے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو تو گویا اس نے خود کو اس کا غلام بنالیا۔

قول نمبر 130:

## خالق ومخلوق کی اطاعت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِی مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
خالق کی معصیت میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

قول نمبر 131:

## حقیقی عیب

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَا یُعَابُ الْمَرْءُ بِتَاْخِیرِ حَقِّهٖ، اِنَّمَا یُعَابُ مَنْ اَخَذَ مَا لَیْسَ لَهٗ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اپنا حق لینے میں تاخیر کر دینا عیب نہیں ہے بلکہ دوسرے کے حق پر قبضہ کر لینا عیب ہے۔

قول نمبر 132:

## خود پسندی کی مذمت

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
اَلْاِعْجَابُ یَمْنَعُ الْاِزْدِیَادَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"خود پسندی زیادہ عمل کرنے میں رکاوٹ ڈال دیتی ہے۔"

قول نمبر 133:

## مرحلۂ آخرت

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
اَلْاَمْرُ قَرِیْبٌ، وَ الْاِصْطِحَابُ قَلِیْلٌ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
آخرت کا مرحلہ قریب اور دنیا میں باہمی رفاقت کی مدت کم ہے۔

قول نمبر 134:

## آنکھ والے

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
قَدْ اَضَاءَ الصُّبْحُ لِذِی عَیْنَیْنِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
آنکھ والوں کے لیے صبح روشنی پھیلا چکی۔

قول نمبر 135:

## گناہ اور طلب توبہ

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

تَرْكُ الذَّنْبِ اَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''گناہوں کو چھوڑنا توبہ طلب کرنے سے آسان ہے۔''

قول نمبر 136:

## ایک دفعہ کا کھانا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

كَمْ مِنْ اَكْلَةٍ تَمْنَعُ اَكَلَاتٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بسا اوقات ایک دفعہ کا کھانا بہت دفعہ کے کھانوں سے مانع ہو جاتا ہے۔

قول نمبر 137:

## ناواقفیت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَلنَّاسُ اَعْدَاءُ مَا جَهِلُوا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگ جس سے ناواقف ہیں اس کے دشمن ہیں۔

قول نمبر 138:

## مختلف آراء سے واقفیت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنِ اسْتَقْبَلَ وُجُوهَ الْآرَاءِ عَرَفَ مَوَاقِعَ الْخَطَإِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو مختلف آراء کا سامنا کرتا ہے وہ غلطی کے مقام کو پہچان لیتا ہے۔

قول نمبر 139:

## اللہ کی خاطر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ اَحَدَّ سِنَانَ الْغَضَبِ لِلّٰهِ قَوِیَ عَلٰی قَتْلِ اَشِدَّاءِ الْبَاطِلِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کی خاطر سنانِ غضب تیز کرتا ہے وہ باطل کے سورماؤں کے قتل پر توانا ہو جاتا ہے۔

قول نمبر 140:

## سخت کام میں حکم

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اِذَا هِبْتَ اَمْرًا فَقَعْ فِيْهِ، فَاِنَّ شِدَّةَ تَوَقِّيْهِ اَعْظَمُ مِمَّا تَخَافُ مِنْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب کسی کام سے ڈر لگتا ہو تو اس میں جا پڑو' کیونکہ کسی چیز سے بچاؤ اس سے ڈرنے سے زیادہ اہم ہے۔

قول نمبر 141:

## وسعت قلب

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

آلَةُ الرِّيَاسَةِ سَعَةُ الصَّدْرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"وسعت قلب بادشاہی کا آلہ ہے۔"

قول نمبر 142:

## نیک کا بدلہ اور بدکار کی سرزنش

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اُزْجُرِ الْمُسِيْءَ بِثَوَابِ الْمُحْسِنِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بدکار کی سرزنش نیک کو اس کا بدلہ دے کر کرو۔

قول نمبر 143:

## شر کی جڑ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اُحْصُدِ الشَّرَّ مِنْ صَدْرِ غَيْرِكَ بِقَلْعِهِ مِنْ صَدْرِكَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
شر کی جڑ دوسرے کے دل سے یوں کاٹو کہ پہلے اپنے سینے سے اسے اکھیڑ ڈالو۔

قول نمبر 144:

## ہٹ دھرمی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اللَّجَاجَةُ تَسُلُّ الرَّاْيَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"ہٹ دھرمی صحیح رائے کو بھی برباد کر دیتی ہے۔"

قول نمبر 145:

## لالچ کی مذمت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
الطَّمَعُ رِقٌّ مُؤَبَّدٌ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
لالچ ہمیشہ کی غلامی ہے۔

قول نمبر 146:

## کوتاہی اور دوراندیشی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
ثَمَرَةُ التَّفْرِيطِ النَّدَامَةُ، وَ ثَمَرَةُ الْحَزْمِ السَّلَامَةُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
کوتاہی کا نتیجہ شرمندگی اور دوراندیشی کا پھل سلامتی ہے۔

قول نمبر 147:

## حکمت والی بات سے خاموشی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَا خَيْرَ فِي الصَّمْتِ عَنِ الْحُكْمِ، كَمَا اءنَّهُ لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ بِالْجَهْلِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اچھی اور حکمت والی بات سے خاموش رہنے میں کوئی خیر نہیں جس طرح کہ جہالت سے بولنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

قول نمبر 148:

## دو متضاد دعوتیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَا اخْتَلَفَتْ دَعْوَتَانِ إِلَّا كَانَتْ إِحْدَاهُمَا ضَلَالَةً.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب دو مختلف دعوتیں ہوں گی تو ان میں سے ایک ضرور گمراہی کی دعوت ہوگی۔

قول نمبر 149:

## حق میں شک

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَا شَكَكْتُ فِي الْحَقِّ مُذْ اءُرِيتُهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حق میں کبھی شک نہیں کیا' جب سے اسے دیکھا ہے۔

قول نمبر 150:

## صدق علی رضی اللہ عنہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا كَذَبْتُ وَ لَا كُذِّبْتُ، وَ لَا ضَلَلْتُ وَ لَا ضُلَّ بِی.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''نہ میں نے جھوٹ بولا ہے، نہ مجھے جھوٹی خبر دی گئی ہے، نہ میں گمراہ ہوا ہوں اور نہ مجھے گمراہ کیا جا سکتا ہے۔''

قول نمبر 151:

## ظلم میں پہل کرنے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لِلظَّالِمِ الْبَادِی غَدا بِكَفِّهِ عَضَّةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ظلم میں پہل کرنے والا کل (ندامت سے) اپنا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹتا ہوگا۔

قول نمبر 152:

## موت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

الرَّحِيلُ وَشِيكٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سفر قریب ہے۔

قول نمبر 153:

## حق سے منہ موڑنے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ اَبْدَى صَفْحَتَهُ لِلْحَقِّ هَلَكَ عِنْدَ جَهَلَةِ النَّاسِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"جس نے حق سے منہ موڑ لیا وہ کلی طور پر ہلاک ہو گیا۔"

قول نمبر 154:

## صبر اور بے قراری

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
مَنْ لَمْ يُنْجِهِ الصَّبْرُ أَهْلَكَهُ الْجَزَعُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جسے صبر رہائی نہیں دلاتا' اُسے بے تابی و بے قراری ہلاک کر دیتی ہے۔

قول نمبر 155:

## صحابیت اور خلافت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
وَا عَجَبَاهُ أَتَكُونُ الْخِلَافَةُ بِالصَّحَابَةِ، وَ لَا تَكُونُ بِالصَّحَابَةِ وَ الْقَرَابَةِ؟!
وَ رُوِيَ لَهُ شِعْرٌ فِي هٰذَا الْمَعْنَى وَ هُوَ:
فَإِنْ كُنْتَ بِالشُّورَى مَلَكْتَ أُمُورَهُمْ
فَكَيْفَ بِهٰذَا وَ الْمُشِيرُونَ غُيَّبُ
وَ إِنْ كُنْتَ بِالْقُرْبَى حَجَجْتَ خَصِيمَهُمْ
فَغَيْرُكَ أَوْلَى بِالنَّبِيِّ وَ أَقْرَبُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"واعجباہ! خلافت صرف صحابیت کی بنا پر مل سکتی ہے، لیکن اگر صحابیت اور قرابت دونوں جمع ہو جائیں تو نہیں مل سکتی۔؟"
اسی معنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ شعر بھی ہے:
"اگر تم نے شوریٰ سے اقتدار حاصل کیا ہے تو یہ شوریٰ کیسا ہے جس میں مشیر ہی سب غائب تھے اور اگر تم نے قرابت سے اپنی خصوصیت کا اظہار کیا ہے تو تمہارا غیر تم سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب و اقرب ہے۔"

قول نمبر 156:

## زوال دنیا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّمَا الْمَرْءُ فِي الدُّنْيَا غَرَضٌ تَنْتَضِلُ فِيهِ الْمَنَايَا، وَنَهْبٌ تُبَادِرُهُ الْمَصَائِبُ، وَمَعَ كُلِّ جُرْعَةٍ شَرَقٌ، وَفِي كُلِّ أَكْلَةٍ غُصَصٌ، وَلَا يَنَالُ الْعَبْدُ نِعْمَةً إِلَّا بِفِرَاقِ أُخْرَى، وَلَا يَسْتَقْبِلُ يَوْماً مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا بِفِرَاقِ آخَرَ مِنْ أَجَلِهِ، فَنَحْنُ أَعْوَانُ الْمَنُونِ، وَأَنْفُسُنَا نَصْبُ الْحُتُوفِ، فَمِنْ أَيْنَ نَرْجُو الْبَقَاءَ وَهَذَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لَمْ يَرْفَعَا مِنْ شَيْءٍ شَرَفاً إِلَّا أَسْرَعَا الْكَرَّةَ فِي هَدْمِ مَا بَنَيَا وَتَفْرِيقِ مَا جَمَعَا؟!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انسان اس دنیا میں وہ نشانہ ہے جس پر موت اپنے تیر چلاتی رہتی ہے اور وہ مصائب کی غارت گری کی جولا نگاہ بنا رہتا ہے۔ یہاں کے ہر گھونٹ پر اچھو ہے اور ہر لقمہ پر گلے میں ایک پھندہ۔ انسان ایک نعمت کو حاصل نہیں کرتا مگر یہ کہ دوسری اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور زندگی کے ایک دن کا استقبال نہیں کرتا مگر یہ کہ دوسرا دن ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ ہم موت کے مددگار ہیں اور ہمارے نفس ہلاکت کا نشانہ۔ ہم کہاں سے بقاء کی امید کریں جب کہ شب و روز کسی عمارت کو اونچا نہیں کرتے مگر یہ کہ حملہ کر کے اسے منہدم کر دیتے ہیں اور جسے بھی یکجا کرتے ہیں اسے بکھیر دیتے ہیں۔

قول نمبر 157:

## دوسرے کا خزانچی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

يَا ابْنَ آدَمَ مَا كَسَبْتَ فَوْقَ قُوتِكَ فَأَنْتَ فِيهِ خَازِنٌ لِغَيْرِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے فرزند آدم! تو نے اپنی غذا سے جو زیادہ کمایا ہے اس میں تو دوسرے کا خزانچی ہے۔

قول نمبر 158:

## دلوں سے نرمی کرنا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ لِلْقُلُوبِ شَهْوَةً وَإِقْبَالاً وَإِدْبَاراً فَأْتُوهَا مِنْ قِبَلِ شَهْوَتِهَا وَإِقْبَالِهَا، فَإِنَّ الْقَلْبَ إِذَا أُكْرِهَ

عَمِیَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دلوں کی کچھ خواہشیں اور مثبت منفی رجحانات ہیں تو تم دل کو قابو میں رکھنے کے لیے خواہشات و مثبت رجحانات کے رخ سے آؤ (کہ بآسانی اس کی اصلاح ہو سکے) کیونکہ جب دل کو مجبور کیا جاتا ہے تو وہ نابینا ہو جاتا ہے (ضد میں جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے)۔

قول نمبر 159:

## غصہ، حسد اور معافی

وَ کَانَ یَقُولُ رضی اللہ عنہ:

مَتَی اَشْفِی غَیْظِی إِذَا غَضِبْتُ؟ اَ حِینَ اَعْجِزُ عَنِ الاِنْتِقَامِ فَیُقَالُ لِی :لَوْ صَبَرْتَ؟ اَمْ حِینَ اَقْدِرُ عَلَیْهِ، فَیُقَالُ لِی :لَوْ عَفَوْتَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مجھے غصہ آجائے تو میں اس سے تسکین کس طرح حاصل کروں۔؟ انتقام سے عاجز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا کہ صبر کرو اور انتقام کی طاقت پیدا کر لوں گا تو کہا جائے گا کہ کاش معاف کر دیتے۔

قول نمبر 160:

## مال دنیا کی حقیقت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ قَدْ مَرَّ بِقَذَرٍ عَلَی مَزْبَلَةٍ :هَذَا مَا بَخِلَ بِهِ الْبَاخِلُونَ.

وَ فِی خَبَرٍ آخَرَ اَنَّهُ قَالَ:

هَذَا مَا كُنْتُمْ تَتَنَافَسُونَ فِیهِ بِالاَمْسِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر کوڑے کے ایک ڈھیر پر ہوا جس پر غلاظتیں تھیں۔ آپ نے فرمایا:

"یہ وہ ہے جس کے ساتھ بخل کرنے والوں نے بخل کیا تھا۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ نے فرمایا:

"یہ وہ ہے جس پر تم لوگ کل ایک دوسرے پر رشک کرتے تھے۔"

قول نمبر 161:

## فائدہ مند مال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَمْ يَذْهَبْ مِنْ مَالِكَ مَا وَعَظَكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو مال تمہیں نصیحت کر جائے وہ مال گیا نہیں باقی ہے۔

قول نمبر 162:

## لطیف حکمتیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ الْقُلُوبَ تَمَلُّ كَمَا تَمَلُّ الْاَبْدَانُ فَابْتَغُوا لَهَا طَرَائِفَ الْحِكْمَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''یہ دل اسی طرح تھک جاتے ہیں جس طرح بدن تھکتے ہیں، لہٰذا ان کے لیے لطیف ترین حکمتیں تلاش کرو۔''

قول نمبر 163:

## غلط مراد

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْخَوَارِجِ (لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ): كَلِمَةُ حَقٍّ يُرَادُ بِهَا بَاطِلٌ.

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کا قول ''لا حکم الا اللہ'' (حکم اللہ سے مخصوص ہے) سنا تو فرمایا:

یہ جملہ صحیح ہے مگر جو اس سے مراد لیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔

قول نمبر 164:

## انتشار و اجتماع

وَقَالَ رضی اللہ عنہ فِي صِفَةِ الْغَوْغَاءِ:

هُمُ الَّذِينَ إِذَا اجْتَمَعُوا غَلَبُوا، وَإِذَا تَفَرَّقُوا لَمْ يُعْرَفُوا.

وَقِيلَ: بَلْ قَالَ ع:

هُمُ الَّذِينَ إِذَا اجْتَمَعُوا ضَرُّوا وَ إِذَا تَفَرَّقُوا نَفَعُوا.

فَقِيلَ:

قَدْ عَرَفْنَا مَضَرَّةَ اجْتِمَاعِهِمْ، فَمَا مَنْفَعَةُ افْتِرَاقِهِمْ؟ فَقَالَ:

يَرْجِعُ أَصْحَابُ الْمِهَنِ إِلَى مِهَنِهِمْ فَيَنْتَفِعُ النَّاسُ بِهِمْ كَرُجُوعِ الْبَنَّاءِ إِلَى بِنَائِهِ، وَ النَّسَّاجِ إِلَى مَنْسَجِهِ، وَ الْخَبَّازِ إِلَى مَخْبَزِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بازاری لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کے بارے میں فرمایا:

"یہی وہ لوگ ہیں جو مجتمع ہوجاتے ہیں۔ تو غالب آجاتے ہیں اور منتشر ہوجاتے ہیں تو پہچانے بھی نہیں جاتے۔"

اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح فرمایا:

"جب مجتمع ہوجاتے ہیں تو نقصان دہ ہوتے ہیں اور جب منتشر ہوجاتے ہیں تبھی فائدہ مند ہوتے ہیں۔

لوگوں نے عرض کیا:

"اجتماع میں نقصان تو سمجھ میں آ گیا لیکن انتشار میں فائدہ کے کیا معنی ہیں؟

آپ نے فرمایا:

"سارے کاروبار والے اپنے کاروبار کی طرف پلٹ جاتے ہیں اور لوگ ان سے فائدہ اٹھالیتے ہیں جس طرح معمار اپنی عمارت کی طرف چلا جاتا ہے۔ کپڑا بننے والا کارخانہ کی طرف چلا جاتا ہے اور روٹی پکانے والا تنور کی طرف پلٹ جاتا ہے۔"

قول نمبر 165:

## برائی کے وقت حاضر ہونے والے

وَ قَدْ أُتِيَ بِجَانٍ وَ مَعَهُ غَوْغَاءُ فَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا مَرْحَبًا بِوُجُوهٍ لَا تُرَى إِلَّا عِنْدَ كُلِّ سَوْأَةٍ.

آپ کے پاس ایک مجرم کو لایا گیا جس کے ساتھ تماشائیوں کا ایک ہجوم تھا تو آپ نے فرمایا:

"ان چہروں پر پھٹکار ہو جو صرف برائی اور رسوائی کے موقع پر نظر آتے ہیں۔"

قول نمبر 166:

## مضبوط سپر

وَ قَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مَلَكَيْنِ يَحْفَظَانِهِ، فَإِذَا جَاءَ الْقَدَرُ خَلَّيَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ وَ إِنَّ الْأَجَلَ جُنَّةٌ

حَصِينَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جب موت کا وقت آتا ہے تو وہ اس کے اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور بے شک انسان کی مقررہ عمر اس کے لیے ایک مضبوط پر ہے۔

قول نمبر 167:

## مددگار اور قوت

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

وَ قَدْ قَالَ لَهُ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ:

نُبَايِعُكَ عَلَى اَنَّا شُرَكَاؤُكَ فِي هَذَا الْاَمْرِ

فقال:

لَا وَ لٰكِنَّكُمَا شَرِيكَانِ فِي الْقُوَّةِ وَ الْاِسْتِعَانَةِ وَ عَوْنَانِ عَلَى الْعَجْزِ وَ الْاَوَدِ.

طلحہ اور زبیر نے کہا کہ ہم آپ سے بیعت تو کر رہے ہیں مگر کاروبارِ خلافت میں ہمیں شریک رکھیے گا۔

آپ نے فرمایا:

"نہیں! لیکن تم دونوں قوت پر امداد میں شریک ہو اور میرے عاجز آنے اور انتہائی زحمت کے وقت مددگار ہو گے۔"

قول نمبر 168:

## گرفت کرنے والی

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

اَيُّهَا النَّاسُ، اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي اِنْ قُلْتُمْ سَمِعَ، وَ اِنْ اَضْمَرْتُمْ عَلِمَ، وَ بَادِرُوا الْمَوْتَ الَّذِي اِنْ هَرَبْتُمْ اَدْرَكَكُمْ وَ اِنْ اَقَمْتُمْ اَخَذَكُمْ وَ اِنْ نَسِيتُمُوهُ ذَكَرَكُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے لوگو! اللہ سے ڈرو جو تمہاری ہر بات سنتا ہے اور تمہارے دل کے ہر راز سے واقف ہے۔ اے لوگو! اس موت کی طرف سبقت کرو جس سے بھاگنا بھی چاہو گے تو وہ تمہیں پا لے گی، ٹھہر جاؤ گے تو گرفت میں لے لے گی اور تم اسے بھول بھی جاؤ تو وہ تمہیں یاد رکھے گی۔"

قول نمبر 169:

## بھلائی کا شکریہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

یزهِّدَنَّكَ فِي الْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَشْكُرُهُ لَكَ، فَقَدْ يَشْكُرُكَ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَسْتَمْتِعُ بِشَيْءٍ مِنْهُ وَ قَدْ تُدْرِكُ مِنْ شُكْرِ الشَّاكِرِ اءكْثَرَ مِمَّا اءضَاعَ الْكَافِرُ، وَ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کسی شخص کا تمہارے حسن سلوک پر شکر گزار نہ ہونا تمہیں نیکی اور بھلائی سے بددل نہ بنا دے اس لیے کہ بسا اوقات تمہاری اس بھلائی کی وہ قدر کرے گا جس نے اس سے کچھ فائدہ بھی نہیں اٹھایا اور اس ناشکرے نے جتنا تمہارا حق ضائع کیا ہے اس سے کہیں زیادہ تم ایک قدر دانی حاصل کر لو گے اور خدا نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

قول نمبر 170:

## ظرف علم

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

كُلُّ وِعَاءٍ يَضِيقُ بِمَا جُعِلَ فِيهِ إِلا وِعَاءَ الْعِلْمِ فَإِنَّهُ يَتَّسِعُ بِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر برتن تنگ ہے سوائے ظرف علم کے کہ وہ علم سے وسیع ہوتا جاتا ہے۔

قول نمبر 171:

## صابر کا پہلا اجر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اءوَّلُ عِوَضِ الْحَلِيمِ مِنْ حِلْمِهِ اءنَّ النَّاسَ اءنْصَارُهُ عَلَى الْجَاهِلِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"صبر کرنے والے کو قوت برداشت پر پہلا اجر یہ ملتا ہے کہ لوگ جاہل کے مقابلہ میں اس کے مددگار ہو جاتے ہیں۔"

قول نمبر 172:

## بردباری سے شباہت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنْ لَمْ تَكُنْ حَلِيماً فَتَحَلَّمْ، فَإِنَّهُ قَلَّ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ إِلَّا أَوْشَكَ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر تم بردبار نہیں ہو تو بظاہر بردبار بننے کی کوشش کرو' کیونکہ ایسا کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت سے شباہت اختیار کرے اور ان میں سے نہ ہو جائے۔

قول نمبر 173:

## علم یقین

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ رَبِحَ، وَ مَنْ غَفَلَ عَنْهَا خَسِرَ، وَ مَنْ خَافَ أَمِنَ، وَ مَنِ اعْتَبَرَ أَبْصَرَ، وَ مَنْ أَبْصَرَ فَهِمَ، وَ مَنْ فَهِمَ عَلِمَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس نے اپنے نفس کا جائزہ لیا وہ نفع میں رہا' جس نے غفلت کی اسے گھاٹا ہوا' جو (خدا سے) ڈرا وہ بے خوف ہو گیا (غیر خدا اور عذاب سے)' جس نے عبرت حاصل کی اس نے حقیقت کو دیکھ لیا وہ سمجھ گیا اور جو سمجھ گیا اُسے علم یقین ہو گیا۔

قول نمبر 174:

## دنیا کا جھکاؤ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَتَعْطِفَنَّ الدُّنْيَا عَلَيْنَا بَعْدَ شِمَاسِهَا عَطْفَ الضَّرُوسِ عَلَى وَلَدِهَا.

وَ تَلَا عَقِيبَ ذَلِكَ (وَ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ).

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ دنیا منہ زوری دکھانے کے بعد ایک دن بہرحال ہماری جانب جھکے گی جس طرح کاٹنے والی اونٹنی کو اپنے بچے پر رحم آتا ہے۔
اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ
ہم چاہتے ہیں کہ ان بندوں پر احسان کریں جنہیں روئے زمین پر کمزور بنا دیا گیا۔ ہم انہیں لوگوں کا امام بنائیں گے اور ہم انہیں وارث جنت بنائیں گے۔"

## قول نمبر 175:

### دنیا سے الگ ہونے والا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
اِتَّقُوا اللّٰهَ تَقِيَّةَ مَنْ شَمَّرَ تَجْرِيدًا، وَ جَدَّ تَشْمِيرًا، وَ اَكْمَشَ فِى مَهَلٍ، وَ بَادَرَ عَنْ وَجَلٍ، وَ نَظَرَ فِى كَرَّةِ الْمَوْئِلِ، وَ عَاقِبَةِ الْمَصْدَرِ، وَ مَغَبَّةِ الْمَرْجِعِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اللہ سے ڈرو اس شخص کے ڈرنے کے مانند جس نے دنیا کی وابستگیوں کو چھوڑ کر دامن گردان لیا، دامن گردان کر کوشش میں لگ گیا، اچھائیوں کے لیے اس وقفہ حیات میں تیز گامی کے ساتھ چلا، خطروں کے پیش نظر اس نے نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا، اپنی قرار گاہ اور اپنے اعمال کے نتیجہ اور انجام کار کی منزل پر نظر رکھی۔

## قول نمبر 176:

### سخاوت کی تعریف

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
اَلْجُوْدُ حَارِسُ الْاَعْرَاضِ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
سخاوت عزت و آبرو کی نگہبان ہے۔

## قول نمبر 177:

### اصل محافظ...... حلم

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
اَلْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِيْهِ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"حلم بیوقوف کا دہانہ بند ہے (کہ یہ رسوائی سے بچاتا ہے)

قول نمبر 178:

## معافی اور کامیابی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ الْعَفْوُ زَكَاةُ الظَّفَرِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

معافی کامیابی کی زکوٰۃ ہے۔

قول نمبر 179:

## بھول جانا اور غداری

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ السُّلُوُّ عِوَضُكَ مِمَّنْ غَدَرَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بھول جانا غداری کرنے والے کا بدل ہے

قول نمبر 180:

## مشورہ عین ہدایت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ الِاسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهِدَايَةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مشورہ کرنا عین ہدایت ہے۔

قول نمبر 181:

## اپنی رائے پر عمل

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ قَدْ خَاطَرَ مَنِ اسْتَغْنَى بِرَاْيِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس نے اپنی رائے ہی پر اعتماد کر لیا اس نے اپنے کو خطرہ میں ڈال دیا۔

قول نمبر 182:

## صبر اور مصائب زمانہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ الصَّبْرُ يُنَاضِلُ الْحِدْثَانَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صبر مصائب زمانہ سے مقابلہ کرتا ہے۔

قول نمبر 183:

## بیقراری مددگار زمانہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ الْجَزَعُ مِنْ اَعْوَانِ الزَّمَانِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بیقراری زمانہ کی مددگار ثابت ہوتی ہے۔

قول نمبر 184:

## بہترین دولت مندی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ اَشْرَفُ الْغِنَى تَرْكُ الْمُنَى

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بہترین دولت مندی تمناؤں کا ترک کر دینا ہے۔

قول نمبر 185:

## غلام عقلیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ كَمْ مِنْ عَقْلٍ اَسِيرٍ عِنْدَ هَوَى اَمِيرٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
کتنی ہی غلام عقلیں ہیں جو رؤساء کی خواہشات کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔

قول نمبر 186:

## توفیق الٰہی

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
وَ مِنَ التَّوْفِيقِ حِفْظُ التَّجْرِبَةِ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"تجربہ یاد رکھنا ایک توفیق الٰہی ہے۔"

قول نمبر 187:

## مفید رشتہ داری

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
وَ الْمَوَدَّةُ قَرَابَةٌ مُسْتَفَادَةٌ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
محبت ایک مفید رشتے داری ہے۔

قول نمبر 188:

## تنگ دل

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
وَ لَا تَأْمَنَنَّ مَلُولاً.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"جو خود ہی دل تنگ ہو اس سے مطمئن نہ رہو۔"

قول نمبر 189:

## اپنی عقل سے حسد

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
عُجْبُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ أَحَدُ حُسَّادِ عَقْلِهِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''انسان کا خود پسندی میں مبتلا ہو جانا خود اپنی عقل سے حسد کرنا ہے۔''

قول نمبر 190:

## تکلیف سے چشم پوشی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
أَغْضِ عَلَى الْقَذَى وَإِلَّا لَمْ تَرْضَ أَبَدًا.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تکلیف سے چشم پوشی کرو ورنہ کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔

قول نمبر 191:

## نرمی کی عظمت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
مَنْ لَانَ عُودُهُ كَثُفَتْ أَغْصَانُهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جس درخت کی لکڑی نرم ہو اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں (لہٰذا انسان کو نرم دل ہونا چاہیے)

قول نمبر 192:

## مخالفت کے نقصانات

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
الْخِلَافُ يَهْدِمُ الرَّأْيَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''مخالفت صحیح و درست رائے کو بھی برباد کر دیتی ہے۔''

قول نمبر 193:

## دست درازی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
مَنْ نَالَ اسْتَطَالَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''جو منصب پا لیتا ہے وہ دست درازی کرنے لگتا ہے۔''

قول نمبر 194:

## انقلاب حالات اور لوگ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
فِی تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ عِلْمُ جَوَاهِرِ الرِّجَالِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
لوگوں کے جوہر حالات کے انقلاب میں پہچانے جاتے ہیں۔

قول نمبر 195:

## محبت کی کمزوری

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
حَسَدُ الصَّدِیقِ مِنْ سُقْمِ الْمَوَدَّةِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''دوست کا حسد کرنا محبت کی کمزوری ہے۔''

قول نمبر 196:

## طمع وحرص کی مذمت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَکْثَرُ مَصَارِعِ الْعُقُولِ تَحْتَ بُرُوقِ الْمَطَامِعِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اکثر عقلوں کا ٹھوکر کھا کر گرنا طمع وحرص کی بجلیاں چمکنے پر ہوتا ہے۔

قول نمبر 197:

## خیال پر فیصلہ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

لَیْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ عَلَی الثِّقَةِ بِالظَّنِّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انصاف یہ نہیں ہے کہ خیال پر فیصلہ کر دیا جائے۔

قول نمبر 198:

## بدترین زادِ راہ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

بِئْسَ الزَّادُ اِلَی الْمَعَادِ، الْعُدْوَانُ عَلَی الْعِبَادِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قیامت کے دن بدترین زادِ سفر اللہ کے بندوں پر ظلم کرنا ہوگا۔"

قول نمبر 199:

## بلند کردار کی نشانی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مِنْ اَشْرَفِ اَفْعَالِ الْكَرِیْمِ غَفْلَتُهٗ عَمَّا یَعْلَمُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بلند انسان کے بہترین افعال میں سے یہ ہے کہ وہ ان چیزوں سے چشم پوشی کرے جنہیں وہ جانتا ہے۔

قول نمبر 200:

## حیاء کی خلعت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
مَنْ كَسَاهُ الْحَيَاءُ ثَوْبَهُ لَمْ يَرَ النَّاسُ عَيْبَهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جسے شرم اپنا خلعت ولباس پہنا دیتی ہے لوگ اس کے عیب نہیں دیکھ پاتے وہ عیب کم کرتا ہے۔

قول نمبر 201:

## خاموشی کی ہیبت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
بِكَثْرَةِ الصَّمْتِ تَكُونُ الْهَيْبَةُ
زیادہ خاموشی ہیبت کا سبب بنتی ہے

قول نمبر 202:

## انصاف اور دوستی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
وَ بِالنَّصَفَةِ يَكْثُرُ الْوَاصِلُونَ
انصاف کرنے سے دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

قول نمبر 203:

## کرم وفضل اور قدر ومنزلت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
وَ بِالْإِفْضَالِ تَعْظُمُ الْأَقْدَارُ
کرم وفضل کرنے سے قدر ومنزلت بلند ہوتی ہے۔

قول نمبر 204:

## تواضع اور انعامات

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ بِالتَّوَاضُعِ تَتِمُّ النِّعْمَةُ

تواضع سے نعمت مکمل ہوتی ہے۔

قول نمبر 205:

## جسمانی تندرستی اور حسد

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْعَجَبُ لِغَفْلَةِ الْحُسَّادِ عَنْ سَلَامَةِ الْاَجْسَادِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تعجب ہے کہ حاسد جسمانی تندرستی پر حسد کرنے سے کیوں غافل ہو گئے۔

قول نمبر 206:

## ذلت کا قیدی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلطَّامِعُ فِیْ وِثَاقِ الذُّلِّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لالچی ہمیشہ ذلت کی قید میں گرفتار رہتا ہے۔

قول نمبر 207:

## ایمان کیا ہے

وَ قَدْ سُئِلَ عَنِ الْاِیْمَانِ

فَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْاِیْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ، وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ، وَ عَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایمان کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''ایمان دل کے عقیدے، زبان کے اقرار اور اعضاء و جوارح کے عمل کا نام ہے۔''

قول نمبر 208:

## محبت دنیا کا انجام

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ اءَصْبَحَ عَلَى الدُّنْيَا حَزِيناً فَقَدْ اءَصْبَحَ لِقَضَاءِ اللَّهِ سَاخِطاً، وَ مَنْ اءَصْبَحَ يَشْكُو مُصِيبَةً نَزَلَتْ بِهِ فَإِنَّمَا يَشْكُو رَبَّهُ، وَ مَنْ اءَتَى غَنِيّاً فَتَوَاضَعَ لَهُ لِغِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ، وَ مَنْ قَرَاءَ الْقُرْآنَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَهُوَ كَانَ مِمَّنْ يَتَّخِذُ آيَاتِ اللَّهِ هُزُواً، وَ مَنْ لَهِجَ قَلْبُهُ بِحُبِّ الدُّنْيَا الْتَاطَ قَلْبُهُ مِنْهَا بِثَلَاثٍ :هَمٍّ لَا يُغِبُّهُ، وَ حِرْصٍ لَا يَتْرُكُهُ، وَ اءَمَلٍ لَا يُدْرِكُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو دنیا کے لیے اندوہناک ہو وہ قضاوقدر الٰہی سے ناراض ہے اور جو اس مصیبت پر کہ جس میں مبتلائے شکوہ کرے تو وہ اپنے پروردگار کا شاکی ہے اور جو کسی دولت مند کے پاس پہنچ کر اس کی دولت مندی کی وجہ سے جھکے تو اس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرے پھر مر کر دوزخ میں داخل ہو تو وہ ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگا جو اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے اور جس کا دل دنیا کی محبت میں وارفتہ ہو جائے تو اس کے دل میں دنیا کی یہ تین چیزیں پیوست ہو جاتی ہیں۔ ایسا غم کہ جو اس سے جدا نہیں ہوتا اور ایسی حرص کہ جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور ایسی اُمید کہ جو بر نہیں آتی۔

قول نمبر 209:

## قناعت اور حسن خلق

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

كَفَى بِالْقَنَاعَةِ مُلْكاً، وَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ نَعِيماً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ملک قناعت کافی ہے اور حسن خلق سب سے زیادہ کافی نعمت ہے۔

قول نمبر 210:

## قناعت کی رفعت

وَ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ عَزَّ وَ جَلَّ :

فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً

فَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
هِيَ الْقَنَاعَةُ.
آپ سے دریافت کیا گیا کہ "ہم حیات طیبہ عنایت کریں گے" اس آیت میں حیات طیبہ سے مراد کیا ہے؟ فرمایا قناعت۔

قول نمبر 211:

## دولت مند بننے کا طریقہ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
شَارِكُوا الَّذِي قَدْ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ فَإِنَّهُ أَخْلَقُ لِلْغِنَى، وَ أَجْدَرُ بِإِقْبَالِ الْحَظِّ عَلَيْهِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"جس کی طرف روزی کا رخ ہو اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ کہ یہ دولتمند بننے کا بہترین ذریعہ ہے اور خوش نصیبی کا بہترین قرینہ ہے۔"

قول نمبر 212:

## إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ کی تفسیر

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ:
إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ:
الْعَدْلُ: الْإِنْصَافُ، وَ الْإِحْسَانُ: التَّفَضُّلُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ کے بارے میں فرمایا:
"خدا احسان و عدل کا حکم دیتا ہے، اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف، احسان اور کرم و تفضل کرنے کا حکم فرماتا ہے۔"

قول نمبر 213:

## عاجز اور صاحب اقتدار

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
مَنْ يُعْطِ بِالْيَدِ الْقَصِيرَةِ يُعْطَ بِالْيَدِ الطَّوِيلَةِ.
وَ مَعْنَى ذٰلِكَ أَنَّ مَا يُنْفِقُهُ الْمَرْءُ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ الْخَيْرِ وَ الْبِرِّ وَ إِنْ كَانَ يَسِيرًا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَجْعَلُ الْجَزَاءَ عَلَيْهِ عَظِيمًا كَثِيرًا، وَ الْيَدَانِ هَاهُنَا عِبَارَتَانِ عَنِ النِّعْمَتَيْنِ، فَفَرَقَ ع بَيْنَ نِعْمَةِ الْعَبْدِ وَ نِعْمَةِ الرَّبِّ بِالْقَصِيرَةِ وَ الطَّوِيلَةِ، فَجَعَلَ تِلْكَ قَصِيرَةً وَ هٰذِهِ طَوِيلَةً، لِأَنَّ نِعَمَ اللّٰهِ أَبَدًا

تَضْعُفُ عَلٰی نِعَمِ الْمَخْلُوقِ اِضْعَافًا كَثِيرَةً، إِذْ كَانَتْ نِعَمُ اللّٰهِ اَصْلَ النِّعَمِ كُلِّهَا، فَكُلُّ نِعْمَةٍ إِلَيْهَا تَرْجِعُ وَ مِنْهَا تَنْزِعُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جو عاجز ہاتھ سے دیتا ہے اسے صاحب اقتدار ہاتھ سے ملتا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی کار خیر میں مختصر مال بھی خرچ کرتا ہے پروردگار اس کی جزاء کو عظیم و کثیر بنا دیتا ہے۔ یہاں دونوں ''ید'' سے مراد دونوں نعمتیں ہیں۔ بندہ کی نعمت کو ید قصیرہ کہا گیا ہے اور خدائی نعمت کو ید طویلہ۔ اس لئے کہ اللہ کی نعمتیں بندوں کے مقابلہ میں ہزاروں گنا زیادہ ہوتی ہیں۔ اور وہی تمام نعمتوں کی اصل اور سب کا مرجع و منشاء ہوتی ہیں۔

قول نمبر 214:

## باغی کی ہلاکت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِابْنِهِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ:

لَا تَدْعُوَنَّ إِلٰى مُبَارَزَةٍ، وَ إِنْ دُعِيتَ إِلَيْهَا فَاَجِبْ، فَإِنَّ الدَّاعِيَ بَاغٍ وَ الْبَاغِيَ مَصْرُوعٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

تم کسی کو جنگ کی دعوت مت دینا اور جب کوئی للکارے تو فوراً جواب دینا، کیونکہ جنگ کی دعوت دینے والا باغی ہوتا ہے اور باغی بہر حال ہلاک ہونے والا ہے۔

قول نمبر 215:

## عورتوں کے خصائل

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

خِيَارُ خِصَالِ النِّسَاءِ شِرَارُ خِصَالِ الرِّجَالِ: الزَّهْوُ وَ الْجُبْنُ، وَ الْبُخْلُ، فَإِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ مَزْهُوَّةً لَمْ تُمَكِّنْ مِنْ نَفْسِهَا، وَ إِذَا كَانَتْ بَخِيلَةً حَفِظَتْ مَالَهَا وَ مَالَ بَعْلِهَا، وَ إِذَا كَانَتْ جَبَانَةً فَرِقَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَعْرِضُ لَهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عورتوں کی اچھی عادتیں مردوں کی بدترین صفتیں ہیں' اترانا' بزدلی' کنجوسی' جب عورت اتراتی ہو تو وہ اپنے اوپر کسی کو قابو نہیں حاصل کرنے دیتی اور جب کنجوس ہو تو اپنا اور شوہر کا مال بچاتی ہے اور جب بزدل ہوتی ہے تو ہر آنے والی مصیبت (عزت و ناموس وغیرہ) سے ڈرتی ہے۔

قول نمبر 216:

## مردِ عاقل کی پہچان

وَقِیلَ لَهُ:
صِفْ لَنَا الْعَاقِلَ
فَقَالَ:
هُوَ الَّذِی یَضَعُ الشَّیْءَ مَوَاضِعَهُ.
فَقِیلَ:
فَصِفْ لَنَا الْجَاهِلَ
فَقَالَ:
قَدْ فَعَلْتُ.

یعنی اَنَّ الْجَاهِلَ، هُوَ الَّذِی لا یَضَعُ الشَّیْءَ مَوَاضِعَهُ، فَكَانَ تَرْكُ صِفَتِهِ صِفَةً لَهُ، إِذْ كَانَ بِخِلافِ وَصْفِ الْعَاقِلِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گزارش کی گئی:
''مردِ عاقل کی توصیف فرمائیں۔''
آپ نے فرمایا:
''عاقل وہ ہے جو ہر شے کو اس کی جگہ پر رکھتا ہے۔''
عرض کیا گیا:
''پھر جاہل کی تعریف کیا ہے۔؟''
آپ نے فرمایا:
''یہ تو میں بیان کر چکا۔''

مقصد یہ ہے کہ جاہل وہ ہے جو ہر شے کو بے محل رکھتا ہے اور اس کا بیان نہ کرنا ہی ایک طرح کا بیان ہے کہ وہ عاقل کی ضد ہے۔

قول نمبر 217:

## مذمت مال و دولت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
وَ اللّٰهِ لَدُنْيَاكُمْ هٰذِهِ اءَهْوَنُ فِي عَيْنِي مِنْ عِرَاقِ خِنْزِيرٍ فِي يَدِ مَجْذُومٍ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
خدا کی قسم تمہاری دنیا میرے ہاں کوڑی کے ہاتھ میں سور کی ہڈی سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

قول نمبر 218:

## تین قسم کی عبادتیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
إِنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّٰهَ رَغْبَةً فَتِلْكَ عِبَادَةُ التُّجَّارِ، وَ إِنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّٰهَ رَهْبَةً فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ، وَ إِنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّٰهَ شُكْراً فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْاءَحْرَارِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جو لوگ خدا کی عبادت شوق میں کرتے ہیں تو ان کی عبادت تاجرانہ ہے اور جو ڈر کے عبادت بجالاتے ہیں ان کی عبادت غلامانہ ہے اور جو لوگ شکر نعمت کے طور پر عبادت کرتے ہیں ان کی عبادت آزادوں کی سی ہے۔

قول نمبر 219:

## عورت سراپا شر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
الْمَرْاءَةُ شَرٌّ كُلُّهَا، وَ شَرُّ مَا فِيهَا اءَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
عورت سراپا شر ہے اور اس کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس کے بغیر کام بھی نہیں چل سکتا۔

قول نمبر 220:

## سستی کرنے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ اَطَاعَ التَّوَانِيَ ضَيَّعَ الْحُقُوقَ، وَمَنْ اَطَاعَ الْوَاشِيَ ضَيَّعَ الصَّدِيقَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو آدمی سستی اور بزدلی سے کام لیتا ہے وہ اپنے حقوق بھی برباد کر لیتا ہے اور جو چغل خور کی بات مان لیتا ہے وہ اپنے دوستوں کو بھی کھو دیتا ہے۔

قول نمبر 221:

## حرام مال کی تعمیر

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَلْحَجَرُ الْغَصْبُ فِي الدَّارِ رَهْنٌ عَلَى خَرَابِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

گھر میں لوٹ کا پتھر ویرانے کے ہاتھ رہن ہے (حرام مال کی تعمیر مٹ کے رہے گی۔)

قول نمبر 222:

## مظلوم و ظالم کا دن

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

يَوْمُ الْمَظْلُومِ عَلَى الظَّالِمِ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُومِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مظلوم کا دن (قیامت) ظالم کے لئے اس دن سے سخت تر ہوتا ہے جو ظالم کا مظلوم کے لئے ہوتا ہے۔

قول نمبر 223:

## اللہ سے حیاء

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اتَّقِ اللّٰهَ بَعْضَ التُّقَى وَاِنْ قَلَّ، وَاجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ سِتْرًا وَاِنْ رَقَّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ سے ڈرتے رہو اگر چہ کم وقت ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے اور اس کے درمیان پردہ رکھو چاہے باریک ہی کیوں نہ ہو۔

قول نمبر 224:

## مبہم جواب

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِذَا ازْدَحَمَ الْجَوَابُ خَفِيَ الصَّوَابُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب جواب مبہم ہوتے ہیں تو حق واضح نہیں ہوتا۔

قول نمبر 225:

## حق اللہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ لِلّٰهِ تَعالىٰ فِي كُلِّ نِعْمَةٍ حَقّا، فَمَنْ اءَدَّاهُ زَادَهُ مِنْهَا، وَ مَنْ قَصَّرَ فِيهِ خَاطَرَ بِزَوَالِ نِعْمَتِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کا ہر نعمت میں ایک حق ہے جو اسے ادا کردے گا اللہ اس کی نعمت کو بڑھا دے گا اور جو کوتاہی کرے گا وہ موجودہ نعمت کو بھی خطرہ میں ڈال دے گا۔

قول نمبر 226:

## طاقت وخواہش

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِذَا كَثُرَتِ الْمَقْدِرَةُ قَلَّتِ الشَّهْوَةُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جب طاقت زیادہ ہوجاتی ہے تو شہوت (چاہت) کم ہوجاتی ہے۔"

قول نمبر 227:

## نعمتوں کے حقوق

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

احْذَرُوا نِفَارَ النِّعَمِ فَمَا كُلُّ شَارِدٍ بِمَرْدُودٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
نعمتوں کے حق ادا نہ کر کے انہیں دور کرنے سے ڈرو کہ ہر گئی ہوئی چیز واپس نہیں آیا کرتی۔

قول نمبر 228:

## جذبہ کرم

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
اَلْکَرَمُ اَعْطَفُ مِنَ الرَّحِمِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جذبہ کرم قرابت داری سے زیادہ مہربانی کا باعث ہوتا ہے۔

قول نمبر 229:

## اچھا خیال

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
مَنْ ظَنَّ بِكَ خَيْرًا فَصَدِّقْ ظَنَّهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''جو تمہارے بارے میں اچھا خیال رکھتا ہے اس کے خیال کو سچا کر دکھاؤ۔''

قول نمبر 230:

## بہترین عمل

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ مَا اَكْرَهْتَ نَفْسَكَ عَلَيْهِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بہترین عمل وہ ہے جس پر تم اپنے نفس کو مجبور کر دو۔

قول نمبر 231:

## پہچان الٰہی

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

عَرَفْتُ اللّٰهَ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ، وَ حَلِّ الْعُقُودِ، وَ نَقْضِ الْهِمَمِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے پروردگار کو ارادوں کے ٹوٹ جانے، نیتوں کے بدل جانے اور ہمتوں کے پست ہو جانے سے پہچانا ہے۔

قول نمبر 232:

## دنیا و آخرت کی شیرینی و تلخی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَرَارَةُ الدُّنْيَا حَلَاوَةُ الْآخِرَةِ، وَ حَلَاوَةُ الدُّنْيَا مَرَارَةُ الْآخِرَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے۔

قول نمبر 233:

## احکامات الٰہی کی توضیح

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

فَرَضَ اللّٰهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيرًا مِنَ الشِّرْكِ، وَ الصَّلَاةَ تَنْزِيهًا عَنِ الْكِبْرِ، وَ الزَّكَاةَ تَسْبِيبًا لِلرِّزْقِ، وَ الصِّيَامَ ابْتِلَاءً لِإِخْلَاصِ الْخَلْقِ، وَ الْحَجَّ تَقْوِيَةً لِلدِّينِ، وَ الْجِهَادَ عِزًّا لِلْإِسْلَامِ، وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعَوَامِّ، وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَدْعًا لِلسُّفَهَاءِ، وَ صِلَةَ الرَّحِمِ مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ، وَ الْقِصَاصَ حَقْنًا لِلدِّمَاءِ، وَ إِقَامَةَ الْحُدُودِ إِعْظَامًا لِلْمَحَارِمِ، وَ تَرْكَ شُرْبِ الْخَمْرِ تَحْصِينًا لِلْعَقْلِ، وَ مُجَانَبَةَ السَّرِقَةِ إِيجَابًا لِلْعِفَّةِ، وَ تَرْكَ الزِّنَا تَحْصِينًا لِلنَّسَبِ، وَ تَرْكَ اللِّوَاطِ تَكْثِيرًا لِلنَّسْلِ، وَ الشَّهَادَاتِ اسْتِظْهَارًا عَلَى الْمُجَاحَدَاتِ، وَ تَرْكَ الْكَذِبِ تَشْرِيفًا لِلصِّدْقِ، وَ السَّلَامَ أَمَانًا مِنَ الْمَخَاوِفِ، وَ الْأَمَانَةَ نِظَامًا لِلْأُمَّةِ، وَ الطَّاعَةَ تَعْظِيمًا لِلْإِمَامَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدا نے ایمان اس لیے فرض کیا کہ شرک سے طہارت رہے نماز اس لیے کہ تکبر سے پاک رہیں زکوٰۃ رزق کے لیے روزہ مخلوقات خدا سے خلوص کی آزمائش کے لیے۔ جہاد عزت اسلام کے لیے امر بالمعروف اصلاح عوام کے لیے۔ نہی عن المنکر بے وقوفوں کو روکنے کے لیے۔ صلہ رحم تعداد افراد خاندان میں اضافہ کے لیے اگر آپس میں تعاون نہ ہو تو خاندان خاندان نہیں رہتا) اور خون کا بدلہ خون ریزی بند کرنے کے لیے اور سزاؤں کا حکم ممنوعات کی حفاظت کے لیے اور شراب کی ممانعت عقل کی حفاظت کے لیے اور چوری سے

بچنے کا حکم عفت کو باقی رکھنے کے لیے اور زنا کو ترک کرنے کا حکم نسب کے بچاؤ کے لیے اور لواطت چھوڑنے کا حکم زیادتی نسل کے واسطے۔ اور گواہیاں اس لیے قرار دیں کہ انکار حق کرنیوالوں پر غلبہ حاصل کیا جائے۔ اور جھوٹ کو چھڑایا سچ کی عزت افزائی کے لیے اور اسلام خوفناک مصائب سے امان اور امامت کو اُمت کے نظام کو برقرار رکھنے کے لیے اور اس کی اطاعت منصب امامت کی عظمت کے پیش نظر ہے۔

قول نمبر 234:

## ظالم کی قسم

وَ كَانَ يَقُوْلُ:

اءَحْلِفُوا الظَّالِمَ إِذَا اءَرَدْتُمْ يَمِينَهُ بِاءَنَّهُ بَرِيءٌ مِنْ حَوْلِ اللَّهِ وَ قُوَّتِهِ، فَإِنَّهُ إِذَا حَلَفَ بِهَا كَاذِبًا عُوجِلَ وَ إِذَا حَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَمْ يُعَاجَلْ، لِاءَنَّهُ قَدْ وَحَّدَ اللَّهَ سُبْحَانَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کسی ظالم سے قسم لینا ہو تو اس طرح قسم لو کہ وہ پروردگار کی طاقت اور قوت سے بیزار ہے اگر اس کا بیان صحیح نہ ہو۔ کہ اگر اس طرح جھوٹی قسم کھائے گا تو فوراً مبتلائے عذاب ہو جائے گا اور اگر خدائے وحدہ لاشریک کے نام کی قسم کھائی تو عذاب میں عجلت نہ ہو گی کہ بہر حال توحید پروردگار کا اقرار کر لیا ہے۔

قول نمبر 235:

## خود اپنا ولی وصی

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

يَا ابْنَ آدَمَ، كُنْ وَصِيَّ نَفْسِكَ، وَ اعْمَلْ فِي مَالِكَ مَا تُؤْثِرُ اءَنْ يُعْمَلَ فِيهِ مِنْ بَعْدِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے ابن آدم! اپنے مال میں اپنا وصی خود بن اور وہ کام خود سر انجام دے جن کے بارے میں تو امید رکھتا ہے کہ لوگ تیرے بعد سر انجام دیں گے۔

قول نمبر 236:

## جلد بازی کی مذمت

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

الْحِدَّةُ ضَرْبٌ مِنَ الْجُنُونِ، لِاءَنَّ صَاحِبَهَا يَنْدَمُ، فَإِنْ لَمْ يَنْدَمْ فَجُنُونُهُ مُسْتَحْكِمٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تیزی ایک قسم کا پاگل پن ہے۔ کیونکہ جلد باز شرمندہ ہوتا ہے اور اگر شرمندہ نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کا پاگل پن پختہ ہو چکا ہے۔

قول نمبر 237:

## بدن کی صحت کا اہم ترین ذریعہ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
صِحَّةُ الْجَسَدِ مِنْ قِلَّةِ الْحَسَدِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بدن کی صحت کا ایک ذریعہ حسد کی قلت بھی ہے۔

قول نمبر 238:

## کمیل بن زیاد کو وصیت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِكُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ النَّخَعِيِّ:
يَا كُمَيْلُ، مُرْ أَهْلَكَ أَنْ يَرُوحُوا فِي كَسْبِ الْمَكَارِمِ، وَ يُدْلِجُوا فِي حَاجَةِ مَنْ هُوَ نَائِمٌ، فَوَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَوْدَعَ قَلْبًا سُرُورًا إِلَّا وَ خَلَقَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورِ لُطْفًا، فَإِذَا نَزَلَتْ بِهِ نَائِبَةٌ جَرَى إِلَيْهَا كَالْمَاءِ فِي انْحِدَارِهِ حَتَّى يَطْرُدَهَا عَنْهُ كَمَا تُطْرَدُ غَرِيبَةُ الْإِبِلِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کمیل بن زیاد النخعی سے فرمایا:
"اے کمیل! اپنے گھر والوں کو حکم دو کہ اچھی خصلتوں کو تلاش کرنے کے لیے دن کو نکلیں اور سو جانے والوں کی حاجت روائی کے لیے رات میں قیام کریں۔ قسم ہے اس ذات کی جو ہر آواز کو سننے والا ہے کہ کوئی شخص کسی دل میں سرور وارد نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سرور سے ایک لطف پیدا کر دیتا ہے اور اس کے بعد اگر اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو وہ لطف اس کی طرف بہتے نشیب کی جانب بہنے والے پانی کی طرح تیزی سے بڑھتا ہے اور اس مصیبت کو یوں دور کر دیتا ہے جس طرح اجنبی اونٹ ہنکائے جاتے ہیں۔"

قول نمبر 239:

## صدقہ کی عظمت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

إِذَا أَمْلَقْتُمْ فَتَاجِرُوا اللّٰهَ بِالصَّدَقَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب مفلس و بے زر ہو جاؤ، تو صدقے کے خدا سے لین دین کرو۔

قول نمبر 240:

## غداروں سے بے وفائی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْوَفَاءُ لِأَهْلِ الْغَدْرِ غَدْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ، وَ الْغَدْرُ بِأَهْلِ الْغَدْرِ وَفَاءٌ عِنْدَ اللّٰهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

غداروں سے وفاداری بھی اللہ کے نزدیک ایک قسم کی غداری ہے اور غداروں سے بیوفائی ایک طرح کی وفاداری ہے۔

قول نمبر 241:

## مہلت سب سے بڑا امتحان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ، وَ مَغْرُورٍ بِالسَّتْرِ عَلَيْهِ، وَ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ، وَ مَا ابْتَلَى اللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَحَدًا بِمِثْلِ الْإِمْلَاءِ لَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں احسانات کے ذریعے عذاب کی لپیٹ میں لے لیا جاتا ہے، وہ پردہ پوشی کی بنا پر دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور لوگوں کے اچھے الفاظ سن کر فریب خوردہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی انسان کا امتحان مہلت سے زیادہ بہتر ذریعے سے نہیں لیا۔

قول نمبر 242:

## رعایا اور حاکم

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَمَّا بَلَغَهُ إِغَارَةُ أَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْأَنْبَارِ فَخَرَجَ بِنَفْسِهِ مَاشِيًا حَتَّى أَتَى النُّخَيْلَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ وَ قَالُوا:

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَحْنُ نَكْفِيكَهُمْ

فَقَالَ:

وَاللّٰهِ مَا تَكْفُونَنِي اءَنْفُسَكُمْ فَكَيْفَ تَكْفُونَنِي غَيْرَكُمْ؟ إِنْ كَانَتِ الرَّعَايَا قَبْلِي لَتَشْكُو حَيْفَ رُعَاتِهَا فَإِنِّي الْيَوْمَ لَاءَشْكُو حَيْفَ رَعِيَّتِي، كَاءَنَّنِي الْمَقُودُ وَهُمُ الْقَادَةُ، اءَوِ الْمَوْزُوعُ وَهُمُ الْوَزَعَةُ!

فَلَمَا قَالَ هَذَا الْقَوْلَ فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ قَدْ ذَكَرْنَا مُخْتَارَهُ فِي جُمْلَةِ الْخُطَبِ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْ اءَصْحَابِهِ، فَقَالَ اءَحَدُهُمَا:

إِنِّي لَا اءَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَاءَخِي فَمُرْنَا بِاءَمْرِكَ يَا اءَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَنْقُذْ لَهُ،

فَقَالَ:

وَاءَيْنَ تَقَعَانِ مِمَّا اءُرِيدُ؟

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ لشکر معاویہ نے انبار عراق کے ایک شہر پر حملہ کر دیا ہے' تو آپ بنفس نفیس نخیلہ تک پیدل آئے' لوگوں نے آپ کو روکا اور کہا:

''امیر المومنین! ہم ان کے لیے بہت ہیں!''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''خدا کی قسم تم میرے لیے کافی ہو گے؟ پہلے زمانے میں رعایا اپنے حاکم کے ظلم سے شاکی تھی' اور میں آج کل اپنی رعایا کے ستم پر نالاں ہوں' گویا وہ قائد اور میں اُن کا پیرو ہوں' وہ فرمانروا اور میں فرمانبردار ہوں (کوئی بات میری نہیں مانتے)۔''

اس گفتگو کو سن کر ایک شخص آگے بڑھا اور کہا:

''میں اپنا اور اپنے بھائی کا ذمے دار ہوں جو حکم دینا چاہیں دیں ہم اس کو پورا کریں گے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دو آدمیوں سے میرا منصوبہ کیا پورا ہو گا؟۔

قول نمبر 243:

## جنگ و جدل سے الگ تھلگ

وَقِيلَ إِنَّ الْحَارِثَ بْنَ حَوْطٍ اءَتَاهُ فَقَالَ:

اءَتَرَانِي اءَظُنُّ اءَصْحَابَ الْجَمَلِ كَانُوا عَلَى ضَلَالَةٍ؟

فَقَالَ رضی اللہ عنہ:

يَا حَارِثُ، إِنَّكَ نَظَرْتَ تَحْتَكَ وَلَمْ تَنْظُرْ فَوْقَكَ فَحِرْتَ! إِنَّكَ لَمْ تَعْرِفِ الْحَقَّ فَتَعْرِفَ اءَهْلَهُ وَ

لَمْ تَعْرِفِ الْبَاطِلَ فَتَعْرِفَ مَنْ اٰتَاهُ.

فَقَالَ الْحَارِثُ:

فَإِنِّی اَعْتَزِلُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

فَقَالَ:

إِنَّ سَعْدًا وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَنْصُرَا الْحَقَّ وَ لَمْ يَخْذُلَا الْبَاطِلَ.

کہا جاتا ہے کہ حارث بن حوط نے آپ کے پاس آ کر یہ کہا کہ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ میں اصحاب جمل کو گمراہ مان لوں گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اے حارث! تم نے اپنے نیچے کی طرف دیکھا ہے اور اوپر نہیں دیکھا ہے اسی لئے حیران ہو گئے ہو۔ تم حق ہی کو نہیں پہچانتے ہو تو کیا جانو کہ حقدار کون ہے اور باطل ہی کو نہیں جانتے ہو تو کیا جانو کہ باطل پرست کون ہے۔

حارث نے کہا کہ میں سعید بن مالک اور عبداللہ بن عمر کے ساتھ گوشہ نشین ہو جاؤں گا تو آپ نے فرمایا کہ سعید اور عبداللہ بن عمر نے نہ حق کی مدد کی ہے اور نہ باطل کی۔

قول نمبر 244:

## بادشاہ کا قریبی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

صَاحِبُ السُّلْطَانِ كَرَاكِبِ الْاَسَدِ؛ يُغْبَطُ بِمَوْقِعِهِ، وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَوْضِعِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"بادشاہ کا قریبی شیر کا سوار ہوتا ہے کہ لوگ اس کے حال پر رشک کرتے ہیں اور وہ خود اپنی حالت کو پہچانتا ہے۔"

قول نمبر 245:

## دوسرے کا ذکر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَحْسِنُوا فِی عَقِبِ غَيْرِكُمْ تُحْفَظُوا فِی عَقِبِكُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دوسرے کی غیر موجودگی میں ذکر خیر کرو کہ تمہاری غیر حاضری میں تمہارا تذکرہ اچھے لفظوں میں ہوگا۔

قول نمبر 246:

## حکماء کا کلام

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

إِنَّ كَلَامَ الْحُكَمَاءِ إِذَا كَانَ صَوَابًا كَانَ دَوَاءً، وَإِذَا كَانَ خَطَأً كَانَ دَاءً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حکماء کا کلام درست ہوتا ہے تو دوا بن جاتا ہے اور غلط ہوتا ہے تو بیماری بن جاتا ہے۔

قول نمبر 247:

## کلام کی اہمیت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

فَإِنَّ الْكَلَامَ كَالشَّارِدَةِ يَنْقُفُهَا هٰذَا وَ يُخْطِئُهَا هٰذَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کلام بھڑکے ہوئے شکار کی طرح ہوتا ہے کہ ایک اسے پکڑ لیتا ہے اور ایک کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔''

قول نمبر 248:

## آئندہ دن کی فکر

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَحْمِلْ هَمَّ يَوْمِكَ الَّذِي لَمْ يَأْتِكَ عَلَى يَوْمِكَ الَّذِي اءتَاكَ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ مِنْ عُمْرِكَ يَأْتِ اللّٰهُ فِيهِ بِرِزْقِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فرزند آدم! آج کے دن آنے والے دن کی فکر نہ کر اس لیے کہ اگر اس دن تیری زندگی ہے تو خدا تیرا رزق بھی اسی کے ساتھ لائے گا۔

قول نمبر 249:

## حد اعتدال

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اءحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا، عَسَى اءنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا وَ اءبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا،

عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اپنے دوست سے ایک محدود حد تک دوستی کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دن دشمن ہو جائے اور دشمن سے بھی ایک حد تک دشمنی کرو شاید ایک دن دوست بن جائے (تو شرمندگی نہ ہو)۔

قول نمبر 50:

## دو قسم کے عمل کرنے والے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلنَّاسُ فِي الدُّنْيَا عَامِلَانِ: عَامِلٌ عَمِلَ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا قَدْ شَغَلَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ آخِرَتِهِ، يَخْشٰى عَلٰى مَنْ يَخْلُفُهُ الْفَقْرَ وَ يَأْمَنُهُ عَلٰى نَفْسِهِ، فَيُفْنِي عُمُرَهُ فِي مَنْفَعَةِ غَيْرِهِ؛ وَ عَامِلٌ عَمِلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا بَعْدَهَا فَجَاءَهُ الَّذِي لَهُ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ عَمَلٍ، فَاَحْرَزَ الْحَظَّيْنِ مَعًا، وَمَلَكَ الدَّارَيْنِ جَمِيعًا، فَاَصْبَحَ وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ، لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ حَاجَةً فَيَمْنَعُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دنیا میں دو طرح کے عمل کرنے والے پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو دنیا میں دنیا ہی کے لیے عمل کرتا ہے اور اسے دنیا نے آخرت سے غافل کر دیا ہے۔ وہ اپنے بعد والوں کے فقر سے خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے بارے میں مطمئن رہتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ساری زندگی دوسروں کے فائدے کے لیے فنا کر دیتا ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے کہ جو دنیا میں آخرت کے لیے عمل کرتا ہے اور اسے دنیا بغیر عمل کے مل جاتی ہے۔ وہ دنیا و آخرت دونوں کو پالیتا ہے، دونوں گھروں کا مالک بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہو جاتا ہے اور کسی بھی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیتا ہے۔

قول نمبر 51:

## سامان کعبہ

روی انه ذکر عند عمر بن الخطاب فی ایامه حلی الْكَعْبَةِ وَ كَثْرَتُهُ فَقَالَ قَوْمٌ:

لَوْ اَخَذْتَهُ فَجَهَّزْتَ بِهِ جُيُوْشَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَعْظَمَ لِلْاَجْرِ وَ مَا تَصْنَعُ الْكَعْبَةُ بِالْحَلْيِ؟

فَهَمَّ عُمَرُ بِذٰلِكَ وَ سَاَلَ عَنْهُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

فَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ الْاَمْوَالُ اَرْبَعَةٌ: اَمْوَالُ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَسَّمَهَا بَيْنَ

الْوَرَثَةِ فِي الْفَرَائِضِ؛ وَ الْفَيْءُ فَقَسَّمَهُ عَلَى مُسْتَحِقِّيهِ؛ وَ الْخُمُسُ فَوَضَعَهُ اللَّهُ حَيْثُ وَضَعَهُ؛ وَ الصَّدَقَاتُ فَجَعَلَهَا اللَّهُ حَيْثُ جَعَلَهَا.

وَ كَانَ حَلْيُ الْكَعْبَةِ فِيهَا يَوْمَئِذٍ فَتَرَكَهُ اللَّهُ عَلَى حَالِهِ وَ لَمْ يَتْرُكْهُ نِسْيَانًا وَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْهِ مَكَانًا فَأَقِرَّهُ حَيْثُ أَقَرَّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ.

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ:

لَوْلَاكَ لَافْتَضَحْنَا

وَ تَرَكَ الْحَلْيَ بِحَالِهِ.

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے خانہ کعبہ کے آرائشی سامان کا تذکرہ ہوا اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ بہت کافی تعداد میں ہے۔ جسے سن کر کچھ لوگوں نے کہا:

"اگر وہ سامان لے لیا جائے تو اسلامی لشکر کے کام آئے اور اس طرح خدا بھی خوش ہوگا۔ کعبے کو اس سامان آرائش سے فائدہ کیا؟"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس مال کے لینے کا ارادہ کر لیا، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

پیغمبر پر قرآن نازل کیا گیا' اس میں چار طرح کے مالوں کا بیان ہے۔ مسلمانوں کا مال۔ پیغمبر نے یہ مال وارثوں پر تقسیم کر دیا۔ مال غنیمت جسے مستحقوں کے حوالے کیا۔ خمس تو وہ جس کے لیے خدا کا حکم ہوا تھا انہیں ملا۔ صدقہ و خیرات، اسے بھی خدا نے جس جس کے لیے فرمایا تھا وہ ہے۔ رہا سامان کعبہ تو یہ اس وقت بھی تھا' لیکن خدا نے اسے بحال رکھا اور بھول کر نہیں (بلکہ جان بوجھ کر' نہ یہ کہ اسے وہ جگہ معلوم نہ تھی اس لیے یہ سب اسی طرح رہنے دو' جیسے خدا اور رسول نے چھوڑ دیا ہے۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا:

"اگر آپ نہ ہوتے تو ہم رسوا ہوتے۔"

پھر سامان اسی طرح چھوڑ دیا۔

قول نمبر 252:

## دو چوروں کے درمیان عجیب فیصلہ

وَرُوِيَ أَنَّهُ رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ سَرَقَا مِنْ مَالِ اللَّهِ، أَحَدُهُمَا عَبْدٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَ الْآخَرُ مِنْ عُرُضِ النَّاسِ فَقَالَ:

أَمَّا هَذَا فَهُوَ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ، مَالُ اللَّهِ أَكَلَ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَ أَمَّا الْآخَرُ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ، فَقَطَعَ يَدَهُ.

روایت ہے کہ آپ کے سامنے دو آدمیوں کو پیش کیا گیا جنہوں نے بیت المال سے مال چرایا تھا۔ ایک ان میں سے غلام اور بیت المال کی ملکیت تھا اور دوسرا لوگوں میں سے کسی کی ملکیت تھا۔ آپ نے فرمایا:

"جو بیت المال کی ملکیت ہے اس پر کوئی حد نہیں ہے کہ مال خدا کے ایک حصہ نے دوسرے حصہ کو کھالیا ہے۔ لیکن دوسرے پر شدید حد جاری کی جائے گی۔

اس کے بعد اس کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔

قول نمبر 253:

## حالات کی درستی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

لَوْ قَدِ اسْتَوَتْ قَدَمَایَ مِنْ هَذِهِ الْمَدَاحِضِ لَغَيَّرْتُ اءَشْيَاءَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اگر ان پھسلنے والی جگہ (خلافت) پر میرے قدم جم گئے تو میں بہت سی چیزوں کو تبدیل کر دوں گا۔"

قول نمبر 254:

## رزق کی حد

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اءعْلَمُوا عِلْماً يَقِيناً اءَنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِلْعَبْدِ وَ إِنْ عَظُمَتْ حِيلَتُهُ، و اشْتَدَّتْ طَلِبَتُهُ، وَقَوِيَتْ مَكِيدَتُهُ اءكْثَر مِمَّا سُمِّيَ لَهُ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ، وَ لَمْ يَحُلْ بَيْنَ الْعَبْدِ فِي ضَعْفِهِ وَ قِلَّةِ حِيلَتِهِ، وَ بَيْنَ اءَنْ يَبْلُغَ مَا سُمِّيَ لَهُ فِي الذِّكْرِ الْحَكِيمِ.

وَ الْعَارِفُ لِهَذَا الْعَامِلُ بِهِ اءعْظَمُ النَّاسِ رَاحَةً فِي مَنْفَعَةٍ، وَ التَّارِكُ لَهُ الشَّاكُّ فِيهِ اءعْظَمُ النَّاسِ شُغُلاً فِي مَضَرَّةٍ وَ رُبَّ مُنْعَمٍ عَلَيْهِ مُسْتَدْرَجٌ بِالنُّعْمَى وَ رُبَّ مُبْتَلًى مَصْنُوعٌ لَهُ بِالْبَلْوَى، فَزِدْ اءيُّهَا الْمُسْتَمِعُ فِي شُكْرِكَ، وَ قَصِّرْ مِنْ عَجَلَتِكَ، وَقِفْ عِنْدَ مُنْتَهَى رِزْقِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اسے یقینی بات سمجھو کہ خدا نے کسی بندے کو چاہے اس کی تدبیر کتنی ہی اہم اور مطالبہ کتنا ہی سخت اور چالاکی کیسی ہی مضبوط ہو۔ ذکر حکیم لوح محفوظ میں معین شدہ حصے سے زیادہ نہیں دیتا۔ اور کسی کی کمزوری اور بے چارگی اور تقدیر کی معین شدہ بات میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی اس راز کو جاننے اور اس کے اوپر عمل کرنے والا بڑی راحت و آسائش میں ہے اور اس نکتے کو چھوڑنے اور اس میں شک

کرنے والا وہ سب سے زیادہ مضرت میں مشغول ہے۔ (پریشانی کے لیے تیار ہے) بہت سے دولت اور قسمت والے ہیں جو آہستہ آہستہ عذاب کی طرف بڑھ رہے ہیں اور بہت سے احسانوں میں گھرے ہوئے بلاؤں میں گرفتار ہیں۔ تو اے سننے والے شکر میں زیادتی کر اور جلد بازی میں سستی کر دے اور رزق و دولت کی انتہا پر (جو تیرے ہاتھ آچکی ہو) رُک جا لالچ نہ کر۔

قول نمبر 255:

## علم و یقین

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

لَا تَجْعَلُوا عِلْمَكُمْ جَهْلًا وَ يَقِينَكُمْ شَكًّا، إِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا، وَ إِذَا تَيَقَّنْتُمْ فَاقْدِمُوا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خبردار! اپنے علم کو جہل نہ بناؤ اور اپنے یقین کو شک نہ قرار دو۔ جب جان لو تو عمل کرو اور جب یقین ہو جائے تو قدم آگے بڑھاؤ۔

قول نمبر 256:

## لالچ و آرزو

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

إِنَّ الطَّمَعَ مُورِدٌ غَيْرُ مُصْدِرٍ، وَ ضَامِنٌ غَيْرُ وَفِيٍّ، وَ رُبَّمَا شَرِقَ شَارِبُ الْمَاءِ قَبْلَ رِيِّهِ، وَ كُلَّمَا عَظُمَ قَدْرُ الشَّيْءِ الْمُتَنَافَسِ فِيهِ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ لِفَقْدِهِ، وَ الْأَمَانِيُّ تُعْمِي أَعْيُنَ الْبَصَائِرِ، وَ الْحَظُّ يَأْتِي مَنْ لَا يَأْتِيهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

طمع و لالچ جہاں وار کرتا ہے وہاں سے نکلتا نہیں ہے اور یہ ایک ایسا ضمانت دار ہے جو وفادار نہیں ہے کہ کبھی کبھی تو پانی پینے والے کو سیراب ہونے سے پہلے ہی اچھو لگ جاتا ہے۔ جس قدر کسی مرغوب چیز کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے، اسی قدر اس کے کھو جانے کا غم بھی ہوتا ہے۔ آرزوئیں دیدہ بصیرت کو اندھا کر دیتی ہیں اور جو کچھ نصیب میں ہوتا ہے وہ بغیر کوشش کے بھی مل جاتا ہے۔

قول نمبر 257:

## بارگاہ الٰہی میں دعا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تُحَسِّنَ فِي لَامِعَةِ الْعُيُونِ عَلَانِيَتِي، وَ تُقَبِّحَ فِيمَا أُبْطِنُ لَكَ سَرِيرَتِي، مُحَافِظًا عَلَى رِئَاءِ النَّاسِ مِنْ نَفْسِي بِجَمِيعِ مَا أَنْتَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ مِنِّي، فَأُبْدِيَ لِلنَّاسِ

حُسْنَ ظَاهِرِی، وَ اَ قْضِیَ اِلَیْكَ بِسُوْءِ عَمَلِی، تَقَرُّبًا اِلٰی عِبَادِكَ، وَ تَبَاعُدًا مِنْ مَرْضَاتِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدایا! تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ لوگوں کے سامنے تو خوش کردار ہوں لیکن میرا باطن تیرے سامنے بدہیت ہو لوگوں کو دکھانے کے لیے ظاہر کو بچائے رکھوں لیکن حقیقت پر تو مجھ سے زیادہ باخبر ہو۔ گویا لوگوں کو اپنا ظاہر حسین اور تیری بارگاہ میں اعمال بد پیش ہوتے رہیں۔ یعنی تیرے بندوں کا محبوب اور تیری مرضیوں سے دور ہو جاؤں۔

قول نمبر 258:

## قسم الٰہی

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

لَا وَالَّذِی اَمْسَیْنَا مِنْهُ فِی غُبْرِ لَیْلَةٍ دَهْمَاءَ تَكْشِرُ عَنْ یَوْمٍ اَغَرَّ مَا كَانَ كَذَا وَ كَذَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کی بدولت ہم نے شب تاریک کے اس باقی حصہ کو گذار دیا ہے جس کے چھٹتے ہی روز درخشاں ظاہر ہوگا ایسا اور ایسا نہیں ہوا ہے۔

قول نمبر 259:

## متواتر کیے جانے والے تھوڑے عمل کی اہمیت

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

قَلِیْلٌ تَدُوْمُ عَلَیْهِ اَرْجٰی مِنْ كَثِیْرٍ مَمْلُوْلٍ مِنْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تھوڑا عمل جو لگاتار کیا جائے اس زیادہ عمل سے کئی درجے بہتر ہے جس سے آدمی اکتا جائے۔

قول نمبر 260:

## فرائض کی اہمیت

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

اِذَا اَضَرَّتِ النَّوَافِلُ بِالْفَرَائِضِ فَارْفُضُوْهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب نفل سے فرائض پر اثر پڑے تو نوافل کو چھوڑ دو۔

قول نمبر 261:

## سفر کی دوری

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَنْ تَذَكَّرَ بُعْدَ السَّفَرِ اسْتَعَدَّ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جو دوری سفر کو یاد رکھتا ہے وہ تیاری بھی کرتا ہے۔

قول نمبر 262:

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَيْسَتِ الرَّوِيَّةُ مَعَ الْإِبْصَارِ فَقَدْ تَكْذِبُ الْعُيُونُ اءَهْلَهَا وَ لَا يَغُشُّ الْعَقْلُ مَنِ اسْتَنْصَحَهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"آنکھوں کا دیکھنا حقیقت میں دیکھنا شمار نہیں ہوتا کہ کبھی کبھی آنکھیں اپنے اشخاص کو دھوکہ دے دیتی ہیں، لیکن عقل نصیحت حاصل کرنے والے کو دھوکا نہیں دیتی۔"

قول نمبر 263:

## بے توجہی کی مذمت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الْمَوْعِظَةِ حِجَابٌ مِنَ الْغِرَّةِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تمہارے اور نصیحت میں بے توجہی کا پردہ حائل ہوتا ہے۔

قول نمبر 264:

## جاہل و عالم

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
جَاهِلُكُمْ مُزْدَادٌ، وَ عَالِمُكُمْ مُسَوِّفٌ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہارے جاہلوں کو دولت فراواں دے دی جاتی ہے اور عالم کو صرف مستقبل کی امید دلائی جاتی ہے۔

قول نمبر 265:

## علم اور عذر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
قَطَعَ الْعِلْمُ عُذْرَ الْمُتَعَلِّلِينَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''علم ہمیشہ بہانہ بازوں کے عذر کو ختم کر دیتا ہے''

قول نمبر 266:

## مہلت و زندگی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
كُلُّ مُعَاجَلٍ يَسْاءَ لُ الْإِنْظَارَ وَ كُلُّ مُؤَجَّلٍ يَتَعَلَّلُ بِالتَّسْوِيفِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جسے جلدی سے موت آجاتی ہے وہ مہلت کا خواہاں ہوتا ہے اور جسے مہلت زندگی دی گئی ہے وہ ٹال مٹول کرتا رہتا ہے۔

قول نمبر 267:

## پسندیدہ چیز

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَا قَالَ النَّاسُ لِشَيْءٍ: طُوبَى لَهُ، إِلا وَ قَدْ خَبَاءَ لَهُ الدَّهْرُ يَوْمَ سَوْءٍ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب بھی لوگ کسی چیز پر واہ واہ کرتے ہیں تو زمانہ اس کے واسطے ایک برا دن چھپا کر رکھتا ہے۔

قول نمبر 268:

## تقدیر کیا ہے

وَ قَدْ سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ، فَقَالَ رضی اللہ عنہ:
طَرِيقٌ مُظْلِمٌ فَلَا تَسْلُكُوهُ، وَ بَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَلِجُوهُ، وَ سِرُّ اللّٰهِ فَلَا تَتَكَلَّفُوهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تقدیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:
"یہ ایک تاریک راستہ ہے اس پر مت چلو، یہ ایک گہرا سمندر ہے اس میں داخل ہونے کی کوشش مت کرو اور یہ ایک رازِ الٰہی ہے لہٰذا اس کو معلوم کرنے کی کوشش مت کرو۔"

قول نمبر 269:

## ذلت کا معیار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
إِذَا اَرْذَلَ اللّٰهُ عَبْدًا حَظَرَ عَلَيْهِ الْعِلْمَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب خدا کسی کو ذلیل کرتا ہے۔ علم اس پر حرام ہو جاتا ہے۔

قول نمبر 270:

## اخ علی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
كَانَ لِي فِيمَا مَضَى اَخٌ فِي اللّٰهِ، وَ كَانَ يُعْظِمُهُ فِي عَيْنِي صِغَرُ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ، وَ كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ بَطْنِهِ، فَلَا يَشْتَهِي مَا لَا يَجِدُ وَ لَا يُكْثِرُ إِذَا وَجَدَ، وَ كَانَ اَكْثَرَ دَهْرِهِ صَامِتًا، فَإِنْ قَالَ بَذَّ الْقَائِلِينَ، وَ نَقَعَ غَلِيلَ السَّائِلِينَ، وَ كَانَ ضَعِيفًا مُسْتَضْعَفًا، فَإِنْ جَاءَ الْجِدُّ فَهُوَ لَيْثُ عَادٍ وَصِلُّ وَادٍ، لَا يُدْلِي بِحُجَّةٍ حَتّٰى يَاْتِيَ قَاضِيًا، وَ كَانَ لَا يَلُومُ اَحَدًا عَلَى مَا يَجِدُ الْعُذْرَ فِي مِثْلِهِ حَتّٰى يَسْمَعَ اعْتِذَارَهُ، وَ كَانَ لَا يَشْكُو وَجَعًا إِلَّا عِنْدَ بُرْئِهِ، وَ كَانَ يَفْعَلُ مَا يَقُولُ وَ لَا يَقُولُ مَا لَا يَفْعَلُ، وَ كَانَ إِذَا غُلِبَ عَلَى الْكَلَامِ لَمْ يُغْلَبْ عَلَى السُّكُوتِ، وَ كَانَ عَلَى مَا يَسْمَعُ اَحْرَصَ مِنْهُ عَلَى اَنْ يَتَكَلَّمَ، وَ كَانَ إِذَا بَدَهَهُ اَمْرَانِ نَظَرَ اَيُّهُمَا اَقْرَبُ إِلَى الْهَوٰى فَخَالَفَهُ، فَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْخَلَائِقِ فَالْزَمُوهَا وَ تَنَافَسُوا فِيهَا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوهَا فَاعْلَمُوا اَنَّ اَخْذَ الْقَلِيلِ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ الْكَثِيرِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
گزشتہ زمانہ میں میرا ایک بھائی تھا۔ جس کی عظمت میری نگاہوں میں اس لئے تھی کہ دنیا اس کی نگاہوں میں حقیر تھی اور ان پر پیٹ کی حکومت نہیں تھی۔ جو چیز نہیں ملتی تھی اس کی خواہش نہیں کرتا تھا اور جو مل جاتی تھی اسے زیادہ استعمال نہیں کرتا تھا۔ اکثر اوقات

خاموش رہا کرتا تھا اور اگر بولتا تھا تو تمام بولنے والوں کو چپ کرا دیتا تھا۔ سائلوں کی پیاس کو بجھا دیتا تھا اور بظاہر عاجز اور کمزور تھا لیکن جب جہاد کا موقع آ جاتا تھا تو ایک شیر بیشہ شجاعت اور اژدر وادی ہو جایا کرتا تھا۔ کوئی دلیل نہیں پیش کرتا تھا جب تک فیصلہ کن نہ ہو اور جس بات میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی اس پر کسی کی ملامت نہیں کرتا تھا جب تک عذر سن نہ لے۔ کسی درد کی شکایت نہیں کرتا تھا جب تک اس سے صحت نہ حاصل ہو جائے۔ جو کرتا تھا وہی کہتا تھا اور جو نہیں کر سکتا تھا وہ کہتا بھی نہیں تھا۔ اگر بولنے میں اس پر غلبہ حاصل بھی کر لیا جائے تو سکوت میں کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا تھا۔ وہ بولنے سے زیادہ سننے کا خواہشمند رہتا تھا۔ جب اس کے سامنے دو طرح کی چیزیں آتی تھیں اور ایک خواہش سے قریب تر ہوتی تھی تو اسی کی مخالفت کرتا تھا۔ لہٰذا تم سب بھی انہیں اخلاق کو اختیار کرو اور انہیں کی فکر کرو اور اگر نہیں کر سکتے ہو تو یاد رکھو کہ قلیل کا اختیار کر لینا کثیر کے ترک کر دینے سے بہر حال بہتر ہوتا ہے۔

قول نمبر 271:

## نافرمانی سے بچاؤ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَوْ لَمْ يَتَوَعَّدِ اللّٰهُ عَلَى مَعْصِيَتِهِ لَكَانَ يَجِبُ اءَنْ لا يُعْصَى شُكْرا لِنَعِمِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اگرچہ اللہ تعالیٰ نافرمانی پر عذاب کی وعید نہ کرتا تو پھر بھی چاہیے تھا کہ اس کی نعمتوں کے شکر کے طور پر نافرمانی سے بچا جائے۔"

قول نمبر 272:

## تعزیت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ قَدْ عَزَّى الْاٴَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ عَنِ ابْنٍ لَهُ :يَا اٴَشْعَثُ، إِنْ تَحْزَنْ عَلَى ابْنِكَ فَقَدِ اسْتَحَقَّتْ مِنْكَ ذَلِكَ الرَّحِمُ، وَ إِنْ تَصْبِرْ فَفِي اللّٰهِ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ خَلَفٌ.

يَا اٴَشْعَثُ، إِنْ صَبَرْتَ جَرَى عَلَيْكَ الْقَدَرُ وَ اٴَنْتَ مَاٴْجُورٌ، وَ إِنْ جَزِعْتَ جَرَى عَلَيْكَ الْقَدَرُ وَ اٴَنْتَ مَاْزُورٌ.

يَا اٴَشْعَثُ، ابْنُكَ سَرَّكَ وَ هُوَ بَلاَءٌ وَ فِتْنَةٌ، وَ حَزَنَكَ وَ هُوَ ثَوَابٌ وَ رَحْمَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کے لڑکے کی تعزیت میں فرمایا:

اشعث اگر اپنے فرزند پر غم کرو گے تو تمہاری محبت کا یہی تقاضا ہے اور اگر صبر کرو گے تو خدا کی طرف سے ہر مصیبت میں بدلہ (اشعث) اگر تم نے صبر کیا تو خدا کا فیصلہ جاری ہو چکا اب تمہیں اجر ملے گا اور اگر گھبرا اٹھے تو بھی خدا کا فیصلہ تو جاری ہو چکا۔ ہاں

گناہگار ضرور ہو گئے۔ اشعث تمہارا فرزند تمہیں خوش تو کرتا تھا مگر وہ امتحان و آزمائش تھی۔ اب تمہیں غمگین کیا تو اس میں ثواب اور رحمت ہے۔

قول نمبر 273:

## سب سے بڑی پریشانی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ص سَاعَةَ دَفْنَ :إِنَّ الصَّبْرَ لَجَمِيلٌ إِلا عَنْكَ، وَ إِنَّ الْجَزَعَ لَقَبِيحٌ إِلا عَلَيْكَ وَ إِنَّ الْمُصَابَ بِكَ لَجَلِيلٌ، وَ إِنَّهُ قَبْلَكَ وَ بَعْدَكَ لَجَلَلٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے وقت قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:
صبر عام طور سے بہترین چیز ہے مگر آپ کی مصیبت کے علاوہ۔ پریشانی اور بے قراری بری چیز ہے لیکن آپ کی وفات کے علاوہ۔ آپ کی مصیبت بڑی عظیم ہے اور آپ سے پہلے اور آپ کے بعد ہر مصیبت آسان ہے۔

قول نمبر 274:

## صحبت بیوقوف

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَا تَصْحَبِ الْمَائِقَ فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ، وَ يَوَدُّ اءَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بیوقوف کی صحبت مت اختیار کرنا، کیونکہ وہ اپنے عمل کو خوبصورت بنا کر پیش کرے گا اور تم سے بھی ویسے ہی عمل کا تقاضا کرے گا۔

قول نمبر 275:

## مشرق و مغرب کا درمیانی فاصلہ

وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ مَسَافَةِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ
فَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَسِيرَةُ يَوْمٍ لِلشَّمْسِ.
کسی نے مشرق و مغرب کا فاصلہ پوچھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ سورج کی ایک دن کی مسافت کے برابر ہے۔''

قول نمبر 276:

## تین دوست تین دشمن

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اءَصْدِقَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ، وَ اءَعْدَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ؛ فَاءَصْدِقَاؤُكَ: صَدِيقُكَ، وَ صَدِيقُ صَدِيقِكَ، وَ عَدُوُّ عَدُوِّكَ؛ وَ اءَعْدَاؤُكَ: عَدُوُّكَ، وَ عَدُوُّ صَدِيقِكَ وَ صَدِيقُ عَدُوِّكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہارے دوست بھی تین طرح کے ہیں اور دشمن بھی تین قسم کے ہیں۔ دوستوں کی قسمیں یہ ہیں کہ تمہارا دوست تمہارے دوست کا دوست اور تمہارے دشمن کا دشمن۔ اسی طرح دشمنوں کی قسمیں یہ ہیں۔ تمہارا دشمن، تمہارے دوست کا دشمن اور تمہارے دشمن کا دوست۔

قول نمبر 277:

## دشمن کو نقصان پہنچانے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لِرَجُلٍ رَآهُ يَسْعَى عَلَى عَدُوِّلَهُ بِمَا فِيهِ إِضْرَارٌ بِنَفْسِهِ: إِنَّمَا اءَنْتَ كَالطَّاعِنِ نَفْسَهُ لِيَقْتُلَ رِدْفَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے دشمن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے مگر اس میں خود اس کا نقصان بھی ہے۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”تیری مثال اس شخص جیسی ہے کہ جو اپنے سینے میں نیزہ چبھو لے تا کہ پیچھے بیٹھنے والا ہلاک ہو جائے۔“

قول نمبر 278:

## عبرتوں کی کثرت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا اءَكْثَرَ الْعِبَرَ وَ اءَقَلَّ الاِعْتِبَارَ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عبرتیں کس قدر ہیں، مگر ان کا اثر لینے والے کتنے کم ہیں۔!!!“

قول نمبر 279:

## لڑائی جھگڑا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَنْ بَالَغَ فِي الْخُصُومَةِ اءِثِمَ، وَ مَنْ قَصَّرَ فِيهَا ظُلِمَ، وَ لَا يَسْتَطِيعُ اءَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ مَنْ خَاصَمَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جو لڑائی جھگڑے میں حد سے بڑھ جائے وہ گنہگار ہوتا ہے اور جو کوتاہی کرتا ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ جھگڑا کرنے والا کبھی بھی متقی نہیں بن سکتا۔

قول نمبر 280:

## عمر گناہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَا اءَهَمَّنِي ذَنْبٌ اءُمْهِلْتُ بَعْدَهُ حَتَّى اءُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَ اءَسْاءَلَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اس گناہ کی کوئی عمر نہیں کہ جس کے بعد انسان کو اتنی مہلت مل جائے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کر سکے۔

قول نمبر 281:

## حسابِ الٰہی

وَ سُئِلَ:
كَيْفَ يُحَاسِبُ اللَّهُ الْخَلْقَ عَلَى كَثْرَتِهِمْ؟
فَقَالَ:
كَمَا يَرْزُقُهُمْ عَلَى كَثْرَتِهِم.
فَقِيلَ:
كَيْفَ يُحَاسِبُهُمْ وَ لَا يَرَوْنَهُ؟
فَقَالَ:
كَمَا يَرْزُقُهُمْ وَ لَا يَرَوْنَهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

"خدایا! وجود اتنی کثرت کے تمام خلقت کا حساب کیسے کرے گا؟"
آپ نے فرمایا:
"جیسے اتنا زیادہ ہوتے ہوئے انہیں رزق دیتا ہے۔"
پھر کہا گیا:
"وہ ان کا کیسے حساب لے گا جب یہ لوگ اسے دیکھیں گے نہیں؟"
آپ نے فرمایا:
جیسے انہیں دیکھے بغیر رزق دیتا ہے۔

قول نمبر 282:

## قاصد و ترجمان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
رَسُوْلُكَ تَرْجُمَانُ عَقْلِكَ، وَ كِتَابُكَ اَبْلَغُ مَا يَنْطِقُ عَنْكَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہوتا ہے اور تمہارا خط تمہارا بہترین ترجمان ہوتا ہے۔

قول نمبر 283:

## محتاج دعا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَا الْمُبْتَلَى الَّذِیْ قَدِ اشْتَدَّ بِهِ الْبَلَاءُ بِاَحْوَجَ اِلَى الدُّعَاءِ مِنَ الْمُعَافَى الَّذِیْ لَا يَاْمَنُ الْبَلَاءَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
شدید ترین مصائب میں مبتلا ہو جانے والا اس سے زیادہ دعا کا محتاج نہیں ہے جو فی الحال عافیت میں ہے، لیکن معلوم نہیں کہ کب مصیبت میں مبتلا ہو جائے۔"

قول نمبر 284:

## دنیا بطور ماں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اَلنَّاسُ اَبْنَاءُ الدُّنْيَا، وَ لَا يُلَامُ الرَّجُلُ عَلَى حُبِّ اُمِّهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگ دنیا کی اولاد ہیں اور کسی کو ماں کی محبت پر برا نہیں کہا جاتا۔

قول نمبر 285:

## فقیر و مسکین فرستادۂ الٰہی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

إِنَّ الْمِسْكِينَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَنْ مَنَعَهُ فَقَدْ مَنَعَ اللَّهَ، وَ مَنْ أَعْطَاهُ فَقَدْ أَعْطَى اللَّهَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فقیر و مسکین درحقیقت خدائی فرستادہ ہے لہٰذا جس نے اس کو منع کر دیا گویا خدا کو منع کر دیا اور جس نے اسے عطا کر دیا گویا قدرت کے ہاتھ میں دے دیا۔

قول نمبر 286:

## غیرت اور زنا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَا زَنَى غَيُورٌ قَطُّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

غیور انسان کبھی بھی زنا نہیں کر سکتا۔

قول نمبر 287:

## موت کا محافظ

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

كَفَى بِالْأَجَلِ حَارِسًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

موت ہی بطور محافظ کافی ہے۔

قول نمبر 288:

## مال واولاد اور عادت انسان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

يَنَامُ الرَّجُلُ عَلَى الثُّكْلِ، وَ لَا يَنَامُ عَلَى الْحَرَبِ!

وَ مَعْنَى ذٰلِكَ اءنَّهُ يَصْبِرُ عَلٰى قَتْلِ الا وْلادِ وَ لا يَصْبِرُ عَلٰى سَلْبِ الا مْوالِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انسان اولاد کے مرنے پر سو جاتا ہے لیکن مال کے لٹ جانے پر نہیں سوتا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اولاد کے موت پر صبر کر لیتا ہے لیکن مال کے سلب ہونے پر صبر نہیں کر سکتا۔

قول نمبر 289:

## قرابت ومحبت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَوَدَّةُ الْآبَاءِ قَرَابَةٌ بَيْنَ الْا ءَبْنَاءِ، وَ الْقَرَابَةُ اءَحْوَجُ إِلَى الْمَوَدَّةِ مِنَ الْمَوَدَّةِ إِلَى الْقَرَابَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بزرگوں کی محبت بھی اولاد کے لیے قرابت کا درجہ رکھتی ہے، محبت قرابت کی اتنی محتاج نہیں جتنی قرابت محبت کی محتاج ہوتی ہے۔

قول نمبر 290:

## فراست مومن

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اتَّقُوا ظُنُونَ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى اءَلْسِنَتِهِمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مومنوں کی فراست سے ڈرو کہ خدا نے ان کی زبانوں پر حق رکھ دیا ہے۔

قول نمبر 291:

## اللہ پر بھروسہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا یَصْدُقُ إِیمَانُ عَبْدٍ حَتّٰی یَکُونَ بِمَا فِی یَدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اَوْثَقَ مِنْهُ بِمَا فِی یَدِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہوسکتا جب تک خدائی خزانہ پر اپنے ہاتھ کی دولت سے زیادہ اعتبار نہ کرے۔

قول نمبر 292:

## دل کی کیفیات

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ لِلْقُلُوبِ إِقْبَالاً وَ إِدْبَارا، فَإِذَا اَقْبَلَتْ فَاحْمِلُوهَا عَلَى النَّوَافِلِ، وَ إِذَا اَدْبَرَتْ فَاقْتَصِرُوا بِهَا عَلَى الْفَرَائِضِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دل کبھی مائل ہوتے ہیں اور کبھی اُچاٹ ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا جب مائل ہوں اس وقت انہیں مستحبات کی بجا آوری پر آمادہ کرو۔ اور جب اُچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔

قول نمبر 293:

## علوم قرآن

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

فِی الْقُرْآنِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَ خَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَ حُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قرآن میں تمہارے پہلے کی خبر، تمہارے بعد کی پیشگوئی اور تمہارے درمیانی حالات کے احکام سب پائے جاتے ہیں۔

قول نمبر 294:

## شر کے ذریعے فاتح بننے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

رُدُّوا الْحَجَرَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ، فَإِنَّ الشَّرَّ لَا يَدْفَعُهُ إِلَّا الشَّرُّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو گناہ کر کے کامیاب ہوا وہ کامیاب نہیں بلکہ شر کے ذریعے فاتح بننے والا مغلوب و شکست خوردہ ہے۔

قول نمبر 295:

## نکھار خط و کتابت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِكَاتِبِهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ:

أَلِقْ دَوَاتَكَ، وَ أَطِلْ جِلْفَةَ قَلَمِكَ، وَ فَرِّجْ بَيْنَ السُّطُورِ، وَ قَرْمِطْ بَيْنَ الْحُرُوفِ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَجْدَرُ بِصَبَاحَةِ الْخَطِّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے منشی عبید اللہ بن ابی رافع سے فرمایا:

دوات صاف رکھو قلم کی زبان لمبی ہو سطروں کا فاصلہ کافی اور حروف کو ملا کر لکھو (کٹے کٹے نہ ہوں) اس لیے کہ یہ بات خط و تحریر کے نکھار کا سبب ہے۔

قول نمبر 296:

## مومنین کا سردار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

أَنَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَ الْمَالُ يَعْسُوبُ الْفُجَّارِ.

وَ مَعْنَى ذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَتَّبِعُونَنِي، وَالْفُجَّارُ يَتَّبِعُونَ الْمَالَ، كَمَا يَتَّبِعُ النَّحْلُ يَعْسُوبَهَا، وَ هُوَ رَئِيسُهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں مومنین کا سردار ہوں اور مال فاجروں کا سردار ہوتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ صاحبان ایمان میرا اتباع کرتے ہیں اور فاسق و فاجر مال کے اشاروں پر چلا کرتے ہیں جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے یعسوب (سردار) کا اتباع کرتی ہیں۔

قول نمبر 297:

## یہودیوں سے مکالمہ

وَ قَالَ لَهُ بَعْضُ الْيَهُودِ

مَا دَفَنْتُمْ نَبِيَّكُمْ حَتَّى اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ.

فَقَالَ لَهُ:

إِنَّمَا اخْتَلَفْنَا عَنْهُ لَا فِيهِ، وَ لَكِنَّكُمْ مَا جَفَّتْ أَرْجُلُكُمْ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى قُلْتُمْ لِنَبِيِّكُمْ: اجْعَلْ لَنَا

اِلٰہاً کما لھم آلِھَۃٌ فقالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْھَلُوْنَ.

بعض یہودیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے طنز کرتے ہوئے کہا:

تم نے اپنے پیغمبر کو دفن کرنے سے پہلے ہی جھگڑا شروع کر دیا تھا۔

آپ نے فرمایا:

ہم نے ان کی جانشینی میں اختلاف کیا، ان سے اختلاف نہیں کیا، لیکن تم یہودیوں کے تو ابھی پاؤں نیل کے پانی سے خشک نہیں ہوئے تھے مگر تم نے اپنے پیغمبر ہی سے کہہ دیا کہ ہمیں بھی ایسا ہی معبود بنا کر دیں جیسا ان لوگوں کے پاس ہے۔ جس پر پیغمبر نے فرمایا کہ تم لوگ جاہل ترین قوم ہو۔

قول نمبر 298:

## دشمن پر ہیبت

وَ قِیلَ لَہُ:

باءَیِّ شَیْءٍ غَلَبْتَ الْاَءقْرَانَ؟

فَقَالَ:

مَا لَقِیتُ اءحدا اِلا اءعَانَنِی عَلَی نَفْسِہِ.

یُومِیُٔ بِذٰلِکَ اِلَی تَمَکُّنِ ھَیْبَتِہِ فِی الْقُلُوبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

''آپ دشمن پر کیوں کر چھا گئے؟''

آپ نے فرمایا:

''میں جس سے لڑا اُس نے مجھے اپنے اوپر قابو دیا۔''

اس میں اشارہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہیبت دلوں میں بیٹھی ہوئی تھی۔

قول نمبر 299:

## غربت و تنگ دستی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِابْنِہِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ:

یَا بُنَیَّ اِنِّی اءخَافُ عَلَیْکَ الْفَقْرَ، فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ، فَاِنَّ الْفَقْرَ مَنْقَصَۃٌ لِلدِّینِ، مَدْھَشَۃٌ لِلْعَقْلِ، دَاعِیَۃٌ لِلْمَقْتِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند محمد بن حنفیہ سے فرمایا:

فرزند! میں تمہارے بارے میں فقر وتنگدستی سے ڈرتا ہوں لہٰذا اس سے تم اللہ کی پناہ مانگو کہ فقر دین کی کمزوری، عقل کی پریشانی اور لوگوں کی نفرت کا سبب بن جاتی ہے۔

قول نمبر 300:

## دریافت کرنے کا مقصد

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِسَائِلٍ سَاءَلَهُ عَنْ مُعْضِلَةٍ:

سَلْ تَفَقُّهاً، وَلَا تَسْأَلْ تَعَنُّتاً، فَإِنَّ الْجَاهِلَ الْمُتَعَلِّمَ شَبِيهٌ بِالْعَالِمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ الْمُتَعَسِّفَ شَبِيهٌ بِالْجَاهِلِ الْمُتَعَنِّتِ.

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشکل مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: سمجھنے کے لیے دریافت کرو الجھنے کے لیے نہیں کیونکہ جاہل بھی اگر سیکھنا چاہے تو وہ عالم جیسا ہے اور عالم بھی اگر الجھنا چاہے تو وہ جاہل جیسا ہے۔

قول نمبر 301:

## مشاورت اور اطاعت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَقَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ فِي شَيْءٍ لَمْ يُوَافِقْ رَأْيَهُ:

لَكَ أَنْ تُشِيرَ عَلَيَّ وَأَرَى، فَإِنْ عَصَيْتُكَ فَأَطِعْنِي.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مشورہ دیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے میں ٹھیک نہ تھا تو آپ فرمایا:

"تمہارا کام ہے مشورہ دینا، میں غور کروں گا اگر مخالفت کروں تو تم میری اطاعت کرو۔"

قول نمبر 302:

## حاکم کے ساتھ پیدل چلنا

وَرُوِيَ أَنَّهُ لَمَّا وَرَدَ الْكُوفَةَ قَادِماً مِنْ صِفِّينَ مَرَّ بِالشِّبَامِيِّينَ، فَسَمِعَ بُكَاءَ النِّسَاءِ عَلَى قَتْلَى صِفِّينَ، وَخَرَجَ إِلَيْهِ حَرْبُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الشِّبَامِيُّ وَكَانَ مِنْ وُجُوهِ قَوْمِهِ،

فَقَالَ لَهُ:

أَتَغْلِبُكُمْ نِسَاؤُكُمْ عَلَى مَا أَسْمَعُ؟ أَلَا تَنْهَوْنَهُنَّ عَنْ هٰذَا الرَّنِينِ؟

وَأَقْبَلَ حَرْبٌ يَمْشِي مَعَهُ وَهُوَ عليه السلام رَاكِبٌ،

فَقَالَ له :

ارْجِعْ فَإِنَّ مَشْيَ مِثْلِكَ مَعَ مِثْلِي فِتْنَةٌ لِلْوَالِي وَ مَذَلَّةٌ لِلْمُؤْمِنِ.

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپسی پر کوفہ وارد ہوئے تو آپ کا گزر قبیلہ شبام کے پاس سے ہوا جہاں عورتیں صفین کے مقتولین پر گریہ کر رہی تھیں۔ اور اتنے میں حرب بن شرجیل شبامی جو سردار قبیلہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے فرمایا:

''تمہاری عورتوں پر تمہارا بس نہیں چلتا۔؟ تم انہیں اس طرح فریاد سے منع کیوں نہیں کرتے۔؟''

یہ کہہ کر آپ آگے بڑھ گئے تو حرب بن شرجیل شبامی بھی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا:

''جاؤ! واپس جاؤ! حاکم کے ساتھ اس طرح پیدل چلنا حاکم کے حق میں فتنہ ہے اور مومن کے حق میں باعث ذلت ہے۔''

قول نمبر 303:

## تباہی و بربادی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ قَدْ مَرَّ بِقَتْلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ:

بُؤْساً لَكُمْ اِلَقَدْ ضَرَّكُمْ مَنْ غَرَّكُمْ.

فَقِيلَ لَهُ :

مَنْ غَرَّهُمْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟

فَقَالَ:

الشَّيْطَانُ الْمُضِلُّ، وَ الْاَنْفُسُ الْاَمَّارَةُ بِالسُّوءِ؛ غَرَّتْهُمْ بِالْاَمَانِيِّ، وَ فَسَحَتْ لَهُمْ بِالْمَعَاصِي، وَ وَعَدَتْهُمُ الْإِظْهَارَ، فَاقْتَحَمَتْ بِهِمُ النَّارَ.

نہروان کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر خوارج کے مقتولوں پر ہوا تو آپ نے فرمایا:

''تمہارے مقدر میں صرف تباہی و بربادی ہی ہے۔ جس نے تمہیں ورغلایا تھا اسی نے دھوکا دیا ہے۔''

عرض کیا گیا:

''انہیں کس نے دھوکا دیا۔؟''

آپ نے فرمایا:

گمراہ کرنیوالے شیطان اور نفس امارہ نے۔ اس نے انہیں تمناؤں میں الجھا دیا، گناہوں کے راستے کھول دیئے اور ان سے غلبہ کا وعدہ کر لیا جس کے نتیجے میں انہیں جہنم میں جھونک دیا۔

قول نمبر 304:

## تنہائی، گواہ اور حاکم

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اتَّقُوا مَعَاصِيَ اللَّهِ فِي الْخَلَوَاتِ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ هُوَ الْحَاكِمُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے سے ڈرو۔ کیونکہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے۔

قول نمبر 305:

## محمد بن ابی بکر کی شہادت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَمَّا بَلَغَهُ قَتْلُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ حُزْنَنَا عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ سُرُورِهِمْ بِهِ، إِلَّا أَنَّهُمْ نَقَصُوا بَغِيضاً، وَ نَقَصْنَا حَبِيباً.
جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو محمد بن ابی بکر کی شہادت کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا:
"میرا غم محمد پر اتنا ہی ہے جتنی دشمن کی خوشی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ دشمن کا ایک دشمن کم ہوا ہے اور میرا ایک دوست کم ہو گیا ہے۔"

قول نمبر 306:

## ساٹھ سال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
الْعُمُرُ الَّذِي أَعْذَرَ اللَّهُ فِيهِ إِلَى ابْنِ آدَمَ سِتُّونَ سَنَةً.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ساٹھ سال کی عمر تک ابن آدم اپنے رب کے ہاں معذرت کر سکتا ہے۔

قول نمبر 307:

## حقیقتاً مغلوب

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَا ظَفِرَ مَنْ ظَفِرَ الْإِثْمُ بِهِ، وَ الْغَالِبُ بِالشَّرِّ مَغْلُوبٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جس پر گناہ قابو پالے وہ کامران نہیں اور شر کے ذریعہ غلبہ پانے والا حقیقۃً مغلوب ہے۔

قول نمبر 308:

## غنی سے بروز قیامت سوال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ فَرَضَ فِي أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ أَقْوَاتَ الْفُقَرَاءِ، فَمَا جَاعَ فَقِيرٌ إِلَّا بِمَا مَعَ بِهِ غَنِيٌّ، وَ اللّٰهُ تَعَالَى سَائِلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
پروردگار نے مالداروں کے اموال میں غریبوں کا رزق قرار دیا ہے لہٰذا جب بھی کوئی فقیر بھوکا ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غنی نے دولت کو سمیٹ لیا ہے اور پروردگار روز قیامت اس کا سوال ضرور کرنے والا ہے۔

قول نمبر 309:

## عذر سے بے نیازی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
الْاِسْتِغْنَاءُ عَنِ الْعُذْرِ، أَعَزُّ مِنَ الصِّدْقِ بِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
عذر و معذرت سے بے نیازی سچا عذر پیش کرنے سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

قول نمبر 310:

## اللہ کے حقوق اور اس کے انعامات

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
أَقَلُّ مَا يَلْزَمُكُمْ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ أَنْ لَا تَسْتَعِينُوا بِنِعَمِهِ عَلَى مَعَاصِيهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
حقوق خدا کے سلسلے میں کم از کم یہ کرو کہ اس کی نعمتوں سے اس کے گناہ میں مدد نہ لو۔

قول نمبر 311:

## رات کی نماز

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ الطَّاعَةَ غَنِيمَةَ الْأَكْيَاسِ عِنْدَ تَفْرِيطِ الْعَجَزَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

پروردگار نے ہوشمندوں کے لئے اطاعت کا وہ موقع بہترین قرار دیا ہے جب کاہل لوگ کوتاہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں (جیسے رات کی نماز)

قول نمبر 314:

## خلیفہ الٰہی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

السُّلْطَانُ وَزَعَةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بادشاہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے۔

قول نمبر 313:

## بندۂ رب کی پہچان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ فِي صِفَةِ الْمُؤْمِنِ:

الْمُؤْمِنُ بِشْرُهُ فِي وَجْهِهِ، وَ حُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْراً، وَ أَذَلُّ شَيْءٍ نَفْساً، يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ، وَ يَشْنَأُ السُّمْعَةَ، طَوِيلٌ غَمُّهُ، بَعِيدٌ هَمُّهُ، كَثِيرٌ صَمْتُهُ، مَشْغُولٌ وَقْتُهُ، شَكُورٌ صَبُورٌ، مَغْمُورٌ بِفِكْرَتِهِ، ضَنِينٌ بِخَلَّتِهِ، سَهْلُ الْخَلِيقَةِ، لَيِّنُ الْعَرِيكَةِ، نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ، وَ هُوَ أَذَلُّ مِنَ الْعَبْدِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مومن کی پہچان کے بارے میں فرمایا:

مومن کی خوشی چہرے پر اور غم دل میں ہوتا ہے اس کا سینہ کشادہ اور اپنے تئیں حقیر سمجھتا ہے۔ سربلندی کو ناپسند کرتا ہے۔ سناوے کی بات کو برا سمجھتا ہے۔ اس کا غم (آخرت) بڑا' ہمت بلند' خاموشی زیادہ' وقت معروف رہتا ہے۔ وہ بڑا شکر گذار' بڑا صبر کرنے والا' تفکر میں ڈوبا ہوا' اپنی ضرورت کے لیے سوال کرنے میں بہت بخیل' اخلاق نرم' طبیعت پانی ہوتی ہے۔ اس کا نفس (صبر میں) ٹھوس

اور سخت پتھر سے زیادہ سخت اور (انکساری میں) غلام سے زیادہ حقیر ہوتا ہے۔

قول نمبر 314:

## دوسرے کی آس

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْغِنَى الْاَكْبَرُ الْيَأْسُ عَمَّا فِي اَيْدِى النَّاسِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے بڑی دولت مندی یہ ہے کہ دوسروں کے ہاتھ میں جو ہے اس کی آس نہ رکھی جائے۔

قول نمبر 315:

## وعدہ سے پہلے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْمَسْئُوْلُ حُرٌّ حَتَّى يَعِدَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس سے مانگا جائے وہ اُس وقت تک آزاد ہے جب تک وعدہ نہ کرے۔

قول نمبر 316:

## امید کی دل فریبی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَوْ رَاٰى الْعَبْدُ الْاَجَلَ وَ مَسِيرَهُ، لَاَبْغَضَ الْاَمَلَ وَ غُرُوْرَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر انسان موت اور اس کی رفتار پر غور کر لیتا تو امید اور اس کی دل فریبی سے نفرت کرنے لگتا۔

قول نمبر 317:

## مال میں دو شریک

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لِكُلِّ امْرِءٍ فِي مَالِهِ شَرِيكَانِ: اَلْوَارِثُ، وَ الْحَوَادِثُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ہر آدمی کے مال میں دو چیزیں شریک ہوتی ہیں۔ اس کے وارث اور اچانک آنے والے مصائب۔

قول نمبر 318:

## بغیر کمان کے تیر چلانے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
الدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ، كَالرَّامِي بِلَا وَتَرٍ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بغیر عمل کے دوسروں کو دعوت دینے والا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بغیر چلہ کمان کے تیر چلانے والا۔

قول نمبر 319:

## علم کی دو اقسام

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
الْعِلْمُ عِلْمَانِ: مَطْبُوعٌ وَ مَسْمُوعٌ، وَ لَا يَنْفَعُ الْمَسْمُوعُ، إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَطْبُوعُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
علم دو طرح کے ہیں: مطبوع (فطرت میں رچا بسا کہ عمل سے ظاہر ہو) اور مسموع (سن لیا، مگر عمل ندارد)۔ مسموع علم جب تک مطبوع نہ ہو فائدہ مند نہیں۔

قول نمبر 320:

## اصابت رائے اور اقبال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
صَوَابُ الرَّأْيِ بِالدُّوَلِ يُقْبِلُ بِإِقْبَالِهَا، وَ يَذْهَبُ بِذَهَابِهَا.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اصابت رائے اقبال و دولت سے وابستہ ہے۔ اگر یہ ہے تو وہ بھی ہوتی ہے۔ اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہوتی۔

قول نمبر 321:

## پاک دامانی اور شکر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْعَفَافُ زِينَةُ الْفَقْرِ، وَ الشُّكْرُ زِينَةُ الْغِنَى.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

پاک دامانی فقیری کی زینت ہے اور شکر مالداری کی زینت ہے۔

قول نمبر 322:

## محفوظ باتیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْاَقَاوِيلُ مَحْفُوظَةٌ، وَ السَّرَائِرُ مَبْلُوَّةٌ وَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ وَالنَّاسُ مَنْقُوصُونَ مَدْخُولُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ، سَائِلُهُمْ مُتَعَنِّتٌ وَ مُجِيبُهُمْ مُتَكَلِّفٌ، يَكَادُ اَفْضَلُهُمْ رَأْيًا يَرُدُّهُ عَنْ فَضْلِ رَأْيِهِ الرِّضَى وَ السُّخْطُ، وَيَكَادُ اَصْلَبُهُمْ عُودًا تَنْكَؤُهُ اللَّحْظَةُ، وَ تَسْتَحِيلُهُ الْكَلِمَةُ الْوَاحِدَةُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

باتیں سب محفوظ رہتی ہیں اور دلوں کے رازوں کا امتحان ہونے والا ہے۔ ہر نفس اپنے اعمال کے ہاتھوں گروی ہے۔ اور لوگوں کے جسم میں نقص اور عقلوں میں کمزوری آنے والی ہے مگر یہ کہ اللہ ہی بچالے۔ ان میں کے سائل الجھانے والے ہیں اور جواب دینے والے بلاوجہ زحمت کررہے ہیں۔ قریب ہے کہ ان کا بہترین رائے والا بھی صرف خوشنودی یا غضب کے تصور سے اپنی رائے سے پلٹا دیا جائے اور جو انتہائی مضبوط عقل وارادہ والا ہے اس کو بھی ایک نظر متاثر کردے یا ایک کلمہ اس میں انقلاب پیدا کردے۔

قول نمبر 323:

## خسران مبین

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَعَاشِرَ النَّاسِ، اتَّقُوا اللَّهَ، فَكَمْ مِنْ مُؤَمِّلٍ مَا لَا يَبْلُغُهُ وَ بَانٍ مَا لَا يَسْكُنُهُ، وَ جَامِعٍ مَا سَوْفَ يَتْرُكُهُ، وَ لَعَلَّهُ مِنْ بَاطِلٍ جَمَعَهُ وَ مِنْ حَقٍّ مَنَعَهُ، اَصَابَهُ حَرَامًا، وَ احْتَمَلَ بِهِ آثَامًا، فَبَاءَ بِوِزْرِهِ، وَ قَدِمَ عَلَى رَبِّهِ آسِفًا لَاهِفًا، قَدْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ، ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے لوگو! اللہ سے ڈرو کہ کتنے ہی امیدوار ہیں کہ جن کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں، کتنے ہی گھر بنانے والے ہیں کہ جنہیں رہنا نصیب نہیں ہوتا اور کتنے ہی مال جمع کرنے والے ہیں جنہیں چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔ ممکن ہے کہ باطل طریقے سے مال جمع کیا ہو، ناحق مال سنبھالا ہو یا حرام سے حاصل کیا ہو اور گناہوں کا بوجھ لاد لیا ہو کہ اسی کا وبال لے کر واپس ہو اور اسی عالم میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر جائے کہ جہاں اسے فقط رنج و افسوس ہی حاصل ہوا۔ تحقیق یہ دنیا اور آخرت کا خسارہ ہے اور یہی تو خسران مبین ہے۔"

قول نمبر 324:

## گناہ نہ کر سکنا

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

مِنَ الْعِصْمَةِ تَعَذُّرُ الْمَعَاصِي .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عصمت کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ گناہ کر ہی نہ سکے۔

قول نمبر 325:

## آبرو اور سوال

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

مَاءُ وَجْهِكَ جَامِدٌ يُقْطِرُهُ السُّؤَالُ، فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہاری آبرو محفوظ ہے اور سوال اسے مٹا دیتا ہے، لہٰذا یہ دیکھتے رہو کہ کس کے سامنے ہاتھ پھیلا رہے ہو؟"

قول نمبر 326:

## تعریف......کم یا زیادہ

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

الثَّنَاءُ بِأَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِحْقَاقِ مَلَقٌ، وَ التَّقْصِيرُ عَنِ الْاِسْتِحْقَاقِ عِيٌّ اَوْ حَسَدٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"حق سے زیادہ تعریف کرنا خوشامد ہے اور حق سے کم تعریف کرنا عاجزی ہے یا حسد ہے۔"

قول نمبر 327:

## معمولی گناہ......بڑا گنہگار

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنہُ:
اَشَدُّ الذُّنُوبِ مَا اسْتَهَانَ بِهِ صَاحِبُهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
(خدا کے نزدیک) سب سے بڑا گناہ وہ ہے جسے گنہگار معمولی سمجھ لے۔

قول نمبر 328:

## فتنہ وفساد

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنہُ:
كُنْ فِي الْفِتْنَةِ كَابْنِ اللَّبُونِ لَا ظَهْرٌ فَيُرْكَبَ، وَلَا ضَرْعٌ فَيُحْلَبَ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"فتنہ وفساد کے زمانہ میں اس طرح رہو جس طرح اونٹنی کا دو سال کا بچہ ہوتا ہے کہ نہ اس کی پشت سواری کے قابل ہوتی ہے اور نہ اس کے دوہنے کے لائق تھن ہوتے ہیں۔

قول نمبر 329:

## بے وقار نفس

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنہُ:
اَزْرَى بِنَفْسِهِ مَنِ اسْتَشْعَرَ الطَّمَعَ، وَرَضِيَ بِالذُّلِّ مَنْ كَشَفَ عَنْ ضُرِّهِ، وَهَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ مَنْ اَمَّرَ عَلَيْهَا لِسَانَهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"جس نے لالچ کو عادت بنالیا اس نے اپنے آپ کو باعیب بنالیا' جس نے اپنی پریشانیاں بیان کردیں وہ ذلت پر راضی ہوگیا۔ اور جس کی زبان اس پر حاکم ہوگئی اس کا نفس خود ہی بے وقار ہے۔

قول نمبر 330:

## کنجوسی و بخل

وَ قَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْبُخْلُ عَارٌ، وَ الْجُبْنُ مَنْقَصَةٌ، وَ الْفَقْرُ يُخْرِسُ الْفَطِنَ عَنْ حُجَّتِهِ، وَ الْمُقِلُّ غَرِيبٌ فِي بَلْدَتِهِ، وَ الْعَجْزُ آفَةٌ، وَ الصَّبْرُ شَجَاعَةٌ، وَ الزُّهْدُ ثَرْوَةٌ، وَ الْوَرَعُ جُنَّةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بخل ننگ و عار ہے اور بزدلی نقص و عیب ہے اور غربت مرد زیرک و دانا کی زبان کو دلائل کی قوت دکھانے سے عاجز بنا دیتی ہے اور مفلس اپنے شہر میں رہ کر بھی غریب الوطن ہوتا ہے اور عجز و درماندگی مصیبت ہے اور صبر شکیبائی شجاعت ہے اور دنیا سے بے تعلقی بڑی دولت ہے اور پرہیزگاری ایک بڑی سپر ہے۔

قول نمبر 331:

## انسان کا بہترین ساتھی

وَ قَالَ رضی اللہ عنہ:

نِعْمَ الْقَرِينُ الرِّضَى وَ الْعِلْمُ وِرَاثَةٌ كَرِيمَةٌ وَ الْآدَابُ حُلَلٌ مُجَدَّدَةٌ وَ الْفِكْرُ مِرْآةٌ صَافِيَةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عاجزی آفت ہے، صبر شجاعت ہے، زہد ثروت ہے اور پرہیزگاری سپر ہے۔ انسان کا بہترین ساتھی رضائے الٰہی پر راضی رہنا ہے۔

قول نمبر 332:

## عیوب کی قبر

وَ قَالَ رضی اللہ عنہ:

صَدْرُ الْعَاقِلِ صُنْدُوقُ سِرِّهِ، وَ الْبَشَاشَةُ حِبَالَةُ الْمَوَدَّةِ، وَ الِاحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُيُوبِ

وَ رُوِيَ اءنَّهُ قَالَ فِي الْعِبَارَةِ عَنْ هَذَا الْمَعْنَى اءيْضاً: الْمَسْاءلَةُ خَبْءُ الْعُيُوبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"عقل مند کا سینہ اس کے رازوں کا صندوق ہوتا ہے اور چہرے کی شگفتگی محبت کا جال ہے (ہنس کر ملو آدمی خواہ مخواہ مانوس ہوگا) قوت برداشت عیوب کی قبر ہے۔"

قول نمبر 333:

## بندوں کے اعمال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
مَنْ رَضِیَ عَنْ نَفْسِہِ کَثُرَ السَّاخِطُ عَلَیْہِ، وَ الصَّدَقَۃُ دَوَاءٌ مُنْجِحٌ، وَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ فِی عَاجِلِھِمْ نُصْبُ اَعْیُنِھِمْ فِی آجَالِھِمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جو شخص اپنے کو بہت پسند کرتا ہے وہ دوسروں کو ناپسند ہو جاتا ہے، صدقہ کامیاب دوا ہے اور دنیا میں بندوں کے جو اعمال ہیں وہ آخرت میں ان کی آنکھوں کے سامنے ہوں گے۔

قول نمبر 334:

## تعجب خیز

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اَعْجَبُوا لِھٰذَا الْاِنْسَانِ؛ یَنْظُرُ بِشَحْمٍ، وَ یَتَکَلَّمُ بِلَحْمٍ، وَ یَسْمَعُ بِعَظْمٍ وَ یَتَنَفَّسُ مِنْ خَرْمٍ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''انسان پر تعجب ہے کہ چربی کے ذریعے دیکھتا ہے، گوشت کے ذریعے بولتا ہے، ہڈی سے سنتا ہے اور سوراخ سے سانس لیتا ہے۔''

قول نمبر 335:

## خوبیاں چھن جاتی ہیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اِذَا اَقْبَلَتِ الدُّنْیَا عَلٰی قَوْمٍ اَعَارَتْھُمْ مَحَاسِنَ غَیْرِھِمْ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ عَنْھُمْ سَلَبَتْہُ مَحَاسِنَ اَنْفُسِھِمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب کسی قوم پر دنیا جھکتی ہے تو دوسروں کی نیکیاں اسے دے دیتی ہے اور جب منہ پھیرتی (زوال آتا) ہے تو خود اس کی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔

قول نمبر 336:

## حقیقی یادگاریں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

خَالِطُوا النَّاسَ مُخَالَطَةً إِنْ مِتُّمْ مَعَهَا بَكَوْا عَلَيْكُمْ، وَ إِنْ عِشْتُمْ حَنُّوا إِلَيْكُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''لوگوں کے ساتھ ایسا میل جول رکھو کہ مرجاؤ تو لوگ روئیں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق رہیں۔''

قول نمبر 337:

## غلبہ اور اس کے بارے میں وضاحت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِذَا قَدَرْتَ عَلَى عَدُوِّكَ فَاجْعَلِ الْعَفْوَ عَنْهُ شُكْرًا لِلْقُدْرَةِ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب تو اپنے دشمن پر غلبہ پالے تو معاف کر کے اس قدرت کا شکریہ ادا کر۔''

قول نمبر 338:

## دوستی چھوڑنے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اءعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ اكْتِسَابِ الْإِخْوَانِ وَ اءعْجَزُ مِنْهُ مَنْ ضَيَّعَ مَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سب سے زیادہ عاجز ولاچار وہ شخص ہے جو دوستوں کو فراہم نہ کر سکے اور اس سے زیادہ مجبور وہ ہے جو دوست پانے کے بعد چھوڑ دے۔''

قول نمبر 339:

## غیر جانبدار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ فِي الَّذِينَ اعْتَزَلُوا الْقِتَالَ مَعَهُ:

خَذَلُوا الْحَقَّ وَلَمْ يَنْصُرُوا الْبَاطِلَ.

جن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں حصہ نہ لیا اُن کے بارے میں فرمایا:
''اُنہوں نے حق کو چھوڑ دیا اور باطل کی مدد (بھی) نہ کی۔''

قول نمبر 340:

## تھوڑی نعمت پر ناشکری

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْكُمْ اَطْرَافُ النِّعَمِ فَلَا تُنَفِّرُوا اَقْصَاهَا بِقِلَّةِ الشُّكْرِ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب تمہیں تھوڑی بہت نعمتیں حاصل ہوں تو ناشکری سے انہیں اپنے تک پہنچنے سے پہلے بھگا نہ دو۔

قول نمبر 341:

## دور والے

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
مَنْ ضَيَّعَهُ الْاَقْرَبُ اُتِيحَ لَهُ الْاَبْعَدُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''جسے قریب والے چھوڑ دیتے ہیں اسے دور والے مل جاتے ہیں۔''

قول نمبر 342:

## قابل عتاب

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
مَا كُلُّ مَفْتُونٍ يُعَاتَبُ
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''ہر فتنے میں پڑ جانے والا قابل عتاب نہیں ہوتا۔''

قول نمبر 343:

## الٹی تدبیر

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

تَذِلُّ الْاُمُوْرُ لِلْمَقَادِيرِ حَتّٰى يَكُوْنَ الْحَتْفُ فِي التَّدْبِيرِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سارے معاملات تقدیر کے تابع ہوتے ہیں یہاں تک کہ کبھی کبھی تدبیر سے موت واقع ہو جاتی ہے۔"

قول نمبر 344:

## مہندی کا خضاب

وَ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ فَقَالَ رضی اللہ عنہ: اِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ وَ الدِّيْنُ قُلٌّ، فَاَمَّا الْاٰنَ وَ قَدِ اتَّسَعَ نِطَاقُهٗ وَ ضَرَبَ بِجِرَانِهٖ فَامْرُؤٌ وَ مَا اخْتَارَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "اپنے بڑھاپے کو بدل دو (خضاب لگاؤ) اور یہودیوں سے مشابہ نہ بنو" کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت ارشاد فرمایا تھا جب (اہل) دین کم تھے (اور ان کی پہچان کے لیے یہ حکم دیا گیا تھا) اور اب اس کا دائرہ وسیع ہو چکا ہے اور اس نے اپنا سینہ زمین پر لگا دیا ہے۔ اس لیے ہر شخص کی پسند ہے (چاہے تو لگائے چاہے تو چھوڑ دے)۔"

قول نمبر 345:

## موت کی ٹھوکر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ جَرٰى فِيْ عِنَانِ اَمَلِهٖ عَثَرَ بِاَجَلِهٖ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو شخص اُمید کی راہ میں لگاتار دوڑتا ہے وہ موت سے ٹھوکر کھاتا ہے۔"

قول نمبر 346:

## جوانمردوں کی ٹھوکریں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَقِيْلُوْا ذَوِي الْمُرُوْءَاتِ عَثَرَاتِهِمْ، فَمَا يَعْثُرُ مِنْهُمْ عَاثِرٌ اِلَّا وَ يَدُ اللّٰهِ بِيَدِهٖ يَرْفَعُهٗ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جوانمرد (بلند ہمتوں) کی ٹھوکروں (غلطیوں) سے چشم پوشی کرو۔ جب ان سے خوش کرداروں سے کوئی لغزش ہوتی ہے تو دست

خداوندی یعنی امداد غیبی انہیں اٹھالیتا ہے تو توفیقات ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔

قول نمبر 347:

## مرعوبیت وحیاء اور نیکیوں کی فرصت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

قُرِنَتِ الْهَيْبَةُ بِالْخَيْبَةِ، وَالْحَيَاءُ بِالْحِرْمَانِ، وَالْفُرْصَةُ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ، فَانْتَهِزُوا فُرَصَ الْخَيْرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"رعب کو ناکامی سے اور حیاء کو محرومی سے ملا دیا گیا ہے۔ فرصت کے مواقع بادلوں کی طرح گزر جاتے ہیں، لہٰذا نیکیوں کی فرصت کو غنیمت سمجھو۔"

قول نمبر 348:

## ہمارا حق

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَنَا حَقٌّ فَإِنْ أُعْطِينَاهُ وَإِلَّا رَكِبْنَا أَعْجَازَ الْإِبِلِ وَإِنْ طَالَ السُّرَى.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ہمارا ایک حق ہے اگر وہ ہمیں دیا گیا تو ہم لے لیں گے۔ ورنہ ہم اونٹ کے پیچھے والے پٹھوں پر سوار ہوں گے اگرچہ شب روی طویل ہو۔"

قول نمبر 349:

## عمل اور خاندان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ حَسَبُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جس کا عمل سست ہو اس کو اس کا خاندان تیز رفتار نہیں کرتا۔"

قول نمبر 350:

## عظیم ترین گناہوں کی معافی کا طریقہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مِنْ كَفَّارَاتِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِغَاثَةُ الْمَلْهُوفِ، وَالتَّنْفِيسُ عَنِ الْمَكْرُوبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عظیم ترین گناہوں کا کفارہ یہ ہے کہ انسان ستم رسیدہ کی فریاد رسی کرے اور غمگین انسان کے غم کو دور کر دے۔"

قول نمبر 351:

## پے در پے نعمتیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا رَاءَيْتَ رَبَّكَ سُبْحَانَهُ يُتَابِعُ عَلَيْكَ نِعَمَهُ وَ اءَنْتَ تَعْصِيهِ فَاحْذَرْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے آدم علیہ السلام کے بیٹے جب تو دیکھے کہ اللہ سبحانہ تجھے پے در پے نعمتیں دے رہا ہے اور تو اس کی نافرمانی کر رہا ہے تو اس سے ڈرتے رہنا۔"

قول نمبر 352:

## اتفاقیہ گفتگو اور چہرے کا اتار چڑھاؤ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا اءَضْمَرَ اءَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا ظَهَرَ فِي فَلَتَاتِ لِسَانِهِ وَ صَفَحَاتِ وَجْهِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو دل میں کوئی بات چھپائے اور اس کی زبان کی اتفاقی گفتگو اور چہرے کے اتار چڑھاؤ سے ظاہر نہ ہو جائے۔

قول نمبر 353:

## مرض کا ساتھ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

امْشِ بِدائِكَ ما مَشَى بِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جہاں تک ممکن ہو مرض کے ساتھ چلتے رہو (اس کا علاج کراتے رہو)''

قول نمبر 354:

## بہترین زہد

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

اءَفْضَلُ الزُّهْدِ إِخْفاءُ الزُّهْدِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بہترین زہد زہد کا مخفی رکھنا ہے۔

قول نمبر 355:

## حقیقی مڈبھیڑ

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

إِذا كُنْتَ فِي إِدْبارٍ وَالْمَوْتُ فِي إِقْبالٍ فَما اءَسْرَعَ الْمُلْتَقَى!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب تم واپس جا رہے ہو اور موت تمہاری طرف بڑھ رہی ہو۔ تو یہ مڈبھیڑ کتنی جلد ہو گی۔''

قول نمبر 356:

## گناہوں کی پردہ پوشی

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

الْحَذَرَ الْحَذَرَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَتَرَ حَتّى كَاءَنَّهُ قَدْ غَفَرَ!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بچو! بچو! بس اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی اس قدر پردہ پوشی فرمائی ہے کہ گویا سمجھا جاتا ہے کہ شاید معاف کر دیا گیا ہے۔''

قول نمبر 357:

## ایمان کے چار ستون

وَ سُئِلَ عَنِ الْاِيمَانِ فَقَالَ رضی اللہ عنہ : الْاِيمَانُ عَلى اَرْبَعِ دَعَائِمَ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِينِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهَادِ.

فَالصَّبْرُ مِنْهَا عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ :عَلَى الشَّوْقِ وَالشَّفَقِ وَالزُّهْدِ وَالتَّرَقُّبِ، فَمَنِ اشْتَاقَ اِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَ مَنْ اَشْفَقَ مِنَ النَّارِ اجْتَنَبَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَ مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا اسْتَهَانَ بِالْمُصِيبَاتِ، وَ مَنِ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ فِي الْخَيْرَاتِ.

وَالْيَقِينُ مِنْهَا عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ :عَلَى تَبْصِرَةِ الْفِطْنَةِ، وَ تَاَوُّلِ الْحِكْمَةِ، وَ مَوْعِظَةِ الْعِبْرَةِ، وَ سُنَّةِ الْاَوَّلِينَ، فَمَنْ تَبَصَّرَ فِي الْفِطْنَةِ تَبَيَّنَتْ لَهُ الْحِكْمَةُ، وَ مَنْ تَبَيَّنَتْ لَهُ الْحِكْمَةُ عَرَفَ الْعِبْرَةَ، وَ مَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ فَكَاَنَّمَا كَانَ فِي الْاَوَّلِينَ.

وَالْعَدْلُ مِنْهَا عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ :عَلَى غَائِصِ الْفَهْمِ، وَ غَوْرِ الْعِلْمِ، وَ زُهْرَةِ الْحُكْمِ، وَ رَسَاخَةِ الْحِلْمِ، فَمَنْ فَهِمَ عَلِمَ غَوْرَ الْعِلْمِ، وَ مَنْ عَلِمَ غَوْرَ الْعِلْمِ صَدَرَ عَنْ شَرَائِعِ الْحُكْمِ، وَ مَنْ حَلُمَ لَمْ يُفَرِّطْ فِي اَمْرِهِ وَ عَاشَ فِي النَّاسِ حَمِيدًا.

وَالْجِهَادُ مِنْهَا عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ :عَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ وَ شَنَآنِ الْفَاسِقِينَ، فَمَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظُهُورَ الْمُؤْمِنِينَ، وَ مَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ اَرْغَمَ اُنُوفَ الْمُنَافِقِينَ، وَ مَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى مَا عَلَيْهِ، وَ مَنْ شَنِئَ الْفَاسِقِينَ وَ غَضِبَ لِلّٰهِ غَضِبَ اللّٰهُ لَهُ وَ اَرْضَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَالْكُفْرُ عَلَى اَرْبَعِ دَعَائِمَ :عَلَى التَّعَمُّقِ، وَالتَّنَازُعِ، وَالزَّيْغِ، وَالشِّقَاقِ، فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يُنِبْ اِلَى الْحَقِّ، وَ مَنْ كَثُرَ نِزَاعُهُ بِالْجَهْلِ دَامَ عَمَاهُ عَنِ الْحَقِّ، وَ مَنْ زَاغَ سَاءَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ، وَ حَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ، وَ سَكِرَ سُكْرَ الضَّلَالَةِ، وَ مَنْ شَاقَّ وَعُرَتْ عَلَيْهِ طُرُقُهُ، وَ اَعْضَلَ عَلَيْهِ اَمْرُهُ، وَ ضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ.

وَالشَّكُّ عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ :عَلَى التَّمَارِي، وَالْهَوْلِ وَالتَّرَدُّدِ، وَالْاِسْتِسْلَامِ، فَمَنْ جَعَلَ الْمِرَاءَ دَيْدَنًا لَمْ يُصْبِحْ لَيْلُهُ، وَ مَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَ مَنْ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ وَطِئَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيَاطِينِ، وَ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَلَكَ فِيهِمَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ صبر، یقین، عدل، اور جہاد۔ پھر صبر کی چار شاخیں ہیں۔ اشتیاق، خوف، دنیا سے بے اعتنائی اور انتظار۔ اس لیے کہ جو جنت کا مشتاق ہوگا وہ خواہشوں کو بھلا دے گا اور جو دوزخ سے خوف کھائے گا وہ محرمات سے کنارہ کشی کرے گا اور جو دنیا سے بے اعتنائی اختیار کرے گا، وہ مصیبتوں کو سہل سمجھے گا اور جسے موت کا انتظار ہوگا، وہ نیک کاموں میں جلدی کرے گا۔
یقین کی بھی چار شاخیں ہیں۔ روشن نگاہی، حقیقت رسی، عبرت اندوزی اور اگلوں کا طور طریقہ۔ چنانچہ جو دانش و آگہی حاصل کرے گا اس کے سامنے علم و عمل کی راہیں واضح ہو جائیں گی۔ اور جس کے لیے علم و عمل آشکارا ہو جائے گا وہ عبرت سے آشنا ہوگا اور جو عبرت سے آشنا ہوگا وہ ایسا ہے جیسے وہ پہلے لوگوں میں موجود رہا ہو۔
عدل کی بھی چار شاخیں ہیں۔ تہوں تک پہنچنے والی فکر اور علمی گہرائی اور فیصلہ کی خوبی اور عقل کی پائیداری۔ چنانچہ جس نے غور و فکر کیا وہ علم کی گہرائیوں سے آشنا ہوا۔ اور جو علم کی گہرائیوں میں اُترا، وہ فیصلہ کے سرچشموں سے سیراب ہو کر پلٹا اور جس نے حلم و بردباری اختیار کی۔ اس نے اپنے معاملات میں کوئی کمی نہیں کی اور لوگوں میں نیک نام رہ کر زندگی بسر کی۔
جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تمام موقعوں پر راست گفتاری اور بدکرداروں سے نفرت چنانچہ جس نے امر بالمعروف کیا، اس نے مومنین کی پشت مضبوط کی اور جس نے نہی عن المنکر کیا اس نے کافروں کو ذلیل کیا اور جس نے تمام موقعوں پر سچ بولا، اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جس نے فاسقوں کو برا سمجھا اور اللہ کے لیے غضبناک ہوا اللہ بھی اس کیلئے دوسروں پر غضبناک ہوگا اور قیامت کے دن اس کی خوشی کا سامان کرے گا۔

قول نمبر 358:

## نیک و بد

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
فَاعِلُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنْهُ، وَ فَاعِلُ الشَّرِّ شَرٌّ مِنْهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
نیک کام کرنے والا نیکی سے بہتر اور برا کام کرنے والا بدکاری سے بدتر ہے۔

قول نمبر 359:

## سخاوت و بخل

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
كُنْ سَمْحًا وَ لَا تَكُنْ مُبَذِّرًا، وَ كُنْ مُقَدِّرًا وَ لَا تَكُنْ مُقَتِّرًا.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''سخاوت کرو، لیکن فضول خرچی نہ کرو اور جزرسی کرو، مگر بخل نہیں۔''

قول نمبر 360:

## امیدوں کا تارک

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اءَشْرَفُ الْغِنٰى تَرْكُ الْمُنٰى.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"بہترین مالداری اور بے نیازی یہ ہے کہ انسان امیدوں کو ترک کر دے۔"

قول نمبر 361:

## ناپسندیدہ چیز

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ اءَسْرَعَ إِلَى النَّاسِ بِمَا يَكْرَهُونَ قَالُوا فِيهِ مَا لَا يَعْلَمُونَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"عام رجحان کے خلاف کچھ کرنا: جو شخص لوگوں کے پاس وہ چیزیں لے کر جاتا ہے جسے پسند نہیں کیا جاتا۔ اس کے لیے لوگ نامعلوم باتیں کہنے لگتے ہیں۔"

قول نمبر 362:

## عملوں کا بگاڑ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ اءَطَالَ الْاءَمَلَ اءَسَاءَ الْعَمَلَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جس نے طویل طویل اُمیدیں باندھیں اس نے اپنے اعمال بگاڑ لیے۔"

قول نمبر 363:

## خسارے والی مشقت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

وَ قَدْ لَقِيَهُ عِنْدَ مَسِيرِهِ إِلَى الشَّامِ دَهَاقِينُ الْاءَنْبَارِ فَتَرَجَّلُوا لَهُ وَ اشْتَدُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ: مَا هٰذَا الَّذِى

صَنَعْتُمُوهُ؟

فَقَالُوا:

خُلُقٌ مِنَّا نُعَظِّمُ بِهِ اُمَرَاءَنَا

فَقَالَ:

وَاللّٰهِ مَا يَنْتَفِعُ بِهٰذَا اُمَرَاؤُكُمْ، وَ إِنَّكُمْ لَتَشُقُّونَ عَلَى اَنْفُسِكُمْ فِي دُنْيَاكُمْ وَ تَشْقَوْنَ بِهِ فِي آخِرَتِكُمْ، وَ مَا اَخْسَرَ الْمَشَقَّةَ وَرَاءَهَا الْعِقَابُ، وَ اَرْبَحَ الدَّعَةَ مَعَهَا الْاَمَانُ مِنَ النَّارِ.

شام کی طرف جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر انبار کے زمینداروں کے پاس سے ہوا تو وہ لوگ سواریوں سے اُتر آئے اور آپ کے آگے دوڑنے لگے تو آپ نے فرمایا:

''یہ تم نے کیا طریقہ اختیار کیا ہے؟''

لوگوں نے عرض کیا:

''یہ ہمارا ایک ادب ہے جس سے ہم شخصیتوں کا احترام کرتے ہیں۔''

ارشاد فرمایا:

''خدا گواہ ہے اس سے حکام کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور تم اپنے نفس کو دنیا میں زحمت میں ڈالتے ہو اور آخرت میں بدبختی کا شکار ہو جاؤ گے اور کس قدر خسارہ کا باعث ہے وہ مشقت جس کے پیچھے عذاب ہو اور کس قدر فائدہ مند ہے وہ راحت جس کے ساتھ جہنم سے امان ہو۔

قول نمبر 364:

## چار مثبت اور چار منفی باتیں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِابْنِهِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ:

يَا بُنَيَّ احْفَظْ عَنِّي اَرْبَعًا وَ اَرْبَعًا لَا يَضُرُّكَ مَا عَمِلْتَ مَعَهُنَّ: إِنَّ اَغْنَى الْغِنَى الْعَقْلُ، وَ اَكْبَرَ الْفَقْرِ الْحُمْقُ، وَ اَوْحَشَ الْوَحْشَةِ الْعُجْبُ، وَ اَكْرَمَ الْحَسَبِ حُسْنُ الْخُلُقِ. يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ الْاَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرَّكَ. وَ إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَقْعُدُ عَنْكَ اَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ. وَ إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ الْفَاجِرِ فَإِنَّهُ يَبِيعُكَ بِالتَّافِهِ. وَ إِيَّاكَ وَ مُصَادَقَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ كَالسَّرَابِ يُقَرِّبُ عَلَيْكَ الْبَعِيدَ، وَ يُبَعِّدُ عَلَيْكَ الْقَرِيبَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے بیٹا! چار (مثبت) اور چار (منفی باتیں) یاد کر لو! اگر ان کے پیش نظر کام کیا تو کبھی نقصان نہ اٹھاؤ گے! (1) سب سے بڑی

دولت عقل ہے۔(2) سب سے بڑی فقیری حماقت (بے وقوفی) ہے۔ اور سب سے بڑی وحشت خود پسندی ہے۔ اور سب سے زیادہ قابل عزت حسب اور خوش اخلاقی ہے۔

اے فرزند! خبردار! احمق سے دوستی نہ کرنا' کیونکہ وہ چاہے گا کہ نفع پہنچائے مگر کرا دے گا نقصان۔ کنجوس سے بھی نہ ملو اس لیے کہ وہ تمہاری ضرورتوں سے بھی تمہیں روک دے گا۔ اور دیکھو بدکار سے بھی دوستی نہ کرنا' وہ تو معمولی قیمت پر بھی تمہیں بیچ دے گا اور جھوٹے سے بھی میل جول ٹھیک نہیں' وہ تو سراب ہے کہ دور کو قریب اور قریب کو دور کر دے گا۔ دھوکا دے گا اپنے کو بیگانہ' بیگانے کو اپنا بنا کے دکھائے گا۔

قول نمبر 365:

## نوافل اور واجبات

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا قُرْبَةَ بِالنَّوَافِلِ إِذَا اَضَرَّتْ بِالْفَرَائِضِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مستحبات سے قرب الٰہی نہیں حاصل ہو سکتا جب کہ واجبات کی کوئی پرواہ نہ ہو۔''

قول نمبر 366:

## عقل مند اور احمق کی زبان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لِسَانُ الْعَاقِلِ وَرَاءَ قَلْبِهِ، وَ قَلْبُ الْاَحْمَقِ وَرَاءَ لِسَانِهِ.

وَ هٰذَا مِنَ الْمَعَانِي الْعَجِيبَةِ الشَّرِيفَةِ، وَالْمُرَادُ بِهِ اَنَّ الْعَاقِلَ لَا يُطْلِقُ لِسَانَهُ! لا بَعْدَ مُشَاوَرَةِ الرَّوِيَّةِ وَ مُؤَامَرَةِ الْفِكْرَةِ وَالْاَحْمَقُ تَسْبِقُ حَذَفَاتُ لِسَانِهِ وَ فَلَتَاتُ كَلَامِهِ مُرَاجَعَةَ فِكْرِهِ، وَ مُمَاخَضَةَ رَاْيِهِ، فَكَاَنَّ لِسَانَ الْعَاقِلِ تَابِعٌ لِقَلْبِهِ، وَ كَاَنَّ قَلْبَ الْاَحْمَقِ تَابِعٌ لِلِسَانِهِ .وَ قَدْ رُوِيَّ عَنْهُ ع هٰذَا الْمَعْنٰى بِلَفْظٍ آخَرَ وَ هُوَ قَوْلُهُ :(قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِي فِيهِ، وَ لِسَانُ الْعَاقِلِ فِي قَلْبِهِ) وَ مَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے رہتی ہے اور احمق کا دل اس کی زبان کے پیچھے رہتا ہے۔''

یہ بڑی عجیب و غریب اور لطیف حکمت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عقلمند انسان غور و فکر کرنے کے بعد بولتا ہے۔ اور احمق

انسان بلاسوچے سمجھے کہہ ڈالتا ہے گویا کہ عاقل کی زبان دل کی تابع ہے اور احمق کا دل اس کی زبان کا پابند ہے۔

قول نمبر 367:

## بیماری کی جزاء

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ فِي عِلَّةٍ اعْتَلَّهَا:

جَعَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ شَكْوَاكَ حَطًّا لِسَيِّئَاتِكَ، فَإِنَّ الْمَرَضَ لَا اَجْرَ فِيهِ، وَ لٰكِنَّهٗ يَحُطُّ السَّيِّئَاتِ وَ يَحُتُّهَا حَتَّ الْاَوْرَاقِ، وَ إِنَّمَا الْاَجْرُ فِي الْقَوْلِ بِاللِّسَانِ، وَ الْعَمَلِ بِالْاَيْدِي وَ الْاَقْدَامِ، وَ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ يُدْخِلُ بِصِدْقِ النِّيَّةِ وَ السَّرِيرَةِ الصَّالِحَةِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ الْجَنَّةَ.

صَدَقَ إِنَّ الْمَرَضَ لَا اَجْرَ فِيهِ، لِاَنَّهٗ مِنْ قَبِيلِ مَا يُسْتَحَقُّ عَلَيْهِ الْعِوَضُ؛ لِاَنَّ الْعِوَضَ يُسْتَحَقُّ عَلٰى مَا كَانَ فِي مُقَابَلَةِ فِعْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْعَبْدِ مِنَ الْآلَامِ وَ الْاَمْرَاضِ وَ مَا يَجْرِي مَجْرَى ذٰلِكَ، وَ الْاَجْرُ وَ الثَّوَابُ يُسْتَحَقَّانِ عَلٰى مَا كَانَ فِي مُقَابَلَةِ فِعْلِ الْعَبْدِ، فَبَيْنَهُمَا فَرْقٌ قَدْ بَيَّنَهٗ ع كَمَا يَقْتَضِيهِ عِلْمُهُ الثَّاقِبُ، وَ رَاْيُهُ الصَّائِبُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی بیمار تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"خدا تمہاری اس بیماری کو تمہارے گناہوں کے معاف کرنے کا سبب بنائے' کیونکہ بیماری کی کوئی جزا نہیں' لیکن وہ گناہوں کو کم کرتی اور اس طرح گراتی ہے جیسے درختوں سے پتیاں۔ بدلہ (جزا) تو زبان کی بات' ہاتھ پیر کے عمل پر چلنا۔ خدا نیک نیتی اور پاک دلی کی وجہ سے جس بندے کو چاہے گا جنت دے گا۔

بیماری کا کوئی صلہ نہیں' کیونکہ مرض' ان چیزوں میں سے ہے جس کا عوض تو ہو سکتا ہے کہ عوض خداوند عالم کے ان افعال کے مقابلے میں ہوتا ہے جو وہ اپنے بندے پر بطور تکلیف واذیت نازل کرے جیسے مصائب وامراض وغیرہ۔ اور اجروثواب انسانی افعال کی مزدوری ہے۔ اس فرق کو حضرت نے اپنے علم خصوصی اور رائے مبارک سے واضح فرمایا ہے۔

قول نمبر 368:

## خباب ابن الارت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ: فِي ذِكْرِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ:

يَرْحَمُ اللّٰهُ خَبَّابًا فَلَقَدْ اَسْلَمَ رَاغِبًا، وَ هَاجَرَ طَائِعًا، وَ قَنِعَ بِالْكَفَافِ، وَ رَضِيَ عَنِ اللّٰهِ وَ عَاشَ مُجَاهِدًا، طُوبٰى لِمَنْ ذَكَرَ الْمَعَادَ، وَ عَمِلَ لِلْحِسَابِ، وَ قَنِعَ بِالْكَفَافِ، وَ رَضِيَ عَنِ اللّٰهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب بن الارت کے بارے میں فرمایا:

خدا جناب ابن الارت پر رحمت نازل کرے۔ وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے، اپنی خوشی سے ہجرت کی، بقدر ضرورت سامان پر اکتفا کی، اللہ کی مرضی سے راضی رہے اور مجاہدانہ زندگی گزار دی۔

قول نمبر 369:

## مومن کی محبت اور کافر کا بغض

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

لَوْ ضَرَبْتُ خَيْشُومَ الْمُؤْمِنِ بِسَيْفِي هَذَا عَلَى اءَنْ يُبْغِضَنِي ما اءَبْغَضَنِي، وَ لَوْ صَبَبْتُ الدُّنْيا بِجَمَّاتِها عَلَى الْمُنافِقِ عَلى اءَنْ يُحِبَّنِي ما اءَحَبَّنِي، وَ ذلِكَ اءَنَّهُ قُضِيَ فَانْقَضى عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الْاءُمِّيِّ ص اءَنَّهُ قالَ): (يا عَلِيُّ لا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ، وَ لا يُحِبُّكَ مُنافِقٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اگر میں مومن کی ناک پر تلواریں لگاؤں کہ وہ مجھے دشمن رکھے تو جب بھی وہ مجھ سے دشمنی نہ کرے گا اور تمام متاع دنیا کافر کے آگے ڈھیر کر دوں کہ وہ مجھے دوست رکھے تو وہ پھر بھی مجھے دوست نہ رکھے گا۔ اس لیے کہ یہ وہ فیصلہ ہے جو پیغمبر امی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہو گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کوئی مومن تم سے دشمنی نہ رکھے گا اور کوئی منافق تم سے محبت نہ کرے گا۔"

قول نمبر 370:

## خود پسندی

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

سَيِّئَةٌ تَسُوءُكَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو غلطی بارگاہ خداوندی میں تمہیں تکلیف دے وہ اس اچھے عمل سے بہتر ہے جو تمہیں خود پسند کر دے۔"

قول نمبر 371:

## صداقت و طاقت

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

قَدْرُ الرَّجُلِ عَلى قَدْرِ هِمَّتِهِ، وَ صِدْقُهُ عَلى قَدْرِ مُرُوءَتِهِ، وَ شَجاعَتُهُ عَلى قَدْرِ اءَنَفَتِهِ، وَ عِفَّتُهُ عَلى قَدْرِ غَيْرَتِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''انسان کی قدر و قیمت اس کی طاقت کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اس کی صداقت اس کی مردانگی کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ شجاعت کا پیمانہ حمیت و خودداری ہے اور عفت کا پیمانہ غیرت و حیاء ہے۔''

قول نمبر 372:

## دور اندیشی اور فکر و تدبر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

الظَّفَرُ بِالْحَزْمِ، وَالْحَزْمُ بِإِجَالَةِ الرَّأْيِ، وَالرَّأْيُ بِتَحْصِينِ الْأَسْرَارِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کامیابی دور اندیشی سے وابستہ ہے اور دور اندیشی فکر و تدبر کو کام میں لانے سے اور تدبر بھیدوں کو چھپا کر رکھنے سے۔''

قول نمبر 373:

## پیٹ بھرا کمینہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

احْذَرُوا صَوْلَةَ الْكَرِيمِ إِذَا جَاعَ، وَاللَّئِيمِ إِذَا شَبِعَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینے کے حملے سے بچو۔''

قول نمبر 374:

## دلوں کی کیفیت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

قُلُوبُ الرِّجَالِ وَحْشِيَّةٌ فَمَنْ تَأَلَّفَهَا أَقْبَلَتْ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''لوگوں کے دل جنگلی جانوروں کی طرح ہیں کہ جو ان پر قابو پا لے اس کی طرف جھک جاتے ہیں۔''

قول نمبر 375:

## نیکی پر غرور

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

عَيْبُكَ مَسْتُورٌ مَا اَسْعَدَكَ جَدُّكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اس نیکی سے بہتر ہے جس سے تم میں غرور پیدا ہو جائے۔"

قول نمبر 376:

## معافی دینے کا حقدار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ اَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"معافی دینے کا تو اُسے ہی حق ہے جو سب سے زیادہ سزا دینے پر قادر ہو۔"

قول نمبر 377:

## حقیقی سخاوت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلسَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً، فَاَمَّا مَا كَانَ عَنْ مَسْاَلَةٍ فَحَيَاءٌ وَ تَذَمُّمٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سخاوت وہی ہے جو ابتداءً کی جائے، ورنہ مانگنے کے بعد تو شرم و حیاء اور عزت بچانے کے لیے بھی دینا پڑتا ہے۔"

قول نمبر 378:

## عقل، جہالت، ادب اور مشورہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا غِنَى كَالْعَقْلِ، وَ لَا فَقْرَ كَالْجَهْلِ، وَ لَا مِيرَاثَ كَالْاَدَبِ، وَ لَا ظَهِيرَ كَالْمُشَاوَرَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی بے مائیگی نہیں، ادب سے بڑھ کر کوئی میراث نہیں اور مشورہ سے زیادہ کوئی چیز معین و مددگار نہیں۔"

قول نمبر 379:

## دو اقسام کے صبر

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

الصَّبْرُ صَبْرانِ: صَبْرٌ عَلى ما تَكْرَهُ، وَ صَبْرٌ عَمّا تُحِبُّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"صبر کی دو قسمیں ہیں۔ ناپسند چیز پر صبر اور محبوب چیز کے نہ ملنے پر صبر۔"

قول نمبر 380:

## ثروت و فقر

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

الْغِنى فِي الْغُرْبَةِ وَطَنٌ، وَالْفَقْرُ فِي الْوَطَنِ غُرْبَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سفر میں دولت حاصل ہو جائے تو وہ سفر بھی وطن ہی ہے، لیکن اگر وطن میں غربت آ جائے تو یہ وطن بھی پردیس ہی ہے۔"

قول نمبر 381:

## قناعت کی اہمیت

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

الْقَناعَةُ مالٌ لا يَنْفَدُ.

وَ قَدْ رُوِيَّ هذَا الْكَلامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وسلم.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قناعت وہ سرمایا ہے جو ختم نہیں ہو سکتا۔"

یہ کلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

قول نمبر 382:

## مال کی حقیقت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

"اَلْمَالُ مَادَّةُ الشَّهَوَاتِ."

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"مال خواہشات کا سرچشمہ ہے۔"

قول نمبر 383:

## برائیوں سے ڈرانے والا

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنْ حَذَّرَكَ كَمَنْ بَشَّرَكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو تمہیں برائیوں سے ڈرائے تو گویا وہ ایسا ہی ہے جس نے تمہیں نیکی کی بشارت دی۔"

قول نمبر 384:

## زبان کی حقیقت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَللِّسَانُ سَبُعٌ إِنْ خُلِّيَ عَنْهُ عَقَرَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"زبان ایک ایسا درندہ ہے کہ اگر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو پھاڑ کھائے۔"

قول نمبر 385:

## خوش معاشرت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَلْمَرْاَةُ عَقْرَبٌ حُلْوَةُ اللَّسْبَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"عورت خوش معاشرت بچھو ہے۔"

قول نمبر 386:

## نیکی میں پہل کرنے والا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِذَا حُيِّيتَ بِتَحِيَّةٍ فَحَيِّ بِأَحْسَنَ مِنْهَا، وَإِذَا أُسْدِيَتْ إِلَيْكَ يَدٌ فَكَافِئْهَا بِمَا يُرْبِي عَلَيْهَا، وَالْفَضْلُ مَعَ ذٰلِكَ لِلْبَادِئِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے بہتر طریقے سے جواب دو اور جب کوئی نعمت دی جائے تو اس سے بڑھا کر اس کا بدلہ دو، لیکن اس کے باوجود فضل وہی ہے جس نے کار خیر میں پہل کی۔"

قول نمبر 387:

## سفارشی یا وبالی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

الشَّفِيعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سفارش کرنے والا امیدوار کے لیے بمنزلہ پر وبال کے ہوتا ہے۔

قول نمبر 388:

## غفلت کی نیند والے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

أَهْلُ الدُّنْيَا كَرَكْبٍ يُسَارُ بِهِمْ وَهُمْ نِيَامٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دنیا والے ان مسافروں کی طرح، جن کو قافلہ (سواری) لیے جا رہا ہو اور وہ (غافل) سو رہے ہوں۔

قول نمبر 389:

## دوستوں سے محروم

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
فَقْدُ الْاَحِبَّةِ غُرْبَةٌ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"دوستوں کا نہ ہونا بھی ایک قسم کی غربت ہے۔"

قول نمبر 390:

## مطلب اور نا اہل

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
فَوْتُ الْحَاجَةِ اَهْوَنُ مِنْ طَلَبِهَا اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهَا.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
مطلب کا ہاتھ سے چلا جانا نا اہل کے آگے ہاتھ پھیلانے سے آسان ہے۔

قول نمبر 391:

## سائل کو کم دینا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لَا تَسْتَحِ مِنْ اِعْطَاءِ الْقَلِيْلِ، فَاِنَّ الْحِرْمَانَ اَقَلُّ مِنْهُ.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
(سائل کو) کم دینے سے شرم نہ کرو اس لیے کہ نا کام واپس کرنا اس سے بھی کم ہے۔

قول نمبر 392:

## زہد اور شکر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اَلْعَفَافُ زِيْنَةُ الْفَقْرِ، وَ الشُّكْرُ زِيْنَةُ الْغِنٰى.
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

معافی زہد کی زینت ہے اور شکر مال کی زینت ہے۔

قول نمبر 393:

## حسب منشاء

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

إِذا لَمْ يَكُنْ ما تُرِيدُ فَلا تُبَلْ كَيْفَ كُنْتَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر حسب منشا تمہارا کام نہ بن سکے تو پھر جس حالت میں ہو مگن رہو۔

قول نمبر 394:

## جاہل کی عادت

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

لا يُرَى الْجاهِلُ إِلا مُفْرِطا اءَوْ مُفَرِّطا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جاہل ہمیشہ یا افراط کرتا ہے یا تفریط۔

قول نمبر 395:

## کم باتیں کرنا

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

إِذا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلامُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب عقل مکمل ہو جاتی ہے تو کلام میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔''

قول نمبر 396:

## حقیقت زمانہ

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

اَلدَّهْرُ يُخْلِقُ الْاَبْدَانَ، وَ يُجَدِّدُ الْآمَالَ، وَ يُقَرِّبُ الْمَنِيَّةَ، وَ يُبَاعِدُ الْاُمْنِيَّةَ، مَنْ ظَفِرَ بِهٖ نَصِبَ، وَ مَنْ فَاتَهٗ تَعِبَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

زمانہ جسموں کو کہنہ و بوسیدہ اور آرزوؤں کو تر و تازہ کرتا ہے۔ موت کو قریب اور آرزوؤں کو دور کرتا ہے۔ جو زمانہ سے کچھ پالیتا ہے وہ بھی رنج سہتا ہے اور جو کھو دیتا ہے وہ تو دکھ جھیلتا ہی ہے۔

قول نمبر 397:

## قائد عوام کی خصوصیات

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ نَصَبَ نَفْسَهٗ لِلنَّاسِ إِمَامًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَبْدَأَ بِتَعْلِيمِ نَفْسِهٖ قَبْلَ تَعْلِيمِ غَيْرِهٖ، وَ لْيَكُنْ تَأْدِيبُهٗ بِسِيرَتِهٖ قَبْلَ تَأْدِيبِهٖ بِلِسَانِهٖ، وَ مُعَلِّمُ نَفْسِهٖ وَ مُؤَدِّبُهَا أَحَقُّ بِالْإِجْلَالِ مِنْ مُعَلِّمِ النَّاسِ وَ مُؤَدِّبِهِمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص خود کو عوام کا قائد بنائے اُسے چاہئے کہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنی ذات کو تعلیم دے، اس کا کردار اس کی زبان سے پہلے ادب سکھائے (نمونہ دکھائے) اور اپنے نفس کو مودب کرنے اور قابل بنانے والا دوسروں کو تعلیم دینے والے سے زیادہ قابل تعظیم و عزت ہے۔

قول نمبر 398:

## موت کی طرف قدم

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

نَفَسُ الْمَرْءِ خُطَاهُ إِلٰى أَجَلِهٖ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"انسان کی ہر سانس گویا موت کی طرف ایک قدم ہے۔"

قول نمبر 399:

## مقدور چیز

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

كُلُّ مَعْدُودٍ مُنْقَضٍ، وَ كُلُّ مُتَوَقَّعٍ آتٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو چیز شمار میں آئے اُسے ختم ہونا چاہئے اور جسے آنا چاہئے وہ آ کر رہے گا۔

قول نمبر 400:

## انجام کرنا کس طرح سمجھا جائے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ الْاُمُوْرَ إِذَا اشْتَبَهَتِ اعْتُبِرَ آخِرُهَا بِأَوَّلِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب مسائل میں شبہ پیدا ہو جائے تو ابتدا کو دیکھ کر انجام کار کا اندازہ کر لینا چاہیے۔

قول نمبر 401:

## قضاء وقدر

وَ مِنْ كَلَامٍ لَهُ ع لِلسَّائِلِ الشَّامِيِّ لَمَّا سَأَلَهُ: أَكَانَ مَسِيرُنَا إِلَى الشَّامِ بِقَضَاءٍ مِنَ اللّٰهِ وَقَدَرٍ؟ بَعْدَ كَلَامٍ طَوِيلٍ هٰذَا مُخْتَارُهُ: وَيْحَكَ لَعَلَّكَ ظَنَنْتَ قَضَاءً لَازِمًا وَ قَدَرًا حَاتِمًا، لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَبَطَلَ الثَّوَابُ وَ الْعِقَابُ، وَ سَقَطَ الْوَعْدُ وَ الْوَعِيدُ، إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ أَمَرَ عِبَادَهُ تَخْيِيرًا، وَ نَهَاهُمْ تَحْذِيرًا، وَ كَلَّفَ يَسِيرًا، وَ لَمْ يُكَلِّفْ عَسِيرًا، وَ أَعْطَى عَلَى الْقَلِيلِ كَثِيرًا، وَ لَمْ يُعْصَ مَغْلُوبًا، وَ لَمْ يُطَعْ مُكْرِهًا، وَ لَمْ يُرْسِلِ الْأَنْبِيَاءَ لَعِبًا، وَ لَمْ يُنْزِلِ الْكُتُبَ لِلْعِبَادِ عَبَثًا، وَ لَا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا، فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ.

ایک شخص نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا ہمارا اہل شام سے لڑنے کے لیے جانا قضاء وقدر سے تھا؟ تو آپ نے ایک طویل جواب دیا۔ جس کا ایک منتخب حصہ یہ ہے:

"خدا تم پر رحم کرے شاید تم نے حتمی ولازمی قضاء وقدر سمجھ لیا ہے کہ جس کے انجام دینے پر ہم مجبور ہیں اگر ایسا ہوتا ہے تو پھر ثواب کا کوئی سوال پیدا ہوتا نہ عذاب کا نہ وعدے کے کچھ معنی رہتے نہ وعید کے۔ خداوند عالم نے تو بندوں کو خود مختار بنا کر مامور کیا ہے اور عذاب سے ڈراتے ہوئے نہی کی ہے اس نے سہل و آسان تکلیف دی ہے اور دشواریوں سے بچائے رکھا ہے وہ تھوڑے کیے پر زیادہ اجر دیتا ہے۔ اس کی نافرمانی اس لیے نہیں ہوتی کہ وہ دب گیا ہے اور نہ اس کی اطاعت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس نے مجبور کر رکھا ہے اس نے پیغمبروں کو بطور تفریح نہیں بھیجا اور بندوں کے لیے کتابیں بے فائدہ نہیں اتاری ہیں اور نہ آسمان و زمین اور جو

کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو بیکار پیدا کیا ہے یہ تو ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے تو افسوس ہے ان پر جنہوں نے کفر اختیار کیا آتش جہنم کے عذاب سے۔"

قول نمبر 402:

## مردہ دل اور حیاء کی کمی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنْ نَظَرَ فِی عَیْبِ نَفْسِهِ اشْتَغَلَ عَنْ عَیْبِ غَیْرِهِ، وَ مَنْ رَضِیَ بِرِزْقِ اللّٰهِ لَمْ یَحْزَنْ عَلَی مَا فَاتَهُ، وَ مَنْ سَلَّ سَیْفَ الْبَغْیِ قُتِلَ بِهِ، وَ مَنْ کَابَدَ الْأُمُورَ عَطِبَ، وَ مَنِ اقْتَحَمَ اللُّجَجَ غَرِقَ، وَ مَنْ دَخَلَ مَدَاخِلَ السُّوءِ اتُّهِمَ وَ مَنْ کَثُرَ کَلَامُهُ کَثُرَ خَطَؤُهُ وَ مَنْ کَثُرَ خَطَؤُهُ قَلَّ حَیَاؤُهُ، وَ مَنْ قَلَّ حَیَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ، وَ مَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ، وَ مَنْ مَاتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النَّارَ وَ مَنْ نَظَرَ فِی عُیُوبِ النَّاسِ فَأَنْکَرَهَا ثُمَّ رَضِیَهَا لِنَفْسِهِ فَذَلِكَ الْأَحْمَقُ بِعَیْنِهِ، وَالْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا یَنْفَدُ، وَ مَنْ أَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِ الْمَوْتِ رَضِیَ مِنَ الدُّنْیَا بِالْیَسِیرِ وَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ کَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ کَلَامُهُ إِلَّا فِیمَا یَعْنِیهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو اپنے عیب پر نگاہ رکھتا ہے وہ دوسروں کے عیب سے غافل ہو جاتا ہے اور جو رزق خدا پر راضی رہتا ہے وہ کسی چیز کے ہاتھ سے نکل جانے پر رنجیدہ نہیں ہوتا۔ جو بغاوت کی تلوار کھینچتا ہے خود اسی سے مارا جاتا ہے اور جو اہم امور کو زبردستی انجام دینا چاہتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ لہروں میں پھاند پڑنے والا ڈوب جاتا ہے اور غلط جگہوں پر داخل ہونے والا بدنام ہو جاتا ہے۔ جس کی باتیں زیادہ ہوتی ہیں اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کا تقویٰ بھی کم ہو جاتا ہے اور جس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے اور جس کا دل مردہ ہو جاتا ہے وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔

قول نمبر 403:

## علامات ظالم

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

لِلظَّالِمِ مِنَ الرِّجَالِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: یَظْلِمُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِیَةِ، وَ مَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ، وَ یُظَاهِرُ الْقَوْمَ الظَّلَمَةَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ظالم لوگوں کی تین علامتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ اپنے سے بڑے پر گناہ کے ساتھ ظلم کرتا ہے، دوسری یہ کہ اپنے سے کمتر پر غلبہ وقہر کے ساتھ ظلم کرتا ہے اور تیسری علامت یہ ہے کہ ظالم ہمیشہ ظالم قوم کی حمایت کرتا ہے۔"

قول نمبر 404:

## تنگی کے بعد خوشحالی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

عِنْدَ تَنَاهِي الشِّدَّةِ تَكُونُ الْفَرْجَةُ، وَ عِنْدَ تَضَايُقِ حَلَقِ الْبَلَاءِ يَكُونُ الرَّخَاءُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب سختی انتہا تک پہنچتی ہے تو آسانی پیدا ہوتی ہے اور جب بلا کی کڑیاں کستی ہیں تو امید کی کرن پھوٹتی ہے۔

قول نمبر 405:

## گھر والے...... دوستان الٰہی اور دشمنان الٰہی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ:

لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغُلِكَ بِأَهْلِكَ وَ وَلَدِكَ، فَإِنْ يَكُنْ أَهْلُكَ وَ وَلَدُكَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَوْلِيَاءَهُ، وَ إِنْ يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ فَمَا هَمُّكَ وَ شُغُلُكَ بِأَعْدَاءِ اللَّهِ؟!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض ساتھیوں سے فرمایا:

زیادہ حصہ بیوی بچوں کی فکر میں مت رہا کرو کہ اگر یہ اللہ کے دوست ہیں تو اللہ انہیں برباد نہیں ہونے دے گا اور اگر اس کے دشمن ہیں تو تم دشمنان خدا کے بارے میں کیوں فکر مند ہو۔ (مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے دائرہ سے باہر نکل کر سماج اور معاشرہ کے بارے میں بھی فکر کرے، صرف کنویں کا مینڈک بن کر نہ رہ جائے)۔

قول نمبر 406:

## بڑا عیب...... جس سے منع کرے وہی خود کرے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

أَكْبَرُ الْعَيْبِ أَنْ تَعِيبَ مَا فِيكَ مِثْلُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ آدمی کسی عیب کو برا کہے اور پھر وہی عیب اس میں پایا جائے۔

قول نمبر 407:

## بیٹے کی مبارکباد

وَ هَنَّاءَ بِحَضْرَتِهِ رَجُلٌ رَجُلاً بِغُلَامٍ وُلِدَ لَهُ فَقَالَ لَهُ:

لِيَهْنِئْكَ الْفَارِسُ

فَقَالَ:

لَا تَقُلْ ذٰلِكَ، وَ لٰكِنْ قُلْ :شَكَرْتَ الْوَاهِبَ، وَ بُورِكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ، وَ بَلَغَ اءَشُدَّهُ، وَ رُزِقْتَ بِرَّهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی نے دوسرے کو بیٹے کی ولادت پر مبارک باد دی اور کہا:

''شہسوار مبارک ہو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ نہ کہو، بلکہ یہ کہو کہ خدا کا شکر کرو تمہیں یہ عطیہ الٰہی مبارک ہو۔اللہ کرے یہ جوان ہو اور نیک ہو۔''

قول نمبر 408:

## چاندی کے سکے

وَ بَنَى رَجُلٌ مِنْ عُمَّالِهِ بِنَاءً فَخْما فَقَالَ:

اءَطْلَعَتِ الْوَرِقُ رُءُوسَهَا، إِنَّ الْبِنَاءَ يَصِفُ لَكَ الْغِنَى.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمال میں سے ایک شخص نے عظیم عمارت تعمیر کرلی تو آپ نے فرمایا:

چاندی کے سکوں نے سر نکال لیا ہے۔یقیناً یہ تعمیر تمہاری مالداری کی غمازی کرتی ہے۔

قول نمبر 409:

## رزق اور موت کا راستہ

وَ قِيلَ لَهُ:

لَوْ سُدَّ عَلَى رَجُلٍ بَابُ بَيْتٍ وَ تُرِكَ فِيهِ، مِنْ اءَيْنَ كَانَ يَأْتِيهِ رِزْقُهُ؟

فَقَالَ:

مِنْ حَيْثُ يَأْتِيهِ اءَجَلُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے گھر کا دروازہ بند کردیا جائے اور اس کو اکیلا چھوڑ دیا جائے تو اس کا رزق

کہاں سے آئے گا۔؟

آپ نے فرمایا:

''جہاں سے اس کی موت آئے گی۔''

قول نمبر 410:

## موت حقیقی سفر

وَ عَزَّى ع قَوْماً عَنْ مَيِّتٍ مَاتَ لَهُمْ فَقَالَ:

إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَيْسَ لَكُمْ بَدَأَ وَ لَا إِلَيْكُمُ انْتَهَى ، وَ قَدْ كَانَ صَاحِبُكُمْ هَذَا يُسَافِرُ فَعُدُّوهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَإِنْ قَدِمَ عَلَيْكُمْ وَ إِلَّا قَدِمْتُمْ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم سے ان کے مرنے والے کی تعزیت میں فرمایا:

یہ بات نہ تمہارے یہاں سے شروع ہوئی' نہ تمہارے اوپر ختم ہوئی (بلکہ اسی طرح لوگ مرتے رہتے ہیں) اور یہ آدمی تو سفر بھی کرتا تھا؟

لوگوں نے عرض کیا:

جی ہاں۔

فرمایا:

تو سمجھ لو کہ وہ کسی سفر میں ہے اگر پلٹ آیا تو' ورنہ تم ان کے پاس چلے جاؤ گے۔

قول نمبر 411:

## اچھے مواقع پر برے مواقع کی یاد

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

أَيُّهَا النَّاسُ، لِيَرَكُمُ اللَّهُ مِنَ النِّعْمَةِ وَجِلِينَ، كَمَا يَرَاكُمْ مِنَ النِّقْمَةِ فَرِقِينَ، إِنَّهُ مَنْ وُسِّعَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ يَدِهِ، فَلَمْ يَرَ ذَلِكَ اسْتِدْرَاجاً، فَقَدْ أَمِنَ مَخُوفاً، وَ مَنْ ضُيِّقَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ يَدِهِ، فَلَمْ يَرَ ذَلِكَ اخْتِبَاراً، فَقَدْ ضَيَّعَ مَأْمُولاً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگو! اللہ نعمت کے موقع پر بھی تمہیں ویسے ہی خوفزدہ دیکھے جس طرح عذاب کے معاملہ میں ہراساں دیکھتا ہے کہ جس شخص کو فراخدستی حاصل ہو جائے اور وہ اسے عذاب کی لپیٹ نہ سمجھے تو اس نے خوفناک چیز سے بھی اپنے کو مطمئن سمجھ لیا ہے اور جو تنگدستی میں مبتلا ہو جائے اور اسے امتحان نہ سمجھے اس نے اس ثواب کو بھی ضائع کر دیا جس کی امید کی جاتی ہے۔

قول نمبر 412:

## حوادث زمانہ پر دانت پیسنا

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

يَا أَسْرَى الرَّغْبَةِ أَقْصِرُوا، فَإِنَّ الْمُعَرِّجَ عَلَى الدُّنْيَا لَا يَرُوعُهُ مِنْهَا إِلَّا صَرِيفُ أَنْيَابِ الْحِدْثَانِ،

أَيُّهَا النَّاسُ، تَوَلَّوْا مِنْ أَنْفُسِكُمْ تَأْدِيبَهَا، وَ اعْدِلُوا بِهَا عَنْ ضَرَاوَةِ عَادَاتِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے حرص ولالچ کے قیدیو! اب باز آجاؤ! کیونکہ دنیا پر ٹوٹ پڑنے والوں کو حوادث زمانہ پر دانت پیسنے کے علاوہ کوئی خوف زدہ نہیں کرسکتا۔

اے لوگو! اپنے نفس کی اصلاح خود کرو اور اپنی عادتوں کے تقاضوں سے منہ پھیر لو۔

قول نمبر 413:

## اچھا مطلب

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَحَدٍ سُوءًا وَ أَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مُحْتَمَلًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو بات کوئی کہے تو اس کے لیے برا خیال اس وقت تک نہ کرو۔ جب تک اس کا کوئی اچھا مطلب نکل سکے۔

قول نمبر 414:

## درود کی اہمیت

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

إِذَا كَانَتْ لَكَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ حَاجَةٌ فَابْدَأْ بِمَسْأَلَةِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ، ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ، فَإِنَّ اللَّهَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ حَاجَتَيْنِ، فَيَقْضِيَ إِحْدَاهُمَا وَ يَمْنَعَ الْأُخْرَى.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری کوئی حاجت ہو تو اس کی طلب کا آغاز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات سے کرو اور اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرو کہ پروردگار اس بات سے بالاتر ہے کہ اس سے دو باتوں کا سوال کیا جائے اور وہ ایک کو پورا کردے اور ایک کو

نظر انداز کر دے۔

قول نمبر 415:

## لڑائی جھگڑے سے بچاؤ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ ضَنَّ بِعِرْضِهِ فَلْيَدَعِ الْمِرَاءَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو اپنی عزت و آبرو بچانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ لڑائی جھگڑے سے بچے۔

قول نمبر 416:

## امکان سے پہلے جلد بازی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مِنَ الْخُرْقِ الْمُعَاجَلَةُ قَبْلَ الْإِمْكَانِ، وَ الْأَنَاةُ بَعْدَ الْفُرْصَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بیوقوفی کی باتوں میں ایک یہ ہے کہ امکان سے پہلے جلد بازی اور فرصت کے بعد سستی کی جائے۔

قول نمبر 417:

## ناممکن کے بارے میں سوال

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا تَسْاءَلْ عَمَّا لَا يَكُونُ، فَفِي الَّذِي قَدْ كَانَ لَكَ شُغُلٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو بات ممکن نہیں ہے اس کے بارے میں سوال مت کرو کہ جو ہو گیا وہی تمہارے لیے کافی ہے۔"

قول نمبر 418:

## فکر و عبرت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

الْفِكْرُ مِرْآةٌ صَافِيَةٌ، وَ الْاِعْتِبَارُ مُنْذِرٌ نَاصِحٌ، وَ كَفَى اءدَبًا لِنَفْسِكَ تَجَنُّبُكَ مَا كَرِهْتَهُ لِغَيْرِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"فکر ایک صاف آئینہ ہے اور نصیحت و عبرت مخلص تنبیہ ہے۔ تمہارے نفس کے ادب کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جس چیز کو دوسروں کے لیے برا سمجھتے ہو خود بھی اس سے بچو۔"

قول نمبر 419:

## علم و عمل کا آپس میں تعلق

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

اَلْعِلْمُ مَقْرُوْنٌ بِالْعَمَلِ، فَمَنْ عَلِمَ عَمِلَ، وَ الْعِلْمُ یَهْتِفُ بِالْعَمَلِ، فَإِنْ اَجَابَهُ وَ إِلا ارْتَحَلَ عَنْهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

علم عمل سے وابستہ ہے، جسے علم ہوگا وہ عمل بھی کرے گا، اور علم تو عمل کو پکارتا ہے اگر عمل اس پر لبیک کہتا ہے تو خیر، ورنہ وہاں سے کوچ کر جاتا ہے۔

قول نمبر 420:

## دنیا کا سرمایہ اور دنیاوی زندگی

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

یَا اَیُّهَا النَّاسُ، مَتَاعُ الدُّنْیَا حُطَامٌ مُوبِءٌ فَتَجَنَّبُوا مَرْعَاهُ، قُلْعَتُهَا اَحْظَی مِنْ طُمَأْنِینَتِهَا، وَ بُلْغَتُهَا اَزْکَی مِنْ ثَرْوَتِهَا، حُکِمَ عَلَی مُکْثِرِیهَا بِالْفَاقَةِ، وَ اُعِینَ مَنْ غَنِیَ عَنْهَا بِالرَّاحَةِ، وَ مَنْ رَاقَهُ زِبْرِجُهَا اَعْقَبَتْ نَاظِرَیْهِ کَمَهًا، وَ مَنِ اسْتَشْعَرَ الشَّغَفَ بِهَا مَلَاَتْ ضَمِیرَهُ اَشْجَانًا، لَهُنَّ رَقْصٌ عَلَی سُوَیْدَاءِ قَلْبِهِ، هَمٌّ یَشْغَلُهُ، وَ هَمٌّ یَحْزُنُهُ، کَذَلِكَ حَتَّی یُؤْخَذَ بِکَظَمِهِ فَیُلْقَی بِالْفَضَاءِ، مُنْقَطِعًا اَبْهَرَاهُ، هَیِّنًا عَلَی اللَّهِ فَنَاؤُهُ، وَ عَلَی الْاِخْوَانِ اِلْقَاؤُهُ، وَ اِنَّمَا یَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ اِلَی الدُّنْیَا بِعَیْنِ الْاِعْتِبَارِ، وَ یَقْتَاتُ مِنْهَا بِبَطْنِ الْاِضْطِرَارِ، وَ یَسْمَعُ فِیهَا بِاُذُنِ الْمَقْتِ وَ الْاِبْغَاضِ، اِنْ قِیلَ اَثْرَی قِیلَ اَکْدَی، وَ اِنْ فُرِحَ لَهُ بِالْبَقَاءِ، حُزِنَ لَهُ بِالْفَنَاءِ، هَذَا وَ لَمْ یَاْتِهِمْ یَوْمٌ فِیهِ یُبْلِسُونَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! دنیا کا سرمایہ ایک سڑا بھوسہ ہے جس سے وباء پھیلنے والی ہے لہٰذا اس کی چراگاہ سے ہوشیار رہو۔ اس دنیا سے چل چلاؤ سکون کے ساتھ رہنے سے زیادہ فائدہ مند ہے اور یہاں کا بقدر ضرورت سامان ثروت سے زیادہ برکت والا ہے۔ یہاں کے دولت مند کے بارے میں ایک دن احتیاج لکھ دی گئی ہے اور اس سے بے نیاز رہنے والے کو راحت کا سہارا دے دیا جاتا ہے۔ جسے اس کی

زینت پسند آ گئی اس کی آنکھوں کو انجام کار یہ اندھا کر دیتی ہے اور جس نے اس سے شغف کو شعار بنالیا اس کے ضمیر کو رنج واندوہ سے بھر دیتی ہے اور یہ فکریں اس کے نقطۂ قلب کے گرد چکر لگاتی رہتی ہیں بعض اسے مشغول بنالیتی ہیں اور بعض محزون بنا دیتی ہیں اور یہ سلسلہ یوں ہی قائم رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا گلا گھونٹ دیا جائے اور اسے فضاء (قبر) میں ڈال دیا جائے جہاں دل کی دونوں رگیں کٹ جائیں۔ خدا کے لئے اس کا فنا کر دینا بھی آسان ہے اور بھائیوں کے لئے اسے قبر میں ڈال دینا بھی مشکل نہیں ہے۔ مومن وہی ہے جو دنیا کی طرف عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور پیٹ کی ضرورت بھر سامان پر گذارا کر لیتا ہے۔ اس کی باتوں کو عداوت ونفرت کے کانوں سے سنتا ہے۔ کہ جب کسی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مالدار ہو گیا ہے تو فوراً آواز آتی ہے کہ نادار ہو گیا ہے۔ اور جب کسی کو بقا کے تصور سے مسرور کیا جاتا ہے تو فنا کے خیال سے رنجیدہ بنا دیا جاتا ہے۔ اور یہ سب اس وقت جب ابھی وہ دن نہیں آیا ہے جس دن اہل دنیا مایوسی کا شکار ہو جائیں گے۔

قول نمبر 421:

## اطاعت پر ثواب اور برائی پر عذاب کی حکمت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَضَعَ الثَّوَابَ عَلَى طَاعَتِهِ، وَ الْعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، ذِيَادَةً لِعِبَادِهِ عَنْ نِقْمَتِهِ، وَ حِيَاشَةً لَهُمْ إِلَى جَنَّتِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اطاعت پر ثواب اور گناہ پر عذاب اس لیے رکھا ہے تا کہ بندے اس کے غضب سے دور رہیں اور وہ انہیں گھیر کر جنت کی طرف لے آئے۔''

قول نمبر 422:

## پُرفتن زمانہ...... اسلام فقط نشانات تک

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى فِيهِمْ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ وَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، وَ مَسَاجِدُهُمْ يَوْمَئِذٍ عَامِرَةٌ مِنَ الْبِنَاءِ، خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى، سُكَّانُهَا وَ عُمَّارُهَا شَرُّ أَهْلِ الْأَرْضِ، مِنْهُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَ إِلَيْهِمْ تَأْوِي الْخَطِيئَةُ، يَرُدُّونَ مَنْ شَذَّ عَنْهَا فِيهَا وَ يَسُوقُونَ مَنْ تَأَخَّرَ عَنْهَا إِلَيْهَا؛ يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: فَبِي حَلَفْتُ، لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ فِتْنَةً أَتْرُكُ الْحَلِيمَ فِيهَا حَيْرَانَ؛ وَ قَدْ فَعَلَ، وَ نَحْنُ نَسْتَقِيلُ اللّٰهَ عَثْرَةَ الْغَفْلَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگوں پر وہ زمانہ بھی آئے گا جب ان کے ماحول میں قرآن کے نشان اور اسلام کا نام رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں تعمیری لحاظ سے آباد (خوبصورت) اور ہدایت کے لحاظ سے ویران ہوں گی (اسلامی شہروں کے) رہنے والے اور آباد کار بدترین اہل زمین ہوں گے۔ فتنہ انہیں سے اُٹھے گا اور غلط کاریاں وہیں پناہ لیں گی۔ جو اس آفت سے بچ گئے ہوں گے انہیں اس بلا میں پھر واپس لے آئیں گے اور جو پیچھے رہ گئے ہوں گے (انہیں بھی کھینچ بلائیں گے۔ خداوند عالم قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ ان لوگوں میں وہ بلا بھیجوں گا کہ حلیم حیران رہ جائیں گے۔ بے شک یہی ہوگا۔ اور ہم خدا سے غفلتوں کی ٹھوکروں سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں۔

قول نمبر 423:

## اللہ کی تخلیق...... پرحکمت

وَ رُوِیَ اءنَّہٗ قَلَّمَا اعْتَدَلَ بِهِ الْمِنْبَرُ اِلَّا قَالَ اءمَامَ الْخُطْبَةِ:

اءیُّهَا النَّاسُ، اتَّقُوا اللّٰهَ فَمَا خُلِقَ امْرُؤٌ عَبَثًا فَیَلْهُوَ، وَ لَا تُرِكَ سُدًی فَیَلْغُوَ، وَ مَا دُنْیَاهُ الَّتِی تَحَسَّنَتْ لَهٗ بِخَلَفٍ مِنَ الْآخِرَةِ الَّتِی قَبَّحَهَا سُوءُ النَّظَرِ عِنْدَهٗ، وَ مَا الْمَغْرُورُ الَّذِی ظَفِرَ مِنَ الدُّنْیَا باءعْلَی هِمَّتِهٖ كَالْآخَرِ الَّذِی ظَفِرَ مِنَ الْآخِرَةِ باءدْنَی سُهْمَتِهٖ.

روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بھی منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو خطبہ سے پہلے یہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے:

لوگو اللہ سے ڈرو۔ اس نے کسی کو بیکار نہیں پیدا کیا کہ کھیل کود میں لگ جائے اور نہ آزاد چھوڑ دیا ہے کہ لغو باتیں وکام کرنے لگے۔ یہ دنیا جو انسان کی نگاہ میں آراستہ ہو گئی ہے یہ اس آخرت کا بدل نہیں بن سکتی جسے بری نگاہ نے قبیح بنا دیا ہے۔ جو فریب خوردہ دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے وہ اس جیسا نہیں ہے جو آخرت میں ادنیٰ حصہ بھی حاصل کرلے۔

قول نمبر 424:

## دیگر چیزوں کے فضائل

وَ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

لَا شَرَفَ اءعْلَی مِنَ الْاِسْلَامِ، وَ لَا عِزَّ اءعَزُّ مِنَ التَّقْوَی، وَ لَا مَعْقِلَ اءحْصَنُ مِنَ الْوَرَعِ، وَ لَا شَفِیعَ اءنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ، وَ لَا كَنْزَ اءغْنَی مِنَ الْقَنَاعَةِ، وَ لَا مَالَ اءذْهَبُ لِلْفَاقَةِ مِنَ الرِّضَی بِالْقُوتِ، وَ مَنِ اقْتَصَرَ عَلَی بُلْغَةِ الْكَفَافِ فَقَدِ انْتَظَمَ الرَّاحَةَ، وَ تَبَوَّاءَ خَفْضَ الدَّعَةِ، وَ الرَّغْبَةُ مِفْتَاحُ النَّصَبِ، وَ مَطِیَّةُ التَّعَبِ، وَ الْحِرْصُ وَ الْكِبْرُ وَ الْحَسَدُ دَوَاعٍ اِلَی التَّقَحُّمِ فِی الذُّنُوبِ، وَ الشَّرُّ جَامِعُ مَسَاوِءِ الْعُیُوبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''اسلام سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں، تقویٰ سے بڑھ کر کوئی چیز باعزت نہیں، پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی پناہ گاہ نہیں، توبہ سے بڑھ کر کوئی شفیع نہیں، قناعت سے بڑھ کر مالدار بنانے والا کوئی خزانہ نہیں اور رضا سے زیادہ فقر و فاقہ کو دور کرنے والا کوئی مال نہیں۔ جس نے بقدر کفایت مال پر گزارا کر لیا اس نے راحت حاصل کر لی اور سکون کی منزل میں گھر پالیا۔
خواہش رنج و تکلیف کی چابی اور تھکان و زحمت کی سواری ہے۔ حرص، تکبر اور حسد تینوں گناہوں میں کود پڑنے کے اسباب و محرکات ہیں اور شر تمام برائیوں کا جامع ہے۔''

قول نمبر 425:

## حضرت جابر بن عبداللہ کو نصیحت

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ:
یَا جَابِرُ، قِوَامُ الدِّینِ وَ الدُّنْیَا بِاَرْبَعَةٍ: عَالِمٍ مُسْتَعْمِلٍ عِلْمَهُ، وَ جَاهِلٍ لَا یَسْتَنْكِفُ اَنْ یَتَعَلَّمَ، وَ جَوَادٍ لَا یَبْخَلُ بِمَعْرُوفِهِ، وَ فَقِیرٍ لَا یَبِیعُ آخِرَتَهُ بِدُنْیَاهُ، فَاِذَا ضَیَّعَ الْعَالِمُ عِلْمَهُ اسْتَنْكَفَ الْجَاهِلُ اَنْ یَتَعَلَّمَ، وَ اِذَا بَخِلَ الْغَنِیُّ بِمَعْرُوفِهِ بَاعَ الْفَقِیرُ آخِرَتَهُ بِدُنْیَاهُ.
یَا جَابِرُ، مَنْ كَثُرَتْ نِعَمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ، كَثُرَتْ حَوَائِجُ النَّاسِ اِلَیْهِ، فَمَنْ قَامَ لِلّٰهِ فِیهَا بِمَا یَجِبُ فِیهَا عَرَّضَهَا لِلدَّوَامِ وَ الْبَقَاءِ وَ مَنْ لَمْ یَقُمْ لِلّٰهِ فِیهَا بِمَا یَجِبُ عَرَّضَهَا لِلدَّوامِ وَالْبَقاءِ وَ مَنْ لَمْ یَقُمْ لِلّٰهِ فِیهَا بِمَا یَجِبُ عَرَّضَهَا لِلزَّوَالِ وَ الْفَنَاءِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
''جابر! دین و دنیا کا دار و مدار چار آدمیوں پر ہے۔ وہ عالم جو اپنا علم کام میں لائے، وہ جاہل جو نا معلوم باتوں کے حاصل کرنے میں عیب محسوس نہ کرے، وہ سخی جو اپنی عطا میں کنجوسی نہ کرے اور وہ فقیر جو اپنی آخرت دنیا کے ہاتھ نہ بیچے۔
جب عالم اپنا علم ضائع کرتا ہے تو جاہل تحصیل علم سے نفرت کرتا ہے اور جب غنی اپنے احسان سے ہاتھ روکتا ہے تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے ہاتھوں بیچ ڈالتا ہے۔
جابر! جن پر خدا کا انعام زیادہ ہوتا ہے۔ اسی سے لوگوں کی ضرورتیں وابستہ ہوتی ہیں تو جو ایسے موقعوں پر رضائے الٰہی پر قائم رہتے ہیں۔ وہ اپنی نعمتوں کو جاودانیت کے لیے پیش کرتے ہیں اور جو ان داعیات کا خیال نہیں رکھتا وہ زوال و فنا کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔

قول نمبر 426:

## فضیلت جہاد

وَ رَوَى ابْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ فِي تَارِيخِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى الْفَقِيهِ وَ كَانَ مِمَّنْ خَرَجَ لِقِتَالِ الْحَجَّاجِ مَعَ ابْنِ الْأَشْعَثِ أَنَّهُ قَالَ فِيمَا كَانَ يَحُضُّ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْجِهَادِ:

إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيّاً -رَفَعَ اللَّهُ دَرَجَتَهُ فِي الصَّالِحِينَ وَ أَثَابَهُ ثَوَابَ الشُّهَدَاءِ وَ الصِّدِّيقِينَ يَقُولُ يَوْمَ لَقِينَا أَهْلَ الشَّامِ:

أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ، إِنَّهُ مَنْ رَأَى عُدْوَاناً يُعْمَلُ بِهِ، وَ مُنْكَراً يُدْعَى إِلَيْهِ، فَأَنْكَرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَ بَرِئَ، وَ مَنْ أَنْكَرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ أُجِرَ وَ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ وَ مَنْ أَنْكَرَهُ بِالسَّيْفِ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَ كَلِمَةُ الظَّالِمِينَ هِيَ السُّفْلَى ، فَذَلِكَ الَّذِي أَصَابَ سَبِيلَ الْهُدَى ، وَ قَامَ عَلَى الطَّرِيقِ، وَ نَوَّرَ فِي قَلْبِهِ الْيَقِينُ.

ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے نقل کیا ہے جو حجاج سے مقابلہ کرنے کے لئے ابن اشعث کے ساتھ نکلا تھا اور لوگوں کو جہاد پر آمادہ کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس دن سنا ہے جب ہم لوگ شام والوں سے مقابلہ کر رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ایمان والو! جو شخص یہ دیکھے کہ ظلم وتعدی پر عمل ہو رہا ہے اور برائیوں کی طرف دعوت دی جا رہی ہے اور اپنے دل سے اس کا انکار کر دے تو گویا کہ محفوظ رہ گیا اور بری ہو گیا۔ اور اگر زبان سے انکار کر دے تو اجر کا حقدار بھی ہو گیا کہ یہ صرف قلبی انکار سے بہتر صورت ہے اور اگر کوئی شخص تلوار کے ذریعہ اس کی روک تھام کرے تا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے اور ظالمین کی بات پست ہو جائے تو یہی وہ شخص ہے جس نے ہدایت کے راستہ کو پالیا ہے اور سیدھے راستہ پر قائم ہو گیا ہے اور اس کے دل میں یقین کی روشنی پیدا ہو گئی ہے۔

قول نمبر 427:

## منکرات اور نیکی کا حکم

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

فَمِنْهُمُ الْمُنْكِرُ لِلْمُنْكَرِ بِيَدِهِ وَ لِسَانِهِ وَ قَلْبِهِ فَذَلِكَ الْمُسْتَكْمِلُ لِخِصَالِ الْخَيْرِ.

وَ مِنْهُمُ الْمُنْكِرُ بِلِسَانِهِ وَ قَلْبِهِ وَ التَّارِكُ بِيَدِهِ، فَذَلِكَ مُتَمَسِّكٌ بِخَصْلَتَيْنِ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ، وَ مُضَيِّعٌ خَصْلَةً

وَ مِنْهُمُ الْمُنْكِرُ بِقَلْبِهِ وَ التَّارِكُ بِيَدِهِ وَ لِسَانِهِ فَذَلِكَ الَّذِي ضَيَّعَ أَشْرَفَ الْخَصْلَتَيْنِ مِنَ الثَّلَاثِ، وَ تَمَسَّكَ بِوَاحِدَةٍ.

وَ مِنْهُمْ تَارِكٌ لِإِنْكَارِ الْمُنْكَرِ بِلِسَانِهِ وَ قَلْبِهِ وَ يَدِهِ، فَذَلِكَ مَيِّتُ الْأَحْيَاءِ.

وَ مَا أَعْمَالُ الْبِرِّ كُلُّهَا وَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عِنْدَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ إِلَّا كَنَفْثَةٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ، وَ إِنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يُقَرِّبَانِ مِنْ أَجَلٍ، وَ لَا يَنْقُصَانِ مِنْ رِزْقٍ، وَ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِرٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"بعض لوگ منکرات کو دل، زبان اور ہاتھ سب سے برا کہتے ہیں اوران کا مقابلہ کرتے ہیں تو یہ بھلائی کے تمام شعبوں کے مالک ہیں۔ بعض لوگ صرف زبان اوردل سے منکرات کو برا کہتے ہیں اور ہاتھ سے روک تھام نہیں کرتے تو انہوں نے نیکی کی دو خصلتوں کو حاصل کیا ہے اورایک خصلت کو برباد کردیا ہے۔

بعض لوگ صرف دل میں منکرات کو برا سمجھتے ہیں اور ہاتھ وزبان سے ان کو نہیں روکتے ،انہوں نے دو خصلتوں کو ضائع کردیا اور صرف ایک کو باقی رکھا۔ بعض لوگ وہ بھی ہیں جو دل، زبان اور ہاتھ کسی سے بھی برائی کو نہیں روکتے تو یہ زندوں کے درمیان مردہ ہیں۔

یادرکھو! جملہ نیک اعمال حتیٰ کہ جہاد بھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مقابلہ میں وہ حیثیت رکھتے ہیں جو گہرے سمندر میں لعاب دہن کی ہوتی ہے۔

ان تمام اعمال سے بڑا عمل ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔"

قول نمبر 428:

## دل سے منکر کو برا نہ سمجھنے والے کا حال

وَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ

قَالَ:

سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ:

إِنَّ أَوَّلَ مَا تُغْلَبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ بِأَيْدِيكُمْ، ثُمَّ بِأَلْسِنَتِكُمْ، ثُمَّ بِقُلُوبِكُمْ، فَمَنْ لَمْ يَعْرِفْ بِقَلْبِهِ مَعْرُوفاً وَ لَمْ يُنْكِرْ مُنْكَراً، قُلِبَ فَجُعِلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ، وَ أَسْفَلُهُ أَعْلَاهُ.

ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ پہلے پہل تو جہادوں سے دستی جنگ میں شکست پاؤ گے پھر زبانی اصلاح جوئی سے (ہاتھ دھوؤ گے) پھر زبانی اور آخر میں دل سے تو جو دل سے معروف کو پسند اور منکر کو ناپسند نہ کرے تو خدا

اُس کا دل اُلٹ دے گا اور اس کو زیروزبر کردے گا۔

قول نمبر 429:

## حق وباطل اوران کی نشانیاں

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ الْحَقَّ ثَقِيلٌ مَرِيءٌ وَإِنَّ الْبَاطِلَ خَفِيفٌ وَبِيءٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حق ہمیشہ سنگین ہوتا ہے مگر خوشگوار ہوتا ہے اور باطل ہمیشہ آسان ہوتا ہے مگر مہلک ہوتا ہے۔

قول نمبر 430:

## برااور بہترین......عذاب وبخشش

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا تَأْمَنَنَّ عَلَى خَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَذَابَ اللّٰهِ، لِقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ :(فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ) وَلَا تَيْأَسَنَّ لِشَرِّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ لِقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ :(إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ.(

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”خبردار! اس امت کے بہترین آدمی کے متعلق بھی عذاب سے بے خوف نہ ہو جانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”عذاب الٰہی سے مطمئن ہو جانا خسارے والوں کا کام ہے۔“ اسی طرح اس امت کے بدترین آدمی کے متعلق بھی رحمت الٰہی سے مایوس نہ ہو جانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”رحمت الٰہی سے مایوس ہونا کفاروں کا کام ہے۔“

قول نمبر 431:

## برائیوں کی لگام

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

الْبُخْلُ جَامِعٌ لِمَسَاوِئِ الْعُيُوبِ، وَهُوَ زِمَامٌ يُقَادُ بِهِ إِلَى كُلِّ سُوءٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کنجوسی تمام برائیوں کی جامع ہے اور یہ وہ لگام ہے جس سے ہر برائی کی طرف کھینچا جاتا ہے۔

قول نمبر 432:

## دو قسم کے رزق

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اَلرِّزْقُ رِزْقَانِ: رِزْقٌ تَطْلُبُهُ وَ رِزْقٌ يَطْلُبُكَ، فَإِنْ لَمْ تَأْتِهِ اءتَاكَ، فَلَا تَحْمِلْ هَمَّ سَنَتِكَ عَلَى هَمِّ يَوْمِكَ، كَفَاكَ كُلُّ يَوْمٍ مَا فِيهِ، فَإِنْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمُرِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى سَيُؤْتِيكَ فِي كُلِّ غَدٍ جَدِيدٍ مَا قَسَمَ لَكَ وَ إِنْ لَمْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمُرِكَ فَمَا تَصْنَعُ بِالْهَمِّ فِيمَا لَيْسَ لَكَ؟ وَ لَنْ يَسْبِقَكَ إِلَى رِزْقِكَ طَالِبٌ، وَ لَنْ يَغْلِبَكَ عَلَيْهِ غَالِبٌ، وَ لَنْ يُبْطِءَ عَنْكَ مَا قَدْ قُدِّرَ لَكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ابن آدم! رزق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک رزق وہ ہے جسے تم تلاش کر رہے ہو اور ایک رزق وہ ہے جو تم کو تلاش کر رہا ہے کہ اگر تم اس تک نہ پہنچو گے تو وہ تمہارے پاس آجائے گا۔ لہٰذا ایک سال باقی رہ گیا ہے تو ہر آنے والا دن اپنا رزق اپنے ساتھ لے کر آئے اور اگر سال باقی نہیں رہ گیا ہے تو سال بھر کی فکر کی ضرورت ہی کیا ہے۔ تمہارے رزق کو تم سے پہلے کوئی پا نہیں سکتا ہے اور تمہارے حصہ پر کوئی غالب آ نہیں سکتا بلکہ جو تمہارے حق میں مقدر ہو چکا ہے وہ دیر سے بھی نہیں آئے گا۔

قول نمبر 433:

## یوم جنگ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
رُبَّ مُسْتَقْبِلٍ يَوْمًا لَيْسَ بِمُسْتَدْبِرِهِ، وَ مَغْبُوطٍ فِي اءوَّلِ لَيْلِهِ قَامَتْ بَوَاكِيهِ فِي آخِرِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بہت سے لوگ ایسے دن کا مقابلہ کرنے والے ہیں جو پیٹھ پھیرنے والا نہیں ہے اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ شام کو ان پر فخر کیا جاتا ہے اور صبح رونے والیاں ان پر روتی ہیں۔

قول نمبر 434:

## حفاظت کلام وزبان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اَلْكَلَامُ فِي وَثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ، فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ صِرْتَ فِي وَثَاقِهِ؛ فَاخْزُنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزُنُ ذَهَبَكَ وَ وَرِقَكَ؛ فَرُبَّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بات تمہاری قید میں ہے مگر جب تک چپ ہو اور جب بول دیتے تو تم اس کے پابند ہو گئے۔ تو زبان کے الفاظ کی اس طرح حفاظت کرو جیسے اپنے سونے اور چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔ بہت سی لفظیں نعمت چھین لیتی اور عذاب حاصل کر لیتی ہیں۔

**قول نمبر 435:**

## انجانی بات مت کہو

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

لَا تَقُلْ مَا لَا تَعْلَمُ، بَلْ لَا تَقُلْ كُلَّ مَا تَعْلَمُ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَى جَوَارِحِكَ كُلِّهَا فَرَائِضَ يَحْتَجُّ بِهَا عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو بات نہیں جانتے ہو اسے زبان سے مت نکالو بلکہ ہر وہ بات جسے جانتے ہو اسے بھی مت بیان کرو کہ اللہ نے ہر عضو بدن کے کچھ فرائض قرار دیے ہیں اور انہیں کے ذریعہ روز قیامت حجت قائم کرنے والا ہے۔

**قول نمبر 436:**

## معصیت کے وقت کمزوری دکھاؤ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

احْذَرْ أَنْ يَرَاكَ اللّٰهُ عِنْدَ مَعْصِيَتِهِ، وَيَفْقِدَكَ عِنْدَ طَاعَتِهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ؛ وَإِذَا قَوِيتَ فَاقْوَ عَلَى طَاعَةِ اللّٰهِ، وَإِذَا ضَعُفْتَ فَاضْعُفْ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اس بات سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برائی کے موقع پر حاضر دیکھے اور نیکی کے موقع پر غائب۔ اس طرح تم خسارے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ اگر تمہارے پاس طاقت ہے تو اس کا اظہار اطاعت الٰہی میں کرو اور اگر کمزوری دکھانی ہے تو معصیت کے موقع پر دکھاؤ (کہ معصیت نہ کرو)"

**قول نمبر 437:**

## آزمائش سے پہلے بھروسہ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

الرُّكُونُ إِلَى الدُّنْيَا مَعَ مَا تُعَايِنُ مِنْهَا جَهْلٌ، وَالتَّقْصِيرُ فِي حُسْنِ الْعَمَلِ إِذَا وَثِقْتَ بِالثَّوَابِ

عَلَيْهِ غَبْنٌ، وَ الطُّمَأْنِينَةُ إِلَى كُلِّ اءَحَدٍ قَبْلَ الاِخْتِبَارِ لَهُ عَجْزٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دنیا میں یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد اس کی طرف جھکنا' جہالت ہے اور اچھے اعمال میں یقین ثواب کے بعد غفلت برتنا گھاٹا اور ہر ایک پر آزمائش سے پہلے بھروسہ کرنے کا نام سستی ہے۔

قول نمبر 438:

## حقارت دنیا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مِنْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ اءَنَّهُ لَا يُعْصَى إِلا فِيهَا، وَ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلا بِتَرْكِهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خدا کی نگاہ میں دنیا کی حقارت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی معصیت اسی دنیا میں ہوتی ہے اور اس کی اصلی نعمتیں اس کو چھوڑنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

قول نمبر 439:

## عمل ونسب

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ اءَبْطَاءَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”جسے عمل پیچھے ہٹا دے اسے نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔“

قول نمبر 440:

## عزت نفس

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ فَاتَهُ حَسَبُ نَفْسِهِ لَمْ يَنْفَعْهُ حَسَبُ آبَائِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”جس کی عزت نفس اس کے ہاتھ سے نکل جائے اس کے آباؤ اجداد کے کارنامے اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔“

قول نمبر 441:

## مطلوبہ چیز کا حصول

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

مَنْ طَلَبَ شَيْئًا نَالَهُ أَوْ بَعْضَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو کسی چیز کے لیے تلاش کرتا ہے اس کو مکمل یا نامکمل طور پر حاصل ضرور کر لیتا ہے۔

قول نمبر 442:

## جنت و دوزخ کے مقابل

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

مَا خَيْرٌ بِخَيْرٍ بَعْدَهُ النَّارُ، وَ مَا شَرٌّ بِشَرٍّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ، وَ كُلُّ نَعِيمٍ دُونَ الْجَنَّةِ فَهُوَ مَحْقُورٌ، وَ كُلُّ بَلَاءٍ دُونَ النَّارِ عَافِيَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ بھلائی بھلائی نہیں جس کے بعد دوزخ کی آگ ہو اور وہ برائی برائی نہیں جس کے بعد جنت ہو۔ جنت کے سامنے ہر نعمت حقیر اور دوزخ کے مقابلہ میں ہر مصیبت راحت ہے۔

قول نمبر 443:

## فقر و فاقہ، بیماریِ بدن اور بیماریِ قلب

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

أَلَا وَ إِنَّ مِنَ الْبَلَاءِ الْفَاقَةَ، وَ أَشَدُّ مِنَ الْفَاقَةِ مَرَضُ الْبَدَنِ، وَ أَشَدُّ مِنْ مَرَضِ الْبَدَنِ مَرَضُ الْقَلْبِ، أَلَا وَ إِنَّ مِنَ النِّعَمِ سَعَةَ الْمَالِ وَ أَفْضَلُ مِنْ سَعَةِ الْمَالِ صِحَّةُ الْبَدَنِ، وَ أَفْضَلُ مِنْ صِحَّةِ الْبَدَنِ تَقْوَى الْقَلْبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یاد رکھو کہ فقر و فاقہ بھی ایک بلاء ہے اور اس سے زیادہ سخت مصیبت بدن کی بیماری ہے اور اس سے زیادہ دشوار گذار دل کی بیماری ہے۔ مالداری یقیناً ایک نعمت ہے لیکن اس سے بڑی نعمت صحت بدن ہے اور اس سے بڑی نعمت دل کی پرہیزگاری ہے۔

قول نمبر 444:

## مومن کے تین اوقات

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
لِلْمُؤْمِنِ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ: فَسَاعَةٌ يُنَاجِي فِيهَا رَبَّهُ وَ سَاعَةٌ يَرُمُّ مَعَاشَهُ وَ سَاعَةٌ يُخَلِّي بَيْنَ نَفْسِهِ وَ بَيْنَ لَذَّتِهَا فِيمَا يَحِلُّ وَ يَجْمُلُ وَ لَيْسَ لِلْعَاقِلِ اءَنْ يَكُونَ شَاخِصا إِلاَّ فِي ثَلَاثٍ: مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ، اءَوْ خُطْوَةٍ فِي مَعَادٍ، اءَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
مومن کے تین وقت میں اس کی مصروفیت یہ ہے ایک وقت وہ خدا سے مناجات کرتا ہے' ایک وقت وہ معاش (ضروریات زندگی) کے لیے کام کرتا ہے اور تیسرا وہ وقت جب وہ اپنے نفس اور لذات حلال و دلنوازی میں مصروف رہے۔ عقل مند آدمی کو سفر کا حق نہیں مگر تین مقصدوں کے لیے۔ اصلاح معاش' سفر (برائے ثواب) آخرت اور حلال آسائش و راحت کے لیے۔

قول نمبر 445:

## زہد دنیا و غفلت دنیا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُبَصِّرْكَ اللَّهُ عَوْرَاتِهَا، وَ لَا تَغْفُلْ فَلَسْتَ بِمَغْفُولٍ عَنْكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
دنیا میں زہد اختیار کرو تاکہ اللہ تمہیں اس کی برائیوں سے آگاہ کر دے۔ خبردار غافل نہ ہو جاؤ کہ تمہاری طرف سے غفلت نہیں برتی جائے گی۔

قول نمبر 446:

## انسان کی شخصیت کہاں ہے؟

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
تَكَلَّمُوا تُعْرَفُوا، فَإِنَّ الْمَرْءَ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"بولو! تاکہ پہچانے جاؤ، کیونکہ انسان کی شخصیت اس کی زبان کے نیچے چھپی ہوتی ہے۔"

قول نمبر 447:

## بہترین خوشبو

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

نِعْمَ الطِّيبُ الْمِسْكُ، خَفِيفٌ مَحْمِلُهُ، عَطِرٌ رِيحُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بہترین خوشبو کا نام مشک ہے جس کا وزن انتہائی ہلکا ہوتا ہے اور خوشبو نہایت درجہ مہک دار ہوتی ہے۔

قول نمبر 448:

## فخر و سربلندی کی ممانعت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

ضَعْ فَخْرَكَ وَ احْطُطْ كِبْرَكَ وَ اذْكُرْ قَبْرَكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فخر و سربلندی کو چھوڑ دو اور غرور و تکبر کو فنا کر دو اور اپنی قبر کو یاد کرو۔

قول نمبر 449:

## تحصیل و طلب میں میانہ روی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

خُذْ مِنَ الدُّنْيَا مَا اءَتَاكَ وَ تَوَلَّ عَمَّا تَوَلَّى عَنْكَ، فَإِنْ اءَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ فَاءَجْمِلْ فِي الطَّلَبِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو دنیا سے تمہیں حاصل ہو اُسے لے لو اور جو چیز رُخ پھیر لے اس سے منہ موڑے رہو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر تحصیل و طلب میں میانہ روی اختیار کرو۔

قول نمبر 450:

## باتوں کا اثر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

رُبَّ قَوْلٍ، اءَنْفَذُ مِنْ صَوْلٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بہت سی باتیں حملہ (قتل) سے زیادہ اثر انگیز ہوتی ہیں۔

قول نمبر 451:

## اکتفاء اور کافی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

كُلُّ مُقْتَصَرٍ عَلَيْهِ كَافٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جتنے پر اکتفاء کرلیا جائے اتنا ہی کافی ہوجاتا ہے۔

قول نمبر 452:

## زمانہ کے دو حصے

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

الْمَنِيَّةُ وَ لَا الدَّنِيَّةُ، وَ التَّقَلُّلُ وَ لَا التَّوَسُّلُ، وَ مَنْ لَمْ يُعْطَ قَاعِداً، لَمْ يُعْطَ قَائِماً، وَ الدَّهْرُ يَوْمَانِ: يَوْمٌ لَكَ، وَ يَوْمٌ عَلَيْكَ، فَإِذَا كَانَ لَكَ فَلَا تَبْطَرْ وَ إِذَا كَانَ عَلَيْكَ فَاصْبِرْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

موت ہو اور ذلت نہ ہو۔ کم ملے اور دوسروں کو وسیلہ بنانا نہ ہو۔ جسے بیٹھے بٹھائے نہیں ملتا اُسے اُٹھنے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا۔ زمانہ دو دنوں پر منقسم ہے۔ ایک دن تمہارے موافق اور ایک تمہارے مخالف۔ جب موافق ہو تو اتراؤ نہیں اور جب مخالف ہو تو صبر کرو۔

قول نمبر 453:

## باپ کے بیٹے پر اور بیٹے کے باپ پر حقوق

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

إِنَّ لِلْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ حَقّاً وَ إِنَّ لِلْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ حَقّاً فَحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ أَنْ يُطِيعَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، وَ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحَسِّنَ اسْمَهُ، وَ يُحَسِّنَ أَدَبَهُ، وَ يُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بیٹے کا باپ پر اور باپ کا بیٹے پر حق ہے باپ کا حق تو یہ ہے کہ اولاد اس کی اطاعت کرے۔ ہر بات میں سوائے معصیت خدا کے۔

اور اولاد کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے، اخلاق اچھے بنائے اور قرآن کی تعلیم دے۔

قول نمبر 454:

## چند بے بنیاد باتیں

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

اَلْعَیْنُ حَقٌّ، وَ الرُّقَی حَقٌّ، وَ السِّحْرُ حَقٌّ، وَ الْفَألُ حَقٌّ، وَ الطِّیَرَۃُ لَیْسَتْ بِحَقٍّ وَ الْعَدْوَی لَیْسَتْ بِحَقٍّ وَ الطِّیبُ نُشْرَۃٌ، وَ الْعَسَلُ نُشْرَۃٌ، وَ الرُّکُوبُ نُشْرَۃٌ، وَ النَّظَرُ اِلَی الْخُضْرَۃِ نُشْرَۃٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

چشم بد، فسوں کاری، جادوگری اور فال نیک یہ سب واقعیت رکھتے ہیں، لیکن بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور بیماری کی چھوت چھات بھی بے بنیاد امر ہے۔

قول نمبر 455:

## اخلاقیات......شر سے بچنے کا اہم ذریعہ

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

مُقَارَبَۃُ النَّاسِ فِی اءَخْلَاقِھِمْ اءَمْنٌ مِنْ غَوَائِلِھِمْ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لوگوں کے ساتھ اخلاقیات سے پیش آنا ان کے شر سے بچنے کا اہم ترین ذریعہ ہے۔"

قول نمبر 456:

## مخاطب کو جواب

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

لِبَعْضِ مُخَاطِبِیہِ وَ قَدْ تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ یُسْتَصْغَرُ مِثْلُہُ عَنْ قَوْلِ مِثْلِھَا:

لَقَدْ طِرْتَ شَکِیراً وَ ھَدَرْتَ سَقْباً۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی ایسے شخص سے جو آپ سے بات کر رہا تھا اور اثنائے گفتگو میں کوئی ایسی بات کہی جو اس کے شایان شان نہ تھی فرمایا:

پر نکلتے ہی اڑنے لگے اور بچپنے ہی میں بلبلانے لگے۔

قول نمبر 457:

## تدبیریں کب ساتھ چھوڑتی ہیں

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنْ اَوْمَأَ اِلَى مُتَفَاوِتٍ خَذَلَتْهُ الْحِيَلُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو مختلف چیزوں پر نظر رکھتا ہے اس کی تدبیریں اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہیں۔

قول نمبر 458:

## لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی تفسیر

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِمْ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

فقال:

اِنَّا لَا نَمْلِكُ مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَ لَا نَمْلِكُ اِلَّا مَا مَلَّكَنَا، فَمَتَى مَلَّكَنَا مَا هُوَ اَمْلَكُ بِهِ مِنَّا كَلَّفَنَا، وَ مَتَى اَخَذَهُ مِنَّا وَضَعَ تَكْلِيفَهُ عَنَّا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے معنی کیا ہیں۔؟

آپ نے فرمایا:

ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے اور جو کچھ ملکیت میں ہے سب اسی کا دیا ہوا ہے تو جب وہ کسی ایسی چیز کا اختیار دیتا ہے جو اس کے پاس ہم سے زیادہ ہے تو ہمیں ذمہ داریاں بھی دیتا ہے اور جب واپس لیتا ہے تو ذمہ داریاں بھی اٹھا لیتا ہے۔"

قول نمبر 459:

## شبہے اور عذر

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ قَدْ سَمِعَهُ يُرَاجِعُ كَلَامًا:

دَعْهُ يَا عَمَّارُ، فَاِنَّهُ لَمْ يَاْخُذْ مِنَ الدِّينِ اِلَّا مَا قَارَبَهُ مِنَ الدُّنْيَا، وَ عَلَى عَمْدٍ لَبَسَ عَلَى نَفْسِهِ لِيَجْعَلَ الشُّبُهَاتِ عَاذِرًا لِسَقَطَاتِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا کہ جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ لوگوں کی باتوں کا جواب دے رہے ہیں تو آپ نے فرمایا:

''عمار انہیں چھوڑ دو انہوں نے تو دین سے صرف اتنا ہی لیا ہے جو دنیا سے قریب کر دے اور جانتے بوجھتے اپنے لیے معاملات کو مشتبہ کر لیا ہے کہ ان شبہوں کو اپنی لغزشوں کے عذر بنا لے۔

قول نمبر 460:

## فقیروں سے تواضع

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا اَحْسَنَ تَوَاضُعَ الْاَغْنِيَاءِ لِلْفُقَرَاءِ طَلَبًا لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ مِنْهُ تِيهُ الْفُقَرَاءِ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ اتِّكَالًا عَلَى اللّٰهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کس قدر اچھی بات ہے کہ مالدار لوگ اجر الٰہی کی خاطر فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں لیکن اس سے اچھی بات یہ ہے کہ فقراء خدا پر بھروسہ کر کے دولتمندوں کے ساتھ تمکنت سے پیش آئیں۔

قول نمبر 461:

## عقل کی نعمت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَا اسْتَوْدَعَ اللّٰهُ امْرَأً عَقْلًا اِلَّا لِيَسْتَنْقِذَهُ بِهِ يَوْمًا مَّا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو عقل عنایت فرماتا ہے تو اسی دن اس کو ہلاکت سے محفوظ کر دیتا ہے۔''

قول نمبر 462:

## حق سے جنگ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو حق سے جنگ کرے گا۔ حق اسے شکست دے گا۔

قول نمبر 463:

## آنکھوں کا صحیفہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ :

اَلْقَلْبُ مُصْحَفُ الْبَصَرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دل آنکھوں کا صحیفہ ہے۔

قول نمبر 464:

## تقویٰ اور اخلاقیات

وَقَالَ رضی اللہ عنہ :

اَلتُّقٰی رَئِیْسُ الْاَخْلَاقِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تقویٰ تمام اخلاقیات کا سردار ہے۔''

قول نمبر 465:

## استاد سے چرب زبانی

وَقَالَ رضی اللہ عنہ :

لَا تَجْعَلَنَّ ذَرَبَ لِسَانِكَ عَلٰی مَنْ اَنْطَقَكَ، وَ بَلَاغَةَ قَوْلِكَ عَلٰی مَنْ سَدَّدَكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اپنی زبان کی تیزی اس پر نہ آزماؤ جس نے تمہیں بولنا سکھایا' اور اپنی چرب زبانی (اسے نہ دکھاؤ) جس نے تمہیں سیدھا کیا۔

قول نمبر 466:

## نفس کی حقیقی تربیت

وَقَالَ رضی اللہ عنہ :

كَفَاكَ اَدَبًا لِنَفْسِكَ اجْتِنَابُ مَا تَكْرَهُهُ مِنْ غَيْرِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اپنے نفس کی تربیت کے لئے یہی کافی ہے کہ ان چیزوں سے اجتناب کرو جنہیں دوسروں کے لئے برا سمجھتے ہو۔

قول نمبر 467:

## صبر اور خاموشی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنْ صَبَرَ صَبْرَ الْأَحْرَارِ، وَ إِلَّا سَلَا سُلُوَّ الْأَغْمَارِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو صبر کرے تو جوانمردوں کی طرح صبر کرے ورنہ سادہ لوحوں کی طرح خاموش ہو جائے۔"

قول نمبر 468:

## بزرگوں کی طرح صبر

قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِلْأَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ مُعَزِّیًا:

إِنْ صَبَرْتَ صَبْرَ الْأَكَارِمِ، وَ إِلَّا سَلَوْتَ سُلُوَّ الْبَهَائِمِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشعث ابن قیس کو تعزیت دیتے ہوئے فرمایا:

اگر بزرگوں کی طرح تم نے صبر کیا تو خیر! ورنہ چوپاؤں کی طرح ایک دن بھول جاؤ گے۔

قول نمبر 469:

## دنیا دھوکے کا گھر، مکھی کا پر

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی صِفَةِ الدُّنْیَا:

الدُّنْیَا تَغُرُّ وَ تَضُرُّ وَ تَمُرُّ، إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ لَمْ يَرْضَهَا ثَوَابًا لِأَوْلِيَائِهِ، وَ لَا عِقَابًا لِأَعْدَائِهِ، وَ إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا كَرَكْبٍ، بَيْنَا هُمْ حَلُّوا إِذْ صَاحَ بِهِمْ سَائِقُهُمْ فَارْتَحَلُوا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دنیا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ دھوکہ دیتی ہے۔ نقصان پہنچاتی ہے اور گزر جاتی ہے۔ اللہ نے اسے نہ اپنے اولیاء کے ثواب کے لئے پسند کیا ہے اور نہ دشمنوں کے عذاب کے لئے۔ اہل دنیا ان سواروں کے مانند ہیں جنہوں نے جیسے ہی قیام کیا ہنکانے والے نے للکار دیا کہ کوچ کا وقت آ گیا ہے اور پھر روانہ ہو گئے۔

قول نمبر 470:

# امام حسن رضی اللہ عنہ کو وصیت......
# دو طرح کے وارث

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِابْنِهِ الْحَسَنِ:

يا بُنَيَّ، لَا تُخَلِّفَنَّ وَرَاءَكَ شَيْئاً مِنَ الدُّنْيَا، فَإِنَّكَ تَخَلِّفُهُ لِأَحَدِ رَجُلَيْنِ؛ إِمَّا رَجُلٌ عَمِلَ فِيهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ فَسَعِدَ بِمَا شَقِيتَ بِهِ؛ وَ إِمَّا رَجُلٌ عَمِلَ فِيهِ بِمَعْصِيَةِ، اللَّهِ، فَشَقِيَ بِمَا جَمَعْتَ لَهُ فَكُنْتَ عَوْناً لَهُ عَلَى مَعْصِيَتِهِ وَ لَيْسَ أَحَدُ هَذَيْنِ حَقِيقاً أَنْ تُؤْثِرَهُ عَلَى نَفْسِكَ.

وَ يُرْوَى هَذَا الْكَلَامُ عَلَى وَجْهٍ آخَرَ وَ هُوَ:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الَّذِي فِي يَدِكَ مِنَ الدُّنْيَا قَدْ كَانَ لَهُ أَهْلٌ قَبْلَكَ وَ هُوَ صَائِرٌ إِلَى أَهْلٍ بَعْدَكَ وَ إِنَّمَا أَنْتَ جَامِعٌ لِأَحَدِ رَجُلَيْنِ؛ رَجُلٍ عَمِلَ فِيمَا جَمَعْتَهُ بِطَاعَةِ اللَّهِ فَسَعِدَ بِمَا شَقِيتَ بِهِ؛ أَوْ رَجُلٍ عَمِلَ فِيهِ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَشَقِيَ بِمَا جَمَعْتَ لَهُ وَ لَيْسَ أَحَدُ هَذَيْنِ أَهْلاً أَنْ تُؤْثِرَهُ عَلَى نَفْسِكَ وَ تَحْمِلَ لَهُ عَلَى ظَهْرِكَ، فَارْجُ لِمَنْ مَضَى رَحْمَةَ اللَّهِ وَ لِمَنْ بَقِيَ رِزْقَ اللَّهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"خبردار! دنیا کی کوئی چیز اپنے بعد کے لیے چھوڑ کر مت جانا، کیونکہ اس کے وارث دو ہی طرح کے لوگ ہوں گے۔ نیک ہوں گے تو جو مال تمہاری بدبختی کا باعث بنا وہی ان کی نیک بختی کا سبب ہوگا اور اگر انہوں نے اسے گناہ میں صرف کیا تو وہ تمہارے مال کی وجہ سے بدبخت ہوں گے اور تم ان کی معصیت کے مددگار شمار کیے جاؤ گے۔ ان دونوں میں کوئی ایسا نہیں کہ جسے تم اپنے نفس پر ترجیح دو۔"

اس کلام کو ایک دوسری طرح بھی نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

"یہ دنیا جو آج تمہارے ہاتھ میں ہے کل دوسروں کے پاس رہ چکی ہے اور تمہارے بعد دوسروں کے پاس چلی جائے گی۔ تم دو میں سے ایک کے لیے جمع کر رہے ہو۔ اس کے لیے کہ جو تمہارے جمع کردہ مال کو اللہ کی رضا میں صرف کرے گا تو اس طرح زحمت تمہارے لیے ہوئی اور نیک بختی اس کے لیے۔ یا پھر اس شخص کے لیے مال جمع کر رہے ہو کہ جو اسے معصیت میں صرف کرے گا تو اس کے لیے جمع کر کے تم بدبختی کا شکار ہو گئے۔ ان میں سے کوئی بھی اس کا اہل نہیں کہ تم اسے اپنے نفس پر ترجیح دو اور اس کے لیے اپنی پشت کو بھاری کرو۔ لہذا جو گزر گئے ان کے لیے رحمت الٰہی کی امید کرو اور جو باقی رہ گئے ہیں ان کے لیے اللہ کے رزق کی امید کرو۔"

قول نمبر 471:

## استغفر اللہ کی تفسیر

وَقَالَ رضی اللہ عنہ لِقَائِلٍ قَالَ بِحَضْرَتِهِ :
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ:

فقال:
ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اَتَدْرِی مَا الاِسْتِغْفَارُ؟ اِنَّ الاِسْتِغْفَارَ دَرَجَةُ الْعِلِّيِّينَ، وَ هُوَ اسْمٌ وَاقِعٌ عَلَى سِتَّةِ مَعَانٍ؛ اَوَّلُهَا :النَّدَمُ عَلَى مَا مَضَى ؛ وَ الثَّانِی :الْعَزْمُ عَلَى تَرْكِ الْعَوْدِ اِلَيْهِ اَبَداً؛ وَ الثَّالِثُ: اَنْ تُؤَدِّیَ اِلَى الْمَخْلُوقِينَ حُقُوقَهُمْ حَتَّى تَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَمْلَسَ لَيْسَ عَلَيْكَ تَبِعَةٌ؛ وَ الرَّابِعُ :اَنْ تَعْمِدَ اِلَى كُلِّ فَرِيضَةٍ عَلَيْكَ ضَيَّعْتَهَا فَتُؤَدِّیَ حَقَّهَا وَالْخَامِسُ :اَنْ تَعْمِدَ اِلَى اللَّحْمِ الَّذِی نَبَتَ عَلَى السُّحْتِ فَتُذِيبَهُ بِالاَحْزَانِ، حَتَّى تُلْصِقَ الْجِلْدَ بِالْعَظْمِ وَ يَنْشَاَ بَيْنَهُمَا لَحْمٌ جَدِيدٌ؛ السَّادِسُ :اَنْ تُذِيقَ الْجِسْمَ اَلَمَ الطَّاعَةِ كَمَا اَذَقْتَهُ حَلَاوَةَ الْمَعْصِيَةِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُولُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.

کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے استغفر اللہ کہا، جسے سن کر آپ نے فرمایا:
ارے بد بخت! معلوم بھی ہے کہ استغفار ہے کیا چیز؟ استغفار علیین کا درجہ ہے۔ یہ جملہ چھ معنوں میں بولا جاتا ہے: گزشتہ پر ندامت، ہمیشہ فعل ممنوع وحرام نہ کرنے کا حتمی ارادہ، بندوں کے حق اس طرح ادا کرنا کہ خدا سے پاک دامن و بری الذمہ ملو!، ہر وہ فریضہ جو تم نے ضائع کیا ہے اسے بجالا کر اس کا حق ادا کرنا، مال حرام سے پیدا شدہ گوشت غم جہنم سے گھلا کر کھال اور ہڈی ایک کر دیں اور اس کے بعد حلال طیب مال سے نیا گوشت پیدا ہو اور جس کو اطاعت میں زحمت کا اس طرح مزہ چکھاؤ، جیسے معصیت کی شیرینی کا چٹخارا لگایا ہے، اس وقت کہہ سکتے ہو: استغفر اللہ!

قول نمبر 472:

## حلم کا قبیلہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:
اَلْحِلْمُ عَشِيرَةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
بردباری خود ایک پورا قبیلہ ہے۔

قول نمبر 473:

## ابن آدم کی لاچاری

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مِسْكِينٌ ابْنُ آدَمَ؛ مَكْتُومُ الْأَجَلِ، مَكْنُونُ الْعِلَلِ، مَحْفُوظُ الْعَمَلِ، تُؤْلِمُهُ الْبَقَّةُ وَتَقْتُلُهُ الشَّرْقَةُ وَتُنْتِنُهُ الْعَرْقَةُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ابن آدم کس قدر لاچار ہے کہ اس کی موت اور بیماریاں پوشیدہ ہیں۔ اس کے سب اعمال محفوظ کیے جا رہے ہیں۔ یہ مچھر کے کاٹنے سے چیخ پڑتا ہے، اچھو لگنے سے مر جاتا ہے اور پسینہ سے بدبودار ہو جاتا ہے۔''

قول نمبر 474:

## آنکھوں کی حفاظت

وَرُوِيَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ فَمَرَّتْ بِهِمُ امْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ فَرَمَقَهَا الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقَالَ:

إِنَّ أَبْصَارَ هٰذِهِ الْفُحُولِ طَوَامِحُ، وَإِنَّ ذٰلِكَ سَبَبُ هِبَابِهَا، فَإِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى امْرَأَةٍ تُعْجِبُهُ فَلْيُلَامِسْ أَهْلَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ امْرَأَةٌ كَامْرَأَةٍ.

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ:

قَاتَلَهُ اللّٰهُ كَافِرًا مَا أَفْقَهَهُ؟! فَوَثَبَ الْقَوْمُ لِيَقْتُلُوهُ، فَقَالَ:

رُوَيْدًا، إِنَّمَا هُوَ سَبٌّ بِسَبٍّ، أَوْ عَفْوٌ عَنْ ذَنْبٍ.

روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے سامنے سے ایک حسین عورت کا گزر ہوا جسے ان لوگوں نے دیکھنا شروع کیا جس پر حضرت نے فرمایا:

''ان مردوں کی آنکھیں تاکنے والی ہیں اور یہ نظر بازی ان کی خواہشات کو برانگیختہ کرنے کا سبب ہے لہٰذا اگر تم میں سے کسی کی نظر ایسی عورت پر پڑے کہ جو اُسے اچھی معلوم ہو تو اُسے اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ عورت بھی عورت کے مانند ہے۔''

یہ سن کر ایک خارجی نے کہا:

''خدا اس کافر کو قتل کرے یہ کتنا بڑا فقیہ ہے۔؟''

یہ سن کر لوگ اسے قتل کرنے کے لیے اُٹھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ٹھہرو! زیادہ سے زیادہ گالی کا بدلہ گالی سے ہوسکتا ہے یا اس کے گناہ ہی سے درگزر کرو۔"

قول نمبر 475:

## عقل کافی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

كَفَاكَ مِنْ عَقْلِكَ، مَا اَوْضَحَ لَكَ سُبُلَ غَيِّكَ مِنْ رُشْدِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہارے لئے اتنی ہی عقل کافی ہے کہ گمراہی کا راستہ ہدایت کے راستہ سے الگ ہوجائے۔

قول نمبر 476:

## نیکی کو حقیر مت جانو

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اِفْعَلُوا الْخَيْرَ وَ لَا تَحْقِرُوا مِنْهُ شَيْئًا، فَاِنَّ صَغِيرَهُ كَبِيرٌ وَ قَلِيلَهُ كَثِيرٌ وَ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: اِنَّ اَحَدًا اَوْلَى بِفِعْلِ الْخَيْرِ مِنِّى فَيَكُونَ وَ اللّٰهِ كَذٰلِكَ، اِنَّ لِلْخَيْرِ وَ الشَّرِّ اَهْلًا، فَمَهْمَا تَرَكْتُمُوهُ مِنْهُمَا كَفَاكُمُوهُ اَهْلُهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نیک کام کرتے رہو اور کسی نیکی کو حقیر مت جانو کیونکہ چھوٹی نیکی بھی بڑی ہی ہوتی ہے اور تھوڑی بھی بہت ہوتی ہے۔ خبردار! کوئی شخص یہ نہ کہے کہ فلاں مجھ سے زیادہ نیک ہے ورنہ اللہ کی قسم ایسا ہی ہوجائے گا۔ بیشک نیکی اور برائی دونوں کے اہل ہوتے ہیں کہ اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو جو اس کا اہل ہوگا وہ انہیں انجام دے لے گا۔

قول نمبر 477:

## ظاہر و باطن کی درستی

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

مَنْ اَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ، اَصْلَحَ اللّٰهُ عَلَانِيَتَهُ، وَ مَنْ عَمِلَ لِدِينِهِ، كَفَاهُ اللّٰهُ اَمْرَ دُنْيَاهُ، وَ مَنْ اَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللّٰهِ، اَحْسَنَ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو اپنے اندرونی حالات کو درست رکھتا ہے خدا اس کے ظاہر کو بھی درست کردیتا ہے اور جو دین کے لیے سرگرم عمل ہوتا ہے اللہ اس

کے دنیا کے کاموں کو پورا کر دیتا ہے اور جو اپنے اور اللہ کے درمیان خوش معاملگی رکھتا ہے۔ خدا اس کے اور بندوں کے درمیان کے معاملات ٹھیک کر دیتا ہے۔

قول نمبر 478:

## عقل کی تیز تلوار

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اَلْحِلْمُ غِطَاءٌ سَاتِرٌ، وَ الْعَقْلُ حُسَامٌ قَاطِعٌ، فَاسْتُرْ خَلَلَ خُلُقِكَ بِحِلْمِكَ، وَ قَاتِلْ هَوَاكَ بِعَقْلِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بردباری سے ڈھانک لینے والا پردہ ہے اور عقل تیز ترین تلوار ہے لہٰذا اپنے اخلاق کی کمزوریوں کو تحمل سے چھپاؤ اور اپنی خواہشات کا عقل کی تلوار سے مقابلہ کرو۔

قول نمبر 479:

## نعمت بدلتی رہتی ہے

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يَخْتَصُّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ، فَيُقِرُّهَا فِي أَيْدِيهِمْ مَا بَذَلُوهَا، فَإِذَا مَنَعُوهَا نَزَعَهَا مِنْهُمْ، ثُمَّ حَوَّلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی نعمتیں دوسروں کے فائدے کے لیے عطا فرماتا ہے۔ پس جب تک وہ انہیں خرچ کرتے رہیں تو وہ ان کے ہاتھ میں باقی رہتی ہیں اور جب وہ بخل کریں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں کسی دوسرے کو دے دیتا ہے (تاکہ وہ خرچ کرے)۔

قول نمبر 480:

## دولت وصحت پر بھروسہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

لَا يَنْبَغِي لِلْعَبْدِ أَنْ يَثِقَ بِخَصْلَتَيْنِ: الْعَافِيَةِ، وَالْغِنَى؛ بَيْنَا تَرَاهُ مُعَافًى إِذْ سَقِمَ، وَ بَيْنَا تَرَاهُ غَنِيًّا إِذِ افْتَقَرَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دو چیزوں پر بھروسہ کرے۔ ایک صحت اور دوسرے دولت کیونکہ ابھی تم کسی کو تندرست دیکھ رہے تھے کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے بیمار پڑ جاتا ہے اور ابھی تم اسے دولتمند دیکھ رہے تھے کہ فقیر و نادار ہو جاتا ہے۔

قول نمبر 481:

## دردِ دل مومن اور کافر پر واضح کرنا

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

مَنْ شَكَا الْحَاجَةَ إِلَى مُؤْمِنٍ فَكَأَنَّهُ شَكَاهَا إِلَى اللَّهِ وَ مَنْ شَكَاهَا إِلَى كَافِرٍ فَكَأَنَّمَا شَكَا اللَّهَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو اپنے دردِ دل کو کسی مومن سے بیان کرے گویا اس نے خدا سے بیان کیا اور جو اس کی فریاد کسی کافر سے کرے تو گویا اس نے خدا کی شکایت کی۔

قول نمبر 482:

## اصل یومِ عید

وَقَالَ رضی اللہ عنہ فِي بَعْضِ الْأَعْيَادِ:

إِنَّمَا هُوَ عِيدٌ لِمَنْ قَبِلَ اللَّهُ صِيَامَهُ، وَ شَكَرَ قِيَامَهُ، وَ كُلُّ يَوْمٍ لَا يُعْصَى اللَّهُ فِيهِ فَهُوَ يَوْمُ عِيدٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کسی عید کے موقع پر فرمایا: یہ عید تو اسی کی ہے جس کے روزے خدا قبول کرلے اور عبادت منظور ہو جائے اور (اصل میں تو) جس دن بھی خدا کی نافرمانی نہ کی جائے وہ عید ہے۔

قول نمبر 483:

## حسرتِ عظیمہ

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ أَعْظَمَ الْحَسَرَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسْرَةُ رَجُلٍ كَسَبَ مَالاً فِي غَيْرِ طَاعَةِ اللَّهِ، فَوَرِثَهُ رَجُلٌ فَأَنْفَقَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ فَدَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ، وَ دَخَلَ الْأَوَّلُ بِهِ النَّارَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت اس شخص کی ہوگی جس نے اللہ کی نافرمانی کر کے مال حاصل کیا ہو اور اس کا وارث وہ شخص ہوا ہو جس نے اسے اللہ کی اطاعت میں صرف کیا ہو کہ یہ تو اس مال کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا اور پہلا اس کی وجہ سے جہنم میں گیا۔

قول نمبر 484:

## کوششوں میں سب سے بڑا ناکام

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

إِنَّ أَخْسَرَ النَّاسِ صَفْقَةً، وَ أَخْيَبَهُمْ سَعْياً، رَجُلٌ أَخْلَقَ بَدَنَهُ فِي طَلَبِ آمَالِهِ، وَ لَمْ تُسَاعِدْهُ الْمَقَادِيرُ عَلَى إِرَادَتِهِ، فَخَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا بِحَسْرَتِهِ، وَ قَدِمَ عَلَى الْآخِرَةِ بِتَبِعَتِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

معاملات میں سب سے زیادہ خسارہ والا اور کوششوں میں سب سے زیادہ ناکام وہ شخص ہے جو اپنے جسم کو مال کی طلب میں خستہ حال کر دے اور پھر بھی مقدر ساتھ نہ دے کہ اس طرح دنیا سے حسرتیں لے کر چلا جاتا ہے اور آخرت میں بہر حال اس کی پاداشت کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

قول نمبر 485:

## دو قسم کے رزق

وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

الرِّزْقُ رِزْقَانِ: طَالِبٌ وَ مَطْلُوبٌ، فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَهُ الْمَوْتُ حَتَّى يُخْرِجَهُ عَنْهَا، وَ مَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ رِزْقَهُ مِنْهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رزق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو خود آدمی کو تلاش کرتا ہے اور ایک وہ جسے تلاش کیا جاتا ہے۔ پس جو دنیا کا طالب ہوتا ہے تو موت اس کی طلبگار رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے اس دنیا سے نکال لیتی ہے اور جو آخرت کو طلب کرے تو دنیا خود اسے تلاش کرتی ہے حتی کہ وہ اپنا پورا رزق حاصل کر لیتا ہے۔

قول نمبر 486:

## اولیاء اللہ کی پہچان

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ هُمُ الَّذِينَ نَظَرُوا إِلَى بَاطِنِ الدُّنْيَا إِذَا نَظَرَ النَّاسُ إِلَى ظَاهِرِهَا، وَ اشْتَغَلُوا بِآجِلِهَا إِذَا اشْتَغَلَ النَّاسُ بِعَاجِلِهَا، فَأَمَاتُوا مِنْهَا مَا خَشُوا أَنْ يُمِيتَهُمْ وَ تَرَكُوا مِنْهَا مَا عَلِمُوا أَنَّهُ سَيَتْرُكُهُمْ، وَ رَأَوُا اسْتِكْثَارَ غَيْرِهِمْ مِنْهَا اسْتِقْلَالاً، وَ دَرَكَهُمْ لَهَا فَوْتاً، أَعْدَاءُ مَا سَالَمَ النَّاسُ وَ سِلْمُ مَا عَادَى النَّاسُ، بِهِمْ عُلِمَ الْكِتَابُ، وَ بِهِ عَلِمُوا وَ بِهِمْ قَامَ الْكِتَابُ وَ بِهِ قَامُوا، لَا يَرَوْنَ مَرْجُوّاً فَوْقَ مَا يَرْجُونَ، وَ لَا مَخُوفاً فَوْقَ مَا يَخَافُونَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اولیاء اللہ" وہ ہیں جو دنیا کے باطن کو اس وقت دیکھتے ہیں جب عام لوگ ظاہر کو دیکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ اس کے نتیجے میں لگے رہتے ہیں جب کہ دنیا والے اس کے فوری فائدوں میں الجھے ہوتے ہیں تو وہ (اولیاء) اسے فنا کر دیتے ہیں جس سے انہیں یہ ڈر ہوتا ہے کہ انہیں ہلاک کر دے گا۔ اور جو دنیا کے لیے کرتے ہیں اسے اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ انہیں چھوڑ دیں گے وہ دوسروں کی زیادتی مال و منال کو کم اور ان کے پا جانے کو فوت ہونا مانتے ہیں۔ جس سے عوام کی صلح ہو یہ اس کے دشمن اور عوام جس سے دشمنی کرتے ہیں دین اس سے صلح کرتے ہیں۔ لوگوں نے ان سے قرآن سیکھا اور انہوں نے سب کچھ قرآن سے حاصل کیا۔ ان سے قرآن قائم یہ قرآن کے سہارے زندہ ہیں ان کی اُمید سے بڑی امید وار اُن کے خوف سے بڑا خوف ہے نظر نہیں آتا ان کے تصورات و اعمال معصومانہ ہیں۔

قول نمبر 487:

## لذتیں اور ان کا حساب

وَقَالَ رضی اللہ عنہ:

اذْكُرُوا انْقِطَاعَ اللَّذَّاتِ، وَ بَقَاءَ التَّبِعَاتِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ یاد رکھو کہ لذتیں ختم ہونے والی ہیں اور ان کا حساب باقی رہنے والا ہے۔

وَ هذَا حِينُ انْتِهاء الغايَةِ بِنا إلَى قَطعِ الْمُخْتارِ مِن كَلامِ امِيرِ المؤمِنينَ عَليهِ السَّلامُ، حامِدينَ لِلّهِ سُبحانهُ على ما منَّ به مِن تَوفيقِنا لِضَمِّ ما انتَشَر مِن اطْرافِهِ، و تقريب ما بَعُدَ مِن اقطارِهِ، وَ مُقَرِّرينَ العزمَ كما شرطنا اوَّلا على تفضيلِ اوراقٍ من البياضِ فی آخِرِ كلِّ بابٍ من الابْوابِ، لِيَكُونَ لاقتناصِ الشَّارِدِ، و استلْحاقِ الوارِدِ، و ما عَسَى ان يظْهرَ لنا بعْدَ الغُموضِ، وَ يَقَعَ إلَيْنا بعْدَ الشُّذوذِ، و ما تَوْفِيقنا إلا باللّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنا، وَ هُوَ حَسَبُنا وَ نِعمَ الوكِيلُ، و ذلِكَ فی رَجَبٍ سَنَةَ ارْبَعِمائة مِنَ الهِجْرَةِ، و صَلّى اللّهُ عَلَى سَيِّدِنا مُحمَّدٍ خاتِمِ الرُّسُلِ، والهَادى إلَى خَيرِ السُّبُلِ، و آلِهِ الطَّاهِرينَ، و اصْحابِهِ نُجُومِ اليَقينِ.

......☆اختتام☆......